سلسلہ اشاعت حدیث 10

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

نضر اللہ امرأ سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ غیرہ

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی، پھر اسے یاد کر کے دوسروں تک پہنچایا"

(جامع الترمذی، حدیث: 2656)

ترجمہ و فوائد الحدیث

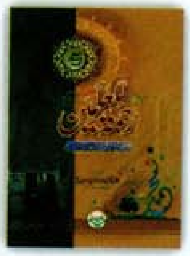
مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمہ اللہ

حکم الحدیث

الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ



مکتبہ محمدیہ



رحمۃ للعلمین ﷺ

تالیف لطیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری رحمہ اللہ

(۱۸۶۷ء - ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء)

سیرۃ النبی ﷺ ایک سدا بہار موضوع ہے۔قرآن مجید نے "ورفعنا لك ذكرك" کی جو صدا بلند کی اس کا فیضان ہر اعتبار سے قیامت تک جاری رہے گا۔آیات قرآنیہ میں آپ ﷺ کی سیرت کے متنوع پہلوؤں کو آشکارا کیا گیا ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ زندگیاں بھی آپ ﷺ کی سیرت کا انعکاس ہیں۔اس طرح کائنات میں یہ واحد سیرت ہے کہ جس کا تسلسل ایک معجزہ نما اثر رکھتا ہے۔آپ ﷺ کی سیرت کے موضوعات کا تنوع بھی سیرت کا ایک روشن باب ہے۔

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ ریاست پٹیالہ کے ایک قصبہ منصور پور میں پیدا ہوئے آپ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کے باعث اس ریاست میں جج اور قاضی کے منصب پر فائز ہوئے۔وسعت مطالعہ اور تقویٰ وطہارت نے ان کی شخصیت کو ایک عجیب جاذبیت عطا کی تھی۔ان کی یہ علمی تمنا تھی کہ وہ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر مختصر، متوسط اور مطول تین کتب تحریر کریں۔ان کی مختصر سیرت کا نمونہ "مہر نبوت" ہے جس میں آپ ﷺ کی نبوی زندگی کی تفصیلات کو اجمالاً پیش کیا گیا ہے۔متوسط کتاب سیرت "رحمۃ للعالمین ﷺ" کی صورت میں سامنے آئی جو برصغیر میں گلستان سیرت کا گل سرسبد ہے۔اس کی پہلی جلد ۱۹۱۲ء میں دوسری ۱۹۲۱ء میں اور تیسری مصنف کی وفات کے بعد ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی جس کا دیباچہ ان کے ہم نام سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کے قلم سے لکھا گیا۔

"رحمۃ للعالمین ﷺ" ایک طرف مستند معلومات سیرت کا انسائیکلوپیڈیا ہے تو دوسری طرف تقابل ادیان کا مطالعہ ہے۔جس سے صراط مستقیم کا تعین ہوتا ہے۔عقیدہ وعمل کی درستی اور اسوۂ حسنہ ﷺ کا حقیقی شعور حاصل کرنے کے لیے اس کتاب سیرت سے نمایاں مدد ملتی ہے۔اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ برصغیر پاک وہند کے متعدد ناشرین نے اس کی طباعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

اس عظیم شاہکار کی ایک اور مستند اشاعت "مکتبہ محمدیہ لاہور" نے شائع کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ناشر کی اس کوشش کو مقبول اور قارئین کے لیے نافع بنائے آمین یارب العالمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر رحمہ اللہ

ڈائریکٹر دعوۃ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد سوم

ترجمہ و فوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ

مع حکم الحدیث

الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج الحدیث

الشیخ جمال عیتانی حفظہ اللہ

تسہیل ترجمہ و حواشی

حافظ عبدالخبیر اویسی حفظہ اللہ

پروفیسر ابوانس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور

الفضل مارکیٹ

0300-4826023

نام کتاب

مشکوٰۃ المصابیح مترجم

طابع	--------------	عبدالرحمان عابد
طبع اول	--------------	اپریل 2009ء
طبع دوم	--------------	فروری 2011ء
طبع سوم	--------------	اپریل 2012ء
تعداد	--------------	1100

اسٹاکسٹ

مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد
Ph: 041-2629292,2624007

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
0346-7467125,0301-4085081

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob.: 0300-4826023
E-mail:maktabah_muhammadia@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com

فہرست مضامین ﴿جلد سوم﴾

کِتَابُ النِّکَاحِ

کِتَابُ الْعِتْقِ

کِتَابُ الْحُدُوْدِ

کِتَابُ الْاِمَارَۃِ وَ الْقَضَآءِ

كِتَابُ الْجِهَادِ

كِتَابُ الصَّيْدِ وَ الذَّبَائِحِ

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ

كِتَابُ الطِّبِّ وَ الرُّقٰى

كِتَابُ الرُّؤْيَا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ النِّکَاحِ

نکاح کے مسائل

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۰۸۰- (۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٠٦٦ ومسلم الحدیث رقم ١-١٤٠٠ وابوداوٗد الحدیث رقم ٢٠٤٦ والترمذی الحدیث رقم ١٨٤٥ والنسائی الحدیث رقم ٢٢٤٢ وابن ماجه الحدیث رقم ١٨٤٥ والدارمی الحدیث رقم ٢١٦٥ واحمد فی المسند ١/ ٤٣٢)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جوانوں کے گروہ! جو کوئی تم میں سے اسباب جماع کی طاقت رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے' کیونکہ وہ نظر کو بہت پست رکھتا ہے اور ستر کو بہت محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص کہ نہ طاقت رکھے' تو اس کو روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ وہ (روزہ رکھنا) اس کے لئے ❶ خصی کرنا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس طرح خصی کرنے سے شہوت جاتی رہتی ہے' ویسے ہی روزہ رکھنے سے جاتی رہتی ہے معلوم ہوا کہ جس کو بیوی کے کھانے کپڑے کا مقدور ہو اس کے حق میں نکاح کرنا مستحب ہے کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہ ہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جائے گی۔

۳۰۸۱- (۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ اَلتَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٠٧٣ ومسلم الحدیث رقم (٦- ١٤٥٢) والترمذی الحدیث رقم ١٠٨٣ والنسائی الحدیث رقم ٣٢١٣ وابن ماجه الحدیث رقم ١٨٤٨ والدارمی الحدیث رقم ٢١٦٧ واحمد فی المسند ١/ ١٧٥)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ پر نکاح کے ترک کرنے کو رد کیا اور اگر آپ ان کو اجازت دیتے تو ہم بھی خصی ❶ ہو جاتے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تاکہ بالکل عورتوں کا خیال نہ رہے' روضہ میں ہے کہ مانویہ اور نصاریٰ نکاح نہ کرنا عبادت سمجھتے تھے' اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمارے دین میں اس کو باطل کیا اور مقتضائے طبع اور عقل بھی یہی ہے کہ آدمی نکاح کرے اور اپنے بنی نوع کی نسل قائم رکھے اور بڑھائے البتہ جس شخص کو بیوی پالنے کی طاقت نہ ہو اس کو مجرد رہنا درست ہے۔

٣٠٨٢- (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٠٩٠ ومسلم الحدیث رقم ٥٣-١٤٦٦ وابوداؤد الحدیث رقم ٢٠٤٧ والنسائی الحدیث رقم ٣٢٣٠ وابن ماجه الحدیث رقم ١٨٥٨ والدارمی الحدیث رقم ٢١٧٠ واحمد فی المسند ٢/ ٤٢٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت سے ❶ چار چیزوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے' اس کے مال' اس کے حسب' اس کے جمال اور اس کے دین کی وجہ سے پس تو دین والی کے ساتھ مطلب یاب ہو' تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہی چار چیزوں کے سبب سے ہوتی ہے' تو اس لیے فرمایا کہ تو دین دار نیک بخت عورت کو سب پر مقدم رکھ تاکہ زندگی آرام سے بسر ہو اور دین دار نیک بخت لونڈی کان پھٹی ہوئی یا سوراخ دار کان والی کالی کلوٹی بہتر ہے گوری چٹی خوبصورت عورت سے جو دین دار نہ ہو' اس حدیث کی تصدیق آگے چل کر ہوتی ہے جب انسان تجربہ کرتا ہے اور پہلے پہل تو جوانی کے امنگ میں خوبصورت ہی بہتر معلوم ہوتی ہے۔

٣٠٨٣- (٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٦٤۔ ١٤٦٧ والنسائی الحدیث رقم ٣٢٣٢ واحمد فی المسند ٢/ ١٦٨)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع ❶ نیک بخت عورت ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نیک بخت عورت اس لیے بہتر ٹھہری کہ اللہ اور رسول کا حکم مانتی ہے' اپنے خاوند کی تابع دار رہتی ہے' اس کے خلاف ورزی نہیں کرتی' گھر کو سنبھالتی ہے اور اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگی بخوبی بسر ہوتی ہے۔

٣٠٨٤- (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَیْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٠٨٢ ومسلم حدیث رقم (٢٠٢۔ ٢٥٢٧) واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٩٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہترین ❶ قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں جو چھوٹے بچوں پر نہایت شفیق اور شوہر کے مال کی محافظ ہوتی ہیں۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عرب کی تمام عورتوں میں سے قریش کی عورتیں بہتر ہیں' سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا' سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی بہن بیوہ ہوگئی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ان سے نکاح کریں' سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ میرے نزدیک تمام خلق سے زیادہ پیارے ہیں میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر وہ روئیں اور چلائیں اور میں بوڑھی بھی ہوگئی ہوں یعنی ان کی وجہ سے میں نکاح بھی نہیں کرسکتی' تو اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتوں کی تعریف کی اور سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا عذر پسند فرمایا معلوم ہوا کہ عورت میں یہی بڑی خوبی ہے کہ وہ درد والی ہو اور اولاد کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہ ہونے دے۔

۳۰۸۵- (٦) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٥٠٩٦ ومسلم الحديث رقم (٩٧- ٢٧٤٠) والترمذي الحديث رمق ٢٧٨٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣٩٩٨ واحمد في المسند ٥/ ٢٠٠)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ نہیں چھوڑا جو کہ مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرررساں ہو۔'' (بخاری' مسلم)

۳۰۸٦- (٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَآءِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٩٩- ٢٧٤٢ والترمذي الحديث رقم ٢١٩١ وابن ماجه الحديث رقم ٤٠٠٠ واحمد في المسند ٣/ ٢٢)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا شیریں سرسبز وشاداب ہے اور بیشک اللہ تم کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے' پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کس طرح کے عمل کرتے ہو پس تم دنیا سے اور عورتوں سے بچو' کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ ❶ عورتوں کی وجہ سے ہوا تھا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مردوں کے حق میں عورتوں کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہیں ہے اس لیے کہ ان کا نظر کرنا اور حرام کاری اور ان کی اطاعت دین میں خلل ڈالتی ہے غرضیکہ اکثر فساد عورتوں کے سبب سے ہوتے ہیں اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تشویش تھی۔

۳۰۸۷- (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ (البخاري الحديث رقم ٥٠٩٣ ومسلم الحديث رقم (١٥٥- ٢٢٢٥) و ابو داوٗد

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نحوست عورت' گھر اور گھوڑے میں ہے۔'' (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نحوست ❶ تین چیزوں عورت' مکان اور جانور میں ہوتی ہے۔''

الحدیث رقم ۳۹۲۲ والترمذی الحدیث رقم ۲۸۲٤

والنسائی الحدیث رقم ۳۵٦۹ والموطا الحدیث رقم

۲۲ من کتاب الاستئذان)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہیں جیسا جاہلوں کا اعتقاد ہے بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہے یعنی اگر کسی چیز میں نحوست ممکن ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری حدیث میں موجود ہے جس کو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ عورت میں نحوست یہ ہے کہ وہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ شریر اور بدذات ہو اور گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ ہو اور اس کا ہمسایہ بد ہو۔

۳۰۸۸- (۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلاَّ بِكْرًا تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلاً اَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۲٤۷ ومسلم الحدیث رقم (۵۷۔ ۱٤٦٦) وابوداود الحدیث رقم ۲۰٤۸ والنسائی الحدیث رقم ۳۲۲٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۸٦۰ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۱٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے اور جب واپسی پر ہم مدینہ کے نزدیک پہنچے تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا: ”تو نے نکاح کیا ہے؟“ میں نے کہا ”جی ہاں“ آپ نے فرمایا: کنواری ہے یا خاوند کر چکی ہے؟“ میں نے کہا ”بلکہ خاوند کر چکی ہے“ آپ نے فرمایا کہ ”تو نے کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا، کہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی“ پس جب ہم آئے، ہم نے ارادہ کیا کہ اپنے گھروں میں داخل ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ٹھہر جاؤ ❶ حتیٰ کہ ہم رات کو داخل ہوں تاکہ پراگندہ بالوں والی عورت کنگھی کر لے اور وہ عورت کہ جس کا خاوند غائب تھا، زیر ناف کے بال صاف کر لے۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور جس حدیث میں سفر سے رات کو گھر آنے سے روکا اس میں بلا اطلاع اور یکا یک آنا مراد ہے اور جب پہلے سے خبر دے چکا ہو تو رات کو آنا منع نہیں ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ثیبہ سے نکاح کرنے میں کوئی مصلحت نہ ہو تو پھر باکرہ ثیبہ سے افضل ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۳۰۸۹- (۱۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلاَثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ اَلْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (رواه الترمذی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین شخص ہیں کہ ان کی اللہ تعالیٰ پر مدد لازم ❶ ہے، ایک تو وہ مکاتب جو کتابت کا بدل ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور دوسرا وہ نکاح کرنے والا جو زنا سے بچنے کا ارادہ رکھتا ہو

والنسائی وابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ١٦٥٥ والنسائی الحدیث رقم ٣٢١٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٨١)

اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔'' (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مقتضائے اس کے وعدہ کے اللہ تعالیٰ پر کوئی بات لازم نہیں ہے۔

٣٠٩٠- (١١) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ إِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ١٠٨٤ وابن ماجه الحدیث رقم ١٩٦٧)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب وہ شخص کہ تم جس کے دین اور خلق سے راضی ہو' تمہاری طرف نکاح کا پیغام بھیجے ❶ تو اس سے نکاح کر دو' اگر نکاح نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ اگر ساری باتیں عمدہ دیکھو گے تو خاوند کا ملنا مشکل ہو جائے گا اور بہت سی عورتیں بغیر خاوندوں کے رہ جائیں گی اور زنا اور بدکاری میں مبتلا ہوں گی تو اس سے زیادہ آفت اور کون سی ہوگی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کفایت میں جو بڑی بات دیکھنے کی ہے وہ یہی ہے کہ آدمی دین دار ہو اور اس کی عادات اور اخلاق اچھے ہوں' گو خاندان اور قوم کوئی بھی ہو۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں یہی کہا ہے اور یہی حق ہے انہوں نے مضبوط دلائل سے برابری کے اعتبار کو اڑا دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ کفایت میں صرف دین کا اعتبار ہے نہ کسی اور بات کا' پھر مسلمان عورت کا کافر اور مشرک مرد سے نکاح نہ کیا جائے اور نہ کافرہ اور مشرکہ عورت کا مسلمان مرد سے۔ مزید تفصیل کے لیے زاد المعاد میں دیکھیے۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کفو کا اعتبار نہیں ہے اور کفو کے اعتبار کو شریعت کیوں کر اٹھا سکتی ہے جب کہ طوائف ناس اسی امر پر پیدا کئے گئے ہیں اور کفو میں طعن کرنے کو قتل سے زیادہ برا سمجھتے ہیں اور لوگ اپنے اپنے مرتبوں پر ہیں اور شریعتیں ایسی باتوں کو بے کار نہیں چھوڑتیں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں البتہ عورتوں کو روک دوں گا کہ غیر کفو میں نکاح نہ کیا کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا یہ ہے کہ اپنی کفو میں جس شخص کا دین اور خلق اچھا ہو اور وہ نکاح کی درخواست کرے تو اس کے مال کی کمی یا پراگندہ حال کی طرف نظر نہ کریں' مگر ہم ابن قیم رحمہ اللہ کی رائے کو یہاں ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ان کے قول پر سوائے اس کے اور مضبوط دلائل ہیں جن کے بیان کا یہ محل نہیں۔

٣٠٩١- (١٢) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ۔ (رواه ابوداوٗد والنسائی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٠٥٠ والنسائی الحدیث رقم ٣٢٢٧)

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس عورت سے نکاح ❶ کرو کہ جو محبت کرنے والی اور بچے جننے والی ہو' اس لئے کہ میں تمہارے زیادہ ہونے کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔'' (ابوداؤد' نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ یہ بات کہ عورت جننے والی ہے اس کے خاندان سے معلوم ہوتی ہے بعض خاندان کی عورتیں بہت جنتی ہیں اور بعض خاندان کی اکثر بانجھ ہوتی ہیں۔

٣٠٩٢- (١٣) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ

عبدالرحمٰن بن سالم بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ انصاری نے

عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا) (ابن ماجه الحديث رقم ١٨٦١)

اپنے باپ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن کے دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر کنواریوں کے ساتھ نکاح کرنا لازم ہے اس لئے کہ وہ ازروئے منہ کے شیریں ہوتی ہیں اور بہت ❶ بچے جنتی ہیں اور تھوڑے کے ساتھ بہت ❷ راضی ہوتی ہیں۔'' (ابن ماجہ بطریق ارسال)

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ ان کے رحم صاف ہوتے ہیں' ان میں بیماری نہیں ہوتی اگرچہ اولاد کا ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے متعلق ہے اور کبھی ثیبہ سے اولاد ہوتی ہے کنواری سے نہیں ہوتی لیکن اکثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

❷ کیونکہ ان کو کسی اور خاوند سے سابقہ نہیں پڑا ہوتا لہٰذا خاوند جو دے اس کو بہت جانتی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٠٩٣- (١٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ۔ (رواه ابن ماجه الحديث رقم ١٨٤٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اے سامع!) نہیں دیکھی ہوگی تو نے کوئی ایسی چیز جو دو شخصوں کے درمیان بہت محبت پیدا کرنے والی ہو نکاح سے۔'' ❶

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اکثر دو قوموں میں یا دو شخصوں میں عداوت ہوتی ہے اور جب نکاح کی وجہ سے باہمی رشتہ ہو تو وہ عداوت جاتی رہتی ہے اور کبھی محبت کم ہوتی ہے تو نکاح سے زیادہ ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرابت دو طرح کی ہوتی ہے' ایک قرابت نسبی' دوسری قرابت سببی اور انسان کو اپنی بیوی کے بھائی بہن سے الفت ہوتی ہے جیسے اپنے بھائی بہن سے بلکہ کبھی اس سے بھی زیادہ۔

٣٠٩٤- (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ۔ (رواه ابن ماجه الحديث رقم ١٨٦٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ارادہ کرے کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے پاک اور پاکیزہ کیا گیا تو اسے چاہیے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔'' ❶

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ آزاد عورتیں لونڈیوں کی نسبت زیادہ لطیف اور پاک ہوتی ہیں اور ممکن ہے کہ مطلب یہ ہو کہ جو کوئی آزاد عورتوں سے نکاح کرے گا تو اس کی نگاہ اجنبی عورتوں کی طرف نہ اٹھے گی اور وہ اکثر گناہوں سے بچا رہے گا۔

٣٠٩٥- (١٦) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَّظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن نے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد جو چیز سب سے بہتر اپنے لئے حاصل کی وہ نیک بخت بیوی ہے' اگر اس کو حکم کرے تو اس کی اطاعت کرے' اگر اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کرے اگر اس کو قسم دے ❶ تو اس کو پورا کرے اور اگر

اَلْاَحَادِیْثَ الثَّلَاثَةَ) (ابن ماجه الحديث رقم ١٨٥٧)

خاوند اس سے غائب ہوتو وہ اپنی عصمت ❷ اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔'' ❸ (ابن ماجہ نے ان تینوں احادیث کو روایت کیا ہے)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہ اس کو سچا کرے مثلاً قسم اٹھا کر لوگوں کے سامنے کہے کہ اگر میں اپنی عورت کو وہاں جانے سے روکوں تو وہ کبھی وہاں نہیں جائے گی پھر عورت ایسا ہی کرے تا کہ اس کا خاوند سچا ہو جائے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ خاوند اگر کسی بات پر عورت سے قسم لے تو عورت اس قسم کو سچا کرے اور اپنی قسم کے خلاف نہ کرے۔
❷ یعنی اپنے ستر کو محفوظ رکھے حرام کاری سے۔ ❸ یعنی اس کو ضائع نہ کرے۔

٣٠٩٦- (١٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔ (البيهقى الايمان الحديث رقم ٥٤٨٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ بندہ نے نکاح کیا تو اس نے اپنا آدھا دین پورا کیا پس اسے چاہیے کہ آدھے باقی میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔''

٣٠٩٧- (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهُ مُؤْنَةً۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البيهقى الايمان الحديث رقم ٦٥٦٦)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''بڑی برکت والا نکاح وہ ہے کہ جو محنت میں آسان ہو'' (دونوں احادیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

فوائد الحدیث: ❶ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس نکاح میں محنت کم ہوتی ہے وہ سراپا برکت ہوتا ہے۔

بَابُ النَّظْرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ وَبَيَانُ الْعَوْرَاتِ

مخطوبہ ❶ کو دیکھنے اور ستر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٠٩٨- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٧٤-١٧٢٤) واحمد في المسند ٢/ ٢٩٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں انصار کی ایک عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں آپ نے فرمایا: ''تو اس کو دیکھ لے کیونکہ انصار کی آنکھوں میں ❷ کچھ خلل ہوتا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مخطوبہ کو دیکھنے یعنی جس کو نکاح کا پیغام دیا ہو۔ ❷ معلوم ہوا کہ آدمی جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو دیکھ لے تا کہ بعد میں افسوس نہ کرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہنچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے۔ یہی قول اہل

حدیث' شافعی' ابوحنیفہ' احمد رحمہم اللہ اور اکثر علماء کا ہے کہ جس عورت سے نکاح کرنا منظور ہو اس کو دیکھنا درست ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا عورت کی اجازت سے دیکھنا درست ہے اور ان سے ایک روایت ہے یہ ہے کہ مطلقاً دیکھنا درست نہیں ہے' لیکن ان کا یہ قول حدیث کے مخالف ہے جو مقبول اور ماننے کے لائق ایسے ہی نہیں ہے۔

٣٠٩٩- (٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا كَانَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٢٤٠ وابوداؤد الحديث رقم ٢١٥٠ والترمذی الحديث رقم ٢٧٩٢ واحمد فی المسند ١/ ٣٨٧)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت' عورت سے بدن ❶ نہ لگائے پھر اس عورت کا حال اپنے خاوند کے رو برو بیان کرے گویا کہ وہ اس (عورت) کو دیکھتا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ غور کرنا چاہیے کہ شریعت میں کتنی دوراندیشی ہے چنانچہ اسی لیے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے۔

٣١٠٠- (٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ اِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَ لَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ اِلَى الْمَرْأَةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٧٤۔ ٣٣٨) والترمذی الحديث رقم ٢٧٩٣ واحمد فی المسند ٣/ ٦٣)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرد' مرد کے ستر کی طرف دیکھے نہ عورت' عورت کے ستر کی طرف دیکھے اور مرد' مرد کے ساتھ ننگا ہو کر ایک کپڑے میں جمع ہوں نہ عورت عورت کے ساتھ ننگی ہو کر ایک کپڑے میں جمع ہو۔'' (مسلم)

٣١٠١- (٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَاكِحًا اَوْذَا مَحْرَمٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٩۔ ٢١٧١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! کوئی مرد ثیب (شوہر دیدہ عورت کے ہاں) رات نہ گذارے مگر یہ کہ خاوند ہو یا محرم۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بیگانی عورت کے پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن' کنواری عورت ہو یا بیاہی ہوئی یا بیوہ لیکن اس حدیث میں کنواری عورت کے پاس رہنے سے صاف منع نہیں فرمایا اس واسطے کہ اکثر عادت یوں ہے کہ کنواری کے پاس اجنبی مرد نہیں رہتا اور عورت کا محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح درست نہ ہو جیسے باپ' بھائی' بھتیجا' بھانجا' بیٹا' نواسہ' پوتا' عورت کا اپنے خاوند یا محرم کے سوا کسی کے ساتھ تنہا ہونا حرام ہے اس واسطے کہ اس میں بڑے بڑے فساد ہیں۔

٣١٠٢- (٥) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔'' پس ایک شخص

النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٥٢٣٢ ومسلم الحدیث رقم (٢٠۔ ٢١٧٢) والترمذی الحدیث رقم ١١٧١ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٤٢ واحمد فی المسند ٤/ ١٤٩)

نے کہا' اے اللہ کے رسول! دیور (جیٹھ) کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا دیور (جیٹھ) ❶ موت ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دیور جیٹھ موت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتہ داروں کو جیسے دیور جیٹھ خلوت میں عورت کے پاس رہنا یا بغیر شرعی پردے کے عورت کے سامنے آنا درست نہیں۔

٣١٠٣- (٦) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اِسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَّحْجِمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٧٢-٢٢٠٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ابو طیبہ کو حکم کیا کہ وہ ام سلمہ کو پچھنے لگائے' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں گمان ❶ کرتا ہوں کہ وہ ان (ام سلمہ) کے بھائی تھے دودھ شریک یا نابالغ لڑکے تھے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ طیبی رحمہ اللہ نے کہا علاج کے لئے عورت کے تمام بدن کو اجنبی کا دیکھنا جائز ہے اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہوگا اس لئے یہ وجہ بیان کی کیونکہ یہ ضرورت سے دیکھنا ہے اور ضرورت کے وقت ایسا جائز ہے جیسے قاضی اور گواہ کو عورت کا دیکھنا درست ہے اسی طرح طبیب کو اس مقام کا دیکھنا درست ہے جہاں علاج کے لئے دیکھنے کی ضرورت ہو۔

٣١٠٤- (٧) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَّظْرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٤٥۔ ٢١٥٩ وابوداوٗد الحدیث رقم ٢١٤٨ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٧٦ واحمد فی المسند ٤/ ٣٥٨)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے مجھ کو حکم کیا کہ میں اپنی نظر پھیر لوں۔'' (مسلم)

٣١٠٥- (٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَ تُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَأَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٩-١٠٤٣ واحمد فی المسند ٣/ ٣٤١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت شیطان کی صورت میں آتی اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے' ❶ جس وقت تم میں سے کسی کو ایک عورت خوش لگے اور اس کے دل میں محبت آئے تو اسے چاہیے کہ اپنی بیوی کی طرف قصد کرے اور اس سے صحبت کرے کیونکہ یہ اس چیز کو دور کر دے ❷ گا جو اس کے دل میں ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ عورت کا آنا جانا شیطان کی صورت میں یہ ہے کہ لذات جماع کو یاد دلاتی ہے اور یہ شیطان کا اثر ہے۔
❷ اجنبی عورت کی اگر دل میں محبت آئے تو اس کا کامل علاج یہی ہے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے اگر ایک بار یا دو بار سے خیال چلا گیا تو بہتر ہے نہیں تو کئی بار صحبت کرے تو اس کا بالکل خیال دفع ہو جائے گا' حکیم لوگ اسی کو ہی دوا لکھتے ہیں' اس لیے شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہے جب صحبت کی تو منی کم ہوگئی اور شہوت اور عشق بھی دور ہوا' آپ ﷺ نے یہ دوا اس لیے فرمائی کہ کہیں حرام میں گرفتار نہ ہو جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۱۰۶- (۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِهَا فَلْیَفْعَلْ۔ (رواہ ابوداود) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۸۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو اس عورت کو ایک نظر دیکھ لے۔ (ابوداؤد)

۳۱۰۷- (۱۰) وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَۃً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا۔ (رواہ احمد و الترمذی والنسائی و ابن ماجة و الدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۰۸۷ والنسائی الحدیث رقم ۳۲۳۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۸۶۵ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۷۲ واحمد فی المسند ۴/ ۲۴۶)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے منگنی کا ارادہ کیا ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تو نے اس عورت کو دیکھا ہے؟'' میں نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''پس تو اس کو دیکھ' کیونکہ دیکھنا لائق تر ہے ساتھ اس کے کہ تمہارے درمیان الفت ❶ ڈالی جائے (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ ابن ماجہ نے زیادہ کیا کہ پھر سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی موافقت کا حال اس عورت سے بیان کیا یعنی نبی ﷺ نے جو فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور اس عورت سے خوب موافقت رہی' لیکن افسوس ہے کہ آج کے دور میں جیسے مسلمانوں نے دیگر سنتوں کو چھوڑ دیا ہے اس طرح اس کو بھی چھوڑ دیا ہے اور جس لڑکی کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اس کو سات کوٹھڑیوں کے اندر چھپاتے ہیں' دلہا کو تو کیا دلہا کے عزیز واقربا بھی دلہن کے سایہ تک کو نہیں دیکھ سکتے اور نکاح کیا کرتے ہیں گویا اندھے شکار کرتے ہیں' اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میاں کو بیوی سے اور بیوی کو میاں سے رغبت نہیں ہوتی' چند ہی روز میں لڑائی شروع ہوتی ہے اور طلاق تک نوبت پہنچتی ہے۔ (لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم)۔

۳۱۰۸- (۱۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃً فَاَعْجَبَتْهُ فَاَتٰی سَوْدَۃَ وَهِیَ تَصْنَعُ طِیْبًا وَ عِنْدَهَا نِسَآءٌ فَاَخْلَیْنَهٗ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ ثُمَّ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی امْرَاَۃً تُعْجِبُهٗ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کی ایک عورت پر نظر پڑی' وہ آپ ﷺ کو خوش ❶ لگی تو آپ ﷺ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہ خوشبوئی بنا رہی تھیں اور ان کے پاس عورتیں تھیں پس عورتوں نے آپ کیلئے تنہائی

فَلْيَقُمْ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِىْ مَعَهَا۔ (رواه الدارمی) (الدارمی الحدیث رقم ۲۲۱۵)

کر دی' آپ نے اپنی حاجت پوری کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی عورت کو دیکھے وہ اس کو خوش لگے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کی طرف آئے' کیوں کہ اس کے ساتھ اس چیز کی مانند ہے جو کہ اس عورت کے ساتھ ہے۔'' (دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آپ کو اس عورت کا خوش لگنا بمقتضائے طبیعت کے تھا جس سے انسان پاک نہیں ہو سکتا اور یہ پہلی نظر تھی جو اچانک پڑ گئی اور یہ معاف ہے اور یہ آپ کی نظر کا اس عورت پر واقع ہونا بھی ایک شرعی حکم کا سبب بن گیا' جیسے آپ کا نماز میں بھولنا اس لئے تھا کہ آپ امت کے لئے ایک راہ نکالیں اور سہو کے بارہ میں آپ نے فرمایا: میں بھولتا ہوں یا بھلایا جاتا ہوں تا کہ اپنی امت کے لئے ایک راہ پیدا کر دوں یعنی دوسرے لوگوں کا بھولنا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ شیطان ان پر غالب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ پر شیطان کا کچھ زور نہ چلتا تھا بلکہ اللہ جل جلالہ کی آپ کے بھول یا بھلا دینے میں یہ حکمت تھی کہ امت کو سہو کے مسائل معلوم ہو جائیں' اگر آپ نماز میں نہ بھولتے تو لوگوں کو یہ مسائل کس طرح معلوم ہوتے' اسی طرح اسے دیکھنے میں بھی آپ کی یہی حکمت تھی کہ امت کے لئے ایک راہ کھل جائے۔

۳۱۰۹- (۱۲) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۱۷۳)

انہی (سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''عورت ستر ہے پس جب وہ نکلتی ہے' تو شیطان اس کو اچھا کر کر دکھاتا ہے۔'' (ترمذی)

۳۱۱۰- (۱۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ (رواه احمد و الترمذی و ابوداود و الدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۱۴۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۷۷۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۷۰۹ واحمد فی المسند ۵/ ۳۵۳)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے علی! نظر کے پیچھے نظر نہ ڈال' اس لئے کہ تیرے لئے پہلی نظر معاف ❶ ہے اور تیرے لئے دیکھنا جائز نہیں دوسری بار۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو بلا قصد ہو۔

۳۱۱۱- (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ عَبْدَهٗ اَمَتَهٗ فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلٰى عَوْرَتِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلٰى مَادُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ۔

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے' اس نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے' اس نے نبی ﷺ سے روایت کیا' آپ نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کر دے تو وہ اس کا ستر نہ دیکھے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''وہ

(رواہ ابوداود) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۴۱۱۳ واحمد فی المسند ۲/ ۱۸۷)

ناف کے نیچے اور گھٹنوں کے اوپر نہ دیکھے۔''

۳۱۱۲- (۱۵) وَعَنْ جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ۔ (رواہ الترمذی و ابوداوٗد) (البخاری تعلیقا ۱/ ۴۷۸ کتاب الصلاۃ باب ما یذکر فی الفخذ وابوداوٗد الحدیث رقم ۴۰۱۴ والترمذی الحدیث رقم ۲۷۹۵ واحمد فی المسند ۳/ ۴۷۸)

سیدنا جرہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو نہیں جانتا کہ ران ستر ہے۔'' ❶ (ترمذی' ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں سیدنا جرہد رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل کرنے کو یعنی ران کو ستر میں داخل کرنے کو احوط کہا ہے لیکن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث متفق علیہ ہے جس میں صاف مذکور ہے کہ آپ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے دونوں رانوں کو کھولے رکھا اور وہ حدیث باب کی ان تمام احادیث سے صحیح مقدم ہے اور اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ران ستر نہیں ہے

۳۱۱۳- (۱۶) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَ لَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ۔ (رواہ ابوداود و ابن ماجۃ) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۱۴۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۱۴۶۰ واحمد فی المسند ۳/ ۵۰۱)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے علی! اپنی ران نہ کھول اور زندہ کی ران دیکھ نہ مردہ کی۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۱۱۴- (۱۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْمَرٍ وَ فَخِذَاهُ مَكْشُوْفَتَانِ فَقَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَاِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ۔ (رواہ فی شرح السنۃ) (احمد فی المسند ۵/ ۲۹۰)

سیدنا محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر رضی اللہ عنہ پر گذرے' اس حال میں کہ ان کی دونوں رانیں کھلی ہوئی تھیں' آپ نے فرمایا: ''معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپ' اس لئے کہ رانیں ستر ہیں۔'' (شرح السنہ)

۳۱۱۵- (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَّايُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۸۰۰)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ننگے ہونے سے بچو' کیونکہ تمہارے ساتھ وہ ہیں جو کہ تم سے جدا نہیں ہوتے مگر پاخانہ کے وقت اور اس وقت کہ آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے پس تم ان سے حیا کرو اور ان کی تعظیم کرو۔'' ❶ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلاضرورت ستر کا کھولنا جائز نہیں ہے۔

٣١١٦- (١٩) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَيْمُوْنَةَ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْتَجِبَامِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَا وَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤١١٢ والترمذی الحديث رقم ٢٧٧٨ واحمد فی المسند ٦/ ٢٩٦)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ اور ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ اچانک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے پردہ کرو'' (ام سلمہ کہتی ہیں) میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا وہ اندھا نہیں کہ ہم کو نہیں دیکھتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا ❶ تم دونوں بھی اندھی ہو' کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟'' (ترمذی' ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ بعض نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ عورت کو بھی غیر مرد کی طرف دیکھنا حرام ہے اور بعض نے اس کو فتنہ کی حالت کے ساتھ خاص کیا ہے اس لئے کہ صحیح احادیث میں عورتوں کا اجنبی کی طرف نظر کرنا ثابت ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث کی صحت میں کلام ہے اور جس نے کہا ہے کہ عورتوں کو بھی غیر مرد کی طرف دیکھنا حرام ہے اس نے کہا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حبشیوں کی طرف نظر کرنا آیت حجاب کے نازل ہونے سے پہلے تھا اور درست بات یہی ہے کہ عورت کا مرد کی طرف بلاشہوت دیکھنا ناف سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے درست ہے اور یہ حدیث ورع اور تقویٰ پر محمول ہے' امام سیوطی رحمہ اللہ نے کہا ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حبشیوں کی طرف نظر کرنا 7 ہجری میں واقع ہوا جب وہ حبش سے آئے اور ام المومنین اس وقت سولہ سال کی تھیں اور یہ واقعہ حجاب کے بعد کا ہے' اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورت کا اجنبی مرد کی طرف نظر کرنا جائز ہے دوسری دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتیں مسجد اور عیدگاہ میں نماز کے لئے حاضر ہوا کرتی تھیں تو لازمی بات ہے کہ ان کی نظر مردوں پر پڑتی ہوگی اگر مردوں پر عورتوں کا نظر پڑنا جائز نہ ہوتا تو ان کو مسجد اور عیدگاہ میں آنے سے روک دیا جاتا۔

٣١١٧- (٢٠) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٠١٧ والترمذی الحديث رقم ٢٧٩٤ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٢٠ واحمد فی المسند ٥/ ٣)

بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اور حکیم نے بہز کے دادا سے نقل کیا اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اپنے ستر کو ڈھانپ ❶ مگر اپنی بیوی یا لونڈی سے'' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! جس وقت کہ آدمی تنہا ہو تو اس بارہ میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس سے شرم ❷ کی جائے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قبل اور دبر کو اور بعض نے کہا ران کو بھی' بعض نے کہا ناف کو بھی' بعض نے کہا گھٹنوں کو بھی۔
❷ تو آپ نے کسی طرح بھی ستر کھولنے کی اجازت نہیں دی' اب جو لوگ حمام میں نہانے والے یا حجام کے سامنے ننگے ہو جاتے ہیں یا عورتیں

ایک دوسری کے سامنے ننگی ہو جاتی ہیں' یہ شرع کی رو سے بالکل منع ہے اور حاکم وقت کو اس پر سزا دینا چاہیے اگرچہ تنہائی میں ننگے ہونا درست ہے مگر ضرورت سے' جیسے نہاتے وقت یا حاجت کے وقت' یہ نہیں کہ بلاضرورت ننگے ہو کر بیٹھے' اللہ تعالیٰ سے اور فرشتوں سے شرم کرنا چاہیے' سبحان اللہ شرم وحیا جیسی اسلام میں ہے کسی اور دین میں نہیں ہے' یہود اور نصاریٰ ایک دوسرے کے سامنے ننگے نہاتے ہیں اور مشرکین جاہلیت کے وقت ننگے ہو کر طواف اور عبادت کیا کرتے تھے اور اب بھی یہ رسم ہندوؤں میں موجود ہے مگر اسلام نے ان تمام بے حیائی کی باتوں کو رد کر دیا اور تہذیب شرم وحیا سکھلائی۔

٣١١٨- (٢١) وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ۔ (رواه الترمذى) (الترمذی الحدیث رقم ١١٧١ واحمد فی المسند ١/ ٢٦)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی خلوت میں جمع نہیں ہوتا کسی اجنبی عورت کے ساتھ مگر ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' (ترمذی)

٣١١٩- (٢٢) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ۔ (رواه الترمذى) (الترمذی الحدیث رقم ١١٧٢ واحمد فی المسند ٣/ ٣٠٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان عورتوں کے ہاں نہ جاؤ جن کے خاوند غائب ہیں' اس لئے کہ شیطان تمہارے کسی ایک میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔'' ہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ میں بھی جاری ❶ ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھ میں بھی جاری ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری مدد کی ہے پس میں سلامت رہتا ہوں۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کا تصرف اور وسواس تمام رگ و پوست میں سرایت کرتا ہے۔ اس حدیث میں ان عورتوں کو خاص کیا جن کے خاوند غیر حاضر ہیں حالانکہ تمام نامحرم عورتوں سے خلوت ناجائز ہے' اس لئے کہ وہ صحبت کی بہت مشتاق ہوتی ہیں اور وہاں فتنہ کا زیادہ اندیشہ ہے۔

٣١٢٠- (٢٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهٗ لَهَا وَ عَلٰى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهٖ رَاْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَاِذَا غَطَّتْ بِهٖ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَاْسَهَا فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْكِ بَاْسٌ اِنَّمَا هُوَ اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٤١٠٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلام کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جو کہ آپ نے انہیں ہبہ کیا تھا' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر کپڑا تھا جس وقت وہ اس سے اپنا سر ڈھانپتیں تو ان کے پاؤں تک نہ پہنچتا اور جس وقت اس کے ساتھ پاؤں ڈھانپتیں ان کے سر تک نہ پہنچتا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس مشقت کو دیکھا تو فرمایا: ''تجھ پر کوئی مضائقہ نہیں' سوائے اس کے نہیں کہ وہ تیرا باپ ہے ❶ اور غلام ہے۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا غلام عورت کا محرم ہے جب تک کہ وہ اس کا غلام رہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣١٢١- (٢٤) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَ فِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ يَاعَبْدَاللّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ۔ **(متفق عليه)** (البخاری الحدیث رقم ٤٣٢٤ ومسلم الحدیث رقم (٣٢- ٢١٨٠)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے (میرے) پاس تھے اور گھر میں ایک مخنث تھا پس اس نے عبداللہ بن ابی امیہ ام سلمہ کے بھائی سے کہا: اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے کل طائف فتح کیا تو میں تجھ کو بتلا دوں گا غیلان کی بیٹی پس وہ ❶ آتی ہے چار کے ساتھ اور جاتی ہے آٹھ کے ساتھ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم پر یہ مخنث نہ ❷ داخل ہوا کریں۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب سامنے آتی ہے تو چار بل اس کے پیٹ پر نمودار ہوتے ہیں اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو وہی چار بل دونوں طرف سے ظاہر ہو کر آٹھ ہو جاتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ یہ موٹی اور پر گوشت ہے اور عرب لوگ موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے۔
❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مخنث سے پردہ کرنا ضروری ہے، مخنث اس کو کہتے ہیں جو ہیجڑا اور زنانہ ہو، یہ دو طرح کا ہوتا ہے، ایک تو خلقی جس کے بدن میں پیدائش سے نرمی اور اعضا عورتوں کی طرح میں لوچ ہوتا ہے، اس پر اللہ کے نزدیک کچھ گناہ نہیں۔ دوسرا جو جیسے نکال کر بنایا جاتا ہے یہ مذموم اور ملعون ہے۔ پہلے یہ مخنث ام المومنین کے گھر میں جاتا تھا، اس وجہ سے کہ عورتوں سے مخنث کو تعلق نہیں ہوتا تو وہ ''غیر اولی الاربہ'' میں داخل ہوا اس کے بعد جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ عورتوں کی تعریف کرتا ہے تو اس کو گھروں میں جانے سے منع کر دیا اس مخنث کا نام ہیت تھا اس کے بعد آپ نے اس کو مدینہ سے حمی کی طرف نکلوا دیا، جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آیا تو لوگوں نے کہا اب وہ بوڑھا اور ناتوان ہو گیا ہے اور محتاج ہے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دی کہ ہفتہ میں ایک بار جمعہ کے دن آیا کرے اور بھیک مانگ کر پھر اپنی جگہ چلا جایا کرے اور وہیں رہے۔

٣١٢٢- (٢٥) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَقَطَ عَنِّيْ ثَوْبِيْ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَهٗ فَرَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً۔ **(رواه مسلم)** (مسلم الحدیث رقم (٧٨- ٣٤١) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٠١٦)

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک بھاری پتھر اٹھایا پس میں چلتا تھا کہ میرے بدن سے میرا کپڑا گرا ❶ میں اس کو نہ پکڑ سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ❷ نے دیکھا، تو مجھ سے فرمایا: ''اپنے اوپر اپنا کپڑا لے اور تم ننگے نہ چلا کرو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میرا تہبند گر گیا اور میں ننگا ہو گیا۔ ❷ یعنی برہنہ (ننگا)۔

٣١٢٣- (٢٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اَوْمَارَاَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ۔ **(رواه ابن ماجة)** (ابن ماجه الحدیث رقم

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کبھی نہیں دیکھا۔ ❶ (ابن ماجہ)

۱۹۲۲ واحمد فی المسند ۶/ ۶۳)

فوائد الحدیث: ❶ سبحان اللہ شرم اور حیاء اسی کا نام ہے۔

۳۱۲۴- (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُّسْلِمٍ یَّنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَهٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ عِبَادَةً یَّجِدُ حَلَاوَتَهَا (رواه احمد) (احمد فی المسند ۵/ ۲۶۴)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان کہ اس کی نظر کسی عورت کے محاسن کی طرف پہلی مرتبہ ❶ جا پڑے پھر وہ اپنی نگاہ پست کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک ایسی عبادت کی توفیق دیتا ہے کہ وہ اس کی حلاوت محسوس کرتا ہے۔'' (احمد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بلا قصد اور یہ جو فرمایا کہ اس کی حلاوت پائے گا یعنی اپنے دل میں بسبب فرماں برداری حکم اپنے رب کے یہ امر اس تلخی کا بدلہ ہے کہ جو صبر میں برداشت کرتا ہے۔

۳۱۲۵- (۲۸) وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) (رواه البیهقی الایمان الحدیث رقم ۷۷۸۸)

حسن رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے' مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ لعن کرتا ہے ❶ اللہ تعالیٰ ستر دیکھنے والے کو اور اس شخص کو کہ جس کا ستر دیکھا گیا ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ قصداً ستر کی طرف دیکھنے والے اور دکھانے والے دونوں پر لعنت کرے۔

بَابُ الْوَلِیِّ فِی النِّکَاحِ وَاسْتِیْذَانِ الْمَرْأَةِ

نکاح میں ولی کے ہونے اور عورت سے اجازت لینے ❶ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۱۲۶- (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۶۹۶۸ ومسلم الحدیث رقم (۶۴- ۱۴۱۹) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۹۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۰۷ والنسائی الحدیث رقم ۳۲۶۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۱۸۷۱ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۸۶ واحمد فی المسند ۲/ ۲۵۰)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس کا امر طلب کیا جائے اور کنواری ❷ عورت کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے'' صحابہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس کی اجازت کس طرح ❸ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ خاموش رہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مقدمہ نکاح میں۔ ❷ کنواری عورت یعنی کنواری بالغہ۔ ❸ یعنی وہ شرم کی وجہ سے کیسے بتلائے گی کنواری سے یوں کہا جائے کہ تیرا نکاح ہم فلاں شخص سے کرتے ہیں اگر وہ اجازت دے تو بہتر ورنہ اس کا خاموش رہنا بھی اجازت ہے (اور بیوہ عورت سے کہلوایا جائے یعنی وہ زبان سے اقرار کرے یہ اس کے لیے لازمی ہے)۔

٣١٢٧ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَ فِیْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا۔ وَ فِیْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٦٦- ١٤٢١) وابوداؤد الحديث رقم ٢٠٩٨ والترمذی الحديث رقم ١١٠٨ والنسائی الحديث رقم ٣٢٦٥ وابن ماجه الحديث رقم ١٨٧٠ والدارمی الحديث رقم ٢١٩٠ والموطا الحديث رقم ٤ من كتاب النكاح واحمد فی المسند ١/ ٢١٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کی ذات کے متعلق اجازت لی جائے۔ اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے'' اور ایک روایت میں ہے فرمایا: ''بیوہ اپنے ولی سے اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے'' اور ایک روایت میں اس طرح ہے آپ نے فرمایا: ''بیوہ عورت اپنے ولی سے اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے اور کنواری عورت ❶ سے اس کی ذات کے متعلق اس کا باپ اجازت طلب کرے گا اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس روایت اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آئندہ روایت کے معنی شافعی ابن ابی لیلیٰ احمد اور اسحاق رحمہم اللہ نے یہی کئے ہیں کہ کنواری سے نکاح میں اجازت لینا ضروری ہے اور مامور ہے اور اگر ولی باپ یا دادا ہے تو مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی نکاح کر دیا تو بھی صحیح ہے۔ اس لئے کہ باپ اور دادا کو شفقت کاملہ ہے تو اس لیے وہ کبھی نقصان نہ چاہیں گے اور ان کے سوا دوسرے ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہیں اور اوزاعی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اجازت واجب ہے ہر کنواری بالغہ لڑکی سے اور کنواری کی اجازت خاموش رہنا ہے جیسے ان دونوں احادیث سے معلوم ہو چکا اور جو کنواری نہ ہو تو اس کو زبان سے اجازت دینا ضروری ہے۔

٣١٢٨ - (٣) وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِیَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ اَبِيْهَا۔ (البخاری الحديث رقم ٥١٣٨ وابوداؤد الحديث رقم ٢١٠١ والنسائی الحديث رقم ٣٢٦٨ وابن ماجه الحديث رقم ٣٨٧٢ واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٤)

سیدہ خنساء بنت خزام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا جب کہ وہ بیوہ تھی تو اس نے اس عقد کو ناپسند کیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے اس کا نکاح فسخ کر دیا ❶ (بخاری) اور ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے اس کے باپ کا کیا ہوا نکاح فسخ کر دیا۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی بیٹی کا نکاح کر دے اور وہ ناراض ہو تو لڑکی کو اختیار ہے کہ وہ نکاح فسخ کر دے اہل حدیث کے نزدیک کنواری اور بیوہ میں کوئی فرق نہیں ہے اور کنواری کے مختار ہونے پر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آئندہ حدیث دلیل ہے کہ ایک کنواری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح سے ناراض تھی' تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا' اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے مگر نابالغہ کو اختیار نہیں ہے کہ بالغہ ہونے کے بعد اپنے باپ کا نکاح کیا ہوا فسخ کر ڈالے' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

٣١٢٩ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٤٢٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا جبکہ وہ سات برس کی تھیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھیجی گئیں جبکہ وہ نو برس ❶ کی تھیں اور ان کے ساتھ ان کے کھیلنے والے کھلونے ❷ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت وفات ہوئی جبکہ وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نو برس کی عمر میں بعض لڑکیاں جوان ہو جاتی ہیں اور یہ ہماری چشم دید بات ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح بغیر اجازت کے درست ہے اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ باپ نے اگر بچپن میں نکاح کر دیا ہے تو بلوغت کے بعد لڑکی کو فسخ کا اختیار نہیں امام مالک' شافعی اور تمام فقہاء حجاز کا یہی مذہب ہے اور اہل عراق نے کہا ہے کہ بلوغت کے بعد اس کو فسخ کا اختیار ہے باپ اور دادا کے سوا دوسرے اولیاء کو حالت صغر میں اس کا نکاح کرنا جائز نہیں۔ امام شافعی' ثوری' مالک' ابن ابی لیلیٰ' احمد رحمہم اللہ اور جمہور کا یہی مذہب ہے بلکہ ان لوگوں نے کہا ہے کہ دوسرے اولیاء نے اگر نکاح کر دیا تو صحیح نہیں اور اوزاعی' ابوحنیفہ اور دوسرے فقہاء نے کہا ہے کہ تمام اولیاء کو جائز ہے کہ صغر سنی میں نکاح کر دیں مگر جب وہ بڑی ہو گی تو اس کو فسخ کا اختیار ہے جبکہ ابویوسف کے نزدیک اختیار نہیں۔

❷ اس حدیث سے گڑیوں سے کھیلنا درست ثابت ہوا اور اس میں تربیت ہوتی ہے لڑکیوں کی اور ضروریات خانگی سے ان کو اطلاع حاصل ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ گڑیوں کا قصہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے کا ہو پھر جب تصویریں حرام ہو گئیں تو وہ بھی حرام ہو گئیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣١٣٠ - (٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ۔ (رواه احمد والترمذى و ابوداؤد و ابن ماجة و الدارمى) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٠٨٥ والترمذى الحديث رقم ١١٠١ وابن ماجه الحديث رقم ١٨٨١ والدارمى الحديث رقم ٣١٨٣ واحمد فى المسند ٤/ ٣٩٤)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

٣١٣١ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے' پس اس کا نکاح باطل ہے پس

فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهٗ۔ (رواه احمد والترمذی و ابوداوٗد و ابن ماجة و الدارمی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۲۰۸۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۰۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۸۷۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۸۴ واحمد فی المسند ۶/ ۱۶۶)

اس کا نکاح باطل ہے' پھر اگر اس عورت کے ساتھ صحبت کی تو اس کے لیے مہر ہے اس چیز کی وجہ سے کہ اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا پھر اگر ولی اختلاف کریں تو اس کا ولی بادشاہ ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤ د' ابن ماجہ' دارمی)

۳۱۳۲- (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِيْ يَنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۱۰۳)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زنا ❶ کرنے والی وہ عورتیں ہیں جو بلا گواہوں کے نکاح کرتی ہیں اور صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نکاح منعقد نہیں ہوتا مگر ولی کی اجازت سے گواہوں کے سامنے پھر اگر قریب کا ولی نہ ہوتو دور کا سہی' اگر کوئی ولی نہ ہوتو بادشاہ یا اس کا نائب نکاح کر دے اور یہی اہل حدیث کا قول ہے' حاکم نے کہا کہ حدیث ''لا نکاح الا بولی'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے صحیح روایت سے مروی ہے' جیسے ام المؤمنین سیدہ عائشہ' ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے اور بیس دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہے۔ حجۃ اللہ میں ہے کہ نکاح میں ولی کی شرط اس لئے ہے کہ اگر عورت اپنا نکاح خود کرے تو اس میں ایک طرح کی بے شرمی ہے' دوسرا یہ کہ نکاح میں شہرت چاہیے اور وہ اسی سے ہوتی ہے کہ عورت کے اولیاء حاضر رہیں' تیسرا یہ کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں' تو احتمال ہے کہ برے آدمی یا غیر کفو کے ساتھ نکاح کر لیں۔

۳۱۳۳- (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۲۰۹۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۰۹ والنسائی الحدیث رقم ۳۲۷۰ واحمد فی المسند ۲/۲۵۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کنواری یتیم بچی سے اس کی ذات کے متعلق پوچھا جائے گا پھر اگر وہ خاموش رہے تو اس کی اجازت وہی ہے اور اگر وہ انکار کرے تو اس پر جبر نہیں۔'' (ترمذی' ابوداؤ د' نسائی اور دارمی)

۳۱۳۴- (۹) وَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى۔ (الدارمی الحدیث رقم ۲۱۸۵)

اور دارمی نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۱۳۵- (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ۔ (رواه الترمذی و ابوداوٗد و الدارمی)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ ❶ زانی ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤ د' دارمی)

(ابو داوٗد الحدیث رقم ۲۰۷۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۱۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۹۵۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۳۳ واحمد فی المسند ۳/ ۳۷۷)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی غلام کا نکاح مالک کی اجازت کے بغیر صحیح نہیں' پس اگر اس نکاح کے بعد صحبت کرے گا تو حرام ہوگی اور وہ زنا کار ہوگا' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۱۳۶- (۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۹۶ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۸۷۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو اس نے ذکر کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا اور وہ ناراض تھی' پس اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا۔ (ابوداؤد)

۳۱۳۷- (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ۱۸۸۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت اپنا نکاح خود کرے' اس لئے کہ زنا کرنے ❶ والی وہ ہے جو کہ اپنا نکاح خود کرتی ہے۔'' (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بازاری عورتیں جو ہوتی ہیں وہ بھی تو خرچی ٹھہرا کر ایک عقد کرتی ہیں لیکن اس کو نکاح نہیں کہتے' اس لئے کہ عورت کے اولیاء وہاں حاضر نہیں ہوتے اور خود عورت اپنا معاملہ طے کر لیتی ہے' اس حدیث کے ہوتے ہوئے تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہ کریں' ورنہ احتمال ہے کہ نکاح جائز نہ ہو اور تمام عمر زنا میں صرف ہو' ''**لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم**'' اور رہی ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ انہوں نے اپنا نکاح خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کر لیا تھا اور کہا تھا کہ میرے اولیاء میں سے کوئی حاضر نہیں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ تھے' دین اور دنیا کے اور تمام مومنین اور مومنات کے ولی تھے اور آپ نے فرمایا ''**انا ولی من لا ولی له**'' تو بغیر ولی کے نکاح کہاں ہوا' اس کے علاوہ اس نکاح پر دوسرے نکاحوں کا قیاس نہیں ہو سکتا اس لئے کہ نکاح کے باب میں کئی امور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تھے' شاید یہ بھی ان میں سے ہو' دوسرا یہ کہ آپ کے ساتھ نکاح باعث فخر دارین ہے اس میں ولی کی کیا ضرورت تھی اور اس لئے جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرا کوئی ولی حاضر نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے اولیاء میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے ساتھ نکاح کرنے سے ناراض ہو۔

۳۱۳۸- (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُّلِدَلَهٗ وَلَدٌ

سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو

فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهُ وَ اَدَّبَهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى اَبِيْهِ۔ (البیهقی الایمان الحدیث رقم ٨٦٦٦)

اسے چاہیے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے اور تو اس کو نیک ادب ❶ سکھائے پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا نکاح کر دے پس اگر لڑکا بالغ ہو اور ❷ اس کا نکاح نہ کرے اور لڑکا گناہ کو پہنچے ❸ تو سوائے اس کے نہیں کہ اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے۔"

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کو آداب و احکام شریعت اور زندگی گذارنے کی وہ تعلیم دے جو کہ دارین میں مفید ہو۔ ❷ یعنی باپ نکاح کر دینے پر قادر ہو۔ ❸ یعنی زنا کیا۔

٣١٣٩- (١٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَ ابْنَتُهُ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی الایمان الحدیث رقم ٨٦٦٩٠)

سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس شخص کی بیٹی بارہ برس کو پہنچے اور اس کا والد اس کا نکاح نہ کرے اور وہ بیٹی گناہ کو پہنچے تو اس کا گناہ ❶ اس (کے باپ) پر ہے۔" (بیہقی فی شعب الایمان)

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ اس میں اس نے قصور کیا ہے اور گناہ کا سبب ہوا ہے اور یہ زجر و تہدید پر محمول ہے اور آئندہ حدیث کا یہی مطلب ہے۔

بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

باب نکاح ❶ کے اعلان کرنے اور خطبہ نکاح اور شرط نکاح کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣١٤٠- (١) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَ قُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥١٤٧ وابن ماجه الحدیث رقم ١٨٩٧)

سیدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں اپنے شوہر کے ہاں نکاح کے بعد آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (میرے گھر) تشریف لائے اور آپ میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح کہ تم میرے پاس بیٹھے ہو پس گھر میں جو ہماری لڑکیاں تھیں انہوں نے دف بجانا اور ہمارے آباء میں سے جو بدر کی جنگ میں شہید کر دیے گئے تھے ان کی خوبیاں بیان کرنا شروع کیں تو اچانک ان میں سے ایک لڑکی نے یہ بھی کہا کہ ہم میں نبی ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں،

آپ نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دے ❷ اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھی۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ تاکہ تمام لوگوں کو خبر ہو جائے کہ یہاں نکاح ہوا ہے۔
❷ یعنی غیب کی بات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' اس لیے مجھے بھی معلوم نہیں۔

٣١٤١- (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَةٌ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاكَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٥١٦٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے شادی کے بعد ایک عورت انصار میں سے ایک شخص کے پاس لائی گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہارے ساتھ کھیل نہیں تھا' کیونکہ انصار کو ان کا گانا اچھا ❶ لگتا ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا جائز ہے بشرطیکہ دف میں جھانجر نہ ہو اور گانے میں مضمون خلاف شرع نہ ہو اور گانے والیاں جوان عورتیں نہ ہوں۔

٣١٤٢- (٣) وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَبَنٰی بِیْ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظٰی عِنْدَهٗ مِنِّیْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٧٣- ١٤٢٣) والترمذی الحديث رقم ١٠٩٣ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٩٠ والدارمی الحديث رقم ٢٢١١ واحمد فی المسند ٦/ ٥٤)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے مہینہ میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال کے مہینہ میں مجھ کو گھر لائے' پس عورتوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ❶ سب سے زیادہ قسمت والی مجھ سے بڑھ کر اور کون تھی؟ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ ماہ شوال میں عقد اور زفاف قابل مبارک ہے اور بعض جاہل اور شرک شعار جو اسے منحوس جانتے ہیں وہ خود منحوس ہیں۔

٣١٤٣- (٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥١٥١ ومسلم الحديث رقم ٦٣-١٤١٨ وابوداؤد الحديث رقم ٢١٣٩ والترمذی الحديث رقم ١١٢٧ والنسائی الحديث رقم ٣٢٨١ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٥٤ واحمد فی المسند ٤/ ١٤٤)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شرائط میں سے جنہیں تم پورا کر سکو لائق ترین وہ ❶ شرط ہے کہ جس کے ساتھ تم نے شرمگاہیں حلال کیں۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جو شرائط اور قول و قرار کہ نکاح میں واجب الاداء ہیں ان میں سے اول تو عورت کا مہر ہے جو کہ فرض ہے' جسے عرف عام میں حق مہر کہتے ہیں' دوسرا نان نفقہ اور تیسرا دستور کے موافق حسن سلوک' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کا ادا کرنا سب سے مقدم ہے۔

۳۱۴۴- (۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْيَتْرُكَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥١٤٤ ومسلم الحديث رقم ٥٢-١٤١٣ وابوداؤد الحديث رقم ٢٠٨٠ و الترمذی الحديث رقم ٢١٧٥ والنسائی الحديث رقم ٣٢٤١ وابن ماجه الحديث رقم ١٨٦٧ والدارمی الحديث رقم ٢١٧٥ والموطا ٢/ ٥٢٣ الحديث رقم ١ من كتاب النكاح)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی نکاح کا پیغام ❶ نہ بھیجے اپنے بھائی کے پیغام پر' جب تک کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں پیغام دینا جائز نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے۔

۳۱۴۵- (۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحَ فَاِنَّ لَهَا مَاقُدِّرَلَهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥١٥٢ ومسلم الحديث رقم (٣٨۔ ١٤٠٨) وابوداؤد الحديث رقم ٢١٧٦ والترمذی الحديث رقم ١١٩٠ والنسائی الحديث رقم ٣٢٣٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣١١)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت اپنی بہن کو طلاق دینے کا سوال ❶ نہ کرے تاکہ بہن کا پیالہ خالی کرے اور یہ اس کے خاوند سے نکاح کرے پس اس کے لئے وہ ہے جو اس کے لئے مقدر کیا گیا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو عورت کہ بیوی والے مرد سے نکاح کرنا چاہے تو وہ پہلی بیوی کو طلاق دلوانے کی شرط اور کوشش نہ کرے تاکہ اس کا مال سب مجھ کو ملے بلکہ یہ اپنی قسمت پر راضی رہے۔

۳۱۴۶- (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ اِبْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ اِبْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ۔ (البخاری الحديث رقم ٥١١٢ ومسلم الحديث رقم (٥٧۔ ١٤١٥) وابوداؤد

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا اور شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے اور ❶ آپس میں کچھ مہر نہ ہو'' (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا: ''نکاح شغار اسلام میں نہیں ہے۔''

الحدیث رقم ۲۰۷٤ والنسائی الحدیث رقم ۳۳۳۷) وابن ماجه الحدیث رقم ۱۸۸۳ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۸۰ والموطا الحدیث رقم ۲٤ من کتاب النکاح واحمد فی المسند ۲/ ۱۹)

فوائد الحدیث: ❶ بلکہ ہر ایک جانب سے مہر یہی ہو کہ وہ دوسرے کی بیٹی یا بہن حاصل کرے یعنی نکاح بٹہ' یہ نکاح باجماع علماء ناجائز ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں' جمہور اس کو باطل کہتے ہیں اور شافعی رحمہ اللہ نے بھی کہا کہ یہ نکاح باطل ہے مثل نکاح متعہ کے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ نکاح صحیح ہو جائے گا اور ہر ایک پر مہر مثل ہوگا۔

۳۱٤۷ - (۸) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٤۲۱٦ ومسلم الحدیث رقم (۲۹۔ ۱٤۰۷) والترمذی الحدیث رقم ۱۱۲۱ والنسائی الحدیث رقم ۳۳٦٦ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۹۷ والموطا الحدیث رقم ٤۱)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا اور شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔'' (بخاری' مسلم)

۳۱٤۸ - (۹) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۸۰-۱٤۰۵ واحمد فی المسند ٤/ ٥٥)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس ❶ کے سال متعہ کی ❷ تین دن کے لئے اجازت دی تھی پھر اس سے منع کر دیا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اوطاس طائف میں ایک وادی کا نام ہے۔ ❷ متعہ کا نکاح یہ ہے کہ ایک مہر پر ایک مدت معین تک کسی عورت سے نکاح کرنا اور بعد مدت کے وہ نکاح ختم ہو جائے اور وہ عورت اس کے نکاح سے بلا طلاق باہر سمجھی جائے' ابتداء اسلام میں یہ نکاح جائز تھا' پھر احادیث صحیحہ جیسے یہ دونوں صحیح احادیث ہیں اس کا منسوخ ہونا ثابت ہوا اور اس کی تحریم پر اجماع ہو گیا۔ شرح السنہ میں ہے کہ علماء نے متعہ کے حرام ہونے پر اتفاق کیا ہے اور گویا مسلمانوں کا اس کی حرمت پر اجماع ہو گیا ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہے کہ متعہ پہلے ہماری شریعت میں جائز تھا۔ صحیحین میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہ ہوتیں تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے خصی ہونے سے منع کیا اور ہم کو اجازت دی کہ عورت سے نکاح کر لیں ایک میعاد پر ایک کپڑا دے کر' یہ حدیث اس باب کے فصل ثالث کی پہلی حدیث ہے اور اس کی ناسخ متعدد احادیث ہیں' اس کو مسلم نے روایت کیا ہے لیکن مسلم کی روایت میں فتح مکہ کا ذکر ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن ماجہ کی روایت میں جو حجۃ الوداع مذکور ہے تو یہ وہم ہے اور ترمذی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ متعہ شروع اسلام میں جائز تھا یہاں تک یہ آیت اتری ''الا علی ازواجهم'' اور یہ حدیث فصل ثالث میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گی اور اس باب میں احادیث بہت ہیں اور اس میں طویل کلام ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے اس کی تفصیل

سے وضاحت کی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۳۱۴۹- (۱۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَ التَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُو اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُو اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ٥ يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ٥ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَمِيُّ) وَ فِيْ جَامِعِ التِّرْمَذِيِّ فَسَّرَ الْاٰيَاتِ الثَّلَاثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَبَعْدَ قَوْلِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَالدَّارَمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ عَظِيْمًا ثُمَّ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز میں تشہد پڑھنا سکھایا اور حاجت میں بھی تشہد پڑھنا نماز میں تشہد یہ ہے: ''زبان کی عبادات بدنی عبادات اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں' اے نبی تم پر سلام ہے اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں' ہم پر سلام ہے اور اللہ کے نیک بندوں پر' میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' اور تشہد حاجت میں یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور ہم اس سے بخشش چاہتے ہیں اور ہم اللہ کے ساتھ اپنی نفسوں کی برائیوں سے پناہ چاہتے ہیں' جس کو اللہ ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اللہ گمراہ کرے پس اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تینوں آیات پڑھتے: ''اے ❶ ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو'' اے لوگو کہ ایمان لائے ہو' ❷ اللہ سے ڈرو' ایسا اللہ کہ جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی (نفس) سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور (پھر) پھیلائے اس جوڑے سے بہت سارے مرد اور بہت ساری عورتیں اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے کہ جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور ناتے کے توڑنے سے ڈرو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے'' اے لوگو کہ ایمان لائے ❸ ہو' اللہ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو' وہ تمہارے لیے تمہارے عمل

يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ۔

(ابوداؤد الحديث رقم ٢٢٧٧ وابن ماجه الحديث رقم ١٨٩٢ والدارمي الحديث رقم ٢٢٠٢ واحمد في المسند ١/ ٣٩٢)

درست کرے گا اور تمہارے لئے گناہ بخشے گا اور جو کوئی اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے تو وہ کامیاب ہوا کامیاب ہونا بڑا۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی) جامع ترمذی میں ہے کہ ان تینوں آیات کو سفیان ثوری نے بیان کیا اور ابن ماجہ نے الحمدللہ کے بعد نحمده اور من شرور انفسنا کے بعد ومن سیئات اعمالنا کو زیادہ کیا اور دارمی نے عظیما کہنے کے بعد یہ عبارت زیادہ کی کہ پھر ❹ اپنی حاجت کے ساتھ کلام کرے اور شرح السنہ میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے خطبہ حاجت میں روایت کیا کہ وہ نکاح ہے اور سوائے اس کے۔

فوائد الحدیث: ❶ اے لوگو! یہ پہلی آیت ہے۔ ❷ یہ دوسری آیت ہے اس آیت سے پہلے بھی لفظ ''يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' مشکوۃ کے سب نسخوں میں ہے' شاید ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ قراءت ہوگی اور مصحف عثمان رضی اللہ عنہ میں ''واتقوا الله الذی'' ہے بغیر ''يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' کے اور ممکن ہے کہ یہ غلطی سفیان ثوری سے ہو جنھوں نے آیات ثلثہ کی تفسیر کی ہے اور دارمی کی روایت میں ہے کہ اس خطبہ کے بعد پھر نکاح پڑھا جائے۔ ❸ یہ تیسری آیت ہے۔ ❹ یعنی ایجاب وقبول کرایا جائے۔

٣١٥٠- (١١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٤١ والترمذي الحديث رقم ١١٠٦ واحمد في المسند ٢/ ٣٥٣)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر خطبہ کہ جس میں ❶ تشہد نہ ہو تو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے۔'' (روایت کیا اس کو ترمذی نے) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء۔

٣١٥١- (١٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ۔ (رواه ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٤٠ وابن ماجه الحديث رقم ١٨٩٤ واحمد في المسند ٢/ ٣٥٩)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر اہم کام ❶ جو اللہ کی حمد کے ساتھ نہ شروع کیا جائے تو وہ کام ❷ بے برکت ہے۔'' (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اعتبار کے لائق جیسے کتاب یا رسالہ یا خطبہ وغیرہ۔ ❷ یعنی ناتمام ہے۔

٣١٥٢- (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٠٨٩ وابن ماجه الحدیث رقم ١٨٩٥)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ظاہر کیا کرو اس نکاح کو اور کیا کرو ❶ اس کو مساجد میں اور نکاح کے وقت دف بجایا کرو۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نکاح کرنا مستحب ہے۔

٣١٥٣- (١٤) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجُمَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ۔ (رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ١٠٨٨ والنسائی الحدیث رقم ٣٣٦٩ وابن ماجه الحدیث رقم ١٨٩٦ واحمد فی المسند ٤/ ٢٥٩)

سیدنا محمد بن حاطب جمحی سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حلال اور حرام کے درمیان فرق آواز کرنا اور نکاح میں دف بجانا ہے۔'' (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

٣١٥٤- (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِيْ جَارِيَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اَلَا تُغَنِّيْنَ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُحِبُّوْنَ الْغِنَآءَ۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میرے پاس انصار کی ایک لڑکی تھی' میں نے اس کا نکاح کر دیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تو گانے کو نہیں کہتی ہے؟ اس لئے کہ انصار کی قوم گانے کو پسند کرتی ہے۔'' نقل کی یہ ❶

فوائد الحدیث: ❶ اصل نسخہ میں یہاں جگہ خالی ہے' جبکہ اس کے حاشیہ پر ''رواہ ابن حبان فی صحیحہ'' درج ہے۔ (مرقاۃ)

٣١٥٥- (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَّهَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَّقُوْلُ اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ١٩٠٠ واحمد فی المسند ٣/ ٣٩١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کا اپنے قرابت والوں میں سے جو کہ انصار میں سے تھی نکاح کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا: ''کیا تم نے لڑکی کو بھیج دیا؟'' ❶ گھر والوں نے کہا' ہاں! آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کے ساتھ اس کو بھیجا ❷ کہ جو گائے؟'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار ایک قوم ہے کہ ان میں رجحان ہے گانے کی طرف پس اگر تم اس کے ساتھ اس شخص کو بھیجتے جو کہتا ہم

تمہارے پاس آئے' ہم تمہارے پاس آئے' اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو باقی رکھے۔'' ❸ (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کیا دلہن کو روانہ کر دیا۔ ❷ باب کی ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ شادیوں میں گانا بجانا درست ہے اور اس کی اباحت میں صحیح احادیث وارد ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ غیر محرم عورتیں نہ گاتی ہوں اور جیسا آج کل رواج ہے کہ جوان فاحشہ عورتیں گاتی بجاتی ہیں اس کے تو حرام ہونے میں کسی کو کلام نہیں اور اس مسئلہ کی تفصیل علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اغاثۃ اللھفان میں بیان کر دی ہے اور ترجیح دی انہوں نے گانے اور مزامیر کی حرمت کو اور فقہا حنفیہ بھی غنا اور مزامیر کی حرمت کی طرف گئے ہیں۔ قاضی خاں نے کہا کہ مزامیر کی آواز سننا اور وہاں بیٹھنا گناہ ہے۔ ❸ حیاکم اس کے بعد یہ ہے ''ولو لا الحنطة السمراء لم تسمن عذرا کم'' یعنی اگر اناج گندمی رنگ کا نہ ہوتا تو تمہاری کنواری لڑکیاں موٹی نہ ہوتیں۔

٣١٥٦ - (١٧) وَعَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِّنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا۔ (رواه الترمذى و ابوداؤد والنسائى والدارمى) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٠٨٨ والترمذى الحديث رقم ١١١٠ والنسائى الحديث رقم ٤٦٨٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٩٠ والدارمى الحديث رقم ٢١٩٣ واحمد فى المسند ٥/ ٨)

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت کا نکاح دو ولی کر دیں تو ❶ وہ ان دونوں میں سے اول کے لئے ہے اور جو کوئی دو آدمیوں کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرے تو وہ چیز ان دونوں میں سے پہلے کے لئے ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد ونسائی ودارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب دونوں ولی ایک درجہ کے ہوں اور اگر ایک درجہ کے نہ ہوں تو جو ولی قرابت قریبہ رکھتا ہے اس کا نکاح دور کے ناتے والے سے معتبر ہوگا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣١٥٧ - (١٨) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَعَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَّسْتَمْتِعَ فَكَانَ اَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُاللّٰهِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٠٧٥ ومسلم الحديث رقم (١١ - ١٤٠٤) واحمد فى المسند ١/ ٤٣٢)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے' ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہ ہوتیں تو ہم نے کہا کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خصی ہونے سے منع کیا پھر ہم کو متعہ کرنے کی رخصت ❶ دی پس ہم میں سے کوئی آدمی ایک عورت سے نکاح کرتا تھا کپڑے کے بدلہ میں ایک مدت تک' پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی' اے لوگو! جو ایمان لائے ہو' تم پاکیزہ چیزوں کو نہ حرام کرو کہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں۔''

فوائد الحدیث: ❶ متعہ کے معنی فصل اول میں گزر چکے ہیں اہل سنت والجماعت کے چاروں مذہب میں متعہ حرام ہے اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالک رحمہ اللہ کی طرف اس کی حلت کی نسبت کی ہے تو وہ اس کو غلطی ہوئی ہے اس لیے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے موطا اور ان کی فقہ کی کتب میں متعہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علمائے محدثین کی رائے یہ ہے کہ متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا' پہلے چند روز مباح رہا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا' چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے موطا' بخاری' مسلم اور ترمذی میں اس کے معنی کی روایت ہے' دوسری بار جنگ اوطاس میں تین دن مباح ہوا' پھر فتح مکہ میں قیامت تک کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کر دیا۔ چنانچہ صحیح مسلم میں سیدنا سلمہ بن الاوع رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے' صرف سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس کو درست رکھتے تھے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جب احادیث پہنچ گئیں تو وہ بھی حرمت کے قائل ہو گئے چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آئندہ روایت میں صاف بیان ہے کہ وہ بھی متعہ کی حرمت کے قائل تھے' اس کو ترمذی نے روایت کیا اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو اس مسئلہ میں غلط فہمی ہوئی۔

۳۱۵۸ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهٗ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَايُرٰى اَنَّهٗ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَيْئَهٗ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۱۲۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے متعہ صرف شروع اسلام میں تھا' آدمی اس شہر میں آتا کہ جہاں اس کی کوئی شناسائی نہ ہوتی تو وہ ایک عورت سے نکاح کرتا اس مدت کی مقدار جس کو وہ گمان کرتا کہ میں اس شہر میں ٹھہروں گا پس وہ عورت اس کے اسباب کی نگہبانی کرتی اور اس کے لئے اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری مگر اپنی بیویوں پر یا اپنی لونڈی پر'' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا' جو ان دونوں کے سوا ❶ شرم گاہ ہے پس وہ حرام ہے۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنی بیوی اور لونڈی کی شرم گاہ کے علاوہ' سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو متعہ کی اجازت دی تین بار پھر اس کو حرام کیا' تو اللہ کی قسم! اب اگر مجھے کسی کے بارہ میں معلوم ہو جائے کہ وہ متعہ کرتا ہے اور وہ محصن ہوگا تو میں اس کو رجم کروں گا مگر یہ کہ وہ چار گواہ لائے جو اس بات کی گواہی دیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کرنے کے بعد' پھر متعہ کو حلال کر دیا تھا اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔

۳۱۵۹ - (۲۰) وَعَنْ عَامِرِبْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِىْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ فِيْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَىْ صَاحِبَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلَ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَ اِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَاِنَّهٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَافِى اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔ (رواه النسائی) (النسائی الحدیث رقم ۳۳۸۳)

سیدنا عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ایک شادی پر سیدنا قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما کے پاس گیا کہ اچانک بعض بچیاں گاتی تھیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول کے صحابہ اور اہل بدر! کیا یہ تمہارے پاس کیا جاتا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا بیٹھ اگر تو چاہے تو ہمارے ساتھ سن اور اگر تو چاہے تو چلا جا' کیونکہ ہمارے لئے شادی کے وقت گانے کی رخصت دی گئی ہے۔'' (نسائی)

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۱۶۰ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۱۰۹ ومسلم الحدیث رقم (۳۳-۱۴۰۸) وابوداوٗد الحدیث رقم ۲۰۶۶ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۹۲۹)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوی کی پھوپھی اور خالہ ❶ سے اس کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جیسے دو بہنوں میں جمع نہ کرے اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ان دو عورتوں کا جمع کرنا جائز نہیں ہے جن میں ایسا رشتہ ہو کہ اگر ایک کو مرد فرض کریں تو دوسرے سے اس کا نکاح جائز نہ ہو پس اگر جمع کرے مرد ایک عورت میں اور اس کے باپ کی بیوی میں یا ایک عورت میں اور اس کے بیٹے کی بیوی میں تو کچھ قباحت نہیں ہے کیونکہ ان میں کوئی رشتہ نہیں ہے' اسی طرح مسوی شرح مؤطا میں لکھا ہے۔

۳۱۶۱ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۰۹۹ ومسلم الحدیث رقم (۲-۱۴۴۴) والدارمی الحدیث رقم ۲۲۴۹ والموطا الحدیث رقم ۱ من کتاب الرضاع)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دودھ پینے کی وجہ سے وہ رشتے حرام ❶ ہوتے ہیں جو جننے سے حرام ہوتے ہیں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جہاں نسب کی وجہ سے نکاح درست نہیں وہاں دودھ پینے کی وجہ سے بھی نکاح درست نہیں' جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہے ایسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اور اسی پر دیگر کو بھی قیاس کر لینا چاہیے۔

۳۱۶۲ - (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِیْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے' میرے رضائی چچا آئے اس نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ تیرا چچا ہے تو اس کو آنے کی اجازت دیدے'' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آپ سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۵۲۳۹ ومسلم الحديث رقم ۷- ۱۴۴۵ وابوداؤد الحديث رقم ۲۰۵۷ والترمذی الحديث رقم ۱۱۴۸ وابن ماجه الحديث رقم ۱۹۴۹ والدارمی الحديث رقم ۲۲۴۸ والموطا الحديث رقم ۲ من كتاب النكاح واحمد فی المسند ۶/ ۱۹۴)

عرض کیا' اے اللہ کے رسول! سوائے اس کے نہیں کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے نہ کہ مرد نے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ❶ تیرا چچا ہے پس چاہیے کہ وہ تجھ پر داخل ہو'' اور یہ اس کے بعد کا واقعہ ہے کہ ہم پر پردہ کرنا مقرر کیا گیا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اس کے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ وہ محرم ہو گئے۔

۳۱۶۳- (۴) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَّكَ فِيْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَاِنَّهَا اَجْمَلُ فَتَاةٍ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ حَمْزَةَ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۱- ۱۴۴۶)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے چچا حمزہ ❶ کی بیٹی کی خواہش رکھتے ہیں بے شک وہ قریش کی لڑکیوں میں بہت خوبصورت ہے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیا تو نہیں جانتا کہ حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے دودھ پینے کی وجہ سے حرام کی وہ چیز جو نسب کی وجہ سے حرام کی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے چچا تھے لیکن سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی بھائی ہو گئے اور اسی طرح سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی نبی ﷺ کی بھتیجی ہوئی۔

۳۱۶۴- (۵) وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ۔ (مسلم الحديث رقم (۲۱- ۱۴۵۱) وابن ماجه الحديث رقم ۱۹۴۰)

سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار یا دو بار دودھ پی لینا حرام نہیں کرتا۔''

۳۱۶۵- (۶) وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ۔ (مسلم الحديث رقم (۱۷- ۱۱۵۰) والنسائی الحديث رقم ۳۳۰۹ وابن ماجه الحديث رقم ۱۹۴۱ والدارمی الحديث رقم ۲۲۵۱)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے' کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک بار چوسنا اور دو بار ❶ چوسنا حرام نہیں کرتا۔

فوائد الحدیث: ❶ جب تک پانچ بار نہ چوسے' ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مدت رضاعت میں قلیل اور کثیر سب سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے جب پیٹ میں دودھ چلا جائے اور بعض نے کہا تین بار سے کم میں حرمت ثابت نہیں ہوتی اور بعض نے کہا دس بار سے کم میں اور یہ مذہب شاذ ہے۔

٣١٦٦- (٧) وَفِيْ اُخْرٰى لِاُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ۔ هٰذِهٖ رِوَايَاتٌ لِّمُسْلِمٍ۔ (مسلم الحديث رقم ١٨-١٤٥٢ والنسائى الحديث رقم ٣٣٠٨ والدارمى الحديث رقم ٢٢٥٢ واحمد فى المسند ٦/ ٣٣)

اور سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بار یا دو بار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا۔'' یہ مسلم کی روایات ہیں۔

٣١٦٧- (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضْعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ يُّحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيْمَا يُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٢٤ـ ١٤٥٢) وابوداؤد الحديث رقم ٢٠٦٢ والنسائى الحديث رقم ٣٣٠٧ والدارمى الحديث رقم ٢٢٥٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قرآن مجید میں یہ حکم نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پینا جب کہ اس کے پینے کا یقین کامل ہو تو وہ نکاح کو حرام کرتا ہے پھر یہ حکم ❶ منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودھ پینے کا حکم نازل ہوا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور یہ آیت قرآن میں پڑھی جاتی تھی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اب تو حنفیہ کو یہ کہنے کا موقع بھی نہ رہا کہ قرآن میں مطلق ہے' کیونکہ خود قرآن ہی سے یہ بات ثابت ہے کہ پانچ بار سے کم میں حرمت نہیں ہوتی اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض آیات کی تلاوت منسوخ ہو گئی لیکن ان کا حکم باقی ہے جیسے رجم کی آیت اور یہ آیت اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ ''وہ قرآن میں پڑھا جاتا تھا'' کا یہ مطلب ہے کہ ''خمس رضعات'' کی قراءت آخر وقت میں منسوخ ہو گئی مگر چونکہ زمانہ اس کے نسخ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے بہت قریب تھا اس لئے اس کے نسخ کی کیفیت کسی کو معلوم ہوئی اور کسی کو نہ ہوئی اور نسخ مشہور ہونے کے بعد پھر سب نے اجماع کیا کہ اس کو قرآن میں نہ پڑھنا چاہیے' یہ بغوی نے کہا ہے۔

٣١٦٨- (٩) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَخِيْ فَقَالَ اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥١٠٢ ومسلم الحديث رقم ٣٢-١٤٥٥ و ابوداؤد الحديث رقم ٢٠٥٨ والنسائى الحديث رقم ٣٣١٢ والدارمى الحديث رقم ٢٢٥٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ان کے نزدیک ایک شخص بیٹھا تھا گویا کہ آپ نے اس کو مکروہ جانا' تو انہوں نے کہا یہ شخص میرا بھائی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیکھو کہ تمہارے بھائی کون ہیں' پس معتبر ❶ دودھ پینا صرف بھوک کے وقت ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے جمہور نے دلیل لی ہے کہ رضاعت کبیر درست نہ ہے لیکن اہل حدیث اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث میں رضاعت سے وہ رضاعت مراد ہے جس سے نکاح کی حرمت ثابت ہو اور وہ بے شک دو برس کے بعد نہیں ہے اور ہم جو رضاعت کبیر کو جائز کہتے ہیں تو وہ صرف آنے جانے اور اس سے پردہ ضروری نہ ہونے کے لئے ہے اس تقدیر پر احادیث میں بخوبی تطبیق ہو [illegible]

۳۱۶۶- (۷) وَفِیْ اُخْرٰی لِاُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ۔ هٰذِهٖ رِوَایَاتٌ لِّمُسْلِمٍ۔ (مسلم الحدیث رقم ۱۸-۱۴۵۲ والنسائی الحدیث رقم ۳۳۰۸ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۵۲ واحمد فی المسند ۶/ ۳۳)

اور سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بار یا دو بار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا۔'' یہ مسلم کی روایات ہیں۔

۳۱۶۷- (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ یُّحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ فِیْمَا یُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۲۴۔ ۱۴۵۲) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۶۲ والنسائی الحدیث رقم ۳۳۰۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۵۳)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قرآن مجید میں یہ حکم نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پینا جب کہ اس کے پینے کا یقین کامل ہو تو وہ نکاح کو حرام کرتا ہے پھر یہ حکم ❶ منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودھ پینے کا حکم نازل ہوا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور یہ آیت قرآن میں پڑھی جاتی تھی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اب تو حنفیہ کو یہ کہنے کا موقع بھی نہ رہا کہ قرآن میں مطلق ہے' کیونکہ خود قرآن ہی سے یہ بات ثابت ہے کہ پانچ بار سے کم میں حرمت نہیں ہوتی اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض آیات کی تلاوت منسوخ ہو گئی لیکن ان کا حکم باقی ہے جیسے رجم کی آیت اور یہ آیت اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ ''وہ قرآن میں پڑھا جاتا تھا'' کا یہ مطلب ہے کہ ''خمس رضعات'' کی قراءت آخر وقت میں منسوخ ہو گئی مگر چونکہ زمانہ اس کے نسخ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے بہت قریب تھا اس لئے اس کے نسخ کی کیفیت کسی کو معلوم ہوئی اور کسی کو نہ ہوئی اور نسخ مشہور ہونے کے بعد پھر سب نے اجماع کیا کہ اس کو قرآن میں نہ پڑھنا چاہیے' یہ بغوی نے کہا ہے۔

۳۱۶۸- (۹) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَکَاَنَّهٗ کَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَخِیْ فَقَالَ اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُکُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۱۰۲ ومسلم الحدیث رقم ۳۲-۱۴۵۵ و ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۵۸ والنسائی الحدیث رقم ۳۳۱۲ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۵۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ان کے نزدیک ایک شخص بیٹھا تھا گویا کہ آپ نے اس کو مکروہ جانا' تو انہوں نے کہا یہ شخص میرا بھائی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیکھو کہ تمہارے بھائی کون ہیں' پس معتبر ❶ دودھ پینا صرف بھوک کے وقت ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے جمہور نے دلیل لی ہے کہ رضاعت کبیر درست نہ ہے لیکن اہل حدیث اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث میں رضاعت سے وہ رضاعت مراد ہے جس سے نکاح کی حرمت ثابت ہو اور وہ بے شک دو برس کے بعد نہیں ہے اور ہم جو رضاعت کبیر کو جائز کہتے ہیں تو وہ صرف آنے جانے اور اس سے پردہ ضروری نہ ہونے کے لئے ہے اس تقدیر پر احادیث میں بخوبی تطبیق ہو جاتی ہے اور اسی مسلک کو ترجیح دی ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ' ابن قیم اور قاضی شوکانی رحمہم اللہ نے۔

۳۱۶۹- (۱۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ اِبْنَةً لِاَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَاَتَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ قَدْ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَاَرْسَلَ اِلٰی اٰلِ اَبِیْ اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا مَاعَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَیْرَهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲٦٤۰)

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے ابو اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا' پھر ایک عورت آئی اور کہا کہ میں نے عقبہ کو دودھ پلایا اور اس عورت کو بھی جس سے اس نے شادی کی ہے' پس عقبہ نے اسے کہا' میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہوا ور نہ تو نے مجھ کو خبر دی تو عقبہ نے ایک شخص کو ابواہاب کے لوگوں کی طرف بھیجا' ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا' ہم نہیں جانتے کہ اس عورت نے ہماری لڑکی کو دودھ پلایا ہو تو عقبہ سوار ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے آپ مدینہ میں تھے اور آپ سے اس نکاح کا حکم پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کس طرح ❶ جبکہ کہہ دیا گیا'' ❷ اس کو عقبہ نے جدا کیا اور اس عورت نے اس کے علاوہ دوسرے خاوند سے نکاح کیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تو کیوں کر اس کو اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے حالانکہ وہ کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور دوسری روایت میں اس طرح ہے یہ کیوں کر ہوگا حالانکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی' اس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے' امام احمد اور امام مالک رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے شیر خوارگی ثابت ہو جاتی ہے لیکن دوسروں نے کہا اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے از راہ احتیاط اور تقویٰ فرمایا تھا نہ کہ از راہ فتویٰ' امام شوکانی رحمہ اللہ نے الدرر البھیہ میں اہل حدیث کا مذہب وہی قرار دیا ہے جو امام احمد اور مالک رحمہ اللہ کا قول ہے۔ ❷ یہ خطاب اس شخص سے ہے جس کو یہ حدیث سنائی جا رہی ہے۔

۳۱۷۰- (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَایَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ اَیْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۳۳۔ ۱٤۵٦) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۱۵۵ والترمذی الحدیث رقم

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر حنین کے دن اوطاس کی طرف بھیجا تو وہ دشمنوں سے ملے ان سے لڑے اور یہ ان پر غالب آئے اور اپنے لیے غلام پائے پس گویا کہ بعض آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ان لونڈیوں سے صحبت کرنے سے پرہیز کیا' ان کے خاوند ہونے کی وجہ سے کہ وہ مشرک تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق آیت اتاری: ''اور تم پر خاوند والی عورتیں ❶ حرام کی گئی ہیں مگر وہ عورتیں کہ تمہارے ہاتھ مالک ہوئے ہیں پس یہ لونڈیاں تمہارے لئے حلال ہیں جس وقت کہ ان کی عدت گزر جائے (مسلم)

٣١٦٩- (١٠) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ تَزَوَّجَ اِبْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ قَدْ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى اٰلِ اَبِيْ اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ. (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٦٤٠)

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے ابو اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا' پھر ایک عورت آئی اور کہا کہ میں نے عقبہ کو دودھ پلایا اور اس عورت کو بھی جس سے اس نے شادی کی ہے' پس عقبہ نے اسے کہا' میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہوا اور نہ تو نے مجھ کو خبر دی تو عقبہ نے ایک شخص کو ابو اہاب کے لوگوں کی طرف بھیجا' ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا' ہم نہیں جانتے کہ اس عورت نے ہماری لڑکی کو دودھ پلایا ہو تو عقبہ سوار ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے آپ مدینہ میں تھے اور آپ سے اس نکاح کا حکم پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کس طرح ❶ جبکہ کہہ دیا گیا'' ❷ اس کو عقبہ نے جدا کیا اور اس عورت نے اس کے علاوہ دوسرے خاوند سے نکاح کیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تو کیوں کر اس کو اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے حالانکہ وہ کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور دوسری روایت میں اس طرح ہے یہ کیوں کر ہوگا حالانکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی' اس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے' امام احمد اور امام مالک رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے شیر خوارگی ثابت ہو جاتی ہے لیکن دوسروں نے کہا اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے از راہ احتیاط اور تقویٰ فرمایا تھا نہ کہ از راہ فتویٰ' امام شوکانی رحمہ اللہ نے الدرر البہیہ میں اہل حدیث کا مذہب وہی قرار دیا ہے جو امام احمد اور مالک رحمہ اللہ کا قول ہے۔ ❷ یہ خطاب اس شخص سے ہے جس کو یہ حدیث سنائی جا رہی ہے۔

٣١٧٠- (١١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٣٣- ١٤٥٦) وابو داؤد الحدیث رقم ٢١٥٥ والترمذی الحدیث رقم

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر حنین کے دن اوطاس کی طرف بھیجا تو وہ دشمنوں سے ملے ان سے لڑے اور یہ ان پر غالب آئے اور اپنے لیے غلام پائے پس گویا کہ بعض آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ان لونڈیوں سے صحبت کرنے سے پرہیز کیا' ان کے خاوند ہونے کی وجہ سے کہ وہ مشرک تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق آیت اتاری: ''اور تم پر خاوند والی عورتیں ❶ حرام کی گئی ہیں مگر وہ عورتیں کہ تمہارے ہاتھ مالک ہوئے ہیں پس یہ لونڈیاں تمہارے لئے حلال ہیں جس وقت کہ ان کی عدت گزر جائے (مسلم)

١١٣٢ والنسائی الحدیث رقم ٣٣٣٣)

فوائد الحدیث: ❶ اور تم پر خاوند والی عورتیں حرام کی گئی ہیں یعنی جو عورت ایک کے نکاح میں ہے تو دوسرے سے اس کا نکاح حرام ہے مگر یہ کہ اس کی ملک ہو جائے' اس کی صورت یہ ہے کہ کافر مرد اور عورت میں نکاح تھا اور عورت قید میں آئی' جس کو پہنچی اس کو حلال ہے' جب اس کی عدت گزر جائے اور عدت سے مراد استبراء ہے' یعنی اگر حمل والی ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے وگرنہ ایک حیض کا گزرنا' اگر اس کو حیض آتا ہو اور اگر حیض نہ آتا ہو تو ایک ماہ کا گزرنا اس کی عدت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣١٧١- (١٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا وَ الْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَرِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ بِنْتِ اُخْتِهَا۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٠٦٥ والترمذی الحدیث رقم ١١٢٦ والنسائی الحدیث رقم ٣٢٩٦ والدارمی الحدیث رقم ٢١٧٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ عورت سے نکاح کیا جائے اس کی پھوپھی پر یا پھوپھی سے اس کی بھتیجی پر اور عورت کا اپنی خالہ پر نکاح کیا جائے یا خالہ کا اپنی بھانجی پر نکاح کیا جائے اور نہ نکاح کیا جائے چھوٹے ❶ ناتہ والی کا بڑے ناتہ والی پر اور بڑے ناتہ والی کا چھوٹے ناتہ والی پر۔'' (ترمذی' ابوداؤد' دارمی' نسائی) اور نسائی کی روایت 'بنت اختھا' تک ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ پہلے حکم کی تاکید ہے اور صغریٰ سے بھتیجی اور بھانجی مراد ہے اور کبریٰ سے پھوپھی اور خالہ اور اس طرح جائز نہیں ہے جمع کرنا عورت میں اور اس کے باپ کی خالہ یا پھوپھی میں اور وجہ عدم جواز کی یہ ہے کہ سوکن ہونے سے اکثر عداوت پیدا ہوتی ہے پس ناتا توڑنا پڑے گا۔

٣١٧٢- (١٣) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّبِیْ خَالِیْ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَ مَعَهٗ لِوَاءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةَ اَبِيْهِ اٰتِيْهِ بِرَاْسِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ فِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَ اٰخُذَ مَالَهٗ وَ فِیْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّیْ بَدْلَ خَالِیْ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٥٦ والترمذی الحدیث رقم ١٣٦٢ والنسائی الحدیث رقم ٣٣٣١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٦٠٧

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ماموں سیدنا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے ❶ اور ان کے پاس جھنڈا تھا' میں نے کہا' کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے اس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا سر لاؤں۔ (ترمذی' ابوداؤد) نسائی' ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں اس طرح آیا ہے کہ آپ نے مجھے حکم کیا ہے کہ میں اس کی گردن ماروں اور اس کا مال لے آؤں اور ایک روایت میں ''میرے ماموں کے بجائے

واحمد فی المسند ٤/ ٢٩٢)

میرا چچا'' کہا۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ جھنڈا اس لئے ان کو دیا تا کہ لوگ سمجھ لیں کہ اس کو نبی ﷺ نے اس کام کے لیے بھیجا ہے اور وہ مزاحم نہ ہوں۔

٣١٧٣- (١٤) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَافَتَقَ الْاَمْعَآءَ فِي الثَّدْيِ وَ كَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ١١٥٢)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دودھ پینے سے اس کی کوئی قسم حرام نہیں کرتی مگر وہ قسم کہ جو انتڑیوں کو کھولے چھاتی سے پینے سے اور دودھ چھڑانے ❶ کے وقت سے پہلے ہو'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ اور دودھ چھڑانے کے وقت سے پہلے ہو یعنی صغر سن دو برس کے اندر اندر' اس حدیث سے بھی جمہور نے دلیل لی ہے کہ رضاعت کبیر درست نہ ہے اور جمہور علماء کا اہل حدیث یہی جواب دیتے ہیں کہ یہاں رضاعت سے وہ رضاعت مراد ہے جس سے نکاح کی حرمت ہو اور وہ بے شک دو برس کے بعد نہیں ہے اور ہم جو رضاعت کبیر کو جائز کہتے ہیں وہ صرف آنے جانے اور اس سے پردہ ضروری نہ ہونے کے لئے ہے۔

٣١٧٤- (١٥) وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجِ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔ (رواه الترمذی و ابوداوٗد و النسائی و الدارمی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٠٦٤ والترمذی الحدیث رقم ١١٥٣ والنسائی الحدیث رقم ٣٣٢٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٢٥٤ واحمد فی المسند ٣/ ٤٥)

حجاج بن حجاج اسلمی نے اپنے باپ سے روایت کی' اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا چیز دور کرتی ہے مجھ سے دودھ کے حق کو؟ ❶ آپ نے فرمایا: ''مملوک غلام ہو یا لونڈی۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ تا کہ وہ بھی دودھ پلانے والی کی خدمت کرے جیسے اس نے پینے والے کی خدمت کی تھی۔

٣١٧٥- (١٦) وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَآءَهٗ حَتّٰى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيْلَ هٰذِهٖ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٥١٤٤)

سیدنا ابو طفیل غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اچانک ایک ❶ عورت آئی تو نبی ﷺ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا ❷ دی یہاں تک کہ وہ چادر پر بیٹھ گئی' جب وہ چلی گئی' تو کہا گیا کہ اس نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ ایک عورت یعنی مائی حلیمہ رضی اللہ عنہا۔ ❷ ان کی تعظیم اور خوش کرنے کے لئے' اس حدیث سے آپ ﷺ کا کمال تواضع معلوم ہوا اور معلوم ہوا کہ دودھ کی ماں کی بھی نسبی ماں کی طرح تعظیم کرے۔

٣١٧٦- (١٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا تو جاہلیت میں اس کے پاس دس عورتیں تھیں اس

مَعَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ اَرْبَعًا وَ فَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔ (رواه احمد و الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ۱۱۲۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۹۵۳ واحمد فی المسند ۲/ ۴۴)

کے ساتھ وہ عورتیں بھی مسلمان ہوئیں' تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تو چار عورتوں کو رکھ اور بقایا کو جدا کر دے۔" (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۳۱۷۷- (۱۸) وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَسْلَمْتُ وَ تَحْتِیْ خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً وَاَمْسِكْ اَرْبَعًا فَعَمِدْتُّ اِلٰی اَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِیْ عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی الحدیث رقم ۲۲۸۹)

سیدنا نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسلمان ہوا اور میرے نکاح میں پانچ عورتیں تھیں تو میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: "ایک کو چھوڑ دے اور چار کو رکھ لے" پس میں نے قصد ❶ کیا ان میں سے سب سے پہلی رفیقہ حیات بانجھ کا' جو ساٹھ برس تک میرے ساتھ رہی تھی پس میں نے اس کو جدا کر دیا (شرح السنہ)

فوائد الحدیث: ❶ امام محمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مؤطا میں کہا ہے کہ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ ان میں سے چار چن لے اور اہل حدیث اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے کہ چار کو چن لے باقی چھوڑ دے لیکن احناف نے یہاں بھی حدیث کے خلاف کیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ جن چار عورتوں سے پہلے نکاح کیا تھا ان کا نکاح صحیح ہے اور باقی کل عورتوں کا نکاح باطل ہے جبکہ نبی ﷺ نے قیس بن حارث کو فرمایا تھا جب کہ اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوا اور میرے پاس آٹھ عورتیں ہیں' ان میں سے چار چن لے' اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔

۳۱۷۸- (۱۹) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَ تَحْتِیْ اُخْتَانِ قَالَ اِخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رمق ۲۲۴۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۳۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۹۵۱)

ضحاک بن فیروز دیلمی نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ میرے باپ نے کہا اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں' آپ نے فرمایا: "ان میں سے جس ایک کو تو چاہے اختیار ❶ کر لے۔" (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ جماہیر کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جب آگے اور پیچھے نکاح کیا ہو تو اگلی کو رکھ لے اور پچھلی کو چھوڑ دے' ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا احناف نے جو رائے قائم کی اس کا رد کرنا بلکہ ایسی ہزاروں آراء باطل کرنا ہمارے نزدیک ایک حدیث کے رد کرنے سے آسان ہے۔

۳۱۷۹- (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَآءَ زَوْجُهَا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِیْ فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت مسلمان ہوئی تو اس نے ❶ نکاح کیا پھر اس کا پہلا خاوند نبی ﷺ کی طرف آیا اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہوا تھا اور اس کو میرا اسلام لانا ❷ معلوم تھا تو اس عورت کو رسول

مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَرَدَّهَا اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ و فِىْ رَوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهَا اَسْلَمَتْ مَعِىَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۲۳۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۴۴ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۰۰۸)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے خاوند کے نکاح سے نکالا اور اس کو اس کے پہلے خاوند کے حوالہ کیا' ایک روایت میں ہے کہ اس (پہلے خاوند) نے کہا: یہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عورت اسی کے حوالہ کی۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایک شخص سے۔ ❷ یعنی اس کے باوجود پھر نکاح کر لیا۔

۳۱۸۰- (۲۱) وَرُوِىَ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ جَمَاعَةً مِّنَ النِّسَآءِ رَدَّهُنَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ عِنْدَ اِجْتِمَاعِ الْاِسْلَامَيْنِ بَعْدَ اِخْتِلَافِ الدِّيْنِ وَالدَّارِمِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيْدِ بْنِ مُغِيْرَةَ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فَاَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ اِلَيْهِ اِبْنَ عَمِّهٖ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍبِرِدَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَانًا لِّصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْيِيْرَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ حَتّٰى اَسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهٗ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ نِ امْرَأَةِ عِكْرَمَةَ بْنِ اَبِىْ جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ حَتّٰى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ فَثَبَتَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا (رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا) (والموطا الحدیث رقم ۴۴ من کتاب النکاح)

اور شرح السنۃ میں روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی ہی عورتوں کو واپس کیا پہلے نکاح کی وجہ سے ان کے خاوندوں پر' دو اسلاموں کے جمع ہونے کے وقت خاوند اور بیوی کے مختلف دین ہونے کے بعد اور ان میں سے ❶ ولید بن مغیرہ کی بیٹی صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھی پس وہ اسلام لائی فتح مکہ کے دن اور اس کا خاوند اسلام ❷ لانے سے بھاگ گیا پس اس کی طرف اس کے چچا کے بیٹے وہب بن عمیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ساتھ بھیجا صفوان کو امان ❸ دینے کے لیے اور جب صفوان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چار ماہ کے لئے امن دیا (تاکہ وہ آبادیوں میں سیر کرتا پھرے اور مسلمانوں کے حالات دیکھے) یہاں تک کہ صفوان ❹ مسلمان ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے پاس رہی اور حارث بن ہشام کی بیٹی ام حکیم جو عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی تھی یہ بھی فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی تھی اور اس کا خاوند ❺ اسلام لانے سے بھاگا یہاں تک کہ یمن میں آیا اور ام حکیم ❻ یمن میں اپنے خاوند کے پاس آئی اور خاوند کو اسلام کی دعوت دی' تو وہ مسلمان ہو گیا پس دونوں اپنے نکاح پر رہے مالک نے ابن شہاب سے بطریق ارسال کے اسے نقل کیا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان عورتوں میں سے ہے کہ جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوندوں پر پہلے نکاح کی وجہ سے پھیرا ایک یہ عورت ہے۔ ❷ یعنی خاوند سے پہلے۔ ❸ یعنی قتل و تعرض سے۔ ❹ یعنی بیوی کے مسلمان ہونے کے دو ماہ بعد۔ ❺ یعنی عکرمہ اسلام لانے سے۔ ❻ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے ساتھ خاوند کے طلب کے واسطے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے اعلام الموقعین میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تفریق نہ کرتے تھے اس مرد میں جو اسلام لایا اور اس کی عورت میں جب وہ اس کے ساتھ اسلام نہ لاتی' بلکہ جب دوسرا اسلام لاتا تو نکاح اپنے حال پر رہتا

خَادِمَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ ((اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَاقُدِّرَ لَهَا)) فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ ((قَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَاقُدِّرَ لَهَا)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٣٤ ـ ١٤٣٩) وابو داوٗد الحديث رقم ٢١٧٣ واحمد فی المسند ٣/ ٣١٢)

ہماری خدمت کرتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور میں مکروہ جانتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس سے عزل کر اگر تو چاہے اس سے وہ چیز پیدا ہوگی جو کہ اس کے لئے مقدر ہے۔'' پس اس شخص نے ایک مدت مقرر کی پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ لونڈی ❶ حاملہ ہوگئی تو آپ نے فرمایا: ''تحقیق میں نے تجھے بتا دیا تھا کہ اس سے وہ چیز پیدا ہوگی جو کہ اس کے لیے مقدر ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس میں دلیل ہے اوپر لاحق کرنے نسب کے باوجود عزل کے۔

٣١٨٦ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلَقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ وَ اشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّعْزِلَ وَ قُلْنَا نَعْزِلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِ نَاقَبْلَ اَنْ نَّسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((مَاعَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٤١٣٨ ومسلم الحديث رقم (١٢٥ ـ ١٤٢٨) وابو داوٗد الحديث رقم ٢١٧٢ والموطا الحديث رقم ٩٥ من كتاب الطلاق)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق میں نکلے پس ❶ ہم نے عرب کے قیدی پائے تو ❷ ہم نے عورتوں کی رغبت کی اور ہم پر مجرد رہنا سخت مشکل ہوا اور ہم نے ❸ عزل کرنا چاہا پس ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور ہم نے کہا ❹ ہم اس حال میں عزل کریں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ہیں اس سے پہلے کہ ہم ان سے پوچھیں ❺ پھر ہم نے آپ سے اس کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''تم کو نقصان نہیں یہ کہ عزل کو نہ کرو، نہیں کوئی جان پیدا ہونے والی قیامت تک مگر کہ وہ ❻ ہونے والی ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لونڈی و غلام پکڑ لائے ❷ یعنی عورتوں سے صحبت کرنے کی۔ ❸ یعنی لونڈیوں سے بخوف حمل ٹھہرنے کے۔
❹ یعنی آپس میں۔ ❺ کہ آیا عزل جائز ہے یا نہیں۔
❻ یعنی یہ تمہارا خیال خام ہے جو پیدا ہونے والی روح ہے وہ ضرور ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ کام نہ آئے گی۔

٣١٨٧ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ((مَا مِنْ كُلِّ الْمَآءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٣٣ ـ ١٤٣٨)

انہی (سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے عزل کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ہر منی سے فرزند نہیں ہوتا اور جس وقت کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو کوئی چیز باز نہیں رکھتی۔'' (مسلم)

۳۱۸۸- (٦) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَآءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ)) فَقَالَ الرَّجُلُ أُشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٤٣ ـ ١٤٤٣) واحمد في المسند ٥/ ٢٠٣)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''تو یہ کیوں کرتا ہے؟ اس شخص نے کہا میں اوپر اس کے لڑکے کے ڈرتا ہوں ❶ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ ❷ ضرر کرتا تو فارس اور روم کو ضرر کرتا'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس سے ڈرتا ہوں کہ حمل رہنے سے بچے کو نقصان نہ پہنچے۔
❷ یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا۔

۳۱۸۹- (٧) وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَإِذَاهُمْ يُغِيْلُوْنَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا)) ثُمَّ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَ إِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٤١ ـ ١٤٤٣) وابوداوٗد الحديث رقم ٣٨٨٢ والنسائي الحديث رقم ٣٣٢٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢٠١١ والدارمي الحديث رقم ٢٢١٧ والموطا الحديث رقم ١٦ من كتاب الرضاع واحمد في المسند ٦/ ٤٣٤)

سیدہ جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے ہی لوگوں میں اس حال میں حاضر ہوئی کہ وہ فرماتے تھے: ''میں نے قصد کیا کہ میں غیلہ سے ❶ منع کروں پھر میں نے روم اور فارس کو دیکھا کہ اپنی اولاد کو غیلہ کرتے ہیں پس ان کی اولاد کو ضرر نہیں کرتا' یہ کچھ'' پھر لوگوں نے عزل کرنے کا حکم پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بچہ کا پوشیدہ زندہ گاڑ ❷ دینا ہے اور یہ خصلت رہی ہے' جس وقت کہ زندہ دفن کی گئی پوچھی جائے گی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ عرب کے لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا برا جانتے تھے اور اطبا بھی بخیال لڑکے کے نقصان کے منع کرتے تھے اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرنے کا ارادہ کیا پھر جب دیکھا کہ فارس و روم میں یہ معمول ہے اور اولاد کو کچھ ضرر نہیں پہنچتا تو تجربہ سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الامتناع نہیں' صرف ایک ضعیف احتمال پر کیوں جوان مرد تکلیف اٹھائیں' ایسا نہ ہو کہ حرام کاری میں گرفتار ہوں۔ ❷ عزل کو فرمایا اس لئے کہ وہ بھی گویا ضائع کرنا ہے اولاد کا اس لئے کہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے جس نے نطفہ ضائع کیا اس نے گویا اولاد ضائع کی اور یہ تہدید پر محمول ہے۔

٣١٩٠- (٨) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ ((اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً یَّوْمَ الْقِیَامَةِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلَی امْرَأَتِهٖ وَ تُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّهَا۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ١٢٤-١٤٣٨ وابوداوٗد الحدیث رقم ٤٨٧٠ واحمد ٣/ ٦٩)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑی امانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اور ایک روایت میں ہے' بدترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعتبار مرتبہ کے قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ جو اپنی عورت سے مباشرت کرے اور عورت اس سے مباشرت کرے پھر وہ ❶ اس کا بھید ظاہر کرے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لوگوں سے بیان کرے کہ ہم نے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کیونکہ یہ کمال بے حیائی اور گناہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٣١٩١- (٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْحِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((نِسَآءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ)) اَلْاٰیَةَ ' اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَیْضَةَ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجة و الدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٩٨٠ واحمد فی المسند ١/ ٢٩٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی گئی ''تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتیوں میں آؤ'' آخر آیت تک' اگلی جانب میں اگلی طرف سے اور پچھلی طرف سے اگلی جانب میں اور مقعد میں داخل کرنے سے اور حالت حیض میں پرہیز کرو۔ (ترمذی)

٣١٩٢- (١٠) وَعَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ لَایَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ لَاتَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ)) (رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجة و الدارمی) (ابن ماجه الحدیث رقم ١٩٢٤ الحدیث رقم ١٩٢٤ والدارمی الحدیث رقم ٢٢١٣ واحمد فی المسند ٥/ ٢١٣)

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حق کے بیان کرنے سے حیا نہیں کرتا' تم عورتوں کے پاس ان کی مقعد میں نہ آؤ۔'' (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

٣١٩٣- (١١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی اِمْرَاَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا)) (رواہ احمد و ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢١٦٢ واحمد فی المسند ٢/ ٤٤٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس اس کی مقعد میں آئے۔'' (احمد' ابوداؤد)

٣١٩٤- (١٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الَّذِیْ يَأْتِیْ اِمْرَأَتَهٗ فِیْ دُبُرِ هَالَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ)) (رواه فی شرح السنة) (ابن ماجه الحديث رقم ۱۹۲۳ والبغوی شرح السنة الحديث رقم ۲۲۹۷)

نے فرمایا: ''وہ شخص جو اپنی عورت کے پاس اس کی مقعد میں آئے' اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کرتا۔ (بغوی نے شرح السنہ میں نقل کیا۔)

۳۱۹۵- (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِامْرَأَةً فِی الدُّبُرِ)) (رواه الترمذی) (الترمذی الحديث رقم ۱۱٦۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا کسی عورت کے پاس مقعد میں آئے۔'' (ترمذی)

۳۱۹٦- (۱٤) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهٗ عَنْ فَرَسِهٖ)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ۳۳۸۱ وابن ماجه الحديث رقم ۲۰۱۲ واحمد فی المسند ٦/ ٤۵۸)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''تم اپنی اولاد کو پوشیدہ نہ مارو پس ❶ غیل پالیتا ہے سوار کو اور اس کو اس کے گھوڑے سے پچھاڑتا ہے۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنے کو غیل کہتے ہیں اور یہ حدیث جدامہ کی حدیث گزشتہ حدیث کے مخالف نہیں ہے' کیوں کہ اول منع کیا بحسب تعارف قوم کے بعد ازاں جب معلوم ہوا کہ فارس اور روم دودھ پلانے والی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور یہ ان کی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتا تو منع کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور جدامہ کی گزشتہ حدیث میں صاف بیان ہے اور نہی اور ترک دونوں اجتہاداً تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۱۹۷- (۱۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا۔ (رواه ابن ماجة) (احمد فی المسند ۱/ ۳۱)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا۔ (ابن ماجہ)

بَابٌ

یہ باب ان احادیث کے بیان میں ہے جو کہ پہلے باب میں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۱۹۸- (۱) عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ بَرِيْرَةَ خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَ هَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۵۳٦ ومسلم الحدیث رقم ۸-۱۵۰٤ ابوداؤد الحدیث رقم ۲۲۳۳، الترمذی الحدیث رقم ۱۱۵٤، النسائی الحدیث رقم ۳٤٤۹، ابن ماجه الحدیث رقم ۲۰۷٤، الدارمی الحدیث رقم ۲۲۸۹، الموطا الحدیث رقم ۲۵ من کتاب الطلاق واحمد فی المسند ٦/ ٤۲)

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں فرمایا: ''اس کو لے پھر اس کو آزاد کر'' اور بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا' تو اس کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا' تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور اگر اس کا خاوند ❶ آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا خاوند غلام ہو تو لونڈی کو اختیار ہو گا خواہ خاوند کا نکاح قائم رکھے یا نہ رکھے' امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

۳۱۹۹- (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ ((يَا عَبَّاسُ اَلَاتَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا)) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْرَاجَعْتِيْهِ)) فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِيْ قَالَ ((اِنَّمَا اَشْفَعُ)) قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۲۸۳ وابوداؤد الحدیث رقم ۲۲۳۱ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۵۵

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند سیاہ غلام تھا اس کو مغیث رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا گویا کہ میں اس کی طرف دیکھتا ہوں' مدینہ کے گلی کوچوں میں بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے روتا پھرتا تھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہتے تھے' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے عباس! کیا تجھے اس پر تعجب نہیں ہے کہ مغیث (رضی اللہ عنہ) بریرہ (رضی اللہ عنہا) کو چاہتا ہے اور بریرہ اس سے نفرت کرتی ہے'' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''کاش تو رجوع کر لیتی'' بریرہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم ❶ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں اس کی سفارش ❷ کرتا ہوں حکم

والدارمی الحدیث رقم ۲۲۹۲ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱۵)

نہیں دیتا'' بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا' مجھے اس کی ضرورت نہیں' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ شریعت کا حکم ہے۔

❷ یعنی شرع کی رو سے تو تجھے اختیار ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ جب کسی کے پاس میاں بیوی غلام ہوں اور وہ ان دونوں کو آزاد کرنا چاہے تو پہلے میاں کو آزاد کرے' اس میں حکمت یہ ہے کہ جب میاں پہلے آزاد ہو جائے گا تو عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہ رہے گا' اگر عورت پہلے آزاد کی جائے گی تو احتمال ہے کہ وہ نکاح فسخ کر ڈالے تو خاوند کو رنج اور ملال ہو' جیسے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کے ساتھ کیا' اگر دونوں کو ایک ساتھ آزاد کر دے تو بھی یہ اندیشہ نہ ہوگا اور آئندہ حدیث میں یہ صاف مذکور ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۲۰۰- (۳) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا ((اَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ)) (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۲۳۷ والنسائی الحدیث رقم ۳۴۴۶ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۳۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دو مملوک آزاد کرنے کا ارادہ کیا جو کہ آپس میں خاوند بیوی تھے پھر ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے ان کو حکم فرمایا: ''تو مرد کو عورت سے پہلے ❶ آزاد کر۔'' (ابوداؤد' نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تاکہ عورت کو خاوند کا نکاح رکھنے یا نہ رکھنے میں اختیار نہ رہے

۳۲۰۱- (۴) وَعَنْهَا اَنَّ بَرِيْرَةَ عُتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيْثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ ((لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۲۳۶)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا اس حال میں آزاد ہوئی کہ وہ مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اور فرمایا کہ: ''اگر وہ تجھ سے نزدیکی کرے گا تو ❶ تیرے لیے رہنے کا اختیار نہیں۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند نے آزادی کے بعد اس سے جماع کر لیا تو پھر اس کو اختیار نہیں رہتا۔

بَابُ الصَّدَاقِ

مہر کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۲۰۲- (۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول!

اللّٰهِ اِنِّیْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِیْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِیْهَا اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ فِیْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ تُصْدِقُهَا)) قَالَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ هٰذَا قَالَ ((فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ)) فَالْتَمَسَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ)) قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ ((قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ)) (وَفِیْ رِوَایَةٍ) قَالَ ((انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥١٣٥ ومسلم الحدیث ٧٦-١٤٢٥ وابوداؤد الحدیث رقم ٢١١١ والترمذی الحدیث رقم ١١١٤ والنسائی الحدیث رقم ٣٣٣٩ وابن ماجه الحدیث رقم ١٨٨٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٢٠١ والموطا الحدیث رقم ٨ من كتاب النكاح واحمد فی المسند ٥/ ٣٣٠)

میں نے آپ کے لیے اپنے آپ کو ہبہ کر دیا' اور وہ دیر تک کھڑی رہی پس ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس میں کوئی حاجت نہیں تو میرا اس سے نکاح کر دیجئے' آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو تو اس کو مہر میں دے؟" اس نے کہا: میرے پاس میرا صرف یہ تہبند ہے آپ نے فرمایا: "ایک انگوٹھی ڈھونڈ لا اگر چہ لوہے کی ہو" پس اس نے ڈھونڈھا اور کوئی چیز نہ پائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تیرے ساتھ قرآن سے کچھ ہے؟" اس شخص نے کہا' ہاں فلاں فلاں سورت آپ نے فرمایا: "میں نے تیرا اس سے نکاح کر دیا قرآن کی ان سورتوں کی وجہ سے جو تیرے ساتھ ہیں" اور ایک روایت میں ہے: "جا پس میں نے تیرا اس سے نکاح کر دیا اور تو اس کو قرآن سے سکھلا۔" ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کی کوئی حد معین نہیں ہے کہ اس میں کمی بیشی جائز نہ ہو اور تعلیم قرآن کے عوض میں نکاح ہو سکتا ہے اہل حدیث' شافعی' احمد اور جمہور کا یہی قول ہے احمد اور ابوداؤد نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر کوئی مرد ایک عورت کو مہر کے طور پر مٹھی بھر اناج دے تو وہ اس کے لئے حلال ہو جائے گی۔ دارقطنی کی روایت میں سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر چہ مہر پیلو کی ایک مسواک ہو اور صحیحین کی اسی روایت میں ہے کہ آپ نے نکاح کر دیا اس عورت کا تعلیم قرآن پر' اب ان احادیث کی معارض وہ روایت نہ ہوگی جس میں ہے کہ مہر دس درہم سے کم نہیں ہے' اس کو دارقطنی نے روایت کیا ہے کیونکہ اس کی اسناد میں مبشر بن عبیدہ ہے اور حجاج بن ارطاۃ اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

٣٢٠٣- (٢) وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِیَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِیْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِ۔

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ کا مہر کتنا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ان کی بیویوں کے لیے بارہ اوقیہ اور ایک نش مہر تھا' انہوں نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں' انہوں نے کہا آدھا اوقیہ' پس یہ ❶ سب پانچ سو درہم ہوئے (مسلم) اور لفظ نش شرح السنہ اور اصول

(مسلم الحدیث رقم (۷۸۔ ۱٤۲٦) وابوداوٗد الحدیث رقم ۲۱۰۵ وابن ماجہ الحدیث رقم ۱۸۸٦ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۹۹)

کی تمام کتب میں شین پر ڈبل پیش کے ساتھ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس یہ تمام پانچ سو درہم ہوئے' ہمارے ملک میں پاکستانی سکہ کے حساب سے تخمیناً سوا سو روپیہ ہوتے ہیں' ایسا ہی مہر باندھنا عمدہ ہے اور اہل حدیث کے نزدیک مہر گراں باندھنا مکروہ ہے' طبرانی نے اوسط میں روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بڑی برکت اس نکاح میں ہے جس میں بوجھ کم ہو اور صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے انصاری عورت سے نکاح کیا نبی ﷺ نے اس سے پوچھا تو نے کتنا مہر باندھا ہے' وہ بولا' چار اوقیہ' آپ نے فرمایا: چار اوقیہ گویا تم اس پہاڑ سے چاندی تراشتے ہو' ہمارے پاس تو اتنا مال نہیں لیکن ہم تجھ کو ایک لڑائی میں بھیجیں گے شاید وہاں تجھ کو مال مل جائے' پھر آپ نے ایک لشکر بنی عبس کی طرف بھیجا اور اس شخص کو اس لشکر میں روانہ کیا اور ابوداؤد اور حاکم نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا بہتر مہر وہ ہے جو آسان ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۲۰٤- (۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَآءِ فَاِنَّهَالَوْ کَانَتْ مَکْرُمَةً فِی الدُّنْیَا وَ تَقْوًی عِنْدَ اللّٰهِ لَکَانَ اَوْلٰی کُمْ بِهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاعَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَکَحَ شَیْئًا مِّنْ نِّسَآئِهٖ وَ لَا اَنْکَحَ شَیْئًا مِّنْ بَنَاتِهٖ عَلٰی اَکْثَرَ مِنِ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِیَّةً۔ (رواہ احمد و الترمذی و ابوداوٗد والنسائی و ابن ماجة و الدارمی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۲۱۱۰ واحمد فی المسند ۳/ ۳۵۵)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا خبردار! عورتوں کا مہر زیادہ بھاری ❶ نہ باندھو' کیونکہ اگر زیادہ مہر باندھنا دنیا میں عزت کا سبب ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ کا سبب ہوتا تو البتہ نبی ﷺ اس کے زیادہ لائق ہوتے' نہیں جانتا میں رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ نے اپنی عورتوں میں سے کسی سے بارہ اوقیہ سے زیادہ پر نکاح کیا اور نہ اپنی بیٹیوں کا نکاح بارہ اوقیہ سے زیادہ پر کیا۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ مستحب ہے ورنہ زیادہ کے جائز ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ حجۃ اللہ البالغہ میں ہے کہ نبی ﷺ نے مہر کو مقرر نہیں کیا کیونکہ وہ باعتبار رسوم اور عادات اور رغبت کے مختلف ہوتا ہے' تو اس کا تقرر نہیں ہو سکتا جیسے اشیاء کی قیمت معین نہیں ہو سکتی اور اسی لئے آپ نے فرمایا کوئی چیز ڈھونڈ اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو مگر آپ نے اپنی بیویوں کے مہر میں بارہ اور ایک نش سنت رکھے' اس لئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی موافقت کی ترغیب دی اور فرمایا آخر تک مہر نہ بڑھاؤ۔

۳۲۰۵- (٤) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَعْطٰی فِیْ صَدَاقِ امْرَاَتِهٖ مِلْءَ کَفَّیْهِ سَوِیْقًا اَوْتَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ)) (رواہ ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۲۱۱۰ واحمد فی المسند ۳/ ۳۵۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنی عورت کے مہر میں ستو سے یا کھجور سے دونوں ہاتھ بھر کر دیا تو اس نے اس عورت کو اپنے لیے حلال کر لیا۔'' (ابوداؤد)

٣٢٠٦- (٥) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ فَـزَارَةَ تَـزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَـقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَ مَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ)) (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ١١١٣ وابن ماجه الحدیث رقم ١٨٨٨ واحمد فی المسند ٣/ ٤٤٥)

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی فزارہ میں سے ایک عورت نے دو جوتیوں کے (حق مہر) پر نکاح کیا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو نے اپنے آپ کو اور اپنے مال کو صرف دو جوتیوں کے بدلہ میں حوالے کر دیا اور اسی پر راضی ہو گئی؟'' اس نے کہا' ہاں! آپ نے اس نکاح کو باقی رکھنے کی اجازت دے دی۔ (ترمذی) ❶

فوائد الحدیث: ❶ ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا صحیح احادیث سے نکاح کا جواز دس درہم سے کم مہر پر بھی ثابت ہے اور قرآن میں بھی ''اموالکم'' کا لفظ عام ہے جو قلیل اور کثیر کو شامل ہے اور مہر کا قیاس نصاب سرقہ پر ایک فاسد قیاس ہے' بھلا نکاح کا چوری سے کیا تعلق اور تحلیل فرج کا قطع ید سے کیا تعلق اور سب سے زیادہ صحیح قیاس اہل حدیث کا ہوتا ہے اور جتنا آدمی حدیث سے واقف ہوگا اس کا قیاس اتنا ہی عمدہ ہوگا اور جس قدر حدیث سے دور ہوگا تو اتنا ہی اس کا قیاس بھی فاسد ہوگا۔

٣٢٠٧- (٦) وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآئِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا بِمِثْلِ مَاقَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی و الدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢١١٥ والترمذی الحدیث رقم ١١٤٥ والنسائی الحدیث رقم ٣٣٥٥ وابن ماجه الحدیث رقم ١٨٩١ والدارمی الحدیث رقم ٢٢٤٦ واحمد فی المسند ٤/ ٢٧٩)

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ان سے ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لیے کچھ مہر معین نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس کے ساتھ دخول کیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اس عورت کے لیے اس کی عورتوں کے ❶ مطابق مہر ہے' نہ کم اور نہ زیادہ اور اس پر عدت ہے اور اس کے لیے میراث بھی ہے' تو سیدنا معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے حق میں جو کہ ہم میں سے ایک عورت تھی اس کے لیے ایسا ہی حکم فرمایا تھا جیسا کہ آپ نے کیا ہے تو اس بات پر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ اس کی عورتوں کا جو مہر ہوگا وہی اس کو دلایا جائے گا' نہ کم اور نہ زیادہ اور نہایت خوش ہوئے اس لئے کہ ان کا فیصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق ہو گیا' ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا اس فتویٰ کے معارض کوئی فتویٰ نہیں' لہٰذا اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٢٠٨- (٧) عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ فَزَوَّجَهَا

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں تو عبداللہ حبشہ کی زمین میں مر گئے' نجاشی نے

النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ الْاٰفٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ الْاٰفِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۱۰۷ والنسائی الحدیث رقم ۳۳۵۰)

ان کا نبی ﷺ کے ساتھ نکاح کر دیا اور نجاشی نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نبی ﷺ کی طرف سے چار ہزار مہر مقرر کیا اور ایک روایت میں چار ہزار ❶ درہم اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کے پاس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیج دیا۔ (ابوداؤد' نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ ہمارے ملک میں پاکستانی سکہ کے حساب سے تخمیناً ہزار روپیہ سے کچھ اوپر ہوتے ہیں۔

۳۲۰۹- (۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْطَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَابَيْنَهُمَا الْاِسْلَامَ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقُ مَابَيْنَهُمَا۔ (رواه النسائی) (النسائی الحدیث رقم ۳۳٤۰)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کا مہر جو آپس میں طے ہوا وہ اسلام لانا تھا' ام سلیم' ابوطلحہ ❶ سے پہلے اسلام لائی' پھر ابوطلحہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھیجا تو ام سلیم نے کہا کہ میں مسلمان ہوگئی ہوں' اگر تو بھی مسلمان ہوگا تو میں تجھ سے نکاح کروں گی تو ابوطلحہ مسلمان ہوا تو ابوطلحہ کا اسلام لانا ان کا آپس میں مہر ہوا (نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام بھی مہر ہوسکتا ہے۔

بَابُ الْوَلِيْمَةِ

ولیمہ کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۲۱۰- (۱) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ ((مَاهٰذَا)) قَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۱٤۸ ومسلم الحدیث رقم (۷۹۔ ۱٤۲۷) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۱۰۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۰۹٤ وابن ماجه

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا نشان ❶ دیکھا تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا' میں نے ہم وزن نواۃ کے سونے سے ایک عورت سے نکاح کیا ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تیرے لیے برکت کرے' ولیمہ ❷ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔'' (بخاری' مسلم)

الحدیث رقم ۱۹۰۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۰٤ والموطا ۲/ الحدیث رقم ٤٧ من کتاب النکاح واحمد فی المسند ۳/ ۲۰۵)

فوائد الحدیث: ❶ شاید دلہن کے پاس رہنے سے سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے بدن یا کپڑے پر زعفران لگ گیا ہوگا' احناف اور شافعیہ نے مرد کو زعفران لگانا منع رکھا ہے اگرچہ شادی ہو اور مالکیہ نے کہا کہ کپڑے میں لگانا درست ہے لیکن بدن میں لگانا درست نہیں۔
❷ ولیمہ اس کھانے کو کہتے ہیں جو خاوند کی طرف سے شب زفاف کے بعد ہوتا ہے اور یہ کھانا مسنون ہے کم درجہ یہ ہے کہ اس میں ایک بکری ذبح کرے اور ستو اور جو اور مٹھائی پر بھی ولیمہ درست ہے جیسے آئندہ احادیث سے معلوم ہوگا' غرض ہر کھانے سے ولیمہ ہوسکتا ہے۔

۳۲۱۱- (۲) وَعَنْهُ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۱٦۸ ومسلم الحدیث رقم (۸۰۔ ۱٤۲۸) وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۷٤۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۹۰۸ واحمد فی المسند ۳/ ۲۲۷)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کے نکاح میں اتنا ولیمہ نہیں کیا جتنا کہ زینب کے نکاح میں کیا' آپ نے اس نکاح میں ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔ (بخاری' مسلم)

۳۲۱۲- (۳) وَعَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٤۷۹٤)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا جس وقت کہ زینب بنت جحش سے نکاح کیا' پس لوگوں کا روٹی اور گوشت سے پیٹ بھر دیا۔ (بخاری)

۳۲۱۳- (٤) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَ اَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۱٦۹ ومسلم الحدیث رقم ۸٤-۱۳٦۵ وابوداوٗد الحدیث رقم ۲۰۵٤ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۱۵ والنسائی الحدیث رقم ۳۳٤۲ و ابن ماجه الحدیث رقم ۱۹۵۸ واحمد فی المسند ۳/ ۹۹)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر ٹھہرایا ❶ اور کھجور' پنیر اور گھی سے تیار کردہ کھانے کے ساتھ ولیمہ کیا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اب اگر کوئی اپنی لونڈی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ اس سے نکاح کرلے گا اور اس کی آزادی ہی کو مہر ٹھہرا دے تو اس کا کیا حکم ہے؟ جمہور نے کہا کہ اگر اس شرط پر آزاد کرے تو اس کو لازم نہیں ہے کہ اس شخص سے نکاح بھی

کرے اور یہ شرط صحیح نہیں۔ امام مالک، امام شافعی، امام ابوحنیفہ اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور امام زفر رحمہ اللہ کا بھی؛ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر اس شرط پر آزاد کیا اور اس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہو گئی اور اس عورت پر لازم نہیں کہ اسی مرد سے نکاح کرے بلکہ عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی قیمت ادا کرے، اس لئے کہ وہ اپنی آزادی پر مفت راضی نہیں ہوئی پھر اگر وہ راضی ہو گئی اور کسی قدر مہر پر نکاح ہوا تو عورت پر ادائے قیمت ضروری ہے اور مرد پر جو مہر مقرر ہوا خواہ تھوڑا ہو خواہ بہت اور اگر اس کی قیمت پر نکاح کیا اور دونوں کو قیمت معلوم ہے تو مہر صحیح ہے، نہ اس کے ذمہ قیمت رہی اور نہ مرد کے ذمہ مہر اور اگر قیمت مجہول ہے تو اس میں دو اقوال ہیں، اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت میں تھا، دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مہر صحیح نہیں بلکہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم آئے گا اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور بھی اسی طرف گئے ہیں اور سعید بن مسیّب، حسن، نخعی، زہری، ثوری، اوزاعی ابو یوسف، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ باندی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ اس سے نکاح کرے گا اور اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہو جاتی ہے اور عورت کو لازم ہوتا ہے کہ اس مرد سے نکاح کرے اور یہ مہر بنظر ظاہر حدیث کے صحیح ہے اور یہی مذہب ہمارے نزدیک عمدہ اور بہتر اور قوی ہے۔

٣٢١٤ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَ الْاَقِطُ وَ السَّمْنُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٤٢١٣ والنسائی الحدیث رقم ٣٣٨٢ واحمد فی المسند ٣/ ٢٦٤)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے بعد سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کے بعد خیبر اور مدینہ کے درمیان تین رات قیام کیا اور صبح کو میں نے ولیمہ کے لئے مسلمانوں کو طلب کیا، ولیمہ میں گوشت تھا نہ روٹی، بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی کو ڈال دیا۔ (بخاری)

٣٢١٥ - (٦) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٢-٥١٧ واحمد فی المسند ٦/ ١١٣)

سیدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض عورتوں کا دو سیر جو کے ساتھ ❶ ولیمہ کیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ باب کی احادیث سے ثابت ہوا کہ ولیمہ کی کوئی حد نہیں ہے جس قدر طاقت اور ضرورت ہو اتنا کھانا تیار کر سکتا ہے۔

٣٢١٦ - (٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَادُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ((فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْنَحْوَهٗ)) (البخاری الحدیث رقم ٥١٧٣ ومسلم الحدیث رقم ١٦-١٤٢٩ وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٧٣٦ وابن ماجه الحدیث رقم ١٩١٤

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس وقت تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں حاضر ہو۔“ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ”پس چاہیے کہ نکاح کی دعوت یا اس کی مانند ہو قبول کرے۔“

والدارمی الحدیث رقم ۲۲۰۵ والموطا الحدیث رقم ۴۹ من کتاب النکاح واحمد فی المسند ۲/ ۲۲)

۳۲۱۷- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَادُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَآءَ طَعِمَ وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۰۵-۱۴۳۰ وابوداوٗد الحدیث ۳۷۴۰)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ تم میں سے کسی کو کھانے کی طرف بلایا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ قبول کرے ❶ پھر اگر چاہے کھائے اگر چاہے نہ کھائے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بعض علما کے نزدیک ولیمہ میں جانا واجب ہے نہ جائے تو گناہ گار ہوگا لیکن کھانا ضروری نہیں اگر کوئی عذر ہو تو نہ کھائے۔

۳۲۱۸- (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۱۷۷ ومسلم الحدیث رقم ۱۰۷-۱۴۳۲ وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۷۴۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۹۱۳ والدارمی الحدیث رقم ۲۰۶۶ والموطا الحدیث رقم ۵۰ من کتاب النکاح واحمد فی المسند ۲/ ۲۴۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برا کھانا نکاح کا کھانا ہے کہ جس میں دولت مند بلائے جاتے ہیں اور فقیر چھوڑے ❶ جاتے ہیں اور جو شخص دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اکثر عادت یہ ہے کہ شادی کے کھانے میں سوائے برادری اور مال داروں کے محتاجوں کو نہیں پوچھا جاتا اس لیے اس کو برا فرمایا کہ اگر محتاجوں کو بھی دیجئے تو برائی بھی دور ہو جائے گی۔ دعوت قبول نہ کرنے کو اس لیے برا کہا کہ اللہ اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانوں کی آپس میں محبت اور الفت قائم رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا محبت زیادہ ہونے کا سبب ہے' پھر جس نے دعوت قبول نہ کی گویا اس نے محبت توڑی اور اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف کیا۔

۳۲۱۹- (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اِصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَيْمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص تھا جس کی کنیت ابو شعیب (رضی اللہ عنہ) تھی اس کا غلام گوشت فروخت کرتا تھا پس اس شخص نے کہا کہ میرے لیے کھانا تیار کر جو کافی آدمیوں کے لیے ہوتا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤں کہ آپ پانچویں ہوں پانچ میں سے پس غلام نے تھوڑا سا کھانا تیار کیا پھر آیا وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کی

تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ)) قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٦١ ومسلم الحدیث رقم (١٣٨۔ ٢٠٣٦) والترمذی الحدیث رقم ١٠٩٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٦٨ واحمد فی المسند ٤/ ١٢١)

دعوت کی' تو ایک شخص ان کے ساتھ ہولیا' نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابوشعیب! ایک شخص ہمارے ساتھ ہولیا ہے' اگر چاہے تو اس کو آنے کی اجازت دے اور اگر چاہے تو اس کو چھوڑ دے'' ابوشعیب نے کہا' نہیں بلکہ اجازت دی ❶ میں نے اس کو۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتنے آدمیوں کی دعوت ہو اتنے ہی جائیں اس سے زیادہ نہ جائیں' اگر کوئی ساتھ چلا جائے تو دعوت کرنے والے سے اس کی اطلاع کرے' وہ چاہے تو آنے دے چاہے تو روک دے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٢٢٠- (١١) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٤٤ والترمذی الحدیث رقم ١٠٩٥ وابن ماجه الحدیث رمق ١٩٠٩ واحمد فی المسند ٣/ ١١٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ستو اور کھجور کے ساتھ ولیمہ کیا۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٣٢٢١- (١٢) وَعَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَآءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَاَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَدَّكَ قَالَ ((اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ اَوْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا)) (رواه احمد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٥٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٣٦٠ واحمد فی المسند ٥/ ٢٢٠)

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے پاس مہمان آیا تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے کھانا تیار کیا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو بلائیں تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھائیں' پس آپ کو بلایا تو آپ آئے اور رکھے آپ نے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دہلیز کے تو دیکھا کہ پردہ پڑا ہوا گھر کے کونہ میں پس نبی ﷺ لوٹ گئے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں آپ کے پیچھے پیچھے گئی اور میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کس چیز نے پھیرا آپ کو؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں ہے لائق ❶ میرے لیے یا کسی نبی کے لیے یہ کہ زینت کے گھر میں داخل ہو۔'' (احمد' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی کے لائق دنیا کی اتنی بھی آراستگی نہیں ہے گو عوام کے لئے یہ امر منع نہ ہو' عوام کو صرف حرام سے بچنا کافی ہے اور خواص مکروہ اور مباح سے بھی بچتے ہیں' ایسا نہ ہو کہ حدود سے غفلت ہو جائے۔

٣٢٢٢- (١٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ دُعِيَ فَلَمْ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو دعوت دی جائے' پھر وہ قبول نہ کرے تو

يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ مَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَ خَرَجَ مُغِيْرًا)) (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۷٤۱)

اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو آدمی کھانے کی مجلس میں بن ❶ بلائے آئے تو وہ بطور چور داخل ہوا اور بطور لٹیرا باہر آیا۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بلا اجازت صاحب گھر کے' اس حدیث میں نبی ﷺ نے اپنی امت کو تہذیب واخلاق کا ارشاد فرمایا اور خست کے کاموں سے روکا کیونکہ بلا عذر دعوت کا قبول نہ کرنا فخر ہے اور بن بلائے چلے جانا کمینگی ہے۔

۳۲۲۳- (۱٤) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَهُمَا بَابًا وَ اِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا فَاَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ)) (رواہ احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۷۵٦ واحمد فی المسند ۵/ ٤۰۸)

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کہ دو دعوت کرنے والے اکٹھے ہو جائیں تو ان دونوں میں سے اس کی دعوت ❶ قبول کر جو دروازہ کے لحاظ سے بہت نزدیک ہو اور اگر ان دونوں میں سے ایک نے پہلے کی تو اس کی دعوت قبول کر جس نے پہلے کی۔'' (احمد' ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یہ اس صورت میں ہے کہ دونوں کی دعوت نہ کھا سکے دعوت کا ایک ہی وقت ہونے کی وجہ سے اور اگر جمع کر سکتا ہو تو دونوں کی دعوت قبول کرے۔

۳۲۲٤- (۱۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ)) (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۰۹۷)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا پہلے ❶ دن کا حق ہے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ❷ ہے اور تیسرے دن کا کھانا سنانا ❸ ہے اور جو کوئی سنائے اللہ تعالیٰ اس کو سنائے گا۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی واجب ہے یہ ان کے نزدیک ہے جو ولیمہ کو واجب کہتے ہیں' وہ حق سے یہ معنی لیں گے کہ ایک دن ضروری ہے۔ ❷ اور ایک روایت میں ہے دستور کے موافق ہے یعنی جو لوگ باقی رہ گئے ہیں ان کو کھلانے کے لئے۔
❸ یعنی شہرت کے لئے یہ ریاء ہے اور منع ہے۔

۳۲۲۵- (۱٦) وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ- رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ قَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا- (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۷۵٤)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا آپس میں فخر کرنے والے دو آدمیوں کا کھانا کھانے سے۔ (ابوداؤد) اور کہا محی السنہ نے کہ صحیح یہ ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بطریق ارسال کے نقل کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٢٢٦- (١٧) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَّانِ وَ لَايُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا)) قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَعْنِی الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَّرِيَآءً۔ (البیهقی الایمان الحدیث رقم ٦٠٦٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو شخص فخر کرنے والوں کی دعوت قبول کی جائے نہ ان کا کھانا کھایا جائے۔" امام احمد نے کہا یعنی وہ دو شخص جو بطریق مقابلہ از راہ فخر اور ریاء کے ضیافت کریں۔

٣٢٢٧- (١٨) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ۔ (البیهقی الایمان الحدیث رقم ٥٨٠٣)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقین کی دعوت قبول کرنے سے منع ❶ فرمایا۔

فوائد الحدیث: ❶ ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ دعوت کا قبول کرنا عذر کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے مثلاً دعوت سے مقصود جب جاہ اور استکبار ہو یا وہاں خلاف شرع کام ہوں جیسے فواحش کا اجتماع رقص وغیرہ یا دعوت کا کھانا مشتبہ ہو یا وہاں صرف مال دار حاضر ہوئے ہوں یا صاحب دعوت صحبت کے لائق نہ ہو تو ایسی دعوت قبول نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

٣٢٢٨- (١٩) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰی اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَ لَايَسْأَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْأَلْ)) (رَوَی الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ الْبُيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَ قَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَايُطْعِمُهٗ وَ لَا يَسْقِيْهِ اِلَّامَاهُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ۔ (البیهقی الایمان الحدیث رقم ٥٨٠١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس وقت تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے تو اسے چاہیے کہ اس کے کھانے سے کھائے اور نہ پوچھے اور اس کا پانی پیے اور ❶ نہ پوچھے۔" یہ تینوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں اور بیہقی نے کہا یہ حدیث اگر صحیح ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مسلمان کو مسلمان نہیں کھلاتا اور اس کو نہیں پلاتا مگر وہ جو کہ اس کے نزدیک حلال ہوتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غرض یہ ہے کہ جس مسلمان کی روزی کی حلت حرمت کی خبر نہیں ہے اس کو پوچھ کر اس کو کیوں رنج میں ڈالے اور جب کہ معلوم ہو کہ اس کا کھانا وجہ حرام سے ہے تو اس کا تناول کرنا ناجائز ہے۔

بَابُ الْقَسْمِ

باری کی تقسیم کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۲۲۹- (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٠٦٧ ومسلم الحديث رقم (٥١۔ ١٤٦٥) وابن ماجه الحديث رقم ٣١٩٧ واحمد فی المسند ١/ ٢٣١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو بیویاں چھوڑ کر فوت کیے گئے اور ان میں سے آٹھ کے لیے باری تقسیم ❶ کرتے تھے (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جب بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے اپنی باری کا دن ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو وقف کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتے جب ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن آتا اور ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنی باری کا' تو ہر دورے میں ان کی باری دوبارآتی' چنانچہ اس سے اگلی حدیث میں یہ صاف بیان ہے۔

۳۲۳۰- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٢١٢ ومسلم الحديث رقم (٤٧۔ ١٤٦٣) وابن ماجه الحديث رقم ١٩٧٢ واحمد فی المسند ٦/ ٧٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جب بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے اپنا دن ❶ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے لیے (وقف) کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے دو دن تقسیم کرتے تھے ایک دن تو ان کی باری کا اور ایک دن ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کا۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنی باری کا دن جو آپ سے رکھتی ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ایک بیوی اپنی سوکن کو اپنی باری بخش دے تو جائز ہے۔

۳۲۳۱- (۳) وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ ((اَيْنَ اَنَا غَدًا)) اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَآءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰی مَاتَ عِنْدَهَا۔ (رواه البخاری) (البخاری

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری میں' کہ جس میں وفات پائی پوچھتے تھے' میں کل کہاں ہوں گا؟ میں کل کہاں ❶ ہوں گا؟ ارادہ کرتے تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی بیویوں نے اجازت دیدی کہ جہاں چاہیں آپ رہیں' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم

الحدیث رقم ٥٢١٧ ومسلم الحدیث رقم (٨٤۔ ٢٤٤٣)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے یہاں تک کہ ان کے پاس وفات پائی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس کلام سے امہات المؤمنین نے سمجھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل یہی چاہتا ہے کہ آپ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہیں' تو سب نے خوشی سے اجازت دے دی کہ آپ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہیں' ہم نے اپنی باری معاف کی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوش ہو گئے پھر آپ وہیں رہے اور وہیں انتقال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے' اس حدیث سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

٣٢٣٢- (٤) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَامَعَهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٦٨٨ ومسلم الحدیث رقم ٥٦- ٢٧٧٠ وابن ماجه الحدیث رقم ١٩٧٠ والدارمی الحدیث رقم ٢٢٠٨ واحمد فی المسند ٦/ ٢٦٩)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ❶ ڈالتے تو ان میں سے جس کسی کا قرعہ نکلتا آپ اس کو اپنے سفر میں ساتھ لے جاتے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے قرعہ ڈالنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

٣٢٣٣- (٥) وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ اَنَسًا رَفَعَهٗ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٢١٤ ومسلم الحدیث رقم (٤٤۔ ١٤٦١) وابوداوٗد الحدیث رقم ٢١٢٤ والترمذی الحدیث رقم ١١٣٠ والدارمی الحدیث رقم ٢٢٠٩ والموطا الحدیث رقم ١٥ من کتاب النکاح واحمد فی المسند ٢/ ١٧٨)

سیدنا ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جس وقت نکاح کرے کوئی مرد کنواری عورت سے شوہر دیدہ عورت پر تو سنت یہ ہے کہ رہے وہ کنواری کے پاس سات راتیں پھر باری تقسیم کرے اور جس وقت شوہر دیدہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین راتیں رہے پھر باری تقسیم کرے' ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں چاہتا تو میں کہتا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی۔

٣٢٣٤- (٦) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ لَهَا ((لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَ سَبَّعْتُ

سیدنا ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح کی' ان کو فرمایا' نہیں ❶ ہے بسبب تیرے اوپر اہل تیرے کے ذلت اگر تو چاہے تو

عِنْدَهُنَّ وَ اِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَ دُرْتُ)) قَالَتْ ثَلِّثْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا ((لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٢-١٤٦٠) وابوداوٗد الحديث رقم ٢١٢٢ والدارمي الحديث رقم ٢٢١٠ والموطا الحديث رقم ١٤ من كتاب النكاح)

میں تیرے پاس سات راتیں رہوں اور سات سات راتیں تمام بیویوں کے پاس رہوں اور اگر تو چاہے تو تین راتیں تیرے پاس رہوں اور پھر باری شروع کروں'' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا' میرے پاس تین ❷ راتیں رہیے اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے لیے فرمایا: ''باکرہ کے نزدیک رہنا سات راتیں اور ثیبہ ❸ کے پاس تین راتیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تحفۃ الاخیار میں لکھا ہے کہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اپنے خاوند کے گھر میں عزت والی تھی' وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا' تو اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بے قدر نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم اس طرح ہے۔ ❷ یعنی میرے پاس آپ کا تین دن رہنا کافی ہے پھر آپ باری باری میں ایک ایک روز سب کے پاس رہ کر میرے پاس آیا کرے۔ ❸ یعنی جب ایک شخص کے پاس پہلے سے بیوی ہو اور وہ ایک نئی بیوی کرے تو اگر وہ کنواری ہو تو سات دن تک اس کے پاس رہے اور اگر بیوہ ہو تو تین دن تک' پھر دونوں بیویوں کے پاس باری باری ایک ایک روز رہا کرے' اہل حدیث کا یہی قول ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٢٣٥- (٧) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَيَعْدِلُ وَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَ لَا اَمْلِكُ)) (رواه الترمذي و ابوداوٗد و النسائي و ابن ماجة و الدارمي) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢١٣٤ والترمذي الحديث رقم ١١٤١ والنسائي الحديث رقم ٣٩٤٣ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٧١ والدارمي الحديث رقم ٢٢٠٧ واحمد في المسند ٦/ ١٤٤)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے درمیان باری تقسیم کرتے تھے اور عدل کرتے اور کہتے: ''یا الٰہی ❶ یہ تقسیم کرنا میرا اس چیز میں ہے کہ مالک ہوں میں پس نہ ملامت کر مجھے اس چیز میں کہ تو مالک ہے اور میں مالک نہیں۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ سبحان اللہ! یہ آپ کا کمال انصاف تھا ورنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار دے دیا تھا کہ جس عورت کے پاس چاہیں رہیں۔ مقصد یہ ہے کہ مرد سے جہاں تک ہو سکے وہ بیویوں میں عدل کرے' البتہ محبت کے کم زیادہ ہونے میں مرد معذور ہے تو یہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔

٣٢٣٦- (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا: ''جس وقت کہ ایک شخص کی دو بیویاں ہوں پھر وہ ان کے

فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ شِقُّهٗ سَاقِطٌ)) (رواه الترمذی و ابوداوٗد و النسائی و ابن ماجة و الدارمی) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢١٣٣ والترمذی الحديث رقم ١١٤١ والنسائی الحديث رقم ٣٩٤٢ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٦٩ والدارمی الحديث رقم ٢٢٠٦ واحمد فی المسند ٢/ ٣٤٧)

درمیان انصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا ❶ دھڑ گرا ہوا ہوگا۔'' (ترمذی' ابوداؤ' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ جیسے فالج سے گرجاتا ہے اس حدیث کو احمد اور اصحاب سنن اور داری اور ابن حبان اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا وہ بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اپنی بیویوں میں اس طور سے کہ باری باری ایک ایک رات ہر ایک کے گھر میں رہتے بہر حال یہ تقسیم مرد پر واجب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٢٣٧- (٩) عَنْ عَطَآءٍ قَالَ حَضَرْ نَامَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَ ارْفُقُوْا بِهَا فَإِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ وَ لَايَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَآءٌ اَلَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا اَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ اٰخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَ قَالَ رَزِيْنٌ قَالَ غَيْرُ عَطَآءٍ هِيَ سَوْدَةُ وَ هُوَ اَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِيْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهٗ اَمْسِكْنِيْ قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ لَعَلِّيْ اَكُوْنَ مِنْ نِّسَآئِكَ فِي الْجَنَّةِ۔ (البخاری الحديث رقم ٥٠٦٧ ومسلم الحديث رقم (٥١۔ ١٤٦٥) والنسائی الحديث رقم ٣١٩٥ واحمد فی المسند ١/ ٣٤٨)

عطاء بن رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر مقام سرف ❶ میں حاضر ہوئے' تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں پس جس وقت تم ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اس کو زیادہ ہلاؤ نہ اس کو جنبش دو اور اس کو آرام سے اٹھاؤ اور اس کی تعظیم کرو' اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نو بیویاں تھیں' آپ ان میں سے آٹھ کے لیے باری تقسیم کرتے تھے اور ایک کے لیے تقسیم نہ کرتے تھے' عطاء نے کہا وہ عورت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے لئے باری تقسیم نہ کرتے ❷ تھے ہم کو خبر پہنچی کہ وہ ❸ سیدہ صفیہ تھیں اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے ان میں سے سب سے آخر میں مدینہ میں آکر وفات پائی۔ (بخاری و مسلم) اور رزین نے کہا کہ عطاء کے علاوہ (کسی) نے کہا کہ وہ عورت کہ جس کے لیے آپ باری تقسیم نہ کرتے تھے وہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا تھیں اور یہی صحیح ہے کہ انہوں نے اپنی باری کا دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا جس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے اپنے نکاح میں رہنے دیجئے اور میں نے

اپنا دن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا' اس امید سے کہ میں بہشت میں آپ کی بیویوں میں سے ہوں۔"

فوائد الحدیث: ① سرف ایک جگہ کا نام ہے جو کہ مکہ سے ایک منزل ہے۔ ② یعنی باری مقرر کرتے۔

③ یہ عطاء کا وہم ہے حقیقت میں وہ بیوی جن کی باری نہ تھی وہ ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا تھیں جنہوں نے اپنی باری ہبہ کر دی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور غیر عطاء کا قول اس مقام میں ٹھیک ہے جیسے رزین نے کہا اور رزین کا قول آگے مذکور ہے' مسلم میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے یہ کبھی بھی خواہش نہیں کی کہ میں فلاں عورت جیسی ہوں لیکن ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر مجھے یہ خواہش ہوتی تھی کہ میں ان جیسی ہو جاؤں کیونکہ اس کے جسم میں مضبوطی تھی' پھر جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے اپنی باری مجھے دے دی اور عرض کی اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی باری عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو ہبہ کر دی' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو روز رہتے ایک ان کی اپنی باری کا دن اور ایک ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن' اس حدیث سے اپنی باری کا اپنی سوتن کو دے دینا جائز ہوا اور یہ بھی جائز ثابت ہے کہ اپنی باری خاوند کو دے دے کہ جسے وہ چاہے دے دے۔

بَابُ عِشْرَةِ النِّسَآءِ وَ مَالِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ

عورتوں کے ساتھ رہنے اور ہر ایک عورت کے حقوق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٢٣٨- (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥١٨٦ ومسلم الحدیث رقم (٦٠-١٤٦٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورتوں کے حق میں بھلائی کی وصیت قبول کرو' اس لئے کہ عورتیں پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور بہت ٹیڑھی چیز پسلی میں اس کا اوپر کا حصہ ہے اگر ارادہ کرے تو پسلی کو سیدھا کرنے کا تو اس کو توڑ دے گا اور اگر چھوڑ دے تو پسلی کو اپنے حال پر تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی پس عورتوں کے حق میں وصیت قبول کرو۔" (بخاری' مسلم)

٣٢٣٩- (٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَكَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔ (رواه مسلم) (البخاری الحدیث رقم ٥١٨٤ ومسلم الحدیث رقم (٥٩-

انہی (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت پسلی ① سے پیدا کی گئی ہے' وہ تیرے لئے کبھی ایک سیدھی راہ پر نہ رہے گی اگر اس سے تو فائدہ اٹھانا چاہے تو اسی حالت میں اس سے فائدہ اٹھائے اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو تو اسے توڑ ڈالے گا اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔" (مسلم)

۱٤٦٨) والترمذی الحدیث رقم ۱۱۸۸ والدارمی الحدیث ۲۲۲۲ واحمد فی المسند ۲/ ۵۳۰)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اماں حوا رضی اللہ عنہا سیدنا آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہوئیں تو عورت کی اصل ٹیڑھی پسلی ہے اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہیں' تو عورت کا بالکل آراستہ ہونا اور اس کا سب باتیں بدلنا محال ہے' اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ان کے ساتھ حکمت کی چال چلو نہ بالکل غافل ہو جاؤ کہ ناہموار بنی رہے اور نہ ہر بات پر مواخذہ کرو کہ زندگی تلخ ہو جائے' مقصد یہ کہ عورتوں کی کج روری اور بدمزاجی پر صبر کرنا ضروری ہے اور سیدنا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے اماں حواء کی پیدائش ہے' تو پسلی کا اہل ٹیڑھا پن ہے اور عورتوں سے محبت کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہیے یعنی عمدہ سلوک اور اخلاق کے ساتھ اگر چہ تمام لوگوں سے عمدہ طور سے معاشرت لازم ہے تاکہ خاص و عام اپنے سے خوش رہیں اور مرتے وقت تعریف کریں اور دعا دیں لیکن سب لوگوں سے زیادہ حق اپنی بیوی اور بال بچوں کا ہے' اس کے بعد دوسرے عزیزوں کا اور رشتہ داروں کا' اس کے بعد دوستوں کا اور اس کے بعد دوسرے لوگوں کا۔

۳۲٤۰- (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٦١- ١٤٦٩) واحمد فی المسند ۲/ ۳۲۹)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ بغض رکھے مسلمان مرد مسلمان عورت سے اگر وہ (مرد) اس کے ایک فعل کو اچھا نہیں جانتا تو اس کے دوسرے فعل سے خوش ہوگا۔'' ❶

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایسی عورت جس کی تمام عادات بہتر ہوں کہاں؟ تو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی عادت معلوم ہو تو دوسری کوئی عادت اس میں نیک بھی ہوگی اسی نیک عادت سے اپنے دل کو تسکین دے کر راضی رہے۔

۳۲٤۱- (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْ لَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۳۳۹۹ ومسلم الحدیث رقم (٦٣- ١٤٧٠) واحمد فی المسند ۲/ ۳۰٤)

انہی (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے ❶ تو گوشت نہ سڑتا اور اگر (اماں) حواء نہ ہوتیں ❷ تو کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی خیانت نہ کرتی۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نہ رکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا۔ ❷ یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کو شیطان کے ورغلانے سے اماں حواء نے گندم کا دانہ کھلایا' یعنی عورتوں میں خیانت کی عادت اول اماں حواء سے شروع ہوئی۔

۳۲٤۲- (۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدْ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ)) (وَفِيْ رِوَايَةٍ)۔ ((يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ

سیدنا عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ مارے تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو غلام کی طرح کا مارنا پھر ❶ اس سے آخر دن میں صحبت کرے گا'' اور ایک روایت میں ہے: ''قصد کرتا ہے ایک تمہارا پس اپنی عورت کو غلام کی طرح مارتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے آخر دن میں

ضِحْكِهِمْ مِّنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٥٢٠٤ ومسلم الحدیث رقم (٤٩ـ ٢٨٥٥) والترمذی الحدیث رقم ٣٣٤٣ وابن ماجه الحدیث رقم ١٩٨٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٢٢٠ واحمد فی المسند ٤/ ١٧)

ہم خواب ہو۔'' پھر آپ ﷺ نے صحابہ ؓ کو ریح کے نکلنے پر ہنسنے پر نصیحت فرمائی پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کیوں ہنستا ہے ❷ اس چیز سے کہ جسے وہ خود بھی کرتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شرعاً اور عقلاً مناسب نہیں کہ جس کو اپنے پاس لٹائے اس کو ایسی سخت مار مارے، صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا، یہ آدمیت سے بعید ہے، تو پہلے ایسے سخت مارنا پھر اس کے بعد پیار کرنا بالکل نا مناسب ہوگا اور دل شرمائے گا، مناسب یہ ہے کہ حتی المقدور عورت پر ہاتھ ہی نہ اٹھائے اگر ایسا ہی سخت قصور کرے تو زبان سے خفا ہو کر ساتھ سلانا چھوڑ دے اور اگر وہ اس پر بھی نہ مانے تو پھر ہلکی مار مارے۔ ❷ ایک شخص کی ہوا خارج ہوگئی تو دوسرا ہنسا، اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کرے اس پر کیا ہنسے، معلوم ہوا کہ ہوا خارج ہونے پر ہنسنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ بے ادبی ہے اور اس سے دوسرے کو شرمندگی ہوتی ہے۔

٣٢٤٣- (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٦١٣٠ ومسلم الحدیث رقم (٨١ـ ٢٤٤٠) واحمد فی المسند ٦/ ٢٣٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس گڑیوں کے ساتھ کھیلتی تھی اور میری ہم جولیاں میرے ساتھ کھیلتیں ❶ تھیں اور رسول اللہ ﷺ جس وقت تشریف لاتے تو میری ہم جولیاں آپ سے چھپ جاتیں، آپ ان کو میری طرف بھیجتے پھر وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ آپ کا کمال خلق تھا کہ بچوں پر شفقت کرتے اور کھیل کود سے ان کو منع نہ فرماتے اور گڑیوں میں پوری شکل نہیں ہوتی اس لئے ان کو تصویر کا حکم نہیں دیا گیا۔

٣٢٤٤- (٧) وَعَنْهَا قَالَتْ وَ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَآئِهٖ لِاَنْظُرَ اِلٰى بَعْضِهِمْ بَيْنَ اُذُنِهٖ وَعَاتِقِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔ (متفق عليه)

انہی (سیدہ عائشہ ؓ) سے روایت ہے اللہ کی قسم! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ میرے گھر کے دروازہ پر کھڑے ہوئے ❶ اور حبشی لوگ مسجد میں نیزوں سے کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ میرے لئے اپنی چادر سے پردہ کر رہے تھے تا کہ میں ان کا کھیل دیکھوں چنانچہ میں آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور آپ کے کان اور کاندھے کے درمیان سے کھیل کود دیکھنے لگی اور آپ اس وقت تک میری خاطر کھڑے

(البخاری الحدیث رقم ٥٢٣٦ ومسلم الحدیث رقم (١٨۔ ٨٩٢) وابو داوٗد الحدیث رقم ٤٩٢٣ والنسائی الحدیث رقم ١٥٩٥ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٦)

رہے جب تک ❷ کہ میں کھڑی رہی' اس سے تم اندازہ ❸ کرلو کہ ایک نوجوان لڑکی جو کھیل تماشہ کی شائق ہو وہ کتنی دیر کھڑی رہ سکتی ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے کمال محبت سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کی' اللھم صل وسلم علیہ۔ ❷ یعنی نبی ﷺ اس قدر ٹھہرے رہے کہ جب تک میں وہاں سے نہ ہلی آپ وہیں کھڑے رہے۔ ❸ یعنی خیال کرو کہ چھوٹی عمر کی لڑکیاں کس قدر کھیل دیکھنے پر حریص ہوتی ہیں' میں اس قدر کھڑی رہی اور نبی ﷺ بھی میری خاطر کھڑے رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو اجنبی مردوں کی طرف دیکھنا درست ہے بشرطیکہ فتنہ کا خوف نہ ہو۔

٣٢٤٥- (٨) وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى)) فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ ((اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ)) قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ٥٢٢٨ ومسلم الحدیث رقم ٨٠- ٢٤٣٩ واحمد فی المسند ٦/ ٦١)

انہی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ میں جانتا ہوں کہ جس وقت تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جس وقت ❶ کہ تو مجھ پر خفا ہوتی ہے۔'' میں نے کہا' آپ یہ کس سے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جس وقت کہ تو مجھ سے راضی ہوتی ہے تو تو اس طرح کہتی ہے محمد (ﷺ) کے پروردگار کی قسم! اور جس وقت کہ تو مجھ پر خفا ہوتی ہے' تو کہتی ہے' قسم ہے ابراہیم (علیہ السلام) کے پروردگار کی! آپ فرماتی ہیں میں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اللہ کی' اے اللہ کے رسول! نہیں چھوڑتی میں مگر آپ کا نام۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مراد دنیاوی ناخوشی نہیں جو ایمان میں خلل ڈالے' سوکنوں کی وجہ سے کبھی رنج آ جاتا تھا' سوکنوں کی جلن عورتوں میں پیدائشی بات ہے' شرع میں اس پر کوئی پکڑ نہیں اس کے علاوہ میاں بیوی کے راز و نیاز میں کسی کو کیا دخل ہے خصوصاً وہ بیوی . . پنے خاوند کو بہت پیاری ہو۔

٣٢٤٦- (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا دَعَى الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَآئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَامِنْ رَجُلٍ يَّدْعُوْ اِمْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا)) (البخاری الحدیث رقم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کوئی مرد اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلائے پس وہ انکار کرے اور یہ (خاوند) رات غصہ میں گزارے تو فرشتے عورت کو صبح تک لعنت کرتے ہیں۔'' (بخاری' مسلم) اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہیں کوئی شخص کہ اپنی عورت کو اپنے

۳۲۳۷ ومسلم الحدیث رقم (۱۲۲ ـ ۱٤۳٦) وابو داوٗد الحدیث رقم ۲۱٤۱ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۲۸ واحمد فی المسند ۲/ ٤۳۹)

بچھونے کی طرف بلائے پھر وہ اس پر انکار کرے تو وہ ذات جو آسمان ❶ میں ہے (یعنی اللہ تعالیٰ) اس سے ناراض ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ (خاوند) اس سے راضی نہ ہو۔''

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عورت کو خاوند سے عذر کے بغیر اس کام میں انکار درست نہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

۳۲٤۷- (۱۰) وَعَنْ اَسْمَآءَ اَنَّ اِمْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ ((اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَالَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۲۱۹ ومسلم الحدیث رقم (۱۲۷ ـ ۲۱۳۰) وابو داوٗد الحدیث رقم ٤۹۹۷)

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا' اے اللہ کے رسول! میری ایک سوکن ہے تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے اگر میں اپنے خاوند کی طرف سے اظہار کروں غیر اس چیز کا کہ وہ مجھے دیتا ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ دی ہوئی چیز کا اظہار کرنا ایسا ہے جیسا کہ دھوکہ دینے والا ❶ جھوٹ کے دو کپڑے پہنے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ صاف مکاری اور خلاف ظاہر ہے' ہرگز درست نہیں کہ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ۔

۳۲٤۸- (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا وَّكَانَتْ اِنْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ ((اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ)) (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۲۰۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایک ماہ کا ایلاء ❶ کیا اور آپ کے پاؤں میں موچ آئی تھی تو آپ بالا خانے میں انتیس راتیں ٹھہرے رہے' پھر اترے تو لوگوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ نے (تو) ایک ماہ کا ایلاء کیا تھا' آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ایلاء اس کو کہتے ہیں کہ خاوند قسم کھائے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہ کروں گا اگر چار مہینے سے کم کے لئے یہ قسم ہو تو اپنی قسم کو پورا کرے یا کفارہ دے اور اگر چار ماہ سے زیادہ کے لئے ہو تو چار ماہ گزرنے کے بعد خاوند کو اطلاع دیں گے خواہ وہ اپنی قسم سے رجوع کرے اور صحبت کرے خواہ طلاق دے اگر خاوند طلاق نہ دے تو حاکم وقت طلاق دلوا سکتا ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چار ماہ سے کم کے لئے بھی ایلا جائز ہے کیونکہ آپ نے ایک ماہ کا ایلاء کیا اور یہی حق ہے۔

۳۲٤۹- (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَالنَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت ❶ مانگی' آپ نے دیکھا کہ دروازہ پر لوگ جمع ہیں اور کسی کو حاضر ہونے کی اجازت نہیں ملی پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت مل گئی پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کو بھی اجازت مل گئی عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں اور آپ کے گرد آپ کی عورتیں بیٹھی ہیں' آپ اس وقت فکر مند اور خاموش تھے' راوی نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ❷ میں کوئی

نِسَآءُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْرَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ ((هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْأَلْنَنِي النَّفَقَةَ)) فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا وَ قَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْأَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَالَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَ اللّٰهِ لَا نَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْتِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا)) قَالَ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ)) قَالَتْ وَمَاهُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ اَسْأَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ اِمْرَأَةً مِنْ نِّسَآئِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ ((لَا تَسْأَلُنِيْ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَ لَا مُتَعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٢٩ ـ ١٤٧٨)

ایسی بات کہوں جس سے نبی ﷺ ہنس پڑیں' آخر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اگر آپ دیکھیں کہ خارجہ کی ❸ بیٹی مجھ سے خرچ مانگے ❹ تو میں کھڑا ہو کر اس کی گردن مروڑ دوں' تو رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ہنس پڑے' اور فرمایا: ''عورتیں جو میرے گرد بیٹھی ہیں' مجھ سے خرچ مانگتی ہیں۔'' پس ابو بکر رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف کھڑے ہوئے وہ ان کی گردن دبانے لگے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف کھڑے ہوئے ان کی گردن دبانے لگے' دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے وہ چیز طلب کرتی ہو جو کہ آپ کے پاس نہیں تو عورتوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ ﷺ سے کبھی کچھ نہ مانگیں گی جو کہ ان کے پاس نہ ہو' پھر آپ ان (بیویوں) سے ایک مہینہ یا انتیس دن (کیلئے) الگ ہوئے پھر یہ آیت اتری: ''اے نبی! (ﷺ) اپنی عورتوں سے کہہ' یہاں تک کہ پہنچے ((لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا)) تک' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پس آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا ❺ سے یہ بات کہنا شروع کی تو فرمایا: ''اے عائشہ! میں ارادہ کرتا ہوں کہ تجھے ایک بات کہوں' میں چاہتا ہوں کہ تو اس میں جلدی نہ کرے' یہاں تک کہ تو اپنے ماں باپ سے مشورہ کرے' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ تو نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے مذکورہ آیت پڑھی' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے بارہ ❻ میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں گی بلکہ اختیار کیا میں نے اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو اور گھر آخرت کو اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں کہ جو بات میں نے آپ سے کہی ہے' آپ اپنی عورتوں میں سے کسی کو نہ بتائیں آپ نے فرمایا: ''مجھ سے ان میں سے کوئی عورت نہیں پوچھے گی مگر یہ کہ میں اس کو خبر دوں گا ❼ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی کو رنج دینے اور نہ خواہ مخواہ کسی کو تکلیف دینے کے لیے نہیں بھیجا لیکن مجھے احکام دین ❽ سکھانے اور آسانی کرنے کے لیے بھیجا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آپ کے پاس آنے کی۔ ❷ یعنی اپنے دل میں۔ ❸ یہ عمر رضی اللہ عنہ کی ہی بیوی تھیں۔

❹ یعنی معمول سے زیادہ۔ ❺ اس سے نبی ﷺ کی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کمال محبت ثابت ہوئی۔

❻ یعنی اس میں ماں باپ سے مشورہ کی کیا ضرورت ہے" درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست" میں نے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول ﷺ کو اختیار کیا' نبی ﷺ اس بات سے نہایت خوش ہوئے' پھر دوسری بیویوں نے بھی اسی طرح کہا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہ' چاہے جدا ہو جا' اگر عورت نے شوہر کو اختیار کیا تو طلاق نہ پڑے گی اور نہ اس سے جدائی ہو گی' اہل حدیث اور مالک' شافعی' ابوحنیفہ' احمد رحمہم اللہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ ❼ یعنی اس بات کی کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھے اختیار دیا' اس سے نبی ﷺ کا کمال انصاف ثابت ہوا۔ ❽ مجھے احکام دین سکھانے اور آسانی کرنے کے لیے بھیجا یعنی میرا کام تو یہی ہے کہ میں آسانی سے سکھلاؤں اور سختی نہ کروں اور جو زوجہ مجھ سے پوچھے گی کہ کیا عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے قبول کیا تو میں بتلا دوں گا تاکہ وہ بھی قبول کر لے۔

۳۲۵۰- (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللاَّئِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى "تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكَ" قُلْتُ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلاَّ يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ۔ (متفق عليه) وَحَدِيْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ ذُكِرَ فِيْ قِصَّةِ حُجَّةِ الْوَدَاعِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٤٧٨٨ ومسلم الحدیث رقم ٤٩ ١٤٦٤ والنسائی الحدیث رقم ٣١٩٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٠٠ واحمد فی المسند ٦/ ١٣٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں ان عورتوں پر عیب کرتی تھی جو اپنے نفس کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کریں' تو میں نے کہا: کیا عورت اپنا نفس ہبہ کرتی ہے پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: "الگ ❶ کر تو جس کو چاہے ان میں سے اور اپنی طرف ٹھکانا دے جس کو چاہے اور جس کو تو ان عورتوں میں سے طلب کرے کہ الگ کیا تو نے پس نہیں گناہ تجھ پر" آپ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا میں آپ کے پروردگار کو نہیں دیکھتی مگر یہ کہ وہ جلدی کرتا ہے آپ کی خواہش میں۔" (بخاری' مسلم) اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث "اتقوا اللہ فی النسآء" حجۃ الوداع کے قصہ میں ذکر کی گئی۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تجھ پر باری باری سب کے پاس رہنا واجب نہیں ہے اس لیے کہ عورتیں اپنا حق نہ سمجھیں بلکہ جو آپ دیں اس کو راضی ہو کر قبول کریں لیکن نبی ﷺ نے یہ فرق روا نہیں رکھا بلکہ سب کی باری برابر رکھی ہے' جبکہ ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۳۲۵۱- (۱٤) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ قَالَ ((هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٥٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ (میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھیں آپ فرماتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ اپنے پاؤں پر دوڑی اور میں آپ سے بڑھ گئی اور پھر جب میں فربہ ہوئی تو میں آپ کے ساتھ دوڑی پس ❶ آپ مجھ سے (مقابلہ میں) بڑھ گئے' آپ نے فرمایا:

۱۹۷۹ واحمد فی المسند ۶/ ۳۹)

''یہ بڑھ جانا اس بڑھ جانے کا بدلہ ہے۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو خوش کرنے کے لئے ان کے ساتھ کھیلنا جائز ہے بشرطیکہ کھیل خلاف شرع نہ ہو اور دوڑنا مباح ہے اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔

۳۲۵۲- (۱۵) وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ) (الترمذی الحدیث رقم ۳۵۹۵ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۶۰)

انہی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین تمہارا وہ ہے جو تم میں سے اپنے اہل کے لیے بہترین ہے اور میں اپنے اہل کے لیے تم میں سے بہتر ہوں اور جس وقت کہ مر جائے ❶ ساتھی تمہارا' پس چھوڑ دو اس کو''۔ (ترمذی ودارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب کوئی شخص تم میں سے مر جائے تو اس کی برائیاں مت بیان کرو۔

۳۲۵۳- (۱۶) وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاَهْلِيْ۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ۱۹۷۷)

اور ابن ماجہ نے یہ روایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لفظ لاھلی تک نقل کی۔

۳۲۵۴- (۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَتْ) (رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحُلْيَةِ)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت جس وقت پانچوں نمازیں ❶ پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے ❷ اور اپنی شرم گاہ ❸ کی حفاظت کرے ❹ اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو پھر وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔'' یہ ابونعیم نے حلیۃ میں نقل کیا۔

فوائد الحدیث: ❶ پانچوں نمازیں یعنی اپنی پاکی کے دنوں میں۔ ❷ یعنی ادا اور قضاء۔ ❸ یعنی فواحش سے۔ ❹ یعنی اس چیز میں کہ اطاعت کرنا چاہیے۔

۳۲۵۵- (۱۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْكُنْتُ اٰمُرُاَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَلِاَ حَدٍ لَاَ مَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا) (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۱۵۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو البتہ میں عورت کو حکم کرتا ❶ کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں' سجدۂ عبادت اور نہ ہی سجدہ تحیۃ

۳۲۵۶- (۱۹) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ۔ (رواه

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند ❶ اس سے راضی ہو' (تو وہ) جنت میں داخل ہوگی۔'' (ترمذی)

الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۱٦۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۸٥٤)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بوجہ پورا کرنے اس حکم کے جو شرع کے موافق ہے۔

۳۲٥۷- (۲۰) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۱٦۰ واحمد فی المسند ٤/ ۲۳)

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو اسے چاہیے کہ وہ حاضر ہو اگرچہ وہ تنور ❶ پر ہو۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ مطلب یہ ہے کہ خاوند کی اطاعت کرے اگرچہ سواری پر ہو یا کھانا پکاتی ہو' اگر خاوند اس وقت بھی صحبت کرنا چاہے تو انکار نہ کرے' اس لئے کہ جب مرد کی شہوت بدن میں حرکت کرتی ہے اور نکلتی نہیں تو خوف ہوتا ہے کہ اس کے دل اور بدن کو ضرر پہنچے اور اکثر ضعف بصر ہی عارض ہو جاتی ہے۔

۳۲٥۸- (۲۱) وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۱۷٤ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۰۱٤ واحمد فی المسند ٥/ ۲٤۲)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو اس کو بڑی آنکھوں والی جنت والی بیوی کہتی ہے' اللہ تجھے برباد کرے' تو اس کو نہ ستا' وہ تیرا مہمان ❶ ہے جو جلد تجھ سے جدا ہو جائے گا اور ہمارے پاس جنت میں آ جائے گا۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سچ دنیا کی قرابت اور رشتہ سب چند روزہ ہے' حقیقت میں ہماری بیوی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جنت میں رکھی ہے' یہ دنیا کی بیوی کیا ہے' سرائے کی بھٹیاری ہے' یہاں سے عنقریب چلنا ہے' پھر بھٹیاری سے زیادہ دل لگانا اور بھٹیاری کا مسافر کو ستانا دونوں حماقت ہیں۔

۳۲٥۹- (۲۲) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ ((اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَ تَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ)) (رواه احمد و ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۲۱٤۲ وابن ماجه الحدیث رقم

حکیم بن معاویہ قشیری نے اپنے باپ سے نقل کیا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! خاوند پر بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تو اس کو کھلا جس وقت کہ تو کھائے اور اس کو پہنا جس وقت کہ تو پہنے اور اس کے چہرہ پر مار ❶ نہ برا کہہ اور نہ ❷ اس سے جدائی کر مگر گھر میں۔'' (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

١٨٥٠ واحمد في المسند ٤/ ٤٤٦)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بدزبانی نہ کریا اس کی شکل اور صورت کو برا نہ کہہ۔ ❷ یہ نہیں کہ خاوند ایک گھر میں رہے اور عورت کو دوسرے گھر میں بھیج دے' اس میں عورت کے پریشان اور آوارہ ہونے کا خطرہ ہے۔

٣٢٦٠- (٢٣) وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِمْرَأَةً فِيْ لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ ((طَلِّقْهَا)) قُلْتُ اِنَّ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ ((فَمُرْهَا يَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ يَكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِيْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَيَّتَكَ)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ١٤٢ واحمد في المسند ٤/ ٣٣)

سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میری ایک عورت ہے کہ اس کی زبان میں کچھ ❶ ہے یعنی وہ زبان دراز ہے' آپ نے فرمایا: اس کو طلاق دے'' میں نے کہا' میرے لیے اس سے اولاد ہے اور اس کے لیے صحبت ہے ❷ آپ نے فرمایا: ''پس امر کر اس کو' مراد اس سے یہ ہے کہ اس کو نصیحت کر' اگر اس میں کچھ بھلائی ہوگی تو نصیحت قبول کرے گی اور اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ ❸ مار۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کچھ زبان دراز ہے۔ ❷ یعنی موافقت قدیمی ❸ اس میں اشارہ ہے کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار لیکن تھوڑا سا

٣٢٦١- (٢٤) وَعَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِيْ ضَرْبِهِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ اُولٰٓئِكَ بِخِيَارِكُمْ)) (رواه ابوداوٗد وابن ماجة و الدارمي) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢١٤٦ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٨٥ والدارمي الحديث رقم ٢٢١٩)

سیدنا ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی لونڈیوں ❶ کو نہ مارو'' پس عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا' عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر ❷ ہوگئی ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مارنے کی رخصت دی' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں جمع ہوئیں جو کہ اپنے خاوندوں کا شکوہ کرتی تھیں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں جمع ہوئیں اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی ہیں' نہیں یہ لوگ بہتر تم میں۔'' ❸ (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنی بیویوں کو۔ ❷ کیونکہ ان کو معلوم ہوگیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مارنے سے منع کر دیا ہے تو انہوں نے شرارت اور زبان درازی شروع کر دی۔ ❸ یعنی جو اپنی عورتوں کو مار پیٹ کرتے ہیں اور وہ ان کی شکایت حاکم وقت تک پہنچاتی ہیں' مراد وہی مرد ہیں جو ظلم سے بغیر کسی معقول وجہ کے ایسا کرتے ہیں۔

٣٢٦٢- (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَۃً عَلٰی زَوْجِھَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥١٧٠ واحمد فی المسند ٢/٣٩٧)

''وہ شخص ہم میں سے نہیں کہ جو کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف ابھارے (اکسائے) ❶ یا غلام ❷ کو اس کے مالک کے خلاف ابھارے۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اس طرح کہ اس کے آگے اس کے خاوند کی کوئی برائی بیان کرے اور کسی اجنبی کی خوبیاں ظاہر کرے۔
❷ اس طرح کہ اس کو بہکائے کہ تو بھاگ جایا اس کی خدمت اچھی طرح نہ کیا کر۔

٣٢٦٣- (٢٦) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُھُمْ بِاَھْلِہٖ)) (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٦١٢ واحمد فی المسند ٦/ ٤٧)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''❶ ایمان میں کامل ترین وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور اپنے اہل وعیال پر بہت مہربان ہو۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ کمال ایمان خوش اخلاقی کا باعث ہوتا ہے خصوصاً اپنے اہل کے ساتھ۔

٣٢٦٤- (٢٧) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَ خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَآئِھِمْ)) (رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ) وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اِلٰی قَوْلِہٖ خُلُقًا۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٦٨٢ والترمذی الحدیث رقم ١١٦٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان میں کامل ترین وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھی طرح پیش آئے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ابوداؤد نے لفظ ''خلقا'' تک روایت کیا ہے۔

٣٢٦٥- (٢٨) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَوْحُنَیْنٍ وَ فِیْ سَھْوَتِھَا سِتْرٌ فَھَبَّتْ رِیْحٌ فَکَشَفَتْ نَاحِیَۃَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِّعَائِشَۃَ لُعَبٍ فَقَالَ ((مَاھٰذَا یَا عَائِشَۃُ)) قَالَتْ بَنَاتِیْ وَرَاٰی بَیْنَھُنَّ فَرَسًالَّہٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ ((مَاھٰذَا الَّذِیْ اَرٰی وَسْطَھُنَّ؟)) قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ ((وَمَا الَّذِیْ عَلَیْہِ)) قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ ((فَرَسٌ لَہٗ جَنَاحَانِ؟قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَیْمَانَ خَیْلًا لَّھَا اَجْنِحَۃٌ قَالَتْ فَضَحِکَ حَتّٰی رَاَیْتُ نَوَاجِذَہٗ)) (رواہ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا حنین سے تشریف لائے تو آپ نے ان کے گھر کے بڑے طاق میں پردہ پڑا دیکھا پھر ہوا چلی تو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے کھلونوں سے پردہ ہٹا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ میری گڑیاں ہیں اور آپ نے گڑیوں کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا کہ اس کے کپڑے کے دو پر ہیں' آپ نے فرمایا: ''کیا ہے وہ چیز کہ جو میں گڑیوں کے درمیان دیکھتا ہوں؟'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' یہ گھوڑا ہے' آپ نے فرمایا: ''اور کیا ہے وہ چیز جو اس پر

ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۳۲)

ہے؟'' عرض کی یہ دو پر ہیں' آپ نے فرمایا: ''کیا گھوڑے کے دو پر؟'' انہوں نے کہا' کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمان (علیہ السلام) کے گھوڑے کے دو پر تھے' آپ فرماتی ہیں کہ پھر آپ یہاں تک ہنسے کہ ❶ میں نے آپ ﷺ کی کچلیاں دیکھیں۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے نبی ﷺ کی اپنی بیویوں کے ساتھ کمال حسن معاشرت ثابت ہوئی' گڑیاں یعنی کپڑے کی مورتیاں جو لڑکیاں بناتی ہیں اور ان کی شادی کرتی ہیں یہ بچوں کا کھیل ہے اور ان میں پوری شکل نہیں ہوتی اس لئے ان کو تصویر کا حکم نہیں دیا گیا اور لڑکیوں کے لئے ان سے کھیلنا درست رکھا گیا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کم سن تھیں یہ نبی ﷺ کا کمال خلق تھا کہ آپ بچوں پر شفقت کرتے اور کھیل کود سے ان کو منع کرتے' نہ زیادہ غصہ کرتے۔ اس باب کی تمام احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ اپنی بیویوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرتے تھے تب ہی تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گود میں لیا اور ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا پر خفا نہیں ہوئے اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گڑیاں کھیلنے کی اجازت دی اور ان کی ہم جولی لڑکیوں کو آنے سے اور کھیلنے سے نہیں روکا' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس میں لڑکیوں کی تربیت ہوتی ہے اور ضروریات خانگی سے ان کو اطلاع ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہو ان احادیث سے جس میں تصویروں کا رکھنا منع ہے یعنی گڑیوں کے علاوہ دوسری تصویریں منع ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ گڑیوں کا قصہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے' پھر جب تصویریں حرام ہو گئیں تو وہ بھی حرام ہو گئیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۲۶۶- (۲۹) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَلَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّىْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ يُّسْجَدَلَكَ فَقَالَ لِىْ ((اَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِىْ اَكُنْتَ تَسْجُدُلَهُ)) فَقُلْتُ لَا فَقَالَ ((لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمُرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَ مَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۱۴۰ والدارمی الحدیث رقم ۱۴۶۳)

سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حیرہ ❶ میں آیا تو میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں ❷ میں نے کہا کہ البتہ رسول اللہ ﷺ زیادہ حق دار ہیں کہ ان کو سجدہ کیا جائے' پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ میں حیرہ میں گیا تھا تو میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو آپ زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے' آپ نے فرمایا: ''اگر تو میری قبر پر جائے تو کیا تو میری قبر کو سجدہ کرے گا؟'' میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا: ''نہ کرو ❸ اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں' اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا عورتوں پر حق مقرر کیا ہے۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یہ کوفہ کے پاس ایک شہر کا نام ہے۔ ❷ یعنی اپنے دل میں۔
❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو لائق نہیں ہے' اللہ کے نبی کو نہ استاد کو اور نہ کسی پیر وغیرہ کو۔

٣٢٦٧- (٣٠) وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔ (احمد فی المسند ٥/ ٢٢٧)

اور احمد نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

٣٢٦٨- (٣١) وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُسْئَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ اِمْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ)) (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٢١٤٧ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٨٦)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ پوچھا جائے مرد کو کہ اس نے اپنی عورت ❶ کو کس چیز پر مارا۔''

فوائد الحدیث: ❶ یعنی معقول وجہ پر مثلاً نماز نہ پڑھنے پر یا غسل نہ کرنے پر یا اپنے خاوند کے لئے بناؤ سنگھار نہ کرنے پر' جماع سے بلاوجہ انکار کرنے پر یا خاوند کے بلا اجازت باہر جانے پر' ابن ماجہ میں یہ روایت پوری اس طرح پر ہے کہ سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات ضیافت کی' جب آدھی رات کا وقت ہوا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی عورت کی طرف اٹھے اور اس کو مارا تو سیدنا اشعث رضی اللہ عنہ چھڑانے کے لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کے درمیان ہو گئے' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے بچھونے پر جانے لگے تو کہا' اے اشعث! مرد سوال نہ کیا جائے گا اگر اس نے اپنی عورت کو مارا یعنی معقول وجہ پر آخر حدیث تک۔

٣٢٦٩- (٣٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَتْ زَوْجِيْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِيْ اِذَا صَلَّيْتُ وَ يُفَطِّرُنِيْ اِذَا صُمْتُ وَ لَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهٗ قَالَ فَسَاَلَهٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِيْ اِذَا صَلَّيْتُ فَاِنَّهَا تَقْرَاُ بِسُوْرَتَيْنِ وَ قَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ كَانَتْ سُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ لَكَفَتِ النَّاسَ)) قَالَ وَ اَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِيْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَ اَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَصُوْمُ اِمْرَاَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا)) وَ اَمَّا قَوْلُهَا اِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتّٰى تَطْلُعَ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس وقت کہ ہم آپ کے پاس تھے' اس عورت نے کہا' میرا خاوند صفوان بن معطل مجھے مارتا ہے جب کہ میں نماز پڑھتی ہوں اور جب میں روزہ رکھتی ہوں تو افطار کروا دیتا ہے اور وہ فجر کی نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج نکلتا ہے اور راوی نے کہا اور صفوان آپ کے پاس تھا راوی نے کہا کہ آپ نے صفوان سے پوچھا تو صفوان نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس کا کہنا کہ مجھے مارتا ہے جس وقت نماز پڑھتی ہوں تو وہ دو سورتیں پڑھتی ہے حالانکہ میں نے اس کو منع کیا ہے' راوی نے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر سورۂ فاتحہ کے بعد صرف ایک سورت ہی ❶ پڑھی جائے تو لوگوں کے لئے کافی ہے۔'' صفوان نے کہا اور اس کا یہ کہنا کہ افطار کروا دیتا ہے مجھے جب کہ روزہ رکھتی ہوں تو یہ روزے رکھتی ❷ چلی جاتی ہے اور میں جوان مرد ہوں پس ❸ میں صبر

الشَّمْسُ قَالَ ((فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ)) (رواه ابوداؤد وابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٤٥٩ واحمد فی المسند ٣/ ٨٠)

نہیں کر سکتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اور اس عورت کا کہنا کہ میں نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج نکلتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ❹ لوگ رات کو کام کرتے ہیں اور ہم کو یہ عادت پڑ گئی ہے کہ سورج نکلنے کے وقت بیدار ہوتے ہیں' آپ نے فرمایا: اے صفوان! جس وقت تو جاگے پس نماز پڑھ۔'' ❺ (ابوداؤد وابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی فاتحہ کے بعد۔ ❷ یعنی ہمیشہ نفلی روزے رکھتی ہے۔ ❸ یعنی دن کو جماع کرنے سے۔ ❹ یعنی بہت رات تک کام کرتے ہیں۔ ❺ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے والے کی نماز کا وقت وہی ہے جس وقت اس کی آنکھ کھلے۔

٣٢٧٠- (٣٣) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَآءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَآئِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ ((اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَ مَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦/ ٧٦)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین اور انصار میں سے ایک جماعت کے ساتھ تھے تو ایک اونٹ آیا اور اس نے آپ کو سجدہ کیا ❶ تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ کو چار پائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو پھر ہم اس کے زیادہ لائق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں' آپ نے فرمایا: ''اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کو عزت دو اور اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو البتہ عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر اس کو خاوند حکم کرے کہ لے جائے پتھر زرد پہاڑ سے سیاہ پہاڑ کی طرف اور سیاہ ❷ پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف تو اس عورت کو لائق ہے کہ وہ اس کا حکم بجالائے۔'' (احمد)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ بعض بزرگوں کو بعض درخت اور بعض جانور مانتے ہیں چنانچہ بعض درگاہوں پر شیر حاضر ہوتے ہیں اور بعض پر ہاتھی اور بعض پر بھیڑیے مگر آدمی کو اس سے کوئی سند نہیں لینی چاہیے بلکہ آدمی ویسی تعظیم کرے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بتلائی ہو اور شرع میں جائز ہو مثلاً قبروں پر مجاور بننا شرع میں جائز نہیں ہے۔ سو ہرگز نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی شیر رات دن بیٹھا رہتا ہو تو اس کی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی نقل نہیں کرنا چاہیے۔ ❷ یعنی مشکل اور سخت کام کا حکم کرے' زرد پہاڑ' سیاہ پہاڑ سے اور سیاہ پہاڑ' سفید پہاڑ سے اکثر فاصلہ پر ہوتا ہے تو ایک سے دوسرے تک پتھر لے جانا بڑا مشکل کام ہے یہ آپ نے مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے ورنہ پہاڑ کے پتھر ڈھونا سخت مشکل ہے اور مقصد یہ ہے کہ عورت مرد کی معروف باتوں میں اطاعت کرے۔

٣٢٧١- (٣٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَ الْـمَـرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ (البیهقی الایمان الحدیث رقم ٨٦٠٠)

''تین شخص ہیں کہ نہ ان کی کوئی نماز قبول کی جاتی ہے اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے' ایک بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ وہ اپنے مالکوں کی طرف واپس آئے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھے اور دوسری وہ عورت کہ اس پر اس کا خاوند خفا ہو اور تیسرا نشہ والا (بیہوش) یہاں تک کہ ہوش میں آئے۔'' بیہقی نے اسے شعب الایمان میں نقل کیا۔

٣٢٧٢- (٣٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ ((اَلَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَ تُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَ لَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ (النسائی الحدیث رقم ٣٢٣١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی عورت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ عورت کہ اپنے خاوند کو خوش کرے جب کہ وہ اس کی طرف دیکھے اور اس کا حکم بجا لائے جس وقت ❶ کہ وہ کچھ کہے اور نہ مخالفت کرے اس کی اپنی ذات اور اپنے مال میں جس کو مرد ناپسند کرے۔'' (نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

فوائد الحدیث: ❶ بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو۔

٣٢٧٣- (٣٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَرْبَعٌ مَّنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَ بَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ (البیهقی الایمان الحدیث رقم ٤٩٠٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار چیزیں ہیں جس شخص کو وہ دی گئیں تو اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی دی گئی' شکر کرنے والا دل' ذکر کرنے والی زبان اور مصائب پر صبر کرنے والا بدن اور وہ عورت کہ ❶ جو اپنی ذات اور اپنے خاوند کے مال میں اپنے خاوند کے لیے خیانت تلاش نہ کرے۔'' (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں نقل کیا)

فوائد الحدیث: ❶ اور ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ بیوی رکھے جو مومنہ ہو اور وہ اس کی آخرت کے کام میں مدد کرے اور عورت کی مدد آخرت کے کام میں یہ ہے کہ آدمی اس کی وجہ سے گناہوں اور بدنظروں سے بچتا ہے اور گھر کے تمام کام عورت کر لیتی ہے' مرد کو عبادت کی فرصت ملتی ہے' اگر عورت نہ ہو اور یہ کام خود کرے تو عبادت کی فرصت مشکل سے ملے گی بعض عورتیں خود صالحہ اور عابدہ ہوتی ہیں ان کی صحبت کی وجہ سے مرد بھی زاہد اور عابد ہو جاتا ہے اور بعض عورتیں اپنے مرد کو تہجد کی نماز کے لئے جگاتی ہیں۔

بَابُ الْخُلْعِ وَ الطَّلَاقِ

خلع (علیحدگی) اور طلاق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٢٧٤- (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اِمْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَ طَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً)) (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٢٧٣ والنسائی الحدیث رقم ٣٤٦٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٥٦ واحمد فی المسند ٤/ ٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا' اے اللہ کے رسول! میں ثابت بن قیس کے خلق میں عیب لگاتی ہوں نہ اس کے دین میں' لیکن میں ناخوش جانتی ہوں کفر کو اسلام میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو اس کا باغ اس کو واپس کر دے گی؟'' اس نے کہا' ہاں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ: ''تو اپنا باغ لے لے اور اس کو ایک طلاق ❶ دے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہے نہ فسخ اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے اور خلع کرنے والے کی عدت ایک حیض ہے اور اگر خلع طلاق ہوتا تو اس کی عدت تین حیض ہوتی اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں اس حدیث کے کئی جواب دیئے ہیں لیکن وہ سب محل اعتراض ہیں اور مناسب یہی ہے کہ خلع طلاق ہے جس کی عدت ایک حیض ہے اور اس کی تفصیل مطولات میں ہے۔

٣٢٧٥- (٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَالَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)) (وَفِيْ رِوَايَةٍ) مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٤٩٠٨ ومسلم الحدیث رقم ١- ١٤٧١ وابو داوٗد

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے' پھر فرمایا کہ: ''وہ (عبداللہ) اس عورت کے ساتھ رجوع کرے پھر اس کو اپنے پاس رکھے' یہاں تک کہ وہ پاک ہو پھر وہ حائضہ ہو اور پاک ہو دوسرے حیض سے' پھر اگر چاہے اس کو طلاق دینا تو اس کو پاکی کی حالت میں طلاق دے پہلے اس سے کہ اس سے صحبت کرے' پس یہ وہ عدت ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس عدت کے وقت

الحديث رقم ٢١٧٩ والترمذی الحديث رقم ١١٧٥ و النسائی الحديث رقم ٣٣٨٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٠١٩ والدارمی الحديث رقم ٢٢٦٢ والموطا الحديث رقم ٥٣ من كتاب الطلاق واحمد فی المسند ٢/ ٢٦)

عورتیں طلاق دی جائیں' اور ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ (عبداللہ کو) حکم کر کہ اس کے ساتھ رجوع کرے پھر اس کو پاکی یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔" ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا سخت مکروہ ہے اس کو طلاق بدعی کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بغیر صحبت کئے اس کو طلاق دے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت کا حمل معلوم ہو گیا ہو تو اس کو بھی طلاق دینا جائز ہے۔

٣٢٧٦- (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا۔ **(متفق عليه)** (البخاری الحديث رقم ٥٢٦٢ ومسلم الحديث رقم ٢٤-١٤٧٧ وابوداؤد الحديث رقم ٢٢٠٣ والترمذی الحديث رقم ١١٧٩ والنسائی الحديث رقم ٣٤٤١ وابن ماجه الحديث رقم ٢٠٥٢ ٤٨٣ والدارمی الحديث رقم ٢٢٦٩ واحمد فی المسند ٦/ ٤٥)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تو ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا' پس ❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہم پر کچھ شمار نہ کیا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار دینے اور ہم کو آپ کے اختیار کرنے سے طلاق نہیں ہوئی۔

٣٢٧٧- (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفَّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ **(متفق عليه)** (البخاری الحديث رقم ٤٩١١ ومسلم الحديث رقم (١٨- ١٤٧٣) وابوداؤد الحديث رقم ٣٧١٥ والنسائی الحديث رقم ٣٤٢١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چیز حرام کرنے کے ❶ کفارہ دے' البتہ تمہارے لیے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی زندگی) اچھا نمونہ ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو یا اور کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے تو اس سے نہ تو طلاق ہو گی اور نہ ہی وہ حلال چیز حرام ہو گی بلکہ قسم کی طرح کفارہ دینا ہو گا اور قسم کا کفارہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑا دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر ان کی استطاعت نہ ہو تو پھر تین دن کے روزے رکھنا اور اس کی دلیل میں جو آیت پڑھی جس کے معنی یہ ہیں "تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی ہے تو اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا تھا' پھر قسم کا کفارہ دیا اور شہد کا استعمال شروع کر دیا چنانچہ حدیث آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے۔

۳۲۷۸- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْکُثُ عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلاً فَتَوَاصَیْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَیَّتَنَا دَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّیْ اَجِدُ مِنْكَ رِیْحَ مَغَافِیْرَ اَکَلْتَ مَغَافِیْرَ؟ فَدَخَلَ عَلٰی اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهٗ ذَالِكَ فَقَالَ ((لَا بَأْسَ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِیْ بِذَالِكِ اَحَدًا)) یَبْتَغِیْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِهٖ فَنَزَلَتْ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ الْاٰیَةَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۴۹۱۲ ومسلم الحدیث رقم (۲۰ ـ ۱۴۷۴) وابن ماجه الحدیث رقم ۲۰۷۳)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ہوتے تو وہاں سے شہد پیتے تھے پس میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں طے کیا کہ ہم میں سے جس کسی کے پاس بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ کہے کہ میں آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہوں کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے پھر آپ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے آپ سے اسی طرح کہا تو آپ نے فرمایا: ''کچھ مضائقہ نہیں' میں نے زینب بنت جحش کے ہاں سے شہد پیا ہے' پس میں شہد ہرگز نہیں پیوں گا اور میں نے قسم اٹھائی ہے تو کسی کو اس بات کی خبر نہ کرنا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے تھے' پس یہ آیت اتری اے نبی! اس چیز کو کیوں حرام کرتا ہے کہ جو اللہ نے تیرے لیے حلال کی تو اپنی بیویوں کی خوشی چاہتا ہے' آخر آیت تک (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۲۷۹- (۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَابَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)) (رواه احمد والترمذی و ابن ماجة و الدارمی) (ابو داوٗد الحدیث رقم ۲۲۲۶ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۸۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۰۵۵ واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۷۰)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت بلا ضرورت اپنے خاوند سے طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ❶ ہے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت اپنے خاوند سے طلاق کو طلب نہ کرے جب تک کہ مجبور نہ ہو جائے (یعنی جب تک عورت کو ایسی تکلیف نہ ہو کہ بغیر طلاق کے دوسرا علاج نہ رہے) جو کوئی عورت ایسا کرے گی تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گی اور جنت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے' یعنی جنت سے اس قدر دور رہے گی اعاذنا اللہ منہا۔

۳۲۸۰- (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ)) (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحدیث رقم ۲۱۷۸ وابن

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے انتہائی ناپسند چیز طلاق ہے۔'' (ابوداؤد)

ماجه الحدیث رقم ۲۰۲۸)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی طلاق اگرچہ جائز ہے مگر اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے' اس لئے بلاضرورت مکروہ ہے اور بلاوجہ طلاق دینے میں محبت اور مصلحت خانہ داری سب فوت ہوتی ہے۔

۳۲۸۱- (۸) وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا عِتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ وَلَا وِصَالَ فِيْ صِيَامٍ وَلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ)) (رواه فی شرح السنة) (البغوی السنة الحدیث رقم ۲۳۵۰)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ❶ ''نکاح سے پہلے طلاق نہیں اور غلام کا آزاد کرنا نہیں مگر پیچھے مالک ہونے کے اور مسلسل روزے رکھنے جائز نہیں ❷ اور نہیں ❸ یتیم ہونا بعد بالغ ہونے کے اور دودھ چھڑانے کی مدت کے بعد شیر خوارگی نہیں ❹ اور دن کو رات تک خاموش ❺ رہنا جائز نہیں۔'' (شرح السنہ)

فوائد الحدیث: ❶ شوکانی رحمہ اللہ نے کہا محقق بات یہی ہے کہ مطلقاً نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اسی طرح آزاد کرنا مگر مالک ہونے کے بعد ❷ یعنی پے در پے روزے رکھنا کہ رات کو افطار نہ کرے' جائز نہیں ہے۔ ❸ یعنی بالغ ہونے کے بعد یتیم نہیں کہلا سکتے۔ ❹ اس کی تحقیق باب المحرمات میں گذر چکی ہے۔ ❺ یعنی ہماری شریعت میں خاموش کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

۳۲۸۲- (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ زَادَ اَبُوْدَاوُدَ ((وَلَا بَيْعَ اِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ)) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۱۹۰ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۸۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۰۴۷ واحمد فی المسند ۲/ ۱۹۰)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور شعیب نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم کی نذر اس چیز میں صحیح نہیں کہ جس کا وہ مالک نہیں اور نہیں آزاد کرنا اس چیز میں کہ جس کا مالک نہیں اور نہیں طلاق اس چیز میں ❶ کہ جس کا مالک ہیں۔'' (ترمذی) ابوداؤد نے زیادہ کیا: ''اور نہیں بیچنا مگر اس چیز میں کہ جس کا مالک ہے۔''

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس عورت کے ساتھ ابھی تک نکاح نہیں کیا اس پر طلاق واقع نہیں ہوتی' اب اگر کوئی طلاق دے تو اس کا فعل لغو ہوگا مثلاً یوں کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اس کو طلاق ہے اور اس کے بعد نکاح کرے تو اس کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوگی' ائمہ ثلثہ کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تعلیق کی صورت میں بھی طلاق پڑ جائے گی اور ان کا قول اس حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ مقبول نہ ہوگا۔

۳۲۸۳- (۱۰) وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ

سیدنا رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے اپنی عورت سہیمہ کو طلاق نہ ❶ دی' تو رکانہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور کہا' اللہ کی قسم! میں نے ارادہ نہیں کیا مگر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا وَاحِدَةً؟)) فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارَمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُو الثَّانِيَةَ وَ الثَّالِثَةَ) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٢٢٠٦ والترمذی الحدیث رقم ١١٧٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٥١ والدارمی الحدیث رقم ٢٢٧)

ایک طلاق کا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اللہ کی قسم! تو نے ارادہ نہیں کیا مگر ایک کا؟ رکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! میں نے ارادہ نہیں کیا مگر ایک کا پس وہ عورت رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف واپس کرا دی' رکانہ رضی اللہ عنہ نے اس کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں دوسری طلاق دی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں تیسری طلاق دی۔ (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ اور دارمی) مگر ترمذی' ابن ماجہ اور دارمی نے دوسری اور تیسری کا ذکر نہیں کیا۔

فوائد الحدیث: ❶ بتہ کہتے ہیں تین طلاقوں کو کیونکہ بت کے معنی قطع کرنا اور تین طلاقوں سے عورت کا تعلق قطع ہو جاتا ہے اور پھر اس سے رجوع نہیں ہو سکتا اور ایک طلاق بھی بتہ یعنی بائن ہو جاتی ہے جب کہ عدت گزر جائے اور اگر کوئی اپنی عورت سے کہے انت طالق بتته یا انت بتته تو اس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایک طلاق ہو جائے گی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک تین طلاقیں ہو جائیں اور اہل کوفہ کے نزدیک جو نیت ہو گی وہ واقع ہو گی اور یہی حدیث ان کی دلیل ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔

٣٢٨٤- (١١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ) وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. (ابو داوٗد الحدیث رقم ٢١٩٤ والترمذی الحدیث رقم ١١٨٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٣٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین چیزیں ہیں کہ ان کا قصد کرنا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے' نکاح کرنا ❶ طلاق دینا اور رجعت۔" (ترمذی' ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابن قیم علیہ الرحمۃ نے کہا مذاق کرنے والے کی طلاق ہو جائے گی اور ایسا ہی اس کا نکاح بھی صحیح ہو جائے گا' البتہ زبردستی سے اگر کوئی طلاق دلوائے تو وہ طلاق نہیں ہو گی۔ آئندہ حدیث اس پر دلیل ہے۔

٣٢٨٥- (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) قِيْلَ مَعْنَى الْاِغْلَاقِ الْاِكْرَاهُ. (ابو داوٗد الحدیث رقم ٢١٩٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٤٦ واحمد فی المسند ٦/ ٢٧٦)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: "نہیں ❶ طلاق اور نہیں آزادی زبردستی کی حالت میں۔" (ابوداؤد' ابن ماجہ) کہا گیا کہ اغلاق کے معنی اکراہ کے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لمعات میں فرماتے ہیں کہ ائمہ ثلثہ نے اسی حدیث کی رو سے یہ حکم دیا ہے کہ جس

پر زبردستی کی جائے اس کی طلاق اور عتاق نہ ہوگا اور ہمارے مذہب (یعنی حنفیہ) میں قیاس کی رو سے ہو جائے گا کیونکہ جو عقد مذاق میں نافذ ہوگا وہ زبردستی میں بھی نافذ ہوگا۔ افسوس ہے کہ احناف نے قیاس کو حدیث پر مقدم رکھا اور نہ صرف اس حدیث پر بلکہ سیدنا ابوذر' سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم کی احادیث پر بھی جن میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے میری امت کی بھول چوک کو معاف کر دیا جس پر زبردستی کی جائے اور زبردستی کا قیاس مذاق پر کرنا صحیح نہیں ہے' اس لئے کہ مذاق آدمی کے اختیار میں ہے تو یہ اس کی سزا ہے اور زبردستی میں آدمی مجبور ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ قیاس تو یہ تھا کہ مذاق میں بھی طلاق نہ ہوتی لیکن وہ ہو گئی اللہ تعالیٰ شیخ عبدالحق پر رحم کرے انہوں نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کر کے اس کے خلاف اپنا مذہب قیاس سے ثابت کیا' ان کو تو لکھنا چاہیے تھا کہ ائمہ ثلاثہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے اور احناف نے اس کے خلاف قیاس کی رو سے حکم دیا ہے اور حدیث کے خلاف قیاس محض لغو ہے لہٰذا احناف کا قول اس باب میں چھوڑ دینے کے قابل ہے۔

٣٢٨٦- (١٣) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ عَطَآءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١١٩١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق بے عقل کی اور مغلوب العقل کی۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور عطاء بن عجلان راوی ضعیف ہے حدیث کا یاد رکھنے والا نہیں۔

٣٢٨٧- (١٤) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ) عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٠٣ و الترمذی الحدیث رقم ١٤٢٣ واحمد فی المسند ١/ ١٥٥)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں سے تکلیف کا قلم اٹھایا گیا' ایک تو سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور بے عقل سے یہاں تک کہ وہ عاقل ہو جائے۔'' ❶ (ترمذی' ابوداؤد اور دارمی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ابن ماجہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دیوانہ اور نابالغ اور سونے والے میں سے اگر کوئی طلاق دے گا تو ان میں سے کسی کی طلاق نہ ہوگی۔

٣٢٨٨- (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ)) (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة والدارمی) (ابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٤١ والدارمی الحدیث رقم ٢٢٩٦)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس ❶ کی عدت دو حیض ہیں۔'' (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ اور دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ احناف نے اس حدیث پر عمل کیا ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک لونڈی طلاق اور عدت میں آزاد عورت کے

مثل ہے کیونکہ قرآن کی آیت دونوں کو مطلق شامل ہے اور اس حدیث کی سند میں عمرو بن شبیب اور عطیہ عوفی دونوں ضعیف ہیں۔ دارقطنی نے کہا صحیح یہ ہے کہ یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور موقوف یا ضعیف روایت سے کتاب اللہ کی تخصیص نہیں ہو سکتی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٢٩٠- (١٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ)) (رواه النسائي) (النسائي الحديث رقم ٣٤٦١ واحمد في المسند ٢٢٩٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نکاح سے نکلنے والیاں اور خلع طلب کرنے والیاں وہ منافق ہیں۔'' ❶ (نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو عورتیں بلا سبب اپنے خاوندوں سے خلع طلب کرتی ہیں وہ نافرمان ہیں۔

٣٢٩١- (١٨) وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِّصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَّهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ۔ (رواه مالك) (الموطا الحديث رقم ٣٢ من كتاب الطلاق)

نافع صفیہ بنت ابی عبید کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت کرتے ہیں کہ صفیہ نے خلع کیا اپنے خاوند ❶ سے ہر چیز کے بدلہ میں جو کہ اس کے پاس تھی تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار نہ کیا۔ (مالک)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور یہ جو فرمایا کہ اس کا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انکار نہیں کیا، تو یہ اس لئے ہے کہ خلع جائز ہے اگرچہ مکروہ ہے۔

٣٢٩٢- (١٩) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ ((أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ)) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ۔ (رواه النسائي) (النسائي الحديث رقم ٣٤٠١)

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے متعلق بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دیں، تو ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں کھڑے ہوئے پھر فرمایا: ''کیا اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ کھیلا جاتا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان ہوں'' یہاں تک کہ ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہا، اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کو نہ قتل کروں (نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین طلاقیں اکٹھی دینا حرام ہیں۔

٣٢٩٣- (٢٠) وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَا ذَاتَرٰى عَلَيَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَّسَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا۔ (رواه في الموطا) (الموطا الحديث رقم ١ من كتاب الطلاق)

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے ان کو یہ بات پہنچی کہ ایک شخص نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں تو میرے بارہ میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، وہ عورت تجھ سے تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہوئی ❶ اور ستانوے طلاقیں باقی رہیں سو میں سے، تو نے ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی آیات کا

مذاق کیا۔ (موطا)

فوائد الحدیث: ❶ جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ جو شخص ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے تو تینوں ہی ہو جائیں گی اور محققین اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق رجعی ہو گی خواہ عورت سے صحبت کر چکا ہو یا نہ کی ہو اور اس کے بعد خاوند رجوع کر سکتا ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی صحیح ثابت ہوا ہے کہ تین طلاق ایک ہی بار دینے سے ایک ہی طلاق ہوتی تھی آپ کے دور میں اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور شروع خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سزا دینے کے لئے یہ فتوی دیا کہ تینوں طلاقیں ہو جائیں گی اور یہ ان کا اجتہاد ہے اور اس معاملہ میں حجت نہیں ہو سکتا' خصوصاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فتوی ان کے اجتہاد سے رد نہیں ہو سکتا۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اس مسئلہ میں اغاثۃ اللھفان میں وضاحت سے بحث کی ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے کہا ہر دور میں علماء اس پر فتویٰ دیتے رہے چنانچہ امت کے عالم سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی فتویٰ دیا جیسے کہ اس کو حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جب کسی نے ایک ہی دفعہ کہا تجھ کو تین طلاقیں تو ایک ہی طلاق ہو گی اور یہی قول صحیح ہے اور اس میں امت کے لئے آسانی ہے۔ ہمارے دور کے اکثر احناف نے بھی مشکل وقت میں اسی قول پر عمل کیا ہے' اس مسئلہ کی باقی تفصیل اعلام الموقعین اور اغاثۃ اللھفان اور رسالہ شوکانی اور نیل الاوطار اور مسک الختام میں ہے' شائق ان کی طرف رجوع کرے۔

٣٢٩٤- (٢١) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ۔ (رواه الدارقطني) (الدار قطني الحديث رقم ٩٤ من كتاب الطلاق)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز روئے زمین پر پیدا نہیں کی کہ جو بہت پیاری ہو اس کی طرف آزاد کرنے سے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز روئے زمین پر پیدا نہیں کی کہ جو بہت بری ہو اس کی طرف طلاق دینے سے۔'' ❶ (دار قطنی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی طلاق دینا اگرچہ جائز ہے مگر اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے کیونکہ بہت طلاق دینے میں محبت اور مصلحت خانہ داری سب فوت ہو جاتی ہے۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا

اس عورت کا بیان ❶ جس کو تین طلاقیں دی گئیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٢٩٥- (١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رفاعہ قرظی کی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئی اور کہا میں رفاعہ کے ہاں تھی اس نے مجھے تین طلاقیں دیں' اس کے بعد میں نے نکاح

فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَامَعَهٗ الْاَمِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ ((اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ)) (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٢٦٣٩ ومسلم الحديث رقم ١١١-١٤٣٣ والترمذي الحديث رقم ١١١٨ والنسائي الحديث رقم ٣٤٠٨ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٣٢ والدارمي الحديث رقم ٢٢٦٨ والموطا الحديث رقم ١٧ من كتاب النكاح واحمد في المسند ٦/ ٤٢)

کیا عبدالرحمٰن بن زبیر سے اور اس کے ساتھ نہیں ❷ مگر مانند سرے کپڑے کے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو رفاعہ کی طرف واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس نے کہا ہاں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طرف رجوع ❸ نہ کر یہاں تک کہ تو اس (عبدالرحمٰن) کا مزہ چکھے اور وہ تیرا مزہ چکھے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایسی عورت کا یہ حکم ہے کہ وہ تیسری طلاق کے بعد رجوع نہیں کر سکتی بلکہ دونوں کی خوشی ہو تو بھی نکاح نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی اور خاوند سے صحبت نہ ہو چکے۔ ❷ یعنی ان کی شرم گا نرم ہے وہ جماع نہیں کر سکتے۔ ❸ یہی مذہب جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم اور تبع تابعین رحمہم اللہ کا ہے کہ جس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں اور اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا تو جب تک شوہر ثانی جماع کر کے طلاق نہ دے تو اس وقت تک وہ عورت شوہر اول کے نکاح میں نہیں آ سکتی اور سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا قول کہ صرف نکاح ثانی کافی ہے جماع کی حاجت نہیں اس حدیث اور قرآن کے لفظ کی وجہ سے مردود ہے کیونکہ لفظ ''تنکح'' میں نکاح سے مراد جماع ہے اس حدیث کے قرینہ سے اور سعید کا استدلال اس لفظ سے مردود ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٢٩٦- (٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَ الْمُحَلَّلَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔ (الترمذي الحديث رقم ١١٢٠ والنسائي الحديث رقم ٣٤١٦ والدارمي الحديث رقم ٢٢٥٨ واحمد في المسند ١/ ٤٤٨)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے' پر لعنت ❶ کی ہے۔ (دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلالہ کا نکاح حرام ہے ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا کہ حلالہ کا نکاح کسی ملت میں مباح نہیں ہوا اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے حلالہ کیا' نہ اس کا فتویٰ دیا ہے۔

٣٢٩٧- (٣) وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔ (ابن ماجه الحديث رقم ١٩٣٤)

اور ابن ماجہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ' سیدنا ابن عباس اور سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

٣٢٩٨- (٤) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ

سیدنا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دس

بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُوْلُ يُوْقَفُ الْمُوْلِيْ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی السنة الحديث رقم ٢٣٦٣ والدار قطني الحديث رقم ١٤٨ من كتاب الطلاق)

سے کچھ اوپر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا وہ سب کہتے تھے کہ ایلا کرنے والا ٹھہرایا جائے۔ ❶ (شرح السنہ)

فوائد الحدیث: ❶ ایلا اس کو کہتے ہیں کہ خاوند قسم اٹھائے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہ کروں گا' اگر چار ماہ سے کم کے لئے یہ قسم ہو تو وہ شخص اپنی قسم کو پورا کرے یا کفارہ دے اور اگر چار ماہ سے زیادہ کے لئے ہو تو چار ماہ گزرنے کے بعد خاوند کو اطلاع دیں گے خواہ اپنی قسم سے رجوع کرے خواہ طلاق دے دے' اگر طلاق نہ دے تو حاکم وقت رجوع کرا سکتا ہے' امام شافعی رحمہ اللہ اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور ایلا جائز ہے اگر چار ماہ سے کم کے لئے ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ کے لئے اپنی بیویوں سے ایلا کیا تھا اور یہی حق ہے۔

٣٢٩٩ - (٥) وَعَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَ يُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرِ نِ الْبَيَاضِىُّ جَعَلَ اِمْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِىَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَعْتِقْ رَقَبَةً)) قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)) قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو ((اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَّاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْسِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ) (الترمذی الترمذی الحديث رقم ١٢٠٠)

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلمان بن صخر رضی اللہ عنہ نے (ان کو سلمہ بن صخر بیاضی کہا جاتا تھا) اپنی عورت کو اپنے پر اپنی ماں کی پیٹھ کے ❶ مانند کیا' یہاں تک کہ رمضان ❷ گزرے' جب رمضان کا آدھا مہینہ گزرا' تو ایک رات انہوں نے اس سے جماع کر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک غلام آزاد کر'' سلمان نے کہا مجھے اس کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا: ''دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ'' اس نے کہا میں یہ بھی نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا: ''پھر ساٹھ مسکینوں کو کھلا'' اس نے کہا میں یہ بھی نہیں کر سکتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو صحابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اس کو وہ عرق کھجوروں کا دے (عرق کھجوروں کے پتوں کا ایک تھیلہ ہوتا ہے) کہ اس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجوریں سماتی ہیں' تا کہ یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ظہار کیا' اپنی بیوی کو اپنی کسی محرم عورت کے کسی عضو سے تشبیہ دینے کو ظہار کہتے ہیں جیسے کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے اوپر ایسی ہے جیسے میری ماں کا پیٹ یا پیٹھ تو اس صورت میں جماع سے پہلے کفارہ ادا کر دینا چاہیے یعنی ایک غلام آزاد کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر یہ نہ کر سکے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک معین وقت تک بھی ظہار ہو سکتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ظہار کرنے والا کفارے سے پہلے جماع کرے تو اس کے ذمہ ایک ہی کفارہ دینا آئے گا اور یہ حدیث میں صاف مذکور ہے۔

٣٣٠٠ - (٦) وَ رَوٰى اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ

اور ابوداؤد' ابن ماجہ اور دارمی نے سیدنا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ

وَالدَّارَمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَالَا يُصِيبُ غَيْرِيْ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا اَعْنِيْ اَبَادَاوُدَ وَالدَّارَمِيَّ ((فَاَطْعِمْ وَسْقًامِنْ تَمَرٍبَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٢١٤ والدارمى الحديث رقم ٢٢٧٣ واحمد فى المسند ٥/ ٤٣٦)

سے نقل کیا کہ اس نے سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا میں ایک شخص تھا کہ عورتوں سے اس قدر لگاؤ رکھتا تھا کہ میرے سوا کوئی اور اتنا لگاؤ نہیں رکھتا تھا۔ اور ان دونوں یعنی ابوداؤد اور دارمی کی روایات میں اس طرح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس ایک وسق کھجور ❶ کا ساٹھ مسکینوں کھلا دے۔''

فوائد الحدیث: ❶ سبحان اللہ زہے قسمت' سیدنا سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ کی کہ کفارہ کا کفارہ ادا ہو گیا اور مال بھی ہاتھ آیا' یہی حال ہوتا ہے جو سچائی اور عاجزی کے ساتھ اللہ جل جلالہ کی درگاہ میں حاضر ہو' سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو حاکم اور ابن خزیمہ' ابن ابی الجارود نے بھی روایت کیا ہے' ترمذی نے کہا یہ حسن ہے اور ترمذی نے اس کو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور صحیح کہا ہے' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں' لیکن ابو حاتم اور نسائی رحمہ اللہ نے اس میں علت بیان کی ہے کہ وہ مرسل ہے۔ ابن حزم رحمہ اللہ نے کہا اس کا ارسال نقصان نہیں کرتا اور اس حدیث کے لئے کئی شواہد ہیں اور احمد رحمہ اللہ نے خولہ بنت مالک سے ایسے ہی روایت کیا ہے' اور ابن ماجہ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور حاکم نے بھی اور اس پر اجماع ہے کہ ظہار کا کفارہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب مرد اپنی بیوی سے جماع کا قصد کرے اور اگر کفارہ سے پہلے جماع کر لیا تو گناہ گار ہو گا لیکن کفارہ ایک ہی ہو گا اور یہی حق ہے جیسے حدیث آئندہ میں یہ صاف مذکور ہے۔

٣٣٠١- (٧) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ۔ (رواه الترمذى و ابن ماجة) (الترمذى الحديث رقم ١١٩٨ واخرجه ابن ماجه الحديث رقم ٢٠٦٤)

سیدنا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے انہوں نے سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہار کرنے والے کے حق ❶ میں نقل کیا کہ جو شخص کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کرے؟ آپ نے فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ شرح السنہ میں ہے کہ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ اگر کفارہ سے پہلے جماع کرے تو ایک ہی کفارہ لازم ہو گا اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور بعض کے نزدیک دو کفارے واجب ہوں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٣٠٢- (٨) وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ ((مَاحَمَلَكَ عَلٰى ذَالِكَ)) قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ حَجْلَيْهَا فِى الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے ظہار کیا پھر اس سے کفارہ دینے سے پہلے صحبت کی پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے

وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ لَّا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَ رَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ اَلْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ. (ابن ماجه الحديث رقم ٢٠٦٥)

چاندنی رات میں اس کی پازیب کی سفیدی دیکھی تو میں اپنے نفس کو اس سے صحبت کرنے سے نہ روک سکا' رسول اللہ ﷺ ہنسے اور اس کو حکم کیا کہ اس سے صحبت نہ کرے' یہاں تک کہ کفارہ ادا کرے۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے اس کی مانند نقل کی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور نقل کی ابوداؤ داور نسائی نے اس کی مانند مسند اور مرسل اور نسائی نے کہا مرسل نزدیک تر ہے ساتھ صحت کے مسند سے۔

بَابٌ

یہ باب پہلے باب کے متعلق ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٣٠٣ - (١) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُّ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَ عَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَيْنَ اللّٰهُ؟)) فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ ((مَنْ اَنَا؟)) فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَعْتِقْهَا)) (رَوَاهُ مَالِكٌ) وَ فِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسِفُ كَمَا يَاْسِفُوْنَ لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذَالِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا

سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میری ایک لونڈی میرا ریوڑ چراتی تھی پس میں اس کے پاس آیا تو میں نے ریوڑ میں سے ایک بکری نہ پائی' میں نے اس سے بکری کے بارہ میں پوچھا تو اس نے کہا اس کو بھیڑیا کھا گیا پس میں اس پر ناراض ہوا اور میں بنی آدم میں سے ہوں ❶ تو میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور مجھ پر غلام کا آزاد کرنا واجب ہے' کیا میں اس کو آزاد کروں؟ اس لونڈی سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کہاں ❷ ہے؟'' اس نے کہا' آسمان میں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا' آپ اللہ کے رسول ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو آزاد کر۔'' (موطا) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میری لونڈی احد پہاڑ اور جوانیہ کی جانب میرا ریوڑ چراتی تھی' میں نے ایک دن ریوڑ دیکھا تو اچانک ریوڑ میں سے میری ایک بکری بھیڑیا لے گیا تھا اور

أُعْتِقُهَا قَالَ ((ائْتِنِيْ بِهَا)) فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا ((أَيْنَ اللّٰهُ)) قَالَتْ فِي السَّمَآءِ قَالَ ((مَنْ أَنَا)) قَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ((اَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)) (مسلم الحديث رقم (٣٣ ـ ٣٧) والموطا الحديث رقم ٨ من كتاب العتق)

میں مرد ہوں اولاد آدم سے مجھے بھی غصہ آتا ہے جیسے آدم کی اولاد کو غصہ آتا ہے لیکن میں نے اس کو ایک طمانچہ مارا' تو اس کو میں نے بڑا کام تصور کیا' پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا نہ آزاد کروں میں اس کو' آپ نے فرمایا: ''اس کو میرے پاس لے آ'' تو میں اس کو آپ کے پاس لایا' آپ نے اس کو فرمایا: ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے کہا' آسمان میں آپ نے فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا' آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا: ''اس کو آزاد کر' اس لئے کہ یہ مومنہ ہے۔''

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو بشریت کی وجہ سے غصے میں آتے ہیں۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ کے بارہ میں پوچھ سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پوچھا اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ''این ربنا'' یعنی ہمارا پروردگار کہاں ہے؟ اور یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام مسلم نے بھی روایت کیا اور وہ روایت اس سے آگے مذکور ہے' ذہبی نے کتاب العلو میں اس حدیث کو کئی طریقوں سے بیان کیا ہے اور جو شخص اس حدیث کو ضعیف کہتا ہے وہ علم حدیث سے ناآشنا ہے۔ مصنف کی مراد اس باب میں اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ ظہار میں کفارہ' مومن غلام آزاد کرنا چاہیے' امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب یہی ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یہ باب باندھا ہے جس لونڈی یا غلام کا عتاق واجب میں آزاد کرنا درست ہے اس کا بیان' پھر اسی حدیث کو بیان کیا' پھر اس کے بعد ایک اور حدیث بیان کی جس کا مضمون یہ ہے کہ ایک انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیاہ لونڈی لے کر آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میرے اوپر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا واجب ہے کیا میں اس کو آزاد کر دوں اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ مومن ہے تو میں اسی کو آزاد کر دوں آپ نے اس لونڈی سے فرمایا: کیا تو یقین کرتی ہے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی سچا معبود نہیں؟ وہ بولی ہاں' پھر آپ نے فرمایا: تو یقین کرتی ہے کہ مرنے کے بعد پھر جی کر اٹھیں گے؟ وہ بولی' ہاں! تو آپ نے فرمایا: اس کو آزاد کر دے۔

بَابُ اللِّعَانِ

لعان ❶ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٣٠٤ - (١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ إِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! مجھے اس شخص کے بارہ میں بتائے جو اپنی عورت کے ساتھ ایک اجنبی شخص کو پائے' تو کیا اس کو قتل کرے اور مقتول کے وارث اس کو قتل کریں گے

اُنْزِلَ فِيْكَ وَ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا)) قَالَ سَهْلٌ فَتَلَا عَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَ اَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاِلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَ اِنْ جَآءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا)) فَجَآءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٣٠٨ ومسلم الحدیث رقم ١/ ١٤٩٢ وابوداوٗد الحدیث رقم ٢٢٤٥ والنسائی الحدیث رقم ٣٤٦٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٦٦ والموطا الحدیث رقم ٣٤ من کتاب الطلاق واحمد فی المسند ٥/ ٣٣٤)

یا کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے اور تیری عورت کے مسئلہ کے بارہ میں وحی اتاری گئی پس جا اور اپنی عورت کو بلالا'' سہل رضی اللہ عنہ نے کہا پس لعان کی دونوں نے مسجد میں اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تھا' پس جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے اس پر جھوٹ بولا' اگر میں اس کو رکھوں' پھر ❷ اس کو تین بار طلاق دی' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو اگر یہ عورت سیاہ رنگ بچے کو لائے اور اس کی آنکھیں بہت کالی ہوں اور کولہے بڑے ہوں اور بھرا گوشت دونوں پنڈلیوں میں' تو میں عویمر کو نہیں گمان کروں ❸ گا مگر یہ کہ اس نے اس پر سچ کہا اور اگر سرخ رنگ کا بچہ لائی گویا کہ وہ وحرہ ❹ ہے تو عویمر کو گمان نہیں کروں گا مگر کہ اس نے اس پر جھوٹ بولا' پس ❺ لائی بچہ کو اس صفت پر کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا تھا عویمر کے سچے کرنے سے' پس اس کے بعد لڑکا اپنی ماں کی طرف نسبت کیا جاتا تھا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جب مرد اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور عورت زنا کا اقرار نہ کرے نہ مرد گواہ لائے اور نہ اپنی تہمت سے پھرے تو پھر لعان واجب ہوتا ہے اس کی صورت قرآن مجید میں اس طرح مذکور ہے کہ پہلے مرد چار بار اللہ تعالیٰ کا نام لے کر گواہی دے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو' پھر عورت اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ اس کا مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے اللہ کا غضب اس پر اترے اگر اس کا مرد سچا ہو اور جب گواہیاں دے چکیں تو پھر حاکم میاں بیوی میں جدائی کر دے' پھر یہ دونوں ہرگز نہیں مل سکتے اور اگر بچہ ہو تو وہ ماں کو دلایا جائے گا اور اگر اس بچہ کو کوئی ولدالزنا کہے تو اس پر حد قذف واجب ہوگی۔

❷ ہر چند متلاعنین میں خود بخود تفریق ہو جاتی ہے مگر سیدنا عویمر رضی اللہ عنہ نے غصہ میں آ کر تین طلاقیں دے دیں اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے آخر سیدنا عویمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا نبی ﷺ کے حکم کرنے سے پہلے اور پھر یہی سنت ہوگئی (کہ لعان کے بعد دونوں جدا ہو جائیں)

❸ کیونکہ جس شخص سے سیدنا عویمر رضی اللہ عنہ نے تہمت لگائی اس کی ایسی ہی صورت تھی۔

❹ گویا کہ وہ وحرہ ہے' وحرہ ایک لال رنگ کا کیڑا ہے ہندی میں اس کو باہمنی کہتے ہیں۔

❺ یعنی کالا' کالی آنکھوں والا بڑی سرین والا یعنی اس مرد کی صورت پر جس سے عویمر نے تہمت لگائی تھی۔

٣٣٠٥- (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کا حکم فرمایا پس ❶ وہ شخص

وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِيْ حَدِيْثِهِ لَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَ ذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ (البخاری الحدیث رقم ٥٣١٥ ومسلم الحدیث رقم ٨-١٤٩٤ وابوداوٗد الحدیث رقم ٢٢٥٩ و الترمذی الحدیث رقم ١٢٠٣ والنسائی الحدیث رقم ٣٤٧٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٦٦٩ الحدیث رقم ٢٠٦٩ والموطا الحدیث رقم ٣٥ من کتاب الطلاق)

اس عورت کے فرزند سے دور ہوا اور نبی ﷺ نے مرد و عورت کے درمیان جدائی کرادی اور لڑکے کو عورت کے ساتھ ملا دیا۔ (بخاری مسلم) اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو نصیحت کی اور اس کو آخرت کا عذاب یاد دلایا اور اس کو خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے پھر عورت کو بلایا اور اس کو نصیحت کی اور اس کو آخرت کا عذاب یاد دلایا اور اس کو خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان تر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ملاعنت کی وجہ سے لڑکے کا نسب اس شخص سے جاتا رہا۔

٣٣٠٦- (٣) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُ كُمَا كَاذِبٌ لَاسَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ ((لَامَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَ اِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٣٥٠ ومسلم الحدیث رقم ٥-١٤٩٣ وابوداوٗد الحدیث رقم ٢٢٥٧ والنسائی الحدیث رقم ٣٤٧٦ واحمد فی المسند ٢/ ١١)

انہی (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والے مرد و عورت کو فرمایا: ''تمہارا حساب اللہ پر ہے' ایک ❶ تم دونوں میں سے جھوٹا ہے' تیرے (مرد) لیے اس پر راہ نہیں'' اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا مال' آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے مال نہیں ❷ اگر تو اس پر سچ بولتا ہے تو وہ مال اس کی شرم گاہ کے بدلہ میں ہے کہ تو نے حلال کی اور اگر تو اس پر جھوٹ بولتا ہے تو پھر مہر کا لینا اس سے بہت دور ہے اور تیرے لیے بہت دور ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دو میں سے ایک مقرر جھوٹا ہے اگر چہ شرع میں کسی پر جھوٹ ثابت نہ ہو لیکن قیامت میں اللہ تعالیٰ حساب کر لے گا۔ ❷ یعنی تجھے اب اس کو دیے ہوئے مال پر کوئی اختیار نہیں' اگر تو سچا ہے تو مال صحبت داری کے بدلہ میں گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا آدمیت سے بعید ہے۔

٣٣٠٧- (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْبَيِّنَةَ اَوْحَدًّا فِيْ ظَهْرِكَ)) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے سامنے شریک بن سحماء ❶ کے ساتھ اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائی' تو ❷ نبی ﷺ نے فرمایا: ''گواہ لاؤ یا تیری پیٹھ پر حد ماری جائے ❸ گی'' ہلال

اللّٰہِ! اِذَا رَاٰی اَحَدُنَا عَلٰی اِمْرَاَتِہٖ رَجُلًا یَنْطَلِقُ یَلْتَمِسُ الْبَیِّنَۃَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((اَلْبَیِّنَۃَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَھْرِكَ)) فَقَالَ ھِلَالٌ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ فَلَیُنْزِلَنَّ اللّٰہُ مَا یُبْرِئُ ظَھْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ وَ اَنْزَلَ عَلَیْہِ ((وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ)) فَقَرَأَ حَتّٰی بَلَغَ ((اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ)) فَجَآءَ ھِلَالٌ فَشَھِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَھَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ)) ثُمَّ قَامَتْ فَشَھِدَتْ فَلَمَّا کَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ وَقَفُوْھَا وَقَالُوْا اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَکَّأَتْ وَنَکَصَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّھَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اُفْضِحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَمَضَتْ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْھَا فَاِنْ جَآءَتْ بِہٖ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَآءَ فَجَآءَتْ بِہٖ کَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((لَوْ لَا مَامَضٰی مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَانَ لِیْ وَلَھَا شَأْنٌ)) (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٤٧٤٧ وابوداوٗد الحدیث رقم ٢٢٥٤ والترمذی الحدیث رقم ٣١٧٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٧٨)

نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جس وقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو (تو) کیا ❹ وہ جائے کہ گواہ ڈھونڈے؟ پس نبی ﷺ فرماتے تھے: ''گواہ ❺ قائم کر' وگرنہ تیری پیٹھ پر حد لگے گی'' تو سیدنا ہلال رضی اللہ عنہ نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں سچا ہوں پس البتہ اللہ تعالیٰ ایسا حکم اتارے گا کہ میری پیٹھ کو تہمت کی حد سے پاک کرے گا ❻ پس جبرائیل اترے اور آپ پر یہ آیات اتاریں: ''اور وہ لوگ کہ جو اپنی بیویوں پر تہمت کرتے ہیں'' پس پڑھیں آیات یہاں تک کہ پہنچے ان کان من الصادقین تو سیدنا ہلال رضی اللہ عنہ آئے اور گواہی ❼ دی اور نبی ﷺ فرماتے تھے: ''بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے' پس کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟'' پھر سیدنا ہلال رضی اللہ عنہ کی بیوی کھڑی ہوئی اور لعان کیا' پس جب پانچویں گواہی کے نزدیک پہنچی تو اس کو روکا اور کہا یہ پانچویں گواہی واجب کرنے ❽ والی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا' پس وہ عورت ٹھہر گئی اور رک گئی یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ ❾ وہ پھر جائے گی پھر اس عورت نے کہا کہ میں اپنی قوم کی ساری عمر کے لیے فضیحت نہیں ❿ کرتی پھر اس نے گواہی مکمل کر دی' اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کو دیکھتے رہو' پس اگر اس نے سرمہ گیں آنکھوں' بھاری سرینوں اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنا' تو وہ شریک بن سحماء کا ہے'' تو اس نے اس طرح کا بچہ جنا' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کتاب اللہ سے حکم نہ گزرا ہوتا تو البتہ ⓫ میرے لیے اور اس عورت کے لیے ایک کام ہوتا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ کہا کہ اس نے اس شخص کی بیوی سے زنا کیا۔ ❷ یعنی ہلال سے۔ ❸ یعنی تہمت کی۔ ❹ یعنی ایسے وقت ایسی فرصت کہاں ہے کہ کسی کو گواہ بنائے اور کیا یہ گواہ کرنے کی جگہ ہے؟ ❺ یعنی شرع کا حکم اس طرح ہے غیاری حجت بے فائدہ ہے۔ ❻ یعنی حد لگنے سے۔ ❼ یعنی حکم کے موافق لعان کیا۔ ❽ یعنی اللہ تعالیٰ کے غضب کو اور دوزخ کو اگر عورت جھوٹی ہے۔

❾ یعنی اپنی گواہی سے پلٹ جائے گی اور زنا کا اقرار کر لے گی۔ ❿ افسوس کہ کنبے والوں کے لئے دنیا کی ذلت گوارا نہ کی اور آخرت کا سخت عذاب قبول کر لیا۔ ⓫ یعنی میں اس پر حد قائم کرتا لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم اترا کہ لعان کرنے والی پر حد ہی قائم نہ کی جائے لہٰذا میں اس عورت کو حد نہیں مار سکتا۔ معلوم ہوا کہ حاکم کو رائے اور قیافہ اور گمان پر عمل نہ کرنا چاہیے بلکہ جو حکم دلیل اور گواہی سے ثابت ہو وہی دینا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قیافہ کی وجہ سے کسی کو حد نہیں لگائی جا سکتی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے' اگرچہ اس کے برخلاف قرینہ موجود ہو۔

٣٣٠٨ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُبْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((نَعَمْ)) قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُ عَاجِلُهٗ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِسْمَعُوْا اِلٰی مَایَقُوْلُ سَیِّدُ كُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَّاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّی)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٦ـ ١٤٩٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی کو پاؤں' نہ ہاتھ لگاؤں اس شخص کو یہاں تک کہ میں چار گواہ لاؤں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''ہاں'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا' ایسا نہیں اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' میں البتہ جلدی سے ماروں اس کو تلوار کے ساتھ اس سے پہلے کہ گواہ لاؤں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس چیز کی طرف سنو ❷ کہ جو تمہارا سردار کہتا ہے تحقیق وہ البتہ غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زنا کا دعویٰ اسی وقت ثابت ہوگا۔

❷ یعنی یہ سعد کا قول غیرت کے سبب سے ہے اور غیرت اللہ اور رسول کو پسند ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عنداللہ گناہ نہیں' لیکن اگر گواہ نہ ہوں گے تو حاکم قصاص لے گا' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا جس کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا مخالفت رسول کے طور پر نہ تھا کیونکہ مخالفت رسول کفر ہے اور یہ تو طبیعت اور غیرت کے جوش سے تھا۔

٣٣٠٩ - (٦) وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَاَیْتُ رَجُلًا مَّعَ امْرَاَتِیْ لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّیْفِ غَیْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَةِ سَعْدٍ وَ اللّٰهِ لَاَ نَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ وَمِنْ اَجْلِ غَیْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیْهِ الْعُذْرُمِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِیْنَ وَمُبَشِّرِیْنَ وَ لَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَ عَدَاللّٰهُ الْجَنَّةَ)) (متفق علیه) (البخاری

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا' اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں' تو میں اس کو سیدھی تلوار کے ساتھ ماردوں' پس یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی' تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم سعد رضی اللہ عنہ کی کمال غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں زیادہ غیرت مند ہوں اس سے اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت کی وجہ سے حرام کئے اللہ تعالیٰ نے گناہ ان میں سے جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص عذر کو پسند نہیں کرتا' اسی ❶ لئے بھیجا ڈرانے والوں کو اور

الحدیث رقم ٧٤١٦ ومسلم الحدیث رقم (١٧۔ ١٤٩٩) والدارمی الحدیث رقم ٢٢٢٧ واحمد فی المسند ٤/ ٢٤٨)

خوشخبری دینے والوں کو اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص تعریف پسند نہیں کرتا' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بہشت کا وعدہ ❷ کیا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تاکہ بندے سزا سے پہلے اس کی درگاہ میں عذر کرلیں اور توبہ کرلیں۔
❷ تاکہ بندے اس کی عبادت اور تعریف کر کے جنت حاصل کرلیں۔

٣٣١٠ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَغَارُوَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُوَ غَیْرَةُ اللّٰهِ اَنْ لَّا یَاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٢٢٣ ومسلم الحدیث رقم ٣٦- ٢٧٦١ والترمذی الحدیث رقم ١١٦٨ واحمد فی المسند ٢/ ٣٤٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ❶ غیرت مند ہے اور مومن غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ مومن اس چیز کا ارتکاب نہ کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی غیرت بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جیسا کہ اس کی دیگر صفات ہیں اور سلف صالحین کا عمل اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارہ میں بھی ہے کہ وہ بلا تاویل اور بلا کیف ان پر ایمان لاتے ہیں۔

٣٣١١ - (٨) وَعَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اِمْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَوَاِنِّیْ اَنْكَرْتُهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَمَا اَلْوَانُهَا)) قَالَ حُمْرٌ قَالَ ((هَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ)) قَالَ اِنَّ فِیْهَالَوُرْقًا قَالَ ((فَاَنّٰی تُرٰی ذٰلِكَ جَآءَ هَا)) قَالَ عِرْقٌ نَّزَعَهَا قَالَ ((فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَّزَعَهٗ)) وَلَمْ یُرَخِّصْ لَهٗ فِی الْاِ نْتِفَاءِ مِنْهُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٧٣١٤ ومسلم الحدیث رقم ١٨- ١٥٠٠ وابوداوٗد الحدیث رقم ٢٢٦٠ والترمذی الحدیث رقم ٢١٢٨ والنسائی الحدیث رقم ٣٤٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٠٢ واحمد فی المسند ٢/ ٢٣٣)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: ''میری عورت نے ایک کالا لڑکا جنا ہے اور میں نے اس کا انکار کیا ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: ''کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں آپ نے' فرمایا: ''ان کے رنگ کیا ہیں؟'' اس نے کہا سرخ' آپ نے فرمایا: ''کیا ہے ان میں کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا؟'' اس نے کہا' تحقیق ان میں خاکستری رنگ کے ہیں' آپ نے فرمایا: ''یہ خاکستری رنگ کے اونٹ کہاں پیدا ہو گئے؟'' عرض کیا' کوئی رگ ہے جس نے ان کو خاکستری بنا دیا' آپ نے فرمایا: ''شاید اس رگ نے تیرے بچہ میں کالا رنگ پیدا کر دیا ہو' اور آپ نے اس کو سمجھایا کہ وہ اس لڑکے سے انکار ❶ نہ کرے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ انکار نہ کرے مطلب یہ ہے کہ دوسروں کی اگلی نسل یعنی دادا پڑدادا میں کوئی دوسرے رنگ کا ہوگا' پھر یہی رنگ گئی

پشت کے بعد ان کی اولاد میں ظاہر ہوا' گو اب جو اونٹ ہیں جن کے یہ بچے ہیں وہ خالص سرخ ہیں چتکبرے نہیں ہیں تو اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان کی اولاد میں ماں باپ کے خلاف کوئی دوسرا رنگ ظاہر ہو اور اس کی وجہ یہ ہو کہ ماں باپ کے دادا پڑدادا میں کوئی کالا بھی ہو اور وہ رنگ اب ظاہر ہوا ہو' حاصل یہ ہے کہ بچے کے گورے یا کالے رنگ کی وجہ سے یا نقوش وغیرہ کے اختلاف کی وجہ سے یہ شبہ نہ کرنا چاہیے کہ یہ میری اولاد نہیں جب تک کہ دلیل قطعی سے اس کا ثبوت نہ ہو مثلاً بیوی سے صحبت ہی نہ کی ہو اور اس کو اولاد پیدا ہو جائے۔

٣٣١٢- (٩) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَاِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَیْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌفَقَالَ اِنَّهٗ ابْنُ اَخِیْ وَ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِیْ كَانَ عَهِدَاِلَیَّ فِیْهِ وَ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَ ابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((هُوَلَكَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)) ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ ((اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شِبْهِهٖ بِعُتْبَةَ)) فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ وَ فِیْ رِوَایَةٍ قَالَ هُوَ ((اَخُوْكَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْهِ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٧٤٥ ومسلم الحدیث رقم (٣٦-١٤٥٧) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٢٧٣ والترمذی الحدیث رقم ١١٥٧ والنسائی الحدیث رقم ٣٤٨٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٠٤ والدارمی الحدیث رقم ٢٢٣٦ والموطا الحدیث رقم ٢٠ من كتاب الاضحیة واحمد فی المسند ٦/ ١٢٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے تو اس کو اپنی طرف لے لینا پس جب کہ ہوا سال فتح مکہ کا' اس کو سعد نے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے پس دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سعد رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی اس لڑکے کے حق میں کہ اس کو تو لے لینا اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے' اس کے فرش پر پیدا ہوا ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عبدزمعہ وہ تیرے لیے ہے لڑکا واسطے صاحب ❶ بچھونے کے ہے اور زانی کے لیے پتھر (یعنی رجم) ہے'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ کو فرمایا: ''تو اس سے پردہ ❷ کر اس لیے کہ اس کی عتبہ کے ساتھ مشابہت دیکھی'' پس اس لڑکے نے سودہ کو نہ دیکھا یہاں تک کہ اللہ سے ملاقات کی۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تیرا بھائی ہے اے عبد بن زمعہ اس لیے کہ وہ پیدا ہوا ہے اس کے باپ کے بچھونے پر۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جس کے نیچے اس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے ہو' خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفہ سے ہے تو اس کی قسمت میں پتھر ہیں یعنی وہ مالک نہیں۔

❷ ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا تھیں تو یہ بچہ جب زمعہ کا ٹھہرا تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا بھائی ہوا لیکن چونکہ مشابہت اس کی عتبہ سے پائی گئی لہٰذا احتیاطاً آپ نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔

٣٣١٣- (١٠) وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ ((اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَاَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَّعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْغَطَّيَا رُؤُوْسَهُمَا وَ بَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٧١ ومسلم الحدیث رقم (٣٨- ١٤٥٩) وابو داؤد الحدیث رقم ٢٢٦٧ والنسائی الحدیث رقم ٣٤٩٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٤٩ واحمد فی المسند ٦/ ٢٢٦)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور وہ خوش تھے تو فرمایا: ''اے عائشہ! کیا نہیں جانا تو نے یہ کہ مجزز مدلجی آیا پس جب اس نے اسامہ اور زید کو اس حال میں دیکھا کہ وہ دونوں چادر اوڑھے ہوئے تھے اور اپنا سر ڈھانپے ہوئے تھے اور ان کے قدم ظاہر تھے پس مجزز نے کہا کہ یہ قدم ❶ بعض ان کا بعض سے ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہے باوجود اختلاف رنگ کے، چونکہ کفار مجزز کے قول پر اعتماد رکھتے تھے اس لئے آپ خوش ہوئے کہ لوگوں کا طعن دور ہو گیا اور بدگمانی رفع ہوگئی، جو کہتے تھے کہ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کا بیٹا نہیں ہے، اس لئے کہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ گورے رنگ کے تھے اور سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کالے رنگ کے۔

٣٣١٤- (١١) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَيَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٦٦ ومسلم الحدیث رقم (١١٥٤- ٦٣) وابن ماجه الحدیث رقم ٢٦١٠ والدارمی الحدیث رقم ٢٨٦٠ واحمد فی المسند ٥/ ٤٦)

سیدنا سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے، حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہیں تو اس پر بہشت حرام ہے۔'' (بخاری، مسلم)

٣٣١٥- (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ)) (متفق علیه) وَقَدْذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فِيْ بَابِ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ٦٧٦٨ ومسلم الحدیث رقم (١٣- ٦٢) واحمد فی المسند ٢/ ٥٢٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ اعراض کرو اپنے باپوں سے، پس جس شخص نے اپنے باپ سے اعراض کیا تو اس نے ❶ کفر کیا۔'' (بخاری، مسلم) اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ما من احد اغیر من اللہ باب صلوٰۃ الخسوف میں ذکر کی گئی۔

فوائد الحدیث: ❶ ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کو باپ بتلائے تو وہ شخص بہشت سے محروم ہے اور ثابت ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل خود کو سید بتلاتے ہیں تو وہ بہت برا کرتے ہیں کہ جو بہشت کو چھوڑ کر دوزخ کی تیاری کرتے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٣٣١٦- (١٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَّنْ لَّيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ وَلَنْ يُّدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی والدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٢٦٣ والنسائی الحدیث رقم ٣٤٨١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٤٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٢٣٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''جب لعان کی آیت اتری' جو عورت کہ شامل کرے ❶ کسی قوم میں جو اس میں سے نہیں تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنے بہشت میں ہرگز داخل نہیں کرے گا اور جو شخص اپنے بیٹے کا انکار کرے حالانکہ وہ ❷ اس کی طرف دیکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے پردہ کرے گا اور اس کو خلائق کے سامنے اگلے اور پچھلوں میں رسوا کرے گا۔'' (ابوداؤد' نسائی' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی کا بیٹا ہو اور کسی دوسرے کی طرف جھوٹ موٹ منسوب کرے۔

❷ اس حدیث میں اس شخص کی بے رحمی اور سخت دلی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے جو اپنے بیٹے کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بیٹا میرا نہیں ہے حالانکہ اس کا بیٹا اس بے رحم کی طرف دیکھتا ہے یا ''ہو'' کی ضمیر راجع ہے مرد کی طرف اور ''الیہ'' کی ''ولد'' کی طرف' مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جانتا ہے کہ یہ میرا ہی فرزند ہے اور پھر انکار کرتا ہے اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ نہ عورت ولد الزنا کو اپنے خاوند کی طرف منسوب کرے اور نہ ہی مرد دیدہ دانستہ بچہ کا انکار کر کے عورت پر زنا کی تہمت لگائے۔

٣٣١٧- (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اِنَّ لِیْ امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ)) فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طَلِّقْهَا)) قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّهَا قَالَ ((فَاَمْسِكْهَا اِذًا)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِیُّ) وَقَالَ النَّسَائِیُّ رَفَعَهٗ اَحَدُ الرُّوَاةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٠٤٩ والنسائی الحدیث رقم ٣٤٦٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میری ایک بیوی ہے کہ جو چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں ❶ ہٹاتی' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو طلاق دے دے' اس نے کہا' میں اس سے محبت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: ''پھر اس کو روک کے رکھ۔'' (ابوداؤد' نسائی) اور نسائی نے کہا کہ اس کے راویوں میں سے ایک نے پہنچایا ابن عباس رضی اللہ عنہ تک اور اس کو وصل کیا ہے اور ایک نے اس کے راویوں میں سے نہیں پہنچایا اور وصل نہیں کیا' نسائی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو کوئی اس سے بدکاری کا ارادہ کرتا ہے وہ اس سے انکار نہیں کرتی۔

۳۳۱۸- (۱۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اِدَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ فَقَضٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ وَلَا يُلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اَنْكَرَهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْمِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَلْحَقُ بِهٖ وَلَا يَرِثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ الَّذِيْ اِدَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْ اَمَةٍ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٢٦٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٤٦ والدارمي الحديث رقم ٣١١٢ واحمد في المسند ٢/ ٢١٩)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ''جو بچہ کہ شامل کیا گیا ورثا میں اس کے اس باپ کے مرنے کے بعد کہ یہ بچہ اس کی طرف نسبت کیا گیا ہے (اور) اس کے باپ کے ورثا نے اس کا ❶ دعویٰ کیا ہے تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ جو بچہ ایسی لونڈی سے پیدا ہو کہ اس کا باپ اس روز اس لونڈی کا مالک ہو جس روز اس نے اس سے صحبت کی ہے تو وہ بچہ اس شخص کے نسب میں شامل ہو گیا جس نے اس کو ملایا اور اس کے لئے اس میراث میں سے کوئی حصہ نہیں جو اس کے ملانے سے پہلے تقسیم کی گئی ہے اور جو میراث اس کے ملائے جانے کے بعد پائی اور تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس میں اس کا حصہ ہے اور نہیں شامل ہو سکتا نسب میں وہ بچہ جس کے باپ نے اس کا انکار کیا ہے ❷ پھر وہ بچہ اگر ایسی لونڈی سے پیدا ہو کہ اس کا باپ اس لونڈی کا مالک نہیں تھا ❸ یا آزاد عورت سے پیدا ہو کہ اس سے زنا کیا تھا تو بے شک وہ نہ اس کے نسب میں شامل ہوگا اور نہ ہی وارث ❹ ہوگا اگرچہ خود اس بچہ کے باپ نے ہی اس کا دعویٰ کیا ہو پس وہ بچہ ولد الزنا ہے ❺ خواہ آزاد عورت سے ہو یا لونڈی سے۔'' ❻ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ کہ یہ ہمارے مورث کا بچہ ہے۔ ❷ یعنی یوں کہتا تھا کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے تو ورثا کے ملانے سے وہ اب اس کا بچہ نہ ہوگا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً زید مر گیا اس کی ایک لونڈی تھی اس سے ایک بچہ تھا اب زید کے مرنے کے بعد اس کے تمام یا بعض ورثا نے قبول کیا کہ یہ بچہ زید ہی کا ہے تو وہ زید کا بچہ قرار پائے گا۔ تمام ورثا کے مقابلہ کے کہ اگر تمام نے اس کو قبول نہیں کیا تو صرف بمقابلہ ان ورثا کے جنھوں نے قبول کیا اور جنھوں نے قبول نہیں کیا ان کے حصہ پر اس بچہ کا اثر نہ پڑے گا' یہ اس وقت ہے کہ جب شہادت کا مکمل ثبوت نسب کے لئے موجود نہ ہو' اگر مکمل شہادت سے نسب ثابت ہو تو تمام ورثا کے مقابل اس کا نسب ثابت ہو جائے گا اور تمام کے حصوں پر اس کا اثر پڑے گا اور پہلی صورت میں بھی نسب اس وقت ثابت ہوگا جب زید نے حالت حیات میں اس بچہ سے انکار نہ کیا ہو بلکہ اس بچہ کو اپنا کہا ہو یا خاموش رہا ہو' اگر یہ ثابت ہو جائے کہ زید نے اس بچہ سے انکار کیا تھا تو اس کا نسب ثابت نہ ہوگا اگرچہ ورثا اس بات کو مان بھی لیں کہ یہ زید ہی کا بیٹا ہے۔ ❸ یعنی اس دن جس دن اس سے صحبت کی تھی۔ ❹ یعنی اگرچہ اس مرد کے وارث اس بچہ کو اس مرد سے ملائیں۔ ❺ اور نہ وارث ہوگا کیونکہ وہ ولد الزنا ہے۔ ❻ یعنی مرد کے کنبہ والوں سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

۳۳۱۹- (۱۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مِنَ الْغَيْرَةِ مَايُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَايُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَايُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((فِي الْبَغْيِ)) (رواه احمد و ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲٦۵۹ والنسائی الحدیث رقم ۲۵۵۸ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۲٦ واحمد فی المسند ۵/ ٤٤۵)

سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بعض غیرت وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے اور بعض غیرت وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مکروہ رکھتا ہے پس وہ غیرت کہ جسے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے وہ غیرت ہے کہ ❶ جو مقام شک میں ہو اور بعض وہ غیرت ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ مکروہ رکھتا ہے تو غیرت کرنا غیر مقام ❷ شبہ میں ہے اور بعض تکبر وہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ مکروہ رکھتا ہے اور بعض تکبر وہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پس وہ تکبر کہ جس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے وہ لڑائی کے وقت ❸ آدمی کا تکبر کرنا اور اس کا صدقہ دینے کے وقت تکبر کرنا ❹ ہے اور وہ تکبر کہ جس کو اللہ تعالیٰ مکروہ رکھتا ہے تو اس کا فخر کرنے میں تکبر کرنا ہے۔'' اور ایک روایت میں فی الفخر کے بجائے فی البغی آیا ہے (احمد ابوداؤد نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ مثلاً اس کی بیوی یا لونڈی بیگانوں کے پاس ہار سنگھار لگا کے جائے یا بیگانے اس کے پاس آئیں۔
❷ یعنی بلاوجہ ہی اس کو وسواس آتا ہے کہ میری بیوی بدکار ہو گی حالانکہ اس کی بدی پر کوئی دلیل نہیں ہے۔
❸ یعنی جب کفار سے مقابلہ ہو تو اپنی شجاعت بیان کرے اور کفار کی حقارت۔
❹ یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے دینے کے وقت بے پرواہی سے دے اور دل کی خوشی کے ساتھ خرچ کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۳۲۰- (۱۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا اِبْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَادَعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۲۷٤)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور شعیب نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا' اے اللہ کے رسول! فلاں میرا بیٹا ہے' میں نے زمانہ جاہلیت میں اس کی ماں سے زنا کیا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں دعوی کرنا اسلام میں' گئی ❶ بات جاہلیت کی بچہ واسطے صاحب فراش کے ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے۔'' (یعنی رجم) (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس دور میں جو بچہ زنا سے پیدا ہوتا تھا اس کا دعویٰ زانی کرتا تھا اور اس سے نسب ثابت ہو جاتا تھا۔ اب اسلام میں یہ بات درست نہیں۔

۳۳۲۱ - (۱۸) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَآءِ لَامُلَاعَنَةَ بَیْنَهُنَّ اَلنَّصْرَانِیَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْیَهُوْدِیَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ)) **(رواه ابن ماجة)** (ابن ماجه الحدیث رقم ۲۰۷۶)

انہی (عمرو) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''چار قسم کی عورتیں ہیں کہ ان کے درمیان لعان ❶ نہیں نصرانیہ عورت کہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو' یہودیہ عورت کہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو' آزاد ❷ عورت کہ جو غلام کے نکاح میں ہو اور لونڈی کہ جو آزاد کے نکاح میں ہو۔'' (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر چہ خاوند ان کو زنا کی تہمت لگائے۔

❷ اس صورت میں غلام کو حد قذف پڑے گی اور باقی تینوں صورتوں میں نہ لعان ہے اور نہ ہی خاوند کو حد پڑے گی غرض یہ ہے کہ لعان مومنہ اور آزاد عورت کی تہمت سے لازم آتا ہے اگر عورت کافرہ ہو یا لونڈی یا اس کو حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا۔

۳۳۲۲ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِیْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ اَنْ یَّتَلَاعَنَا اَنْ یَّضَعَ یَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰی فِیْهِ وَ قَالَ ((اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ)) **(رواه النسائی)** (ابو داؤد الحدیث رقم ۲۲۵۵ والنسائی الحدیث رقم ۳۴۷۲)

سیدنا ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا: ''ایک شخص کو اس وقت کہ جب دو لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا حکم فرمایا: کہ وہ اپنا ہاتھ ❶ رکھ دے نزدیک پانچویں گواہی کے اس کے منہ پر' اور فرمایا: ''پانچویں گواہی واجب کرنے والی ہے۔'' (نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ ظاہر میں یہ اس بات کی تلقین ہے کہ اپنے اس کہنے سے ہاتھ رکھنے سے باز رہے گا۔

۳۳۲۳ - (۲۰) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَیْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَیْهِ فَجَآءَ فَرَاٰی مَااَصْنَعُ فَقَالَ ((مَالَكِ یَاعَائِشَةُ اَغِرْتِ)) فَقُلْتُ وَمَالِیَ لَایَغَارُ مِثْلِیْ عَلٰی مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((لَقَدْ جَآءَكِ شَیْطَانُكِ)) قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَعِیَ شَیْطَانٌ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ وَمَعَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((نَعَمْ وَلٰكِنْ اَعَانَنِی اللّٰهُ عَلَیْهِ حَتّٰی اَسْلَمَ)) **(رواه مسلم)** (مسلم الحدیث رقم (۷۰-۲۹۱۵) واحمد فی المسند ۶/ ۱۱۵)

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے پاس سے تشریف لے گئے' عائشہ ؓ نے کہا' میں نے آپ پر غیرت کی' پھر آپ آئے اور اس چیز کو دیکھا کہ جو میں کرتی تھی' تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! تیرے لیے کیا ہے کیا تو نے غیرت کی؟'' تو میں نے کہا' میرے لیے کیا ہے کہ نہ غیرت کرے مجھ جیسی آپ جیسے پر' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ تیرے پاس تیرا شیطان آیا ❶ عائشہ ؓ نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! اور آپ کے ساتھ بھی ہے فرمایا: ''ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر مدد دی ہے یہاں تک کہ میں سالم ❷ رہتا ہوں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شیطان نے تجھ کو وسواس میں ڈالا۔ ❷ یعنی اس کے وسوسہ سے۔

بَابُ الْعِدَّةِ

باب عدت کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٣٢٤ - (١) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ الشَّعِيْرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ ((لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِیْ)) قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِیْ فَقَالَ ((اَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ)) فَكَرِهْتُهٗ ثُمَّ قَالَ ((اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ)) فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَّاغْتُبِطْتُ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْهَا ((فَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِّلنِّسَاءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا نَفَقَةَ لَكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِیْ حَامِلًا))

(مسلم الحديث رقم ٣٦-١٤٨٠ وابوداؤد الحديث رقم ٢٢٨٤ والنسائی الحديث رقم ٣٢٤٥ واحمد والموطا الحديث رقم ٦٧ من كتاب الطلاق)

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ ابوعمرو بن حفص نے فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں دیں اور ابو عمرو غائب تھا' تو ابوعمرو کے وکیل نے فاطمہ کے لئے جو بھیجے' فاطمہ اس سے ناراض ہوئی' وکیل نے کہا اللہ کی قسم ہم پر تیرا کچھ حق نہیں' پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے کوئی نفقہ نہیں ❶ اور فاطمہ کو حکم فرمایا کہ سیدہ ام شریک کے گھر عدت گذارے'' پھر آپ نے فرمایا: ''وہ ایک عورت ہے کہ اس کے گھر میں میرے صحابہ آمدورفت رکھتے ہیں تو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزار اس لئے کہ وہ نابینا شخص ہے' تو اپنے کپڑے اتار سکتی ہے' پس جس وقت تو عدت گزار لے تو مجھ کو خبر کرنا'' فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا' جب میں نے عدت گزار لی تو میں نے آپ کو بتایا کہ معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے تو آپ نے فرمایا: ''ابوجہم اپنے کندھے سے اپنی لاٹھی نہیں اتارتا اور معاویہ ❷ مفلس ہے' اس کے پاس مال نہیں' تو اسامہ بن زید سے نکاح کر'' میں نے اس کو ناپسند کیا ❸ پھر آپ نے فرمایا: ''اسامہ سے نکاح کر'' میں نے اس سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بھلائی کی اور میں رشک کی گئی اور ایک روایت میں فاطمہ سے اس طرح روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا مرد ہے۔'' یہ مسلم نے نقل کیا اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خاوند نے اس کو تین طلاقیں

دیں تھیں پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تیرے لیے نفقہ نہیں مگر یہ کہ تو حاملہ ہو۔" ❹

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے اہل حدیث نے دلیل لی ہے کہ جس عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں اس کے لئے نہ نفقہ ہے اور نہ ہی رہائش' البتہ اگر حاملہ ہو تو بچہ جننے تک نفقہ اور رہائش مرد پر واجب ہے' خواہ وفات والی ہو یا طلاق بائن والی لیکن جمہور اور احناف نے اس حدیث کے خلاف کیا ہے اور کہتے ہیں کہ مطلقہ ثلاثہ کے لئے بھی خرچ دینا اور رہنے کے لئے مکان دینا واجب ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تاویل کرتے ہیں کہ تیرا خرچ اس پر واجب نہیں ہے' یعنی وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں' جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر واجب نہیں لیکن حدیث کا آخر کہ تیرا خرچ اس پر فرض نہیں مگر اس صورت میں کہ تو حمل والی ہو' ان کی اس تاویل کو باطل قرار دے رہا ہے۔

❷ سبحان اللہ' اللہ کی کیا قدرت ہے ایک دور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایسا تھا کہ مفلس تھے ایک پیسہ پاس نہ تھا پھر چند ہی روز کے بعد حق تعالیٰ نے ان کو ایسی بڑی بادشاہت دی کہ روم' شام' ایران' افغانستان' عرب' مصر سب ان کے زیر نگین تھے "و تعز من تشآء و تذل من تشآء" اور اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ دینے میں کسی کا عیب بیان کرنا درست ہے کہ مشورہ پوچھنے والا دھوکا نہ کھائے اور یہ غیبت میں داخل نہیں ہے۔

❸ اس لئے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا قریش کی شریف عورتوں میں سے تھیں اور سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ ایک حبشی عورت کے بیٹے تھے۔

❹ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سعید کا بھی یہی مذہب ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کے لئے سکنی اور نفقہ دونوں ہیں مثل مطلقہ رجعیہ کے' اسی لئے دونوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نقل مکان کی وجہ بیان فرمائی' روضہ میں سید علامہ نے کہا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب ام المومنین اور امیر المومنین کا انکار کرنا معلوم ہوا تو وہ بولیں میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "طلقوھن لعدتھن" یہاں تک کہ فرمایا "لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا" تو تین طلاق کے بعد کون سا امر پیدا ہو گا (یعنی رجعت کی امید نہیں تو نفقہ اور سکنی بھی واجب نہیں ہے۔ اور امام احمد اور امام نسائی رحمہ اللہ نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفقہ اور رہائش اس عورت کے لیے ہے جس کا مالک رجعت کا مالک ہو' امام احمد رحمہ اللہ نے زیادہ کیا کہ جب رجعت نہ کر سکتا ہو تو پھر نفقہ ہے اور نہ ہی رہائش۔

۳۳۲۵- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَّحْشٍ فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي النُّقْلَةِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ مَالِفَاطِمَةَ اَلَاتَتَّقِي اللّٰهَ تَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهَا لَاسُكْنٰى وَلَانَفَقَةَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۳۲۵ ومسلم الحدیث رقم (۵۴۔ ۱۴۸۱) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۲۹۲)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ویران مکان میں تھی' پس اس پر خوف (خطرہ محسوس) کیا گیا' اس لئے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مکان سے منتقل ہونے کی اجازت دی اور ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا ہے سیدہ فاطمہ کو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتی' آپ کا مقصد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس کہنے کی وجہ سے تھا کہ رہائش اور نفقہ نہیں۔ (بخاری)

۳۳۲۶- (۳) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُوْلِ لِسَانِهَا عَلٰى اَحْمَآئِهَا۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی السنة الحدیث رقم ۲۳۸۴)

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند کے رشتہ داروں پر اپنی زبان درازی کی وجہ سے منتقل کی گئی تھیں۔ (شرح السنہ)

۳۳۲۷- (۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِيْ ثَلَاثًا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ کو تین طلاقیں دی

فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَاِنَّهُ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْتَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٥٥-١٤٨٣) وابوداؤد الحديث رقم ٢٢٩٧ والنسائى الحديث رقم ٣٥٥٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٠٣٤ والدارمى الحديث رقم ٢٢٨٨)

گئی تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ کھجور کے درخت کے میوے کاٹے، پس ان کو ایک شخص نے نکلنے سے منع کیا، تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا: ''ہاں (جا کر) ❶ اپنی کھجور کے درخت کا پھل کاٹ لے ہوسکتا ہے کہ تو صدقہ دے یا تو احسان کرے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو عدت کے دوران میں بوقت ضروری کام گھر سے باہر نکلنا درست ہے، اہل حدیث کا یہی مذہب ہے۔

٣٣٢٨- (٥) وَعَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَآءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٥٣٢٠ والنسائى الحديث رقم ٣٥٠٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢٠٢٩ واحمد فى المسند ٤/ ٣٢٧)

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کے مرنے کے چند دنوں بعد بچہ جنا پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی پس اس نے نکاح کیا۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاملہ عورت کا اگر خاوند مر جائے تو اس کی عدت بچہ جننے کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے جب بچہ جنے تو نکاح کرسکتی ہے اور یہی اس حاملہ کا حکم ہے جو مطلقہ ہو اور سورۃ طلاق میں یہ حکم مذکور ہے۔

٣٣٢٩- (٦) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَآءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِاشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا)) مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ ((لَا)) ثُمَّ قَالَ ((اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْكَانَتْ اِحْدَا كُنَّ فِى الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِىْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ)) (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٣٣٦ ومسلم الحديث رقم ١٤٨٨ وابوداؤد الحديث رقم ٢٢٩٩

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا، اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا ہم ان میں سرمہ لگائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' اس نے دوبار پوچھا یا تین بار پوچھا تو ہر بار آپ فرماتے رہے: ''نہیں'' پھر فرمایا: ''سوائے اس کے نہیں کہ عدت چار ماہ اور دس دن ہے اور ❶ ایک وہ تمہاری جاہلیت میں سال پورا ہونے پر اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی۔'' (بخاری، مسلم)

والنسائي الحديث رقم ٣٥٣٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٠٨٤)

فوائد الحدیث: ❶ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک خراب اور تنگ کوٹھڑی میں چلی جاتی اور برے سے برے کپڑے پہنتی' نہ خوشبو لگاتی' نہ زینت کرتی' کامل ایک سال تک یہی ہوتا اور جب سال پورا ہو جاتا تو اونٹ کی مینگنی لاتے' عورت اس کو پھینک کر عدت سے باہر آ جاتی' نبی ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں تو ایسی تکلیف ایک سال تک سہتی تھیں اب صرف چار ماہ دس دن عدت مقرر ہوئی ہے تو اس میں زینت سے صبر کرنا کونسا مشکل ہے۔

٣٣٣٠ - (٧) وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا)) (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٥٣٣٤ ومسلم الحديث رقم (٥٨ـ ١٤٨٦) وابو داؤد الحديث رقم ٢٢٩٩ والترمذي الحديث رقم ١١٩٦ والنسائي الحديث رقم ٣٥٣٧ والدارمي الحديث رقم ٢٢٨٤ والموطا الحديث رقم ١٠١ من كتاب الطلاق)

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ اور سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا' آپ نے فرمایا: ''کسی عورت کو یہ لائق نہیں کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور کسی مردہ پر تین روز سے زیادہ سوگ رکھے مگر اپنے خاوند پر چار ماہ اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے۔'' (بخاری' مسلم)

٣٣٣١ - (٨) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ اِمْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ۔ (متفق عليه) وزاد ابو داؤد ((وَ لَا تَخْتَضِبُ)) (البخاري الحديث رقم ٥٣٤١ ومسلم الحديث رقم ٦٦ـ ٩٣٨ وابو داؤد الحديث رقم ٢٣٠٢ والنسائي الحديث رقم ٣٥٣٦ واحمد في المسند ٥/ ٨٥)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی مردہ پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر ❶ چار ماہ اور دس دن اور نہ کپڑا پہنے رنگین مگر رنگین بنا ہوا اور نہ سرمہ لگائے اور نہ خوشبو لگائے مگر جس وقت کہ حیض سے پاک ہو جائے کچھ استعمال ❷ کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہے۔'' (بخاری' مسلم) اور زیادہ کیا ابوداؤد نے ''اور نہ مہندی لگائے۔''

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لیے کسی عزیز کے ماتم میں تین روز سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں مگر اپنے خاوند کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ کرنا فرض ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سال بھر بوریا نشینی کرنا جیسا کہ ہندوستان میں اکثر رواج ہے یا محرم میں غم امام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا حلال نہیں بلکہ حرام ہے۔ ❷ یعنی فرج کی بدبو دور کرنے کے لیے اور قسط عود

ہندی کو کہتے ہیں اور اظفار بھی ایک قسم کی خوشبو ہے۔ اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث سے عدت والی کے لئے سرمہ کا حرام ہونا نکلتا ہے اگر چہ ضرورت ہو کیونکہ پہلی حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آپ نے آنکھوں میں تکلیف کے وقت بھی اس کو اجازت نہ دی اور موطا میں ایک حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ رات کو سرمہ لگائے اور دن کو صاف کر دے اور ان دونوں احادیث میں اس طرح تطبیق دی جائے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل درست نہیں اور اگر ضرورت ہو تو پھر بھی دن کو سرمہ ڈالنا درست نہیں رات کو درست ہے مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگائے اور ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو سوگ کرنا واجب ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے مگر اس کی تفصیل میں علماء کا اختلاف ہے' تو یہ سوگ ہر اس عورت پر واجب ہے جس کا خاوند مر جائے اگر چہ اس کے خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو یا وہ کم سن ہو یا لونڈی یا کافرہ ہو' یہی مذہب امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابوثور رحمہ اللہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک اگر عورت اہل کتاب میں سے ہو تو اس پر یہ عدت واجب نہیں ہے بلکہ مسلمان عورت سے عدت خاص ہے' اسی طرح لونڈی اور نابالغ عورت پر بھی عدت وفات واجب نہیں ہے اور ام ولد پر تو بالاجماع عدت واجب نہیں ہے اسی طرح اس لونڈی پر جس کا مالک مر جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۳۳۲ - (۹) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَآءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَّمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَعَمْ)) فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ فَقَالَ ((اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ)) قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ (رواه مالك و الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و الدارمی) (ابوداؤد الحديث رقم ۲۳۰۰ والترمذی الحديث رقم ۱۲۰٤ والنسائی الحديث رقم ۳۵۳۲ وابن ماجه الحديث رقم ۲۰۳۱ والدارمی الحديث رقم ۲۲۸۷ والموطا الحديث رقم ۸۷ الحديث رقم ۲۰۳۱

سیدہ زینب بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا نے جو کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہے' نے اس کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ پوچھنے کے لیے آئی کہ وہ قبیلہ بنی خدرہ میں اپنے کنبہ کے پاس چلی جائے کیونکہ اس کا خاوند اپنے غلاموں کو جو کہ بھاگ گئے تھے ڈھونڈ ھنے کے لیے نکلا تھا تو اس کو غلاموں نے مار ڈالا' فریعہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے کنبہ کی طرف چلی جاؤں اس لیے کہ میرے خاوند نے مجھے مکان میں نہیں چھوڑا کہ جس کا وہ مالک ہو اور نہ میرے پاس نفقہ ہے' فریعہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں'' پس میں واپس ہوئی یہاں تک کہ جب حجرہ یا مسجد میں پہنچی تو مجھے آپ نے بلایا اور فرمایا: ''اپنے گھر ❶ ٹھہری رہو یہاں تک کہ کتاب اپنی مدت تک پہنچے'' ❷ فریعہ نے کہا پس میں عدت بیٹھی اس گھر میں چار ماہ اور دس دن (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' داری)

و الدارمی الحدیث رقم الموطا الحدیث رقم ۸۷ من کتاب الطلاق)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اسی گھر میں ٹھہر جہاں تیرے خاوند کے مرنے کی خبر آئی۔
❷ یعنی قرآن کی مدت چار ماہ دس دن ہے' امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا لیکن جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو دن میں اپنے کاموں کے لئے نکلنا درست ہے کیونکہ اس کو نفقہ نہیں ہے لیکن رات کو اسی گھر میں رہنا چاہیے اہل حدیث کے نزدیک بھی جہاں خاوند کے مرتے وقت یا موت کی خبر کے وقت ہو وہیں عدت گزارے اس حدیث کی رو سے۔

٣٣٣٣- (١٠) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْسَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ ((مَاهٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ)) قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ ((اِنَّهٗ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَاءِ فَاِنَّهٗ خِضَابٌ)) قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَاْسَكِ)) (رواه ابو داوٗد والنسائی) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٢٣٠٥ والنسائی الحدیث رقم ٣٥٣٧ والموطا الحدیث رقم ١٠٨ من کتاب الطلاق)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اس وقت کہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ ❶ فوت کئے گئے تھے میں نے اپنے منہ پر ایلوا لگایا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اے ام سلمہ! یہ کیا ❷ ہے؟'' میں نے کہا' یہ تو ایلوا ہے' نہیں ❸ اس میں خوشبو' آپ نے فرمایا: ''یہ چہرے کو روشن کرتا ہے تو نہ لگا اس کو مگر رات ❹ کو اور دن میں اس کو دھو ڈال اور خوشبو کے ❺ ساتھ کنگھی نہ کر اور مہندی کے ساتھ کنگھی نہ کر' اس لئے کہ مہندی ❻ رنگ ہے'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کس چیز کے ساتھ میں کنگھی کروں؟ آپ نے فرمایا: ''بیری کے پتوں کے ساتھ کنگھی کر' تو اپنے سر کو اس کے ساتھ لیپ ❼ کر۔'' (ابوداؤد ونسائی)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند تھے۔ ❷ یعنی تو نے عدت میں کیا لگایا ہے۔
❸ کہ جو سوگ میں ممنوع ہو۔ ❹ یعنی اس لئے کہ یہ قصد زینت سے بعید تر ہے۔ ❺ یعنی خوشبو آلودہ کنگھی نہ کر۔ ❻ یعنی سرخ رنگ ہوتا ہے اور وہ سوگ میں ممنوع ہے اور مہندی میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔ ❼ یعنی بہت ڈال وہ بالوں پر' یہاں تک کہ ڈھانپ لے تیرے بالوں کو' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوگ والی عورت خوشبودار تیل نہ لگائے اور اس پر سب کا اجماع ہے اور غیر خوشبودار میں اختلاف ہے اور اس کو کسمب کپڑے پہننا جائز نہیں ہے اور گیرو سے رنگے ہوئے کا اور نہ زیور کا اور سرمہ لگانا بھی جائز نہیں آئندہ حدیث میں یہ صاف مذکور ہے۔

٣٣٣٤- (١١) وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَاتَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ۔ (رواه ابو داوٗد والنسائی) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٢٣٠٤ والنسائی الحدیث رقم ٣٥٣٥ واحمد فی المسند ٦/ ٣٠٢)

انہی (ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت کا خاوند مر جائے تو وہ نہ کسمب کا رنگا ہوا کپڑا پہنے' نہ گیرو کا رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے' نہ مہندی لگائے اور نہ ہی سرمہ لگائے۔'' (ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٣٣٥- (١٢) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتْ اِمْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَ قَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَ بَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ. (رواه **مالك**) (الموطا الحديث رقم ٥٦ من كتاب الطلاق)

سیدنا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب احوص شام میں مرگیا تو اس وقت اس کی بیوی حیض کے تیسرے خون میں داخل ہو چکی تھی اور اس کو احوص نے طلاق دی تھی تو سیدنا معاویہ ❶ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا ان سے یہ مسئلہ پوچھتے تھے' سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ وہ عورت جس وقت کہ حیض کے تیسرے خون میں داخل ہوگئی تو وہ اس (احوص) سے الگ ہوگئی اور وہ اس سے الگ ہو گیا' نہ وہ اس کا وارث ہوگا اور نہ یہ اس کی وارث ہو گی۔ (مالک)

فوائد الحدیث: ❶ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ احوص کی عورت طلاق کی عدت بیٹھی ہے کیونکہ احوص اس کو مرنے سے پہلے طلاق دے چکا ہے' نہ کہ وفات کی عدت۔

٣٣٣٦- (١٣) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رُفِعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْاَشْهُرِ ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ. (رواه **مالك**) (الموطا الحديث رقم ٧٠ من كتاب الطلاق)

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو عورت کہ طلاق دی گئی پھر اس کو ایک یا دو حیض آئے پھر اس کا حیض موقوف ہوگیا تو وہ عورت نو ماہ انتظار کرے' پھر اگر اس کو حمل ظاہر ہوا تو اس کا حکم ظاہر ہے اور اگر حمل ظاہر نہ ہوا تو نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارنے کے بعد پھر حلال ہو۔ (مالک)

بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ

استبراء ❶ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٣٣٧- (١) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا اَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ ((اَيُلِمُّ بِهَا)) قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ((لَقَدْ هَمَمْتُ

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو بچہ جننے کے قریب تھی ❶ آپ نے اس کا احوال پوچھا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہ فلاں کی لونڈی ہے'

اَنْ اَلْعَنَهٗ يَدْخُلُ مَعَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَمْ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَلَا يَحِلُّ لَهٗ)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۳۹ ـ ۱٤٤۱ وابوداؤد الحدیث رقم ۲۱۵٦ والدارمی الحدیث رقم ۲٤۷۸ واحمد فی المسند ٦/ ٤٤٦)

آپ نے فرمایا: ''کیا وہ اس سے صحبت کرتا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''میں نے قصد کیا تھا کہ میں اس کو لعنت کروں ایسی لعنت کہ جو اس کے ساتھ اس کی قبر میں داخل ہو کس طرح خدمت کو کہے گا فرزند اپنے کو حالانکہ یہ اس کو حلال نہیں یا کس طرح سے غیر فرزند کو وارث کرے گا حالانکہ یہ اس کو حلال نہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کافروں کی شوہر والی عورتیں جب مسلمانوں کے ہاتھ آ جائیں تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا' اب جس کے ملک میں آئیں تو بعد اس کے کہ ایک حیض انہیں آ جائے ان سے بلا تردد صحبت کر سکتا ہے اور ایک حیض تک انتظار کرنے کا نام استبراء ہے اور یہی حکم ہے اس لونڈی کا جس کو خرید کر لے یا وصیت سے ہاتھ لگے یا ہبہ سے یا ترکہ میں ملے۔

❷ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اگر مالک نے اس کو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اس کو پہلے خاوند کا حمل ہو تو اس نے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث بنایا اور حالانکہ کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں اور اگر مالک نے اس کو اپنا بیٹا نہ کہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اس کو غلام بنانا اور اس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیوں کر درست ہو گا' خلاصہ یہ ہے کہ نسب کا خلط کرنا درست نہیں' اسی لیے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاق والی سوائے حیض آئے' یا بغیر لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا درست نہیں تاکہ نطفہ میں شبہ نہ پڑے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۳۳۸ - (۲) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَبَايَا اَوْطَاسٍ لَاتُوْطَأُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ وَلَا غَيْرُذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً)) (رواه احمد و ابوداؤد و الدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۱۵۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۹۹۵ واحمد فی المسند ۳/ ٦۲)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کیا' آپ نے اوطاس کے قیدیوں کے بارہ میں فرمایا: ❶ ''نہ صحبت کی جائے کوئی حاملہ عورت یہاں تک کہ وہ بچہ کو جنم دے لے اور نہ صحبت کی جائے غیر حاملہ سے یہاں تک کہ اسے ایک حیض آ چکے۔'' (احمد' ابوداؤد' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ اوطاس ایک موضع ہے طائف کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی شادی شدہ عورتیں جب غازیوں کے ہاتھ آ جائیں اور قید ہو جائیں تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا' اب جس کی ملکیت میں آئیں تو بعد اس کے کہ ایک حیض انہیں آ جائے ان سے صحبت بلا تردد خطر جائز ہے اور اگر قید کے وقت وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد صحبت جائز ہے' امام شافعی رحمہ اللہ اور جو لوگ ان کے موافق ہیں ان کا یہ مذہب ہے کہ بت پرستوں اور ان مشرکوں کی قیدی عورتیں جن کے پاس آسمانی کتاب نہیں ہے ان سے صحبت جائز نہیں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور یہ عورتیں جو غزوہ اوطاس میں ہاتھ آئیں یہ بھی مشرکین عرب کی تھیں جو اہل کتاب نہ تھے' تو ان کی تاویل وہ اس طرح کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو ان کی صحبت میں تامل ہوا تو ان کے اسلام لانے کے بعد ہوا اور اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ ایک لونڈی ایک مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ فروخت ہو گئی تو اب دوسرے خریدار کو اس سے صحبت جائز ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ٹوٹ گیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ''و ماملکت ایمانکم'' عام فرماتا ہے اور باقی علماء کا مذہب

ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص انہیں عورتوں کے لئے ہے جو قید میں آئی ہوں نہ کہ ان کے لئے جو فروخت ہوئیں۔

۳۳۳۹- (۳) وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لَايَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْقِيَ مَآءَهٗ زَرْعَ غَيْرِهٖ يَعْنِيْ اِتْيَانَ الْحُبَالٰى وَلَايَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّقَعَ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِءَ هَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَرَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ زَرْعَ غَيْرِهٖ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ۲۱۵۸ والترمذی الحديث رقم ۱۱۳۱ واحمد فی المسند ۴/ ۱۰۸)

سیدنا رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن فرمایا: ''اس شخص کے لیے کہ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' درست نہیں کہ وہ اپنا پانی اپنے غیر کی کھیتی میں ❶ پلائے' یعنی حمل والی عورت سے صحبت کرنا اور اس شخص کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' درست نہیں کہ وہ صحبت کرے کسی قیدی عورت سے یہاں تک کہ اس کو استبراء کرے اور اس شخص کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو درست نہیں کہ غنیمت کی چیز فروخت کرے جب تک کہ وہ تقسیم نہ ہو جائے (ابوداؤد اور ترمذی نے قول زرع غیرہ تک نقل کی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس عورت سے صحبت کرنا حلال نہیں ہے جس کو غیر کا حمل ہو جب تک کہ اس کا حمل وضع نہ ہو جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۳۴۰- (۴) عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَيْضَةٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَّا تَحِيْضُ وَيَنْهٰى عَنْ سَقْيِ مَآءِ الْغَيْرِ۔ (رواہ رزین)

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے' مجھے یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی لونڈیوں کو ایک حیض کے ساتھ اور تین ماہ کے ❶ ساتھ حکم فرماتے تھے اگر ان عورتوں میں سے ہو کہ نہیں حیض والیاں اور غیر کے پانی پلانے سے منع فرماتے تھے۔ (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس لونڈی کو حیض نہ آتا ہو اس کا استبراء حاصل ہوتا ہے تین ماہ کے ساتھ اور جمہور کے نزدیک ایک مہینہ کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے۔

۳۳۴۱- (۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَاُ اَوْ بِيْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِئُ الْعَذْرَاءُ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جس وقت کہ ہبہ کی جائے لونڈی کہ جو صحبت کی جاتی تھی یا فروخت کی جائے یا آزاد کی جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے رحم کو ایک حیض کے ساتھ پاک کرے اور کنواری پاک ❶ نہ کرے۔ (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ یہی قاضی شریح کا فتویٰ ہے کہ باکرہ کو استبراء کی ضرورت نہیں ہے' اور جمہور کے نزدیک باکرہ کے لئے بھی استبراء ہے بسبب عموم حدیث اوطاس کی لونڈیوں کے' اس باب میں مؤلف علامہ نے اس عورت کی عدت بیان نہیں کی جس کا خاوند گم ہو

جائے اور موطا میں امام مالک نے اس عورت کی عدت کا باب مقرر کیا ہے جس کا خاوند گم ہو جائے اور اس میں سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کی روایت کو بیان کیا ہے جو انہوں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور اس کا پتہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے تو جس روز سے اس کے گم ہونے کی خبر ہوئی ہے اس روز سے چار برس تک عورت انتظار کرے چار برس کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزار کر اگر چاہے دوسرا نکاح کر لے' سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی مروی ہے' بعض نے کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر اجماع کیا ہے اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جب تک کہ اس کے خاوند کے ہم عمر تمام لوگ مر نہ جائیں اس عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں۔

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ

نفقات اور مملوک کے حق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٣٤٢- (١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَاسُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِىْ مَايَكْفِيْنِىْ وَوَلَدِىْ اِلَّا مَااَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَلَا يَعْلَمُ فَقَالَ ((خُذِىْ مَايَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ)) (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٣٦٤ ومسلم الحديث رقم (٧- ١٧١٤) وابوداوٗد الحديث رقم ٢٢٥٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٩٣)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ ہند بنت عتبہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! ابوسفیان بخیل آدمی ہے اور مجھ کو اس قدر نہیں دیتا جو مجھ کو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر وہ چیز کہ میں اس کے مال سے لوں جب کہ اسے معلوم نہ ہو' تو آپ نے فرمایا: ❶ "اس قدر لے لے کہ جو تجھ کو اور تیری اولاد کو شرع کے مطابق کفایت کرے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے بقدر ضرورت اس کی اجازت کے بغیر لے لے تو درست ہے اس لیے کہ اس کا خاوند پر حق فرض ہے۔

٣٣٤٣- (٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٠- ١٨٢٢)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کو مال دے تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے ❶ اوپر اور اپنے گھر کے لوگوں پر خرچ کرے۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ محتاج پر خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کو دینا مقدم ہے اول خویش بعد درویش۔

٣٣٤٤- (٣) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ)) (رواه مسلم) (مسلم

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غلام کے لیے اس کا روٹی کپڑا ہے اور اس کو اس کی طاقت کے مطابق کام دیا جائے۔" (مسلم)

الحدیث رقم (٤١۔ ١٦٦٢) والموطا الحدیث رقم ٤٠ من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٧)

٣٣٤٥- (٤) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَايَغْلِبُهُ فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ)) **(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم ٦٠٥٠ ومسلم الحدیث رقم (٣٨۔ ١٦٦١) وابوداؤد الحدیث رقم ٥١٥٨ والترمذی الحدیث رقم ١٩٤٥ واحمد فی المسند ٥/ ١٦١)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا زیردست کیا ہے' تو ❶ جس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ اس کے بھائی کو اس کا زیردست کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو اس چیز سے کھلائے کہ جو خود کھائے اور اسے اس چیز سے پہنائے کہ جو وہ خود پہنے اور اسے اس کام سے تکلیف نہ دے کہ جو اس سے نہ ہو سکے اگر اس کو اس کام کی تکلیف دی کہ جو اس سے نہیں ہو سکتا تو اسے چاہیے کہ اس کام پر اس کی مدد کرے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث میں جو حکم ہے مملوک کو کھلانے پہنانے کا اس چیز سے جو کھاتا ہے اور پہنتا ہے مالک' تو وہ محمول ہے استحباب پر اور مملوک کا نفقہ مالک پر عرف کے موافق واجب ہے۔ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جیسا لباس خود پہنتے تھے ویسا ہی ان کا غلام پہنتا تھا' کسی نے ان سے سبب پوچھا تو انہوں یہ حدیث بیان کی۔ لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق مقدور بھر دینا واجب ہے۔ اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہیں اور گالی دینا درست نہیں ہے اگر کام بگاڑ دے تو جھڑکنا درست ہے اور مشکل کام کے لیے نہ کہے اگر کہے تو خود بھی اس کام میں اس کی مدد کرے۔

٣٣٤٦- (٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو جَآءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَفٰی بِالرَّجُلِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهٗ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ ((كَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ)) **(رواه مسلم)** (مسلم الحدیث رقم (٤٠۔ ٩٩٦) وابوداؤد الحدیث رقم ١٦٩٢ واحمد فی المسند ٢/ ١٩٣)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ان کا کارندہ آیا تو آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو نے غلاموں کو کھانے کا سامان دے دیا؟ اس نے کہا نہیں' انہوں نے کہا' جا اور ان کو کھانے کا سامان دے دو' اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ جس کی روزی اس کے ذمہ ہو وہ اس کو روک لے'' اور ایک روایت میں اس طرح ہے ''انسان کے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ جس کی روزی اس کے ذمہ ہے وہ اس کی روزی کو ضائع کردے۔'' (مسلم)

٣٣٤٧- (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهٗ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کسی کے لیے اس کا خادم کھانا تیار

طَعَامَهُ ثُمَّ جَآءَهُ بِهٖ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهٖ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ)) (رواہ مسلم) (البخاري الحديث رقم ٥٤٦٠ ومسلم الحديث رقم ٤٢-١٦٦٣ وابوداؤد الحديث رقم ٣٨٤٦ والترمذي الحديث رقم ١٨٥٣ والدارمي الحديث رقم ٢٠٧٤ واحمد في المسند ٢/ ٤٠٩)

کرے پھر وہ اس کے پاس کھانا لائے' حالانکہ اس نے اس کا دھواں اور اس کی گرمی اٹھائی ہے' پس اسے چاہیے کہ وہ اس کو اپنے ساتھ بٹھائے اور کھلائے اگر کھانا تھوڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے رکھ دے۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا سا کھانا دینا ضروری ہے' اگرچہ اس کا کھانا مقرر نہ ہو' یعنی مروت سے بعید ہے کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اٹھائے اور اس کھانے سے کچھ بھی نہ کھائے' لیکن ساتھ کھلانا واجب نہیں اگر کھلائے گا تو بہتر ہے کہ اپنا غرور کم ہوا۔

٣٣٤٨- (٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٥٤٦ ومسلم الحديث رقم ٤٣-١٦٦٤ وابوداؤد الحديث رقم ٥١٦٩ والموطا الحديث رقم ٤٤٣ من كتاب الاستئذان واحمد في المسند ٢/ ١٠٢)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلام جس وقت کہ اپنے مالک کی خیر خواہی کرتا ہے اور اللہ کی بندگی اچھی کرتا ہے' تو اس کے لئے ❶ اس کا دوہرا ثواب ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا۔

٣٣٤٩- (٨) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَطَاعَةِ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهُ)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رمق ٢٥٤٩ ومسلم الحديث رقم (٤٦ـ ٦٦٧) واحمد في المسند ٢/ ٢٧٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مملوک کے لیے اچھا ہے یہ کہ وفات دے اس کو اللہ ساتھ اچھی کرنے عبادت پروردگار اپنے کے اور اطاعت مالک اپنے کے' مملوک کے لئے یہ اچھا ہے۔ ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ ان دونوں احادیث میں مالک کے تابعدار عابد غلام کی تعریف اس لیے فرمائی کہ اس نے دو مالکوں کو راضی کیا' حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی اور اسی لئے دوہرے ثواب کے لائق ہوا۔

٣٣٥٠- (٩) وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ))

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی کوئی نماز قبول

(وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ) قَالَ ((اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ ((اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٢٤ - ٧٠ والنسائی الحديث رقم واحمد فی المسند ٤/ ٣٦٥)

نہیں کی جاتی۔'' جریر کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام بھاگ گیا تو بری ❶ ہوا اس سے ذمہ'' جریر کی ایک روایت میں ہے کہ: ''جو غلام اپنے مالکوں سے بھاگ جاتا ہے تو وہ کفر کا ارتکاب کرتا ہے یہاں تک کہ ان کے پاس واپس آ جائے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اسلام کا ذمہ اور اس کا عہد اور یہ تشدید اور تغلیظ پر محمول ہے اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان ''پس بھاگنے والا کافر ہو گیا'' اگلی روایت میں ہے اور بعض نے کہا اس سے وہ غلام مراد ہے جو دار الحرب میں چلا جائے اور ان کے ساتھ مل جائے یا فرار کو حلال جانے جو کہ معصیت ہے۔ بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ آقا پر اس کی فراری کی حالت میں اس کی طرف سے دیت دینا واجب نہیں ہے اور اگر اس نے کسی کو مار ڈالا ہے اور اس کا نفقہ اس پر واجب ہے اور کفر سے آقا کے احسان کی ناشکری مراد ہے۔

٣٣٥١ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٨٥٨ ومسلم الحديث رقم ٣٧ - ١٦٦٠ وابوداوٗد الحديث رقم ٣١٦٥ والترمذی الحديث رقم ١٩٤٧ واحمد فی المسند ٢/ ٥٠٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابو القاسم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو کوئی اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائے اور وہ اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن مالک کو کوڑے مارے ❶ جائیں گے مگر یہ کہ ہو غلام جیسے کہا مالک نے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جو کسی کو حرام کاری کا عیب لگائے اور چار گواہ نہ لا سکے تو حاکم اس کو اسی (٨٠) کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگائے گا تو دنیا میں نہ مارا جائے گا لیکن قیامت میں کوڑے کھائے گا۔

٣٣٥٢ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَأْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٣٠ - ١٦٥٧) واحمد فی المسند ٢/ ٦١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''جو شخص اپنے غلام پر حد قائم کرے حالانکہ اس نے حد والا کوئی کام نہیں کیا یا اس کو طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کر دے۔'' (مسلم)

٣٣٥٣ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی' ابو مسعود یاد رکھ! اللہ تعالیٰ تجھ پر' تجھ سے ❶ غلام پر' زیادہ قادر ہے' (ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب) میں نے اپنے پیچھے دیکھا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ ((اَمَالَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْلَمَسَّتْكَ النَّارُ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٣٥-١٦٥٩ وابوداوٗد الحديث رقم ٥١٥٩ والترمذی الحديث رقم ١٩٤٨)

تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! یہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے' آپ نے فرمایا: ''آگاہ رہو اگر تو آزاد نہ کرتا تو تجھ کو دوزخ کی آگ جلاتی'' یا فرمایا: ''تجھ کو آگ لگتی''۔ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ تجھ پر قادر ہے' مقصد یہ ہے کہ تو بھی اللہ کا گناہ گار غلام ہے اور اللہ تعالیٰ کو عذاب کرنے کی تجھ سے بہت زیادہ قدرت ہے۔ اس حدیث میں ارشاد ہے کہ مالک لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ اس کا انجام دوزخ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٣٠٤- (١٣) وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ ((مَالًا وَاِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ اِلٰى مَالِيْ قَالَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوْامِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ)) (رواه ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداوٗد الحديث رقم ٣٥٣٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٩٢ واحمد فی المسند ٢/ ٢١٤)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا کہ میرے پاس مال ہے اور میرا والد میرے مال کا ضرورت مند ہے آپ نے فرمایا: ''تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہے' اس لیے کہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی سے ہے اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔'' ❶ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

فوائد الحديث: ❶ اگر والدین محتاج ہوں تو ان کا خرچ بیٹے پر واجب ہے جب وہ خود کمانے کے قابل نہ ہوں اور اگر محتاج نہ ہوں اور نہ ہی عاجز ہوں تو پھر بھی بیٹے کی رضامندی سے اس کے مال میں سے کھا سکتے ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کا مال کھانا بھی حلال طیب ہے اور اپنے کمائے ہوئے مال کی طرح ہے۔

٣٣٠٥- (١٤) وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَلِيْ يَتِيْمٌ فَقَالَ ((كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ)) (رواه ابوداوٗد و النسائی و ابن ماجة) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٨٧٢ والنسائی الحديث رقم ٣٦٦٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧١٨)

انہی (عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے) کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا' کہا کہ میں فقیر ہوں' میرے پاس کچھ نہیں اور میری پرورش میں ایک یتیم ہے' آپ نے فرمایا: ''اپنے یتیم کے مال سے اتنا سا کھا کہ تو نہ اسراف کرنے والا ہو اور نہ برباد کرنے والا ❶ اور نہ مال کا جمع کرنے والا۔'' (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

فوائد الحديث: ❶ مقصد یہ ہے کہ یتیم کے مال میں اس قدر تصرف اس شخص کو درست ہے جو یتیم کی پرورش کرتا ہو اور جو بالکل محتاج ہو کر ضرورت کے موافق اس میں سے کھالے۔ لیکن مال کا برباد کرنا اور اسراف کرنا یا ضرورت سے زیادہ اس کو خرچ کرنا یہ کسی طرح درست

نہیں اور ہر حال میں بہتر یہی ہے کہ اگر محتاج بھی ہو تو محنت کر کے کھائے اور یتیم کے مال کو محفوظ رکھے صرف یتیم پر ضرورت کے موافق خرچ کرے قرآن شریف میں ہے "جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں"

٣٣٥٦- (١٥) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ ((اَلصَّلَاةَ وَ مَامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔ (البیهقی الایمان الحدیث رقم ٨٥٥٣)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ اپنی مرض الموت میں فرماتے تھے: "نماز کو لازم پکڑو اور غلاموں کا حق ادا کرو" ❶ (بیہقی فی شعب الایمان)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے یہ غرض تھی کہ غلاموں پر ظلم نہ کریں اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لیں' ان کو کھانے' پینے' پہننے کی تکلیف نہ دیں جیسا برتاؤ اسلام کے دین میں غلاموں کے ساتھ ہے وہ موجودہ دور میں آدمی اپنے نوکروں اور دوستوں سے بھی نہیں کرتا' جو خود کھائے وہ لونڈی غلام کو کھلائے اور جو خود پہنے وہ ان کو بھی پہنائے اور جو لوگ اسلام پر غلامی کی وجہ سے طعن کرتے ہیں ان کو یہ خبر نہیں کہ غلامی کیا ہے' درحقیقت ان کو فرزندی میں لینا اور اپنی اولاد کی طرح ایک لاوارث شخص کی پرورش کرنا ہے تو اس میں عقلا کون سی قباحت ہے بلکہ قیدیوں کے گذراوقات کیلئے اس سے بہتر دوسری کوئی صورت عقل میں نہیں آتی' البتہ اس زمانہ میں بعض جاہل خلاف شرع لوگ جو لونڈی غلاموں سے وحشیانہ برتاؤ کرتے ہیں ان پر طعن کرنا بجا ہے مگر اسلام پر یہ طعن نہیں ہو سکتا اور بانی اسلام نے مرتے وقت بھی اس کا خیال نہیں چھوڑا اور لونڈی غلام سے نیک سلوک کرنے کی وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ زبان مبارک بے قابو ہو گئی اللھم صل وسلم علیہ

٣٣٥٧- (١٦) وَرَوَى أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ١٦١٥ واحمد فی المسند ٦/ ٢٩٠)

احمد اور ابوداؤد نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا۔

٣٣٥٨- (١٧) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ)) (رواه الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ١٩٤٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٩١ واحمد فی المسند ١/ ٤)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا' آپ نے فرمایا: "اپنے مملوک سے برا سلوک کرنے والا بہشت میں داخل نہیں ❶ ہوگا۔" (ترمذی' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پہلے گروپ میں۔

٣٣٥٩- (١٨) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ)) (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) وَلَمْ أَرَ فِيْ غَيْرِ الْمَصَابِيْحِ مَازَادَ عَلَيْهِ فِيْهِ مِنْ قَوْلِهِ ((وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السَّوْءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ)) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥١٦٢)

سیدنا رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مملوک سے خوش خلقی کرنا باعث برکت ہے اور مملوکوں سے بدخلقی کرنا بے برکتی کا سبب ہے۔" (ابوداؤد) اور مشکوۃ کے مصنف نے کہا کہ میں نے مصابیح کے علاوہ کسی اور کتاب میں اس زیادتی کو نہیں دیکھا جو صاحب مصابیح نے اس حدیث میں بیان کی ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ:

"صدقہ بری موت سے ❶ بچاتا ہے اور نیکی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔"

فوائد الحدیث: ❶ بری طرح کے مرنے سے مراد مرگ مفاجات ہے یا توحید اور یاد حق سے غفلت کے ساتھ مرنا اور یکا یک مرجانا اس لئے برا ہے کہ جس کو اچانک موت آ جاتی ہے تو وہ توبہ نہیں کر سکتا۔

۳۳۶۰- (۱۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَكُمْ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) لٰكِنْ عِنْدَهٗ ((فَلْیُمْسِكْ)) بَدْلَ ((فَارْفَعُوْا اَیْدِیَكُمْ)) (الترمذی الحدیث رقم ۱۹۵۰)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے تو وہ اللہ کو یاد کرے ❶ تم اپنے ہاتھ اٹھاؤ۔" (ترمذی بیہقی شعب الایمان) لیکن بیہقی کے نزدیک لفظ "فلیمسك کے بجائے فارفعوا ایدیکم" کے ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مثلاً کہے اللہ تعالیٰ کے لیے معاف کرو۔

۳۳۶۱- (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) (رواه الترمذی و الدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۲۸۳ والدارمی الحدیث رقم ۲٤۷۹ واحمد فی المسند ٥/ ٤۱۳)

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو شخص والدہ اور اس کے بیٹے کے درمیان جدائی ڈالے تو اللہ اس کے اور اس کے محبوبوں کے درمیان قیامت کے دن جدائی ڈالے گا۔" (ترمذی' دارمی)

۳۳۶۲- (۲۱) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ وَهَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَیْنِ اَخَوَیْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((یَا عَلِیُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ)) فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ((رُدَّهٗ رُدَّهٗ)) (رواه الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ۱۲۸٤ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲٤۹ واحمد فی المسند ۱/ ۹۷)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام ہبہ کیے جو کہ آپس میں بھائی بھائی تھے میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے علی! تیرے غلام کا کیا ہوا؟" میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا ❶ تو آپ نے فرمایا: "اس کو واپس لے ❷ لے اس کو واپس لے لے۔" (ترمذی' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی فروخت کر دینے کا۔ ❷ یعنی بیع کو فسخ کرا اور واپس لے تاکہ دونوں بھائیوں میں جدائی نہ ہو۔

۳۳۶۳- (۲۲) وَعَنْهُ اَنَّهٗ فَرَّقَ بَیْنَ جَارِیَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

انہی (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بیٹے کے درمیان جدائی کرائی' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَرَدَّ الْبَيْعَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مُنْقَطِعًا) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٦٩٦)

نے ان کو اس سے منع فرمایا پھر ❶ انہوں نے بیع کو فسخ کر دیا۔ (ابوداؤد نے بطریق انقطاع نقل کیا)

فوائد الحدیث: ❶ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ محارم کو علیحدہ علیحدہ فروخت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں ان کو ایک دوسرے کی جدائی سے تکلیف ہوگی۔ سبحان اللہ! قربان آپ کے رحم کریمانہ پر۔

٣٣٦٤- (٢٣) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحديث رقم ٢٤٩٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں ہیں جس شخص میں ہوں تو آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مرنے کو اور اس کو اپنے بہشت میں داخل کرے گا ضعیف کے ساتھ ❶ نرمی کرنا ماں باپ پر شفقت کرنا اور مملوک سے احسان ❷ کرنا۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ از راہ جسم کے ہو یا عقل کے یا حال کے۔ ❷ یعنی نصاب واجب سے زیادہ سلوک کرنا۔

٣٣٦٥- (٢٤) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ ((لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ)) هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ۔ (احمد فی المسند ٥/ ٢٥٨)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور فرمایا: ''اس کو نہ مارنا ❶ اس لیے کہ میں نمازیوں کے مارنے سے منع ❷ کیا گیا ہوں اور میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔'' یہ لفظ ❸ مصابیح کے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بلاعذر شرعی۔ ❷ یعنی میرے رب نے منع کیا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' ہم کو دنیا میں کون سی چیز فائدہ دے گی؟ آپ نے فرمایا: گھوڑا جس کو تو باندھے اور اس پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں لڑے تیرا غلام تجھے کافی ہے' پھر جب وہ نماز پڑھے تو تیرا بھائی ہے یعنی اگر غلام مسلمان اور نمازی ہو تو اس میں اور بھائی میں کوئی فرق نہیں اس کو اسی طرح کھلانا اور پلانا چاہیے جیسے اپنے بھائی کو کھلاتے اور پلاتے ہیں۔ ❸ یعنی جو الفاظ کہ مشکوۃ میں مذکور ہیں۔

٣٣٦٦- (٢٥) وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ۔ (الدار قطنی الحديث رقم ٨ من باب التشديد فی ترك الصلاة)

اور دار قطنی کی تصنیف کتاب مجتبیٰ میں ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٣٦٧- (٢٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم اپنے غلام و لونڈی کی تقصیرات سے کتنی بار درگزر کریں؟ ❶

الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اُعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداوٗد الحديث رقم ٥١٦٤ واحمد فی المسند ٢/ ١١١)

آپ خاموش رہے اس نے دوسری مرتبہ پھر عرض کیا تو آپ خاموش رہے پھر جب تیسری بار اس نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس سے ہر روز ستر بار معاف کرو'' (ابوداؤد نے نقل کیا)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کچھ جواب نہ دیا گویا سکوت آپ کا اس لئے تھا کہ آپ نے اس کے سوال کو برا جانا کیونکہ معاف کرنا بہر حال مستحب ہے اور عدد مخصوص کے مقرر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یا وحی کے انتظار میں خاموش رہے واللہ اعلم اور ستر بار معاف کرنے سے مراد مبالغہ ہے' زیادہ مرتبہ معاف کرنے سے تحدید مراد نہیں ہے اور غرض یہی ہے کہ ان کو معاف ہی کرتے رہو۔

٣٣٦٨- (٢٧) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔ (الترمذی الحديث رقم ١٩٤٩)

اور ترمذی نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

٣٣٦٩- (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّاءَمَكُمْ مِنْ مَّمْلُوْكِكُمْ فَاَطْعِمُوْا مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُ مِمَّا تَكْسُوْنَ وَمَنْ لَّايُلَاءِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ وَلَاتُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ)) (رواه احمد و ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ١٥١٧ واحمد فی المسند ٥/ ١٦٨)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے مملوک میں سے جو کوئی تمہاری اطاعت کرے تو اس کو اس میں سے کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور اس کو اس میں سے پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور ان میں سے جو تمہارے موافق نہ ہو تو اس کو فروخت کر ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب ❶ نہ دو۔'' (احمد' ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ باب کی یہ تمام احادیث ہماری گزشتہ تقریر کی مؤید ہیں۔

٣٣٧٠- (٢٩) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ فَقَالَ ((اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٥٤٨ واحمد فی المسند ٤/ ١٨٠)

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے کہ اس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے لگ گئی تھی' ❶ آپ نے فرمایا: ''ان بے زبان چار پایوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو' ان پر سواری کرو جبکہ وہ سواری کے قابل ہوں اور ان کو (اس کمزوری کی حالت کے وقت) چھوڑ دو تا کہ اچھے ہوں۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بسبب بھوک اور پیاس کے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٣٧١- (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ((وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا قول: ''اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ مگر اس خصلت کے

اَحْسَنُ)) وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی: ((اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا)) اَلْاٰیَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ یَتِیْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهٗ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرَابَهٗ مِنْ شَرَابِهٖ فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْیَتِیْمِ وَشَرَابِهٖ شَیْءٌ حُبِسَ لَهٗ حَتّٰی یَاْکُلَهٗ اَوْیَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ فَذَکَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی ((وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُکُمْ)) فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٨٧١ والنسائی الحدیث رقم ٣٦٧٠)

ساتھ کہ وہ نیک تر ہے'' اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول: ''وہ لوگ جو کہ یتیموں کا مال ازراہ ظلم کے کھاتے ہیں'' آخر آیت تک نازل ہوا' تو ان لوگوں نے جن کے پاس یتیم تھے ان کا کھانا اپنے کھانے سے اور ان کا پینا اپنے پینے سے الگ کر دیا اور جب یتیم کے کھانے اور اس کے پینے سے کچھ بچ رہتا تو اس کے لیے رکھ چھوڑتے' یہاں تک کہ اس کو یتیم کھا لیتا یا وہ خراب ہو جاتا جو یتیم کے پالنے والوں پر دشوار ہوا' پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ''اور تجھ سے یتیموں کے حال کے متعلق پوچھتے ہیں' کہہ دیجئے یتیموں کے لیے درستی کرنا بہتر ہے اور ❶ اگر ان کے مال کو اپنے مال میں ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔'' پس پرورش کرنے والوں نے ان کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور ان کا پینا اپنے پینے کے ساتھ ملا لیا۔ (ابوداؤد' نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر اپنا اور ان کا خرچ ملا رکھو تو کوئی مضائقہ نہیں کہ ایک وقت تم نے ان کی چیز خرچ کی تو دوسرے وقت اپنی چیز ان کے کام لگائی' لیکن سنوارنے کی نیت چاہیے' اللہ نیت دیکھتا ہے۔

٣٣٧٢- (٣١) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ وَبَیْنَ الْاَخِ وَبَیْنَ اَخِیْهِ۔)) (رواه ابن ماجة والدار قطنی) (ابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٥٠)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے باپ اور اس کے بیٹے کے درمیان اور دو بھائیوں کے درمیان ❶ جدائی ڈالنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابن ماجہ' دار قطنی)

فوائد الحدیث: ❶ اہل حدیث کے نزدیک یہ مسئلہ ہے کہ محارم میں تفریق کرنا جائز نہیں یعنی علیحدہ علیحدہ فروخت کرنا کیونکہ اس میں ان کو ایک دوسرے کی جدائی سے تکلیف ہوگی اور احناف نے کہا کہ صغیر کو اس کے محرم سے جدا کرنا مکروہ ہے اور کبیر کو جدا کرنا جائز ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک صغیر کی حد سات آٹھ برس تک ہے اور احناف کے نزدیک احتلام تک اور امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث کے موافق کہا کہ بچہ اور اس کی ماں میں کسی بھی حال میں تفریق جائز نہیں اگرچہ بچہ بڑا اور بالغ ہو جائے۔

٣٣٧٣- (٣٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِالسَّبْیِ اَعْطٰی اَهْلَ الْبَیْتِ جَمِیْعًا کَرَاهِیَةَ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَهُمْ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٤٨)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کے پاس ایک گھر کے قیدی ❶ جب لائے جاتے تھے تو آپ ان سب کو ایک ہی شخص کے حوالہ فرما دیتے اس لئے کہ آپ ان کے درمیان جدائی ڈالنے کو برا سمجھتے تھے۔ (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو محارم ہو۔

۳۳۷٤- (۳۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِشَرَارِکُمُ الَّذِیْ یَاْکُلُ وَحْدَهٗ وَیَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَیَمْنَعُ رِفْدَهٗ۔ (رواه رزین)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو ان لوگوں سے آگاہ نہ کر دوں جو تم میں سے بہت بڑے شریر ہیں' وہ شخص جو تنہا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور کسی کو خیرات نہیں دیتا۔'' (رزین)

۳۳۷۵- (۳٤) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَیِّئُ الْمَلَکَةِ)) قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَیْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اَکْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْکِیْنَ وَیَتَامٰی قَالَ ((نَعَمْ فَاَکْرِمُوْهُمْ کَکَرَامَةِ اَوْلَادِکُمْ وَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ)) قَالُوْا فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْیَا قَالَ ((فَرَسٌ تَرْتَبِطُهٗ تُقَاتِلُ عَلَیْهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَمْلُوْکٌ یَکْفِیْكَ فَاِذَا صَلّٰی فَهُوَ اَخُوْكَ)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ۳٦۹۱)

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے غلام لونڈی سے برا سلوک کرنے والا بہشت میں داخل نہیں ہوگا'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہم کو خبر نہیں دی کہ ❶ آپ کی امت پہلی امتوں سے باعتبار لونڈی غلام اور یتیموں کے بہت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' پس ان کو عزیز رکھو مانند عزیز رکھنے اپنی اولاد کے اور ان کو کھلاؤ اس چیز سے کہ جو تم کھاتے ہو'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' پس ہم کو دنیا میں کون سی چیز نفع کرتی ہے آپ نے فرمایا: گھوڑا کہ تو اس کو باندھ رکھے اس پر تو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور ایک مملوک کو جو تجھے کفایت کرے اور جب مملوک نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے۔'' ❷ (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پھر کیوں کر ممکن ہے کہ سب لوگ ان کے ساتھ احسان کریں بعض ان کے ساتھ بدخلقی بھی کریں گے۔

❷ یعنی اگر غلام مسلمان اور نمازی ہو تو اس میں اور بھائی میں کوئی فرق نہیں ہے' اس کو اسی طرح کھلانا اور پلانا چاہیے جیسے اپنے بھائی کو کھلاتے پلاتے ہیں' اس باب کی تمام احادیث میں غور کرنے والا بخوبی معلوم کرے گا کہ غلامی کی وجہ سے دین اسلام پر طعن کرنا مخالفین کی محض دین اسلام سے نادانی اور جہالت ہے اور یقین کرے گا کہ قیدیوں کی گذر اوقات کی صورت اس صورت سے بڑھ کر جو بانیٔ اسلام نے مقرر کی ہے نظر نہیں آتی اور جان لے گا کہ بانیٔ اسلام نے غلاموں کی پرورش کی ایسی تاکید کی ہے جیسے اپنی اولاد اور بھائی بندوں کی اور حقیقت میں غلامی کیا ہے' ایک لاوارث شخص کی پرورش کرنا اور اس کو اپنی فرزندی میں لینا اور بس۔

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِهٖ فِی الصِّغَرِ

چھوٹے لڑکے کے بالغ ہونے اور کم سنی میں اس کی پرورش کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۳۷٦- (۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَی

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ احد کے سال مجھے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ هٰذَا فَرْقُ مَابَيْنَ الْمُقَاتَلَةِ وَالذُّرِيَّةِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٦٦٤ ومسلم الحدیث رقم (٩١ ـ ١٨٦٨) والترمذی الحدیث رقم ١٣٦١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٤٣)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اور میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے واپس لوٹا دیا پھر میں جنگ خندق کے سال آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور میں پندرہ برس کا تھا' تو آپ نے مجھے ❶ اجازت دی' عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ عمر لڑنے والوں اور لڑکوں کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لڑنے والوں میں شامل کیا اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونے کی پندرہ برس ہے' نافع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے ان کے پاس آ کر بیان کی وہ ان دنوں خلیفہ تھے' انہوں نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور انہوں نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اس کا حصہ لگائیں اور جو پندرہ سے کم ہو اس کو بچوں میں شریک کریں۔

٣٣٧٧ - (٢) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمُ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ اِبْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ بِنْتُ عَمِّيْ وَ خَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ بِنْتُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ ((اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ)) وَقَالَ لِعَلِيٍّ ((اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ)) وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ)) وَخُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ ((اَنْتَ اَخُوْنَا وَ مَوْلَانَا)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٧٠٠ ومسلم الحدیث رقم (٩٠ ـ ١٧٨٣) والترمذی الحدیث رقم ١٩٠٤)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن تین چیزوں پر صلح کی' اس پر کہ مشرکوں میں سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ جائے اس کو ان کی طرف پھیر دیں اور جو مشرکوں کے پاس مسلمانوں میں سے آئے اس کو مشرک نہ پھیریں اور اس پر صلح کی کہ آپ مکہ میں اگلے سال آئیں ❶ اور اس میں تین ❷ دن ٹھہریں پس جب ❸ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور مدت ❹ معینہ ہو چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلنے کا ارادہ کیا ❺ تو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی پکارتی ہوئی ان کے پیچھے آئی' اے میرے چچا! اے میرے چچا! ❻ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے پکڑنے کا ارادہ کیا تو اس کا ہاتھ پکڑ لیا' سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی پرورش کرنے میں سیدنا علی' سیدنا زید اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہم جھگڑے' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس کو پہلے لیا ہے اور وہ میرے ❼ چچا کی بیٹی ہے' سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے سیدنا زید رضی اللہ عنہ ❽ نے کہا' یہ میری بھتیجی ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خالہ کو ❾ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی لینے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ ''خالہ ماں کی منزلت پر ہے اور

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ⑩ کو فرمایا: ''تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں'' اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ: ''تو میری پیدائش اور میرے خلق میں مشابہ ہے'' اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''تو ہمارا بھائی اور ہمارا محبّ ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگلے سال اور اپنا عمرہ قضا کریں۔ ❷ یعنی اطاعت واستراحت کے لئے۔ ❸ یعنی آئندہ سال۔ ❹ یعنی تین روز ❺ یعنی مکہ سے۔ ❻ آپ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے ثویبہ نے دونوں کو دودھ پلایا تھا، اس لئے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے یا عم، یا عم کہہ کر آپ کو پکارا۔ ❼ یعنی میں اس کا زیادہ حق دار ہوں۔ ❽ یعنی رضاعی اور جامع الاصول میں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زید اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہما کے درمیان اخوت کر دی۔ (مرقاۃ) ❾ علماء نے اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جائے تو اس کی ماں کی رشتہ دار عورتیں اس کی پرورش کریں جیسے خالہ اور نانی وغیرہ۔ ❿ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دل رکھنے کے لئے فرمایا: اس لئے کہ خالہ حق دار تھی ان سب سے۔ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا، تو ہمارا دینی بھائی ہے، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آزاد کر دیا تھا اور مراد یہ ہے کہ تو ہمارا دوست اور پیارا ہے اور ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حبیب کہا کرتے تھے اور یہ معنی مقام کے مناسب ہے، الفائق میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور دوست ہے تو وہ خوشی سے دینے لگے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیُّ (دوسری فصل)

۳۳۷۸- (۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اِمْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ وِعَآءً وَثَدْيِيْ لَهٗ سِقَآءً وَحِجْرِيْ لَهٗ حِوَاءً وَ اِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِيْ وَ اَرَادَ اَنْ يَّنْزِعَهٗ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَالَمْ تَنْكِحِيْ)) (رواه احمد و ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۲۲۷۶ واحمد فی المسند ۲/ ۱۸۲)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور شعیب نے اپنے دادا یعنی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ایک عورت نے کہا، اے اللہ کے رسول! میرا یہ بیٹا، اس کے لیے میرا پیٹ باسن تھا اور میری چھاتی اس کے لیے مشک تھی اور میری گود اس کے لئے گھیری ہوئی رہی، اور اس کے باپ نے مجھے طلاق دی اور وہ اس کو مجھ سے چھین لینے کا ارادہ رکھتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اس کی پرورش کرنے کی زیادہ حق دار ❶ ہے جب تک کہ تو کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے۔'' (احمد، ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ شاید یہ لڑکا سن تمیز کو نہ پہنچا تھا اس لئے اس کی ماں کو اس کی پرورش کا حکم دیا اور حدیث مابعد میں جو لڑکے کو اختیار دیا وہ سن تمیز کو پہنچ چکا تھا۔

۳۳۷۹- (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۳۵۷ واحمد فی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو اس کی ماں اور اس کے باپ کے درمیان اختیار دیا۔ (ترمذی)

المسند ۲/ ۲٤٦)

۳۳۸۰- (٥) وَعَنْهُ قَالَ جَآءَتْ اِمْرَأَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ سَقَانِيْ وَ نَفَعَنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْبِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ)) فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی) (ابو داؤد الحديث رقم ۲۲۷۷ والنسائی الحديث رقم ۳٤۹٦ وابن ماجه الحديث رقم ۲۳٥۱ والدارمی الحديث رقم ۲۲۹۳)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ میرا خاوند ارادہ رکھتا ہے کہ میرے بیٹے کو لے جائے اور جبکہ بیٹا مجھے پلاتا ہے اور مجھے نفع دیتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس بیٹے سے) فرمایا: ''کہ یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے پس ❶ پکڑ لے ہاتھ ان دونوں میں سے جس کا تو چاہے۔'' تو اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا اور وہ اس کو لے گئی۔ (ابوداؤد' نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب انہیں احادیث کے مطابق ہے' وہ بچے کو اختیار دیتے ہیں کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس رہنا چاہے رہے اور احناف کے نزدیک جب تک لڑکا خود کھانے' پینے اور کپڑا پہننے اور استنجا کرنے کے لائق نہ ہو جائے اس وقت تک ماں کے پاس رہے اور اس کے بعد باپ کے پاس' احناف نے اس کے لئے سات برس کی عمر کا اندازہ کیا ہے اور اسی پر احناف کے نزدیک فتویٰ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۳۸۱- (٦) وَعَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ جَآءَتْهُ اِمْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَّهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّ عَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهٗ تَقُوْلُ يَااَبَاهُرَيْرَةَ زَوْجِیْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْتَهِمَّا عَلَيْهِ رَطَنَ لَهَا بِذَالِكَ فَجَآءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُّحَاقُّنِيْ فِيْ اِبْنِيْ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اِنِّيْ كُنْتُ قَاعِدًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ اِمْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ نَفَعَنِيْ وَسَقَانِيْ مِنْ بِئْرِ اَبِيْ عَنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيّ مِنْ عَذْبِ الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِسْتَهِمَّا عَلَيْهِ)) فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُّحَاقُّنِيْ فِيْ

سیدنا ہلال بن اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ میں سے کسی کے آزاد کردہ غلام ابو میمونہ سلیمان ❶ نے کہا: اس وقت کہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' ان کے پاس آئی فارس کے رہنے والی ایک عورت اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا' اس کے خاوند نے اس کو طلاق دی تھی پس خاوند بیوی نے اس لڑکے کا دعویٰ کیا' اس عورت نے فارسی میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے باتیں کیں' کہتی تھی' اے ابو ہریرہ! میرا خاوند ارادہ رکھتا ہے کہ میرے بیٹے کو لے جائے تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس پر قرعہ ڈالو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے فارسی میں کلام کیا اس کا خاوند آیا اور کہا مجھ سے میرے بیٹے کے بارہ میں کون جھگڑتا ہے؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا' یا الٰہی میں نہیں کہتا مگر یہ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا تو آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہا' اے

وَلَدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ)) فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ) لٰكِنَّهٗ ذَكَرَ الْمُسْنَدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ۔

(ابوداوٗد الحدیث رقم ۲۲۷۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۲۹۳)

اللہ کے رسول! میرا خاوند ارادہ رکھتا ہے کہ میرے بیٹے کو لے جائے' حالانکہ وہ مجھے نفع دیتا ہے اور مجھے ابوعنبہ کے کنوئیں سے پانی پلاتا ہے۔اور نسائی میں ہے کہ مجھے میٹھا پانی پلاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر قرعہ ڈالو'' اس کے خاوند نے کہا کون مجھ سے میرے لڑکے کے بارہ میں جھگڑتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے (اس لڑکے سے) فرمایا: ''یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے' تو ان دونوں میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ ❷ لے'' پس اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا۔ (ابوداوٗد) اور نسائی نے اس کو روایت کیا ہے لیکن نسائی نے اس کو مسند کیا ہے اور دارمی نے ہلال بن اسامہ سے نقل کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں کہا' ابومیمونہ رضی اللہ عنہ فارس کے رہنے والے ہیں بعض نے کہا ان کا نام سلیم ہے اور بعض نے کہا سلیمان اور بعض نے کہا سلمٰی اور بعض نے کہا اسامہ۔ اور مشکوٰۃ کے ایک صحیح نسخہ میں اس طرح لکھا ہے ''**عن هلال بن ابی میمونة ان اباه قال** یعنی ہلال بن ابی میمونہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہلال کے باپ ابومیمونہ رضی اللہ عنہ نے کہا' مؤلف نے اکمال فی اسماء الرجال میں کہا ہے یہ ہلال علی بن ابی اسامہ کا بیٹا ہے۔ یہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہے اور ہلال بن ابی میمونہ رضی اللہ عنہ فہری کو اس نے تابعین میں ذکر کیا ہے۔ ❷ یہ حدیث بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کی تائید کرتی ہے مگر احناف اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ لڑکا بالغ تھا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ وہ والدہ کو ابی عنبہ کے چشمہ سے پانی پلاتا تھا اور اگر بالغ نہ ہوتا تو ماں اس کو اپنے پانی کے لئے کیوں بھیجتی اس ڈر سے کہیں گر نہ پڑے کیونکہ نابالغ بے ہوش ہوتا ہے۔ دوسرا نبی ﷺ نے اس کے لئے یہ دعاء کی' الٰہی یہ بچہ ماں کو اختیار کرے' جیسے ابوداؤد نے کتاب الطلاق میں اور نسائی نے کتاب الفرائض میں نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بچہ کو اختیار دیا اور فرمایا ''**اللهم اهد الامه**'' **وفيه مافيه فتامل تجد مافيه ان شاء الله تعالٰى**

❁❁❁

كِتَابُ الْعِتْقِ

غلام آزاد کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٣٨٢- (١) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٧١٥ ومسلم الحديث رقم ٢٣-١٥٠٩ والترمذی الحديث رقم ١٥٤١ واحمد فی المسند ٢ / ٤٤٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ مسلمان غلام آزاد کرے' تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرے گا' یہاں تک کہ اس کے ستر کو ❶ اس کے ستر کے بدلہ میں۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس میں تمام بدن کے آزاد ہونے میں مبالغہ ہے کیونکہ ستر زنا کا مقام ہے جو کبیرہ سے کبیرہ گناہ ہے' بعض نے کہا یہ عضو بہ نسبت دوسرے اعضاء کے حقیر ہے اس لئے اس کا ذکر کیا گیا اور لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا یا ہیجڑا نہ ہونا چاہیے بلکہ صحیح سالم ہوتا کہ آزاد کرنے والے کا جوڑ جوڑ آزاد ہو جائے۔

٣٣٨٣- (٢) وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ ((اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِيْلِهٖ)) قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ ((اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا)) قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ ((تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ)) قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٥١٨ ومسلم الحديث رقم ١٣٦ـ ٨٤) وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٢٣ واحمد فی المسند ٥/ ١٥٠)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ ایمان لانا' اس کی راہ میں جہاد کرنا'' سیدنا ابو ذر نے کہا' میں نے کہا پھر کون سا غلام آزاد کرنا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو قیمت میں مہنگا ہو ❶ اور اپنے مالک کے نزدیک بہت پیارا ہو'' میں نے کہا' اگر میں یہ نہ کرسکوں؟ تو پھر آپ نے فرمایا: ''کام کرنے والے کی مدد کر یا جو شخص کسی چیز کو بنانا نہ ❷ جانتا ہو اس کو وہ چیز بنا دے'' میں نے کہا اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''تو لوگوں کو برائی سے چھوڑ دے' کیونکہ یہ خصلت ❸ صدقہ ہے کہ جو تو اپنے نفس پر اس کے ساتھ خیرات کرتا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سعید بن مرجانہ نے کہا میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی کہ جو مسلمان آزاد کرے مسلمان کو اللہ تعالیٰ

اس کے عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو آزاد کر دیتا ہے' تو میں نے یہ حدیث امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر بیان کی تو انہوں نے ایک غلام کو آزاد کر دیا جس کے بدلہ میں سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیئے تھے' سبحان اللہ! اہل بیت اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی محبت کرنے والے تھے' نووی رحمہ اللہ نے کہا ان احادیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آزاد کرنا افضل عمل ہے اور اس کی وجہ سے انسان کو جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے اور گزشتہ حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے جس کے تمام اعضاء پورے ہوں' تو خصی یا اندھا یا کانا یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا نہ ہو اور خصی وغیرہ کے آزاد کرنے میں بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اس میں ہے کہ غلام کے تمام اعضا صحیح اور سالم ہوں اور زیادہ قیمت پر۔ ❷ یعنی کوئی کام اور پیشہ نہیں جانتا اور روٹی کا محتاج ہے۔

❸ یعنی جیسے صدقہ دینے سے دوسرے کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اسی طرح برائی نہ کرنے سے نفس کو فائدہ حاصل ہوتا ہے دنیا میں آرام ملتا ہے اور آخرت میں ثواب ملے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٣٣٨٤- (٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ عَمَلاً یُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ قَالَ ((لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ)) قَالَ اَوَلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا ((عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةَ الْوَكُوْفَ وَالْفَيْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٣٣٥.)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا' مجھے کوئی عمل سکھلائیں' جو مجھے بہشت میں داخل ❶ کر دے' آپ نے فرمایا: ''تو نے سوال تو مختصر الفاظ ❷ میں کیا لیکن بڑی اہم بات پوچھی ہے' آزاد کر ❸ جان کو اور غلام کو خلاص کر'' اعرابی نے کہا' کیا دونوں ایک نہیں؟ ❹ آپ نے فرمایا: ''نہیں' جان کا آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اس کے آزاد کرنے کے ساتھ تنہا ہو اور خلاص کرنا غلام کا یہ ہے کہ تو اس کی قیمت میں مدد کرے اور دودھ دینے والے جانور کا عطیہ دے اور ناتے دار ظالم پر احسان کر پس اگر تو یہ نہ کر سکے تو بھوکے کو کچھ کھلا اور پیاسے کو پلا اور اچھی چیز کے ساتھ حکم کر اور بری چیز سے منع کر پھر اگر تو یہ بھی نہ کر سکے تو ❺ اپنی زبان کو بند کر سوائے بھلائی کے۔'' (یہ بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ابتداء نجات پانے والوں کے ساتھ۔ ❷ یعنی اگرچہ کلام مختصر کی ہے لیکن بڑے مطلب کو شامل ہے۔ ❸ یعنی غلام کو۔ ❹ یعنی جان کا آزاد کرنا اور غلام کا خلاص کرنا۔ ❺ یعنی غیبت اور بے ہودہ باتوں اور شرک و کفر کے کلمات سے۔

٣٣٨٥- (٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِّيُذْكَرَ اللّٰهُ

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''جو شخص مسجد بنائے تا کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا

فِيهِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَ مَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُّسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ)) (رواه في شرح السنة) (النسائي الحديث رقم ٦٨٨ والبغوي السنة الحديث رقم ٢٤٢٠ واحمد في المسند ٤/ ١١٣)

جائے ❷ اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان نفس کو آزاد کرے تو ہوگا ❸ وہ نفس بدلہ اس کا آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ بوڑھا ہو اللہ کی راہ ❹ میں بوڑھا ہونا قیامت کے دن اس کے لئے وہ ❺ بڑھاپا نور ہو گا۔'' (شرح السنہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں مسجد بنانے اور ایمان دار جان آزاد کرنے اور اللہ عزوجل کی راہ یعنی دین اسلام میں بوڑھا ہونے کی فضیلت مذکور ہے' اللہ عزوجل کی یاد قائم رکھنے کے لئے مسجد بنانے سے جنت میں گھر تیار ہوتا ہے اور ایمان دار جان کے آزاد کرنے سے آزاد کرنے والا دوزخ کی آگ سے آزاد ہو جاتا ہے بشرطیکہ یہ کام خالص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے کرے اور اعتقاد ٹھیک ہو۔
❷ یعنی نام نمود کے لئے نہیں۔ ❸ یعنی اس کی خلاصی کا سبب دوزخ کی آگ سے۔ ❹ یعنی جہاد میں یا طلب علم میں یا اسلام میں۔
❺ یعنی اس دن کی تاریکیوں سے اس عمل کی وجہ سے نجات پائے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٣٨٦- (٥) عَنِ الْغَرِيْفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِيْثًا لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَ مُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِيْ بَيْتِهِ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَاحِبٍ لَّنَا اَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ ((اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ)) (رواه ابوداوٗد و النسائی) (ابوداود الحديث رقم ٣٩٦٤)

غریف بن عیاش دیلمی سے روایت ہے میں سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا' مجھ سے ایک حدیث بیان کر کہ اس میں زیادتی ہو نہ کمی' سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور کہا' ایک تمہارا قرآن پڑھتا ہے اور اس کا قرآن ❶ اس کے گھر میں لٹکا ہوا ہوتا ہے اور باوجود اس کے زیادتی کمی ہو جاتی ہے ہم نے کہا ہمارا مطلب یہ ہے کہ جو تم نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو' پس واثلہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ساتھی کے بارہ میں آئے کہ اس نے اپنے نفس پر واجب کیا تھا یعنی دوزخ کی آگ کو بسبب ❷ قتل کرنے کے' تو آپ نے فرمایا: ''آزاد کرو اس کی طرف سے' اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس قاتل کا ہر عضو آگ سے آزاد کر دے گا۔'' (ابوداؤ د' نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شبہ کے وقت اس میں دیکھ لیتا ہے سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ یہ سمجھے تھے کہ غریف کی مراد یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بعینہٖ بیان کر و اس پر وہ ناراض ہوئے پھر غریف نے عرض کی کہ ہماری غرض یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر و اگر چہ روایت بالمعنی ہو لیکن معانی میں کمی بیشی نہ ہو گو الفاظ میں تفاوت ہو۔ ❷ یعنی خودکشی کے۔

٣٣٨٧-(٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ الشَّفَاعَۃُ بِھَا تُفَکُّ الرَّقَبَۃُ)) (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ) (البیھقی الایمان الحدیث رقم ٧٦٨٢)

نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ سفارش ہے جس کی وجہ سے گردن خلاص کی جائے۔'' (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَی الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

باب مشترک غلام آزاد کرنے' قرابتی کے خرید کرنے اور بیماری کی حالت میں آزاد کرنے کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٣٨٨- (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَّہٗ فِیْ عَبْدٍ وَکَانَ لَہٗ مَالٌ یَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَیْہِ قِیْمَۃَ عَدْلٍ فَاُعْطِیَ شُرَکَآءُہٗ حِصَصَھُمْ وَعُتِقَ عَلَیْہِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عُتِقَ مِنْہُ مَا عَتَقَ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٥٢٢ ومسلم الحدیث رقم (١-١٥٠١) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٩٤٠ والترمذی الحدیث رقم ١٣٤٦ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٩٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٢٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کرے اور آزاد کرنے والے کے پاس مال ہو کہ جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے اور غلام کے دوسرے حصہ داروں کو ان کے حصہ کی قیمت دے کر اس کو آزاد کر دیا جائے اور اگر اتنا مال اس کے پاس نہیں ہے تو اس سے صرف اس کا حصہ آزاد ❶ ہوگا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اور ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے' اگر وہ مال دار ہے تو غلام اسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور دوسرے حصہ داروں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہے تو اپنے حصہ کے مطابق آزاد ہوا اور باقی حصوں کے مطابق غلام رہا اور دوسرے شریک اپنے حصہ کے مطابق غلام سے مزدوری کروا کر اپنی قیمت پوری لیں اور غلام پر جبر نہ کریں اور حدیث آئندہ میں یہ صاف بیان ہے اور احمد اور نسائی رحمہما اللہ نے ابوالمیلح سے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ سے کہ ایک شخص نے اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دیا پھر یہ مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا' آپ نے اس غلام کا چھڑانا آزاد کرنے والے کے مال سے لازم کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور امام احمد رحمہ اللہ نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ ان کا ایک غلام تھا طہمان یا ذکوان نامی تو ان کے دادا نے اپنا آدھا حصہ اس غلام میں سے آزاد کر دیا' پھر یہ مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا تو اپنی آزادی کے حصہ میں آزاد ہوگا اور غلام اپنی غلامی کے حصہ میں رہے گا' تو وہ اپنے مالک کی خدمت کرتا تھا یہاں تک کہ مر گیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں اور طبرانی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ اب اس میں علما نے اختلاف کیا ہے کہ کیا ایک حصہ کے آزاد ہونے سے پورا غلام آزاد ہو جائے گا' یا جب دوسرے حصوں کی قیمت دوسرے حصہ داروں کو مل جائے اس وقت پورا آزاد ہوگا۔

۳۳۸۹- (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِيْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۵۰٤ ومسلم الحدیث رقم ۳-۱۵۰۳ وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۹۳۷ والترمذی الحدیث رقم ۱۳٤۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۲۷ واحمد فی المسند ۲/ ۲۵۵)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کرے' آزاد کیا گیا کل اس کا اگر اس کے پاس مال ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت کرائی جائے اور اس پر نہ ❶ مشقت ڈالی جائے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زیادتی نہ کریں اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگیں۔

۳۳۹۰- (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَ قَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا)) (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَ ذَكَرَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ بَدْلَ وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا۔ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ((لَوْ شَهِدْتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِيْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ)) (مسلم الحدیث رقم (۵٦- ۱٦٦۸) وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۹۵۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۳٦٤ والنسائی الحدیث رقم ۱۹۵۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳٤۵ واحمد فی المسند ٤/ ٤۲۸)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے مرنے کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کئے' اس کے پاس ان غلاموں کے علاوہ کوئی مال نہ تھا' ان غلاموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور ان کے تین حصے کئے پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا' پس ❶ دو آزاد کئے اور چار غلام رکھے' اور ''آزاد کرنے والے کے حق میں سخت کلام فرمایا۔ (مسلم) اور نسائی نے اس سے نقل کیا اور اس عبارت کو ذکر کیا کہ میں نے قصد کیا تھا کہ اس پر میں نماز جنازہ نہ پڑھوں' اس عبارت کی بجائے **وقال له قولا شديدا** اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں اس کے جنازہ پر دفن سے پہلے حاضر ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں نہ دفن کیا جاتا۔''

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرض الموت میں آزاد کرنا تہائی مال میں بوجہ متعلق ہونے ورثا کے حق کے کہ اس کے مال میں جاری ہوتا ہے' اسی طرح صدقہ' ہبہ اور وقف کے متعلق بھی وصیت تہائی مال میں جاری ہوتی ہے۔

۳۳۹۱- (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۲۵- ۱۵۱۰) وابوداوٗد الحدیث

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بچہ اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہیں اتار سکتا مگر اس طرح ❶ کہ اس کو غلام پائے تو خرید کر اس کو آزاد کرے۔'' (مسلم)

رقم ۵۱۳۷ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۰۶ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۶۵۹ واحمد فی المسند ۲/ ۲۳۰)

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز واقارب کے خریدنے سے وہ آزاد نہ ہوں گے جب تک کہ ان کو آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھ ہی آزاد ہو جائیں گے اُن کی دلیل دوسری حدیث ہے۔

۳۳۹۲- (۵) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَآءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا)) وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔ (البخاری الحدیث رقم ٦٧١٦ ومسلم الحدیث رقم (۵۸- ۹۹۷) والترمذی الحدیث رقم ۱۲۱۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے غلام کو مدبر ❶ کیا اور اس کے پاس اس غلام کے سوا کوئی مال نہ تھا جب یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''کون شخص ہے کہ اس کو مجھ سے خریدے؟'' تو اس کو نعیم بن نحام نے آٹھ سو درہم کے بدلہ میں خریدا (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اس کو نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کے بدلہ میں خریدا' نعیم آٹھ سو درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو آپ نے وہ درہم اس شخص کو دیئے پھر فرمایا: ''پہلے اپنی جان پر خرچ کر' پھر اگر کچھ بچ رہے تو اپنے اہل عیال پر خرچ کر پھر اگر تیرے اہل وعیال سے کچھ بچ رہے تو وہ تیرے رشتہ داروں کے لیے ہے پھر اگر تیرے رشتہ داروں سے بھی کچھ بچ رہے تو اس طرح اور اس طرح'' یعنی اپنے آگے اور اپنے دائیں ❷ اور اپنے بائیں خرچ کر۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس نے یوں کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا غلام آزاد ہے اور ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو فروخت کیا اور نعیم بن نحام نے اس کو خرید لیا' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدبر میت کے تہائی مال میں سے آزاد ہوگا (جس قدر ہو خواہ پورا یا کچھ حصہ) حافظ ابن ماجہ نے کہا میں نے عثمان بن ابی شیبہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حدیث خطا ہے یعنی مدبر کی تہائی مال میں سے آزاد ہونے کی ابوعبداللہ نے کہا اس حدیث کی کچھ اصل نہیں ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دارقطنی اور بیہقی نے بھی مرفوعاً اور موقوفاً روایت کیا ہے۔ دارقطنی کی ایک روایت ہے کہ مدبر نہ فروخت کیا جائے گا اور نہ ہی ہبہ کیا جائے گا اور وہ ثلث مال میں آزاد ہوگا لیکن اس کی اسناد میں عبیدہ بن حسان منکر الحدیث ہے اور ابن ماجہ کی اسناد میں علی بن ظبیان ہے وہ بھی ضعیف ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مدبر نہ فروخت کیا جائے گا اور اس کی بیع بھی جائز نہیں ہے۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں اور شافعی رحمہ اللہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جب مالک محتاج ہو تو مدبر کو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے مطابق فروخت کیا جا سکتا ہے اور اگر لونڈی کو مدبر کرے تو اس سے وطی کرنا بالاجماع درست ہے۔ ❷ یعنی ہر طرف محتاجوں کو دے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محتاج کے خیرات کرنے سے اپنے اہل وعیال کا دینا مقدم ہے اول خویش بعد درویش۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۳۹۳- (٦) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ مَّلَكَ ذَارَحِمٍ مَّحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)) (رواه الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجة) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٩٤٩ والترمذی الحديث رقم ١٣٦٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٢٤ واحمد فی المسند ٥/ ٢٠)

حسن بصری رحمہ اللہ نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا' آپ نے فرمایا: ''جو شخص محرم رشتہ دار کا مالک ہو تو وہ رشتہ دار آزاد ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۳۹٤- (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ اَوْبَعْدَهٗ)) (رواه الدارمی) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٥١٥ والدارمی الحديث رقم ٢٢٧٤ واحمد فی المسند ١/ ٣٠٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مرد کی لونڈی اس (مرد) سے بچہ جنے تو وہ (لونڈی) اس کے مرنے کے پیچھے آزاد ہو جائے گی یا اس کے ❶ مرنے کے بعد۔'' (دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب مالک سے لونڈی کی اولاد ہو جائے تو مالک کے مرنے کے بعد وہ آزاد ہو جاتی ہے اور اس کی زندگی میں آزاد نہیں ہوتی' لیکن اس کو فروخت بھی نہیں کر سکتا اور اس پر علماء کا اجماع ہے' اس حدیث کی اسناد میں حسین بن عبداللہ ہاشمی ضعیف ہے۔ (روضہ)

۳۳۹۵- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٩٥٤ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥١٧)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں بچوں کی مائیں فروخت کیں پھر جب کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ہمیں ان کے بیچنے ❶ سے منع کیا تو ہم باز رہے۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اہل حدیث کہتے ہیں کہ ام ولد کا بیچنا حرام ہے اور کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ کو نسخ کی خبر نہیں ہوئی' پہلے ام ولد کی بیع جائز ہو گی پھر آپ نے اس سے منع کر دیا ہو گا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا جیسے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے متعہ کے باب میں ایسی ہی روایت کی ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں متعہ کرتے رہے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا حالانکہ متعہ کی حلت بالا جماع نہیں ہوئی تو اسی طرح اس ممانعت کی بھی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو خبر نہیں ہوئی' اسی طرح اس ممانعت کی بھی جابر رضی اللہ عنہ کو خبر نہیں ہوئی ہو گی۔

۳۳۹٦- (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غلام کو آزاد کرے اور غلام کے پاس مال ہو تو غلام کا

فَمَالُ الْعَبْدِلَهٗ اِلَّآ اَنْ يَّشْتَرِطَ السَّيِّدُ)) (رواه ابو داوٗد و ابن ماجة) (ابو داوٗد الحديث رقم ٣٩٦٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٢٩)

مال غلام ہی کے لئے ہے ❶ مگر یہ کہ مالک شرط کرے۔" (ابوداؤ دُابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ ظاہر یہ کا عمل اسی حدیث کے موافق ہے کہ آزاد کرتے وقت جو مال غلام کے پاس ہوگا وہ غلام ہی کا ہوگا اور جمہور علماء نے اس حدیث کے خلاف کیا ہے۔

٣٣٩٧- (١٠) وَعَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ فَاَجَازَ عِتْقَهٗ)) (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحديث رقم ٣٩٣٣ واحمد في المسند ٥/ ٧٤)

ابو ملیح نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ ایک شخص نے غلام میں سے ایک حصہ آزاد کیا اور نبی ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی شریک نہیں' پھر آپ ﷺ نے اس کے آزاد ہونے کی اجازت دیدی۔ ❶ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سارے غلام کے آزاد کرنے کی رغبت دلائی۔

٣٣٩٨- (١١) وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَّمْ تَشْتَرِطِىْ عَلَىَّ مَافَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِىْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَىَّ۔ (رواه ابو داوٗد و ابن ماجة) (ابو داوٗد الحديث رقم ٣٩٣٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٢٦ واحمد في المسند ٥/ ٢٢١)

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا مملوک تھا تو انہوں نے کہا' میں تجھے آزاد کرتی ہوں اور تجھ پر شرط لگاتی ہوں کہ تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرے گا جب تک کہ تو زندہ رہے' تو میں نے کہا' اگر آپ مجھ پر شرط نہ لگائیں تو بھی میں رسول اللہ ﷺ سے جدا نہ ہوتا جب تک کہ میں زندہ رہتا' تو ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کیا اور مجھ پر شرط ❶ لگادی۔ (ابوداؤ دُابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ اہل حدیث کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے اور اس کو امام احمد اور نسائی رحمہما اللہ نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ اس کی اسناد میں کوئی برائی نہیں ہے اور حاکم نے بھی اس کو نکالا لیکن اس کی اسناد میں سعید بن جمہان ہے ابن معین نے اس کو ثقہ کہا اور ابو حاتم نے کہا اس سے حجت نہ لی جائے گی۔

٣٣٩٩- (١٢) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْمُكَاتِبُ عَبْدٌ مَّابَقِىَ عَلَيْهِ مِنْ مُّكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ)) (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحديث رقم ٣٩٢٦)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور شعیب نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے اور اس نے نبی ﷺ سے نقل کیا' آپ نے فرمایا: "مکاتب ❶ غلام ہے جب تک کہ باقی رہے اس کی بدل کتابت سے ایک درہم بھی۔" (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ مکاتب وہ غلام ہے کہ جس سے مالک کہے تو اتنا مال ادا کردے تو تو آزاد ہے۔

۳۴۰۰- (۱۳) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ)) (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۹۲۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۶۱۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۲۰)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت ایک مکاتب کے نزدیک اس قدر روپیہ ہو کہ وہ تمام بدل کتابت دے سکے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے پردہ ❶ کرے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حکم احتیاطاً ہے اور بعض نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے خاص ہے اور دوسری عورتوں میں یہ حکم ہے کہ جب مکاتب بدل کتابت ادا کر دے تو اس وقت اس سے پردہ کریں' اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اپنے غلام سے عورت کو پردہ کرنا ضروری نہیں گو وہ جوان بالغ ہو کیونکہ قرآن میں ہے ''وما ملکت ایما نھن'' اور اہل حدیث اور شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پردہ کرنا چاہیے۔

۳۴۰۱- (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَةَ اَوَاقٍ اَوْقَالَ عَشْرَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ)) (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث ۳۹۲۷ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۶۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۱۹ واحمد فی المسند ۲/ ۱۷۸)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور شعیب نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے غلام کو سو اوقیہ پر مکاتب کیا' اس نے سب ادا کئے مگر دس اوقیے ادا نہ کئے یا کہا دس دینار پھر وہ عاجز ہو گیا باقی ادائیگی سے تو وہ غلام ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۴۰۲- (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْمِيْرَاثًا وُرِّثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ ((يُؤَدَّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةُ عَبْدٍ)) وَضَعَّفَهٗ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۵۸۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۵۹ والنسائی الحدیث رقم ۴۸۱۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ مکاتب دیت کا یا میراث کا مستحق ہو وارث ہوتا ہے اس ❶ مقدار کے مطابق کہ جس سے آزاد ہو'' (ابوداؤد' ترمذی) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکاتب کو صرف اس قدر حصہ خون بہا میں سے دیا جائے جس قدر اس نے اپنے بدل کتابت کو ادا کر کے آزاد ہوا اور جو باقی رہا وہ غلام کی دیت ہے۔'' (ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے)

فوائد الحدیث: ❶ امام شوکانی رحمہ اللہ نے ''درر'' میں اہل حدیث کا مذہب یہی بیان کیا ہے کہ مکاتب جب پورا مال ادا کر دے تو پورا آزاد ہو جائے گا اور اگر مال کا ایک حصہ ادا کرے تو اسی حصہ کے مطابق آزاد ہو گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن ترمذی نے اس حدیث کو

ضعیف کہا ہے اور اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ مکاتب غلام ہے جب تک کہ اس پر ایک درہم بھی باقی رہے' اس کو ابوداؤ د نے روایت کیا اور گزشتہ احادیث بھی اسی کی تائید کرتی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٤٠٣- (١٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اُمَّهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ فَاَخَّرَتْ ذٰلِكَ اِلٰی اَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَیَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ اَتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ هَلَكَتْ فَهَلْ یَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((نَعَمْ)) (رواه مالك) (الموطا الحدیث رقم ١٣ من کتاب العتق)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ اس کی ماں نے بردہ آزاد کرنے کا ارادہ کیا پھر صبح تک آزاد کرنے میں دیر لگائی اور وہ مرگئی' عبدالرحمٰن نے کہا پس میں نے قاسم بن محمد سے پوچھا کہ اگر میں اس کی طرف سے آزاد کروں تو کیا میری ماں کو نفع کرے گا؟ تو قاسم ❶ نے کہا کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میری ماں مرگئی ہے کہ میں اس کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا اس کو نفع کرے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں نفع ❷ کرے گا۔'' (مالک)

فوائد الحدیث: ❶ قاسم رحمہ اللہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں' فقہاء سبعہ جو مدینہ منورہ میں مشہور ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ ❷ یعنی اس کا ثواب اس کو پہنچے گا۔ میت کو مالی عبادت کے پہنچنے میں سب کا اتفاق ہے اور بدنی عبادت کے پہنچنے میں اختلاف ہے۔

٣٤٠٤- (١٧) وَعَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ نَوْمٍ نَّامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهٗ رِقَابًا كَثِیْرَةً۔ (رواه مالك) (الموطا الحدیث رقم ١٤ من کتاب العتق)

سیدنا یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سونے کی حالت میں فوت ہوئے تو ان کی طرف سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو کہ ان کی بہن تھیں بہت سے غلام آزاد کئے۔ (مالک)

٣٤٠٥- (١٨) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی عَبْدًا فَلَمْ یَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَاشَیْءَ لَهٗ)) (رواه الدارمی) (الدارمی الحدیث رقم ٢٥٦١)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے غلام خریدا اور اس کا مال شرط نہ کیا تو اس میں اس کا کوئی حق نہیں۔'' (دارمی)

بَابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اور نذروں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٤٠٦- (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِیُّ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس طرح قسم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۷۳۹۱ وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۲۶۳ والدارمی الحدیث رقم ۲۳۵۰ واحمد فی المسند ۲/ ۲۶)

اٹھاتے تھے: ❶ دلوں کو پھیرنے والے کی قسم! (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتے۔

۳۴۰۷ – (۲) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِـاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْلِيَصْمُتْ)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۶۶۴۶ ومسلم الحدیث رقم (۳۔ ۱۶۴۶) وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۲۴۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۵۳۴ والنسائی الحدیث رقم ۳۷۶۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۰۹۴ والدارمی الحدیث رقم ۲۳۴۱ والموطا الحدیث رقم ۱۴ من کتاب النذور واحمد فی المسند ۲/ ۷)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم کو منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ کی قسم اٹھاؤ جو شخص قسم اٹھانے والا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی قسم اٹھائے ❶ یا خاموش رہے۔'' (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کے ناموں اور اس کی صفات کے ساتھ' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے اللہ کے کسی کی قسم درست نہیں' نہ اپنے باپ دادا کی' نہ کسی اور کی' چنانچہ آئندہ احادیث میں بھی اس کا صاف بیان ہے اور اس ممانعت کی حکمت یہ ہے کہ قسم سے اس شخص کی عظمت نکلتی ہے جس کی قسم اٹھاتے ہیں اور عظمت حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے' تو اس لیے کسی اور کو اس کے مشابہ نہ کیا جائے گا' اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''افلح و ابیه ان صدق'' اس کے باپ کی قسم اٹھائی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا اور وہاں قسم کی نیت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوقات کی قسم اٹھاتا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے اس لیے وہ اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم اٹھا کر شرف دیتا ہے۔

۳۴۰۸ – (۳) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِـاٰبَائِكُمْ)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۶۔ ۱۶۴۸) والنسائی الحدیث رقم ۳۷۷۴ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۰۹۵ واحمد فی المسند ۵/ ۶۲)

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بتوں کی قسم اٹھاؤ نہ اپنے باپ کی۔'' (مسلم)

۳۴۰۹ – (۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٦٦٥٠ ومسلم الحدیث رقم (٥- ١٦٤٧) وابوداوٗد الحدیث رقم ١٢٤٧ والترمذی الحدیث رقم ١٥٤٥ والنسائی الحدیث رقم ٣٧٧٥ واحمد فی المسند ٢/ ٣٠٩)

شخص قسم اٹھائے اور اپنی قسم میں کہے کہ میں لات ❶ وعزیٰ کی قسم اٹھاتا ہوں تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہے اور جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا آ وَ تجھ سے جوا کھیلوں تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔'' ❷ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ لات وعزیٰ عرب میں دو بت تھے' کافران کی قسمیں اٹھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعض لوگ بھول کر بتوں کی قسم اٹھالیتے تو نبی ﷺ نے اس کا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کریں تا کہ کفر کا شبہ دور ہو جائے۔
❷ یعنی تا کہ وہ اس گناہ کا کفارہ ہو جائے۔

٣٤١٠- (٥) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَ لَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَ مَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِّيَسْتَكْثِرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٦٠٤٧ ومسلم الحدیث رقم ١٧٦- ١١٠ والترمذی الحدیث رقم ١٥٤٣ والنسائی الحدیث رقم ٣٧٧٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٠٩٨ واحمد فی المسند ٣٣٤)

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی دین پر' اسلام کے سوا جھوٹی قسم اٹھائے تو ❶ وہ ویسے ہی ہوتا ہے جیسا کہ اس نے کہا' اور ابن آدم پر اس چیز میں نذر لازم نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہیں ❷ اور جو شخص اپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ ❸ دنیا میں مار ڈالے تو قیامت کے دن اس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا ❹ اور جو شخص کسی مسلمان کو لعنت کرے تو وہ ❺ اس کے قتل کرنے کی مانند ہے اور جو شخص کسی مرد مسلمان پر کفر کی تہمت لگائے تو وہ اس کے قتل کی مانند ❻ ہے اور جو شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے تا کہ زیادہ مال و دولت حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال میں کمی کر دے گا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو جھوٹی قسم اس طرح اٹھائے کہ میں نے اگر ایسا کیا یا کروں تو میں نصرانی ہوں یا یہودی یا ہندو تو جیسے اس نے قسم اٹھائی ویسا ہی ہو گیا یعنی کافر ہو گیا اور اسلام سے نکل گیا ظاہر حدیث کا مطلب یہی ہے' لیکن اکثر ائمہ جیسے امام ابوحنیفہ یا امام احمد رحمہما اللہ کا یہ قول ہے کہ ایسے کہنے میں قسم کا کفارہ واجب ہوگا' اگر اس کے خلاف کرے' مثلاً کہے اگر میں انار کھاؤں تو یہودی ہوں گا' پھر انار کھایا تو قسم کا کفارہ دے اور امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ یہ قسم نہیں ہے تو اس میں کفارہ نہ ہوگا۔ بہر حال اس حدیث کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ بطور تغلیظ وتشدد کے ایسا فرمایا تا کہ لوگ ایسا کہنے سے بچیں' ورنہ اس کا عقیدہ اسلام کا ہے تو وہ کافر نہ ہوگا۔ ❷ مثلاً دوسرے کا بردہ آزاد کرنے کی نذر مانے۔ ❸ یعنی چھرہ وغیرہ کے۔ ❹ مثلاً چھری سے مارا تھا تو چھری اس کے ہاتھ میں دیں گے اور وہ اپنے آپ کو مارے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ ❺ یعنی اصل گناہ میں۔ ❻ یعنی اس لئے کہ کفر کے ساتھ تہمت کرنا اسباب قتل سے ہے۔

۳۴۱۱- (۶) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَ هَاخَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۶۷۱۸ ومسلم الحدیث رقم ۷-۱۶۴۹ وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۲۷۶ والنسائی الحدیث رقم ۳۷۸۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۰۷ واحمد فی المسند ۴/ ۳۹۸)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تحقیق میں اللہ کی قسم! اگر میں کسی چیز پر قسم اٹھاؤں اور وہ چیز بہتر ہو تو اگر اللہ چاہے تو میں اپنی قسم توڑ دوں گا اور قسم کا کفارہ دوں گا اور اس سے بہتر چیز پر عمل کروں گا۔'' (بخاری، مسلم)

۳۴۱۲- (۷) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((یَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُکِّلْتَ اِلَیْهَا وَاِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَالَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَافَکَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِكَ وَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ ((فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِكَ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۷۱۴۶ ومسلم الحدیث رقم ۱۹-۱۶۵۲ وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۲۷۷ والترمذی الحدیث رقم ۱۵۲۹ والنسائی الحدیث رقم ۳۷۹۱ والدارمی الحدیث رقم ۲۳۴۶ واحمد فی المسند ۵/ ۶۲)

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! تو سرداری ❶ نہ مانگ پس تو اگر مانگنے سے سرداری دیا جائے گا تو اس کی طرف ❷ سونپا جائے گا اور اگر بغیر مانگے سرداری دیا جائے گا تو اس پر مدد دیا جائے گا اور جس وقت تو کسی چیز پر قسم اٹھائے اور اس کے خلاف اس سے بہتر دیکھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور تو وہ چیز کر کہ جو بہتر ہے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے ''تو وہ چیز کر جو کہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہ کسی جگہ کا تجھے حاکم کریں۔ ❷ یعنی اللہ کی طرف سے تیری مدد نہ ہوگی۔

۳۴۱۳- (۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِّنْهَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلْیَفْعَلْ)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۲۔ ۱۶۵۰) والترمذی الحدیث رقم ۱۵۳۲ والموطا الحدیث رقم ۱۱ من کتاب النذور)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز پر قسم اٹھائے پھر اس سے بہتر دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے (جس کے نہ کرنے کی قسم اٹھائی تھی)'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ان احادیث اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "واحفظوا ایمانکم" میں منافات نہیں ہے کیونکہ آیت میں مراد وہ قسم ہے جو نیک بات پر ہو' جیسے نماز یا صدقہ' تو ایسی قسموں کا پورا کرنا ضروری ہے' لیکن جب بری بات پر قسم اٹھائے جیسے ماں باپ سے بات نہ کرنے پر تو اس کا توڑنا ضروری ہے۔ اب احادیث دونوں طرح وارد ہیں' بعض میں اس طرح ہے کہ پہلے قسم توڑے پھر کفارہ دے' امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں اور بعض میں اس طرح ہے کہ پہلے کفارہ دے پھر قسم توڑے' امام شافعی رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں جبکہ اہل حدیث کہتے ہیں کہ دونوں طرح درست ہے۔

٣٤١٤- (٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٦٢٥ ومسلم الحدیث رقم (٢٦ـ ١٦٥٥) واحمد فی المسند ٢/ ٣١٧)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی قسم ایک تمہارے کا اپنے مقدمہ کے متعلق اپنی قسم پر اصرار کرنا اللہ کے نزدیک قسم توڑنے اور اس کے کفارہ دینے سے زیادہ گناہ میں ڈالنے والا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض ❶ کیا ہے۔" (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر چند کہ قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کو ضرر پہنچے تو ایسی قسم کا توڑنا اور اس کا کفارہ دینا افضل ہے کہ "آزردن دل دوستاں جہل است وکفارت یمین سہل"۔

٣٤١٥- (١٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٢٠ـ ١٦٥٣) وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٢٥٥ والترمذی الحدیث رقم ١٣٥٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٢١٢١ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٤٩ واحمد فی المسند ٢/ ٢٢٨)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تیری قسم اس چیز پر واقع ہوتی ہے جس پر تیرا ساتھی ❶ تجھے سچا سمجھے۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تیری قسم کا اس وقت اعتبار ہے جب تو مدعی کی مراد کے مطابق قسم اٹھائے۔

٣٤١٦- (١١) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٢١ـ ١٦٥٣) وابن ماجه الحدیث رقم ٢١٢٠)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم' قسم اٹھوانے والے کی نیت ❶ پر ہوتی ہے۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اگرچہ قسم کھانے والا دوسرا کچھ مطلب رکھ کر قسم اٹھائے یعنی توریہ کرے تو اس کا توریہ اس کو مفید نہ ہوگا بلکہ جھوٹی قسم کا وبال اس پر ہوگا' یہ حدیث اس مقام میں ہے جب کوئی شخص قسم اٹھا کر دوسرے کا حق دبانا چاہے اور جب کسی مسلمان کی جان یا ظالم کے ظلم سے عزت بچانا منظور ہو تو توریہ درست ہے۔

۳۴۱۷- (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ((لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ)) فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَ بَلٰى وَ اللّٰهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَ قَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ۔ (البخاری الحدیث رقم ٦٦٦٣ و ابو داوٗد الحدیث رقم ٣٢٥٤ و الموطا الحدیث رقم ٩ من کتاب النذور)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت ''اللہ تعالیٰ تم سے تمہاری لغو قسموں ❶ پر مواخذ نہیں کرتا'' اس شخص کے حق میں اتری ہے جو بات بات پر کہا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا اور اللہ کی قسم میں نے یہ کام کیا ہے' (بخاری) اور شرح السنہ میں یہ روایت مصابیح کے الفاظ کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور کہا شرح السنہ میں یہ حدیث بعض راویوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ تک مرفوع بیان کی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لغو قسم وہ ہے جو منہ سے بے اختیار نکلے اور دل کو خبر نہ ہو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں آتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۳۴۱۸- (۱۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَ لَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ)) (رواه ابوداوٗد و النسائی) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٣٢٤٨ والنسائی الحدیث رقم ٣٥٦٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے باپ کی قسم اٹھاؤ نہ اپنی ماں کی اور نہ بتوں کی اور نہ قسم اٹھاؤ تم اللہ کی اس حال میں کہ تم سچے ہو۔'' (ابوداؤد' نسائی)

۳۴۱۹- (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ)) (رواه الترمذی) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٣٢٥١ والترمذی الحدیث رقم ١٥٣٠ واحمد فی المسند ٢/ ٨٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جس نے غیر اللہ ❶ کی قسم اٹھائی تو اس نے شرک کیا۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کی قسم اٹھانے سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باپ کی قسم اٹھانا عادت کے طور پر تھا یا نہی سے پہلے آپ نے قسم اٹھائی۔

۳۴۲۰- (۱۵) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا)) (رواه ابوداوٗد) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٣٢٥٣ واحمد فی المسند ٥/ ٣٥٢)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص امانت ❶ کی قسم اٹھائے تو وہ ہم میں سے نہیں' ❷ (ابوداؤد' نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف اضافت کے لیے بغیر امانت کی قسم اٹھانا۔ ❷ اس لئے کہ اس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی۔

٣٤٢١- (١٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا)) (رواه ابو داوٗد والنسائي و ابن ماجة) (ابو داوٗد الحديث رقم ٣٢٥٨ والنسائي الحديث رقم ٣٧٧٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٠٠ واحمد في المسند ٥/ ٣٥٥)

انہی (سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہے' میں اسلام سے بیزار ہوں تو اگر وہ جھوٹا ❶ ہوتو وہ ایسا ہے جیسا اس نے کہا اور اگر سچا ہے تو وہ ہرگز اسلام کی طرف ثابت نہ پلٹے گا۔'' ❷ (ابوداؤ د' نسائی' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنی بات کو جھوٹ کیا اور وہ کام کر بیٹھا جس پر اسلام سے جدا ہونے کی شرط لگائی اور اگر سچا ہے یعنی وہ کام نہ کیا۔ ❷ کیونکہ اسلام کی عظمت اس نے نہ کی اور دین کو حقیر سمجھا کہ بات بات پر اس سے جدا ہونے کی شرط لگاتا ہے۔ حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی ایسی شرط لگائے' پھر اس میں سچا بھی ہو تو وہ پھر بھی گناہ گار ہوگا۔

٣٤٢٢- (١٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ ((لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ)) (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحديث رقم ٣٢٤٦ واحمد في المسند ٥/ ٣٥٥)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت قسم اٹھانے میں مبالغہ کرتے تو فرماتے: ''نہیں' قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔'' (ابوداؤد)

٣٤٢٣- (١٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ ((لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) (رواه ابو داوٗد وابن ماجة) (ابو داوٗد الحديث رقم ٣٢٦٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢٠٩٣ واحمد في المسند ٢/ ٢٨٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم تھی ❶ جس وقت کہ قسم اٹھاتے لا واستغفر اللہ نہیں' میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس عبارت کو قسم کہنا بسبب مشابہت قسم کے ہے' اس لئے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں اگر امر اس کے خلاف ہو چونکہ کلام و مطلب کو یہ کہنا مضبوط کر دیتا ہے تو اس لئے قسم کے حکم میں ہے یا یہ مطلب ہے کہ لغو قسم سے استغفار کرتا ہوں اور جو قسم آدمی کی زبان پر بغیر ارادہ کے جاری ہوتی ہے تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں آتا' یہ قسمیں غالباً آپ کی اس قسم کی تھیں مگر اس سے بھی آپ نے استغفار کیا تا کہ امت کے لوگ اس سے پرہیز کریں۔

٣٤٢٤- (١٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز پر قسم اٹھائے اور ان شاء اللہ تعالیٰ کہے تو اس پر حنث نہیں ❶ ہے'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور

وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَ ذَكَرَ التِّرْمَذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٢٦١ والترمذی الحديث رقم ١٥٣١ والنسائی الحديث رقم ٣٨٣٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٠٥ والدارمی الحديث رقم ٢٣٤٢ والموطا الحديث رقم ١٠ من كتاب النذور واحمد فی المسند ٢/ ١٠)

دارمی) اور ترمذی نے ایک جماعت کو ذکر کیا کہ انہوں نے یہ حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ٹھہرائی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں، فائدہ یہ ہوگا کہ اب اگر قسم کے خلاف بھی کرے گا تو کفارہ لازم نہ ہوگا، اس لئے کہ اس کی قسم معلق تھی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اور یہ عمدہ طریقہ ہے قسم کے کفارے سے بچنے کا پہلے تو قسم اٹھائے ہی نہیں اور اگر ایسا ہی ضروری ہو تو اس کے ساتھ ان شاءاللہ تعالیٰ کہہ لے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٤٢٥- (٢٠) عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِّيْ اٰتِيْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا يُعْطِيْنِيْ وَ لَا يَصِلُنِيْ ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَيَّ فَيَاْتِيْنِيْ فَيَسْاَلُنِيْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اُعْطِيَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ يَّمِيْنِيْ)) (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنِيْ ابْنُ عَمِّيْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِيَهٗ وَ لَا اَصِلَهٗ قَالَ ((كَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ)) (النسائی الحديث رقم ٣٧٨٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٠٩ واحمد فی المسند ٤/ ١٣٦)

ابوالاحوص عوف بن مالک نے اپنے ❶ باپ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھ کو میرے چچا کے بیٹے کے متعلق خبر دیجئے میں اس کے پاس اس حال میں آتا ہوں کہ میں اس سے ❷ مانگتا ہوں تو وہ مجھ کو نہیں دیتا اور مجھ سے سلوک نہیں کرتا پھر محتاج ہوتا ہے وہ میری طرف اور میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے اور میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اس کو نہ دوں گا اور ❸ نہ میں اس سے سلوک کروں گا؟ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ: ''میں وہ چیز کروں ❹ جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دوں'' (نسائی اور ابن ماجہ) اور ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ مالک نے کہا کہ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میرے پاس میرے چچا کا بیٹا آتا ہے تو میں قسم اٹھاتا ہوں کہ میں اس کو نہ دوں گا اور میں اس سے سلوک نہ کروں گا آپ نے فرمایا: ''اپنی قسم کا کفارہ ❺ دے۔''

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مالک سے۔ ❷ یعنی کچھ مال۔ ❸ یعنی اس لئے کہ وہ خود تو دیتا نہیں اور مجھ سے مانگتا ہے۔ ❹ یعنی اس کو دوں اور اس سے سلوک بھی کروں۔ ❺ کفارہ سورۂ مائدہ میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقت کھانا کھلائے یا لباس دے یا غلام آزاد کرے اور اگر ان میں سے کسی کی ہمت نہ ہو تو پھر تین روزے رکھے۔

بَابٌ فِی النُّذُوْرِ

نذروں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٤٢٦- (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((لَاتَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدْرِ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٦٠٩ ومسلم الحدیث رقم (٥- ١٦٤٠) والنسائی الحدیث رقم ٣٨٠٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٢١٢٣ واحمد فی المسند ٢/ ١١٨)

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نذر نہ ❶ مانو اس لئے کہ نذر تقدیر سے کسی چیز کو دور نہیں کرتی اور سوائے اس کے نہیں کہ نذر کی وجہ سے بخیل سے (مال) نکالا ❷ جاتا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہے' نذر کرنا بے فائدہ ہے اور اگر یہ اعتقاد نہ ہو تو نذر کرنا درست ہے بعض علما نے کہا کہ نذر کو آپ نے اس لئے مکروہ بتایا کہ وہ بخیلوں کی علامت ہے اور سخی تو بغیر نذر کے اللہ کی راہ میں صرف کرتے رہتے ہیں۔ ❷ یعنی کچھ مال یعنی سخی باختیار خود بلا واسطہ نذر اللہ کے نام پر دیتا ہے اور بخیل کہتا ہے کہ اگر اللہ میرا فلاں کام کرے گا تو میں اس قدر دوں گا۔

٣٤٢٧- (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ نَّذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَّذَرَ اَنْ یَّعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِهٖ)) (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٦٩٦ وابو داوٗد الحدیث رقم ٣٢٨٩ والترمذی الحدیث رقم ١٥٢٦ والنسائی الحدیث رقم ٣٨٠٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢١٢٦ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٣٨ والموطا الحدیث رقم ٨ من کتاب النذور)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''جو شخص نذر کرے کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ کی معصیت کی نذر کرے تو وہ اس کی معصیت نہ کرے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نذر اگر شرع کے موافق ہو جیسے صدقہ' نماز' حج تو اس کا ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع نذر مانی ہو جیسے قبروں پر جھنڈے نشان چڑھانا' وہاں چراغاں کرنا' سر پر پیر شہید کی چوٹی رکھنا' محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا' تعزیوں کے سامنے رات بھر ایک پاؤں سے کھڑے رہنا' ڈھول بجا کر رت جگا کرنا یا اسی طرح کی دوسری خرافات کرنا جو سراسر خلاف شرع ہیں اول تو ان کاموں کی منت نہ ماننے اور اگر ان کی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ایسے کام نہ کرے بلکہ اپنی قسم کو توڑ دے اور اس کا کفارہ دے دیں۔

٣٤٢٨- (٣) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْ مَالَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ)) (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ)) (مسلم الحديث رقم ٨ ١٦٤١ وابوداوٗد الحديث رقم ٣٣١٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٢٤ والدارمی الحديث رقم ٢٣٣٧ واحمد فی المسند ٤/ ٤٣٠)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گناہ میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں ❶ اور اس چیز میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں کہ آدمی جس کا مالک نہیں'' ❷ (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں۔''

فوائد الحدیث: ❶ اس کی مثال اس سے پہلی حدیث میں گذر چکی ہے۔ ❷ مثلاً دوسرے کا غلام آزاد کرنے کی نذر کرے۔

٣٤٢٩- (٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٣- ١٦٤٥) والترمذی الحديث رقم ١٥٢٨ والنسائی الحديث رقم ٣٨٣٢)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر نذر ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دے اور قسم کا کفارہ مذکور ہو چکا۔

٣٤٣٠- (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْاِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ)) (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٦٧٠٤ وابوداوٗد الحديث رقم ٣٣٠٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٣٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کو کھڑے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کا نام واحوال پوچھا' لوگوں نے کہا' اس کا نام ابو اسرائیل ہے' اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں' نہ سایہ میں آئے گا اور نہ بولے گا اور روزہ رکھے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو کہو کہ وہ بولے اور سایہ میں آئے اور بیٹھے اور اپنا روزہ پورا ❶ کرے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ روزہ عبادت تھا اس لئے اس کے پورا کرنے کی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اس لیے منع فرمایا' معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر ادا نہیں کرنا چاہیے۔

٣٤٣١- (٦) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُّهَادٰى بَيْنَ اِبْنَيْهِ فَقَالَ ((مَابَالُ هٰذَا)) قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ ((اِنَّ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان راہ چلتا ہے' تو آپ نے فرمایا: ''اس کا کیا حال ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا'

اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَ اَمَرَهُ اَنْ يَّرْكَبَ)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری الحديث رقم ١٨٦٥ ومسلم الحديث رقم (٩۔ ١٦٤٢) والنسائی الحديث رقم ٣٤٥٤ واحمد فی المسند ٣/ ١١٤)

اس شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل بیت اللہ جائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ وہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے اور آپ نے اس کو سوار ہونے کا حکم کیا۔'' (بخاری، مسلم)

٣٤٣٢- (٧) وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ ((ارْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَّذْرِكَ)) (مسلم الحديث رقم (١۔ ١٦٤٣) وابن ماجه الحديث رقم ٢١٣٥)

اور مسلم کی ایک روایت میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بوڑھے شخص! سوار ہو ❶ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہے''۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کیوں اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالتا ہے اللہ کو تیری اور تیری اس نذر کی کچھ پرواہ نہیں، معلوم ہوا کہ جب طاقت نہ ہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہیں اور امام محمد رحمہ اللہ نے مؤطا میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو کوئی پاؤں سے چل کر حج کی نذر کرے پھر عاجز ہو جائے تو وہ سوار ہو جائے اور حج کرے اور کفارہ میں ایک بدنہ نحر کرے یہ افضل ہے، لیکن ایک بکری بھی کافی ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ اس باب میں ابوداؤد اور ابن ماجہ نے جو حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی وہ مرفوع اور صحیح ہے تو اسی کو لینا اولیٰ ہے کہ جس نذر کے پورا کرنے کی طاقت نہ ہو تو قسم کا کفارہ دے اور اہل حدیث کا یہی قول ہے۔

٣٤٣٣- (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اِسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ ((اَنْ يَّقْضِيَهُ عَنْهَا)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٦٩٨ ومسلم الحديث رقم (١۔ ١٦٣٨) والترمذی الحديث رقم ١٥٤٦ والنسائی الحديث رقم ٣٨١٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٣٢ واحمد فی المسند ١/ ٣٧٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نذر کے بارہ میں فتویٰ پوچھا جو کہ ان کی ماں پر تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے مر گئی تو آپ ﷺ نے ان کو فتویٰ دیا جو اس کی طرف سے نذر ہے اس کو ادا کر دے۔'' ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ظاہریہ اور اہل حدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ میت کی طرف سے نذر کا روزہ ہو یا نماز ہو، اس کا ولی رکھ لے جبکہ احناف اس کو درست نہیں جانتے کہ کوئی دوسرے کی طرف سے نماز یا روزہ ادا کرے، حالانکہ صحیح بخاری میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک عورت کو حکم دیا، جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر کی تھی پھر وہ مر گئی، کہ تو اس کی طرف سے نماز پڑھ لے اور ابن ابی شیبہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی صحیح اسناد سے روایت کیا ہے۔

٣٤٣٤- (٩) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! توبہ میری یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے الگ ہو جاؤں اور اس کو میں اللہ کی طرف اور اس کے رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)) قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَهٰذَا طَرَفٌ مِّنْ حَدِيْثٍ مُطَوَّلٍ۔ (البخاری الحدیث رقم ٦٦٩٠ ومسلم الحدیث رقم ٥٣-٢٧٦٩ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٣١٧ والترمذی الحدیث رقم ١٣٠٢ والنسائی الحدیث رقم ٣/ ٦١٢ واحمد فی المسند ٣/ ٤٥٤)

کی طرف صدقہ کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو کچھ اپنا مال رکھ ❶ پس وہ تیرے لئے بہتر ہے'' تو میں نے کہا' میں اپنا حصہ رکھتا ہوں جو کہ خیبر میں ہے'(بخاری اور مسلم نے نقل کی اور یہ حدیث دراز کا ٹکڑا ہے)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ جنگ تبوک میں نبی ﷺ کے ساتھ نہ گئے تھے اللہ اور رسول کا ان پر پچاس روز نہایت عتاب رہا پھر جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے انہوں نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کریں تو اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٣٤٣٥- (١٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَانَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ)) (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٢٩٢ والترمذی الحدیث رقم ١٥٢٥ والنسائی الحدیث رقم ٣٨٣٤ واحمد فی المسند ٦/ ٢٤٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گناہ میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں اور کفارہ اس کا قسم والا کفارہ ہے۔'' (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

٣٤٣٦- (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ نَّذَرَ نَذْرًا لَّمْ يُسَمِّهٖ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَّذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَّذَرَ نَذْرًا لَّا يُطِيْقُهٗ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَّذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهٗ فَلْيَفِ بِهٖ)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَوَقَفَهٗ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٢٢ وابن ماجہ الحدیث رقم ٢١٢٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غیر معین نذر ❶ مانے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص کہ گناہ میں نذر مانے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی نذر مانے کہ اس کے پورا کرنے کی طاقت نہ رکھے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے' اور جو شخص ایسی نذر مانے کہ اس کی طاقت رکھے تو اسے چاہیے کہ اس کو پورا ❷ کرے۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ) اور بعض نے اس کو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ پر موقوف کیا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نذر کے کام کی تصریح نہیں کہ صرف اتنا کہا کہ میرے اوپر نذر ہے۔ ❷ اس لئے کہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے' اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ''ولیوفوا نذورھم'' امام احمد رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے' اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے ایک عورت کو جس نے پاؤں سے چل کر حج کرنے کی نذر کی تھی اور وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی تھی یہی حکم دیا تھا کہ (قسم کا) کفارہ دے۔

۳۴۳۷- (۱۲) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلاً بِبُوَانَةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ)) قَالُوْا لَا قَالَ ((فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ)) قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَ لَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ)) (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۱۳)

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نذر مانی کہ وہ بوانہ میں اونٹ ذبح کرے گا ❶ تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو بتایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس میں کوئی بت جاہلیت کے بتوں سے تھا کہ جو پوجا جاتا تھا؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' نہیں! آپ نے فرمایا: ''کیا وہاں ان کفار کے میلوں میں سے کوئی میلہ لگتا تھا؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کر اس لئے کہ اس نذر کو پورا کرنا جائز نہیں جس میں گناہ ہو اور اس چیز میں نذر لازم نہیں ہوتی کہ آدم کا بیٹا جس کا مالک نہ ہو۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ وہ مکہ کے پاس ایک مقام ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سوا اور کسی کے نام پر جانور چڑھاتے ہوں یا پوجا کرتے ہوں یا اور کسی طرح کا وہاں جمع ہو کر شرک کرتے ہوں تو وہاں اللہ تعالیٰ کے نام کا جانور نہ لے جائے اور کسی طرح بھی ان میں نہ شریک ہو' اچھی نیت سے نہ بری نیت سے' ان سے مشابہت کرنا خود بری بات ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بت یا قبر کے پاس' جس کی لوگ پرستش کریں' ذبح کرنا جائز نہیں اور اسی طرح جو جانور اولیاء اللہ کی قبروں پر کاٹے جاتے ہیں اور انہی کے نام پر پرورش کیے جاتے ہیں ان کا کھانا حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے کیونکہ ان کے کاٹنے سے مقصود تعظیم غیر اللہ ہے اور وہ ''وما اهل به لغير الله'' میں داخل ہے۔ اور مختار میں ہے کہ اگر کسی نے کوئی جانور ذبح کیا بادشاہ یا امیر کے آنے کے وقت تو وہ حرام ہے اگرچہ اس پر اللہ کا نام لیا جائے۔

۳۴۳۸- (۱۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ ((اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَتْ وَ نَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَ كَذَا مَكَانٌ يَّذْبَحُ فِيْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ ((هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَ ثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ)) قَالَتْ لَا قَالَ ((هَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ)) قَالَتْ لَا قَالَ ((اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ))

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۱۲)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے نقل کیا کہ ایک عورت نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کے سر پر دف بجاؤں' آپ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرے۔'' (ابوداؤد) اور رزین نے زیادہ کیا کہ اس عورت نے کہا اور نذر مانی ہے کہ میں فلاں اور فلاں جگہ ذبح کروں' وہ جگہ کہ اس میں جاہلیت کے لوگ ذبح کرتے تھے' آپ نے فرمایا: ''اس جگہ کوئی بت جاہلیت کے بتوں میں سے تھا کہ جو پوجا جاتا تھا؟'' اس عورت نے کہا' نہیں! آپ نے فرمایا: ''کیا اس میں کوئی میلہ ان کے میلوں سے تھا؟'' اس نے کہا نہیں' تو

آپ نے فرمایا: ''تو اپنی نذر پوری کر۔''

٣٤٣٩- (١٤) وَعَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِیَ الَّتِیْ اَصَبْتُ فِیْهَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ كُلِّهٖ صَدَقَةً قَالَ ((یُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ)) (رواه رزین)

(ابوداؤد الحدیث رقم ١٣١٩ والموطا الحدیث رقم ١٦ من كتاب النذور واحمد فی المسند ٣/ ٥٠٢)

سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میری توبہ میں سے یہ ہے کہ میں اپنی قوم کا گھر چھوڑ دوں وہ جو اس میں ❶ گناہ کو پہنچا اور یہ کہ میں اپنے سارے مال سے صدقہ کر کے جدا ہو جاؤں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ سے تہائی مال دینا کفایت کرتا ہے۔'' (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ہم ذکر کر چکے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اور ابولبابہ کا ان سے باہمی اتفاق تھا انہوں نے راز ان پر ظاہر کر دیا' پھر اس پر نادم ہوئے پھر انہوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا جب ان کا قصور معاف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کو تین دن یا سات دن کے بعد کھولا' اس وقت انہوں نے فرمایا میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے لوگوں میں رہنا چھوڑ دوں جن میں مجھ سے یہ گناہ ہوا اور اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں' آپ نے فرمایا: تہائی کافی ہے' اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ثلث مال سے زیادہ میں وصیت جاری نہ ہوگی اور یہ ظلم ہے کہ سارا مال یا ثلث سے زیادہ مال مرتے وقت صدقہ کرے گویا ورثا کا حق دبایا' وصیت کے باب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا' ''یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حدود ہیں ان میں زیادتی مت کرو اور جو کوئی ان میں ظلم اور زیادتی کرے گا تو وہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہے۔ سعید بن منصور نے باسناد صحیح موقوفاً سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وصیت میں کسی وارث کو نقصان دینا کبیر گناہوں میں ہے اور نسائی نے اس کو ایک سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے جس کے راوی ثقہ ہیں اور ایک جماعت ائمہ کا یہی مذہب ہے کہ جس وصیت میں کسی وارث کا نقصان ہو وہ صحیح نہ ہوگی اہل حدیث کا یہی مذہب ہے۔

٣٤٤٠- (١٥) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَیْنِ قَالَ ((صَلِّ هٰهُنَا)) ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ ((صَلِّ هٰهُنَا)) ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ ((شَاْنُكَ اِذًا)) (رواه ابوداؤد والدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٠٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٣٩ واحمد فی المسند ٣/ ٣٦٣)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ عزوجل کے لیے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو مکہ پر فتح دے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس جگہ ❶ نماز پڑھ'' اس نے دوبارہ وہی بات پوچھی تو آپ نے فرمایا: ''اس جگہ نماز پڑھ'' پھر اس نے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس وقت تو مختار ہے'' (ابوداؤد و دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسجد اقصیٰ یا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی نذر مانی' پھر مسجد الحرام میں نماز پڑھ لے تو نذر سے نکل آتا ہے' اس لئے کہ مسجد الحرام ان مقامات میں سے افضل ہے۔

٣٤٤١- (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِیَةً وَاَنَّهَا لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذر مانی کہ وہ پیدل حج کرے اور وہ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَّشْيِ أُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً)) (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحُجَّ وَتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا)) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٢٩٧ والدارمی الحديث رقم ٢٣٣٥ واحمد فی المسند ١/ ٢٥٣)

اس کی طاقت نہیں رکھتی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے پرواہ ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سوار ❶ ہو اور بدنہ ❷ ذبح کرے۔'' (ابوداؤد، دارمی) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اس کو نبی ﷺ نے حکم کیا سوار ہو اور ہدی ذبح کرے۔'' (ابوداؤد اور دارمی) اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تیری بہن کی مشقت کے ساتھ کچھ نہیں ❸ دیتا' تو اسے کہ وہ سوار ہو کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ❹ دے۔''

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب کہ پیدل نہ چلے۔ ❷ یعنی اونٹ یا گائیں۔
❸ یعنی اس طرح کی تکلیف اٹھانے میں کوئی ثواب نہیں دیتا۔ ❹ اس حدیث اور آئندہ کی دونوں احادیث میں صاف مذکور ہے کہ جس نذر معین کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ قسم کا کفارہ دے۔

٣٤٤٢- (١٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَّهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ ((مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٢٩٣ والترمذی الحديث رقم ١٥٤٤ والنسائی الحديث رقم ٣٨١٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٣٤ والدارمی الحديث رقم ٢٣٣٤ واحمد فی المسند ٤/ ١٤٩)

سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اپنی بہن کے متعلق پوچھا کہ اس نے نذر مانی تھی کہ وہ پیدل ننگے پاؤں اور ننگے سر حج کرے' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کو حکم کر کہ سر ڈھانپے اور سوار ہو اور چاہیے کہ تین روزے رکھے۔'' ❶ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کفارہ کے اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ جس نذر کے پورا کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ قسم کا کفارہ دے اور اسی مضمون کی حدیث صحیحین میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے فصل اول میں گزر چکی ہے اس میں یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غنی ہے اس کی تکلیف اٹھانے سے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے موطا میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جو کوئی پاؤں سے چل کر حج کرنے کی نذر کرے پھر وہ عاجز ہو جائے تو وہ سوار ہو جائے اور حج کرے اور کفارہ میں ایک بدنہ نحر کرے یہ افضل ہے لیکن ایک بکری بھی کافی ہے امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

٣٤٤٣- (١٨) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَخَوَيْنِ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے دو

مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَأَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَّ تَسْأَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَّالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَ لَانَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَافِيْمَا لَايَمْلِكُ)) (رواہ ابوداوٗد)

(ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۲۷۲)

بھائی کہ جن کے درمیان ❶ میں میراث تھی‘ ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے میراث کی تقسیم کا مطالبہ کیا تو دوسرے بھائی نے کہا کہ اگر تو مجھ سے میراث کی تقسیم کا پھر مطالبہ کرے گا تو میرا سارا مال کعبہ میں صرف کیا جائے گا‘ تو اس کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کعبہ ❷ تیرے مال سے بے پروا ہے‘ اپنی قسم کا کفارہ دے اور اپنے بھائی سے بول ❸ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ”تجھ پر ❹ اس قسم کا لازم کرنا واجب نہیں اور پروردگار کی معصیت میں نذر ہے ❺ نہ ناتہ کے کاٹنے میں اور نہ اس چیز میں کہ جس کا تو مالک نہیں۔“ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان دونوں کوکسی کی میراث پہنچی تھی جس کی تقسیم چاہتے تھے۔ ❷ یعنی تیرے مال کی حاجت نہیں رکھتا۔ ❸ یعنی اگر وہ پھر تجھ سے میراث کی تقسیم کا مطالبہ کرے تو اس کے سوال کا جواب دے اور میراث کو تقسیم کر۔ ❹ یعنی مثل تیری پر۔ ❺ یعنی اس نذر کو نہیں پورا کرنا چاہیے جیسے اپنے بچے کے ذبح کرنے کی نذر مانی یا عید کے دن روزہ رکھنے کی نذر‘ اہل حدیث اور احناف کا یہی قول ہے کہ کوئی گناہ کے کام کی نذر کرے تو اس نذر کو پورا نہ کرے اور قسم کا کفارہ دے‘ مسلم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا کہ جو کوئی گناہ کی نذر کرے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور شافعیہ کے نزدیک نذر میں کفارہ نہیں ہے اور قرآن میں آیا ہے ”یوفون بالنذر“ تو اسی سے مراد یہی اطاعت کی نذر ہے‘ طبری نے باسناد صحیح قتادہ سے روایت کیا ”یوفون بالنذر“ کی تفسیر میں کہ پہلے لوگ روزہ‘ نماز‘ زکوٰۃ‘ حج یا عمرہ کی اور دوسرے فرائض کی نذر کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ابرار فرمایا اور احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر نہیں ہے مگر وہی جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مطلوب ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۴۴۴- (۱۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اَلنَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَ لَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنُ۔ (رواہ النسائی)

(النسائی الحدیث رقم ۳۸۴۵)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ”نذر کرنا دو طرح سے ہے جو شخص کہ اطاعت میں نذر کرے تو یہ اللہ کے لیے ہے اس طرح کی نذر کو پورا کرنا چاہیے اور جو شخص گناہ میں نذر کرے تو یہ نذر شیطان کے لیے ہے اور اس نذر کو پورا نہ کرنا چاہیے اور اس کا کفارہ دے جو کہ قسم کا کفارہ دیا جاتا ہے۔“ (نسائی)

٣٤٤٥ - (٢٠) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلاً نَذَرَ اَنْ يَّنْحَرَ نَفْسَهُ اِنْ نَّجَاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَسَئَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَئَالَه فَقَالَ لَهُ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُّؤْمِنَةً وَ اِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنَ فَاِنَّ اِسْحَاقَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَ فُدِيَ بِكَبْشٍ فَاُخْبِرَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اُفْتِيَكَ۔ (رواه رزين)

محمد بن منتشر سے روایت ہے ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے دشمن سے نجات دی تو وہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا' اس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے اس کو کہا مسروق سے پوچھ' اس سے پوچھا' تو مسروق نے اس کو کہا تو اپنی جان کو ذبح نہ کر' اس لئے کہ اگر تو مسلمان ہے تو تو نے ایک مومن جان کو قتل کیا اور اگر تو کافر ہے تو تو نے دوزخ کی طرف جلدی کی اور تو دنبہ خرید کر اور اس کو مسکینوں کے لیے ذبح کر کیونکہ ❶ اسحاق علیہ السلام تجھ سے بہتر تھے اور وہ ایک دنبہ کے ساتھ بدلہ دیئے گئے تو ❷ اس شخص نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خبر دی تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اسی طرح سے میں ارادہ رکھتا تھا کہ تجھ کو فتویٰ دوں (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ مسروق رحمہ اللہ سیدنا اسحاق علیہ السلام کے ذبیح ہونے کے قائل تھے اور یہ ان کی غلطی ہے' امام ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں اس مذہب کو بڑے زور وشور کے ساتھ رد کیا ہے اور کہا ہے کہ اسحاق علیہ اسلام کے ذبیح ہونے کا قول بیس دلائل سے بھی زیادہ کے ساتھ باطل ہے اور شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بھی موضح القرآن میں اس کو غلط قرار دیا ہے اور کہا ہے یہود کہتے ہیں کہ اسحاق علیہ السلام کو ذبح کیا لیکن یہ غلط ہے اس لئے کہ اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری کے ساتھ یعقوب علیہ السلام کی بھی خبر تھی اور ان کے نبی ہونے کی خبر بھی ہے اگر ذبیح یہ ہوتے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام یہ نہ پوچھتے کہ ابھی دونوں باتیں ظہور میں نہیں آئیں ذبح کیوں کر ہوگا۔

❷ یعنی مسروق رحمہ اللہ کے فتویٰ کی۔

❁❁❁

كِتَابُ الْقِصَاصِ

قصاص (بدلہ) کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٤٤٦- (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَ الثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ.)) (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٦٨٧٨ ومسلم الحدیث رقم ٢٥- ١٦٧٦)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں (تو اس کا) قتل کرنا جائز نہیں مگر تین باتوں میں سے ایک ❶ بات کی وجہ سے قتل کرنا جائز ہے (۱) جان کے بدلے جان' (۲) اور سنگسار کیا جائے شادی شدہ زانی (۳) مرتد جماعت (دینی) کو چھوڑنے والا۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسلمان کے قتل کی تین صورتیں ہیں (۱) شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے (۲) خون کے بدلہ میں خون یعنی قصاص میں (۳) مرتد جس نے دین اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا دین قبول کر لیا ہو' تو ان صورتوں میں مسلمان کا قتل کرنا جائز ہے۔

٣٤٤٧- (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا.)) (رواه البخاری)

(البخاری الحدیث رقم ٦٨٦٢)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن اپنے دین کی وسعت اور کشادگی میں ہمیشہ رہتا ہے جب تک کہ وہ خون ❶ حرام کو نہ قتل کرے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ شرک کے بعد جس گناہ سے دین میں تنگی ہو جاتی ہے' وہ نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے۔

٣٤٤٨- (٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَوَّلُ مَايُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِى الدِّمَآءِ.)) (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٦٨٦٤ ومسلم الحدیث رقم ٢٨- ١٦٧٨)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے لوگوں کے جن معاملات میں حکم سنائے گا، وہ خون ❶ (قتل) کے معاملات ہوں گے'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اصل مقصود انسان کی زندگی ہے قتل و غارت اس کے مخالف ہے' کفر و شرک کے بعد باقی تمام گناہ' اس سے نیچے ہیں۔ اس لیے قیامت کے دن حقوق العباد میں سب سے پہلے خون کا فیصلہ اور حقوق اللہ میں نماز کا سوال ہوگا۔

٣٤٤٩- (٤) وَعَنِ الْمِقْدَادِبْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ قَالَ

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! مجھے

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا اَهْوَيْتُ لِاَقْتُلَهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا قَالَ ((لَا تَقْتُلْهُ)) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ۔)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٨٦٥ ومسلم الحديث رقم (١٥٥ ـ ٩٥)

بتلایئے کہ اگر میں کسی کافر سے مقابلہ کروں، ہم دونوں میں مقابلہ ہو اور وہ کافر میرے ایک ہاتھ کو تلوار سے کاٹ کر بھاگ کھڑا ہو اور ایک درخت کی پناہ میں جا کر یہ کہے کہ میں اللہ کے واسطے مسلمان ہوا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب میں اسے مار ڈالنے کا ارادہ کروں تو وہ کہے: "لا الہ الا اللہ" تو کیا اس کے ان الفاظ کے بعد میں اس کو مار ڈالوں؟ آپ نے فرمایا: "اس کو قتل نہ کر" مقداد نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کو قتل نہ کر' اگر تو اس کو قتل کرے گا' تو اس کا وہی درجہ ہوگا جو اس کو مار ڈالنے سے پہلے تیرا تھا ❶ اور تیرا درجہ وہ ہوگا جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔" (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر تو اس کو کفر کی حالت میں مارتا تو درست تھا' لیکن اب چونکہ وہ مسلمان ہو گیا اور اس کا خون محفوظ ہو گیا ہے اس لیے اب اگر تو اس کو قتل کرے گا تو اس کے بدلہ میں تجھے قتل کیا جائے گا' حدیث کا ظاہری مفہوم یہی ہے۔

٣٤٥٠ - (٥) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهٗ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَقَتَلْتُهٗ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ((اَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ ((فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری الحديث رقم ٦٨٧٢ ومسلم الحديث رقم (١٥٨ ـ ٩٦)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قبیلہ جہینہ کے چند لوگوں کی طرف بھیجا تو میں ان میں سے ایک شخص کے مقابلہ میں آیا، میں نے اس پر نیزہ کا حملہ کرنا چاہا ہی تھا کہ اس نے "لا الہ الا اللہ" کہہ دیا' پس میں نے اس کو نیزہ مار کر قتل کر دیا' پھر میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا' آپ نے فرمایا: "کیا قتل کیا تو نے اس کو حالانکہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا تھا؟" میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے تو خود کو بچانے کے لیے کلمہ پڑھا تھا' آپ نے فرمایا: "کیا تو نے اس کا دل چیر کر ❶ دیکھا تھا؟" (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ شریعت میں ظاہر پر حکم ہے' دل کا حال معلوم کرنے کا حکم نہیں' سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ چونکہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا' معاف ہے' اس لئے نبی ﷺ نے اس شخص کا خون بہا نہیں دلوایا' سبحان اللہ! آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیسے سچے لوگ تھے اپنی خطا خود بیان کرتے' چھپاتے نہ تھے' اب اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی مسلمان جہاد میں ایسا کرے جیسا کہ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟ بعض علماء نے کہا کہ اس پر قصاص، دیت اور کفارہ میں سے کوئی بھی دفعہ نہیں لگے گی' ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور بعض علماء نے کہا کہ کفارہ واجب ہے اور دیت ساقط ہے اس شبہ سے کہ اس کو کافر سمجھ کر مارا ہے اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ کفارہ

فوراً واجب نہیں۔

۳۴۵۱- (۶) وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَهُ مِرَارًا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۶۰۔ ۹۷)

سیدنا جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کرے گا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جب کہ آئے گا یہ کلمہ قیامت کے دن'' آپ نے یہ بات کئی بار فرمائی۔ (مسلم)

۳۴۵۲- (۷) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔)) (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم ۳۱۶۶ وابن ماجه الحديث رقم ۲۶۸۶)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی عہد والے کو ❶ قتل کرے گا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کے راستہ تک پہنچتی ہے'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ معاہد اور ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو مطیع الاسلام ہو اور امام نے اس کو پناہ دی ہو' اس کا قتل کرنا نہایت سخت گناہ ہے' کیونکہ عہد کا توڑنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔

۳۴۵۳- (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔) (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ۵۷۷۸ ومسلم الحديث رقم ۱۷۵۔ ۱۰۹ والترمذي الحديث رقم ۲۰۴۴ والنسائي الحديث رقم ۱۹۶۵ والدارمي الحديث رقم ۲۳۶۲ واحمد في المسند ۲/ ۲۵۴)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے خود کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کر لی وہ دوزخ میں گرتا رہے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی، تو وہ زہر اس کا اس کے ہاتھ میں ہوگا، جس کو وہ دوزخ میں پیئے گا' وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا' اور جس نے تیز ہتھیار ❶ سے خود کو مار ڈالا، تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو وہ اپنے پیٹ میں گھونپے گا، وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ❷ میں رہے گا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مثلاً چھری وغیرہ۔ ❷ مقصد یہ ہے' کہ جس چیز سے اپنے آپ کو قتل کرے تو دوزخ میں اس کو اسی چیز کا عذاب ہوگا، اگر خودکشی کو وہ شخص حلال جانتا تھا تو وہ یقیناً ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، ورنہ نہیں' امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو آدمی خودکشی کو حلال جان کر ایسی چیزوں سے خودکشی کرے تو وہ کافر ہے' یقیناً وہ دوزخ میں رہے گا اور وہ آدمی جو خودکشی کو ناجائز سمجھتا تھا وہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا اور طویل مدت کو بھی ہمیشہ کی مدت بولتے ہیں۔ بعض علماء نے کہا اس کے فعل کا بدلہ تو یہی تھا کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے' لیکن اللہ تعالیٰ نے

احسان کیا اور حکم فرمایا کہ جس کا خاتمہ اسلام پر ہوگا تو وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

٣٤٥٤-(٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلَّذِيْ يَخْنِقُ نَفْسَهٗ يَخْنِقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ۔)) (رواه البخاری)

(البخاری الحدیث رقم ١٣٦٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٣٥)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص گلا گھونٹ کر (گلے میں پھندا ڈال کر) خود کشی کرے وہ دوزخ میں بھی اپنا گلا گھونٹے گا اور جو شخص نیزہ مار کر اپنے آپ کو مار ڈالے تو وہ دوزخ میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارے گا۔'' (بخاری)

٣٤٥٥-(١٠) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَانَ فِيْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّبِهَا يَدَهٗ فَمَارَ قَأَالدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٣٤٦٣ ومسلم الحدیث رقم (١٨۔ ١١٣)

سیدنا جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا' جس کے ہاتھ میں زخم آ گیا تھا' اس نے بے صبری کی اور ایک چھری لے کر اپنا وہ ہاتھ کاٹ ڈالا، تو اس کا خون نہ رکا یہاں تک کہ وہ مر گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھ سے میرے بندے نے خود کو ہلاک کرنے میں جلدی کی تو میں ❶ نے اس پر جنت حرام کر دی۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حکم اس شخص کے بارہ میں ہے جو خود کشی کو حلال سمجھے، اس لئے اس پر جنت میں جانا حرام ہوا یا مراد یہ ہے کہ پہلی فرصت میں نہ جائے گا' قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شاید یہ شخص خود کشی کو حلال جانتا ہوگا یا یہ مراد ہے کہ اس کے لیے جنت اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ اچھے اور نیک لوگ جنت میں نہ چلے جائیں، اس کے حساب میں زیادہ مدت لگے گی اور وہ اعراف میں رکا رہے گا' امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ اس وقت شرع میں کبیرہ گناہ کرنے والا کافر ہو جاتا ہو اور یہ حدیث محمول ہے کہ اس نے جلد مرنے کیلئے یا بغیر کسی مصلحت کے ایسی حرکت کی' اس لیے کہ علاج معالجہ کیلئے پھوڑا وغیرہ کا چیرنا درست ہے' جبکہ فائدہ کا گمان غالب ہو' جیسے آج کل ڈاکٹر آپریشن کرتے ہیں۔

٣٤٥٦-(١١) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَلِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، تو سیدنا طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اور اس کی قوم نے بھی ہجرت کی' طفیل کا ساتھی مدینہ میں بیمار ہو گیا، اس نے بے صبری کرتے ہوئے اپنے تیروں کے پیکان لئے اور اپنی انگلیوں کے جوڑوں کو کاٹ ڈالا' تو اس کے دونوں ہاتھوں سے خون جاری ہو گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا' پھر طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس کو خواب میں دیکھا' اس حالت میں کہ اس کی صورت تو اچھی لیکن اس نے اپنے ہاتھ ڈھانپے

قَالَ قِيْلَ لِي لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَّ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٨٤۔ ١١٦)

ہوئے ہیں، طفیل نے پوچھا کہ تیرے ساتھ تیرے رب نے کیا سلوک کیا؟ اس نے کہا، بخش دیا مجھے اس لیے کہ میں نے اللہ کے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی، پھر طفیل نے پوچھا تو ہاتھوں کو کیوں ڈھانپے ہوئے ہے؟ اس نے کہا، مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس کو تو نے خود خراب کیا ہے ہم اس کو درست نہیں کریں گے، طفیل نے اس خواب کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا الٰہی اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جیسے تو نے اس کے سارے بدن پر کرم کیا ہے، اس کے دونوں ہاتھوں پر بھی کرم کر، اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کی بہت بڑی فضیلت ہے، اس شخص کی خودکشی کی نیت نہ ہوگی کہ حرام موت ہوتی ہے، محض پریشانی سے یہ حرکت کی ہوگی یا شاید ہلاک کرنے کی نیت ہو لیکن ہجرت کی برکت اور آپ کی دعا سے اس کی مغفرت ہوگئی۔

٣٤٥٧- (١٢) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((ثُمَّ أَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَأَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيْلاً فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ إِنْ أَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَإِنْ أَحَبُّوْا أَخَذُوا الْعَقْلَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٥٠٤ والترمذی الحديث رقم ١٤٠٦ والشافعی فی مسنده ص ٣٤٣ من كتاب الديات والقصاص واحمد فی المسند ٤/ ٢٣)

سیدنا ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی خزاعہ! پھر تم نے قتل کیا ❶ ہے اس مقتول کو جو قبیلہ ہذیل سے ہے اور میں اللہ کی قسم! خون بہا دینے والا ہوں اس کا، (اب) جو قتل کرے کسی مقتول کو تو اس کے وارث دو باتوں میں سے ایک کے مختار ہیں (۱) اگر چاہیں تو قاتل کو مار ڈالیں (۲) اور اگر چاہیں تو اس سے خون بہا لے لیں۔'' (ترمذی، شافعی)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث اس خطبہ کے آخری الفاظ ہیں جو آپ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا تھا، واقعہ یہ ہے کہ قبیلہ ہذیل نے ایام جاہلیت میں بنوخزاعہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، اب اسلام لانے کے بعد بنوخزاعہ نے اپنے مقتول کے بدلہ میں ہذیل کے ایک آدمی کو مار ڈالا، تو نبی ﷺ نے اس شخص کا خون بہا خود ادا کیا تا کہ کوئی فتنہ نہ اٹھ کھڑا ہو اور اس کے بعد شرعی قانون یہاں جس کا ذکر حدیث میں ہے یعنی جس کا عزیز مارا جائے تو دو باتوں میں سے جو بات پسند ہو اس کو اختیار کر لے (۱) قصاص میں قاتل کو قتل کرے (۲) یا دیت لے اور ایک تیسری بات یہ بھی ہے کہ معاف کر دے، یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، صحیحین میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور مسلم میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ بخاری میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت کا حکم نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قصاص اور دیت دونوں کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے ''کتب علیکم القصاص'' آخر تک۔ مطلب یہ ہے آیات واحادیث سے قصاص اور دیت ثابت ہے اور اس پر تمام علماء کا اجماع ہے۔

٣٤٥٨- (١٣) وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِإِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ

اور شرح السنہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی اسناد کے ساتھ مروی

بِأَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ وَقَالَ وَ اَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَعْنِيْ بِمَعْنَاهُ (البخاری الحدیث رقم ۱۱۲ ومسلم الحدیث رقم ۴۴۸-۱۳۵۵)

ہے اور امام بغوی رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم میں ابوشریح کعبی سے منقول نہیں ہے اور بغوی نے کہا کہ امام بخاری، امام مسلم نے اس کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بالمعنی (یعنی اس کے الفاظ نہیں بلکہ اس روایت کے ہم معنی) روایت کیا ہے۔

۳۴۵۹-(۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ؟ اَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيْئَ بِالْيَهُوْدِيِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۶۸۸۴ ومسلم الحدیث رقم ۱۵-۱۶۷۲ وابو داؤد الحدیث رقم ۴۵۲۷ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۹۴ والنسائی الحدیث رقم ۲۷۴۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۶۶۵ و الدارمی الحدیث رقم ۲۳۵۵ واحمد فی المسند ۳/ ۱۹۳)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا، اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تجھے کس نے مارا ہے، کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا (جس نے مارا تھا) تو لڑکی نے اپنے سر سے اشارہ کیا پھر یہودی لایا گیا، تو اس نے اقرار کر لیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کا سر پتھروں سے کچل دیا گیا۔ ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ صرف مقتول کے کہنے سے کہ مجھے فلاں نے قتل کیا ہے، یہ ثبوت جرم کے لیے کافی نہیں ہے جب تک کہ اس کے متعلق گواہی نہ ملے یا خود قاتل اقرار نہ کر لے کہ میں نے مارا ہے، چونکہ یہودی نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا تھا اس لیے اس کا سر بھی قصاص میں پتھروں سے کچل دیا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ مقتول کے ورثا کو اختیار ہے کہ جس طرح قاتل نے مقتول کو قتل کیا اس طرح اس کو قتل کریں یا صرف تلوار سے گردن اڑا دیں، اہل حدیث کا یہی مذہب ہے۔

۳۴۶۰-(۱۵) وَعَنْهُ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَاتُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ)) فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْاَقْسَمَ عَلَى

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ربیع نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ ڈالا، اس لڑکی کے رشتہ دار نبی ﷺ کے پاس آئے، تو آپ نے بدلہ لینے کا حکم دیا، انس بن مالک کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انس! اللہ کا حکم بدلہ لینا ہے'' تو وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت قبول کر لی ❶ پھر رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔)) (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۶۹۰۳ ومسلم الحدیث رقم (۲۴۔ ۱۶۷۵) وابوداوٗد الحدیث رقم ۴۵۹۵ والنسائی الحدیث رقم ۴۷۵۷ واحمد فی المسند ۳/ ۱۲۸)

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بندے ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ آن کی قسم کو پورا ❷ کر دیتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے قسم اٹھائی تھی، سو اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم کو سچا کر دیا۔ ❷ یعنی جس چیز پر قسم اٹھائی کہ فلاں بات ایسی ہوگی تو اللہ تعالیٰ ویسا ہی کر دیتا ہے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے جو قسم اٹھائی تھی تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو رد کرنا مقصود نہ تھا، بلکہ مقصد یہ تھا کہ آپ مجروح کے کنبہ سے سفارش کریں اور ان کو دیت پر راضی کر دیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے قسم اٹھائی، سو اللہ تعالیٰ نے اس کو سچا کر دیا۔

۳۴۶۱- (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ لَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِی الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا یُعْطٰی رَجُلٌ فِیْ کِتَابِهٖ وَمَا فِی الصَّحِیْفَۃِ قُلْتُ وَمَا فِی الصَّحِیْفَۃِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِکَاكُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۶۹۰۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۴۱۲ والنسائی الحدیث رقم ۴۷۴۴ والدارمی الحدیث رقم ۲۳۵۶)

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس قرآن کے سوا کوئی چیز ہے؟ ❶ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے اناج پیدا کیا اور ہر جان پیدا کی، ہمارے پاس کوئی چیز نہیں مگر وہی جو قرآن میں ہے، مگر جو کوئی آدمی اللہ کی کتاب میں سمجھ دیا جاتا ہے اور وہ جو کاغذ میں لکھی ہوئی ہے (ابوجحیفہ کہتے ہیں) میں نے کہا کاغذ میں لکھی ہوئی کیا چیز ہے؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''قیدی کو رہائی دلوانا اور یہ کہ مسلمان کافر کے بدلہ میں نہ مارا جائے۔'' ❷ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی ایسا علم سکھایا ہے جو دوسروں کو نہ بتلایا ہو، جیسے امامیہ اور شیعہ لوگ گمان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں یہ قرآن مجید پورا نہیں ہے، اس میں سے چند سورتیں غائب ہیں، جب وہ ہوں گی تو دنیا میں پورا قرآن پھیلے گا، معاذ اللہ! یہ سب ان کے اکاذیب اور خرافات ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھا کر اس کی تردید کی ہے اور اس حدیث میں ان کا رد ہے۔ ❷ جمہور علما نے اس پر اجماع کیا ہے کہ مسلمان، کافر حربی کے بدلہ میں نہ مارا جائے اور نہ ہی کافر ذمی کے عوض قتل کیا جائے، اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے، لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مسلمان، کافر ذمی کے بدلہ میں مارا جائے گا، اس جملہ کو ''کہ مسلمان کافر کے بدلہ میں نہ مارا جائے'' ابن ماجہ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے، دیت کے مسائل اور قیدیوں کے چھوڑنے کے ثواب کو بھی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے، اور یہ بات اہل علم پر مخفی نہیں ہے، لہٰذا اس میں بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی کوئی خصوصیت نہ ہوئی۔

وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا فِیْ کِتَابِ الْعِلْمِ۔

اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا)) کتاب العلم میں بیان کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٤٦٢- (١٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَالْاَصَحُّ) (الترمذی الحدیث رقم ١٣٩٥ والنسائی الحدیث رقم ٣٩٨٦)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام دنیا کا تباہ ہو جانا ❶ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان مرد کے قتل کرنے سے بہت آسان ہے۔'' (ترمذی' نسائی اور اس کو بعض راویوں نے موقوف بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔)

حکم الحدیث: حسن سند کے ساتھ اس کا شاہد موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ معاذ اللہ! مسلمان کا ناحق خون اللہ تعالیٰ کو ساری دنیا کے تباہ ہو جانے سے بھی زیادہ ناگوار ہے' اس حدیث کو ابن ماجہ نے سالم بن ابوجعد سے روایت کیا ہے' اور یہ حدیث انہوں نے اس وقت بیان کی جب ان سے کسی نے پوچھا کہ جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے، پھر توبہ کرے، ایمان لائے' نیک عمل کرے اور ہدایت کی راہ اختیار کرے' تو انہوں نے کہا افسوس! وہ کیسے راستہ پا سکتا ہے' میں نے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور پھر انہوں نے یہ حدیث بیان کر کے کہا' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے نبی کی زبان پر قتل ناحق کی آیت اتاری ''وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا'' آخر آیت تک' پھر اس کو منسوخ نہیں کیا جب سے اسے اتارا۔ معتزلہ اور خوارج کا بھی یہی قول ہے کہ مومن کے قاتل کی توبہ مقبول نہیں اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا' جمہور اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ مومن کا قتل کبیرہ گناہ ہے اور وہ کافر نہیں ہوتا بدلیل دیگر آیات واحادیث کے' سزا پوری کر کے ایک دن ضرور اس کو جہنم سے خلاصی ہو گی' اگرچہ مدت دراز کے بعد ہی سہی اور آیت میں خلود سے ''زیادہ مدت ٹھہرنا'' مراد ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی مسلمان کو اگر کوئی مسلمان عمداً مار ڈالے تو وہ دوزخی ہے' اس کی توبہ قبول نہیں اور علماء نے کہا سزا اس کی یہی ہے جو بیان ہوئی ہے آگے اللہ مالک' ہاں اگر قصاص میں قتل کر دیا جائے تو سب کے نزدیک پاک ہے۔ (موضح القرآن وغیرہ)

٣٤٦٣- (١٨) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ۔ (ابن ماجہ الحدیث رقم ٢٦١٩)

اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے۔

٣٤٦٤- (١٩) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی الحدیث رقم ١٣٩٨)

سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر آسمان اور زمین کے تمام لوگ ایک مسلمان کے قتل کرنے میں شریک ہوں' تو اللہ تعالیٰ سب کو دوزخ میں الٹا ڈالے گا۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

٣٤٦٥- (٢٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَجِيْئُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَ اَوْدَاجُهُ تَشْخُبُ دَمًا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مقتول قاتل کو قیامت کے دن' اس حال میں لائے گا کہ قاتل کی پیشانی اور سر مقتول کے ہاتھ میں ہو گا اور اس کی

يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَتَلَنِيْ حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ))۔ (رواه الترمذی والنسائی و ابن ماجة) (الترمذی الحديث رقم ٣٠٢٩ والنسائی الحديث رقم ٣٩٩٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٦٢١ واحمد فی المسند ١/ ٢٤٠)

رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا، وہ کہے گا' اے میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا، یہاں تک کہ وہ قاتل کو عرش کے نزدیک لے جائے گا۔" (ترمذی نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٣٤٦٦- (٢١) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ كُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ)) فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِیْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ وَّلَا ارْتَدَدْتُّ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَا تَقْتُلُوْنَنِیْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِیِّ لَفْظُ الْحَدِيْثِ) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٥٠٢ و الترمذی الحديث رقم ٢١٥٨ و النسائی الحديث رقم ٤٠١٩ و ابن ماجه الحديث رقم ٢٥٣٣ و الدارمی الحديث رقم ٢٤٩٧ واحمد فی المسند ١/ ٦١)

سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے محاصرہ ❶ کے دنوں میں مکان سے جھانکا اور کہا' میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں' کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں جائز خون بہانا کسی مسلمان کا مگر ان تین باتوں میں سے ایک بات کے ساتھ' زنا کرنا بعد شادی کرنے کے' یا کفر کرنا' یا قتل کرنا کسی کا ناحق' تو وہ قتل کیا جائے گا اس کے بدلہ میں" تو اللہ کی قسم! نہیں زنا کیا میں نے زمانہ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ ہی میں مرتد ہوا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی ہے اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے کہ جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہو، تو تم مجھے کس وجہ سے قتل کرتے ہو؟ (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' اور الفاظ دارمی کے ہیں)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ باغیوں نے جن دنوں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو گھر میں قید کر رکھا تھا ان دنوں کو "یوم الدار" کہتے ہیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان بے رحم باغیوں پر حجت قائم کی جو آپ کے قتل کے درپے تھے' لیکن انہوں نے اس حجت کا کوئی جواب نہ دیا اور نہایت بے رحمی سے آپ کے گھر میں داخل ہو کر آپ کو شہید کر دیا، اس وقت آپ روزہ سے تھے اور تلاوت قرآن میں مصروف تھے انا اللہ و انا الیہ راجعون۔

٣٤٦٧- (٢٢) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٢٧٠)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمیشہ رہتا ہے مسلمان جلدی کرنے والا ❶ اور نیکی کرنے والا، جب تک کہ وہ خون حرام کا ارتکاب نہ کرے اور جب خون حرام کا ارتکاب کرتا ہے تو تھک جاتا ہے۔" (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ جلدی کرنے والا یعنی نیکی کی طرف۔

٣٤٦٨- (٢٣) وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهٗ اِلَّامَنْ مَّاتَ مُشْرِكًا اَوْمَنْ يَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا۔)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٢٧٠)

انہی (سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر گناہ کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا' مگر اس شخص کا گناہ نہیں بخشے گا جو شرک کی حالت میں مرے یا گناہ اس کا کہ جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔'' ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حلال جان کر یا یہ معنی ہے کہ باقی گناہ بلا توبہ بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف کر سکتا ہے لیکن شرک اور ناحق کسی مسلمان کو مارنا یہ دونوں گناہ بغیر توبہ کے معاف نہ ہوں گے۔

٣٤٦٩- (٢٤) وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ۔ (النسائی الحديث رقم ٣٩٨٤ واحمد فی المسند ٤/ ٩٩)

اور نسائی نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٤٧٠- (٢٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ۔)) (رواه الترمذی والدارمی) (الترمذی الحديث رقم ١٤٠١ وابن ماجه الحديث رقم ٢٦٦١ والدارمی الحديث رقم ٢٣٥٧ واحمد فی المسند ١/ ١٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مساجد میں حدود نہ لگائی جائیں اور نہ اولاد کے بدلہ میں باپ سے قصاص ❶ لیا جائے۔'' (ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: متابعت کی بنا پر حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لیکن امام (جج) جو دوسری سزا مناسب سمجھے دے سکتا ہے اور اگر اولاد باپ کو قتل کرے تو اولاد قصاص میں قتل کی جائے گی اس پر سب کا اتفاق ہے۔

٣٤٧١- (٢٦) وَعَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ فَقَالَ ((مَنْ هٰذَا الَّذِيْ مَعَكَ)) قَالَ ابْنِيْ اِشْهَدْبِهٖ قَالَ ((اَمَا اِنَّهٗ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَ لَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ))۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ زَادَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِيْ اَوَّلِهٖ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''تیرے ساتھ یہ کون ہے؟'' کہا یہ میرا بیٹا ہے' آپ اس پر گواہ ❶ رہیے' آپ نے فرمایا: ''خبردار ہو کہ اس کے گناہ کا مواخذہ تجھ سے نہ ہوگا' اور نہ تیرے گناہ کا مواخذہ اس سے ہوگا'' (ابوداؤد' نسائی) اور زیادہ کیا امام بغوی نے شرح السنہ میں

وَسَلَّمَ فَرَاٰی اَبِی الَّذِیْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِیْ اُعَالِجُ الَّذِیْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّیْ طَبِیْبٌ فَقَالَ ((اَنْتَ رَفِیْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِیْبُ))۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٩٥ والنسائی الحدیث رقم ٤٨٣٢ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٨٨ واحمد فی المسند ٤/ ١٦٣)

اس حدیث کے شروع میں یہ عبارت زیادہ کی کہ سیدنا ابورمثہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو میرے باپ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھی اور کہا اجازت دیجیے کہ علاج کروں میں اس چیز کا جو آپ کی پشت میں ہے اس لیے کہ میں طبیب ❷ ہوں، تو آپ نے فرمایا: ''تو رفیق ہے اور اللہ طبیب ہے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر مجھ سے کوئی غلطی یا گناہ ہو جائے تو اسے گرفتار کیا جائے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث سنا کر اس کی اس بات کو رد کیا' سبحان اللہ شریعت کا یہی حکم ہے اور عدالت کا بھی یہی قانون ہے کہ بیٹا' باپ کے جرم میں نہ پکڑا جائے اور نہ ہی باپ بیٹے کے جرم میں پکڑا جائے' دنیا میں بھی یہی حال ہے اور آخرت میں بھی یہی قانون ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک آدمی نے کسی کو مار ڈالا تو مقتول کے قبیلہ والے اس کے بدلہ میں قاتل کے قبیلہ میں سے ایک آدمی کو مار ڈالتے' خواہ وہ قاتل ہو یا نہ ہو، جبکہ یہ واضح ظلم اور ناانصافی ہے۔ افسوس اس دور میں بھی وہی جاہلیت کے طریقے جاری ہو گئے ہیں' لوگ دیہاتی ہوں یا شہری' شرع محمدی سے بالکل ناواقف ہیں اور علماء دین بھی عیش وعشرت میں مبتلا ہو گئے ہیں، قوم وملت کی خیر خواہی ان کے دلوں سے اٹھ گئی ہے اور قرآن وسنت کی روشنی میں وعظ ونصیحت کا سلسلہ کم ہو گیا ہے' بلکہ دین کی تبلیغ بھی ایک پیشہ بنا دی گئی ہے' علماء دین کے لیے ضروری ہے کہ وہ دیہات اور بستیوں میں دورہ کرتے رہیں اور دین کے ضروری مسائل مثلاً عقائد صحیحہ اور نماز' روزہ کی اہمیت عوام کو زبانی سمجھاتے رہیں۔ ❷ میں طبیب ہوں۔ اس کا یہ دعویٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں آیا' اس لیے فرمایا کہ تم رفیق ہو، یعنی علاج کرنے میں مہربانی کرتے ہو' درحقیقت مرض کا دور کرنا تو اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے۔

٣٤٧٢- (٢٧) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ ضَعَّفَهٗ) (الترمذی الحدیث رقم ١٣٩٩)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے کہ سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس حال میں کہ آپ قصاص لیتے تھے باپ کا اس کے بیٹے سے' اور نہ قصاص لیتے تھے بیٹے کا اس کے باپ سے (ترمذی) اور ضعیف کہا اس کو۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

٣٤٧٣- (٢٨) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَ مَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ

حسن بصری رحمہ اللہ سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا' تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو اپنے غلام کے اعضا کاٹے گا' تو

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِیُّ) وَ زَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی ((وَمَنْ خَصٰی عَبْدَهٗ خَصَیْنَاهُ))
(ابوداوٗد الحدیث رقم ٤٥١٦ والترمذی الحدیث رقم ١٤١٤ والنسائی الحدیث رقم ٤٧٣٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٦٦٤ والدارمی الحدیث رقم ٤٧٣٦ واحمد فی المسند ٥/ ١٠)

ہم اس کے اعضاء کاٹیں گے۔" (ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ دارمی) اور نسائی نے ایک دوسری روایت میں زیادہ کیا: "اور جو شخص خصی کرے گا اپنے غلام کو تو ہم اسے خصی کریں گے۔" ❶

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام ابراہیم نخعی اور تابعین رحمہم اللہ کے اقوال کے مطابق غلام کے مارنے میں قصاص ہوا تو دوسرے کا غلام مارنے میں بطریق اولیٰ قصاص ہوگا' یہ حدیث ان کی دلیل ہے' جمہور علماء کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ امام حسن بصری نے سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا علاوہ ازیں یہ حدیث منسوخ ہے۔ قرآن مجید میں ہے' آزاد آزاد کے بدلہ میں قتل کیا جائے اور غلام' غلام کے عوض' غلام مالک کی ملکیت ہے اور مالک ہی اس کا وارث ہے تو قصاص کا طالب کون ہوگا؟ ممکن ہے یہ حدیث منسوخ نہ ہو' بلکہ تعزیراً آپ نے قتل کرنے کا حکم فرمایا ہو' تاکہ لوگ اپنے غلام' لونڈی کے قتل سے بچتے رہیں' علماء حنفیہ' سعید بن مسیب' شعبی' نخعی' قتادہ اور امام ثوری رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ آزاد کو غلام کے بدلہ میں قتل کیا جائے اور دوسرے علماء کے نزدیک آزاد کو غلام کے عوض میں قتل نہیں کیا جائے گا، یہ اختلاف اس وقت ہے جبکہ مقتول خود قاتل کا غلام نہ ہو بلکہ کسی دوسرے کا غلام ہو' اگر قاتل کا غلام ہو تو مالک اپنے غلام کے بدلہ میں قتل نہ ہوگا' بحرالرائق میں اس پر اجماع نقل کیا ہے لیکن امام نخعی اور بعض تابعین رحمہم اللہ سے اس کا اختلاف منقول ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

٣٤٧٤- (٢٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰی اَوْلِيَآءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَآءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَآءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِیَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلَاثُوْنَ جَذْعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَّمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ١٣٨٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٦٢٦ واحمد فی المسند ٢/ ١٨٣)

عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص جان بوجھ کر قتل کرے تو قاتل کو مقتول کے ورثا کے حوالہ کیا جائے' پس اگر وہ چاہیں ❶ تو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس سے خون بہا لے لیں اور خون بہا قتل کا (سو اونٹنیاں ہیں جن میں سے) تیس اونٹنیاں ایسی ہوں جو چوتھے سال میں لگی ہوں اور تیس پانچ سال کی اور چالیس حاملہ ہوں' اور جس چیز پر وہ صلح کریں تو وہ ان کے لئے ہے۔"

حکم الحدیث: اس کی سند حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابوشریح خزاعی کی آئندہ حدیث میں ایک اور بات صاف بیان ہے وہ یہ کہ اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔

٣٤٧٥- (٣٠) وَعَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَؤُ دِمَآءُهُمْ وَ يَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَ هُمْ يَدٌ عَلٰی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمام مسلمان آپس میں ❶ قصاص اور دیت میں برابر ہیں' ان کا ادنیٰ ان کے ذمہ کو پورا کرنے کی کوشش کرے ❷ اور جوان

مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٥٣٠ والنسائی الحدیث رقم ٤٧٤٦ واحمد فی المسند ١ / ١٢٢)

سے بہت دور ہوان پر لوٹائے ❸ اور مسلمان غیر مسلموں کے مقابلہ میں ایک ہاتھ ❹ کا حکم رکھتے ہیں' خبردار رہو، نہ قتل کیا جائے مسلمان کافر کے بدلہ میں اور نہ مارا جائے ❺ عہد والا اپنے عہد میں۔'' (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وضیع اور شریف کا کچھ فرق نہیں، اگر قریشی غیر قریشی کو مار ڈالے تو اس کے عوض میں قریشی مارا جائے گا اور جو دیت قریشی کی ہے وہی غیر قریشی کی ہے۔ ❷ یعنی ادنیٰ مسلمان بھی کسی کافر کو امان دے سکتا ہے اور سب مسلمانوں کو اس کی امان قبول کرنا ہوگی۔ ❸ مثلاً ایک لشکر لڑائی کے لئے کچھ آگے ہے اور کچھ پیچھے' اب آگے والوں کو کچھ مال ملے اور پیچھے والے اگر چہ ان سے دور ہوں' تو وہ بھی اس میں شریک ہوں گے اس لیے کہ وہ ان کی مدد میں تھے' تو گویا وہ انہیں کے ساتھ تھے۔ ❹ یعنی کافروں کے مقابلہ میں یک دل ہو کر لڑیں اور آپس میں نہ لڑیں۔ ❺ کیونکہ اسلام میں عہد شکنی جائز نہیں' سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ذمی کو قتل کرے تو وہ جنت کی بو بھی نہ سونگھے گا، حالانکہ جنت کی بو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے (ابن ماجہ)

٣٤٧٦- (٣١) وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ٢٦٨٣)

ابن ماجہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٤٧٧- (٣٢) وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْخَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَّقْتَصَّ اَوْيَعْفُوَ اَوْيَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا۔)) (رواه الدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٩٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٦٢٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٥١)

سیدنا ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا' جو شخص کسی عزیز کے ناحق خون کی مصیبت میں یا زخم میں مبتلا ہو تو اس کا وارث تین باتوں میں سے ایک بات اختیار کر سکتا ہے' اور اگر چاہے وہ کوئی چوتھی چیز تو اس کے ہاتھ پکڑ لو، وہ تین یہ ہیں (۱) بدلہ لے (۲) یا معاف کرے (۳) یا دیت لے۔ پس اگر ان چیزوں میں سے کوئی چیز لینے کے بعد پھر زیادتی کرے تو اس کے لیے آگ ہے' جس میں وہ ہمیشہ رہے گا' کبھی بھی نہیں نکلے گا۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٣٤٧٨- (٣٣) وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْجَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَ عَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَأِ وَ مَنْ قَتَلَ عَمَدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهٗ

طاؤس رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مارا جائے اندھا دھند ❶ (مثلاً) پتھروں یا کوڑوں یا لکڑیوں کے ذریعہ سے تو یہ قتل خطا کے حکم میں ہے اور اس کی دیت خطا کی دیت ہے اور جو شخص جان بوجھ کر مارا جائے تو وہ قصاص کا سبب ہے

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَاعَدْلٌ)) (رواه ابوداوٗد والنسائی) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٥٤٠ والنسائي الحديث رقم ٤٧٨٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٦٣٥)

اور جو شخص قصاص لینے کے درمیان حائل ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور اس کا غضب ہے اور اس سے نفل اور نہ ہی فرض قبول کیا جائے گا۔'' (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: دار قطنی اور طبرانی وغیرہ کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مقصد یہ ہے کہ اس کا قاتل معلوم نہ ہو یا قتل کی کوئی وجہ نہ ہو یا کوئی اپنے لوگوں کی طرف داری کرتا ہوا مارا جائے تو یہ عصبیت ہے اور تعصب بھی اسی سے نکلا ہے' مطلب یہ ہے کہ عمداً ہتھیار سے نہ مارا جائے' بلکہ چھوٹے پتھر یا لکڑی یا کوڑے سے مارا جائے تو اس میں دیت ہوگی' قصاص نہ ہوگا۔

٣٤٧٩- (٣٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا اُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِالدِّيَّةِ۔)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٥٠٧ واحمد في المسند ٣/ ٣٦٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس شخص کو معاف نہیں کروں گا ❶ جو دیت لینے کے بعد قتل کرے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس سے قصاص ضرور لوں گا۔

٣٤٨٠- (٣٥) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَامِنْ رَجُلٍ يُّصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً۔)) (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذي الحديث رقم ١٣٩٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢٦٩٣ واحمد في المسند ٦/ ٤٤٨)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جس شخص کا ❶ جسم کسی بھی چیز سے تکلیف دیا گیا، پھر اس تکلیف اٹھانے والے نے معاف کر دیا ❷ تو اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس سے ایک گناہ دور کرتا ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابن ماجہ میں یہ حدیث اس طرح ہے کہ میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے یاد رکھا ہے' اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص کا کوئی مقدمہ آتا تو آپ پہلے معافی کی سفارش کرتے (کیونکہ معافی بدلہ لینے سے بہتر ہے) ❷ یعنی صدمہ پہنچانے والے کو معاف کر دیا اور قصاص نہ لیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٤٨١- (٣٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْسَبْعَةً بِرَجُلٍ وَّاحِدٍ

سعید بن میب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو قتل کیا جو کہ پانچ تھے یا

قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَ قَالَ عُمَرُ ((لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا۔)) (رَوَاهُ مَالِكٌ) (الموطا ٢/ الحدیث رقم ١٣ من کتاب العقول)

سات، ان تمام نے مل کر اور خفیہ فریب دے کر ایک آدمی کو قتل کیا تھا ❶ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر حملہ کرتے اس پر تمام صنعا' والے تو البتہ قتل کرتا میں ان سب کو ❷ (امام مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غیلہ کا قتل یہ ہے کہ کسی شخص کو دھوکہ دے کر اور تنہائی میں لے جا کر قتل کر دیں' اس طرح کہ مارنے والا کوئی معلوم نہ ہو۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ایک آدمی کے قتل کرنے میں کئی آدمی شریک ہوں تو سب کو قتل کرنا چاہیے' صنعا' والوں کا ذکر اس حدیث میں اس لئے ہے کہ مارنے والے صنعا' شہر کے رہنے والے ہوں گے' یا یہ ایک مثال ہے عرب کے نزدیک کثرت بیان کرنے میں اور صنعاء ملک یمن کا ایک شہر ہے (مرقات ج ۷ ص ۶۸)

٣٤٨٢- (٣٧) وَ رَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ۔ (البخاری الحدیث رقم ٦٨٩٦)

اور بخاری نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے مانند روایت کیا ہے۔

٣٤٨٣- (٣٨) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ)) قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا۔ (رواه النسائى) (النسائی الحدیث رقم ٣٩٩٨)

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مقتول اپنے قاتل کو قیامت کے دن لائے گا اور کہے گا: پوچھ لے اس سے کہ اس نے کس وجہ سے مجھے قتل کیا؟" تو وہ کہے گا کہ "میں نے اس کو فلاں ❶ شخص کی سلطنت میں قتل کیا" سیدنا جندب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پس تو اس سے بچ۔" (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی فلاں بادشاہ کے عہد میں اسکی مدد کرنے کی وجہ سے میں نے اس کو قتل کیا، طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ ایک حاکم کو نصیحت کر رہے تھے کہ تو کسی ظالم کی حمایت نہ کرنا۔

٣٤٨٤- (٣٩) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اٰيِسٌ مِّنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ٢٦٢٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی مومن کے قتل کرنے پر آدھے ❶ کلمہ سے مدد کرے، (تو وہ) اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہے۔" (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آدھے کلمہ یعنی مثلاً اقتل پورا نہ کہا' بلکہ صرف اُق کہا' یہ محمول ہے تغلیظ پر یا حلال جاننے قتل پر۔

٣٤٨٥- (٤٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ يُقْتَلُ الَّذِىْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِىْ اَمْسَكَ۔)) (رواه الدارقطنی) (الدار قطنی الحدیث رقم ۱۷٦)

''جس ❶ وقت کہ پکڑے کوئی شخص کسی کو اور قتل کرے اس کو دوسرا شخص، تو قتل کیا جائے وہ شخص کہ جس نے قتل کیا اور قید کیا جائے وہ شخص کہ جس نے پکڑا۔'' (دار قطنی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام مالک رحمہ اللہ نے کہا اگر روکے رکھے اس کو اور وہ جانتا ہے کہ میرے صاحب کا ارادہ قتل کا ہے تو وہ روکنے والا بھی قتل کیا جائے اور اگر اس کا ارادہ صرف زدوکوب کا ہے تو قاتل قتل کیا جائے اور روکنے والے کو سخت سزا دی جائے اور ایک سال قید کیا جائے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ عمدہ تفصیل ہے اور عقل والوں پر یہ مخفی نہیں ہے، طیبی رحمہ اللہ نے کہا اگر کوئی کسی کو روکے رکھے اور دوسرا اس کو مار ڈالے تو روکنے والے کو مارا نہ جائے گا جیسے کسی نے کسی عورت کو روکے رکھا یہاں تک کہ دوسرے نے اس سے زنا کیا تو اس روکنے والے پر حد نہیں ہے۔

بَابُ الدِّيَّاتِ

دیتوں ❶ (جرمانوں) کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳٤٨٦- (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِى الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔)) (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٨٩٥ وابوداوٗد الحدیث رقم ٤٥٥٨ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۹۲ والنسائی الحدیث رقم ٤٨٤٧ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٦٥۲ والدارمی الحدیث رقم ۲۳۷۰)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی اور اس کی ❷ دیت برابر ہے یعنی چھنگلیا اور انگوٹھے کی۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ دیت اس مال کو کہتے ہیں جو کسی کے قتل یا کسی کے جسم کے کسی جوڑ کے ناقص کرنے کے بدلہ میں دیا جاتا ہے۔
❷ برابر ہے، آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درہم یا سو اونٹ ہے اور انگلی کا خون بہا پوری دیت کا دسواں حصہ ہے یعنی سو دینار یا ہزار درہم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے، خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی۔

۳٤٨٧- (۲) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِىْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِىْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے پیٹ کے بچہ کے متعلق ❶ فیصلہ کیا جو کہ گر پڑا مردہ ہو کر ساتھ غرے کے اور مراد غرے سے غلام یا لونڈی ہے، پھر وہ عورت کہ جس کے متعلق فیصلہ کیا گیا تھا وہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلُ عَلٰى عَصَبَتِهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٩٠٩ ومسلم الحديث رقم (٣٥۔ ١٦٨١) وابوداؤد الحديث رقم ٢٥٧٧ والترمذی الحديث رقم ١٤١٠ والنسائی الحديث رقم ٤٨١٧)

غرے کے ساتھ مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ''اس کی میراث اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کے لئے ہے اور حکم فرمایا کہ دیت اس کی عصبوں ❷ پر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی اس عورت کے عاقلہ پر۔

❷ یعنی اس کے عاقلہ پر اور وہ وارث نہیں ہوتے اور دیت دینے سے ارث لازم نہیں آتی وارث اور لوا ہیں۔

٣٤٨٨ - (٣) وَعَنْهُ قَالَ اِقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٩١٠ ومسلم الحديث رقم (٣٦۔ ١٦٨١) وابوداود الحديث رقم ٤٥٧٦ والنسائی الحديث رقم ٤٨١٨ والدارمی الحديث رقم ٢٣٨٢ والموطا الحديث رقم ٥ من كتاب العقول واحمد فی المسند ٢/ ٥٣٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہزیل قبیلہ کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر سے قتل کر دیا اور بچہ کو ❶ جو کہ اس کے پیٹ میں تھا اس کو بھی قتل کر دیا پس حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس کے بچے کی دیت غلام یا لونڈی ہے اور مقتولہ کی دیت قاتلہ عورت کی قوم پر ہے اور دونوں دیات کا وارث مقتولہ کی اولاد اور جو ان کے ساتھ تھے ان کو بنایا۔

فوائد الحديث: ❶ اگلی روایت میں ہے کہ خیمہ کی لکڑی سے مارا' نووی رحمہ اللہ نے کہا مراد چھوٹا پتھر اور چھوٹی لکڑی ہے جس سے اکثر آدمی نہیں مرتا وہی شبہ عمد ہے' اس میں کنبہ والوں پر دیت لازم آتی ہے اور مجرم پر قصاص نہیں ہوتا نہ اس کی ذات پر دیت ہوتی ہے امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

٣٤٨٩ - (٤) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً وَجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ هٰذِهٖ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَاِحْدٰهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں آپس میں سوکنیں تھیں' پس مارا ایک نے ان دونوں میں سے دوسری کو ساتھ پتھر کے یا خیمہ کی لکڑی کے' جس سے اس کا حمل گر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: ''بچہ کے بدلہ میں غرہ غلام یا لونڈی ہے اور واجب کیا اس کو اوپر عصبہ عورت مارنے والوں کے' یہ روایت ❶ ترمذی کی ہے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ مغیرہ نے کہا ایک عورت نے اپنی سوکن کو لکڑی کے ساتھ

قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَّةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَ غُرَّةً لِّمَا فِيْ بَطْنِهَا۔ (البخاری الحدیث رقم ٦٩٠٥ بنحوه ومسلم الحدیث رقم ٢٨-١٦٨٢ والترمذی الحدیث رقم ١٤١١)

مارا جو کہ حاملہ تھی' جس سے وہ مرگئی' مغیرہ نے کہا کہ ان میں سے ایک عورت بنی لحیان ❷ میں سے تھی' تو رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ عورت کے عصبہ پر مقرر کی اور غرہ ❸ اس لیے ہے کہ جو اس کے پیٹ میں تھا۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ روایت ترمذی کی ہے یہ اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح میں لایا۔

❷ یہ ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل سے۔ ❸ باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ پیٹ کے بچہ کی دیت جو مار سے گر پڑے خواہ نر ہو خواہ مادہ ایک غرہ ہے غلام یا لونڈی اور یہ اس صورت میں ہے جب بچہ پیٹ ہی سے مردہ نکلے اور جو زندہ نکلے اور مار کے اثر سے پھر مر جائے تو اس کی پوری دیت یا قصاص واجب ہوگا۔ (روضہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (فصل دوسری)

٣٤٩٠- (٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَأِ شِبْهِ الْعَمَدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔)) (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ) (النسائی الحدیث رقم ٤٧٩٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٦٢٨ والدار قطنی الحدیث رقم ٨ من كتاب الديات واحمد فی المسند ٢/ ١١)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار ہو جاؤ کہ دیت قتل خطا کی شبہ ❶ عمد ہے جو ساتھ کوڑے اور عصا کے ہو' سو اونٹ ہیں ان میں چالیس ایسے ہوں کہ ان کے پیٹوں میں ❷ بچے ان کے ہوں یہ نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ قتل تین قسم پر ہے عمد اور خطا اور شبہ عمد۔ عمد میں تو قصاص ہے اور خطا میں دیت ہے اور شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہے یعنی وہ سو اونٹ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں اور اس حدیث میں شبہ عمد کی دیت کا بیان ہے قتل عمد یہ ہے کہ کوئی دوسرے کو جان بوجھ کر مارے اور قتل ایسے کسی ہتھیار یا بھاری پتھر یا لکڑی سے کرے جس سے آدمی اکثر مر جاتا ہے اور قتل خطا یہ ہے کہ انسان مارنا کسی اور کو چاہتا تھا لیکن ہتھیار بلا ارادہ دوسرے کسی کو لگ گیا یا آدمی کو دور سے جانور سمجھ کر مارا۔ اور شبہ عمد یہ ہے کہ اس چیز سے عمداً مارے بہ نیت قتل جس سے آدمی عادۃً نہیں مرتا' جیسے چھڑی کوڑا لکڑی وغیرہ سے۔ (روضہ)

❷ ان کے پیٹوں میں بچے ان کے ہوں' اصل دیت سو اونٹ یا سو گائیں یا دو ہزار بکریاں یا ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم ہیں یا دو سو جوڑے کپڑے کے لیکن بعض جرائم میں یہ دیت سخت ہو جاتی ہے اس کو دیت مغلظہ کہتے ہیں۔ دیت مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹوں میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں' یہ سیدنا عقبہ بن اوس رحمہ اللہ کی روایت میں ہے جس کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور بخاری نے تاریخ میں بھی روایت کیا ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ قتل تین قسم کے ہیں عمد' خطا اور شبہ عمد مالک اور لیث نے کہا کہ قتل دو ہی قسم کے ہیں عمد یا خطا اور قتل خطا وہ ہے جو کسی سبب سے ہو جائے قاتل کی نیت قتل کی نہ ہو یا اس چیز سے قتل کرے جس سے عادۃً آدمی نہیں مرتا اور قتل عمد وہ ہے جو اس کے سوا ہو اور صاحب بحر نے کہا کہ اس پر اجماع ہے' حالانکہ جمہور کا مذہب اس کے خلاف ہے۔

۳۴۹۱- (۶) وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْهُ وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔
(ابوداوٗد الحديث رقم ٤٥٤٧ عن ابن عمرو واخرجه عن ابن عمر الحديث رقم ٤٥٤٨)

اور نقل کیا ابوداوٗد نے ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے۔اور شرح السنہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لفظ مصابیح کے ہیں۔

۳۴۹۲- (۷) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ وَ كَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدُيَدِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْضٰى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَ فِيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَفِيْهِ فِي النَّفْسِ الدِّيَّةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَّ فِي الْاَنْفِ اِذَاُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَّةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَ فِي الْاَسْنَانِ الدِّيَّةُ وَ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَّةُ وَ فِي الذَّكَرِ الدِّيَّةُ وَ فِي الصُّلْبِ الدِّيَّةُ وَ فِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَّةُ وَ فِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَّةِ وَ فِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ وَ فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ وَ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَ فِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِّنْ اَصَابِعَ الْيَدِ وَ الرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَ فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)
وَالدَّارِمِيُّ وَ فِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَ فِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَ فِي الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَ فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ۔ (النسائی الحديث رقم ٤٨٥٣ والدارمی الحديث رقم ٢٣٦٦ والموطا الحديث رقم من كتاب العقول)

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے نقل کی ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی طرف ایک خط لکھا' آپ کے اس خط میں تھا کہ جو شخص کسی مسلمان کو بلا وجہ مار ❶ ڈالے تو وہ قصاص ❷ ہاتھ اپنے کا ہے مگر ❸ یہ کہ مقتول کے وارث راضی ہو جائیں اور اس خط میں یہ بھی تھا کہ مرد عورت کے بدلہ میں قتل کیا جائے اور اس میں یہ بھی تھا کہ قتل کے بدلہ میں سو اونٹ دیت ❹ ہے اور جن کے پاس سونا ہو تو ان پر ایک ہزار دینار ہیں اور ناک جس وقت کہ پوری کاٹی جائے تو سو اونٹ دیت ہے اور دانت جبکہ سب توڑے جائیں تو دیت پوری ہے اور ہونٹ جبکہ کاٹے جائیں تو پوری دیت ہے اور دونوں خصیے جب کاٹے جائیں تو پوری دیت ہے اور شرم گاہ کے کاٹنے میں اور پیٹھ کی ہڈی توڑنے میں دیت ہے اور دونوں آنکھوں کے پھوڑنے ❺ میں دیت ہے اور ایک پاؤں کے کاٹنے میں آدھی دیت ہے اور سر کے زخم میں جو مغز تک پہنچے تہائی دیت ہے اور پیٹ کے زخم میں تہائی دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی ہل گئی ہو اس میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی کے بدلہ میں دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کے پانچ پانچ اونٹ ہیں۔ اس کو نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ اور مالک کی روایت میں ہے ''اور ایک آنکھ کے بدلہ میں پچاس اونٹ ہیں اور ایک ہاتھ کے پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس اور وہ ❻ زخم جس سے ہڈی کھل گئی ہو اس میں پانچ اونٹ ہیں۔''

حکم الحدیث: اس کی سند میں ارسال کی علت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مارڈالے یعنی جان بوجھ کر کسی کو قتل کر دینا۔ ❷ یعنی قتل کیا جائے بدلے اس تقصیر کے کہ جو اپنے ہاتھ سے کی۔ ❸ یعنی دیت لے کر یا پھر ویسے ہی یا معاف کر دیں۔ ❹ یعنی جس کے پاس اونٹ ہوں وہ بحسب تفصیل سو اونٹ دے۔ ❺ اعضاء کے کاٹنے میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر زائل کرے تمام وکمال جنس ومنفعت کو یا زائل کرے تمام جمال کو جو کہ مقصود ہے تو تمام دیت واجب ہوتی ہے کیونکہ یہ من وجہ نفس کے تلف کرنے کے حکم میں ہے پس حکم دیا جائے گا اس کو تلف کرنے والے نفس کا اور دلیل اس کی یہ ہے کہ نبی ﷺ نے زبان اور ناک میں پوری دیت کا حکم دیا اور اس سے بہت سارے قواعد وضوابط نکل سکتے ہیں۔ ❻ عربی میں موضحہ اس زخم کو کہتے ہیں جو ہڈی کو کھول دے لیکن توڑے نہیں۔

٣٤٩٣- (٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ. (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٥٦٦ والترمذی الحديث رقم ١٣٩٠ والنسائی الحديث رقم ٤٨٥٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٦٥٥ والدارمی الحديث رقم ٢٣٧٢ واحمد فی المسند ٢/ ٢١٥)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن زخموں سے ہڈی کھل جائے پانچ پانچ اونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔'' (ابوداؤد اور نسائی) اور دارمی نے اس کو روایت کیا اور ترمذی اور ابن ماجہ ❶ نے پہلا جملہ روایت کیا۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلا جملہ یعنی جس میں ذکر زخموں کا ہے۔

٣٤٩٤- (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً. (رواه ابوداوٗد الترمذی) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٥٦١ واخرج الترمذی الحديث رقم ١٣٩١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کی انگلیاں برابر قرار دی ہیں۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٣٤٩٥- (١٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ.)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٥٥٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٦٥٠)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انگلیاں برابر ہیں اور دانت برابر ہیں اگلے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں یہ ❶ اور یہ برابر ہیں'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں اگرچہ انگوٹھے کے دو ہی جوڑ ہیں اور چھنگلیا میں تین' مطلب یہ ہے کہ ہر ایک انگلی کی دیت ایک جیسی ہے اور ابن ماجہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیاں سب برابر ہیں' اور ہر ایک انگلی میں دس اونٹ دینا ہوں گے یعنی دیت کا دسواں حصہ ہر ایک انگلی میں واجب ہوگا یہ قیاس کے بھی موافق ہے' کیونکہ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کی انگلیاں دس دس ہیں اگر کوئی دسوں انگلیوں کو کاٹ ڈالے تو پوری دیت لازم ہوگی' اس حدیث کو احمد اور ابوداوُد اور نسائی نے بھی نکالا اور ترمذی نے نکالا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور کہا صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ کی انگلیاں اور پاؤں کی سب برابر ہیں ہر ایک انگلی میں دس اونٹ ہیں اور یہ حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس سے مختصراً بھی گذر چکی ہے۔

٣٤٩٦- (١١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ ((اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَ مَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعِيْدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ((دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ))۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٥٨٣ واحمد فى المسند ٢/ ١٨٠)

عمرو بن شعیب اپنے باپ' اپنے اور دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال خطبہ ارشاد فرمایا' پھر فرمایا: ''اے لوگو! نہیں ہے ❶ پیدا کرنا عہد کا اسلام میں اور نیک عہد جو جاہلیت میں تھا تو اسلام نہیں زیادہ کرتا اس کو مگر مضبوطی میں مسلمان ایک ہاتھ کا حکم رکھتے ہیں ان لوگوں پر کہ جو ان کے علاوہ ہیں' پناہ دیتا ہے ان پر ادنیٰ ان کا اور پھرتا ہے ان پر جو بہت دور ہے ان سے اور پھیرتے ہیں لشکر ان کے بیٹھے رہنے والوں پر' نہ قتل کیا جائے ان کو بدلے کافر کے اور دیت ❷ کافر کی مسلمان کی آدھی دیت ہے' نہیں ہے منگوانا زکوٰۃ کے مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مویشی والوں کو اور زکوٰۃ انہیں کے گھروں میں سے لی جائے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''دیت عہد والے کی آدھی دیت حر کی ہے۔'' (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہم قسم ہوتی اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق میں مدد کیا کرتے تھے سو اس لیے فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام میں اس کی زیادہ تر تاکید ہے اور یہ جو فرمایا کہ مسلمان ایک ہاتھ کی مثل ہیں اپنے مخالفوں پر یعنی کافروں کے مقابلہ میں سب مسلمان ایک ہیں اور ان کو چاہئے کہ وہ یک جان ہو کر ان سے لڑیں' اور آپس میں نہ لڑیں اور پناہ دے سکتا ہے مسلمانوں پر ادنیٰ ان کا یعنی مسلمانوں میں سے ادنیٰ شخص بھی امان دے سکتا ہے کسی کافر کو اور مسلمانوں کو اس کی امان قبول کرنا ہوگا اور رد کرے گا ان پر دور والا ان کا یعنی لڑائی میں دور سے دور والا مسلمان بھی مال غنیمت میں شریک ہوگا مثلاً ایک لشکر لڑائی کے لئے نکلا کچھ آگے ہیں اور کچھ پیچھے اب آگے والوں کو کچھ مال ملا تو پیچھے والے بھی اگرچہ ان سے دور ہوں لیکن وہ اس میں برابر کے شریک ہوں گے اس لیے کہ وہ ان کی مدد کو آ رہے تھے تو گویا یہ انہی کے ساتھ تھے۔

❷ یہ جو فرمایا کہ کافر کی دیت آدھی دیت ہے مسلمان کی تو یہی مذہب ہے اہل حدیث کا کہ کافر کی دیت مسلمان کی آدھی دیت کے برابر ہے اور احناف نے کہا کہ ذمی کی دیت مثل مسلمان کی ہے' امام ابن قیم نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اہل حدیث ایسی احادیث کو بھی صحیح کہتے ہیں۔

٣٤٩٧- (١٢) وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَّةِ الْخَطَأِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَ عِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَ عِشْرِيْنَ جَذْعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ خِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ رَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ دٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَ لَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ.) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٥٤٥ والترمذی الحديث رقم ١٣٨٦ والنسائی الحديث رقم ٤٨٠٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٦٣١)

خشف ❶ بن مالک نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ❷ فرمایا: ''خطا کی دیت میں بیس اونٹنیاں جو کہ دوسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹ جو کہ دوسرے برس میں لگے ہوں اور بیس اونٹنیاں جو کہ تیسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں جو کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں جو کہ چوتھے برس میں لگی ہوں (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر اور خشف مجہول ہے نہیں پہچانا جاتا مگر ساتھ اس حدیث کے اور روایت کیا بغوی رحمہ اللہ نے شرح السنہ میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی اس شخص کی جو کہ مارا گیا تھا خیبر میں ساتھ سو اونٹوں کے زکوٰۃ کے اونٹوں سے' حالانکہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں برس روز کا کوئی اونٹ نہ تھا سوائے اس کے نہیں کہ ان میں تھے دو برس کے اونٹ۔

فوائد الحدیث: ❶ خشف خاء کی زیر اور شین کے سکون اور فا کے ساتھ ہے اور بیٹا ہے مالک طائی کا اس نے اپنے باپ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور اس سے زید بن جبیر نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے لمعات میں ہے کہ دیت خطا کی وہی ہے جو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں مروی ہے لیکن شافعی رحمہ اللہ نے ایک ایک سال کے بیس اونٹوں کی بجائے دو دو سال کے بیس اونٹ رکھے ہیں اور یہ حدیث ان پر حجت ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے تو ان پر حجت کیوں کر ہوگی اور صاحب مشکوٰۃ نے بھی اس کے ضعف کی وجہ بیان کر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتیل خیبر کی دیت دی زکوٰۃ میں برس روز کا اونٹ نہیں لیا جاتا اس میں دو برس کے لیے جاتے ہیں۔

❷ یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ بھی ضعیف ہے اور زید بن جبیر میں بھی لوگوں نے کلام کیا ہے۔

٣٤٩٨- (١٣) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَّةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَ دِيَّةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اُسْتُخْلِفَ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ اور اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قیمت ❶ دیت کی آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور دیت اہل کتاب کی ان دنوں میں آدھی دیت مسلمان کی تھی' ان کے دادا نے کہا کہ یہ حکم اس طرح رہا یہاں تک کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر کیے گئے تو وہ خطبہ فرمانے

عُمَرُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْغَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اِثْنٰى عَشَرَ اَلْفًا وَ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَىْ شَاةٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَى حُلَّةٍ قَالَ وَ تَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٥٤٢)

کے لیے کھڑے ہوئے' انہوں نے کہا کہ اونٹ مہنگے ہو گئے' کہا راوی نے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دولت مند سونا رکھنے والوں پر ہزار دینار دیت مقرر کی تھی اور چاندی رکھنے والوں پر بارہ ہزار درہم اور گائیں رکھنے والوں پر دوسو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور جوڑے ❷ والوں پر دوسو جوڑے' راوی نے کہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دیت ❸ ذمیوں کی وہی رہنے دی اور اس میں دوسری دیات کی طرح زیادہ نہیں کیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قیمت اونٹوں کی دیت کی کہ سو عدد ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں۔ ❷ یعنی جو کپڑے کے جوڑوں کی سوداگری کرتے تھے۔ ❸ یعنی اسی حال پر کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی یعنی چار ہزار درہم۔

٣٤٩٩- (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اِثْنَى عَشَرَ اَلْفًا۔ (رواه الترمذى و ابوداؤد و النسائى و الدارمى) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٥٤٦ والترمذى الحديث رقم ١٣٨٨ والنسائى الحديث رقم ٤٨٠٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢٦٣٢ والدارمى الحديث رقم ٢٣٦٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے بارہ ہزار درہم دیت ❶ مقرر فرمائی۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

حکم الحدیث: مرسل سند صحیح ہے لیکن متصل سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب بنی عدی کا ایک شخص مارا گیا' اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا کہ یہ جو آیت ہے: ﴿وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ یعنی منافق غصے نہیں ہوئے ان پر مگر اس بات سے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مال دار کر دیا اپنے فضل سے' اس کا مطلب یہی ہے کہ مال دار کر دیا دیت دلا کر۔ ایک شخص جس کا نام جلاس تھا پہلے وہ منافق تھا' اس کا مولی مارا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیت دلائی تو وہ مال دار ہو گیا' پھر اس نے نفاق سے توبہ کی اور سچا مومن بن گیا' تب منافق اس پر غصے ہوئے پھر یہ آیت اتری اور عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوداؤد نے مسنداً اور مرسلاً سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ والوں پر سو اونٹ دیت مقرر کی اور گائے والوں پر سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے۔

٣٥٠٠- (١٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْعِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبلِ فَاِذَا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستی والوں پر چار سو دینار یا برابر ❶ ان کے چاندی ❷ سے خطا کی دیت مقرر کرتے تھے اور اونٹوں کی قیمت پر اور جس وقت مہنگے ہوئے اونٹ تو زیادہ کرتے قیمت

غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَ اِذَا هَاجَتْ رُخْصٌ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَ بَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ اَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ الٰافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ)) وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَايَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا۔ (رواه ابو داوٗد و النسائی)

(ابو داوٗد الحدیث رقم ٤٥٦٤ والنسائی الحدیث رقم ٤٨٠١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٦٣٠ واحمد فی المسند ٢/٢٢٤)

دیت کی اور جب ظاہر ہوتی ارزانی اونٹوں کی قیمت میں تو کم کرتے قیمت دیت سے اور پہنچی دیت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مابین چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک اور برابر ان کے چاندی بھی آٹھ ہزار درہم' راوی نے کہا حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گائیں والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیت میراث ہوتی ہے مقتول کے وارثوں کے درمیان'' اور رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: ''کہ دیت عورت کی تقسیم ہوگی اس کے عصبوں کے درمیان اور نہیں ❸ وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا۔'' (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قیمت میں۔ ❷ چار ہزار درہم ❸ نہ اس کی دیت کا اور نہ اس کے ترکہ کا اور یہ اس کے جرم کی سزا ہے اکثر لوگ اپنے مورثوں کو ان کا ترکہ لینے کے لیے مار ڈالتے ہیں اس لیے قاتل کو ترکہ ہی سے محروم کر دیا تاکہ کوئی ایسا جرم نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں' اگر اونٹ نہ ملیں تو پھر ان کی قیمت واجب ہوتی ہے اور یہ جو فرمایا کہ دیت عورت کی تقسیم کی گئی ہے' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت غلام کی طرح نہیں ہے کہ اس کی دیت اس کی ذات سے متعلق ہو بلکہ اس کی دیت اس کے عصبات ادا کریں گے۔

٣٥٠١- (١٦) وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَقْلُ شِبْهِ الْعَمَدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ وَ لَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ۔)) (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٤٥٦٥ واحمد فی المسند ٢/٢٢٤)

انہی (عمرو بن شعیب) نے اپنے باپ اور اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دیت شبہ عمد کی سخت ہے مانند دیت عمد کی اور نہ مارا ❶ جائے صاحب شبہ عمد کا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس نے بطریق شبہ عمد جس کا بیان ہو چکا کسی کو مارا تو اس کو قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا اور یہ اس وہم کے دور کرنے کے لیے فرمایا کہ جب شبہ عمد کی دیت عمد کی طرح ہے تو شبہ عمد میں قصاص بھی ہوگا جیسے کہ عمد میں قصاص ہے۔ (لمعات)

٣٥٠٢- (١٧) وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ

انہی (عمرو بن شعیب) نے اپنے باپ اور دادا رضی اللہ عنہم سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے آنکھ کے مقدمہ کے بارہ میں فیصلہ

السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ۔ (رواه ابو داؤد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٥٦٧ والنسائی الحدیث رقم ٤٨٤٠)

فرمایا کہ جو آنکھ اپنی جگہ (برقرار) رہے اور اس کی بینائی جاتی رہے تو اس کی دیت ایک تہائی ❶ ہے۔ (ابوداؤد نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث بظاہر اسی باب کی حدیث نمبر ے کے مخالف ہے جس میں دونوں آنکھیں پھوڑنے میں پوری دیت اور ایک آنکھ کی نصف دیت مذکور ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچ تلف ہونے آنکھ کے ایک تہائی دیت ہے تو اس کے بارہ میں تورپشتی نے کہا کہ اس حدیث کی صحت میں کلام ہے۔

٣٥٠٣- (١٨) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ قَالَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَمَّادُبْنُ سَلَمَةَ وَ خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرْ اَوْفَرَسٍ اَوْبَغْلٍ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٥٧٩ والترمذی الحدیث رقم ١٤١٠ واحمد فی المسند ٢/ ٤٩٨)

محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے بارہ میں حکم فرمایا کہ جو پیٹ میں مر گیا ساتھ غرہ کے کہ غلام ہے یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر (ابوداؤد)
اور کہا روایت کیا اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے اور ان دونوں نے أَوْ فرس أَوْ بغل کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا۔ ❶

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لہٰذا یہ اضافہ شاذ ہے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ گھوڑے اور خچر کا ذکر مضمون باب کے فصل اول کی تین احادیث میں گذر چکا ہے مگر یہ حکم اس وقت ہے کہ جب پیٹ ہی سے بچہ مردہ نکلے اور جو زندہ پیدا ہو لیکن مار کے اثر سے مر جائے تو اس میں دیت یا قصاص واجب ہوگا۔

٣٥٠٤- (١٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ))۔ (رواه ابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٥٨٦ والنسائی الحدیث رقم ٤٨٣٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤٦٦)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے آپ کو بتکلف طبیب ٹھہرائے اور نہیں ❶ جانی گئی اس سے طب تو وہ ضامن ہے''۔ (ابوداؤد نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے لیکن اس کی سند میں علت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے طبیبا اور اس کے علاج سے کوئی نقصان ہوا تو اس نقصان کا وہ ضامن ہوگا اگر جان گئی تو پوری دیت دینی ہوگی اور اگر کوئی عضو بیکار ہو جائے تو اس کی دیت دینی ہوگی۔

۳۵۰۵- (۲۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَآءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ اَغْنِيَآءَ فَاَتٰى اَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَآءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا۔ (رواه ابوداؤد و النسائى) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٥٩٠ والنسائى الحديث رقم ٤٧٥١)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ فقیروں کے ایک لڑکے نے ایک لڑکے دولت مند کا کان کاٹ ڈالا تو اس لڑکے کے گھر والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہم محتاج ہیں تو آپ نے ان پر کوئی چیز نہ مقرر کی۔ ❶ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ عاقلہ اس کی محتاج تھی اور لڑکے کی جنایت عاقلہ پر ہوتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۵۰۶- (۲۱) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمَدِ اَثْلَاثًا ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّ ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ جَذْعَةً وَاَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ((فِي الْخَطَاِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ حِقَّةً وَ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ جَذْعَةً وَ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ بَنَاتُ لَبُوْنٍ وَّ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ بَنَاتُ مَخَاضٍ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٥٥١)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شبہ عمد کی دیت میں تین طرح کے اونٹ دینے آتے ہیں' تینتیس اونٹنیاں جو چوتھے برس میں لگی ہوں اور تینتیس اونٹنیاں پانچ سال کی اور چونتیس اونٹنیاں جو چھٹے برس سے لے کر آٹھ برس تک اور تمام حاملہ ہوں اور ایک روایت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس طرح ہے کہ قتل خطا میں چار قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہیں پچیس تین تین برس کی' پچیس چار چار برس کی' پچیس دو دو برس کی اور پچیس ایک ایک برس کی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۳۵۰۷- (۲۲) وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضٰى عُمَرُ فِيْ شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَ ثَلَاثِيْنَ جَذْعَةً وَ اَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً مَابَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٥٥٠ واحمد فى المسند ١/ ٤٩)

مجاہد سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قتل شبہ عمد کے (ایک مقدمہ میں) تیس اونٹنیاں تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور چالیس حاملہ اونٹنیاں پانچ برس سے لے کر آٹھ برس کے درمیان تک کا فیصلہ دیا ہے۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ہے۔

۳۵۰۸- (۲۳) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کے بارہ میں کہ جو اپنی ماں کے پیٹ میں مار دیا

فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ فَقَالَ الَّذِیْ قَضٰی عَلَیْهِ کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّاشَرِبَ وَ لَا اَکَلَ وَ لَا نَطَقَ وَ لَا اسْتَهَلَّ وَ مِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُهَّانِ)) (رَوَاهُ مَالِكٌ وَ النَّسَائِیُّ مُرْسَلًا) (النسائی الحدیث رقم ۴۸۲۰ والموطا الحدیث رقم ٦ من کتاب العقول)

جائے غرہ' غلام یا لونڈی کا فیصلہ دیا' اور جس شخص پر حکم لگایا گیا تھا اس نے کہا کہ میں اس کا تاوان کس لیے ادا کروں کہ جس نے نہ کچھ کھایا' نہ پیا' نہ بولا اور نہ ہی چلایا اور مانند اس قتل کی ساقط کیا جاتا ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوائے اس کے نہیں کہ یہ کاہنوں ❶ کے بھائیوں میں سے ہے۔'' (مالک' نسائی نے مرسل)

حکم الحدیث: متصل بھی مروی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو ہونے والی باتیں جنوں سے سیکھ کر بتلاتے تھے' ایک سچی بات میں سو جھوٹ ملا کر نادانوں کو بہکاتے تھے سو نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص بھی واہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنوں کی طرح سے کہتا ہے' اس لیے یہ بھی ان میں داخل ہے اسی طرح پاکستان میں بھی واہی تباہی خلاف شرع باتوں میں نادانوں کے بہکانے کے لیے بعض بے دین لوگ تک بندی کرتے ہیں جیسا کسی مردود نے یوں کہا ہے کہ (معاذ اللہ) کہ اللہ تعالیٰ کے چار بیٹے بھنگ' بوزہ' نماز' روزہ ہیں' کسی نے بھنگ بوزہ لیا کسی نے نماز روزہ اسی طرح اور بہت سی خرافات جاہلوں میں مشہور ہیں تو اس لیے یہ لوگ بھی کاہنوں میں داخل ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں۔ الغرض آپ نے اس شخص کی برائی کی کہ شرع کے احکام کے مقابل شاعری کرنا حماقت ہے۔

۳۵۰۹- (۲۴) وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مُتَّصِلًا۔ (ابوداوٗد الحدیث رقم ۴۵۷٦ وعن مسلم الحدیث رقم (۳٦۔ ۱٦۸۱) واخرجه احمد فی المسند ۲/ ۲۷۴)

امام ابوداوٗد رحمہ اللہ نے سیدنا سعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطریق اتصال کے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَالَا یُضْمَنُ مِنَ الْجِنَایَاتِ

جنایات کی جن صورتوں میں تاوان واجب نہیں ہوتا ان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۵۱۰- (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦۹۱۳ ومسلم الحدیث رقم (۴۵۔ ۱۷۱۰) وابوداود الحدیث رقم ۳۴۹۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۷۷ والنسائی الحدیث رقم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار پائے کا زخمی ❶ کر دینا معاف ہے اور کان بھی معاف ہے اور کنویں میں کوئی گر کر مرے معاف ہے''۔ (بخاری' مسلم)

۲۴۹٦ وابن ماجه الحديث رقم ۲٦۷۳ والدارمی الحديث رقم ۱٦٦۸ والموطا الحديث رقم ۱۲ من كتاب العقول واحمد فی المسند ۲/ ۲۲۸)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر جرمانہ نہیں اور اگر مزدور کان کھودتے ہیں اور کان پھٹ گئی اور مزدور دب کر مر گئے تو کھدوانے والے پر کوئی جرمانہ نہیں اسی طرح مزدور کنواں کھودتے ہیں اور کنواں پھٹ گیا اور مزدور دب کر مر گئے تو کھدوانے والے پر کوئی جرمانہ نہیں لیکن اگر راستہ میں کوئی کنواں کھودے اور کوئی اس میں گر پڑے یا دوسرے کے ملک میں تو کھودنے والا پکڑا جائے گا۔

۳۵۱۱- (۲) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَ كَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَ قَالَ ((اَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ۔)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۲۲٦۵ ومسلم الحديث رقم (۲۳۔ ۱٦۷٤) والنسائی الحديث رقم ٤٧٦٤ وابن ماجه الحديث رقم ۲٦۵٦ واحمد فی المسند ٤/ ۲۲۳)

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تنگی ❶ والے لشکر میں جہاد کیا اور میرا ایک نوکر تھا وہ کسی آدمی سے لڑا' ایک نے ان دونوں میں سے دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا' تو نکالا اس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اس کا کاٹنے والے کے منہ سے' پس گرا دیئے دانت اس کے پس جھڑ پڑے' پس گیا وہ ❷ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی' پس معاف کیا آپ نے بدلہ اس کے دانتوں کا اور فرمایا: ''کیا وہ اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا تیرے منہ میں کہ چباتا ❸ تو اس کو اونٹ کے چبانے کی طرح۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی غزوہ تبوک میں۔ ❷ جس کے دانت گر گئے تھے۔ ❸ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو الزام دیا کہ ایک تو تو نے اس کا ہاتھ اونٹ کی طرح چبا ڈالا پھر اس سے خون بہا چاہتا ہے اس نے تو اپنے بچاؤ کے لیے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے تمام ائمہ کا یہی مذہب ہے کہ ایسی صورت میں کوئی بدلہ نہیں اور اگر خطا سے دانت توڑا جائے یا عمد سے تو اس میں پانچ اونٹ ہیں جیسے باب اول میں گذر چکا ہے اور سب دانت برابر ہیں اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

۳۵۱۲- (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ))۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۲٤۸۰ ومسلم الحديث رقم (۲۲٦۔ ۱٤۱) وابو داؤد الحديث رقم ٤٧٧١ بنحوه والترمذی الحديث رقم ۱٤۱۹ والنسائی الحديث رقم ٤۰۸۷ واحمد فی المسند ۲/ ۱۵۳)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا جائے ❶ تو وہ شہید ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایک شخص مال کی حفاظت کر رہا تھا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال ہے اہل کی محافظت میں مارے جانے کا اور یہی حال ہے اپنی جان یا عزت کے بچانے کا ایک ظالم کے ہاتھ سے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی ظالم کسی شخص کا مال ظلم سے چھیننا چاہے اور وہ شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو اس کو شہید کا درجہ ملے گا۔

۳۵۱۳- (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَیْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَخْذَ مَالِیْ قَالَ ((فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ)) قَالَ اَرَأَیْتَ اِنْ قَاتَلَنِیْ قَالَ ((قَاتِلْهُ)) قَالَ اَرَأَیْتَ اِنْ قَتَلَنِیْ قَالَ ((فَاَنْتَ شَهِیْدٌ)) قَالَ اَرَأَیْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ ((هُوَ فِی النَّارِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۲۲۵۔ ۱٤۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! مجھے بتایئے کہ اگر ایک آدمی میرا مال لینا (زبردستی چھیننا) چاہے (تو میں کیا کروں؟) آپ نے فرمایا تو اس کو اپنا مال نہ دے ❶ اس نے کہا اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے تو پھر آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تو اس سے لڑائی کر' اس نے کہا اگر وہ مجھے مار ڈالے (تو پھر) آپ نے فرمایا کہ تو شہید ہے اس نے کہا اگر میں اس کو مار ڈالوں تو آپ کیا فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ دوزخ میں ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تو اس کا کیا حال ہے اس حدیث میں دلیل ہے کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اس کا مباح ہے۔

۳۵۱٤- (٥) وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((لَوِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِكَ اَحَدٌ وَّلَمْ تَاْذَنْ لَهٗ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَهٗ مَا كَانَ عَلَیْكَ مِنْ جُنَاحٍ)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٨٨٨ ومسلم الحدیث رقم ٤٤/ ٢١٥٨ والنسائی الحدیث رقم ٤٨٦١ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٣)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''اگر کوئی آدمی تیرے گھر میں تیری اجازت کے بغیر جھانکے ❶ اور تو اس کو کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دروازے بند ہوں اور اس کی دراڑ سے جھانکے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اس کا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہے' اگر اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک خون بہا نہیں' لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک خون بہا ہے' ان کے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جھانکنے والا اس لائق ہے کہ اگر نہ مانے تو اس کو مار ڈالئے اور یہ نہیں کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دے جبکہ حدیث کا متن امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کی تائید کرتا ہے اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

۳۵۱۵- (٦) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِیْ جُحْرٍ فِیْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًی یَحُكُّ بِهٖ رَأْسَهٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِیْ لَطَعَنْتُ بِهٖ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے سوراخ سے جھانکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پشت خار تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلاتے تھے تو آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو مجھے دیکھ رہا

فِیْ عَیْنَیْكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٩٠١ ومسلم الحدیث رقم (٤۔ ٢١٥٦) والترمذی الحدیث رقم ٢٧٠٩ والنسائی الحدیث رقم ٤٨٥٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٨٤ واحمد فی المسند ٥/ ٣٣٠)

ہے تو میں اس کو تیری آنکھ میں چبھوتا۔ شرع میں اجازت مانگنی نہیں مقرر کی گئی ہے مگر نظر کرنے کی وجہ سے۔'' ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شرع میں جو حکم ہے گھر میں داخل ہونے کی اجازت کا تو یہ صرف اس آدمی کے لیے ہے کہ جس کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے (کسی کے) گھر میں جھانک لیا تو پھر اجازت مانگنے کا کیا فائدہ ہوا کیونکہ کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اس کا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہے اور اگر اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو خون بہا نہیں دینا ہے۔

٣٥١٦- (٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا یَّخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْخَذْفِ وَ قَالَ ((اِنَّهٗ لَا یُصَادُ بِهٖ صَیْدٌ وَ لَا یُنْکَأُ بِهٖ عَدُوٌّ وَلٰکِنَّهَا قَدْ تَکْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَیْنَ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٧٩ ومسلم الحدیث رقم (٥٤۔ ١٩٢٤) وابوداوٗد الحدیث رقم ٥٢٧٠ والنسائی الحدیث رقم ٤٨١٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٢٦ والدارمی الحدیث رقم ٤٤ واحمد فی المسند ٤/ ٨٦)

سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو (بلاضرورت) کنکر پھینک رہا تھا، انہوں نے کہا کہ تو کنکر نہ پھینک، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: ''کہ نہ اس سے شکار کیا جاتا ہے اور نہ اس کے ساتھ دشمن زخمی کیا جاتا ہے لیکن اس طرح پھینکنا دانت کو توڑ ڈالتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے۔'' ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ٹھیکری یا کنکری انگوٹھے اور انگلی سے پھینکتے ہیں، سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ یہ بے فائدہ چیز ہے بلکہ اس سے دانت اور آنکھ کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

٣٥١٧- (٨) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مَسْجِدِنَا وَ فِیْ سُوْقِنَا وَ مَعَهٗ نَبْلٌ فَلْیُمْسِكْ عَلٰی نِصَالِهَا اَنْ یُّصِیْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْهَا بِشَیْءٍ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٧٠٧٥ و مسلم الحدیث رقم ١٢٤۔٢٦١٥ و ابوداود الحدیث رقم ٢٥٨٧ و ابن ماجه الحدیث رقم ٣٧٧٨ واحمد فی المسند ٤/ ٤١٨)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب تم میں سے کوئی ہماری ❶ مسجد یا ہمارے بازار میں سے گذرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ ان کے پیکانوں پر ہاتھ رکھ لے اس لیے کہ ان میں سے کوئی چیز کسی مسلمان کو نہ لگے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مسجد اور بازار کو اس لیے خاص طور پر ذکر کیا کہ وہاں اکثر ہجوم ہوتا ہے۔

٣٥١٨- (٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((لَا یُشِیْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِهٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٧٠٧٢ ومسلم الحدیث رقم (١٢٦۔ ٢٦١٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کو اپنے ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ سے شیطان ہتھیار کھینچ لے ❶ اور وہ آگ کے گڑھے میں جا پڑے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر اس کو جا لگے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہے۔

٣٥١٩- (١٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى یَضَعَهَا وَ اِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَ اُمِّهٖ۔)) (رواه البخاری) (مسلم الحدیث رقم (١٢٥۔ ٢٦١٦) والترمذی الحدیث رقم ٢١٦٢ واحمد فی المسند ٢/ ٢٥٦ وهذا الحدیث لیس عند البخاری)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ساتھ اشارہ کرے تو فرشتے اس کو لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کو رکھ دے اگر چہ ❶ اس کا حقیقی بھائی ہو''۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سگے بھائی کے ساتھ، ہر چند کہ ظاہر میں قتل کا احتمال نہیں، اس کے باوجود پھر بھی اس کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہیں اور جب کہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں تو خیال کرنا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا، ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو ہرگز درست نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے اس سے نوبت قتل تک جا پہنچے۔

٣٥٢٠- (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا))۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) وَ زَادَ مُسْلِمٌ وَ مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا۔ (البخاری الحدیث رمق ٧٠٧٠ ومسلم الحدیث رقم (١٦٤۔ ١٠١) والنسائی الحدیث رقم ٤١٠٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٧٥ وعن ابن عمر الحدیث رقم ٢٥٧٦ واحمد فی المسند ٢/ ٤١٧ وعن ابن عمر ٢/ ٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ❶ ہم پر ہتھیار اٹھائے تو وہ ہم میں سے نہیں۔'' (بخاری)
اور مسلم نے زیادہ کیا ''اور جو شخص ❷ فریب دے ❸ ہم کو تو وہ ہم سے نہیں''۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو مسلمانوں سے لڑے وہ کامل مسلمان نہیں۔ ❷ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں گئے ایک گندم کے ڈھیر

میں ہاتھ ڈالا تو اسے اندر سے گیلا پایا' آپ نے اس کے مالک سے اس کا سبب پوچھا' اس نے کہا' یہ پانی سے بھیگ گیا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بھیگی ہوئی چیز اوپر کیوں نہیں رکھی تا کہ سب لوگ دیکھتے پھر یہ حدیث فرمائی کہ جو دھوکا دے دغابازی کرے تو وہ مسلمان نہیں۔

❸ یعنی مثلاً اپنی فروخت کرنے والی کا عیب بیان نہ کرے۔

۳۵۲۱- (۱۲) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۱۲۔ ۹۹) والترمذی الحديث رقم ۲۵۲۰ واحمد فی المسند ٤/ ٤٦)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہم پر تلوار ❶ سونتے تو وہ ہم سے نہیں''۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسلمانوں پر تلوار اٹھانے والا۔

۳۵۲۲- (۱۳) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْبَاطِ وَ قَدْ اُقِيْمُوْا فِی الشَّمْسِ وَ صُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِی الْخَرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْيَا))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۱۸۔ ۲٦۱۳) والدارمی الحديث رقم ۲۵۲۰ واحمد فی المسند ٤/ ٤۰۳)

ہشام بن عروہ رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ یہ ہشام بن حکیم کا شام میں قوم نبط کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزر ہوا کہ جو دھوپ میں کھڑے کئے ہوئے تھے اور ان کے سروں پر گرم تیل ڈالا گیا تھا پس ہشام بن حکیم نے کہا یہ کیا ہے؟ ❶ کہا گیا ان کو خراج ❷ کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے ہشام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب ❸ کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں''۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان کو کیوں عذاب دے رہے ہو۔ ❷ یعنی مال واجبی نہیں دیتے۔ ❸ یعنی ناحق۔

۳۵۲۳- (۱٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِیْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ وَ يَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ)) وَ فِیْ رِوَايَةٍ ((يَرُوْحُوْنَ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۵۳۔ ۲۸۵۷) واحمد فی المسند ۲/ ۳۲۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو دیکھے گا تو ایک گروہ کو جس کے ہاتھوں میں گائیوں کی دموں کی مانند (کوڑے) ہوں گے' وہ صبح کریں گے ❶ اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام کریں گے اللہ تعالیٰ نہایت ناخوشی میں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہیں گے۔

٣٥٢٤- (١٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٥٢۔ ٢١٢٨)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو گروہ ایسے ❶ ہیں جن کو میں نے دوزخیوں سے نہیں دیکھا' ایک ان میں سے وہ ہیں کہ ان کے پاس گائے کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہیں جبکہ حقیقت میں وہ ننگی ہیں اور مائل کرانے والیاں اور مائل کرنے والیاں ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی مانند ہلتے ہوں گے وہ بہشت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی' حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اور اتنی مسافت ❷ سے پائی جاتی ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایسے لوگ نہ تھے' پہلی قسم سے چوب دار اور کوڑے والے مراد ہیں جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم کے پاس نہیں جانے دیتے' بلکہ مارتے ہیں اور حدیث گذشتہ میں بھی یہی لوگ مراد ہیں اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہوئے مگر ننگی ہوگی یعنی ان کا ایسا لباس ہوگا جس سے بدن نظر آتا ہے جیسے باریک دوپٹے اور جالی والی قمیص' اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس پہننا حرام ہے اس لیے کہ لباس سے غرض یہ ہے کہ بدن کو چھپایا جائے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا۔ اور یہ جو فرمایا کہ سر ان کے بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ہلتے' حرکت کرتے ہوں گے' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چوٹیوں کو سر پر باندھ لیں گی یعنی ان کے سر پر جوڑا ہوگا جس طرح کہ آج یہ چیز عورتوں میں رواج پا چکی ہے اور سر ان کے کوہان کی طرح ہوں گے اور یہ مصر کی عورتوں کا معمول ہے۔

❷ یعنی بہت دور سے مثلاً چالیس برس کی راہ سے۔

٣٥٢٥- (١٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ))۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٥٥٩ ومسلم الحديث رقم (١١٥۔ ٢٦٢٢) واحمد فی المسند ٢/ ٤٦٣)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت ❶ تم میں سے کوئی مارے تو اسے چاہیے کہ منہ کو بچائے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت ❷ پر پیدا فرمایا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی کو۔

❷ امام شوکانی رحمہ اللہ نے صورت کی ضمیر آدمی کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورتہ سے صفت مراد ہے' لیکن تاویل صحیح نہیں ہے اور ایسی تاویلوں سے حدیث کا مضمون بگڑتا ہے اور چہرہ پر نہ مارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی سوائے اس کے کہ صورتہ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھیری جائے سراج الوہاج میں علامہ ابو الطیب نے فرمایا راجح طریقہ سلف کا ہے' جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل' تعطیل' تکییف اور تمثیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے' واللہ اعلم بمرادہ۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

٣٥٢٦- (١٧) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰی عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰی حَدًّا لَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّاْتِیَهٗ وَ لَوْ اَنَّهٗ حِیْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَیْنَهٗ مَا عَیَّرْتُ عَلَیْهِ وَ اِنْ مَرَّالرَّجُلُ عَلٰی بَابٍ لَا سِتْرَلَهٗ غَیْرُ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ خَطِیْئَةَ عَلَیْهِ اِنَّمَا الْخَطِیْئَةُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) (الترمذی الحدیث رقم ٢٧٠٧ واحمد فی المسند ٥/ ١٨١)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل کرے اپنی نگاہ گھر میں پہلے اس سے کہ وہ اجازت دیا ❶ جائے اور وہ اس کے اہل کو دیکھے تو اس نے ایک حد کا ❷ ارتکاب کیا جو اس کے لیے حلال نہیں تھی۔ ❸ اور اگر داخل کی اس نے اپنی نگاہ اور سامنے آ گیا اس کے کوئی آدمی گھر والوں میں سے اور وہ اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو میں اس پر ❹ سرزنش نہیں کروں گا اور اگر مرد ایسے دروازہ پر گذرے جس پر کہ پردہ نہیں' اس کا دروازہ بند نہیں کیا اور آدمی کی نظر گھر والوں پر جا پڑی تو اس آدمی پر گناہ نہیں' یہ گناہ ❺ گھر کے لوگوں پر ہے''۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پردہ کھولنے اور داخل ہونے کا۔ ❷ یعنی ایسی چیز کو کہ جو واجب کرے۔
❸ یعنی بغیر اجازت کے آنا اور دیکھنا پردہ کھول کر۔ ❹ اور نہ ضمان ڈالوں گا اس پر کچھ۔
❺ کہ کیوں دروازہ بدن نہ کیا' یا پردہ نہ ڈالا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دروازہ کا بند رکھنا یا اس پر پردہ ڈالنا ضروری ہے۔

٣٥٢٧- (١٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَعَاطَی السَّیْفَ مَسْلُوْلًا۔ (رواہ الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٥٨٨ والترمذی الحدیث رقم ٢١٦٣ واحمد فی المسند ٣/ ٣٠٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر نیام کے تلوار پکڑنے سے منع فرمایا۔ ❶ (ترمذی' ابوداوٗد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس ڈر سے کہ کہیں کسی کو لگ نہ جائے۔

٣٥٢٨- (١٩) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّقَدَّ السَّیْرُبَیْنَ اِصْبَعَیْنِ۔ (رواہ ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٥٨٩)

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: ''اس سے کہ چیرا جائے تسمہ درمیان دو انگلیوں ❶ کے''۔ (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: یہ روایت منکر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایک ہی ہاتھ کی دو انگلیوں سے کوئی چیز پکڑ کر نہ کاٹی جائے۔ ان احادیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر بے حد شفقت ظاہر ہوئی۔

۳۵۲۹- (۲۰) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ))۔ (رواه الترمذی و ابوداوٗد والنسائی)

(ابوداوٗد الحديث رقم ٤٧٧٢ والترمذی الحديث رقم ١٤٢١ والنسائی الحديث رقم ٤٠٩٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٨٠ واحمد فی المسند ١/ ١٩٠)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے دین کی حفاظت ❶ کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے اور جو اپنے مال کے بدلہ میں مارا جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے۔“ (ترمذی ابوداوٗد نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مثلاً کوئی کافر یا بدعتی دین کی حقارت کرتا ہے اور اس نے اس کا مقابلہ کیا اور مارا گیا' اکثر علماء اس پر ہیں کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کسی کے مال لینے کا یا مار ڈالنے کا یا تعرض کرے اس کے اہل وعیال سے تو پہنچتا ہے اس کو کہ دفع کرے اس کے قصد کرنے والے کو ساتھ طریقہ سہل اور اچھے کے' پھر اگر وہ باز نہ آوے بغیر قتل وقتال کے اور یہ مار ڈالے اس کو تو نہیں لازم آئے گا اس پر کچھ اور اگر یہ مارا جائے گا تو شہید ہوگا۔

۳۵۳۰- (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ)) اَوْ قَالَ ((عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی الحديث رقم ٣١٢٣ واحمد فی المسند ٢/ ٩٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دوزخ کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ ان میں سے اس شخص کے لیے ہے کہ جو شخص میری امت پر تلوار اٹھائے یا آپ نے فرمایا کہ: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت پر۔“ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

وَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ((الرِّجْلُ جُبَارٌ)) ذُكِرَ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ((الرجل جبار)) الخ باب الغصب میں نقل کی جا چکی ہے۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۵۳۱- (۱) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَآءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَاَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَبِّرِ الْكُبْرَ)) قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِيْ لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْاَ كْبَرُ فَتَكَلَّمُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اسْتَحِقُّوا قَتِيْلَكُمْ)) اَوْ قَالَ ((صَاحِبَكُمْ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌلَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ فِيْ اَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهٖ وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْصَاحِبَكُمْ)) فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ بِمِائَةِ نَاقَةٍ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٦١٤٢ ومسلم الحدیث رقم (٢ ـ ١٦٦٩) والترمذی الحدیث رقم ١٤٢٢ والنسائی الحدیث رقم ٤٧١٢ والموطا الحدیث رقم ١ من کتاب القسامة واحمد فی المسند ٤/ ١٤٢)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ان دونوں نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں خیبر میں آئے اور جدا ❷ ہو گئے کھجور کے درختوں میں' پس عبداللہ بن سہل مارے گئے تو عبدالرحمٰن ❸ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حویصہ اور محیصہ سیدنا مسعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کلام کیا انہوں نے اپنے ساتھی کے مقابلہ کے بارہ میں بیان کیا (جو کہ قتل کیا گیا تھا) پس ❹ شروع کیا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اور تھا وہ چھوٹا تینوں سے' تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑائی رکھ بڑے ❺ کی'' یحییٰ بن سعید نے کہا اس سے آپ کی مراد تھی کہ بڑا بات کرنے کا متولی ہو' پس کلام کیا انہوں نے' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: ''تم اپنے مقتول ❻ کے لیے پچاس مردوں کی قسموں کے ساتھ مستحق ہو' یا فرمایا ❼ ساتھی اپنے کے'' انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کو ہم نے نہیں ❽ دیکھا' آپ نے فرمایا کہ پھر تم کو یہود پچاس قسموں کے ساتھ بری ❾ کر دیں گے' انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ❿ وہ کافر لوگ ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے مقتول کی دیت ادا کر دی اور ایک روایت میں ہے کہ تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور اپنے قاتل کی دیت کے یا فرمایا کہ اپنے ساتھی کے مستحق ہو جاؤ' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹ اس کی دیت میں ⓫ ادا کیے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قسامت اس وقت ہوتی ہے جب ایک شخص مقتول کا وارث کسی ایک شخص پر یا ایک جماعت پر اس کے قتل کا دعویٰ کرے اور حاکم کو اس شخص یا ان لوگوں پر جن پر وارث دعویٰ کرتا ہے گمان معلوم ہو جیسے عداوت کا ہونا یا اور کوئی سبب یا قتل کا ایک ہی گواہ ہونا تو پہلے مدعی کو پچاس بار قسم دیں گے اگر وہ قسم نہ اٹھائے تو پھر مدعی علیہ یا مدعی علیہم کو انکار قتل پر پچاس قسمیں دیں گے اور قسامت میں دیت مغلظہ واجب ہوگی' اگر حاکم کو گمان کی کوئی وجہ نہ ہو تو مدعی علیہ کا قول قسم سے مان لیا جائے گا جیسے دوسرے دعووں میں ہوتا ہے' یہ سب امام شافعیؒ کا مذہب ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مدعی کو قسم نہ دیں گے بلکہ مدعی علیہ کو قسم دیں گے انہوں نے کہا جب کسی مقتول کو کسی محلّہ میں پائیں تو حاکم اس محلّہ کے پچاس نیک اور معتبر آدمیوں کا انتخاب کر کے ان سے قسم لے کہ ہم نے اس کو نہیں مارا' نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں' اگر وہ قسم اٹھالیں تو ان سے مواخذہ نہ ہوگا اور نہ ان کو مقتول کی دیت ادا کرنی ہوگی۔ ❷ اور جدا ہو گئے۔ یعنی ایک کسی دوسری طرف چلا گیا اور ایک کسی طرف سیر کرتا ہوا۔ ❸ یعنی بھائی مقتول کے۔ ❹ یعنی عبدالرحمٰن نے بات کرنا چاہی۔ ❺ یعنی بڑے کو بات کرنے دے حالانکہ عبدالرحمٰن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور محیصہ اور حویصہ چچا کے بیٹے پر یہاں دعوی سے غرض نہ تھی صرف واقعہ سننا تھا۔ ❻ یعنی اس کے قصاص کے یا دیت کے۔ ❼ یعنی بجائے مقتول کے صاحب فرمایا۔ ❽ یعنی ہم نہیں جانتے کہ کس نے مارا۔ ❾ یعنی وہ قسم اٹھائیں گے کہ ہم نے نہیں مارا اور اپنے سے تہمت دور کریں گے۔ ❿ یعنی ان کو جھوٹی قسم اٹھانے کا کیا ڈر ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قسامت میں پہلے اولیاء مقتول سے حلف لینا چاہئے اگر وہ حلف نہ اٹھائیں تو پھر ان لوگوں سے حلف لینا چاہئے جن پر قتل کا گمان ہو اور اولیاء ان پر دعوی کرتے ہوں یہی جمہور علماء کا قول ہے۔ ⓫ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جب قاتل کا پتہ نہ چلے تو مقتول کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔ ''اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٥٣٢ - (٢) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَصْبَحَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَقْتُوْلاً بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ اَوْلِيَآءُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ ((اَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّمَا هُمْ يَهُوْدُ وَ قَدْ يَجْتَرِؤُوْنَ عَلٰى اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ ((فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ)) فَاَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ))۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٥٢٤)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ❶ انصار میں سے قتل ہو گیا تو اس کے وارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس دو شاہد ہیں کہ وہ تمہارے ساتھی کے قاتل کے متعلق گواہی دیں؟'' وارثوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! مسلمانوں میں سے اس جگہ کوئی بھی نہیں تھا اور نہیں ہیں وہ مگر ❷ یہود اور بھی وہ اس سے بہت بڑے ❸ کاموں پر بھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں سے پچاس شخصوں کو منتخب کرو اور ان سے قسمیں لو پس ❹ مقتول کے وارثوں نے انکار کیا تو اس مقتول کی دیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے ادا کی۔ (ابوداوٗد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عبداللہ بن سہل ❷ یعنی یہود ظلم' فساد' قتل اور حیلہ گری کے بارہ میں مشہور ہیں۔ ❸ انبیاء علیہم السلام کے قتل کرنے اور کلام الٰہی کی تحریف کرنے میں۔ ❹ یعنی قسم لینے یہود سے' یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری و مسلم نے روایت

کیا ہے' جیسے ابھی وہ حدیث فصل اول میں گذری اور مسلم نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے قسامت کو باقی رکھا اس طریقہ پر جیسے جاہلیت کے دور میں رائج تھا اور جاہلیت میں یہی طریقہ تھا کہ مقتول کے مدعا علیہم سے لوگوں کو چنتے' پھر ان کو اختیار دیتے چاہے وہ قسم اٹھالیں' چاہے دیت ادا کریں' جیسے اس قسامت میں ہوا جو بنی ہاشم میں ہوئی' اس کو بخاری اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' اس کا قصہ طویل ہے اس میں یہ ہے کہ قاتل معین تھا اور ابو طالب نے اس سے کہا کہ تین باتوں میں سے ایک بات اختیار کر یا تو دیت کے سو اونٹ دے کیونکہ تو نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا اور چاہے تیری قوم میں سے پچاس آدمی حلف اٹھائیں کہ تو نے اس کو نہیں مارا' اگر تو ان دونوں باتوں سے انکار کرے تو ہم تجھے قتل کریں گے' پھر وہ اپنی قوم کے پاس گیا' ان سے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم قسم اٹھاتے ہیں' اخیر تک۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا انہوں نے قسم اٹھائی پھر ایک سال کے اندر ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ روضہ میں ہے کہ اختلاف کیا علماء نے کیفیت قسامت میں اور سب قوموں میں زیادہ سے زیادہ قریب حق کی طرف اہل حدیث کا قول ہے کہ جب قاتل ایک معین جماعت میں سے ہو تو اس میں سے ولی مقتول لوگوں کو چن کر پچاس قسمیں دے اگر وہ قسمیں اٹھالیں تو بری ہو گئے' ورنہ ان کو دیت دینا ہو گی۔

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

مرتد اور فساد برپا کرنے والوں کو قتل کر دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٥٣٣- (١) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَاتُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ)) وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ))۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٦٩٢٢ وابوداود الحديث رقم ٤٣٥١ والترمذی الحديث رقم ١٤٥٨ والنسائی الحديث رقم ٤٠٥٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٣٥)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس زندیق ❶ لائے گئے پس جلا دیا ان کو' یہ خبر ابن عباس رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا' اگر میں ہوتا تو نہ جلاتا ان کو' رسول اللہ ﷺ کے منع کرنے کی وجہ سے کہ تم عذاب الٰہی کے ساتھ عذاب نہ کرو اور البتہ قتل کرتا میں ان کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ ''جو شخص اپنا دین بدل ڈالے تو اس کو مار ڈالو''۔ ❷ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ زندیق یہ عبداللہ بن سبا کے ساتھی تھے جو ظاہری طور پر اسلام کے دعویدار تھے مگر حقیقت میں ان کا کام مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور ان کو فتنوں میں مبتلا کرنا تھا اور یہ لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اللہ قرار دینے لگے۔ (نعوذ باللہ)

❷ اس حدیث سے مرتد کو قتل کرنے کا جواز ملتا ہے اور مرتد عام ہے مرد ہو یا عورت وہ قتل کے لائق ہے۔

٣٥٣٤- (٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ النَّارَ لَا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک آگ نہیں عذاب کرتا ساتھ اس کے مگر

يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ))۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٢٩٥٤)

اللہ تعالیٰ۔''❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ان دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ آگ کے ساتھ کسی جانور کو تکلیف پہنچانا درست نہیں ہے۔

٣٥٣٥- (٣) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٩٣٠ ومسلم الحديث رقم (١٥٤ ـ ١٠٦٦) وابوداؤد الحديث رقم ٤٧٦٧ واحمد فی المسند ١/ ١٣١)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قریب ہے کہ نکلے ❶ گی ایک قوم آخر دور میں نوجوان ہلکے عقلوں کے، کہیں ❷ گے بہترین قول نہ تجاوز کرے گا ایمان ❸ ان کا گردن ان کی سے، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے ❹ جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، پس جہاں ملو تم ان سے تو ان کو قتل کرو کیونکہ ان کے قتل میں اس شخص کے لیے ثواب ہے کہ جو ان کو قیامت کے دن قتل کرے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہیں جن کو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ ❷ یعنی نقل کریں گے بہترین قول کہ جس کے ساتھ مخلوق کلام کرتی ہے اس سے مراد قرآن عظیم ہے۔ ❸ یعنی نماز ان کی۔ ❹ یعنی قبول نہیں ہوگی۔

٣٥٣٦- (٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَكُوْنُ اُمَّتِيْ فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِيْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٥١ ـ ١٠٦٤) واحمد فی المسند ٣/ ٣٢)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امت میری دو ❶ فرقے ہوگی پس نکلے گی ان کے درمیان سے ایک جماعت نکلنے والی، ان کے مار ڈالنے کا والی وہ ہوگا جو حق کے بہت نزدیک ہوگا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دو فریقوں سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فریق اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا فریق مراد ہے اور تیسری جماعت سے خوارج کی جماعت مراد ہے جن کو علی مرتضیٰ نے قتل کیا اس حدیث سے صاف ثابت ہوا ہے کہ حق علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔

٣٥٣٧- (٥) وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٧٠٨٠ ومسلم الحديث رقم ١١٨ ـ ٦٥ وابوداود الحديث رقم ٤٦٨٦

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا: ''نہ پھر ❶ جائیو پیچھے میرے کافر ہوکر کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی'' (بخاری، مسلم)

والترمذی الحدیث رقم ۲۱۹۳ والنسائی الحدیث رقم ۴۱۳۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۹۴۲ والدارمی الحدیث رقم ۱۹۲۱ واحمد فی المسند ۴/ ۳۶۶)

فوائد الحدیث: ❶ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا کافروں کی عادت ہے لہٰذا تم ایسا نہ کرنا۔

۳۵۳۸ - (۶) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰی اَخِیْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا فِیْ جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَاقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ دَخَلَاهَا جَمِیْعًا)) وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ قَالَ ((اِذَاالْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ)) قُلْتُ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ ((اِنَّهٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِهٖ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۶۸۷۵ ومسلم الحدیث رقم (۱۶۔ ۲۸۸۸) وابوداود الحدیث رقم ۴۲۶۸ واخرجه النسائی الحدیث رقم ۴۱۲۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۹۶۵ واحمد فی المسند ۵/ ۴۱)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت دو مسلمان اس حال میں ملیں کہ اٹھائے ایک ان کا اپنے بھائی پر ہتھیار تو وہ دونوں دوزخ کے کنارہ پر ہیں' تو جب کہ قتل کرے ایک ان دونوں میں سے اپنے ساتھی کو تو وہ دونوں دوزخ میں اکٹھے داخل ہوں گے'' اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ملیں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہوں گے'' میں نے کہا یہ قاتل ❶ ہے پس کیا حال ❷ ہے مقتول کا؟ تو آپ نے فرمایا کہ: ❸ ''وہ اپنے ساتھی کو قتل کرنے پر حریص تھا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قاتل کا حال تو ظاہر ہے۔ ❷ مقتول تو مظلوم ہے وہ دوزخ میں کیوں داخل ہوگا۔
❸ یعنی اس کو موقعہ نہ ملا اگر اس کو موقعہ مل جاتا تو وہ ضرور مارتا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان دوزخی اس صورت میں ہیں جب دونوں ایک دوسرے کے مارنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور عداوت سے لڑیں جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہے اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہو سکے بچائے اور اگر اس کو یقین ہو جائے کہ اس کو مارے بغیر میں نہیں بچ سکتا تو پھر اس کو مارے اس واسطے کہ اپنی جان بچانا بھی فرض ہے' اس طرح کا قاتل دوزخی نہیں اور جو مسلمان امام سے باغی ہوں تو ان کا قتل بھی درست ہے۔

۳۵۳۹ - (۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُکْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ یَحْسِمْهُمْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل سے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہوئے تو انہوں نے مدینہ کی (آب و) ہوا کو ناموافق پایا پس آپ نے ان کو حکم فرمایا زکوۃ والے اونٹوں میں جارہیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں' پس انہوں نے ایسا کیا تو وہ تندرست ہو گئے پھر وہ لوگ مرتد ہو گئے' انہوں نے اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر

حَتّٰى مَاتُوْا وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَسَمَّرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٦٨٠٤ ومسلم الحدیث رقم (٩۔ ١٦٧١) وابوداوٗد الحدیث رقم ٤٣٦٤ والترمذی الحدیث رقم ٧٢ والنسائی الحدیث رقم ٢٥٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٧٨ واحمد فی المسند ٣/ ١٦٣)

دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے تو آپ نے ان کے پیچھے (آدمی) بھیجے پس لائے گئے وہ تو کاٹے ہاتھ ان کے اور پاؤں ان کے اور پھوڑیں آنکھیں ان کی' پھر ان کو اسی حالت میں رہنے دیا حتی کہ وہ مر گئے اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں اور ایک روایت میں ہے کہ حکم فرمایا سلائیوں کے گرم کرنے کا پھر وہ ان کی آنکھوں میں پھیریں ❷ اور ڈال دیا ان کو پتھریلی زمین میں' وہ پانی مانگتے تھے لیکن ان کو پانی نہیں دیا جاتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال جانور کا پیشاب اور گوبر پاک ہے۔ ❷ انہوں نے بھی نبی ﷺ کے اونٹوں کے چرواہوں کو اسی طرح اندھا کر کے مارا تھا' اسی لیے ان کو بھی یہی سزا دی گئی' قطع الطریق اور ڈاکہ مارنے والوں کو بھی یہی سزا دے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٥٤٠- (٨) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٦٦٧ واخرجه الدارمی الحدیث رقم ١٦٥٦ واحمد فی المسند ٤/ ٤٤٠)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ ﷺ رغبت دلاتے ہم کو صدقہ دینے پر اور منع کرتے ہم کو مثلہ ❶ کرنے سے۔ (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مثلہ یعنی ہاتھ پاؤں' ناک کان وغیرہ کا کاٹ ڈالنا' بعض نے کہا کہ یہ نہی تحریمی ہے اور بعض نے کہا تنزیہی ہے اور نبی ﷺ نے جو عکل اور عرینہ کے لوگوں کو مثلہ کیا تو یہ بطور قصاص تھا۔

٣٥٤١- (٩) وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ۔ (النسائی الحدیث رقم ٤٠٤٧)

امام نسائی رحمہ اللہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٥٤٢- (١٠) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تُفَرِّشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَنْ فَجَعَ

عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اپنے باپ نقل کیا' انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' پس آپ اپنی کسی حاجت کے لئے گئے' پس ہم نے حمرہ دیکھی ساتھ اس کے دو بچے تھے پس ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو آئی حمرہ ❶ بچھانے لگی پر اپنے' پس تشریف لائے نبی ﷺ تو

هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا)) وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا قَالَ ((مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ)) فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ ((اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ))۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٦٧٥ واحمد فى المسند ١/ ٤٠٤)

آپ نے فرمایا: ''کس نے غم میں ڈالا ہے اس کو بسبب پکڑنے اس کے بچوں کے' پھیر دو ❷ اس کے بچوں کو طرف اس کی'' اور دیکھا آپ نے گھر چیونٹیوں کا تحقیق جلایا تھا ہم نے اس کو آپ نے فرمایا: ''کس نے جلایا ہے یہ؟'' پس کہا ہم نے کہ ہم نے جلایا ہے' تو آپ نے فرمایا ''نہیں لائق یہ کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے مگر پروردگار آگ کا''۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حمرہ ساتھ پیش حاء اور تشدید میم مفتوحہ کے اور کبھی ساتھ تخفیف میم کے بھی آیا ہے' یہ نام ہے ایک پرندہ کا کہ جو سرخ اور چڑیا کی مانند چھوٹا ہوتا ہے' اس حدیث سے اور باب کی پہلی حدیث اور دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے کسی کو عذاب دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا کسی کو عذاب نہ دے کہ اس میں سخت وعید ہے اور اگر چیونٹی کسی کو کاٹے اور تکلیف دے تو صرف اسی کاٹنے والی کو مارنا درست ہے۔ ❷ نبی ﷺ نے رحم سے اس کے بچے واپس کرا دیئے' اس سے معلوم ہوا کہ پرندوں پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے اور جو رحم نہ کرے وہ گناہ گار ہے عذاب کے لائق۔

٣٥٤٣- (١١) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ اِخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنَّا فِىْ شَىْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ ((اَلتَّحْلِيْقُ)) (رواه ابوداوٗد)۔ (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٧٦٥ واحمد فى المسند ٣/ ٢٢٤)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ میری امت میں اختلاف اور تفرقہ ہوگا ایک گروہ ❶ ایسا ہوگا جو اچھا کہیں گے اور برا کریں گے اور وہ قرآن پڑھیں گے وہ ❷ ان کی گردنوں کے نرفرہ سے آگے نہیں بڑھے گا وہ دین سے اس طرح نکل ❸ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے' یہ دین کی طرف نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے سوفار ❹ کی طرف لوٹ آئے' وہ بدترین آدمیوں اور جانوروں کے ہیں' اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جو قتل کرے ان کو اور قتل کریں وہ اس کو' وہ لوگوں کو طرف کتاب اللہ ❺ کی بلائیں گے اور جبکہ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے' جو بھی ان سے لڑائی کرے گا وہ ان سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہوگا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''سر منڈانا۔'' ❻ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند میں انقطاع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس قوم سے وہی خارجی لوگ مراد ہیں اور قول قوم یحسنون آخر تک بدل ہے اس سے اور واضح کرنے والا ہے اس کو یعنی اہل اختلاف اس طرح ہوں گے کہ باتیں اچھی کہیں گے اور قول یقرؤن القرآن جملہ علیحدہ بیان یا بدل ہے بموجب مذہب شاطبی کے یا مراد ساتھ اس کے نفس اختلاف ہے یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا ان میں تفرقہ پس متفرق ہوں گے دو فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ موید ہے اس تاویل کا قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فصل اول میں تکون امتی فرقتین فتخرج من بینهما مارقة یلی قتلهم اولهم بالحق پس لفظ قوم ہے موصوف ساتھ مابعد کے اور خبر اس کی قول یقرؤون القرآن ہے اور وہ بیان ہے واسطے ایک فرقہ کے دو فرقوں میں سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظہور کے۔ ❷ یعنی قبول نہیں ہونے کا۔ ❸ یعنی طاعت امام سے۔

❹ یہاں تعلیق بالمحال ہے۔ یعنی جیسے تیر کا سوفار کی طرف پلٹنا محال ہے ایسے ہی ان کا دین کی طرف پلٹنا محال ہے۔

❺ یعنی صرف کتاب اللہ کی طرف اور چھوڑ دیں گے علم حدیث کو حالانکہ سنت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی وضاحت کرنے والی ہے۔

❻ سر منڈانا حج میں افضل ہے نہ منڈانے سے اور غیر حج میں سر منڈانا مکروہ ہے بوجہ مشابہت خوارج کے اور اکثر علماء نے مکروہ نہیں رکھا غیر حج میں بھی لیکن عمدہ یہ ہے کہ سر پر بال رکھے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔

٣٥٤٤ - (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ يُرْجَمُ وَ رَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ اَوْ يُصَلَّبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا))۔

(رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٣٥٣ والنسائی الحدیث رقم ٤٠٤٨ واحمد فی المسند ٦/ ٢٠٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ❶ جو گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، مگر تین خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کی وجہ سے (۱) شادی شدہ ہونے کے باوجود جو زنا کرے تو وہ سنگسار کیا جائے گا (۲) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے لیے نکلے تو اس کو قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے یا جلا وطن کیا جائے گا (۳) قتل نفس ہے کہ جو قتل کرے کسی جان کو تو وہ اس کے بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔“ (ابوداود)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس عمدہ قانون کو بالائے طاق رکھ دیا اور آپس میں ہنگامہ کارزار گرم کیا اور لگے مسلمان مسلمانوں ہی کو مارنے بھلا رفع یدین کرنا یا نہ کرنا، آمین پکار کر کہنا یا آہستہ کہنا، ہاتھ زیر ناف یا سینے پر باندھنا یہ بھی ایسی چیزیں ہیں جن کے لیے مسلمانوں سے فتنہ اور فساد اور ان کی عزت اور جان پر صدمہ پہنچایا جائے یہ تو سب ہماری شریعت میں جائز ہے اور ہر ایک طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، مسلمانو! اس نکتہ کو سمجھ جاؤ اور سب مل کر ایک ہو جاؤ اور آپس میں محبت اور اتفاق سے زندگی بسر کرو۔

٣٥٤٥ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِرُوْنَ مَعَ

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی ہم کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ تھے رات کو چلتے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے،

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَعَهٗ فَاَخَذَهٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا))۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٥٠٠٤ واحمد في المسند ٥/ ٣٦٢)

پس سویا ایک آدمی ان میں سے تو ان میں سے ایک اس شخص کی رسی کی طرف چلا اور پکڑی اس نے وہ رسی، تو وہ سونے والا ڈر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے''۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس شخص نے کسی ذمی کافر سے خراجی زمین خریدی تو اس کو وہی خراج دینا پڑے گا جو ذمی پر اس کی زمین میں تھا پس گویا وہ نکل گیا ہجرت سے اور یہ جو فرمایا اور جو نکالے ذلت کافر کی آخر تک تو یہ اسی جملہ کا بیان ہے۔

٣٠٤٦- (١٤) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهٗ وَمَنْ نَزَعَ صِغَارَ كَافِرٍ مِّنْ عُنُقِهٖ فَجَعَلَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ)) (رواه ابوداؤد)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے خراج والی زمین کو حاصل کیا اس نے اپنی عبرت کو خیرباد کہہ دیا اور جس شخص نے کفر کی ذلت کو کافر کی گردن سے اتار کر اپنی گردن پر ڈال لیا اس نے اسلام سے روگردانی کی۔ (ابوداؤد)

٣٠٤٧- (١٥) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِّنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَلَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ ((اَنَا بَرِيْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ؟ قَالَ ((لَا تَتَرَاۤءٰى نَارَاهُمَا))۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٦٤٥ والترمذي الحديث رقم ١٦٠٤)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر قبیلہ خثعم کی طرف بھیجا پس پناہ ڈھونڈی کچھ لوگوں نے ان میں سے ❶ ساتھ نماز پڑھنے کے، تو ان میں قتل جلدی کیا گیا پس یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ان کے لیے آدھی دیت کا حکم دیا❷ اور فرمایا کہ: ''میں ایسے ہر مسلمان سے بیزار ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہنا پسند کرے'' صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کس لیے بیزار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کہ آپس میں دونوں کی آگ نہ دیکھیں'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ مرسل ہے لیکن مرفوعاً مختصر الفاظ سے صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اظہار اسلام کے ارادہ سے جلدی جلدی سجدہ میں گر پڑے۔

❷ نبی ﷺ نے ان کو پوری دیت نہ دلوائی کیونکہ انہوں نے کافروں میں رہ کر اپنے آپ کو خود مروایا، اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں ایسے مسلمان سے بیزار ہوں جو مشرکوں میں رہے۔

٣٠٤٨- (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

قَالَ ((اَلْاِيْمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَايَفْتِكُ مُؤْمِنٌ۔)) (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحديث رقم ٢٧٦٩)

''ایمان قتل کرنے کو منع کرتا ہے مومن اچانک ❶ قتل نہیں کرتا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مومن اچانک قتل نہ کرے لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ مسلمانوں کی ایذا کے در پے ہو تو پھر یہ دوسری بات ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے کعب بن اشرف وغیرہ کو قتل کرایا۔

٣٥٤٩- (١٧) وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ۔)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٣٦٠ واحمد في المسند ٤/ ٣٦٢)

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت غلام شرک ❶ کی طرف بھاگے تو (اس وقت) اس کا خون حلال ہوا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دارالحرب کی طرف۔

٣٥٥٠- (١٨) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٣٦٢)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کو برا بھلا کہتی تھی اور آپ میں عیب و طعن کرتی تھی پس گلا گھونٹا اس کا ایک شخص نے یہاں تک کہ وہ مرگئی تو نبی ﷺ نے اس کا خون معاف ❶ فرمادیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ذمی نبی ﷺ کو برا کہے تو اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور وہ مباح الدم ہو جاتا ہے۔

٣٥٥١- (١٩) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذي الحديث رقم ١٤٦٠)

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جادوگر ❶ کی حد تلوار کے ساتھ قتل کرنا ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ ساحر قتل کیا جائے اور ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی کو قتل کیا جس نے ان پر جادو کیا تھا اور پہلے آپ اس کو مدبر کر چکی تھیں پھر حکم کیا اس کے قتل کا تو وہ قتل کی گئی' اس کو مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ جو شخص جادو جانتا ہے اور اس کو کام میں لاتا ہے اس کا قتل کرنا مناسب ہے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

٣٥٥٢- (٢٠) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَ

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِيْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ۔)) (رواه النسائي)

(النسائی الحدیث رقم ۴۰۲۳)

نے فرمایا: ''جو شخص میری امت کے درمیان تفرقہ ڈالنے کی نیت سے نکلے تو ❶ اس کی گردن اڑا دو۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلے تو اس کو منع کرنا چاہئے اور اس کے شبہ کو دور کرنا چاہیے پھر اگر وہ نہ مانے تو اسے مار ڈالنا چاہیے۔

۳۵۵۳- (۲۱) وَعَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلْقٰى رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ اَبَابَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ وَرَاَيْتُهٗ بِعَيْنَيَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهٗ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَّرَائِهٖ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ ((وَاللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّيْ)) ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ۔ (رواه النسائی) (النسائی الحدیث رقم ۴۱۰۳)

شریک بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں آرزو رکھتا تھا کہ ملاقات کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کے ساتھ تاکہ میں اس سے خارجیوں کا حال ❶ پوچھوں پس میں ابو برزہ سے عید کے دن ان کے ساتھیوں کی جماعت میں ان سے ملا میں نے اس سے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خارجیوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہا ہاں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے' اپنے کانوں سے سنا اور دیکھا میں نے آپ کو اپنی آنکھوں کے ساتھ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا تو آپ نے اس کو تقسیم کیا اور دیا ان لوگوں کو جو کہ آپ کے دائیں طرف اور جو بائیں طرف تھے اور ان کو کچھ نہ دیا جو کہ آپ کے پیچھے تھے تو ایک شخص آپ کے پیچھے کھڑا ہوا ❷ اور کہا' اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تقسیم کرنے میں انصاف نہیں کیا' وہ سیاہ رنگ والا آدمی تھا اس کے بال منڈے ہوئے تھے' اس کے جسم پر دو سفید کپڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اللہ کی قسم! میرے بعد کسی آدمی کو مجھ سے بڑھ کر انصاف کرنے والا نہ پاؤ گے'' پھر فرمایا: ''آخر زمانہ میں ایک قوم ہوگی گویا کہ یہ شخص انہیں میں ❸ سے ہے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کی گردن کے نرخرہ سے آگے نہیں بڑھے گا وہ ❹ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے' علامت ان کی سر منڈانا ہوگا' وہ ہمیشہ خروج کرتے رہیں گے یہاں تک کہ نکلے گا آخر ان کا مسیح دجال کے ساتھ' پس جب تم ان سے ملو تو ان کو قتل کر دو وہ بدترین آدمیوں اور جانوروں کے ہیں۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جواب خارجی پیدا ہوئے ہیں کیا نبی ﷺ نے ان کے احوال سے خبر دی تھی یا نہیں۔

❷ اس مردود کا نام جس نے نبی ﷺ سے گستاخی کی ذوالخویصرہ تھا اور دوبار اس نے یہ گستاخی کی ہے چنانچہ سب روایات کے دیکھنے سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اس کے قتل سے احتراز کیا تاکہ لوگوں کو اسلام سے نفرت نہ ہو جائے یا کفار معترض نہ ہوں کہ محمد ﷺ اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔ ❸ یعنی ان کی جماعت سے اور ان کے طریقہ پر۔ ❹ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان کی ظاہری عبادت دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوگی مگر بدعت کی شامل سے قبول نہیں ہوگی یہ حدیث باعتبار عموم الفاظ کے اہل بدعت کو شامل ہے کہ وہ بھی اسلام ظاہر کر کے اس کے منافع سے بدعات کی وجہ سے محروم رہتے ہیں اور ان کی عبادت احداث فی الدین کی وجہ سے قبول نہیں ہوتی اور یہ جو فرمایا نکلیں گے کچھ آخری زمانہ میں تو مراد خلافت راشدہ کا آخر ہے کہ ظہور ان کا اور قتل ان کا نہروان میں ۳۳ھ میں ہوا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور اٹھائیس برس خلافت راشدہ کو گزرے تھے اور دو برس باقی تھے خلافت کی پوری مدت تیس برس ہے اور اس حدیث کی ایک روایت میں ہے۔ سیکون فی امتی آخر تک تو اس سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جنھوں نے اہل بدعت کی تکفیر میں توقف کیا ہے اس لیے کہ نبی ﷺ نے ان کو اپنی امت میں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ وہ امت سے خارج نہیں ہیں اگرچہ فاسق و بدکار ہوں اور اکثر سلف کا یہ مذہب ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آیا وہ کافر ہیں؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ کفر سے بھاگے ہوئے ہیں یعنی وہ کافر نہیں پھر کہا گیا کیا وہ منافق ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ منافق نہیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں اور خوارج یاد کرتے ہیں اللہ کو صبح و شام پھر کہا گیا کہ وہ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ایک قوم ہیں کہ پہنچا ان کو فتنہ پھر وہ اندھے اور بہرے ہو گئے۔

٣٥٥٤- (٢٢) وَعَنْ اَبِيْ غَالِبٍ رَأَى اَبُوْ اُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَأَ ((يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ)) اَلْاٰيَةَ قِيْلَ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ) (الترمذی الحدیث رقم ٣٠٠٠ وابن ماجه الحدیث رقم ١٧٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢٥٦)

ابو غالب سے روایت ہے کہ دیکھے ابو امامہ نے دمشق کے راستہ میں سر نصب ❶ کیے گئے پس کہا ابو امامہ نے یہ دوزخ کے کتے ہیں روئے آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں بہترین مقتول وہ ہے جس کو یہ لوگ قتل کریں ❷ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "اس دن کہ سفید ہوں گے کتنے چہرے اور سیاہ ہوں گے کتنے چہرے" آخر آیت تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہا ابو امامہ نے اگر نہ سنا ہوتا میں نے اس کو مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ شمار کیا سات بار میں تمہارے روبرو یہ حدیث بیان نہ کرتا۔" (ترمذی ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پڑے ہوئے یا سولی دیے گئے۔

❷ یعنی خوارج نے ابن ماجہ نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اتنا زیادہ کیا کہ یہ لوگ مسلمان تھے پھر کافر ہو گئے تو اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خوارج مسلمان نہیں ہیں۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدود (سزاؤں) کے بیان میں ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٥٥٥- (١) عَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ اِخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ ((تَکَلَّمْ)) قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِیَةٍ لِیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِی جَلْدَ مِائَةٍ وَ تَغْرِیْبَ عَامٍ وَ اِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اَمَا وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِیَتُكَ فَرَدٌّ عَلَیْكَ وَ اَمَّا ابْنُكَ فَعَلَیْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَ اَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا)) فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٦٣٣ ومسلم الحدیث رقم (٢٥۔ ١٦٩٧) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٤٥ والترمذی الحدیث رقم ١٤٣٣ والنسائی الحدیث رقم ٥٤١٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٤٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٣١٧ والموطا الحدیث رقم ٦ من کتاب الحدود واحمد فی المسند ٤/ ١١٥)

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کیجئے' دوسرے نے بھی کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کیجئے اور مجھے پہلے بات کرنے کی اجازت دیجئے کہ میں کلام ❷ کروں' آپ نے فرمایا: ''کلام کر'' اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا' پس اس نے اس کی عورت سے زنا کیا پس مجھے لوگوں نے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سنگساری ہے' پس ❸ میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک اپنی لونڈی بدلہ میں دیں پھر میں نے علماء سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو درے ❹ ہیں اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ اس کی عورت پر رجم ہے' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' البتہ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کروں گا رہی تیری بکریاں اور تیری لونڈی تو وہ تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو درے ہیں اور ایک سال کی جلاوطنی اور تو اے انیس! اس کی عورت کے پاس جا' پس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو سنگسار کر اس کو' چنانچہ اس عورت نے اقرار کیا تو انیس نے اس عورت کو سنگسار ❺ کیا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حد کے معنی لغت کے ہیں روکنا اور حد بمعنی حائل بھی ہے جو دو چیزوں کے درمیان پردہ ہو اور حدود شرعیہ کو اس لیے حدود کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو گناہوں میں واقع ہونے سے روکتے ہیں اور حدود اللہ کے معنی محارم اللہ بھی آئے ہیں جیسے اللہ عزوجل کا قول تلك حدود الله فلا تقربوها ہے اور معنی میں مقدرات شرعیہ کے بھی آئے ہیں جیسے تین طلاقوں کا مقرر ہونا اور اس کی مثل جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تلك حدود الله فلا تعتدوها اور اس میں شک نہیں ہے کہ محارم اور مقدرات کے پاس پھٹکنے سے روکا گیا ہے اور اس سے تجاوز کرنا ممنوع ہے۔ ❷ یعنی مقدمہ کی صورت بیان کروں۔ ❸ یعنی اس کے سنگسار ہونے کے عوض میں یہ دیں۔ ❹ کیونکہ وہ شادی شدہ نہیں۔ ❺ کیونکہ اس کا نکاح ہو چکا تھا اور لڑکا شادی شدہ نہ تھا اس وجہ سے اس کو کوڑے لگائے گئے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا انیس کو اس لیے بھیجا کہ وہ عورت کو مطلع کریں کہ اس شخص نے اپنے بیٹے سے تجھ پر زنا کی تہمت لگائی ہے اور تو اس کو حد قذف لگوا سکتی ہے مگر جب زنا کا اقرار کرے تو حد قذف واجب نہ ہو گی لیکن اس عورت نے کمال دینداری کی وجہ سے اپنے زنا کا اقرار کیا۔

٣٥٥٦ - (٢) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ. (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٨٣١)

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس شخص کے متعلق حکم فرما رہے تھے کہ جس نے زنا کیا اور وہ شادی شدہ ❶ نہ ہو اس کو سو درے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ علماء کا اتفاق ہے اس پر کہ زانی غیر شادی شدہ کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے مگر اہل کوفہ کہتے ہیں کہ جلاوطن کرنا ضروری نہیں ہے اور جبکہ یہ احادیث ان پر حجت ہیں ابن منذر رحمہ اللہ نے کہا جلاوطن پر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے۔

٣٥٥٧ - (٣) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَقِّ وَ اَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ. (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٨٢٩ ومسلم الحدیث رقم (١٥ - ١٦٩١) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٤١٨ والترمذی الحدیث رقم ١٤٣٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٥٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٢٢ والموطا الحدیث رقم ١٠ من کتاب الحدود واحمد فی المسند ١/ ٤٠)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اور نازل کی ان پر کتاب' تو جو کتاب اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائی اس میں رجم کی آیت بھی تھی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے آپ کے بعد رجم کیا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم ثابت ہے اس شخص پر کہ جو زنا کرے جس وقت کہ وہ شادی شدہ ❶ ہو مردوں سے یا عورتوں سے' جس وقت کہ ثابت ہو جائے یہ بات گواہوں سے یا حمل ٹھہر جائے یا وہ اقرار کر لے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام مالک رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے اس آیت کو پڑھا یعنی پھر پڑھنا اس کا موقوف ہو گیا لیکن اس کا

حکم قیامت تک باقی ہے۔

۳۵۵۸- (٤) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْجَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُمِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٢- ١٦٩٠) وابوداوٗد الحديث رقم ٤٤١٥ والترمذی الحديث رقم ١٤٣٤ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٥٠ والدارمی الحديث رقم ٢٣٢٧ واحمد فی المسند ٥/ ٣١٣)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے لے لو مجھ سے لے لو تحقیق ❶ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے راہ مقرر کر دی ہے کہ اگر کنوارا زنا کرے کنواری سے تو اسے سو درے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ اگر زنا کرے شادی شدہ عورت سے تو اسے سو درے مار کر سنگسار کیا جائے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قرآن میں پہلے یہ حکم تھا کہ بدکار عورتوں کو قید کر دو یہاں تک کہ وہ مرجائیں یا ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کوئی راہ نکال دے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ راہ نکالی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور رجم کے ساتھ کوڑے نہ ماریں تو یہ بھی ہوسکتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اس عورت کے رجم کا حکم دیا اور کوڑے مارنے کے لئے نہیں فرمایا اور آپ نے رجم کیا ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ اور غامدیہ اور یہود کو اور کسی کو کوڑے نہیں مارے بعض علماء نے کہا کہ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو رجم کے ساتھ کوڑوں کا حکم ہے وہ منسوخ ہے یہ بات صحیح نہیں کیونکہ اس میں حوالہ اس آیت کا ہے جو سورہ نسآء میں ہے اور سورہ نساء اخیر میں اتری ہے اور حق یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے خواہ کوڑے لگا کر رجم کرے خواہ رجم ہی پر قناعت کرے۔ (روضہ)

۳۵۵۹- (٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُ وْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلاً مِّنْهُمْ وَ امْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَاتَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَاْنِ الرَّجْمِ)) قَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَمَا قَبْلَهَا وَمَابَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَبِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا اٰيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے اور انہوں نے آپ سے بیان کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم تورات میں رجم کے متعلق کیا پاتے ہو؟'' انہوں نے کہا ہم زنا کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور ان کو درے مارتے ہیں' عبداللہ بن سلام نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو' تورات میں بھی رجم ہے' تم تورات لاؤ' پس کھولا اس کو اور رکھ دیا ❷ ایک نے ان میں سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر اور پڑھا اس کے پہلے سے اور اس کے پیچھے سے' تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ❸ اپنا ہاتھ اٹھا' پھر اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت تھی' یہودیوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! عبداللہ نے سچ کہا' اس میں رجم کی آیت ہے' پھر

فِيْهَا آيَةَ الرَّجْمِ وَ لٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهٗ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٨٤١ ومسلم الحدیث رقم (٢٦۔ ١٦٩٩) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٤٦ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٢١ والموطا ٢/ الحدیث رقم (١) من کتاب الحدود واحمد فی المسند ٢/ ٥)

نبی ﷺ نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا تو وہ دونوں سنگسار کئے گئے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ نے کہا اپنا ہاتھ اٹھالے جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت ظاہر تھی' پھر ہاتھ رکھنے والے نے کہا اے محمد ﷺ! توراۃ میں رجم کی آیت ہے' لیکن ہم چھپاتے ہیں اس کو آپس میں' تو آپ نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا پس وہ سنگسار کئے گئے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وہ دونوں شادی شدہ تھے' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر پر زنا کی حد واجب ہے اور اس سے نکاح صحیح ہے اور محصن کیسے ہوگا اور کافروں پر فروع دین کا بھی حکم ہے اور کفار کا مقدمہ جب مسلمان قاضی کے پاس آئے تو شرع کے موافق فیصلہ دینا چاہیے اور آپ نے یہودیوں سے ان کو الزام دینے کے لئے دریافت کیا نہ اس وجہ سے کہ ان کی تقلید منظور تھی۔ ❷ یعنی اس کو ہاتھ کے نیچے چھپالیا۔ ❸ یہ عبداللہ' سلام کے بیٹے یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے یہ تورات کے حافظ تھے اور مسلمان ہو گئے تھے۔

٣٥٦٠- (٦) وَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ أَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَقَالَ إِنِّيْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا شَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَبِكَ جُنُوْنٌ)) قَالَ لَا فَقَالَ ((أَحْصَنْتَ؟)) قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰى مَاتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرًا)) وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (البخاری

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص اس حال میں آیا کہ آپ مسجد میں تھے تو اس نے آپ کو آواز دی' اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا' پس اس سے نبی ﷺ نے چہرہ پھیر لیا' تو وہ آیا چہرے کی اس جانب سے کہ جس جانب آپ نے چہرہ پھیرا تھا اور کہا میں نے زنا کیا' پھر چہرہ پھیر لیا اس سے نبی ﷺ نے' پس جب اقرار کیا اس ❶ نے چار بار تو اس کو نبی ﷺ نے بلایا اور فرمایا: ''کیا تجھ کو جنون ہے؟'' اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' کہا ہاں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اس کو لے جاؤ اور سنگسار کردو'' ابن شہاب نے کہا کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے (خود) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے پس سنگسار کیا ہم نے اس کو مدینہ میں' پس جبکہ لگے اس کو پتھر تو وہ بھاگا یہاں تک کہ پایا ہم نے اس کو حرہ میں' پس سنگسار کیا ہم نے اس کو یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت جو کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس قول کے بعد اس طرح ہے' پس حکم کیا آپ نے

الحدیث رقم ٨١٢٥ و مسلم الحدیث رقم (١٦-١٦٩٢)

اس کے سنگسار کرنے کا' پس جب ❷ لگے اس کو پتھر تو وہ بھاگا' پھر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا' یہاں تک کہ وہ مر گیا' پس فرمایا واسطے اس کے نبی ﷺ نے ''بھلائی'' اور نماز پڑھی اس پر۔

فوائد الحدیث: ❶ جب اقرار کیا اس نے چار بار۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک زانی کا چار بار اقرار کرنا ضروری ہے اور یہ حدیث دلیل ہے ان کی اور اہل حدیث کا مذہب ہے کہ زنا کا اقرار ایک بار کرنا کافی ہے اور ماعز رضی اللہ عنہ سے چار بار اقرار کرایا مضبوطی کے لیے اس خیال سے کہ کہیں اس کو جنون نہ ہو اور اوپر ایک حدیث میں گذرا ہے کہ اے انیس صبح کو جا اس عورت کے پاس' اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کر' اس میں یہ نہیں فرمایا کہ چار بار اقرار کرے اور آپ نے غامدیہ کو رجم کیا اس نے بھی ایک ہی بار اقرار کیا۔ (روضہ مختصراً)

❷ فصل ثانی میں یہی حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت سے ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گی' کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کا بھاگنا بیان کیا' آپ نے فرمایا: پھر تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا یعنی اس لیے کہ اس سے پھر دریافت کرتے شاید اپنے اقرار کو جھوٹا کہتے اور حد ساقط ہو جاتی' یاد رکھیے کہ جب زنا اقرار سے ثابت ہو تو اگر زانی اقرار سے رجوع کر لے تو حد ساقط ہو جائے گی' اور یہی قول ہے اہل حدیث اور شافعیہ اور حنفیہ کا اور بعض کے نزدیک رجوع سے حد ساقط نہ ہو گی' یہ ابن ابی لیلی اور ابوثور کا قول ہے اور ایسی ہی ایک روایت امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ سے بھی منقول ہے۔

٣٥٦١- (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَتٰى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ نِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْغَمَزْتَ اَوْنَظَرْتَ)) قَالَ لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اَنِكْتَهَا)) لَا يَكْنِيْ قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٨٢٤ وابوداوٗد الحدیث رقم ٤٤٢٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا' جب کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ ❶ نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اس کو فرمایا: ''شاید کہ تو نے بوسہ ❷ لیا ہو یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو؟'' اس نے کہا' نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''کیا جماع کیا تو نے اس سے؟'' کنایہ ❸ نہیں کی' ماعز رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں' پس اس وقت آپ نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسجد میں اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ ❷ یعنی زنا کے ابتدائی کاموں میں سے کچھ کیا ہو گا۔

❸ یعنی صریحاً پوچھا نبی ﷺ نے کہ تو نے جماع کیا ہے۔

٣٥٦٢- (٨) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَآءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ ((وَيْحَكَ اِرْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ)) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں آپ نے فرمایا: ''وائے ہے تجھ کو واپس چلا جا اور استغفار کر اللہ تعالیٰ سے اور رجوع کر اس کی طرف'' راوی نے کہا کہ وہ واپس گیا اور تھوڑی دور گیا پھر آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں ❶ تو نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا جیسا کہ پہلے فرمایا تھا یہاں تک کہ جب وہ چوتھی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فِيْمَ أُطَهِّرُكَ)) قَالَ مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَبِهٖ جُنُوْنٌ)) فَأُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ ((اَشَرِبَ خَمْرًا)) فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ ((اَزَنَيْتَ)) قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ اَوْثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ)) ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ ((وَيْحَكِ ارْجِعِيْ فَاسْتَغْفِرِى اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ)) فَقَالَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّدَنِيْ كَمَا رَدَدْتَّ مَاعِزَبْنَ مَالِكٍ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَ ((اَنْتِ؟)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا ((حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ)) قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ ((اِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهٗ مَنْ يُّرْضِعُهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِلَيَّ رَضَاعُهٗ يَانَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اذْهَبِيْ حَتّٰى تَلِدِيْ)) فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ ((اذْهَبِيْ فَاَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ)) فَلَمَّا فَطَمَتْهُ اَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ وَفِيْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ فَطَمْتُهٗ وَقَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَحُفِرَلَهَا اِلٰى صَدْرِهَا وَاَمَرَ النَّاسَ

❷ فرمایا: ''میں تجھے کس چیز سے پاک کروں؟'' اس نے کہا زنا سے' ❸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ❹ ''کیا اس کو جنون ہے؟'' پس خبر دیے گئے آپ کہ نہیں اس کو جنون' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا پی ہے اس نے شراب؟'' تو کھڑا ہوا ایک آدمی اور سونگھی اس نے بو اس کے منہ کی' اور نہ پائی اس سے بو شراب کی' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا زنا کیا ہے تو نے؟'' کہا ہاں' پس حکم کیا آپ نے اس کے سنگسار کا۔ پس وہ سنگسار کیا گیا' پس ٹھہرے لوگ ❺ دو روز یا تین روز' پھر آئے رسول اللہ ﷺ تو آپ نے فرمایا: ''استغفار کرو تم واسطے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے' توبہ کی ماعز رضی اللہ عنہ نے ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کی جائے درمیان امت کے البتہ کفایت کرے ان کو'' آپ کے پاس ایک عورت قبیلہ غامد ❻ سے آئی کہ وہ ہے قبیلہ ازد سے' پس کہا' اے اللہ کے رسول! پاک کریں مجھ کو پس فرمایا: ''وائے ہے تجھ کو' لوٹ جا پس استغفار کر اللہ تعالیٰ سے اور اس کی طرف رجوع کر'' پس کہا عورت نے کہ آپ یہ چاہتے ❼ ہیں کہ واپس لوٹا دیں مجھے جیسا کہ واپس لوٹا دیا تھا آپ نے ماعز بن مالک کو وہ حاملہ ہے زنا سے' پس آپ نے فرمایا: ''تو؟'' کہا ❽ اس نے جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''صبر کر یہاں تک کہ جنے تو اس چیز کو جو کہ تیرے پیٹ میں ہے؟'' کہا راوی نے پس ذمہ لیا اس کی ❾ خبر گیری کا انصار میں سے ایک شخص نے' یہاں تک کہ وہ جنے پھر آیا وہ شخص نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا کہ اس نے بچے کو جنم دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ہم اس کو سنگسار نہیں کریں گے اور چھوڑ دیں اس کے بچے کو چھوٹا کہ نہیں واسطے اس کے وہ شخص کہ جو دودھ پلائے اس کو' تو کھڑا ہوا ایک آدمی انصار میں سے اور کہا اے اللہ کے نبی! میرے ذمہ ہے دودھ پلانا اس لڑکے کا' راوی نے کہا پس سنگسار کیا آپ نے اس کو' اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے اس عورت سے فرمایا'' جا تو یہاں تک کہ جنے تو'' پھر جب اس نے جنم دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جا پس دودھ پلا اس کو یہاں تک کہ دودھ ❿ چھڑائے تو

فَرَجَمُوْهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهٗ)) ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَ دُفِنَتْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٢٢۔ ٢٣۔ ١٦٩٥) وابوداوٗد الحديث رقم ٤٤٤٢ والدارمي الحديث رقم ٢٣٢٤ واحمد في المسند ٥/ ٣٤٨)

اس کا' تو جب دودھ چھڑایا اس کا اور لائی آپ کے پاس لڑکے کو اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اور کہا یہ لڑکا ہے اے اللہ کے رسول! دودھ چھڑایا میں نے اس کا اور تحقیق یہ کھانا کھانے لگا ہے پس آپ نے اس لڑکے کو ایک مسلمان آدمی کے سپرد کیا پھر حکم کیا آپ نے اس کے لئے کہ گڑھا کھودا جائے' پس کھودا گیا اس کے لئے گڑھا اس کے سینہ تک اور حکم کیا لوگوں کو اس کے سنگسار کرنے کا' تو سنگسار کیا اس کو اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر کے ساتھ متوجہ ہوئے پس پھینکا پتھر اس کے سر پر' پس پڑا خون خالد کے چہرے پر تو برا کہا خالد نے اس کو' (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باز رہ اے خالد! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' البتہ توبہ کی اس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے اس طرح کی محصول لینے والا تو بخشش کی جائے اس کی''، پس حکم کیا آپ نے اس کے متعلق تو ⓫ نماز پڑھی اس پر اور دفن کی گئی (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حد سے گناہ مٹ جاتا ہے اور یہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں صراحۃً موجود ہے کہ جس نے ایسا کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اس کو اس کی سزا ملی تو وہی کفارہ ہو گیا اور ہم نہیں جانتے کسی کا اختلاف اس میں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہو جاتا ہے اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے سوائے قتل کے کہ اس میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خلاف ہے۔ ❷ اسی سے امام صاحب نے لیا ہے کہ زنا کا اقرار زانی کو چار بار کرنا ضروری ہے' کیونکہ ہر اقرار قائم مقام ایک گواہی کے ہے اور ہر بار امام کو چاہئے کہ اس کی طرف التفات نہ کرے' بلکہ یوں کہے کہ تو نے بوسہ لیا ہو گا یا مساس کیا ہو گا اور ہم لکھ چکے ہیں کہ اہل حدیث کے نزدیک ایک مرتبہ کا اقرار ہی کافی ہے اور ماعز رضی اللہ عنہ سے آپ نے اقرار لیا چار بار مضبوطی کے لئے اس خیال سے کہ کہیں اس کو جنون نہ ہو اور ابوداؤد اور نسائی نے مجلاج سے نکالا کہ آپ نے ایک مرد کو رجم کیا جس نے ایک مرتبہ اقرار کیا تھا اور یہودی اور یہود یہ کا رجم مذکور ہو چکا اس میں بھی چار مرتبہ کے اقرار کا ذکر نہیں ہے اور موافق ہیں اہلحدیث کے اس میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ' حسن بصری' مالک' حماد' ابوثور' بتی اور شافعی رحمہ اللہ بھی' لیکن جمہور چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ (روضہ) ❸ یعنی زنا کے گناہ سے بسبب قائم کرنے حد کے۔ ❹ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم سے۔ ❺ یعنی دو تین روز گزر گئے اس کے سنگسار کرنے پر اور کچھ مذکور نہ ہوا اس کا۔ ❻ یعنی غامد ایک شاخ ہے ازد کی اور ازد ایک مشہور قبیلہ ہے۔ ❼ سبحان اللہ یہ غامد یہ عورت ہمت اور جرأت میں مردوں سے زیادہ تھی اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔

❽ یعنی تو حاملہ ہے زنا سے' یہ ایک طرح کا ظاہر کرنا تغافل کا ہے۔ ❾ یعنی اس کے جننے تک شافعی' احمد اور اسحاق رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کریں گے بچہ جننے کے بعد بھی جب تک کہ اس کے دودھ کا بندوبست نہ ہو جائے ورنہ دودھ چھٹنے تک انتظار کریں گے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جیسے ہی رجم کریں گے کہا یہ نووی رحمہ اللہ نے۔ ❿ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ روایت مخالف ہے پہلی روایت کے جس میں ہے کہ جننے کے بعد اس کو رجم کیا گیا اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دودھ چھٹنے تک اس عورت کو رجم نہیں کیا تو پہلی روایت کی تاویل کرنا

ضروری ہے اس طرح کہ وہ روایت اور مطلب یہی ہے کہ دودھ چھڑانے کے بعد اس کو رجم کیا' اور روایت گذشتہ میں جو آیا ہے کہ انصار کے ایک آدمی نے اس بچے کے دودھ پلوانے کا ذمہ لیا تو دودھ پلانے سے مجازاً اس کی پرورش مراد ہے' بعض نے کہا احتمال ہے کہ واقعہ متعدد ہوں اور دلیل اس پر یہ ہے کہ پہلی روایت میں آیا ہے کہ وہ عورت قبیلہ ازد سے تھی اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت آئی آخر حدیث تک۔ (مرقاۃ) ❶ دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے اس پر نماز پڑھی حالانکہ اس نے حرام کاری کی تھی تب آپ نے فرمایا: بھلا اس نے راہ الٰہی میں اپنی جانثاری سے بھی افضل کسی چیز کو پایا؟ یعنی اس کی حرام کاری کسی کو معلوم نہ تھی اس نے خود خوف الٰہی سے اقرار کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر حرام کاری سے حمل ہو جائے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے اس وقت تک اس عورت پر حد نہ لگائی جائے تاکہ معصوم بچہ ضائع نہ ہو' سبحان اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہوتا تھا تو اس کو عذاب آخرت کا اتنا ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اس کو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اسی کا نام ہے۔ (رضی الله عنهم و رضوا عنه)

٣٥٦٣- (٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ.)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٢٣٤ ومسلم الحديث رقم ٣/١٧٠٣ وابوداوٗد الحديث رقم ٤٤٧٠ والترمذی الحديث رقم ١٤٣٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٦٥ والدارمی الحديث رقم ٢٣٢٥ والموطا الحديث رقم ١٤ من كتاب الحدود واحمد فی المسند ٤/١١٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس وقت تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور ظاہر ہو اس کا زنا تو اس کو حد مارے اور عار نہ دلائے' پھر اگر وہ زنا کرے تو اس کو حد مارے اور عار نہ دلائے پھر اگر تیسری مرتبہ اس کا زنا ظاہر ہو تو اسے چاہیے کہ اسے فروخت کر دے ❶ اگرچہ اس کے بدلہ میں بالوں کی رسی ہو۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ عرب کا دستور تھا کہ وہ لونڈیوں کی حرام کاری کو عیب نہ جانتے تھے اور صرف ڈانٹ ڈپٹ پر ٹال دیتے تھے تو اس لیے فرمایا کہ صرف ڈانٹ ڈپٹ پر نہ ٹالا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق لونڈی کو حد مارا کرو' لونڈی اور غلام کو شرم کم ہوتی ہے اور صرف ڈانٹ ڈپٹ ان کو فائدہ نہیں دیتی۔

٣٥٦٤- (١٠) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِیَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنے شادی شدہ یا غیر شادی شدہ غلاموں پر حد جاری کرو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ میں اس کو حد لگاؤں پس اس نے کچھ وقت پہلے بچے کو جنم دیا تھا' تو ڈرا میں کہ اگر اس کو پچاس درے مارتا ہوں تو

ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ((دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ اَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَاَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ))۔ (مسلم الحديث رقم ٣٤-١٧٠٥ وابوداوٗد الحديث رقم ٤٤٧٣ والترمذي الحديث رقم ١٤٤١ واحمد في المسند ١/ ١٦٥)

وہ اس سے مر جاتی ہے پھر میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ''تو نے اچھا کیا۔'' (مسلم)

اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چھوڑ دے اس کو یہاں تک کہ اس کا خون موقوف ہو پھر اس پر حد جاری کر اور اپنے غلاموں پر حدود لگایا کرو۔'' ❶

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو ان کو سزا دو جیسے تین درہم یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو' حرام کریں تو پچاس کوڑے مارو اور ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مالک سزا دینے کا مختار ہے اور امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس اجازت کے بعد حاکم کی اجازت کے بغیر مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں ہے اور یہ جو فرمایا تو نے اچھا کیا یعنی اس بات میں کہ ابھی کوڑے لگانا موقوف رکھا اور یہی حکم ہے مریضہ کا اس کو بھی حد نہ ماریں گے جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو اور یہ جو فرمایا جہاں تک کہ موقوف ہو خون اس کا یعنی نفاس سے صاف ہو۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

٣٥٦٥- (١١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْزَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْزَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْزَنٰى فَاَمَرَ بِهٖ فِي الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّيَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّبِرَجُلٍ مَعَهٗ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهٗ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَرَّحِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ ((هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔)) (الترمذي الحديث رمق ١٤٢٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٥٤ واحمد في

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے' تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر دوسری جانب سے آیا اور کہا کہ اس نے زنا کیا ہے' پس آپ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر وہ اس طرف سے آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! اس نے زنا کیا ہے' پس آپ نے چوتھی بار ❶ میں اس کے سنگسار کرنے کا حکم کیا' پس وہ طرف سنگستان مدینہ لے جایا گیا اور وہاں اسے پتھر مارے گئے پس جب اس نے پتھروں کے لگنے سے تکلیف محسوس کی تو وہ بھاگا اور دوڑتا ہوا ایک ایسے آدمی کے پاس سے گذرا کہ جس کے ہاتھ میں اونٹ کا جبڑا تھا تو اس نے وہ جبڑا اس کو دے مارا اور لوگوں نے بھی اس کو مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا' تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ جس وقت ماعز نے پتھروں کی مار سے تکلیف اور موت کی شدت محسوس کی تو

المسند ۲/ ٤٥٠)

وہ بھاگ نکلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

اور ایک روایت میں ہے: ''کیوں ❷ نہ چھوڑ دیا تم نے اس کو شاید کہ وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا۔''

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ چار بار اقرار لینا ضروری ہے اور اہل حدیث کی تاویل کو ہم دو بار بیان کر چکے ہیں۔

❷ یعنی تاکہ اس سے پھر دریافت کرتے شاید وہ اپنے اقرار سے پھر (پلٹ) جاتا اور حد اس سے ساقط ہو جاتی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب زنا اقرار سے ثابت ہو پھر اگر زانی اقرار سے رجوع کرے تو حد ساقط ہو جائے گی اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جب ماعز کو پتھروں کی چوٹ لگی تو چلانے لگے اور کہنے لگے' اے لوگو! مجھے نبی ﷺ کے پاس لے چلو' میری قوم نے مجھ کو دھوکا دیا اور یہ کہا کہ نبی ﷺ تجھے نہیں ماریں گے لیکن ہم نے ان کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ مار ڈالا' پھر جب ہم آپ کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑا اور میرے پاس کیوں نہ لے کر آئے۔

۳٥٦٦- (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ ((اَحَقٌّ مَابَلَغَنِيْ عَنْكَ)) قَالَ وَ مَابَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ ((بَلَغَنِيْ اَنَّكَ قَدْوَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ)) قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهٰدَاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔ (رواہ مسلم)

(مسلم الحدیث رقم (۱۹۔ ۱٦۹۳)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا سچ ہے وہ چیز کہ جو مجھ کو تیری طرف سے پہنچی ہے؟'' ماعز نے کہا آپ کو میری طرف سے کیا چیز پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو نے فلاں کی لونڈی سے زنا کیا ہے'' ماعز نے کہا جی ہاں' پس اقرار کیا اس نے چار بار تو آپ نے حکم کیا اس کے سنگسار کرنے کا تو اس کو سنگسار کیا گیا۔ (مسلم)

۳٥٦٧- (۱۳) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مَاعِزًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ وَ قَالَ لِهَزَّالٍ ((لَوْسَتَرْتَهٗ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَّكَ)) قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ هَزَّالًا اَمَرَ مَاعِزًا اَنْ يَّاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهٗ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤۳۷۸) اما البخاری فقد اخرج عن ابن عمر فی صحیحہ المسلم اخو المسلم لا یظلمہ و لا یسلمہ و من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ و من فرج عن

یزید بن نعیم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ سیدنا ماعز رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور چار بار آپ کے سامنے اقرار کیا تو آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے ہزال سے فرمایا: ''اگر تو ماعز کو اپنے کپڑے میں چھپا ❶ لیتا تو یہ تیرے لیے بہتر ہوتا'' ابن منکدر نے کہا کہ ہزال نے ماعز سے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس جا اور ان کو حقیقت حال کی خبر کر۔ (ابوداؤد)

مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كربات القيامة ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة)) ٥/ ٩٧ الحديث رقم (٢٤٤٢)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ماعز رضی اللہ عنہ کے زنا کا واقعہ ظاہر نہ کرتا' ہزال کی فاطمہ نامی ایک لونڈی تھی جس کو اس نے آزاد کیا تھا پس ماعز نے اس سے زنا کیا' ہزال کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے ماعز کو کہا کہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اپنے زنا کا اقرار کر لے' تو اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزال سے فرمایا تھا کہ اگر تو چھپالیتا تو یہ تیرے لیے بہتر ہوتا۔

٣٥٦٨- (١٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ.((تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٣٧٦ والنسائي الحديث رقم ٤٨٨٥)

عمرو بن شعیب نے نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم آپس کی سزاؤں کو معاف کر دیا کرو (کیونکہ جس جرم کی بات) مجھ تک پہنچ گئی تو پھر اس کی سزا واجب ہو گئی۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٥٦٩- (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُوْدَ۔)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٣٧٥ واحمد في المسند ٦/ ١٨١)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عزت والوں کی خطائیں معاف کرو مگر حدود (نہیں)۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٣٥٧٠- (١٦) وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ادْرَأُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ قَالَ قَدْرُوِيَ عَنْهَا وَ لَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ۔) (الترمذي الحديث رقم ١٤٢٤)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رفع کرو حدوں ❶ کو مسلمانوں سے جہاں تک ہو سکے' پس اگر مسلمان کے لیے خلاصی کا کوئی راستہ نکلتا ہو تو اس کو چھوڑ دو ❷ کیونکہ امام کا خطا کرنا اس کے معاف کرنے سے بہتر ہے کہ اس کے سزا پہنچانے میں غلطی کرے''۔ (ترمذی) اور کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ہے لیکن یہ مرفوع نہیں ❸ اور یہی بات زیادہ صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حدود وہ سزائیں جو شریعت میں بعض گناہوں پر مقرر کی گئی ہیں جیسے زنا کی سزا میں پتھروں سے مار ڈالنا یا سو کوڑے لگانا اور چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹنا اور شراب پینے کی سزا میں جوتوں اور کوڑوں سے مارنا اور تہمت لگانے کی سزا میں اسی (۸۰) کوڑے مارنا رہزنی کی سزا میں قتل کرنا یا سولی دینا یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا یا جلا وطن کرنا اور دفع کرنے کی کیفیت کو ہم نے آئندہ حاشیہ میں بحمدہ تعالیٰ بیان کیا ہے۔ ❷ پس چھوڑ دو راہ اس کی۔ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حاکم تک مقدمہ لے جانے سے پہلے چھپا ڈالے اور مجرم سے کہہ دے کہ وہ توبہ اور استغفار کرے اور خاموش رہے اور حاکم کو چاہیے کہ جب وجہ ثبوت کامل ہو اور کوئی شبہ نہ رہے تو پھر لازمی حد کو قائم کرے اور اگر ذرا سا بھی شبہ ہو تو حد کو ساقط کر دے جب حد کے قابل مجرم کو حاکم کے سامنے لائیں اور وہ اپنے جرم کا اقرار کرے تو حاکم اس کو تعلیم کرے اس طرح سے مثلاً زنا کے جرم میں کہے شاید تو نے بوسہ لیا ہو گا یا مساس کیا ہو گا۔

❸ اس حدیث پر علماء کا اتفاق ہے کہ جس پر کوئی جبر سے حد کا کام کرے تو اس کو حد نہیں پڑے گی۔

۳۵۷۱- (۱۷) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اُسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحُدُوْدَ وَ اَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ١٤٥٣ واحمد فى المسند ٤/ ٣١٨)

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک عورت سے زبردستی زنا کیا گیا تو آپ نے اس کو حد نہ لگائی اور اس مرد پر یہ حد لگائی جس نے اس سے زبردستی زنا کیا تھا۔ اور راوی نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لیے کوئی مہر مقرر کیا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۵۷۲- (۱۸) وَعَنْهُ اَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَ انْطَلَقَ وَ مَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ((اِذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ)) وَ قَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ((اُرْجُمُوْهُ)) وَ قَالَ ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ۔)) (رواه ابوداوٗد و الترمذى) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٣٧٩ والترمذى الحديث رقم ١٤٥٣ واحمد فى المسند ٦/ ٣٩٩)

انہی (سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت نماز کے ارادہ سے نکلی پس اس کو ایک شخص ملا اور ڈھانپا ❶ اس نے اس کو اور پوری ❷ کی حاجت اپنی اس سے' تو چلائی وہ عورت اور وہ شخص چلا گیا اور (وہاں سے) مہاجرین کی ایک جماعت گذری' تو عورت نے کہا کہ اس شخص نے میرے ساتھ ایسا ❸ اور ایسا کیا تو پکڑا لوگوں نے اس آدمی کو اور لے آئے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس' تو آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ جا پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا ❹ اور جس آدمی نے فعل بد کیا تھا اس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اس کو سنگسار ❺ کرو فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ ایسی توبہ کرتے تو البتہ قبول کی جاتی ان سے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنے کپڑے سے (اپنے کپڑے میں چھپا لیا)۔ ❷ یعنی اس سے زنا کیا۔ ❸ یعنی کپڑا ڈال کر میرے ساتھ زنا کیا۔ ❹ یعنی بوجہ کراہت اور تیری رضامندی نہ ہونے کے۔ کہا مالک نے اگر عورت حاملہ ہو جائے اور اس کا خاوند نہ ہو پھر وہ کہنے لگے کہ مجھ سے کسی نے زبردستی زنا کیا یا میں نے نکاح کیا تھا' تو اس کا یہ قول مقبول نہ ہو گا' بلکہ اس عورت کو حد ماری جائے گی جب تک کہ وہ اس نکاح پر گواہ نہ لائے یا اپنی مجبوری کا ثبوت گواہوں یا قرینہ سے پیش نہ کرے مثلاً کنواری ہو تو فریاد کرتی ہوئی چلی آئے اس حال میں کہ اس کی شرمگاہ سے خون نکل رہا ہو یا وہ چلانے لگی یہاں تک لوگ آ جائیں بغیر ان باتوں کے اس کا قول مقبول نہ ہو گا اور اس پر حد لگائی جائے۔
❺ یعنی اس کے اقرار کے بعد۔

٣٥٧٣- (١٩) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَاَمَرَبِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهُ مُحْصِنٌ فَاَمَرَبِهِ فَرُجِمَ۔ (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد الحديث رقم ٤٤٣٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے زنا کیا ایک عورت سے' پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو درے مارنے کا حکم فرمایا پس درے مارے گئے ❶ اس کو حد میں' پھر خبر دی گئی آپ کو کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپ نے اس کے لئے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا پس اسے سنگسار کیا گیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس میں دلیل ہے اس پر کہ جج جس وقت حدود میں سے کسی حد کا حکم کرے پھر اسے معلوم ہو کہ اس پر یہ نہیں بلکہ دوسری کوئی حد لاگو ہوتی ہے تو پھر اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس حد سے رجوع کرے اور جو دوسری حد اس پر لاگو ہوتی ہے اس کو نافذ کرے۔

٣٥٧٤- (٢٠) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خُذُوْا لَهُ عِثْكَالاً فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً۔)) (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔)) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٥٧٤ واحمد فى المسند ٥/ ٢٢٢)

سیدنا سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے کہ جو محلّہ کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی کے ساتھ زنا کرتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے کھجور کی ایک ایسی بڑی ٹہنی لو کہ جس میں چھوٹی چھوٹی سوٹہنیاں ہوں تو اس کو ایک مرتبہ مار دو۔ ❶ (شرح السنہ) اور ابن ماجہ کی ایک روایت بھی اسی کی طرح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک بار مارنا تو گویا سو بار مارا' یہ عنایت ہے اللہ جل جلالہ کی اپنے ضعیف بندوں پر اور فصل اول میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے گذرا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا ایک لونڈی کو سو کوڑے لگانے کا' انہوں نے دیکھا تو وہ حالت نفاس میں تھی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اس کو چھوڑ دے نفاس سے پاک ہونے تک اور ان دونوں احادیث میں جمع یوں کیا ہے کہ جب کسی بیمار کے اچھے ہو جانے کی امید ہو تو حد مارنے میں توقف کریں اور اگر اس کے اچھا ہونے کی امید نہ ہو تو پھر اس طرح حد مار دیں۔ (روضہ)

٣٥٧٥- (٢١) وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ.)) (رواه الترمذی و ابن ماجة)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٦٢ والترمذی الحدیث رقم ١٤٥٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٦١ واحمد فی المسند ١/ ٣٠٠)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو قوم لوط کا سا فعل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول کو مار ڈالو۔'' ❶ (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے' کہ فاعل اور مفعول بہ اگر دونوں کنوارے ہوں تو ان کو قتل کرڈالو' بشرطیکہ مفعول بہ پر جبر نہ ہوا ہو۔ (روضہ) اور اگر جبراً ایسا کیا گیا ہو تو پھر حدیث نمبر ۳۵۷۲ کے مطابق عمل کیا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

٣٥٧٦- (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ)) قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاشَاْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَاسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرَاهُ كَرِهَ اَنْ يُّؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْيُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ. (رواه الترمذی و ابوداؤد وابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٦٤ والترمذی الحدیث رقم ١٤٥٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٦٤ واحمد فی المسند ١/ ٣٠٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی جانور سے فعل بد کرے تو قتل کرو ❶ اس کو اور اس جانور کو بھی اس کے ساتھ'' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا حال ❷ ہے اس جانور کا؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارہ میں کچھ ❸ نہیں سنا' لیکن میں گمان کرتا ہوں آپ کو کہ مکروہ جانا آپ نے یہ کہ کھایا جائے گوشت اس کا یا نفع لیا جائے ساتھ اس کے ❹ حالانکہ کیا گیا ❺ ہے ساتھ اس جانور کے فعل بد۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی چار پائے سے بدکاری کرے اس کو اور چار پائے دونوں کو مار ڈالنا چاہئے لیکن علما نے اس قتل کو حمل کیا ہے تشدید پر تاکہ لوگ ایسا فعل نہ کریں اور کہا ہے کہ اس شخص کو قتل نہ کریں بلکہ تعزیر دیں۔ (روضہ) کیونکہ ترمذی اور ابوداؤد نے ابورزین سے روایت کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کوئی جانور سے جماع کرے اس پر حد نہیں ہے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے اور یہ حدیث اور ترمذی کا یہ قول ابھی فصل ثالث میں ان شاء اللہ تعالیٰ آتا ہے اور جانور سے جماع کرنا بالاتفاق حرام ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ اس پر حد پڑے گی یا نہیں۔ ❷ کیا حال ہے اس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکھتا ہے اور نہ اس پر تکلیف ہے اس کو کیوں قتل کریں۔ ❸ کچھ۔ یعنی علت و حکمت۔ ❹ ساتھ اس کے۔ یعنی ساتھ دودھ اور ریشم اور جنی وغیرہ اس کے کے۔ ❺ پس لازم آیا کہ قتل کیا جائے۔

٣٥٧٧- (٢٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اَخْوَفَ مَااَخَافُ عَلٰى

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ❶ ''تحقیق بہت خوف اس چیز کا جس سے کہ میں ڈرتا ہوں

أُمَّتِي عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ۔)) (رواه الترمذى وابن ماجه) (الترمذی الحدیث رقم ۱٤٥٧ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٦٥۳ واحمد فی المسند ۳/ ۳۸۲)

اپنی امت پر وہ قوم لوط کا عمل کرنا ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ خوف نبی ﷺ کا صحیح نکلا یہ بری بلا جیسے مسلمانوں میں پھیلی ہے اتنی اور قوموں میں نہیں سب سے زیادہ یہ بلا ایران' روم' افغانستان' ہندوستان اور رام پور میں بہت ہے۔

۳٥۷۸- (۲٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ اَنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَ كَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٤٤٦۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی بکر بن لیث میں سے ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ چار بار ❶ زنا کیا ہے پس آپ نے اس کو سو درے مارے وہ شخص کنوارا تھا' پھر عورت پر اس سے گواہ طلب کیے گئے تو وہ عورت ❷ کہنے لگی اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! اس نے جھوٹ بولا ہے' تو اس کو تہمت کی حد لگائی گئی۔ ❸ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس طرح کی ایک حدیث جید سند سے مروی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ۔یعنی چار بار اقرار کیا۔ ❷ جب وہ مرد عاجز ہو گیا گواہ گذارنے سے تو اس عورت نے کہا کہ یہ جھوٹا ہے کہ مجھ کو نسبت زنا کی کرتا ہے اللہ کی قسم۔ ❸ حد تہمت کی یعنی اسی ۸۰ درے۔

۳٥۷۹- (۲٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَ الْمَرْأَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٤٤۷٤ والترمذی الحدیث رقم ۳۱۸۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٥٦۷)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اترا عذر میرا (یعنی اللہ تعالیٰ نے میری براءت نازل فرما دی) تو نبی ﷺ نے منبر پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا اور (براء کا) ذکر کیا پھر جب آپ منبر سے اترے تو آپ نے دو آدمیوں اور ایک عورت کو تہمت کی حد مارنے کا حکم کیا تو ان کو حد لگائی گئی۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو مردوں اور ایک عورت کے یعنی مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش کے اگر چہ اس تہمت کے بانی مبانی منافق تھے لیکن آپ نے ان کو حد نہیں ماری اس لئے کہ حد پاک کرنے کے لئے ہے اور منافق تو پاک نہیں ہو سکتے وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیں گے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

٣٥٨٠- (٢٦) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِىْ عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٩٤٩)

نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابی عبید نے ان کو خبر دی کہ امارت ❶ کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خمس کی ایک لونڈی سے زبردستی جماع کیا یہاں تک کہ اس کی بکارت کا ازالہ کیا' پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس (غلام) کو درے مارے اور لونڈی کو درے نہ مارے ❷ کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی جماع کیا تھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خلافت کے۔ ❷ یعنی پچاس' اس لیے کہ لونڈی غلام کا یہی حکم ہے کہ ان کو زنا پر پچاس درے مارے جائیں اگرچہ شادی شدہ نہ ہوں' امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ جس عورت سے کوئی زبردستی جماع کرے تو وہ نکاح نہ کرے جب تک کہ اس کو تین حیض نہ آئیں اور اگر حمل کا شبہ بھی ہو تو پھر بھی نکاح نہ کرے جب تک کہ شبہ دور نہ ہو۔

٣٥٨١- (٢٧) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِىْ حَجْرِ اَبِىْ فَاَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِىْ اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَ اِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءً اَنْ يَكُوْنَ لَهُ مَخْرَجًا فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى قَالَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ)) قَالَ بِفُلَانَةٍ قَالَ ((هَلْ ضَاجَعْتَهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((هَلْ بَاشَرْتَهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((هَلْ جَامَعْتَهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ فَاُخْرِجَ بِهٖ اِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ وَ قَدْ عَجَزَ اَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یزید بن نعیم بن ہزال نے اپنے باپ سے ❶ روایت کیا کہ ماعز بن مالک یتیم تھا اور وہ میرے باپ ❷ کے زیر پرورش تھا پس ماعز نے قبیلہ کی ایک لونڈی سے جماع کیا تو اس کو میرے باپ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور آپ کو بتا جو کچھ تو نے کیا ہے شاید کہ آپ تیرے لیے استغفار کریں میرے باپ کا ارادہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ❸ تھا کہ آپ کا استغفار اس کے لیے گناہ سے چھٹکارہ کا سبب بن جائے ماعز آپ کے پاس آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا' پس مجھ پر کتاب اللہ کا حکم جاری کرو پس آپ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر آیا وہ اور کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا پس مجھ پر اللہ کا حکم جاری کرو' یہاں تک کہ اس نے یہ بات چار مرتبہ کہی' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تحقیق کہی تو نے یہ بات چار بار' پس ساتھ کس کے زنا کیا تو نے؟'' اس نے کہا فلاں عورت کے ساتھ آپ نے فرمایا: ''کیا ہم خواب ہوا تو اس کے ساتھ؟'' اس نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے اس کے بدن سے بدن لگایا؟'' اس نے کہا ہاں' آپ

فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ ((هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.)) (رواه ابوداؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٤١٩)

نے فرمایا: ''کیا تو نے جماع کیا؟'' اس نے کہا ہاں، راوی نے کہا کہ آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم کیا پس اس کو سنگستان کی طرف لے جایا گیا پس جب وہ سنگسار کیا گیا تو اس نے ایذا پتھروں کے لگنے کی پائی تو وہ گھبرایا ❹ اور نکلا دوڑتا ہوا، پس ملا ماعز سے عبداللہ بن انیس اس حال میں کہ تھک گئے تھے ❺ ساتھی عبداللہ کے، پس عبداللہ نے اس کے لئے اونٹ کے پاؤں کی ہڈی اٹھائی اور ماعز کو اس ہڈی کے ساتھ مارا پس مار ڈالا اس کو، پھر آیا عبداللہ آپ کے پاس اور اس واقعہ کا آپ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اس کو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنے اقرار سے پس قبول کرتا اللہ تعالیٰ توبہ اس کی۔ ❻ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نعیم سے۔ ❷ یعنی ہزال کے۔ ❸ یعنی غرض اس کی یہ نہ تھی کہ وہ نبی ﷺ کے پاس جائے اور نبی ﷺ اس کے سنگسار کرنے کا حکم کریں۔ ❹ پس گھبرایا۔ یعنی صبر نہ کرسکا۔ ❺ عبداللہ کے ساتھی یا ماعز کے ساتھی جو سنگسار کرتے تھے۔
❻ یعنی بغیر سنگسار کرنے اس کے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جب اقرار سے زنا ثابت ہو جائے پھر اگر زانی اقرار سے رجوع کرے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور یہی قول ہے اہل حدیث اور شافعیہ اور حنفیہ کا اور بعض کے نزدیک رجوع کرنے سے حد ساقط نہ ہوگی جیسے کہ پہلے گذرا اور یہی قول ہے ابن ابی لیلیٰ، بتی اور ابوثور رحمہم اللہ کا اور اس حدیث میں جو آیا ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا ماعز رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کہی تو نے یہ بات چار بار، تو یہ صریح دلیل ہے حنفیہ کی کہ زنا کا اقرار حد قائم کرنے کے لئے چار بار ضروری ہے۔

٣٥٨٢- (٢٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَامِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَامِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ.)) (رواه احمد) (احمد في المسند ٤/ ٢٠٥)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''نہیں کوئی ❶ قوم کہ ظاہر ہو اس میں زنا مگر یہ کہ پکڑی جاتی ہے وہ ساتھ قحط کے اور نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہو اس میں رشوت مگر یہ کہ پکڑی جاتی ہے وہ ساتھ رعب کے۔'' (احمد)

فوائد الحدیث: ❶ اسی حدیث سے کسی نے کہا: ؎ ابر نا ید از پے منع زکوٰۃ واز زنا خیز دوا اندر جہات

٣٥٨٣- (٢٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ.)) (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ملعون ہے وہ شخص کہ جو قوم لوط والا کام ❶ کرے۔'' (رزین)

حکم الحدیث: اس کو امام احمد نے حسن سند سے بیان کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اغلام بازی۔

٣٥٨٤- (٣٠) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَهُمَا وَ اَبَابَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا۔

رزین کی ایک روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا❶ فاعل اور مفعول کو اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان پر دیوار گرا دی۔ ❷

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان کے جلانے کا حکم کیا کسی جانور کو آگ سے جلانا درست نہیں ہے لیکن یہ کام سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بے خبری سے کیا ہے جیسے خوارج کو جلا دیا اور بعد میں پچھتائے کہ جلانا نہ تھا بلکہ قتل کر دینا تھا۔ ❷ گرا دی۔ یعنی حکم کیا دیوار گرانے کا۔

٣٥٨٥- (٣١) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَايَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوْ اِمْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١١٦٥ واحمد فی المسند ٢/ ٣٤٤)

انہی (ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اس شخص کی طرف نظر رحمت ❶ نہیں کرتا کہ جو بدفعلی کرے کسی مرد سے یا عورت سے اس کی پیٹھ (مقعد) میں۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کو امام احمد اور بزار اور سنن والوں نے اس لفظ سے روایت کیا کہ ملعون ہے جو کوئی جماع کرے اپنی عورت سے اس کے مقعد میں، لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے حارث بن مخلد مجہول ہے اور احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حائضہ عورت سے یا کسی عورت کے دبر میں جماع کرے یا نجومی کی بات سچ جانے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا، اس کی سند میں ابوتمیمہ ہے۔ اور احمد، ترمذی اور نسائی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا مت جماع کرو عورتوں سے ان کی دبر میں اس کے راوی ثقہ ہیں اور احمد اور نسائی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے دبر میں جماع کرنا لواطت صغریٰ ہے اور اس باب میں کئی احادیث ہیں جو ایک دوسری کو قوی کرتی ہیں اور ائمہ اربعہ اور تمام علماء حدیث نے اس کی حرمت پر اتفاق کیا ہے امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ مفعول بہ اگر صغیر یا مجنون ہو یا اس پر زبردستی کی جائے، تو اس پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

٣٥٨٦- (٣٢) وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ ((مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ ((مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ)) وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٦٥ والترمذی الحدیث رقم ١٤٥٥)

انہی (ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص چارپائے سے بدفعلی کرے اس پر حد ❶ نہیں۔'' (ترمذی، ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے سفیان ثوری کی سند سے کہ انہوں نے کہا یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور پہلی حدیث یہ ہے کہ: ''جو بدفعلی کرے چارپائے سے تو اس کو مار ڈالو'' اور اہل علم کے نزدیک عمل اس پر ہے ❷)۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ ایسا بڑا جرم ہے کہ اس کی دنیا میں کوئی سزا مقرر نہیں ہے آخرت میں اس کی سزا ملے گی۔

❷ یعنی اس پر حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔

٣٥٨٧- (٣٣) وَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَ الْبَعِيْدِ وَ لَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٥٤٠ واحمد فى المسند ٥/ ٣٣٠)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی حدود قریبی اور دور والوں پر قائم کرو اور نہ پکڑے تم کو اللہ تعالیٰ کے حکم جاری کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

٣٥٨٨- (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِاللّٰهِ۔)) (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٥٣٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کا جاری کرنا' اللہ تعالیٰ کے شہروں میں چالیس روز کی بارش برسنے سے ❶ بہتر ہے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن شاہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جیسے پانی برسنے سے ملک کی آبادی ہوتی ہے' رعایا کی زندگی ایسی ہی حدود قائم کرنے سے ہوتی ہے' مجرموں کو سزا دینے سے لوگوں کی جان مال محفوظ رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو راحت ہوتی ہے۔

٣٥٨٩- (٣٥) وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ (النسائى الحديث رقم ٤٩٠٥)

نسائی نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ
چور کے ہاتھ کاٹنے کا بیان
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٥٩٠- (١) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تُقْطَعُ يَدُالسَّارِقِ اِلَّا بِرُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔)) (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٦٧٨٩ ومسلم الحديث رقم (٢- ١٦٨٤) وابوداوٗد الحديث رقم ٤٣٨٣ والترمذى الحديث رقم ١٤٤٥ والنسائى الحديث رقم ٤٩٢٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٨٥ واحمد فى المسند ٦/ ١٠٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار پر یا اس سے زیادہ چرانے پر۔'' (بخاری' مسلم)

۳۵۹۱- (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَسَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٩٨ ومسلم الحدیث رقم (٦۔ ١٦٨٦) وابوداوٗد الحدیث رقم ٤٣٨٥ والترمذی الحدیث رقم ١٤٠٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٨٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین درہم مالیت کی ڈھال ❶ چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہ قیمت اس کی تین درہم تھی' جمہور علمائے سلف اور خلف اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ چوری کا نصاب ربع دینار یعنی تین درہم ہیں ان احادیث کی رو سے احناف نے صحیح احادیث کو چھوڑ کر ضعیف اور متروک روایات کو لے کر یہ اختیار کیا ہے کہ چوری کا نصاب دس درہم ہیں۔

۳۵۹۲- (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَ يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٩٩ ومسلم الحدیث رقم ٧-١٦٨٧ والنسائی الحدیث رقم ٤٨٧٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٨٣ واحمد فی المسند ٢/ ٢٥٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر کہ جو انڈہ چراتا ❶ ہے تو کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا اور چراتا ہے رسی تو کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وہ رسی مراد ہے جس کی قیمت کئی دراہم ہوں جیسے جہاز کی رسی جو بہت قیمتی ہوتی ہے۔ انڈے کا مطلب ہے کہ وہ انڈے سے چوری شروع کرتا ہے اور قیمتی چیزوں تک پہنچ جاتا ہے جب وہ قیمتی چیز چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے یعنی انڈے سے اس نے چوری کا کام شروع کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۳۵۹۳- (٤) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔)) (رواه مالك و الترمذی و ابوداوٗد والنسائی و الدارمی و ابن ماجة) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٤٣٨٨ والترمذی الحدیث رقم (٩ ١٤٤ والنسائی الحدیث رقم ٤٩٦٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٩٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٠٤ والموطا الحدیث رقم ٣٢ من

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میوہ اور کھجور سفید گابھے کے چرانے پر ہاتھ کاٹنا ❶ نہیں آتا۔ (مالک' ترمذی' ابوداوٗد' نسائی' دارمی' ابن ماجہ)

کتاب الحدود فی المسند ۳/ ٤٦٣)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول ہے کہ کھجور، میوہ اور ترکاریوں کی چوری میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر یہ چیزیں محفوظ اور محرز ہوں جیسے باغ یا مکان میں ہوں اور باغ کی چار دیواری ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا، اس مطلب کو عمرو بن شعیب اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن کی احادیث جو آگے آ رہی ہیں وہ واضح کرتی ہیں اور حرز یہ ہے کہ مال محفوظ ہو، تو گھاس کی گٹھری حرز ہے گھاس کا اور اصطبل حرز ہے جانوروں کا اور تھان بھی حرز ہے بکریوں کا اور کھلیان حرز ہے غلہ کا۔

٣٥٩٤- (٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ ((مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ۔)) (رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحديث رقم ١١٧١٠ والترمذی الحديث رقم ١٢٨٩ والنسائی الحديث رقم ٤٩٥٧ واحمد فی المسند ٢/ ٢٠٧)

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ سے درختوں پر لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''جو شخص کہ اس میں سے کچھ چرائے اس کے بعد کہ پہنچی وہ خرمن میں، اور وہ پہنچی ڈھال کی قیمت کو، تو اس کے ذمہ پر ہے ہاتھ کاٹنا۔ (ابوداؤد، نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٣٥٩٥- (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَيْنِ الْمَكِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَ لَا فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ وَ الْجَرِيْنُ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ۔)) (رواه مالك) (الموطا الحديث رقم ٢٢ من كتاب الحدود)

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین مکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''درختوں پر لگے ہوئے پھلوں، پہاڑ کے دامن میں چرنے والے جانوروں ❶ کے متعلق ہاتھ کاٹنا نہیں آتا، پس جس وقت کہ ٹھکانا دے جانور کو تھان ❷ اور جگہ دے میوے کو خرمن تب ہاتھ کاٹنا ہے اس قدر میں کہ پہنچے قیمت ❸ ڈھال کو۔ (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے، مرسل یا معضل۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ بیچ جانور چرنے والے پہاڑ کے یعنی جن کا کوئی محافظ نہ ہو۔ ❷ یعنی جانوروں کے بندھنے کی جگہ۔
❸ یعنی تین درہم ہو یا تین درہم سے زیادہ ہو اور فصل اول کی دوسری حدیث میں گذر چکا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جس کی قیمت تین درہم تھی چوری کے باب میں یہ حدیث گذشتہ تمام احادیث سے زیادہ صحیح ہے اور اسی سے اخذ کیا ہے علماء محققین نے کہ چوری کا نصاب تین درہم ہیں۔

٣٥٩٦- (٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوٹنے والے پر ہاتھ کاٹنا نہیں اور جو شخص مشہور لوٹ ❶

انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔)) (رواه ابوداوٗد) ڈالے تو وہ ہم میں ❷ سے نہیں‘‘۔(ابوداوٗد)

(ابوداوٗد الحديث رقم ٤٣٩١ واحمد فی المسند ٣/ ٣٨٠)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آشکارا کہ جس کو لوگ دیکھتے ہوں۔ ❷ یعنی ہمارے طریقہ پر؟ لوٹنے والے کا ہاتھ کاٹنا اس لیے نہیں آتا کہ اس پر چور کا اطلاق نہیں ہوتا اور چور تو وہ ہے جو خفیہ طور پر کوئی چیز چرائے۔

٣٥٩٧- (٨) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَ لَا مُنْتَهِبٍ وَ لَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارَمِيُّ) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٣٩٣ والترمذی الحديث رقم ١٤٤٨ والنسائی الحديث رقم ٤٩٧٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٩١ والدارمی الحديث رقم ٢٣١٠ واحمد فی المسند ٣/ ٣٨)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’خائن لوٹنے والے اور نہ اچکنے والے کا ہاتھ ❶ کاٹنا نہیں ہے۔‘‘ (ترمذی‘ نسائی‘ ابن ماجہ‘ دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہاتھ کاٹنا بلکہ ایسے لوگوں کو کوئی دوسری سزا دیں گے اور جیب کترے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے کیونکہ چور کی تعریف اس پر صادق آتی ہے۔

٣٥٩٨- (٩) وَ رَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَآءَهٗ فَجَآءَ سَارِقٌ وَاَخَذَ رِدَآءَهٗ فَاَخَذَهٗ صَفْوَانُ فَجَآءَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فَقَالَ صَفْوَانُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ))۔ (الموطا الحديث رقم ٢٨ من كتاب الحدود)

(صاحب مصابیح نے) شرح السنہ میں روایت کی کہ سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو مسجد میں سر کے نیچے اپنی چادر رکھ کر سو گئے‘ پس ایک چور آیا اور اس نے ان کی چادر چرائی‘ تو سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ اس کو پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے‘ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا ❶ تو سیدنا صفوان نے کہا کہ میرا ارادہ یہ نہیں (لہٰذا) وہ چادر اس پر صدقہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تو نے اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ معاف کیا۔‘‘ (موطا امام مالک)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ اگر مسجد یا صحرا میں مال کا کوئی محافظ ہو تو وہ محرز ہے‘ اس کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جائے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مقدمہ عدالت میں چلا جائے تو پھر سفارش درست نہیں اور اکثر اہل علم اسی طرف گئے ہیں کہ ہاتھ کاٹنے کیلئے حرز شرط ہے‘ یعنی مال کا محفوظ ہونا ضروری ہے اور احمد‘ اسحاق اور علماء حدیث میں سے ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ حرز شرط نہیں ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ نے الدرر البہیہ میں حرز کو شرط رکھا ہے اور آپ نے چور کا ہاتھ کاٹا جس نے عورتوں کے سائبان میں سے (مسجد میں سے) ایک ٹوپی چرائی اس کی قیمت تین درہم تھی' اس کو نسائی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ (روضہ وغیرہ)

۳۵۹۹- (۱۰) وَرَوٰی نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ۔ (ابن ماجه الحديث رقم ۲۵۹۵ واحمد في المسند ۳/ ۴۰۱ راجع الحديث السابق)

اسی طرح کی ایک روایت ابن ماجہ نے عبداللہ بن صفوان سے جسے اس نے اپنے باپ سے نقل کیا' روایت کی ہے۔

۳۶۰۰- (۱۱) وَ الدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (الدارمي الحديث رقم ۲۲۹۹ والنسائي الحديث رقم ۴۸۸۲)

اور دارمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۶۰۱- (۱۲) وَ عَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِیْ فِی الْغَزْوِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ الدَّارِمِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا ((فِی السَّفَرِ)) بَدْلَ ((الْغَزْوِ))۔ (ابوداود الحديث رقم ۴۴۰۸ والترمذي الحديث رقم ۱۴۵۰ والنسائي الحديث رقم ۴۹۷۹ والدارمي الحديث رقم ۲۴۹۲)

سیدنا بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "غزوہ میں ہاتھ نہ کاٹے ❶ جائیں۔" (ترمذی' دارمی' ابوداؤد' نسائی) مگر ابوداؤد اور نسائی نے کہا "سفر میں ❷ بدلے غزوہ کے۔"

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ کاٹے جائیں ہاتھ غزوہ میں کیونکہ احتمال ہے کہ چور مرتد ہو کر کافروں سے نہ مل جائے۔

❷ امام طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ مطلق سفر سفرِ جہاد پر محمول ہے۔

۳۶۰۲- (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی السَّارِقِ ((اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ۔)) (رواه فی شرح السنة)

سیدنا ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کے بارہ میں فرمایا کہ: "اگر چوری کرے تو اس کا ہاتھ ❶ کاٹو پھر اگر وہ چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹو ❷ پھر اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ ❸ کاٹو پھر اگر وہ چوری کرے تو اس کا پاؤں ❹ کاٹو۔" (روایت کیا یہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دایاں۔ ❷ یعنی بایاں۔ ❸ یعنی بایاں۔ ❹ یعنی دایاں۔ امام مالک' امام شافعی' امام احمد رحمہ اللہ اور اکثر علماء کا مذہب یہی ہے کہ چور کا پہلی چوری میں دایاں ہاتھ پھر دوسری میں بایاں پاؤں پھر تیسری میں بایاں ہاتھ' پھر چوتھی چوری میں دایاں پاؤں کاٹیں گے' مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تیسری بار سے ہاتھ پاؤں کاٹنا تو موقوف ہو جائے گا مگر اور کوئی سزا دیں گے اور یہ حدیث

حجت ہے ان پر۔امام مالک رحمہ اللہ نے کہا اگر ایک شخص نے کئی بار چوری کی' اس کے بعد گرفتار ہوا تو سب چوریوں کا اس سے حساب لیا جائے گا جب کہ آپ کا ہاتھ نہ کٹا ہو اور جب ہاتھ کٹنے کے بعد چوری کی تین درہم کے موافق تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے گا۔

٣٦٠٣-(١٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِقْطَعُوْهُ)) فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اِقْطَعُوْهُ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ ((اقْطَعُوْهُ)) فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ ((اقْطَعُوْهُ)) فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ ((اقْتُلُوْهُ)) فَانْطَلَقْنَا بِهٖ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٤١٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے فرمایا: ''اس کا ہاتھ کاٹو'' پس کاٹا گیا ہاتھ' پھر وہی چور دوسری مرتبہ آپ کے پاس (چوری کرنے کے) لایا گیا' تو آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹو' (اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا) پھر وہی چور تیسری مرتبہ لایا گیا' تو آپ نے فرمایا کاٹو ❶ پس کاٹا گیا' پھر لایا گیا وہ چوتھی بار تو آپ نے فرمایا: کاٹو پھر کاٹا گیا' پھر لایا گیا پانچویں بار تو آپ نے فرمایا: مار ڈالو اس کو پس لے گئے ہم اس کو اور مار ڈالا ❷ پھر ہم نے اس کو گھسیٹ کر کنویں میں ڈال دیا اور ہم نے اس پر پتھر پھینکے۔'' (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس کے ایک پاؤں کے کاٹنے کا حکم دیا ہوگا کیونکہ اس سے پہلے تو اس کے دونوں ہاتھ کٹ چکے تھے' تو تیسری اور چوتھی مرتبہ میں پیر کے کاٹنے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

❷ امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور چور اگر پانچویں مرتبہ چوری کرے تو اس کو قتل نہ کیا جائے۔ بعض نے کہا وہ چوری کو حلال جانتا تھا اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کروایا۔

٣٦٠٤-(١٥) وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِيْ قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ۔))

نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں چور کے کاٹنے کے بارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ ''کاٹو تم ہاتھ اس کا پھر تل دو ❶ اس کو۔''

حکم الحدیث: یہ روایت مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تاکہ خون بند ہو جائے اور زخم پھیل نہ جائے' مرہم پٹی وغیرہ کر دی جائے۔ (روضہ)

٣٦٠٥-(١٦) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهٖ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد والنسائی و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٤١١ والترمذی الحدیث رقم ١٤٤٧ والنسائی الحدیث رقم ٤٩٨٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٨٧

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا پس کاٹا گیا ہاتھ اس کا' پھر آپ نے حکم فرمایا اس کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکایا جائے ❶ تو اس کی گردن میں لٹکایا گیا۔ (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

واحمد فی المسند ٦/ ١٩٠)

حکم الحدیث: یہ روایت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غرض یہ ہے کہ دوسرے لوگ دیکھیں اور چور کی شہرت ہو اور پہچانیں گے کہ اس کا ہاتھ ظلم سے نہیں بلکہ چوری کی وجہ سے کاٹا گیا ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے لیکن اس کی اسناد میں حجاج بن ارطاۃ ہے' نسائی نے کہا اس کی روایت سے حجت نہ لی جائے گی (روضہ)

٣٦٠٦- (١٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوْكُ فَبِعْهُ وَلَوْبِنَشٍّ۔)) (رواه ابوداؤد والنسائي و ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٤١٢ والنسائي الحديث ٤٩٨٠ وابن ماجه في ٢/ ٨٦٤ الحديث رقم ٢٥٨٩ واحمد في المسند ٢/ ٣٣٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ غلام چوری کرے تو اس کو فروخت کر دو اگرچہ بدلے ❶ نش کے ہو'' (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آدھے اوقیہ کے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو نش بیس درہم کا ہوا اور یہ اس لیے کہ چوری کی عادت بری ہے اور یہ بہت بڑا عیب ہے تو جس قدر بھی قیمت ملے تو اس کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ علماء کا اتفاق ہے اس پر کہ غلام اور لونڈی جب چوری کریں تو ان کا بھی ہاتھ کاٹا جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٦٠٧- (١٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهٗ فَقَالُوْا مَاكُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهٖ هٰذَا قَالَ ((لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا۔)) (رواه النسائي) (النسائي الحديث رقم ٤٨٩٦ واحمد في المسند ٦/ ٤١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا تو آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہ تھے ہم گمان کرتے آپ کو کہ حکم فرمائیں گے اس چور کے لیے ہاتھ کاٹنے کا' آپ نے فرمایا: ''اگر ہوتی فاطمہ البتہ کاٹتا میں ❶ ہاتھ اس کا۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو ناواقف کہتے ہیں ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن جگر گوشہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یعنی حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں درست ہے' سو یہ بات غلط ہے' اس لیے کہ حکم شرع سب کے لیے برابر ہے' شریف اور رذیل کا اس میں کچھ فرق نہیں۔

٣٦٠٨- (١٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهٗ فَقَالَ اِقْطَعْ يَدَهٗ فَاِنَّهٗ سَرَقَ مِرْاٰةَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا غلام لایا اور کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹیے اس لئے کہ

امْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ اَخَذَ مَتَاعَكُمْ۔ (رواه مالك) (الموطا الحديث رقم ٣٣ من كتاب الحدود)

اس نے میری بیوی کا آئینہ چرایا ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں ❶ ہاتھ کاٹنا اس پر' یہ تمہارا خدمت گذار ہے' اس نے تمہاری چیز لی ہے۔ (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے مگر امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک خاوند کا غلام اگر اس کی جورو کا مال چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

٣٦٠٩- (٢٠) وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا اَبَاذَرٍّ)) قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ ((كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ)) يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ ((عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ)) قَالَ حَمَّادُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِاَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٤٤٠٩)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوذر! کہا میں نے حاضر ہوں اے اللہ کے رسول! اور فرمانبردار ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کرے گا تو جب کہ پہنچے گی لوگوں کو موت ❶ ہوگا ❷ گھر اس وقت میں بدلے خادم کے'' یعنی قبر' کہا میں نے اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''لازم ہے تجھ پر صبر کرنا'' کہا حماد بن ابوسلیمان نے کہ کاٹا جائے ہاتھ کفن چور کا اس لیے کہ وہ میت پر اس کے گھر میں داخل ❸ ہوا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وبا' یعنی بھاگے گا تو موت سے یا صبر کرے گا۔ ❷ ہوگا گھر۔ یعنی قبر اس وقت میں بدلے خادم کے یعنی اتنی کثرت سے موت ہوگی کہ اس وقت قبر کی جگہ خریدی جائے گی غلام کی قیمت میں اور غرض حماد کی اس حدیث کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو گھر کہا تو قبر حرز ہوتا ہے' جیسے گھر سے چرانے میں ہاتھ کاٹنا ہے اس طرح قبر سے کفن چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔
❸ میت پر اس کے گھر میں داخل ہوا حماد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کو گھر کہنے سے کفن چور کے ہاتھ کاٹنے پر دلیل لی ہے اور یہی مذہب ہے ائمہ ثلثہ ابویوسف کا بخلاف امام ابوحنیفہ اور محمد کے کہ ان کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

حدود کے مقدمہ میں سفارش کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٦١٠- (١) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَانُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قبیلہ مخزوم کی عورت کے واقعہ نے قریش کو فکر میں ڈالا کہ اس نے چوری کی تھی انہوں نے آپس میں مشورہ کیا (اس مشورہ سے یہ بات سامنے آئی) کہ اسامہ بن زید کے علاوہ کوئی اور شخص رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ ((اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اِنَّمَا كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا))۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَ تَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَاَتَى اَهْلُهَا اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ۔

(البخاری الحدیث رقم ٣٤٧٥ ومسلم الحدیث رقم (٨۔ ١٦٨٨) والترمذی الحدیث رقم ١٤٣٠ والنسائی الحدیث رقم ٤٨٩٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٤٥٤٧ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٠٢) ذكر فی التعلیق الصبیح ان هذا الكتاب خال عن الفصل الثانی وعنون له بالفصل الثالث)

اللہ ﷺ سے بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا' کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے پیارے ہیں تو اسامہ نے آپ سے بات کی' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتا ہے پھر کھڑے ہوئے نبی ﷺ اور خطبہ پڑھا: ''پھر فرمایا نہیں ہلاک کیا ان لوگوں کو کہ جو تم سے پہلے تھے مگر اس بات نے کہ وہ تھے جس وقت چراتا ان میں سے کوئی شریف تو چھوڑ دیتے اس کو اور جب چراتا ان میں سے کوئی غریب تو جاری کرتے اس پر حد اور قسم ہے اللہ کی' اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو البتہ ❶ کاٹتا میں ہاتھ اس کا۔'' (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ایک مخزومیہ عورت تھی جو لوگوں کی چیزیں عاریتاً لیتی اور پھر منکر ❷ ہو جاتی تھی تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا' تو اس عورت کے لوگ اسامہ کے پاس آئے اور انہوں نے اس بارہ میں اسامہ سے بات کی پھر اسامہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے بارہ میں بات کی۔ پھر ذکر کی مسلم نے حدیث مانند اس کی کہ گذری۔

فوائد الحدیث: ❶ البتہ کاٹوں میں ہاتھ اس کا' یہ حدیث بھی عقل مندوں کے نزدیک نبی ﷺ کی نبوت کی کھلی دلیل ہے اتنا عدل اور انصاف اور ایسی خالص اللہ پرستی اور راستبازی ایسی ناتربیت یافتہ قوم میں جیسے اس زمانہ میں عرب تھے بغیر اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور امداد کے سمجھ میں نہیں آتی۔ ❷ یعنی یہ بھی اس کی عادت تھی نہ یہ کہ ہاتھ اس جرم میں کٹا کیونکہ لے کر مکر جانا چوری نہیں ہے بلکہ خیانت ہے۔ اکثر ائمہ کا یہی قول ہے اور امام احمد اور امام اسحاق رحمہما اللہ کے نزدیک اس میں بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٦١١- (٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَ مَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَ هُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَنْزِعَ وَ مَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَالَيْسَ فِيْهِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہو ❶ تو اس نے اللہ تعالیٰ سے مخالفت ❷ کی اور جو شخص کسی باطل ❸ میں جھگڑا کرے جبکہ وہ جانتا ہو کہ یہ باطل ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے

اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ) وَ فِي رِوَايَةٍ لِّلْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ ((مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ۔))

(ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٩٧ واخرجه ابن ماجه الحديث رقم ٢٣٢٠ واحمد في المسند ٢/ ٧٠ والبيهقي في الشعب الحديث رقم ٧٦٧٦)

غضب میں ہمیشہ رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے باز آئے اور جس کسی مومن کے متعلق ایسی بات کی جو اس میں نہیں ❹ تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے پیپ اور خون میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس چیز ❺ سے نکلے جو اس نے کہی۔'' (احمد' ابوداؤد) اور بیہقی کی روایت شعب الایمان میں یہ بھی ہے کہ: ''جو شخص کسی کی ایسے جھگڑے پر مدد کرے جس کے بارہ میں اسے علم ہی نہیں کہ یہ حق ہے یا باطل' تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کام سے باز آئے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حد کو ختم کرنے کی سفارش کرے۔ ❷ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی اس لیے کہ اس کا کام تو حدود کو قائم کرنا ہے۔ ❸ ناحق کام میں۔ ❹ نہیں اس میں۔ یعنی عیب اور نقصان اس کا بیان کیا۔ ❺ یعنی مرنے سے پہلے توبہ کرے دبا بر آئے اس کے ساتھ پورا ہو چکنے عذاب کے کہ مستحق اس کا ہوا ہے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جب مقدمہ عدالت میں چلا جائے تو پھر سفارش درست نہیں' امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا میں اس پر باب باندھا کہ جب چور حاکم تک پہنچ جائے تو پھر اس کی سفارش قبول نہیں' پھر اس میں سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث کو بیان کیا' پھر ایک حدیث بیان کی ربیع بن ابی عبدالرحمٰن سے کہ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو چور پکڑ کر حاکم کے پاس لیے جا رہا تھا' سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اس چور کی سفارش کی وہ شخص بولا کہ کبھی نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ حاکم کے پاس نہ لے جاؤں' سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہا جب تو حاکم کے پاس لے جائے گا تو پھر سفارش کرنے والے پر اور سفارش ماننے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

٣٦١٢- (٣) وَعَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ)) قَالَ بَلٰى فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ فَاَمَرَبِهٖ فَقُطِعَ فَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَ تُبْ اِلَيْهِ)) فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا))۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ هٰكَذَا وَ جَدْتُ فِيْ

سیدنا ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے واضح طور پر چوری کا اقرار کیا لیکن اس سے کوئی چیز نہ ملی ❶ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا میرا خیال ہے تم نے چوری نہیں کی اس نے کہا میں نے چوری کی ہے' آپ نے یہ الفاظ دو یا تین مرتبہ دہرائے اور وہ شخص ہر مرتبہ اقرار کرتا رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے (ہاتھ) کاٹنے کا حکم فرمایا' اس کا ہاتھ کاٹ کر چور کو آپ کے پاس لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا ''اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کر اور اس کی طرف رجوع کر'' پس چور نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں ❷ اور اس کی طرف رجوع کرتا

الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِیْ اُمَيَّةَ) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٣٨٠ والنسائی الحدیث رقم ٤٨٧٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٩٧ واحمد فی المسند ٥/ ٢٩٣)

ہوں پس رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: ''یا الٰہی اس کی توبہ قبول کر۔'' (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی) میں نے اصول اربعہ اور جامع الاصول میں اور شعب الایمان میں اور معالم السنن میں ابی امیہ سے پایا ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کی رو سے اہل حدیث نے کہا کہ جس چور کے پاس چوری کا مال نہ ہو لیکن وہ چوری کا اقرار کرے تو حاکم کو اسی طرح سے اس کی تلقین کرنا مستحب ہے' کہ تو نے چوری نہ کی ہوگی' چور کا ایک بار اقرار کرنا کافی ہے اور اس چور کو جو آپ نے دو یا تین بار پوچھا تھا تو یہ زیادہ مضبوطی کے لیے پوچھا اور آپ نے ڈھال کے چور' صفوان کی چادر کے چور کا ہاتھ کٹوایا اور یہ منقول نہیں ہوا کہ آپ نے دو بار اقرار کرنے کا ان کو حکم کیا ہو۔ (روضہ) ❷ یعنی اس گناہ کی اور ابن ماجہ نے روایت کیا عبدالرحمٰن بن شعبہ سے اس نے اپنے باپ سے کہ عمرو بن سمرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے فلاں لوگوں کا اونٹ چرایا ہے تو مجھے ہاتھ کاٹ کر پاک کر دیجیے' سبحان اللہ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان آپ ﷺ نے ان لوگوں کے پاس کسی کو بھیجا انہوں نے کہا بیشک ہمارا ایک اونٹ گم ہو گیا ہے تب آپ نے حکم دیا اور سیدنا عمرو بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کاٹا گیا سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس وقت دیکھ رہا تھا جب اس کا ہاتھ کٹ کر گرا تو وہ کہتا تھا شکر ہے اللہ سبحانہ کا جس نے مجھے پاک کیا تجھ سے تو چاہتا تھا کہ میرا سارا بدن دوزخ میں جل جائے' سبحان اللہ! صحابہ رضی اللہ عنہم کے' چور جیسے وہ استغفار کرنے والا اور یہ عمرو اور زانی جیسے ماعز اسلمی اور زانیہ جیسے غامدیہ آج کے بزرگوں' پیر اور مرشدوں سے قوت ایمان میں بڑھ کر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا گناہ معاف کر دیا اور ان کو توبہ اور استغفار کی وجہ سے بڑے بڑے درجات ملیں گے یا اللہ بخش دے ہم کو اور ہمارے ماں باپ کو اور تمام مسلم اور مومنین و مومنات کو آمین۔

٣٦١٣ - (٤) وَ فِیْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدْلَ الْهَمْزَةِ وَ الْيَاءِ۔ (مسلم الحدیث رقم ٣٧۔ ١٧٠٦)

اور مصابیح کے نسخوں میں عن ابو رمثہ ہے راء مکسورہ کے ساتھ اور ثاء تین نقطہ والی کے بدلے ہمزہ اور یاء کے۔

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

شراب کی حد کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٦١٤ - (١) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَ النِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٧٣ ومسلم الحدیث رقم (٣٦۔ ١٧٠٦) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٧٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٧٠

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب پینے کی حد میں کھجور کی ڈالیوں اور جوتوں کے ساتھ مارا اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔ (بخاری' مسلم)

واحمد فی المسند ۳/ ۱۷٦)

۳٦۱۵- (۲) وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَ الْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ۔ (مسلم الحدیث رقم (۳۷۔ ۱۷۰٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراب کی حد میں جوتوں اور کھجور کی شاخوں سے چالیس (مرتبہ) مارتے تھے۔

۳٦۱٦- (۳) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَیْهِ بِاَیْدِیْنَا وَ نِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی كَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦۷۷۹)

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور ابتدا خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں شراب پینے والا لایا جاتا تو ہم اس کو اپنے ہاتھوں، اپنے جوتوں اور اپنی چادروں سے مارتے حتی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری دور آ گیا، تو آپ چالیس کوڑے مارتے تھے اور پھر جب لوگ شراب پینے میں حد سے بڑھ گئے اور حد اعتدال سے نکل گئے (تو پھر) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے مارے۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ شرابی کی کوئی حد معین نہیں، امام کو اختیار ہے خواہ چالیس کوڑے مارے یا کم یا زیادہ خواہ جوتوں سے مارے اور بخاری، مسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا میں جس پر کوئی حد قائم کروں پھر وہ مر جائے تو میں اس کی دیت نہ دوں گا (کس لیے کہ حد بحکم شرع ہے) مگر شراب پینے والے پر اگر میں حد قائم کروں اور وہ مر جائے تو دیت دوں گا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی حد مقرر نہیں کی، بلکہ ہم لوگوں نے اس کی حد مقرر کی اور یہ حدیث بخاری و مسلم فصل ثالث میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳٦۱۷- (٤) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ)) قَالَ ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهٗ وَلَمْ یَقْتُلْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) (الترمذی الحدیث رقم ۱٤٤٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص شراب پیئے تو اس کو درے مارو، پس اگر دوبارہ پیئے چوتھی بار، تو ❶ قتل کرو اس کو، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس واقعہ کے بعد ایک شخص کو کہ اس نے چوتھی بار شراب پی تھی، پس مارا آپ نے اس کو اور اس کو قتل نہ کیا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث باتفاق ائمہ اربعہ اور اہل حدیث منسوخ ہے اور ناسخ اس کی یہی حدیث ہے کہ اس حدیث کے فرمانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چوتھی بار شراب پینے والا لایا گیا تو آپ نے اس کو مارا لیکن قتل نہیں کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے

اور ابوداؤد اور ترمذی نے سیدنا قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ (روضہ)

٣٦١٨- (٥) وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٤٨٥)

ابوداؤد نے سیدنا قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٦١٩- (٦) وَ فِيْ اُخْرٰى لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَ ابْنِ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيِّ عَنْ نَّفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ بْنُ عُمَرَ وَ مُعَاوِيَةُ وَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَ الشَّرِيْدُ اِلٰى قَوْلِهٖ ((فَاقْتُلُوْهُ))۔ (ابوداؤد الحديث ٤٨٢/٤٤٨٤ والترمذى الحديث ١٤٤٤ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٧٣ والدارمى الحديث رقم ٢٣١٣)

اور نیچ روایت نسائی' ابن ماجہ' دارمی اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان میں سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا شرید رضی اللہ عنہ ہیں قول ان کے "فاقتلوہ" تک۔

٣٦٢٠- (٧) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ ((اضْرِبُوْهُ)) فَمِنْهُمْ مَّنْ ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَاءِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِيْتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِّنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وَجْهِهٖ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٤٨٩ واحمد فى المسند ٤/ ٨٨)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت کہ ایک شخص آپ کے پاس لایا گیا کہ اس نے شراب پی تھی' پس آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ "مارو اس کو" پس ان میں سے بعض نے اس کو جوتوں کے ساتھ' بعض نے لکڑی اور بعض نے کھجور کی ٹہنیوں سے مارا' ابن وہب نے کہا' عبدالرحمٰن میتخہ سے کھجور کی ہری شاخ مراد لیتے تھے پھر ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی لی اور پھینکا اس کو اس کے چہرے پر۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر لی' مٹی پھینکی اس کی حقارت کے لیے کہ وہ ایسے فعل بد کا مرتکب ہوا۔

٣٦٢١- (٨) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ ((اضْرِبُوْهُ)) فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَ الضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ وَ الضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ثُمَّ قَالَ ((بَكِّتُوْهُ)) فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَاخَشِيْتَ اللّٰهِ وَ مَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا کہ جس نے شراب پی رکھی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مارو اس کو" پس بعض ہم میں سے اس کو اپنے ہاتھ سے اور بعض کپڑے سے اور بعض اپنے جوتے سے مارتے تھے' پھر فرمایا: "تنبیہ کرو اس کو" تو متوجہ ہوئے لوگ اس پر اور کہنے لگے نہ ڈرا تو اللہ تعالیٰ سے اور نہ ڈرا تو اللہ

فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ ((لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَ لٰكِنْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ))۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٤٧٧)

تعالیٰ کے عذاب سے اور نہ حیا کی تو نے رسول اللہ ﷺ سے پھر کہا بعض لوگوں نے کہ رسوا کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ تو آپ نے فرمایا: ''تم اس طرح نہ کہو نہ مدد دو ❶ اس پر شیطان کو' لیکن کہو یا الٰہی! بخش تو اس کو اور رحم کر اس پر۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب کوئی گناہ گار اپنے گناہ کی سزا پا چکے تو اس کو برا نہ کہو' اس لیے کہ مسلمان کی رسوائی پر شیطان خوش ہوتا ہے تو گویا تم نے شیطان کی مدد کی' بلکہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ تیری توبہ قبول کرے تجھ پر مہربانی کرے۔ اس حدیث سے اور اس سے پہلی حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ شراب کی کوئی حد معین نہیں' امام کو اختیار ہے خواہ چالیس کوڑے مارے یا کم یا زیادہ اور خواہ جوتوں سے مارے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ نے اس کو چھڑی سے مارا چالیس کے قریب' راوی نے کہا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا اور جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا تو انہوں نے لوگوں کی رائے لی' سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا تمام حدود میں (جو قرآن میں وارد ہیں) ہلکی حد قذف کی ہے' اس کی سزا (۸۰) کوڑے ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شراب میں بھی اسی (۸۰) کوڑے مارنے کا حکم دیا اور امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نعمان آپ کے پاس لائے گئے: آپ ﷺ نے فرمایا جو لوگ گھر میں تھے کہ مارو اس کو' تو میں نے بھی اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔

٣٦٢٢- (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهٗ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ ((اَفَعَلَهَا)) وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٤٧٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی شراب پی کر مست ہوا' پھر ملاقات کیا گیا اس حال میں کہ راستہ میں جھومتا ہوا چل رہا تھا تو اس کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف لایا جا رہا تھا' پس جب وہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے برابر پہنچا تو لوگوں سے خود کو چھڑا کر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے جا چمٹا' پس ذکر کی گئی یہ بات نبی ﷺ کے پاس' پس آپ ہنسے اور فرمایا: ''کیا اس شخص نے یہ کیا؟'' اور نبی ﷺ نے اس کے حق میں کوئی اور حکم نہ فرمایا۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ حکم فرمایا اس لیے کہ آپ کو اس کے شراب پینے کا کامل یقین نہ ہوا کیونکہ نہ اس نے خود اقرار کیا اور نہ ہی کسی نے اس کو پیتے ہوئے دیکھا بلکہ صرف اس کے جھومنے سے سمجھا کہ شاید یہ متوالا ہے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

٣٦٢٣- (١٠) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدِ نِ النَّخْعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ مَا كُنْتُ لِاُقِيْمَ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتُ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا

عمیر بن سعید نخعی سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں کسی پر حد جاری کروں ❶ پھر وہ مر جائے' تو اس کے مرنے کا مجھے کوئی افسوس

صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَ دَيْتُهُ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث ٦٧٧٨ ومسلم الحديث رقم ٧٣٩٠ـ ١٧٠)

نہیں ❷ مگر شراب پینے والا پس اگر وہ مر جائے تو میں اس کی دیت بھروں گا اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حد مقرر نہیں کی۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قذف یا زنا وغیرہ کی۔ ❷ یعنی میں اس کی دیت نہ دوں گا کیونکہ یہ حد بحکم شرع ہے۔

٣٦٢٤ - (١١) وَعَنْ ثَوْرِبْنِ زَيْدِنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اِسْتَشَارَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَإِنَّهُ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَ اِذَا سَكِرَ هَذٰى وَ اِذَا هَذٰى افْتَرٰى فَجَلَدَ عُمَرُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ۔ (رواه مالك) (الموطا الحديث رقم ٢ من كتاب الاشربة)

سیدنا ثور بن زید دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد کی تعین ❶ کے متعلق مشورہ طلب کیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ اس کو اسی درے مارو، اس لئے کہ جب وہ پیتا ہے شراب مست ہو جاتا ہے اور جس وقت مست ہوتا ہے تو بکتا ہے اور جس وقت بکتا ہے تو بہتان ❷ لگاتا ہے، پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد کے متعلق اسی (۸۰) درے مارنے کا حکم فرمایا۔ (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ نبی ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور سیدنا حصین بن منذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جب ولید بن عقبہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے اور لوگوں نے اس پر گواہی دی (کہ اس نے شراب پی تھی) تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا اٹھو اور اپنے چچا کے بیٹے پر حد قائم کر، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے اور کہا کہ آپ نے چالیس کوڑے مارے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی (۸۰) کوڑے مارے اور سب سنت ہیں، غرض اس باب میں کئی روایات ہیں ان سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے شراب پینے کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور جیسا مناسب ہوتا ویسا ہی آپ اس پر عمل کرتے اور عبدالرحمٰن بن ازہر سے گذرا کہ آپ ﷺ نے تھوڑی مٹی لی اور شرابی کے منہ پر ڈال دی اور یہ ولید عثمان رضی اللہ عنہ کا اخیافی بھائی تھا اور ان کی خلافت میں کوفہ کا عامل تھا، اس نے لوگوں کو صبح کی نماز چار رکعات پڑھائیں اور بولا اور زیادہ کروں؟ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیشہ ہم زیادتی میں رہے جب سے تو حاکم ہوا، یہ عقبہ بن ابی معیط کا بیٹا تھا جس نے نبی ﷺ پر بچہ دان لا کر ڈال دیا تھا، جب آپ سجدہ میں تھے اور ولید نے شراب پی اور نشہ میں نماز پڑھائی آخر لوگوں کی شکایت پر معزول ہو کر مدینہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر کیا گیا۔
❷ بہتان لگاتا ہے اور بہتان کی حد اسی (۸۰) درے ہیں۔

بَابُ مَالَا يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ
جس پر حد جاری کی جائے اس کے حق میں بددعا نہ کرنے کا بیان
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٦٢٥ - (١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا اِسْمُهُ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ نامی ایک

عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.)) (رواه **البخاری**) (البخاری الحدیث رقم ۶۷۸۰)

شخص جس کا لقب حمار تھا' وہ نبی ﷺ کو ہنساتا تھا اور نبی ﷺ نے اس کو شراب پینے کی وجہ سے حد لگائی تھی وہ ایک مرتبہ پھر کسی دن لایا گیا تو آپ نے اس کو درے مارنے کا حکم فرمایا تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا' یاالٰہی! اس کو لعنت کر' کہ یہ بار بار لایا جاتا ہے پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کو لعنت ❶ نہ کرو' اللہ کی قسم ہے' میں جانتا ہوں کہ یہ شخص اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالخصوص کسی گناہ گار کو لعنت کرنا جائز نہیں ہے' اگرچہ یوں کہہ سکتے ہیں شرابیوں پر لعنت۔

۳۶۲۶- (۲) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ ((اضْرِبُوْهُ)) فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَ الضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَ الضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ ((لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ.)) (رواه **البخاری**) (البخاری الحدیث رقم ۶۷۷۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے فرمایا: ''مارو اس کو'' تو ہم میں سے بعض اپنے ہاتھ سے مارنے والے' بعض اپنے جوتوں سے مارنے والے اور بعض اپنے کپڑے سے مارنے والے تھے پس جب وہ شخص لوٹا تو بعض نے کہا کہ رسوا کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ' آپ نے فرمایا: ''اس طرح نہ کہو اس طرح سے اس پر شیطان کو نہ مدد دو۔'' (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۶۲۷- (۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مَاعِزُ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ ((اَنِكْتَهَا؟)) قَالَ نَعَمْ وَ قَالَ ((حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَ الرِّشَآءُ فِي الْبِئْرِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((هَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا)) قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ ((فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ)) قَالَ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے اپنے نفس پر چار مرتبہ گواہی دی ❶ کہ اس نے زنا کیا ہے (تو) ہر بار آپ اس سے اپنا چہرہ ❷ پھیرتے رہے (یہاں تک کہ) پانچویں مرتبہ آپ نے فرمایا ''کیا صحبت کی تو نے اس سے؟'' اس نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا: ''یہاں تک کہ غائب ہوا عضو ❸ تیرا عورت کے عضو میں ❹؟'' اس نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا: ''جیسے غائب ہو جاتی ہے سلائی سرمہ دانی اور رسی کنویں میں' اس نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا: ''کیا تو جانتا ہے کہ زنا کیا ہے؟'' اس نے کہا ہاں' میں نے اس عورت سے حرام کاری کی ہے جو کہ آدمی

نَبِیّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ یَقُوْلُ اَحَدُ هُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْکَلْبِ فَسَکَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰی مَرَّ بِجِیْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ((اَیْنَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ)) فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ((اَنْزِلَا فَکُلَا مِنْ جِیْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ)) فَقَالَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ یَّاْکُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ ((فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْکُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَکْلٍ مِنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ یَنْغَمِسُ فِیْهَا۔)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٢٦٦)

حلال طریقہ سے اپنی بیوی سے کرتا ہے آپ نے فرمایا تیرے اس کہنے سے کیا مقصد ہے؟ اس نے کہا کہ جو میں نے گناہ کیا ہے اس سے مجھے پاک کیا جائے تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا: ''پس ❺ سنگسار کیا گیا پھر نبی ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو سنا ایک ان میں سے دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ پردہ پوشی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کی تو اس کو اس کے نفس نے نہ چھوڑا یہاں تک وہ کتے کی طرح سنگسار کیا گیا' آپ یہ سن کر خاموش رہے اور کچھ نہ فرمایا' پھر چلے یہاں تک کہ گذرے ایک مرے ہوئے گدھے پر کہ وہ اپنا پاؤں اٹھائے ہوئے تھا ❻ آپ نے فرمایا کہاں ہے فلاں ❼ اور فلاں' تو دو آدمیوں نے کہا کہ ہم ہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اترو اور کھاؤ! گوشت مردار اس گدھے سے'' ان دونوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کون کھاتا ❽ ہے اس سے؟ آپ نے فرمایا: ''جو کچھ کہ آبروریزی کی تم نے اپنے بھائی کی وہ اس گدھے کے کھانے سے سخت تر ہے' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ البتہ ❾ بہشت کی نہروں میں ہے غوطے مارتا ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اقرار کیا۔ ❷ یعنی حد ساقط کرنے کے لیے۔ ❸ یعنی عضو مخصوص۔ ❹ یعنی عورت کے عضو مخصوص میں۔

❺ یہ ماعز رضی اللہ عنہ شادی شدہ تھے اور اگر کنوارا زنا کا اقرار کرے تو اس کو سو کوڑے ماریں گے اور جلاوطن کر دیں گے ایک سال تک جیسے گذرا امام مالک رحمہ اللہ نے کہا جو شخص زنا کا اقرار کرنے کے بعد اس سے منکر ہو جائے اور کہے کہ میں نے زنا نہیں کیا بلکہ فلاں کام کیا (جیسے اپنی عورت سے حالت حیض میں جماع کیا اس کو زنا سمجھا تو اس پر حد نہ پڑے گی' کیونکہ حد پڑنے کے لئے گواہ عادل ہونا چاہئیں یا اقرار جس پر وہ قائم رہے حد پڑنے تک امام مالک رحمہ اللہ نے کہا میں نے اپنے شہر کے علماء کو اس پر پایا کہ غلام اگر زنا کریں تو وہ جلاوطن نہ کئے جائیں گے۔

❻ یعنی بسبب بہت پھول جانے کے۔ ❼ یعنی ان آدمیوں کے متعلق پوچھا جنہوں نے ماعز رضی اللہ عنہ کی بسبب سنگسار ہونے کے حقارت کی تھی۔ ❽ یعنی یہ تو کھانے کے لائق نہیں ہے آپ ہمیں اس کے کھانے کا حکم کیوں دے رہے ہیں۔ ❾ سبحان اللہ یہ ماعز اور وہ عورت جو بطن غامد سے تھی اور وہ عمرو رضی اللہ عنہ جس نے خود چوری کا اقرار کیا اور ہاتھ کٹوایا اور کہا اللہ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے مجھ کو تجھ سے پاک کر دیا' اے ہاتھ تو چاہتا تھا کہ میرا سارا بدن دوزخ میں جل جائے' یہ صحابی رسول ایسے مضبوط اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے تھے کہ دنیا کے عذاب کو گوارا کیا اور آخرت کے عذاب سے بچے اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی چنانچہ کتاب الحدود کے باب الرجم میں مسلم کی روایت میں گذرا

کہ آپ ﷺ نے سیدنا ماعز رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ایک امت کو بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو جائے اور عورت کے حق میں بھی ایسا ہی فرمایا اور آپ نے ان دونوں کے جنازے پڑھے اللہ عزوجل ان سے راضی ہو۔

۳٦۲۸- (٤) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ۔)) (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (احمد فی المسند ٥/ ٢١٥)

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کوئی گناہ کرے ❶ اور اس پر اس گناہ کی حد قائم کی جائے تو وہ (حد) اس (گناہ) کا کفارہ ہے۔'' (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو موجب ہو حد کا۔

۳٦۲۹- (٥) وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عَقُوْبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثْنِيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعَقُوْبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی الحدیث رقم ٢٦٢٦ و ابن ماجه الحدیث رقم ٢٦٠٤ واحمد فی المسند ١/ ٩٩)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں کسی حد کو پہنچے اور جلد ہی اس کو سزا دے دی جائے تو ❶ اللہ تعالیٰ بہت ہی عدل والا ہے کہ وہ آخرت میں اپنے بندے کو دوبارہ سزا دے اور جو شخص کہ پہنچا حد کو اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ پوشی کی اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ کریم تر ہے اس سے کہ دوبارہ ایسی چیز میں مواخذہ کرے کہ جو معاف کیا گیا ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)
اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حد سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے محققین علماء کا یہی قول ہے لیکن بعض علماء نے کہا کہ حد سے گناہ معاف نہیں ہوتا بلکہ گناہ کی معافی کے لئے توبہ درکار ہے۔

بَابُ التَّعْزِيْرِ

تعزیر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳٦۳۰- (١) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ))۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٨٦٤٨ ومسلم الحدیث رقم

سیدنا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ❶ ''نہ مارے جائیں کوڑے دس کوڑوں سے زیادہ مگر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد میں۔'' (بخاری' مسلم)

(۴۰ ـ ۱۷۰۸) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۴۹۱

والترمذی الحدیث رقم ۱۴۶۳ وابن ماجه الحدیث رقم

۲۶۰۱ والدارمی الحدیث رقم ۲۳۱۴ واحمد فی

المسند ۴/ ۴۵)

فوائد الحدیث: ❶ جن غلط کاموں کی شرع میں کوئی حد مقرر نہیں ان میں تعزیر دی جاتی ہے' امام کو اختیار ہے کہ جس طرح سے چاہے سزا دے' قید کے ساتھ' یا مار کے ساتھ' لیکن یہ ضروری ہے کہ تعزیر میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے' اہل حدیث کا یہی قول ہے' اور ابو حنیفہ کے نزدیک انتالیس کوڑوں تک مار سکتے ہیں اور ان کا یہ دعویٰ کہ یہ حدیث منسوخ ہے' بے دلیل ہے کیونکہ اس کا ناسخ معلوم نہیں؟ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار نقل کریں تو ان کی سند دیکھنا چاہیے اگر سند صحیح بھی ہو تب بھی ان سے حدیث منسوخ نہیں ہو سکتی بلکہ احتمال ہے کہ ان کو حدیث نہ پہنچی ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۳۶۳۱- (۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْیَتَّقِ الْوَجْهَ))۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۴۹۳ واحمد فی المسند ۲/ ۲۴۴)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو اسے چاہیے کہ وہ چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔'' ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب مسلمان سے مار کٹائی ہو تو اس کو سزا دینے کے لئے اس کے چہرے پر نہ مارے اس لیے کہ آدمی کا چہرہ اشرف چیز ہے اسی طرح اگر کافر سے لڑائی ہو تو جب تک دوسری جگہ مارنے سے کام چلتا رہے تو اس وقت تک اس کے چہرے پر نہ مارے۔

۳۶۳۲- (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَ اِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَ مَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی الحدیث رقم ۱۴۶۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۶۴)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ ایک شخص دوسرے شخص ❶ کو اے یہودی کہے تو اس کو بیس کوڑے مارو اور جس وقت کہ کہے اے مخنث! ❷ تو اس کو بیس کوڑے مارو اور جو شخص زنا کرے محرم سے' تو مار ڈالو اس کو۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسلمان کو۔ ❷ اے مخنث! مخنث اس کو کہتے ہیں کہ جس کے کلام اور اعضاء میں نرمی ہو اور وہ حرکات و سکنات میں عورتوں کے مشابہ ہو یہاں اس کو زنانہ کہتے ہیں۔

۳۶۳۳- (۴) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (ابوداؤد الحديث رقم ۲۷۱۳ والترمذی الحديث رقم ۱٤٦۱)

"جب تم ایک شخص کو پاؤ کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا اسباب جلا دو اور اس کو مارو۔" ❶ (ترمذی' ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا اور فرمایا کہ غنیمت کے چور کا قرآن مجید' سواری اور ہتھیاروں کے سوا باقی تمام اسباب جلا دیا جائے' اس سے معلوم ہوا کہ غنیمت کے مال میں چوری کرنا اور زیادہ گناہ ہے گو یہ اس سے بھی زیادہ ہوئی کہ غنیمت کا مال عام مسلمانوں کا مال ہے تو گویا اس نے تمام مسلمانوں کی حق تلفی کی۔

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا

شراب کی حقیقت اور شراب پینے والے کے بارہ میں وعید کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٦٣٤- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٣ - ١٩٨٥ وابوداؤد الحديث رقم ٣٦٧٨ والترمذی الحديث رقم ١٨٧٥ والنسائی الحديث رقم ٥٥٧٢ وابن ماجه الحديث رقم ٣٣٧٨ واحمد فی المسند ٢/ ٢٧٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شراب ان دو درختوں کھجور اور انگور سے بنتی ہے۔" ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہیں ہے کہ شراب انہیں درختوں سے بنتی ہے سوائے ان کے اور کسی چیز کی شراب حرام نہیں۔

٣٦٣٥- (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اِنَّهٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ))۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٥٥٨٨ ومسلم الحديث رقم (٣٣-

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا کہ بے شک شراب کی حرمت نازل ہوئی ہے اور شراب بنتی ہے پانچ چیزوں سے' انگور' کھجور' گیہوں' جو' شہد اور شراب ❶ وہ ہے جو ڈھانپ لے عقل کو۔" (بخاری)

٣٠٣٢) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٦٦٩ والنسائی الحدیث رقم ٥٥٧٨)

فوائد الحدیث: ❶ تو معلوم ہوا کہ جو چیز مست کر دے اور نشہ لائے وہ شراب ہے۔

٣٦٣٦- (٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَ مَانَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِيْلاً وَ عَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُوَ التَّمْرُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٥٨٠ ومسلم الحدیث رقم (٧ ـ ١٩٨٠) والنسائی الحدیث رقم ٥٥٤٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حرام کی گئی شراب اس وقت کہ حرام کی گئی اور نہیں پاتے ہم شراب انگوروں کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کچی اور خشک کھجوروں کی ہوتی تھی۔ (بخاری)

٣٦٣٧- (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَنَبِيْذُ الْعَسْلِ فَقَالَ ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٥٨٦ ومسلم الحدیث رقم (٦٧ـ ٢٠٠١) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٦٨٢ والترمذی الحدیث رقم ١٨٧٣ والنسائی الحدیث رقم ٥٥٩٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٣٨٦ والموطا الحدیث رقم ٩ من كتاب الاشربة واحمد فی المسند ٦/ ١٩٠)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع کے متعلق پوچھا گیا اور وہ شہد کی نبیذ ہے تو آپ نے فرمایا: ''پینے کی جو چیز نشہ کرے پس وہ حرام ہے۔'' (بخاری' مسلم)

٣٦٣٨- (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَيُدْ مِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٧٣ـ ٢٠٠٣) والبخاری شطره الثانی الحدیث رقم ٥٥٧٥ وایضا الترمذی الحدیث رقم ١٨٦٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٣٧٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٩٠ والموطا الحدیث رقم ١١ من كتاب الاشربة واحمد فی المسند ٢/ ١٩)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نشہ کرنے والی چیز ❶ شراب ہے اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے اور جو دنیا میں شراب پیئے پھر وہ اس حال میں مرے گا کہ ہمیشہ پیتا تھا کہ نہ توبہ کی اس سے (تو) وہ آخرت میں شراب نہ پیئے گا''۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوا کہ جو چیز نشہ کرے وہ شراب ہے اور وہ حرام ہے خواہ انگور سے ہے خواہ کھجور

خواہ منقّٰی، شہد، گیہوں، جوار، باجرہ یا جو سے یا پھر درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اس کا حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک، شافعی، احمد، امام محمد اور محدثین رحمہم اللہ کا۔

٣٦٣٩- (٦) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَوَمُسْكِرٌ هُوَ؟)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِّمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَاطِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ ((عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْعُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٧٢-٢٠٠٢ والنسائي الحديث رقم ٥٧٠٩ واحمد في المسند ٣/ ٣٦١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمن سے ایک شخص آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال شراب کا پوچھا جو کہ وہ پیتے تھے یمن کے ملک میں، یہ شراب جوار کی بنتی تھی، اس کو مزر کہا جاتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا نشہ لاتی ہے وہ؟" اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا: "ہر چیز ❶ نشہ کرنے والی حرام ہے اور نشہ آور چیز استعمال کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کو طینۃ الخبال پلائے گا" صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا طینۃ الخبال دوزخیوں کا پسینہ ہے یا فرمایا کہ پیپ لہو ہے کہ جو دوزخیوں کے زخموں سے بہتا ہے۔" (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ اب بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جائے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہے اور فصل ثانی کی دوسری اور تیسری حدیث میں یہ مضمون صاف موجود ہے اور بہت سی احادیث صحیحہ اس مذہب کی تائید کرتی ہیں اور اس حدیث سے پہلی حدیث میں گذرا کہ جب خمر کی حرمت اتری تو اس وقت انگور کی شراب تو بالکل کم تھی اور اکثر شراب ہماری گدر اور خشک کھجور کی تھی اور امام محمد رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اس قول میں کہ شراب انگور سے خاص ہے، مخالفت کی جب ان کو احادیث پہنچیں اور فقہاء حنفیہ نے امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔

٣٦٤٠- (٧) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَ عَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَ عَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَ قَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ)) (رواه مسلم) (البخاري الحديث رقم ٥٦٠٢ ومسلم الحديث رقم (٢٦ ـ ١٩٨٨) وابوداؤد الحديث رقم ٣٧٠٤ والنسائي الحديث رقم ٥٥٥١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٣٩٧ والدارمي الحديث رقم ٢١١٣ واحمد في المسند ٥/ ٣٠٩)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک اور کچی کھجور کے ملانے سے، اور خشک انگور اور خشک کھجور کے ملانے سے اور کچی کھجور اور تر کھجور کے ملانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہر ایک کی نبیذ ❶ علیحدہ علیحدہ بناؤ۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دو چیزوں کو ملا کر تر کرنے سے منع فرمایا کہ اس میں جلد نشہ ہو جاتا ہے باب کی ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو چیز نشہ لائے اس کا پینا حرام ہے اور باطل ہے، رہا وہ قول جو احناف سے منقول ہے کہ شراب انگور سے خاص ہے اور انگور کی شراب کے سوا دوسری قسم کی شرابوں کا اتنا پینا درست ہے جس سے نشہ نہ ہو، تو ان کا یہ قول احادیث صحیحہ کی رو سے باطل ہے۔

٣٦٤١- (٨) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ يُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ ((لَا))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١١- ١٩٨٣) والترمذی الحديث رقم ١٢٩٤ والدارمی الحديث رقم ٢١١٥ واحمد فی المسند ٣/ ٢٦٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''حلال نہیں۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء کی یہی حدیث دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں ہے اور نہ ہی وہ سرکہ بنانے سے پاک ہوگا۔

٣٦٤٢- (٩) وَعَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ ((اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَآءٍ وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٢- ١٩٨٤) والدارمی الحديث رقم ٢٠٩٥ واحمد فی المسند ٤/ ٣١١)

وائل حضرمی سے روایت ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو آپ نے اس کے پینے سے منع فرمایا، طارق نے کہا، میں اس کو دوا کے لیے بناتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے''۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج بھی پینا درست نہیں الحمدللہ، اب تمام اطباء حضرات اتفاق کرتے رہے ہیں کہ شراب میں نقصان ہی نقصان ہیں اور اس کا فائدہ موہوم ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٣٦٤٣- (١٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةَ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، پھر اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اگر پھر (دوبارہ) اس نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ چالیس دن اس کی نماز قبول نہیں کرتا، پھر اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے پھر اگر (تیسری مرتبہ) اس نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی

اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی الحديث رقم ١٨٦٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٥)

نماز قبول نہیں کرتا پھر اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے پھر اگر چوتھی مرتبہ وہ شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن اس کی نماز قبول نہیں کرتا پھر اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول ❶ نہیں کرتا اور اس کو دوزخیوں کے خون اور پیپ کی نہر سے پلائے گا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ معاذ اللہ! شراب پینا کتنا بڑا سخت گناہ ہے' اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ چوتھی بار اگر شراب پئے تو توبہ قبول نہ ہوگی اور ضرور عذاب ہوگا لیکن دوسری احادیث سے یہ ثابت ہے کہ اگر ستر بار ایک گناہ کرے تو پھر بھی توبہ قبول ہوگی پس یا اس حدیث میں شراب کے سوا دوسرے گناہ مراد ہوں گے یا یہ حدیث بطور تہدید اور تخویف کے ہوگی تا کہ لوگ شراب پینے سے پرہیز کریں اور یہی راجح ہے۔

٣٦٤٤- (١١) وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔ (النسائی الحديث رقم ٥٦٦٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٣٧٧ والدارمی الحديث رقم ٢٠٩١ واحمد فی المسند ٢/ ١٨٩)

نسائی' ابن ماجہ' دارمی نے سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٣٦٤٥- (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ))۔ (رواه الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجة) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٦٨١ والترمذی الحديث رقم ١٨٦٥ وابن ماجه الحديث رقم ٣٣٩٣ واحمد فی المسند ٣/ ٣٤٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے''۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٣٦٤٦- (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ))۔ (رواه احمد والترمذی و ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٦٨٧ والترمذی الحديث رقم ١٨٦٦ واحمد فی المسند ٦/ ١٣١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چیز بقدر ❶ فرق کے پینے کے نشہ دے تو اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آٹھ سیر کے۔

٣٦٤٧- (١٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔ (ابو داؤد الحديث رقم ٣٦٧٦ والترمذى الحديث رقم ١٨٧٢ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٧٩ واحمد فى المسند ٤/ ٢٦٧)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گیہوں سے بھی شراب ہوتی ہے اور جو سے بھی اور کھجور سے بھی اور انگور سے بھی اور شہد ❶ سے بھی شراب ہوتی ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غرض یہ کہ شراب ہر چیز سے بن سکتی ہے اور فصل اول میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے گذرا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے شہد کی شراب کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''جو پینے کی چیز نشہ لائے اور مست کر دے تو وہ حرام ہے'' اس میں بھنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی اور نان پاؤ سب داخل ہیں ان کا قلیل اور کثیر حرمت میں برابر ہے' اہل حدیث' شافعی' احمد رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ شراب ہر چیز سے بن سکتی ہے' اور خمر اسی چیز کا نام ہے جس میں نشہ ہو' وہ انگور کی ہو یا کھجور کی' جو کی' جوار کی' شہد کی ہو یا انجیر اور سیب کی اور فصل اول میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے گذر چکا ہے کہ یمن کا رہنے والا ایک شخص آیا اور اس نے جوار کی شراب کے بارہ میں پوچھا جس کو عربی میں مزر کہتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ وہ نشہ لاتی ہے؟ اس نے عرض کی' جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: جو پینے کی چیز نشہ لائے وہ حرام ہے اور گیہوں کی شراب کے متعلق بھی لوگوں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا اور جو اس کو پینا نہ چھوڑے ان کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم ہے' یہ حدیث دیلم حمیری سے فصل ثالث میں آ رہی ہے' ان شاء اللہ تعالیٰ۔

٣٦٤٨- (١٥) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَ قُلْتُ اِنَّهُ لِيَتِيْمٍ فَقَالَ ((اَهْرِيْقُوْهُ))۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ١٢٦٣ واحمد فى المسند ٣/ ٢٦)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی' پس جب سورۂ مائدہ ❶ نازل ہوئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیم کی شراب کے متعلق دریافت کیا اور میں نے کہا کہ وہ یتیم کی ہے' تو آپ نے فرمایا کہ: ''اس کو بہا دو۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مائدہ کی وہ آیت جس میں شراب کی حرمت مذکور ہے۔

٣٦٤٩- (١٦) وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِيْ قَالَ ((اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا' انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اپنے زیر پرورش یتیموں کے لیے شراب خریدی تھی' آپ نے فرمایا:

وَ ضَعَّفَهُ وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا قَالَ ((أَهْرِقْهَا)) قَالَ أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ ((لَا))۔

(الترمذی الحدیث رقم ۱۲۹۳ ورواية ابی داؤد الحدیث رقم ۳٦۷۵)

''پھینک دے شراب اور شراب کے برتن توڑ ڈال۔'' (ترمذی) اور ضعیف کہا اس حدیث کو اور ابی داؤد کی روایت میں یہ ہے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیموں کی شراب کے بارہ میں پوچھا جس کے وہ وارث ہوئے تھے آپ نے فرمایا: ''اس کو بہا دے'' میں نے کہا' کیا میں اس کو سرکہ نہ بناؤں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' ❶

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء کی شراب کو سرکہ نہ بنانے کی دلیل یہی حدیث ہے اور نہ ہی وہ شراب سرکہ بننے سے پاک ہوگی جبکہ اوزاعی لیث اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شراب کا سرکہ پاک ہے اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر فصل اول میں بروایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ مسلم کی حدیث گذر چکی ہے' جس میں آپ نے شراب کو سرکہ بنانے سے روکا اور وہ حدیث بلا تردد صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳٦۵۰- (۱۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ۔

(رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳٦۸٦ واحمد فی المسند ٦/ ۳۰۹)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنے والی چیز اور مفتر ❶ سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مفتر وہ چیزیں ہیں جن کے استعمال سے آدمی کے قویٰ سست پڑ جاتے ہیں' جیسے بھنگ پوست وغیرہ۔

۳٦۵۱- (۱۸) وَعَنْ دَيْلَمَ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ وَ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَ إِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهِ عَلٰى أَعْمَالِنَا وَ عَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ ((هَلْ يُسْكِرُ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَاجْتَنِبُوْهُ)) قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ ((إِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ قَاتِلُوْهُمْ))۔ **(رواه ابوداؤد)** (ابوداؤد الحدیث رقم ۳٦۸۳ واحمد فی المسند ٤/ ۲۳۲)

دیلم حمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سرد علاقہ کے رہنے والے ہیں اور ہم اس میں سخت کام ❶ کرتے ہیں اور ہم اس گیہوں سے شراب بناتے ہیں اس سے ہم اپنے کاموں اور اپنے شہروں کی سردی کے مقابلہ میں قوت حاصل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''کیا وہ شراب نشہ لاتی ہے؟'' میں نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا: ''اس سے بچو'' میں نے کہا کہ لوگ نہیں چھوڑنے والے اس کو' آپ نے فرمایا: ''اگر اس کو نہ چھوڑیں ❷ تو ان سے لڑو۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سخت کام جو قوت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ❷ یعنی حلال جان کر اس کے پینے کو نہ چھوڑیں تو ان سے لڑو۔

٣٦٥٢ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَ الْغُبَیْرَآءِ وَ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٦٨٥)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، جوا کھیلنے نرد اور غبیر اسے منع فرمایا ❶ اور فرمایا: "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غبیرا ایک قسم کی شراب ہے، یہ جوار سے بنتی ہے اور اسے حبشی بنایا کرتے تھے۔

٣٦٥٣ - (٢٠) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَ لَا قَمَّارٌ وَ لَامَنَّانٌ وَ لَامُدْمِنُ خَمْرٍ))۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ ((وَلَا وَلَدُ زِنْیَةٍ)) بَدْلَ ((قَمَّارٍ))۔ (النسائی الحدیث رقم ٥٦٧٢ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٩٤ واحمد فی المسند ١٠٢)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ❶ جواری، احسان جتلانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا (یہ لوگ) جنت میں داخل نہ ہوں گے ❷۔" (دارمی) (اور دارمی کی ایک روایت میں یہ ہے کہ: "نہ داخل ہوگا جنت میں ولد الزنا" ❸ بجائے "جواری کے")

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن شواہد کی وجہ سے حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بلا وجہ شرعی۔ ❷ یعنی اول وہلہ میں۔ ❸ اس حدیث میں ولد الزنا سے مراد وہ شخص ہے جو بہت زنا کرنے والا ہو جیسے بہادروں کو بنو الحرب کہتے ہیں، کیونکہ ولد الزنا کا کیا قصور ہے جس پر اس کو عذاب دیا جائے۔

٣٦٥٤ - (٢١) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَهُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَ الْاَوْثَانِ وَ الصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ وَ حَلَفَ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِعِزَّتِیْ لَایَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَیْتُهٗ مِنَ الصَّدِیْدِ مِثْلَهَا وَ لَایَتْرُكُهَا مِنْ مَّخَافَتِیْ اِلَّاسَقَیْتُهٗ مِنْ حِیَاضِ الْقُدُسِ))۔ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ٥/ ٢٢٨)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام عالم کے لئے رحمت اور باعث راہنمائی بنا کر بھیجا اور میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے آلات موسیقی، مزامیر، بتوں، سولیوں اور تمام رسومات وعادات ❶ جاہلیت کے مٹانے کا حکم فرمایا اور عزت والے اور بزرگی والے نے اپنی عزت کی قسم اٹھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو شخص جس قدر شراب پیئے گا تو میں اتنی مقدار میں اس کو دوزخیوں کی پیپ پلاؤں گا اور جو اس کو میرے خوف کی وجہ سے چھوڑ دے گا تو میں اس کو پاک حوضوں سے پلاؤں گا ❷۔" (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کفر کی عادات۔ ❷ یعنی بہشت کے حوضوں سے شراب طہور پلاؤں گا' اس حدیث سے تمام آلات موسیقی کی حرمت ثابت ہوئی سوادف کے' کہ اس کے بجانے کی شادیوں میں دوسری احادیث سے اجازت ملتی ہے اور مزامیر سے مراد شہنائی اور مرچنگ اور بانسری وغیرہ ہیں اور سولی سے صلیب نصاریٰ مراد ہے جس کی وہ عبادت کرتے ہیں۔

٣٦٥٥- (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَ الْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِىْ يُقِرُّ فِىْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ))۔ (رواه احمد و النسائی) (احمد فی المسند ٢/ ١٣٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین شخص ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے بہشت حرام ❶ کی ہے ایک ہمیشہ شراب پینے والا اور دوسرا ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور تیسرا دیوث کہ وہ اپنے اہل وعیال کو ناپاکی میں برقرار چھوڑے۔" (احمد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پہلے ہلہ میں جو جنت میں داخل ہوں گے یہ ان کے ساتھ نہ جائے گا اور دیوث وہ نالائق مرد ہے جو اپنے گھر والوں میں فحش کام دیکھے اور پھر ان کو منع نہ کرے۔

٣٦٥٦- (٢٣) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَ مُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ))۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ٣٩٩)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے ہمیشہ شراب پینے والا' رشتہ ناطہ توڑنے والا اور یقین ❶ کرنے والا سحر کا۔" (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو کہ اس کو مؤثر بالذات جانے' ورنہ سحر کا اس طرح یقین کرنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے واقع ہوتا ہے صحیح ہے اور قرآن مجید سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودی نے بنی زریق کے یہودیوں میں سے جادو کیا جس مردود کا نام لبید بن اعصم تھا یہاں تک کہ آپ کا یہ حال ہو گیا کہ ایک کام کو کر رہے ہیں حالانکہ اس کو نہیں کرتے تھے اور جب آپ پر سحر کا اثر ہوا تو دوسرے لوگوں پر بھی اثر کرنا بعید نہیں ہے اور لبید کا قصہ صحیحین اور سنن میں موجود ہے۔ حاصل یہ کہ سحر کی حقیقت ثابت ہے اور وہ اللہ عزوجل کی اجازت سے واقع ہو جاتا ہے اور ہر طرح ہر ایک قسم کا سحر کفر ہے اور ساحر واجب القتل ہے' اہلحدیث کا یہی مذہب ہے۔

٣٦٥٧- (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ) (احمد فی المسند ١/ ٢٧٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمیشہ شراب پینے والا اگر مر جائے تو اللہ تعالیٰ سے بت پوجنے والے ❶ کی طرح ملاقات کرے گا۔" (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حالانکہ بت پوجنا شرک ہے اور شرک کے برابر کوئی گناہ نہیں' مگر شراب پینا بھی ایسا بڑا گناہ ہے کہ ہمیشہ کرنے سے شرک کی مثل ہو جاتا ہے جیسے صغیرہ گناہ ہمیشہ کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔

٣٦٥٨- (٢٥) وَ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ۔ (ابن ماجه الحديث رقم ٣٣٧٥)

اور ابن ماجہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٦٥٩- (٢٦) وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ ذَكَرَ الْبُخَارِىُّ فِى التَّارِيْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ۔ (البيهقى فى الشعب الحديث رقم ٥٥٩٧)

اور بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن عبید اللہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا' اور بیہقی رحمہ اللہ نے کہا کہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں محمد بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا۔

٣٦٦٠- (٢٧) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِىْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْعَبَدْتُّ هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ۔ (رواه النسائى) (النسائى الحديث رقم ٥٦٦٣)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ نہیں پروا کرتا میں کہ پیوں شراب ❶ یا پوجوں میں اس ستون کو سوائے اللہ تعالیٰ کے (نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ اسی وجہ سے بعض نے کہا ہمیشہ شراب پینے والے کا خاتمہ ٹھیک نہیں ہوتا اور وہ ضرور مشرک اور کفر میں گرفتار ہو کر مرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔ (آمین)

كِتَابُ الْاِمَارَةِ وَالْقَضَآءِ

حکمرانی فیصلوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٦٦١- (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَ مَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ عَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذَالِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِهٖ فَاِنَّ عَلَیْهِ مِنْهُ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٩٥٧ ومسلم الحدیث رقم (٣٣۔ ١٨٣٥) والنسائی الحدیث رقم ٤١٩٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٥٩ واحمد فی المسند ٢/ ٢٥٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ فرمانبرداری کرے میری تو اس نے اللہ کی فرمانبرداری ❶ کی اور جس نے نافرمانی کی میری، پس اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی اور سوائے اس کے نہیں کہ امام بمنزلہ ڈھال کے ہے اس کے پیچھے سے قتال کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ بچاؤ کیا جاتا ہے، تو اگر وہ تقویٰ کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اس امیر کے لیے اس وجہ سے بڑا ثواب ہے اور اگر اس کے علاوہ پر حکم کرے تو اس پر اس کا گناہ ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر ممکن نہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نامرضی ہم کو آپ سے معلوم ہوئی، بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ اللہ تعالیٰ کس بات میں راضی ہے، سو یہ لوگ یا تو احمق ہیں یا اللہ تعالیٰ کے رسول کے منکر ہیں، اس لیے کہ تمام قرآن وحدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی شریعت محمدی کی اطاعت کے بغیر ممکن نہیں، سو جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے تو بصورت انسان وہ شیطان ہے اور چونکہ دین کا غلبہ اجماع اور حاکم عادل کی اطاعت کے بغیر واجب ہوا لیکن آپ کی اطاعت ہر قول وفعل میں واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں۔

٣٦٦٢- (٢) وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنْ اُمِّرَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ یَّقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٣١١۔ ١٢٩٨) والترمذی الحدیث رقم ١٧٠٦

سیدہ ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم پر کوئی ناک یا کان کٹا غلام امیر بنایا جائے اور وہ تم کو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے موافق حکم کرے تو اس کا حکم سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔'' (مسلم)

والنسائی الحدیث رقم ٤١٩٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٦١ واحمد فی المسند ٦/ ٤٠٢)

٣٦٦٣- (٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنْ اِسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيْبَةٌ))۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٧١٤٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٦٠ واحمد فی المسند ٣/ ١١٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سنو ❶ اور اطاعت کرو اگر چہ تم پر غلام حبشی حاکم بنایا جائے گویا کہ سر اس کا انگور جیسا ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ان دونوں احادیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی چھوٹے سر والا امامت کبریٰ کے لائق ہے کیونکہ امامت کبریٰ کے لیے قریشی ہونا شرط ہے بلکہ احادیث کا مطلب یہ ہے کہ امام کے حکم سے اگر کسی لشکر یا ٹکڑے کا سردار اس قسم کا بیوقوف شخص بھی بنایا جائے تو بھی امام کے حکم کی اطاعت کرنا چاہئے اور اس بے وقوف کی سرداری پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

٣٦٦٤- (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث ٧١٤٤ ومسلم الحدیث ٣٨-١٨٣٩ وابوداؤد الحدیث ٢٦٣٦ و الترمذی الحدیث ١٧٠٧ والنسائی الحدیث رقم ٤٢٠٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٦٤ واحمد فی المسند ٢/ ١٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اس معاملہ میں کہ وہ اسے اچھا لگے یا نہ لگے سننا اور اطاعت کرنا ہے جب تک کہ وہ نافرمانی کا حکم نہ دے تو جب نافرمانی کا حکم دیا جائے تو پھر نہ تو فرمانبرداری ہے اور نہ ہی سننا ہے۔ ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خوشی اور ناخوشی میں حاکم کی اطاعت واجب ہے، لیکن خلاف شرع کام میں اطاعت نہیں ہے۔ اس حدیث سے تقلید ناجائز کی جڑ کٹ گئی اور یہ بھی واضح ہوا کہ جو بادشاہ یا امام شریعت کے خلاف حکم دے تو اس کی بات نہ ماننا چاہئے بلکہ اس کو شریعت کی اطاعت کے لیے مجبور کرنا چاہئے، اگر شریعت کی اطاعت قبول نہ کرے تو اس کو فوراً معزول کر کے کسی دوسرے پرہیزگار کو اپنا امام یا بادشاہ بنانا چاہیے، یہی اسلام کا شیوہ ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

٣٦٦٥- (٥) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٧٢٥٧ ومسلم الحدیث رقم (٣٩- ١٨٤٠) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٢٥ والنسائی الحدیث رقم

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے کام میں فرمانبرداری نہیں ہے، البتہ فرمانبرداری صرف نیک کام میں ہے۔ (بخاری، مسلم)

٥/ ٤٢ واحمد فی المسند ١/ ٨٢)

٣٦٦٦- (٦) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَ الْمَكْرَهِ وَ عَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ عَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَ عَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ عَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٧٢٠٠ ومسلم الحدیث ٤٢-١٧٠٩ والنسائی الحدیث رقم ٤١٥١ وابن ماجه الحدیث رقم٢٨٦٦ والموطا الحدیث رقم٥ من کتاب الجهاد واحمد فی المسند ٥/ ٣١٤)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیعت کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرمانبرداری کرنے، تنگی اور آسانی، خوشی اور ناخوشی کے وقت اور اس بات پر ❶ کہ ہم پر ترجیح دیں اور اس بات پر کہ ہم امر کو اس کے اہل سے نہ نکالیں گے اور اس بات پر کہ ہم حق بات کہیں جہاں کہیں بھی ہوں، ہم اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں اور ایک روایت میں اس طرح ہے عہد کیا ہم نے اس بات پر کہ نہ نکال ڈالیں ہم امر کو اس کے اہل سے مگر یہ کہ تم واضح کفر دیکھو ❷ اور تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امر میں دلیل ہو۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر چہ ہمارے اوپر مقدم رکھا جائے کسی کو عہدے خدمت اور معاش میں یا مال غنیمت سے اس کو زیادہ دیا جائے، یہ حدیث اصل ہے صوفیاء کی بیعت کی بھی کیونکہ صوفیا کی بیعت یہی ہے کہ آدمی گناہوں سے توبہ کرے، ایک شخص صالح کے ہاتھ پر اور ذکر الٰہی عبادت الٰہی میں مستغرق ہو اور دنیا سے جہاں تک ہو سکے بے تعلقی پیدا کرے اور اس حدیث میں بیعت لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر اور ثبات پر اور شرع کی اطاعت پر اور حاکم کی اطاعت پر اور یہ دونوں ایک ہی قسم میں سے ہیں۔ ❷ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو حکم کرتے دیکھو تو اس وقت خاموش نہ رہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات بیان کر دو، لیکن مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا اہل اسلام کے اجماع کے مطابق حرام ہے اگر چہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی احادیث ہیں اور اہل سنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ امام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتب میں ہے کہ معزول ہو جاتا ہے معتزلہ کا یہی قول ہے جو کہ غلط ہے اور یہ اجماع کے مخالف ہے، اور معزول نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔

٣٦٦٧- (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٧٢٠٢ ومسلم الحدیث رقم ٩٠/١٨٦٧ والنسائی الحدیث رقم ٤١٨٧ والموطا الحدیث رقم ١ واحمد فی المسند ٢/ ١٣٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرمانبرداری کرنے کی بیعت کرتے، تو آپ ہمیں فرماتے کہ جس چیز میں ❶ تم طاقت رکھو۔" (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سبحان اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماں باپ سے بھی زیادہ اپنی امت کے لوگوں پر مہربان تھے آپ نے فرمایا: جہاں تک ہو

سکے تا کہ وہ لوگ جھوٹے نہ ہوں جب کسی ایسی بات کا ان کو حکم دیا جائے جو ان کی طاقت سے خارج ہو۔

٣٦٦٨- (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُّفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً))۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٧١٤٣ ومسلم الحدیث رقم (٥٥- ١٨٤٩) والدارمی الحدیث رقم ٢٥١٩ واحمد فی المسند ١/ ٢٧٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر سے کوئی ایسی بات دیکھے کہ جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی علیحدہ ہوا اور وہ (اسی حالت میں) فوت ہو جائے تو وہ اہل جاہلیت ❶ کی موت مرتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس امیر کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو تو اس کے ظلم اور بری باتوں پر صبر کرنا چاہیے' اسلام کی ترقی اتفاق پر موقوف ہے آپس میں پھوٹ ڈالنا کافروں کا کام ہے جو کہ مسلمانوں کو ہرگز درست نہیں۔

٣٦٦٩- (٩) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَ مَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِىْ بِسَيْفِهٖ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَ فَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَ لَا يَفِىْ لِذِىْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّىْ وَلَسْتُ مِنْهُ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٥٣- ١٨٤٨) والنسائی الحدیث رقم ٤١١٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٩٤٨ واحمد فی المسند ٢/ ٣٠٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص امام کی اطاعت سے نکلے اور جماعت اسلام سے جدا ہو پھر اس پر مرے تو وہ مرنا ہے جاہلیت کا اور جو شخص کہ لڑے اندھا دھند نشان ❶ کے نیچے اس حال میں کہ غصہ ہوتا ہے تعصب کے لیے یا بلاتا ہے تعصب کے لیے یا مدد ❷ کرتا ہے کسی کی تعصب کے لیے اور وہ مارا گیا تو اس کا مرنا بطور مرنے جاہلیت کے ہے اور جو شخص میری امت پر اپنی تلوار لے کر نکل آیا اور میری امت کے نیک اور برے کو مارتا ہے' میری امت کے مسلمان کی پرواہ نہیں کرتا اور کسی عہد والے کا عہد پورا نہیں کرتا تو نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ ہی میں اس سے ہوں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس لڑائی کا درست ہونا شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو۔

❷ مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود نہیں ہے' ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا اچھا نہیں ہے' ورنہ جاہلیت کی موت ہوگی' پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کرلیں اور اس سے بیعت کرلیں۔

٣٦٧٠- (١٠) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِىِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((خِيَارُ

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بہترین حاکم ❶ وہ ہیں کہ تم

اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَ شِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَ تَلْعَنُوْنَهُمْ وَ یَلْعَنُوْنَکُمْ)) قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ ((لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلَاةَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلَاةَ اِلَّا مَنْ وُلِّیَ عَلَیْهِ وَ الٍ فَرَاٰهُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِّنْ مَّعْصِیَةِ اللّٰهِ فَلْیَکْرَهْ مَایَاْتِیْ مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْزِ عَنَّ یَدًا مِنْ طَاعَةٍ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٦٦۔ ١٨٥٥) والدارمی الحدیث رقم ٢٧٩٧ واحمد فی المسند ٦/ ٢٤)

ان کو دوست رکھو اور وہ تم کو دوست رکھیں اور تم ان پر دعا کرو اور وہ تم پر دعا کریں اور تمہارے بدترین حاکم وہ ہیں کہ جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان کو لعنت کرو اور وہ تم کو لعنت کریں' عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ایسی صورت میں ہم ان کا عہد نہ پھینک دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں جب تک کہ تم میں نماز قائم کریں' نہیں جب تک کہ تم میں نماز قائم کریں' خبردار رہو! جس شخص پر کسی کو حاکم بنایا جائے اور وہ حاکم میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اس بات کو مکروہ تصور کرے اور اس کی فرمانبرداری سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔'' ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اس لیے ان کی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اس لیے ان کی مذمت کی' اس حدیث میں حکمرانوں کو نصیحت ہے کہ وہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں کہ حقیقت میں انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہے اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہے۔ ❷ یعنی بغاوت نہ کرے۔

٣٦٧١- (١١) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((یَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَآءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْکِرُوْنَ فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِیَٔ وَ مَنْ کَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَ لٰکِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ)) قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ ((لَا مَاصَلُّوْا لَا مَاصَلُّوْا)) اَیْ مَنْ کَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْکَرَ بِقَلْبِهٖ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٦٣۔ ١٨٥٤) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٧٦٠ والترمذی الحدیث رقم ٢٢٦٥)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''تم پر ایسے امیر ہوں گے کہ ان کے بعض ❷ افعال اچھے ہوں گے اور بعض برے ہوں گے پس جس نے ❸ انکار کیا تو وہ پاک ہوا اور جس نے مکروہ ❹ جانا تو وہ بچ رہا' لیکن جو کوئی راضی ہوا اور پیروی کی'' صحابہ نے کہا تو کیا ہم ان سے نہ لڑیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں' نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں'' یعنی جس شخص نے اپنے دل سے مکروہ جانا اور اپنے دل سے انکار کیا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث معجزہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جیسے فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے' اور پورا قصہ اس طرح ہے کہ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم ان ظالموں کو مار ڈالیں یا کہ نہ ماریں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو نہ مارنا جب تک کہ وہ نماز پڑھا کریں' جیسے اس سے پہلی حدیث میں یہ صاف مذکور ہے یعنی خلاف شرع کام میں حاکم کی اطاعت حرام ہے اور جب تک اس سے کفر صریح نہ ہو تو اس سے لڑنا بھی درست نہیں۔ ❷ یعنی بعض کام موافق شرع کریں گے اور بعض مخالف شرع۔

❸ یعنی ان کی برائیاں کھل کر بیان کیں۔ ❹ یعنی دل سے برا جانا۔

٣٦٧٢- (١٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول

لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً وَ اُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا)) قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ))۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٧٠٥٢ ومسلم الحديث رقم (٤٥۔ ١٨٤٣) والترمذی الحديث رقم ٢١٩٠ واحمد فی المسند ١/ ٤٣٣)

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تم میرے بعد ترجیح دینے کو دیکھو گے اور کئی کام ہوں گے جن کو تم برا خیال کرو گے'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم ان کے حقوق ادا کرو ❶ اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر حاکم تم پر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نہ کرنا کہ اس کی اطاعت چھوڑ دو' صبر کا ثواب تم کو اللہ تعالیٰ دے گا اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو یعنی اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے یا اس کو بدل کر دوسرا عادل حاکم تم کو دے۔

٣٦٧٣- (١٣) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِیَّ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَآءُ يَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ ((اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَّا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَاحُمِّلْتُمْ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٩۔ ١٨٥٦) والترمذی الحديث رقم ٢١٩٩)

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی! بتایئے کہ اگر ہم پر حکمران مسلط ہوں وہ ہم سے اپنا حق مانگیں اور ہمیں ہمارا حق نہ دیں (تو ہم کیا کریں) آپ نے فرمایا: ''سنو اور فرمانبرداری کرو پس سوائے ❶ اس کے نہیں کہ ان پر ہے وہ چیز کہ اٹھائے گئے وہ اور تم پر ہے وہ کہ اٹھائے گئے تم'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر چہ وہ ظلم کریں تو پھر بھی تم پر اطاعت واجب ہے' اگر وہ عدل نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا۔

٣٦٧٤- (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا حُجَّةَ لَهٗ وَ مَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِیْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٥٨۔ ١٨٥١) واحمد فی المسند (٢۔ ١٥٤)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جو شخص امام کی تابعداری سے اپنے آپ کو آزاد کرے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو کوئی اس حال میں مرے کہ اس کی گردن میں امام کی بیعت نہیں تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے۔

٣٦٧٥- (١٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل ❶ کو ان کے انبیاء ادب سکھاتے تھے اور جب ایک نبی فوت ہوتا تو ایک نبی اس کا جانشین ہوتا اور تحقیق میرے

نَبِيَّ بَعْدِيْ وَ سَيَكُوْنُ خُلَفَآءُ فَيَكْثُرُوْنَ)) قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُ نَا قَالَ ((فُوْابَيْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ))۔ (متفق علیه)

(البخاری الحدیث رقم ۳۴۵۵ ومسلم الحدیث رقم (۴۴۔ ۱۸۴۲) واحمد فی المسند ۲/ ۲۹۷)

بعد کوئی نبی آنے والا نہیں (البتہ) میرے بعد خلفاء بہت ہوں گے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا: ''پوری کرو بیعت پہلے کی' پھر پہلے کی اور ان کو ان کا حق ادا کرو پس تحقیق اللہ تعالیٰ پوچھے گا جو اس نے ان کو رعایا دی ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی انتظام اور لوگوں کی اصلاح حاکم کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتی' اگلی امتوں میں تو انبیاء علیہم السلام سے انتظام ہوتا تھا لیکن اس امت میں خلفاء سے ہوگا' اس لیے ان کی اطاعت سب مسلمانوں پر واجب ہوئی' اگر حکمران عوام کے حقوق پامال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے سمجھ لے گا۔

۳۶۷۶- (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا))۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحدیث رقم (۶۱۔ ۱۸۵۳)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت دو خلفاء کے لیے بیعت لی جائے ❶ تو جو ان میں سے آخری ہے (دوسرا ہے) اس کو قتل کرو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے یعنی جس وقت ایک امام کی مسلمانوں نے بیعت کی ہو یا دو شہروں میں دارالاسلام چھوٹا ہو یا بڑا پہلے امام کی خبر سن کے بیعت ہوئی یا ناواقفی میں اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اس کو مردہ شمار کرو اس کی اطاعت نہ کرو اس کا حکم جاری نہ ہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت نہ چھوڑے اور لڑے تو اس صورت میں اس کو قتل کرو اس لیے کہ دو حاکم ہونے میں بڑے بڑے فساد ہوتے ہیں' مثل مشہور ہے کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں سما سکتیں اور دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے' اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنا ایک امام مقرر کریں اور اس کی اطاعت اپنے اوپر واجب جانیں تاکہ امام کافروں سے جہاد کرے اور مسلمانوں پر کافروں کو غالب نہ ہونے دے' بدکاروں کو سزا دے' احکام شرع جاری کرے' کوئی ظلم کرنے نہ پائے' محتاجوں اور یتیموں کی خبرگیری کرے' لیکن شرط یہ ہے کہ امام حکم شرعی کو محبوب مانتا ہو' بہادر اور ہوشیار ہو' تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے۔ امام کے مسائل کی مزید وضاحت فقہ کی کتب میں دیکھیں۔

۳۶۷۷- (۱۷) وَعَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّهُ سَيَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ هِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ))۔

(رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۵۹۔ ۱۸۴۲) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۷۶۲ واحمد فی المسند ۴/ ۳۴۱)

سیدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قریب ہے کہ شر اور فساد ہوں گے پس جو شخص اس امت میں جدائی ڈالنے کا ارادہ کرے جبکہ امت اکٹھی ہو تو اس کو تلوار کے ساتھ مارو وہ جو بھی ہو۔'' (مسلم)

۳۶۷۸- (۱۸) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

انہی (سیدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُّرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْيُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحديث رقم (٦٠ - ١٨٥٢)

اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”جو شخص تمہارے پاس اس حال میں آئے کہ تم ایک آدمی پر متفق ہو چکے ہو اور وہ تمہاری لاٹھی کو چیرنے کا ارادہ کرے یا تمہاری جماعت میں تفریق ڈالنا چاہے تو اس کو قتل کرو۔“ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب مسلمانوں نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر کوئی اس سے باغی ہو تو اس کا قتل کرنا حلال ہے، جماعت میں پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے، اگر مسلمانوں میں پھوٹ نہ پڑے تو کافر بھی غالب نہ ہوں۔

٣٦٧٩- (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ وَاِنْ جَآءَ اٰخَرُيُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٦ - ١٨٤٤) والنسائى الحديث رقم ٤١٩١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٩٥٦ واحمد فى المسند ٢/ ١٦١)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی امام کی بیعت کی اس کو اپنا ہاتھ اور اپنے دل کا میوہ دیا تو اسے چاہیے کہ اگر وہ اس کی اطاعت کر سکتا ہے تو کرے، پھر اگر کوئی دوسرا شخص (پہلے) امام پر خروج (جھگڑا) کرے تو اس دوسرے کی گردن مارو۔“ (مسلم)

٣٦٨٠- (٢٠) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَّسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا))۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٧١٤٦ ومسلم الحديث رقم (١٣ - ١٦٥٢) وابوداؤد الحديث رقم ٢٩٢٩ والترمذى الحديث رقم ١٥٢٩ والنسائى الحديث رقم ٥٣٨٤ والدارمى الحديث رقم ٢٣٤٦ واحمد فى المسند ٥/ ٦٢)

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”امارت کا مطالبہ نہ کر، کیونکہ اگر مطالبہ پر وہ تمہیں دی گئی تو تو اس کی طرف سونپا جائے گا ❶ اور اگر بغیر سوال کے دی گئی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد دیا جائے گا۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ کی طرف سے تیری مدد نہ ہوگی۔

٣٦٨١- (٢١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَ سَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَ بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ))۔ (رواہ البخاری) (البخارى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم امارت پر حرص کرو گے اور جبکہ وہ قیامت کے دن شرمندگی کا سبب ہوگی پس دودھ پلانے والی اچھی ❶ ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔“ (بخاری)

الحدیث رقم ۷۱٤۸ والنسائی الحدیث رقم ۵۳۸۵

واحمد فی المسند ۲/ ٤٤۸)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حکومت کی ابتداء خوبصورت ہوتی ہے کہ آدمی عیش وآرام میں رہتا ہے جیسا کہ عورت جب تک دودھ پلاتی جاتی ہے تو لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام حکومت کا برا ہے اس کے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے۔

۳۶۸۲- (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ قَالَ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی مَنْکِبِیْ ثُمَّ قَالَ ((یَا اَبَاذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِیْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ خِزْیٌ وَ نَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّی الَّذِیْ عَلَیْهِ فِیْهَا۔)) وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَهٗ ((یَا اَبَاذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِیْفًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَاتَاَمَّرَنَّ عَلَی اثْنَیْنِ وَ لَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱٦۔ ۱۸۲۵) واحمد فی المسند ۵/ ۱۷۳)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عامل (گورنر) مقرر نہیں فرماتے؟ ابوذر نے کہا کہ مارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر پھر فرمایا: ''اے ابوذر! تو ضعیف ہے اور یہ امانت ہے اور وہ دن قیامت کے رسوائی اور پشیمانی کا سبب ہوگی لیکن جس نے اس کو حق کے ساتھ لیا اور اس کا حق ادا کیا جو اس میں اس پر ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے ابوذر! میں تجھے ضعیف دیکھتا ہوں اور میں تیرے لیے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں تو دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بن اور نہ یتیم کے مال کا سرپرست بن۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بے جا خرچ ہو جائے یا اپنے استعمال میں آ جائے اور مواخذہ میں گرفتار ہو۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ حتی المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہئے اور البتہ جو شخص کر سکے اور یقین ہو تو انصاف اور معدلت کا عہدہ قبول کر لے اور سب کے حقوق ادا کرے تو اس کا ثواب بھی بہت بڑا ہے بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہیں ہے اسی لیے تو اکثر بزرگوں نے حکومت باوجود میسر ہونے کے نہیں اختیار کی چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے عباسی بادشاہ کی قید عمر سخت اٹھائی اور تمام دارالسلطنت کی قضاء اختیار نہ کی۔

۳۶۸۳- (۲۳) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ فَقَالَ اَحَدُ هُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَاوَلَّاكَ اللّٰهُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ ((اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَ لَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَیْهِ))۔ وَ فِیْ رِوَایَةٍ قَالَ ((لَانَسْتَعْمِلُ عَلٰی

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے چچا کے دو بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے بعض کاموں کا ذمہ دار بنائیں جیسا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ذمہ داری سونپی ہے اور دوسرے نے بھی اسی طرح کہا ❶ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ہم اس کام پر اس کو والی (نگران) نہیں مقرر

عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۷۱۴۹ ومسلم الحدیث رقم ۱۴-۱۷۳۳ وابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۷۹ واحمد فی المسند ۴/ ۴۰۹)

کرتے جو کہ اس کا خواہش مند ہو اور نہ ہی اس کو کہ جو اس کی حرص رکھتا ہو۔" اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اپنے کام پر ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتے جو اس کا ارادہ رکھتا ہو۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر اس پر دنیا کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں، اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا ڈر بالکل نہیں ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اللہ کو ستانا ان کا کام ہوتا ہے، پس ایسوں کی سزا یہی ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جائے۔

۳۶۸۴- (۲۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۳۵۸۸ ومسلم الحدیث رقم (۱۹۹۔ ۲۴۲۶) واحمد فی المسند ۲/ ۴۱۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگوں میں سے اس شخص کو سب سے بہتر پاؤ گے جو اس امر (حکمرانی) کو سخت ناپسند کرتا ہے یہاں تک ❶ کہ اس میں پڑے۔" (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو شخص حکومت کو برا جانتا ہے وہ اچھا ہوتا ہے، پھر جب حکومت کو اختیار کر لیتا ہے تو اچھا نہیں رہتا۔

۳۶۸۵- (۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۷۱۳۸ ومسلم الحدیث رقم (۲۰۔ ۱۸۲) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۲۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۷۰۵ واحمد فی المسند ۲/ ۵)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خبردار رہو! سب تمہارے نگہبان ہیں اور تم سب ❶ اپنی رعیت کے متعلق سوال کئے جاؤ گے پس جو جو لوگوں پر حاکم ہو وہ نگہبان ہے وہ اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا اور مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور وہ سوال کیا جائے گا اپنی رعیت سے اور عورت نگہبان ہے اپنے خاوند کے گھر اور اس کے فرزندوں کی اور وہ سوال کی جائے گی ان کے حق سے اور آدمی (مالک) کا غلام اپنے مالک کے مال پر نگہبان ہے اور وہ سوال کیا جائے گا اس سے، خبردار رہو! پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے متعلق سوال کئے جاؤ گے۔" (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ غرض ہر شخص اپنے زیردست اور اپنے قابو والی چیز سے قیامت میں پوچھا جائے گا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے اس کا حق کیوں نہ ادا کیا؟ اس طرح کا سوال صرف بادشاہ پر ہی موقوف نہیں۔

٣٦٨٦- (٢٦) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَامِنْ وَالٍ يَلِىْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ))۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٧١٥١ ومسلم الحديث رقم ٢٢- ١٤٢ والدارمی الحديث رقم ٢٧٩٦ واحمد فی المسند ٥/٢٥)

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مسلمان رعیت کی سرپرستی قبول کرنے والا شخص اگر اس حال میں مرے کہ خائن ❶ ہو ان پر مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کرے گا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ رعیت کے حقوق میں خیانت سے مراد یہ ہے کہ حاکم پر اپنی رعیت کے دین اور دنیا دونوں کی اصلاح ضروری ہے پھر اگر اس نے لوگوں کا دین خراب کیا اور حدود شرعیہ کو ترک کیا یا ان کے مال و جان پر ناحق زیادتی کی یا اور کسی قسم کی ناانصافی کی یا ان کی حق تلفی کی تو اس نے اپنے فرض منصبی میں خیانت کی اب وہ جہنمی ہوا اگر اس کام کو وہ حلال جانتا تھا تو وہ ہمیشہ کے لئے جنت سے محروم ہوا ورنہ اول گروہ میں جب دوسرے جنتی جنت میں جائیں گے تو یہ جانے سے محروم رہے گا' امام نوویؒ نے کہا کہ یہ حدیث معقل نے عبیداللہ بن زیاد سے مرتے وقت بیان کی تھی کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ عبیداللہ بن زیاد کو یہ حدیث فائدہ نہ دے گی۔ پھر انہوں نے خیال کیا کہ حدیث کا چھپانا بہتر نہیں اور نیک بات کو بتلا دینا ضروری ہے اگرچہ وہ مانے نہ مانے یا اس وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی میں بیان نہ کی کہ ایسا نہ ہو کہ اس حدیث سے کوئی فساد پھیلے' لوگ عبیداللہ بن زیاد کو براجان کر اس کی اطاعت سے پھر جائیں یا عبیداللہ بن زیاد مجھے ایذا پہنچائے' کیونکہ وہ ظالم اور جابر تھا' اس نے اہل بیت نبوی کی حرمت نہیں کی تو اور کسی کو اس سے کیا توقع تھی۔ مسلم نے کتاب الایمان میں ایک روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ ابن زیاد نے کہا تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں بیان نہ کی تو معقل رضی اللہ عنہ نے کہا' میں کیوں بیان کرتا اور اپنی جان پر مصیبت لیتا' اب تو میں مر رہا ہوں اس لیے اب مجھے تیرا ڈر نہیں' اس لیے میں نے حدیث بیان کر دی۔

٣٦٨٧- (٢٧) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَامِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّالَمْ يَجِدْرَائِحَةَ الْجَنَّةِ))۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٧١٥٠ ومسلم الحديث رقم (٢١- ١٤٢)

انہی (سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''نہیں کوئی بندہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ رعایا کا نگران بنائے اور اس نے خیرخواہی کے ساتھ رعیت کی نگرانی نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ ظالم حاکم جنت سے محروم ہے۔

٣٦٨٨- (٢٨) وَعَنْ عَائِذِبْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٢٣- ١٨٣٠ واحمد فی المسند ٥/ ٦٤)

سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سب سے برا ذمہ دار (راعی) وہ ہے جو ظالم ہے۔'' (مسلم)

٣٦٨٩- (٢٩) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٩ ـ ١٨٢٨ واحمد في المسند ٦/ ٩٣)

نے فرمایا: ''یا الٰہی! جس شخص کو میری امت کا کوئی کام سونپا جائے پھر وہ ان پر مشقت ڈالے تو مشقت ڈال تو اس پر اور جو کہ والی کیا گیا میری امت کے کسی کام کا تو اس نے ان کے ساتھ نرمی کی تو تو ان کے ساتھ نرمی کر۔ ❶ ''(مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مسلمانوں کے حاکم کو لازم ہے کہ ظلم نہ کرے تنگی نہ کرے نبی ﷺ کی اس بددعا سے ڈرے اور رعایا پر آسانی اور نرمی کرے اللہ تعالیٰ اس سے نرمی کرے گا اور یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت بیان فرمائی جب ان کے پاس عبدالرحمٰن بن شمار کچھ پوچھنے کے لیے آئے تو ام المؤمنین نے فرمایا: تو کون سے لوگوں میں سے ہے؟ اس نے کہا مصر والوں سے ام المؤمنین نے کہا' تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مصر کے حاکم قیس بن سعد کو معزول کر کے محمد بن ابوبکر کو حاکم مقرر کیا تھا) اس نے کہا ہم نے تو ان کی کوئی بری بات نہیں دیکھی' ہم میں سے کسی کا اونٹ مرجاتا تو وہ اس کو اونٹ دیتے اور غلام مرجاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی ضرورت ہوتی تو خرچ دیتے' ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' محمد بن ابوبکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' پھر آپ نے یہ حدیث بیان کی۔

٣٦٩٠ـ (٣٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَاوُلُّوْا))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٨ ـ ١٨٢٧) والنسائي الحديث رقم ٥٣٧٩ واحمد في المسند ٢/ ١٦٠)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصاف کرنے والے رحمٰن کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں' وہ لوگ جو اپنے احکام اور اپنے اہل میں انصاف کرتے ہیں اور جس چیز کے وہ والی نہیں (اس میں بھی انصاف کرتے ہیں)۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی منصف وہ ہیں جو اپنے برادران کی رعایت نہیں کرتے بلکہ اپنے اور بیگانے میں برابر انصاف کرتے ہیں۔

٣٦٩١ـ (٣١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ))۔ (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم ٧١٩٨ والنسائي الحديث رقم ٤٢٠٢ واحمد في المسند ٣/ ٣٩)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی اور نہیں خلیفہ کیا کسی کو مگر یہ کہ اس کے لیے دو رفیق ہوتے ہیں ایک رفیق تو اس کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور اس کو اس پر رغبت دلاتا ہے اور ایک رفیق اس کو برائی کا حکم کرتا ہے اور اس کو برائی کے ساتھ رغبت دلاتا ہے اور بچایا گیا گناہ سے وہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی فرشتہ اور شیطان رسول اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہے' لیکن رسول تو معصوم ہیں اس لیے حق تعالیٰ ان کے شیطان کو مغلوب رکھتا ہے' اور رسول پر اس کا قابو نہیں چلتا' چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیطان میرے تابع ہوگیا ہے' مجھے برے کام کا

وسوسہ نہیں ڈالتا' خلاصہ یہ کہ نبی اور رسول کے سوا کوئی معصوم نہیں' اگر چہ امام اور ولی ہو' شیطان سے نڈر نہیں ہو سکتا' اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے۔

٣٦٩٢- (٣٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ١٧٥٥ والترمذی الحديث رقم ٣٨٥٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایسا تھا جیسا کہ کوتوال کا امیر کے ہاں ہوتا ہے۔ (بخاری)

٣٦٩٣- (٣٣) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْمَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ ((لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً))۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٤٤٢٥ والترمذی الحديث رقم ٢٢٦٢ والنسائی الحديث رقم ٥٣٨٨ واحمد فی المسند ٥/ ٣٨)۔

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنا لیا ہے ❶ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ قوم ہرگز فلاں نہیں پائے گی جس نے اپنے معاملات ایک عورت کے سپرد کر دیئے۔" (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ جب شیر دیہ نوشیرواں کا پوتا مر گیا' تو اس کی بہن جس کا نام بوران تھا وہ ایران کی بادشاہ بنی تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی' یعنی بادشاہت اور حکومت کے لیے عقل اور تدبیر چاہیے' جبکہ عورت ناقص عقل والی ہے اس لیے نظام حکومت چلانا اس کے بس کا کام نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٦٩٤- (٣٤) عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ وَ مَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَ صَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ))۔ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی الحديث رقم ٢٨٦٣ واحمد فی المسند ٤/ ١٣٠)

سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تم کو پانچ چیزوں کا حکم کرتا ہوں ایک تو جماعت کی اتباع کرنا دوسرا سننے اور حکم بجا لانے کا اور تیسرا ساتھ ہجرت کرنے کا اور چوتھا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کا اور تحقیق جو شخص نکلا مسلمانوں کی جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی تو تحقیق اس نے اسلام کی ایک رسی اپنی گردن سے نکال دی مگر یہ کہ وہ پلٹ آئے اور جس ❶ نے پکارا جاہلیت کا پکارنا تو وہ شخص دوزخیوں کی جماعت میں سے ہے' اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔" (احمد' ترمذی)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یعنی جس نے بلایا اور باعث ہوا لوگوں کو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کے اور حدیث میں ہجرت کرنے سے

مراد جانا ہے دارالکفر سے طرف دارالاسلام کی اور دارالبدعہ سے طرف دارالسنہ کی اور معصیت سے طرف توبہ کی بموجب نبی ﷺ کے فرمان "المهاجر من هجر مانهى الله عنه" یعنی مہاجر وہ ہے جو اللہ عزوجل کی منہیات سے باز رہے اور جہاد سے مراد اسلام کی ترقی کے لیے کفار سے لڑائی کرنا اور خود کو نفسانی خواہشات سے باز رکھنا ہے اور جو شخص کہ نکلا یعنی جو شخص کہ جدا ہوا اس چیز سے کہ جو اس پر ہے یعنی جماعت کے ساتھ وابستہ رہنا' مگر وہ اس کو چھوڑ کر سنت کو ترک کر کے بدعت کو اپنا لے اور حاکم کی اطاعت نہ کرے تو اس نے اسلام کا عہد اور ذمہ توڑ ڈالا ہاں اگر وہ اس سے باز آ جائے تو پھر وہ اسلام کے دامن سے وابستہ رہنے والا ہوگا۔

٣٦٩٥- (٣٥) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبِ نِ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَ هُـــوَ يَخْطُبُ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْبِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی فی السنن ٤/ ٤٣٥ واحمد فی المسند ٥/ ٤٢)

زیاد بن کسیب عدوی سے روایت ہے کہ میں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے تھا کہ وہ خطبہ دے رہے تھے اور وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے تو ابو بلال نے کہا کہ تم ہمارے امیر کی طرف دیکھو جو فاسقوں جیسے کپڑے پہنتا ہے' پس ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا خاموش رہ' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: "جو شخص زمین پر اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی توہین کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو خوار ❶ کرے گا۔" (ترمذی)

(اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ حکمرانوں کی عزت ضروری ہے تا کہ ان کا لشکر پر رعب رہے اور ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نہ کرے۔

٣٦٩٦- (٣٦) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)) (رواه فى شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحديث رقم ٢٤٥٥)

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خالق (اللہ تعالیٰ) کی معصیت میں مخلوق کی ❶ کوئی اطاعت نہیں۔" (شرح السنۃ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا استاد کے نیک کام میں اطاعت کرے اور خلاف شرع کام میں اطاعت نہ کرے جو حکمران خلاف شرع حکم دے تو تمام لوگ مل کر ایسے حاکم اور بادشاہ کو سمجھائیں اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اس کو معزول کر دیں اور اس کی جگہ کسی اور کو خلیفہ یا حاکم مقرر کریں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر چلے' کس لیے کہ اطاعت بادشاہ کی بالذات نہیں ہے' بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی دوسرے آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہوا اس کی اطاعت ضرور نہ رہی۔

٣٦٩٧- (٣٧) وَ عَـنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ اَمِيْرِ عَشْرَةٍ اِلاَّ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوْلاً حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ اَوْيُوْبِقَهُ الْجَوْرُ))۔ (رواه الدارمی) (الدارمی الحديث رقم ٢٥١٥)

فرمایا: ''اگر کوئی شخص دس آدمیوں کا بھی امیر ہوا تو اس کو قیامت کے دن طوق پہنا کر لایا جائے گا یہاں تک کہ عدل ❶ اس سے چھڑائے گا یا اس کو ظلم ہلاک کرے گا۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو اس نے کیا ہے۔

٣٦٩٨- (٣٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَيْلٌ لِّلْاُمَرَآءِ وَيْلٌ لِّلْعُرَفَآءِ وَيْلٌ لِّلْاُمَنَآءِ لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَتَجَلْجَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا عَمَلاً))۔ (رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ فِىْ رِوَايَتِهٖ ((اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا يَتَذَبْذَبُوْنَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ يَكُوْنُوْا عُمِّلُوْا عَلٰى شَىْءٍ))۔ (البغوی فی شرح السنة الحديث رقم ٢٤٦٨ واحمد فی المسند ٢/ ٣٥٢)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افسوس ہے! امراء کے لیے اور مصیبت ہے چودھریوں کے لیے اور بربادی ہے امین (امانت داروں) کے لیے اور البتہ قیامت کے دن قومیں آرزو کریں گی کہ ان کی پیشانیوں کے بال ثریا (ستارے) کے ساتھ اس حال میں لٹکائے جاتے ❶ کہ وہ آسمان و زمین کے درمیان ملتے رہیں اور وہ آواز کریں گے کہ وہ کسی کام کے والی (نگران) نہ بنتے۔'' (شرح السنۃ' احمد) احمد کی روایت ہے: ''یہ کہ ان کی چوٹیاں لٹکائی گئی ہوتیں ثریا پر' آسمان و زمین کے درمیان حرکت کرتی رہتیں اور کسی چیز پر عامل نہ بنائے جاتے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دنیا میں' اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ''حکومت دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری'' کا عقدہ حل ہوا۔

٣٦٩٩- (٣٩) وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَ لٰكِنَّ الْعُرَفَآءَ فِى النَّارِ))۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٩٣٤)

غالب قطان نے ایک شخص سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چودہراہٹ حق ہے ❶ اور ضروری ہے کہ لوگوں کے لیے چودہری ہوں لیکن چوہدری ❷ دوزخ میں ہیں۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لوگوں کو اس کی ضرورت تو پڑتی ہے اور لوگوں میں سے کسی نہ کسی کا نمبردار ہونا تو ضروری ہے۔

❷ لیکن چوہدری دوزخ میں ہیں' اکثر چوہدری ناانصافی و بے عدالتی اور رشوت ستانی کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے' اس میں اشارہ ہے کہ جو شخص چوہدری مقرر کیا جائے تو وہ بے عدل اور رشوت ستانی سے ڈرتا رہے۔

٣٧٠٠- (٤٠) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ)) قَالَ وَ مَاذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ م بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ اَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَّرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَ مَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ لَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰٓئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ))۔ (رواه الترمذی و النسائی)

(الترمذی الحدیث رقم ٦١٤ والنسائی الحدیث رقم ٤٢٠٧ واحمد فی المسند ٤/ ٢٤٣)

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں احمقوں کی امارت ❶ سے تجھے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں اور کعب نے کہا اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میرے بعد ایسے امراء ہوں گے جو شخص ان کے پاس جائے اور ان کے جھوٹ کو سچا کرے اور ان کی ان کے ظلم پر مدد کرے تو نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ ہی میں ان سے ہوں اور میرے پاس حوض پر نہیں آئیں گے اور جو شخص ان کے پاس نہ گیا' ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کی تو وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ لوگ میرے حوض پر آئیں گے۔'' (ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث معجزہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا: ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہو گزرے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

٣٧٠١- (٤١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَاوَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَ مَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ) وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ ((مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِّنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا))۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ٢٨٥٩ والترمذی الحدیث رقم ٢٢٥٦ والنسائی الحدیث رقم ٤٣٠٩ واحمد فی المسند ١/ ٣٤٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''جو شخص جنگل میں رہتا ہے وہ سخت دل ہوتا ہے اور جو شخص شکار کے پیچھے پڑا رہتا ہے وہ غافل ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے پاس آتا ہے وہ فتنہ میں ڈالا جاتا ہے۔'' (احمد' ترمذی' نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ: ''جو شخص بادشاہ کے ساتھ رہتا ہے تو وہ فتنہ میں پڑتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے جس قدر قریب ہوتا ہے تو اس قدر ہی وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث شواہد سے مضبوط ہوتی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ آپ کا فرمان واجب الاذعان سراپا پند و نصیحت ہے' حقیقت میں گنواروں کی طبع میں بے حکمی اور جہالت ہوتی ہے اور امیروں کے پاس آنے والا بسبب مداہنت اور حصول دنیا کے امر بالمعروف سے رہ جاتا ہے اور ہمیشہ کا شکار جمعہ اور جماعت سے محروم رہتا ہے' غرض یہ ہے کہ گاؤں میں رہنے سے بسبب بہم نہ پہنچے صحبت علماء و صلحا' آدمی سخت دل اور جاہل ہو جاتا ہے اور جو کھیل کود کے طور پر ہمیشہ شکار کیا کرتا ہے وہ اطاعت' عبادت' جمعہ اور جماعت میں حاضر ہونے سے محروم ہو جاتا ہے اور یہ بات ہمارے تجربہ میں ہو چکی ہے اور اس میں تنبیہ ہے اس شخص کو جس نے شکار کرنا عادت ٹھہرا لیا ہے اور رزق حلال تلاش کرنے کی اس میں اس کی نیت نہیں ہے ورنہ حلال طلب

کرنے کی نیت سے شکار کرنا انبیاء علیہم السلام سے ثابت ہے' سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی گذران صرف شکار پر تھی اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی شکار کیا' اللہ تعالیٰ پر اس کے مباح اور حلال ہونے میں کوئی تردد نہیں ہے اور بادشاہوں کے پاس جانا اس شخص کو برا ہے جو خلاف شرع کاموں میں ان کی موافقت کرے اور چاپلوسی کی وجہ سے ان کو منع نہ کرے اور جو شخص مداہنت نہ کرے اور ان کی خیر خواہی کرے اور ان کو امر بالمعروف کرے اور بری باتوں سے ان کو روکے تو اس کا بادشاہوں کے پاس جانا افضل جہاد ہو جاتا ہے۔

٣٧٠٢- (٤٢) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ اِنْ مُتَّ وَ لَمْ تَكُنْ اَمِيْرًا وَلَا كَاتِبًا وَ لَا عَرِيْفًا))۔ (رواه ابوداؤد)

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کندھوں پر مارا ❶ پھر فرمایا: ''فلاح پائی تو نے اے قدیم! اگر مرے تو اور نہ ہو تو امیر نہ منشی اور نہ چوہدری۔'' (ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٢٩٣٣)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مارا یعنی اپنا ہاتھ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ گمنامی باعث راحت ہے اور شہرت باعث آفت۔

٣٧٠٣- (٤٣) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ)) يَعْنِى الَّذِىْ يَعْشُرُ النَّاسَ۔ (رواه احمد و ابوداؤد و الدارمى) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٩٣٧ والدارمی الحدیث رقم ١٦٦٦ واحمد فی المسند ٤/ ١٤٣)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت میں صاحب مکس داخل نہیں ہوگا۔'' آپ صاحب مکس سے وہ شخص مراد لیتے تھے جو لوگوں سے غیر شرعی محصول وصول کرتا ہے۔'' (احمد' ابوداؤد' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٣٧٠٤- (٤٤) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَ اِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَشَدَّهُمْ عَذَابًا)) وَ فِىْ رِوَايَةٍ ((وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی الحدیث رقم ١٣٢٩ واحمد فی المسند ٣/ ٥٥)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب اور اس کی مجلس کے بہت قریب امام عادل ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے بدترین اور از روئے عذاب کے سخت ترین اور ایک روایت کے مطابق از روئے مجلس بعید ترین اللہ تعالیٰ سے ظالم امام ہے ❶ (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام ظالم ہے' اس حدیث سے حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم' ظالم کی جلائی ثابت ہوئی۔

٣٧٠٥- (٤٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٣٤٤ والترمذى الحديث رقم ٢١٧٤ وابن ماجه الحديث رقم ٤٠١١ واحمد فى المسند ٣/ ١٩)

انہی (سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کا اعلان کرنا بہترین جہاد ہے۔'' ❶ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حق بات کا اعلان کرنا اور اس کا ڈر نہ کرنے' یہ وصف صحابہ میں موجود تھے' مروان نے جب عید کے دن منبر نکالا اور عید کی نماز سے پہلے خطبہ پڑھا تو سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے باوجودیکہ مروان حاکم اور ظالم تھا۔ صاف کہہ دیا کہ تو نے سنت کا خلاف کیا اور اسی فصل میں بروایت ترمذی گذرا کہ سیدنا ابوبلال رضی اللہ عنہ نے ابن عامر کو پتلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر کہہ دیا کہ ہمارے حاکم کو دیکھو اچکون کا لباس پہنتا ہے اور ادنیٰ درجہ ایمان کا یہ ہے کہ مسلمان برے کاموں اور برے کام کرنے والوں سے بیزار ہو' نفرت کرے' اور اگر دل میں بھی نفرت نہ ہو تو پھر سمجھنا چاہیے کہ ایمان بالکل رخصت ہوا اور ضعیف درجہ بھی اس کا باقی نہ رہا' اللہ تعالیٰ رحم کرے آج کے مسلمانوں پر' بہت سے مسلمان اعلانیہ خلاف شرع کام کرتے ہیں جیسے سود لینا' شراب پینا' داڑھی منڈانا' مونچھیں بڑھانا وغیرہ وغیرہ لیکن دوسرے مسلمان جو یہ کام نہیں کرتے وہ ان سے نفرت بھی نہیں کرتے اور نہ ہی ان سے ملاقات ترک کرتے ہیں' بلکہ برابر ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں' شراب پیتے ہیں' اپنی دعوتوں میں ان کو پلاتے ہیں اور امر بالمعروف کا ادنیٰ درجہ بھی نہیں کرتے کہ دل ہی سے ان سے نفرت کریں' معلوم نہیں آج کے مسلمانوں پر اور کیا عذاب اترنے والا ہے' یا اللہ! بچا تو ارحم الرحمین ہے اور اب کیا عذاب عام مسلمانوں پر نہیں ہے کہ ان کی دولت چھن گئی حکومت خاک میں مل گئی۔

٣٧٠٦- (٤٦) وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ۔ (النسائى فى السنن ٧/ ١٦١ الحديث رقم ٤٢٠٩ واحمد فى المسند ٤/ ٣١٤)

احمد اور نسائی نے طارق بن شہاب سے اس حدیث کو روایت کیا۔

٣٧٠٧- (٤٧) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَّسِيَ ذَكَّرَهٗ وَ اِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَ اِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَّسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ))۔ (رواه ابوداؤد والنسائى) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٩٣٢ والنسائى الحديث رقم ٤٢٠٤)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت اللہ تعالیٰ کسی امیر (حکمران) کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے ❶ تو اس کے لیے سچا وزیر بناتا ہے کہ اگر وہ (امیر) بھول ❷ جائے تو یہ (وزیر) اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کے علاوہ کا ارادہ فرماتا ہے ❸ تو اس کے لیے بناتا ہے برا وزیر اگر وہ بھول جاتا ہے تو یہ اس کو یاد نہیں دلاتا اگر یاد رکھتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ کہ وہ دنیا اور آخرت میں اچھا ہو۔ ❷ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم۔ ❸ یعنی برائی کا۔

٣٧٠٨- (٤٨) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ الْاَمِیْرَ اِذَا ابْتَغَی الرِّیْبَةَ فِی النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ))۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٨٩ واحمد فی المسند ٦/ ٤)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تحقیق جس وقت امیر (حکمران) لوگوں میں شک کی بات ڈھونڈتا ہے تو اس وقت وہ ان کو خراب کرتا ہے۔“ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٣٧٠٩- (٤٩) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَّهُمْ))۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٨٨ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٩٦٥٩)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”کہ تو جس وقت لوگوں کے عیوب کے تلاش کرنے میں چل پڑے گا تو ان کو خراب کرے گا۔“ ❶ (بیہقی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سچ ہے چاہ کنارا چاہ درپیش‘ جو بادشاہ اپنی رعیت پر بدگمان ہو کر ان کے احوال کی ٹوہ میں لگ جاتا ہے تو وہ رعیت اپنے بادشاہ کی دشمن ہو جاتی ہے‘ غرض جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا عیب اس کو ذلیل کرنے کے لیے فاش کرتا ہے تو وہ اس سے بڑھ کر عیب میں گرفتار ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر ذلیل اور خوار ہوتا ہے‘ اللہ تعالیٰ بچائے اور یہ مضمون صاف ایک دوسری حدیث میں موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی شرم کی بات چھپائے‘ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی شرم چھپائے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی شرم کی بات کو پھیلائے گا اللہ تعالیٰ اس کی شرم کی بات کو پھیلائے گا‘ یہاں تک کہ اس کو ذلیل کرے گا اسی کے گھر میں اور یہ امر مجرب ہے۔

٣٧١٠- (٥٠) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((کَیْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِیْ یَسْتَاْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَیْءِ)) قُلْتُ اَمَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَیْفِیْ عَلٰی عَاتِقِیْ ثُمَّ اَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰی اَلْقَاكَ قَالَ ((اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی خَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتّٰی تَلْقَانِیْ))۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٧٥٩ واحمد فی المسند ٥/ ١٨٠)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میرے ❶ بعد ایسے سرداروں (حکمرانوں) کے ساتھ کیسا سلوک کرو گے جو اس فئے کو اختیار کر لیں گے‘ میں نے کہا خبردار! اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اپنے کاندھے پر تلوار رکھ لوں گا پھر میں اس کو ماروں گا یہاں تک کہ میں آپ کے ساتھ آ ملوں‘ آپ نے فرمایا کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں تو صبر کر حتی کہ تو مجھ سے ملاقات کرے۔“ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنے تصرف میں لائیں گے اور جن کا فئے میں حق ہے ان کو نہیں دیں گے' غنیمت اور فئے میں فرق یہ ہے کہ جو مال لڑائی سے ہاتھ لگے وہ غنیمت ہے' اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور بقایا چار حصے لشکر میں تقسیم کر دیئے جائیں اور وہ مال جو بغیر جنگ کے ہاتھ لگا تو وہ فئے ہے' وہ سارے کا سارا مسلمانوں کے خزانہ میں جمع کر دیا جائے اور مسلمانوں کے ضروری کاموں میں اس کو خرچ کیا جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٧١١- (٥١) عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ إِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((اَلَّذِيْنَ إِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ وَإِذَا سُئِلُوْهُ بَذَلُوْهُ وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ۔)) (احمد فی المسند ٦/ ٦٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانتے ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سائے کی طرف کون سبقت کرنے والے ہیں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''سبقت کرنے والے وہ لوگ ہیں کہ جب ❶ حق (کا حکم) دیا جاتا ہے تو قبول کرتے ہیں اور جب سوال کئے جاتے ہیں' اسی حق کو خرچ کرتے ہیں' اور لوگوں کے لیے اپنی ذات کی طرح کا حکم کرتے ہیں۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی امام عادل کو جب رعیت میں عدل کرنے کی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ قبول کرتے ہیں اور جب ان سے کوئی اپنا حق طلب کرے تو اس کے دینے میں دریغ نہیں کرتے اور جو اپنے لیے چاہتے ہیں رعیت کے لیے بھی وہی چاہتے ہیں۔

٣٧١٢- (٥٢) وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((ثَلَاثَةٌ اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِى الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدْرِ))۔ (احمد فی المسند ٥/ ٩٠)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تین چیزوں کی وجہ سے میں اپنی امت پر ڈرتا ہوں ستاروں کے ذریعے بارش مانگنا' ❶ بادشاہ کا ظلم کرنا اور تقدیر کا جھٹلانا۔'' ❷ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حقیقت میں یہ کفر کی رسم ہے جو اس امت میں جاری ہے عوام کی اکثریت اعتقاد نجوم میں گرفتار ہے اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس اعتقاد والے کو حدیث قدسی میں کافر فرمایا گیا ہے حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہو چکی تھی' تو آپ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ پروردگار نے کیا فرمایا: انہوں نے عرض کیا' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہے'' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: میرے بندوں میں بعض کی صبح ایمان پر ہوئی اور بعض کی کفر پر' تو جس نے کہا کہ بارش اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان لایا اور جس نے کہا کہ ستاروں کی گردش کی وجہ سے بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرتے ہوئے ستاروں پر ایمان لایا۔ ❷ وہ کہتے ہیں' تقدیر نہیں ہے' جو کچھ بھی ہے ساتھ فعل اور پیدا کرنے بندوں کے ہے جیسے کہ مذہب قدریہ ہے۔

٣٧١٣- (٥٣) وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((سِتَّةَ اَیَّامٍ اَعْقِلْ یَا اَبَاذَرٍّ مَا یُقَالُ لَكَ بَعْدُ)) فَلَمَّا كَانَ الْیَوْمُ السَّابِعُ قَالَ ((اُوصِیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فِی سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِیَتِهِ وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ اَحَدًا شَیْئًا وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ۔)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ٥/ ١٧٢)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر! چھ دن تک یہ بات سمجھ لے اس کے بعد تمہیں نہ کہی جائے گی تو جب ساتواں دن ہوا تو آپ نے فرمایا: ”میں تجھے ظاہر اور باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور جس وقت تو برائی ❶ کرے تو نیکی کر اور کسی سے کچھ نہ مانگ ❷ اگرچہ تیرا کوڑا اگر پڑے اور تو کسی کا امین (امانت دار) نہ بن۔“ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس نیکی کر کیونکہ نیکی برائی کو مٹا دیتی ہے اور اس کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ ❷ اور نہ مانگ کسی سے اور یہی وصیت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کو ان کا یہ حال تھا کہ اگر ان کا کوڑا سواری پر سے گر پڑتا تو کسی سے یوں نہ کہتے کہ میرا کوڑا اٹھا دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے، یہ بڑا اعلیٰ درجہ ہے، حالانکہ اس قسم کا سوال مباح ہے مگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان بڑی تھی، انہوں نے مطلق سوال ہی کو مخلوق سے چھوڑ کر صرف خالق سے سوال کرنا ہی کافی سمجھا۔

٣٧١٤- (٥٤) وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ ((مَا مِنْ رَجُلٍ یَلِی اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَغْلُوْلًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَدُهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ اَوْ اَوْبَقَهٗ اِثْمُهٗ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَاٰخِرُهَا خِزْیٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ))۔ (احمد فی المسند ٥/ ٢٦٧)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کوئی مرد نہیں جو دس یا اس سے زیادہ لوگوں کا حاکم بنتا ہے مگر وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ گردن سے چمٹا ہوگا (اب) اس کو نیکی چھڑائے گی یا اس کا گناہ اس کو ہلاک کرے گا، اول ملامت ❶ ہے اور اس کے درمیان ❷ میں پشیمانی اور اس کے آخر میں قیامت کے دن رسوائی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو لوگ لعن کرتے ہیں کہ ایسا اور ویسا کیا۔ ❷ اور اس کے درمیان پشیمانی ہے کہ کہتا ہے میں نے کیوں اختیار کی اور اس آفت میں پڑا اور ڈرتا ہے معزول ہو جانے سے اور آخرت کی جو رسوائی ہے وہ علیحدہ۔

٣٧١٥- (٥٥) وَعَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((یَامُعَاوِیَةُ اِنْ وُلِّیْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ)) قَالَ فَمَازِلْتُ اَظُنُّ اَنِّیْ مُبْتَلًی بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ابْتُلِیْتُ۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے معاویہ اگر تو کسی کام کا سردار کیا جائے پس ڈرنا اللہ تعالیٰ سے اور انصاف کرنا“ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، پس میں ہمیشہ گمان کرتا رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے میں کسی کام میں گرفتار کیا جاؤں گا یہاں تک ❶ کہ میں گرفتار کیا

گیا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میری قسمت میں حکومت ہوئی' سبحان اللہ کیا قدرت ہے اللہ تعالیٰ کی' ایک زمانہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایسا تھا کہ مفلس قلاش تھے ایک پیسہ بھی پاس نہ تھا' پھر چند ہی روز کے بعد حق تعالیٰ نے ان کو اتنی بڑی بادشاہت دی کہ روم' شام' ایران' عرب' مصر سب ان کے زیر نگیں تھے وتعز من تشآء وتذل من تشآء۔

٣٧١٦- (٥٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِيْنَ وَ اِمَارَةِ الصِّبْيَانِ۔)) (رَوَى الْاَحَادِيْثَ السِّتَّةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ فِيْ دَلَآئِلِ النُّبُوَّةِ۔) (احمد فی المسند ٢/ ٣٢٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ ستر برس کی برائی سے اور ❶ لڑکوں کی امارت سے پناہ پکڑو۔'' ان چھ احادیث کو احمد نے روایت کیا ہے اور بیہقی نے حدیث معاویہ رضی اللہ عنہ دلائل النبوت میں روایت کی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں بھی یزید اور مروان کی اولاد کی حکومت کی طرف اشارہ ہے۔

٣٧١٧- (٥٧) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ))۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٣٧٢٩)

یحیٰ بن ہاشم نے نقل کیا یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جیسے ❶ تم ہو گے ویسے ہی تم پر سردار بنائے جائیں گے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر اچھے عمل کرو گے تو اچھے حاکم ہوں گے اور اگر برے عمل کرو گے تو برے حاکم ہوں گے۔

٣٧١٨- (٥٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ يَأْوِیْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَ عَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَ عَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ))۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٧٣٦٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بادشاہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا سایہ ❶ ہے اس کی طرف ہر مظلوم بندہ ٹھکانا پکڑتا ہے پس جس وقت وہ عدل کرتا ہے تو اس کو ثواب ہوتا ہے اور رعیت پر شکر کرنا واجب ہوتا ہے اور جب ظلم کرتا ہے تو اس پر گناہ ہوتا ہے اور رعیت پر صبر کرنا لازم ہے۔''

فوائد الحدیث: ❶ طیبی رحمہ اللہ نے کہا یہ تشبیہ ہے اور جملہ یاوی الخ اس کا بیان ہے یعنی جیسے کہ لوگ سورج کی گرمی کی وجہ سے سایہ کی ٹھنڈک میں سکون حاصل کرتے ہیں اسی طرح عدل کی غدنڈک میں ظلم کی گرمی سے آرام پاتے ہیں اور دفع کرتا ہے وہ ایذا لوگوں سے جیسا کہ دفع کرتا ہے سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا ہے ساتھ سایہ کے محافظت وحمایت کے (کذا فی النہایہ) اور سائے کی

اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف بیت اللہ کی طرح بزرگی کے لئے ہے اور اشارہ ہے اس کی طرف کہ وہ سایہ دوسرے سایوں کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ ذیشان ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے اس لیے کہ وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ بنایا گیا ہے جو اس کے عدل و احسان کو بندوں میں پھیلاتا ہے۔

٣٧١٩- (٥٩) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ.)) (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ١٠٧٣٧)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے بندوں میں مقام و مرتبہ کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین آدمی نرمی کرنے والا عادل بادشاہ ہے اور قیامت کے دن مقام و مرتبہ کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین شخص سختی کرنے والا ظالم بادشاہ ہے۔“ (بیہقی)

٣٧٢٠- (٦٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ نَّظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُّخِيْفُهُ اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَ رِوَايَتُهُ ضَعِيْفٌ) (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٧٤٦٨)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف اس انداز سے دیکھے کہ اس کو ڈرائے ❶ (تو) اللہ اس کو قیامت کے دن ڈرائے گا۔“ (چاروں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیں اور حدیث یحییٰ کے بارہ میں فرمایا کہ یہ منقطع ہے اور یحییٰ کی روایت ضعیف ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جب ڈرانے پر یہ وعید ہے تو ظلم کا انجام تو ظلمات ہی ہوں گے ان احادیث میں بھی حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی کا بیان ہے۔

٣٧٢١- (٦١) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَ مَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ وَ اِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَ الرَّأْفَةِ وَ اِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَ لٰكِنْ اُشْغِلُوْا

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ❶ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں نہیں کوئی معبود مگر میں، مالک ہوں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں جو بادشاہ ہوئے بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور بندے جس وقت میری فرمانبرداری کریں، پھیر دوں گا میں ❷ بادشاہوں کے دل ان پر ساتھ رحمت و شفقت کے اور بندے جس وقت کہ میری نافرمانی کریں، پھیر دوں گا میں بادشاہوں کے دلوں ❸ کو ساتھ خفگی اور عذاب کے، پس پہنچائیں ❹ گے ان کو برے

اَنْفُسَکُمْ بِالذِّکْرِ وَ التَّضَرُّعِ کَیْ اَکْفِیَکُمْ))۔ (رَوَاهُ اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ) (ابو نعیم فی الحلیة ۲/ ۳۸۹)

عذاب' تم اپنے آپ کو بادشاہوں پر بددعا کرنے میں مشغول نہ کرو لیکن اپنے نفسوں کو ذکر اور زاری کے ساتھ ❺ مشغول کرو تا کہ کفایت کروں میں تم کو تمہارے بادشاہوں سے۔" (ابونعیم نے حلیہ میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ حدیث قدسی ہے۔ ❷ یعنی ظالموں کے دلوں کو۔ ❸ یعنی عادل بادشاہوں کے دلوں کو۔ ❹ یعنی ان کے بادشاہ۔ ❺ یعنی ذکر میرے کے اور زاری اور خواری کے درگاہ میری میں۔

بَابُ مَا عَلَی الْوُلَاةِ مِنَ التَّیْسِیْرِ

حاکموں پر آسانی ونرمی کے واجب ہونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۷۲۲- (۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ ((بَشِّرُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا))۔ (متفق علیه) (مسلم الحدیث رقم (٦/ ۱۷۳۲) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٣٥ واحمد والبخاری عن انس الحدیث رقم ٥٩ بنحوه)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنے کام کے لیے بھیجنے کا ارادہ ❶ کرتے تو فرماتے: "بشارت ❷ دو اور نہ ڈراؤ ❸ اور آسانی کرو اور دشواری میں نہ ڈالو۔" (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی کام پر حاکم بنا کر۔ ❷ یعنی لوگوں کو اجر وثواب کے ساتھ۔

❸ یعنی لوگوں کو عذاب الٰہی سے اس قدر نہ ڈراؤ کہ وہ رحمت الٰہی سے ناامید ہو جائیں اور یہ جو فرمایا آسانی کرو اور دشواری میں نہ ڈالو تو یہ اس لیے کہ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ہر وقت ڈراتے رہنا اچھا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے' اس طرح نابالغ لڑکوں اور نومسلموں اور گناہ گاروں پر آسانی کرنی چاہیے کیونکہ توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔

۳۷۲۳- (۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦١٢٥ ومسلم الحدیث رقم (٨- ۱۷۳٤) واحمد فی المسند ۳/ ۱۳۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو اور نہ نفرت دلاؤ۔" (بخاری' مسلم)

٣٧٢٤- (٣) وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ جَدَّهٗ اَبَامُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ ((یَسِّرَا وَلَاتُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦١٢٤ ومسلم الحدیث رقم ١٧٣٣ واحمد فی المسند ٤/ ٤١٢)

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے بھیجا ان کے دادا سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف اور فرمایا: ''آسانی کرو ❶ اور نہ مشکل کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاؤ اور آپس میں باتفاق ❷ کام کرو اور نہ اختلاف کرو۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ان تینوں احادیث کا مطلب یہ ہے کہ نرمی کرنی چاہئے تا کہ لوگ دین سیکھیں، بدخلقی اور سختی لازم نہیں کہ لوگ وحشت زدہ ہو جائیں۔ ❷ جب تک مسلمانوں کا اس پر عمل درآمد رہا تمام دنیا کے بادشاہوں کا پتہ مسلمانوں کے سامنے پانی ہوتا تھا، جب سے مسلمانوں نے اتفاق چھوڑا اقبال سے سخت ادبار آ گیا۔

٣٧٢٥- (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ الْغَادِرَ یُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦١٧٨ ومسلم الحدیث رقم (١٠- ١٧٣٥) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٧٥٦ والترمذی الحدیث رقم ١٥٨١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٧٢ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٤٢ واحمد فی المسند ١/ ٤١١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ نشان فلاں بن فلاں کی عہد شکنی کی ❶ علامت ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ ایسے آدمی کو مشہور کرنے کے لیے بازار میں جھنڈا گاڑتے اور دغابازی ہے جو وعدہ کرے پھر پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی، خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اس کی دغا بازی سے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کو نقصان پہنچتا ہے۔

٣٧٢٦- (٥) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُعْرَفُ بِهٖ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٣١٨٦ ومسلم الحدیث رقم ١٤-١٣٧٣٧ واحمد فی المسند ٣/ ٢٧٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''واسطے ہر عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک نشان ہوگا جس کی وجہ سے وہ پہچانا جائے گا۔'' (بخاری، مسلم)

٣٧٢٧- (٦) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ ((لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر عہد توڑنے والے کے لیے اس کی مقعد کے نزدیک ایک نشان ہوگا اور ایک روایت میں اس طرح ہے ''ہر عہد ❶

يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٥ـ ١٧٣٨)

توڑنے والے کیلئے قیامت کے دن ایک نشان ہوگا جو قیامت کے دن اس کے ہر غدر کے مطابق بلند کیا جائے گا خبردار! عوام کے امیر سے بڑھ کر کوئی عہد توڑنے والا نہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ان تینوں احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اس کو اللہ تعالیٰ سب کے سامنے شرمندہ کرے گا اور جھنڈا اسلئے ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو شرمندگی ہو یہ جو فرمایا اور کوئی دغاباز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم بن کر دغابازی کرے تو یہ اس لیے ہے کہ اس کی دغابازی سے ایک جہان کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف رعیت کی دغابازی کے اس سے ایک دو شخصوں کو نقصان ہوتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٧٢٨- (٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَ خَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَ خَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ)) فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِيُّ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ وَلِاَحْمَدَ ((اَغْلَقَ اللّٰهُ لَهُ اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ))۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٢٩٤٨ والترمذي الحديث رقم ١٣٣٢ واحمد في المسند ٤/ ٢٣١)

عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کسی امر میں سے کسی چیز کا ذمہ دار بنائے اور وہ مسلمانوں کی ضرورت کے وقت پردہ میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کے وقت پردہ میں ❶ رہے گا'' پس معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مقرر کر دیا۔ (ابوداؤد' ترمذی) ترمذی اور احمد کی ایک روایت میں ہے: ''بند کرے گا اللہ تعالیٰ دروازے آسمان کے نزدیک مطلب اور حاجت اور محتاجگی اس کی کے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کو اس کے مطلوب سے دور رکھے گا اور اس کی دعا قبول نہ کرے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٧٢٩- (٨) عَنْ اَبِي الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَّهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ وَلِّيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْذِي

ابوشماخ ازدی نے اپنے چچا کے بیٹے سے نقل کیا کہ وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ''جو شخص لوگوں کے کسی کام کا نگران بنایا گیا پھر اس نے مسلمانوں پر یا مظلوم پر یا پھر کسی ضرورت مند پر اپنا دروازہ بند کیا ❶ تو اللہ

الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ))۔ (البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٧٣٨٤)

تعالیٰ اس کی ضرورت کے وقت اپنی رحمت کے دروازے اس پر بند کر دے گا جبکہ اس کو اس کی رحمت کی سخت ضرورت ہو گی۔"

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنے پاس نہ آنے دیا' اس کو ضرورت کے وقت یا اس کی ضرورت پوری نہ کی۔

٣٧٣٠ - (٩) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَ لَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٧٣٩٤)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت وہ اپنے عاملوں کو کسی کام کے لیے بھیجتے تو ان سے اس بات پر عہد لیتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ❶ ہونا اور میدہ نہ کھانا اور باریک کپڑا نہ پہننا اور لوگوں پر ان کی ضرورت کے وقت اپنے دروازے بند نہ کرنا' اگر تم نے ان میں سے کوئی ایک کام کیا تو تم پر سزا واجب ہو جائے گی۔ ❷ پھر عمر رضی اللہ عنہ ان کو رخصت کرنے جاتے۔ (یہ دونوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ سبحان اللہ! امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس شرط کرنے میں کس قدر عدالت پسند تھے گویا ان کو رشوت ستانی اور خلق اللہ کو ستانے سے منع کیا اور اگر ترکی گھوڑی کی علت تکبر اور اترانا ہے تو وہ عربی گھوڑے پر سوار ہونے میں بھی موجود ہے اور میدہ کھانے اور باریک کپڑے پہننے سے منع کرنے میں گویا ان کو اسراف سے روکا اور دروازوں کے بند کرنے سے منع کرنے میں گویا مسلمانوں کی حاجت روائی کے نہ کرنے سے روکا۔ ❷ یعنی دنیا اور عقبیٰ میں اور یہی ظاہر ہے اور احتمال ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی طرف سے سرزنش کرنا مراد ہو کہ جو توبیخ اور معزول کرنے کے ساتھ۔ (مرقاۃ واللمعات)

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

منصب قضاء جج کی انجام وہی اور اس سے ڈرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٧٣١ - (١) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ))۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٧١٥٨ ومسلم الحديث رقم ١٦-١٧١٧

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (فرماتے ہوئے) سنا کہ: "کوئی حاکم دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔ ❶ " (بخاری' مسلم)

والترمذی الحدیث رقم ۱۳۳٤ والنسائی الحدیث رقم ۵٤۲۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۱٦)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب حاکم اور قاضی غصے میں ہو تو اس وقت فیصلہ نہ کرے' اس لیے کہ مقدمہ کا فیصلہ کرنے کیلئے عقل اور ہوش چاہیے' سچ اور جھوٹ کو جانے' اسی طرح جب بہت بھوکا ہو یا اس کا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو ایسی حالت میں بھی کسی مقدمہ کا فیصلہ کرنا درست نہیں کیونکہ پریشانی یا تھکاوٹ وغیرہ کی وجہ سے بعض اوقات انسان کے ہوش و حواس قائم نہیں رہتے۔

۳۷۳۲- (۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَفَلَهُ اَجْرٌوَاحِدٌ))۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۷۳۵۲ ومسلم الحدیث رقم (۱۵ـ ۱۷۱٦) والترمذی الحدیث رقم ۱۳۳٦ والنسائی الحدیث رقم ۵۳۸۱).

سیدنا عبداللہ بن عمرو اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت حاکم فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرے اور وہ درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے اور جس وقت فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرے پھر اس میں اس سے غلطی ہو جائے تو اس کے لیے ایک ثواب ہے۔'' ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث میں صاف مذکور نہیں اس کو اپنے قیاس سے غور کر کے نکالے تو مقررہ ثواب پائے گا' اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہیں اور اگر چوک گیا ہے اس میں تو ایک ثواب ہے بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۷۳۳- (۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ۔)) (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۸۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۲۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۰۸ واحمد فی المسند ۲/ ۲۳۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ لوگوں کا جج بنایا گیا تو وہ بغیر چھری کے ذبح ❶ کیا گیا۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بن مارے اس کی موت ہوئی' مطلب یہ ہے کہ فیصلے کرنا بڑے خطرے اور مواخذے کا کام ہے اور اس میں عاقبت خراب ہونے کا ڈر ہے' مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے' اسی لیے اگلے بزرگوں نے تکلیف اور ذلت گوارا کی' لیکن جج کا عہدہ نہ لیا' چنانچہ امام ابوحنیفہ کو منصور نے مارا اور قید کیا لیکن انہوں نے قاضی بننا قبول نہ کیا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

۳۷۳٤- (٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَآءَ وَسَاَلَ وُكِّلَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جج کا عہدہ طلب کرے اور سوال کرے (تو) وہ

اِلٰی نَفْسِہٖ وَ مَنْ اُکْرِہَ عَلَیْہِ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مَلَکًا یُّسَدِّدُہٗ۔)) (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجۃ)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۷۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۲٤ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۰۹)

اپنے نفس کی طرف سونپا جاتا ہے ❶ اور جس شخص کو زبردستی جج کا عہدہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر فرشتہ اتارتا ہے جو اس کو راہ راست پر رکھتا ہے۔'' ❷ (ترمذی' ابوداؤ' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد نہیں ہوتی۔ ❷ یعنی فیصلہ کے کاموں میں اور حق کی توفیق دیتا ہے۔

۳۷۳۵- (۵) وَ عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اَلْقُضَاۃُ ثَلَاثَۃٌ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَھُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھْلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ))۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۲٤۷۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۲۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۱۵)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں' ایک بہشت میں اور دو دوزخ میں' پس وہ شخص جو کہ بہشت میں ہے تو یہ وہ شخص ہے کہ جس نے حق کو پہنچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا اور جس شخص نے حق کو پہچانا اور فیصلہ کرنے میں ظلم کیا تو وہ دوزخ میں ہے اور جس شخص نے لوگوں میں جہالت کی بنا پر فیصلہ کیا تو ❶ وہ بھی دوزخ میں ہے۔'' (ابوداؤ' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کا مجتہد ہونا ضروری ہے اور مقلد کا قاضی ہونا صحیح نہیں ہے کیونکہ علم کا اطلاق نہیں ہوتا مگر مجتہد' برحق کا علم یعنی کتاب وسنت کا علم اسی کو ہوتا ہے اور مقلد تو کتاب اور سنت سے بے خبر ہوتا ہے صرف اپنے امام کا قول معلوم کر لیتا ہے اور مجتہد اس بات کا حکم کرے گا جو اس کو اللہ عزوجل دکھلائے' مقلد تو اپنے امام کے دکھلانے کے مطابق حکم کرے گا۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو نسائی' ترمذی اور حاکم نے بھی روایت کیا اور کہا کہ وہ صحیح ہے اور ابن حجرؒ نے اس حدیث کے تمام طرق کو ایک جداگانہ رسالہ میں جمع کیا لیکن حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اجتہاد ہی کافی نہیں' بلکہ حق کا علم یعنی یقین بھی ضروری ہے اور یہ حدیث علماء کے نزدیک تہدید اور تشدید پر محمول ہے انہوں نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ قضاء کے لیے صرف اجتہاد ہی کافی ہے اور اجتہاد تو ہمیشہ ظنی ہی ہوتا ہے کیونکہ اس میں خطا کا احتمال رہتا ہے اور دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ مجتہد اگر خطا بھی کرے گا تو اس کو ایک اجر ملے گا' یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے فصل اول میں گذر چکی ہے اس میں ہے کہ اگر اجتہاد ٹھیک ہوگا تو اس کو دو اجر ملیں گے۔

۳۷۳٦- (٦) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((مَنْ طَلَبَ قَضَآءَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی یَنَالَہٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُہٗ جَوْرَہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَ مَنْ غَلَبَ جَوْرُہٗ عَدْلَہٗ فَلَہُ النَّارُ۔)) (رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۷۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے مسلمانوں کے فیصلوں کے لیے جج کا عہدہ طلب کیا اور وہ اس کو مل گیا پھر اس کا عدل ظلم پر غالب آیا تو اس کے لیے جنت ہے اور وہ شخص جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب ہوگیا تو اس کے لیے دوزخ ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۷۳۷ - (۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ ((كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَآءٌ؟)) قَالَ اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ)) قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) قَالَ اَجْتَهِدُ رَأْيِيْ وَ لَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ.)) (رواه الترمذی و ابوداؤد و الدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۹۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۲۷ والدارمی الحدیث رقم ۱۶۸ واحمد فی المسند ۵/ ۲۳۰)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''کس طرح فیصلہ کرے گا تو جس وقت کہ تیرے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہو' انہوں نے کہا کہ میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا آپ نے فرمایا کہ اگر تو اس کو کتاب اللہ میں نہ پائے تو پھر؟ انہوں نے کہا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فیصلہ کروں گا آپ نے فرمایا: ''پس اگر نہ پائے تو سنت رسول اللہ میں تو؟'' انہوں نے کہا پھر میں اپنی عقل سے اجتہاد کروں گا اور غلطی نہیں کروں گا' معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اس اللہ کے لیے تعریف ❶ ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو اس چیز کی توفیق دی کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوئے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ قاضی کا مجتہد ہونا ضروری ہے' کیونکہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر اس میں نہ ملے گا تو حدیث کے موافق اور اگر اس میں بھی نہ ملے گا تو پھر اپنی رائے کے مطابق فیصلہ دوں گا' یہ بھی مجتہد کی شان ہے' مقلد تو نہ قرآن کو دیکھتا ہے نہ حدیث کو بلکہ وہ تو صرف قیاس پر عمل کرتا ہے اور اس کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ حکم کتاب و سنت میں موجود بھی ہے یا نہیں اور اگر مقلد دعویٰ کرے کہ اس نے اپنی رائے سے حکم دیا تو اس کا دعویٰ جھوٹا ہوگا کیونکہ وہ خود اقرار کرتا ہے کہ نہ وہ کتاب پہچانتا ہے نہ سنت اور سید علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر نے ایک مستقل رسالہ اجتہاد کے آسان ہونے کے باب میں لکھا ہے اور اہلحدیث کا مذہب یہی ہے۔

۳۷۳۸ - (۸) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَ لَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يَّتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ)) قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ. (رواه

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں میں نوجوان ہوں اور مجھے فیصلوں کے بارہ میں علم بھی نہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے دل کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا، جس وقت کہ تیرے پاس دو آدمی کوئی مقدمہ لائیں تو تو دوسرے فریق کی بات سنے بغیر پہلے فریق کے حق میں فیصلہ نہ

الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة)

کرنا' یہ زیادہ لائق ہے کہ تیرے لیے اس کے ساتھ فیصلہ ظاہر ہوگا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد پھر مجھے کسی بھی فیصلہ کرنے میں کبھی کوئی شک نہیں رہا۔ ❶ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کوئی شک نہیں رہا' یعنی اللہ جل جلالہ نے یہ برکت فرمائی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو علم لدنی عطا فرمایا یہاں تک کہ ارشاد ہوا اقضاکم علی اور عرب میں مثل مشہور ہوگئی قضیتہ و لا اباحسن لھا۔

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ ((اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِرَأْيِيْ)) فِيْ بَابِ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٨٢ والترمذی الحديث رقم ١٣٣١ وابن ماجه الحديث رقم ٢٣١٠ واحمد فی المسند ١/ ٨٣)

اس کے بعد ہم حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا جس کے الفاظ یہ ہیں (انما اقضی بینکم برأیی) باب اقضیہ اور شہادات میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٧٣٩- (٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِهِ اَلْقَاهُ فِيْ مَهْوَاةٍ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا))۔ (رواه احمد و ابن ماجة و البيهقی فی شعب الايمان) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٣١١ واحمد فی المسند ١/ ٤٣٠ والبيهقی فی شعب الايمان الحديث رقم ٧٥٣٣)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی حاکم نہیں کہ جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ فرشتہ اس کی گدی پکڑے ہوئے ہوگا پھر اگر اللہ تعالیٰ اس کو کہے کہ ڈال دے تو پھر وہ فرشتہ اپنا سر ❶ اٹھائے گا وہ اس کو چالیس برس کے گڑھے ❷ میں ڈال دے گا۔'' (احمد' ابن ماجہ اور بیہقی' شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ جل جلالہ کا حکم اس کے بارہ میں حاصل کرنے کے لئے۔

❷ یعنی چالیس سال تک وہ گرتا چلا جائے گا معاذ اللہ اس خندق کی گہرائی اس قدر ہوگی کہ چالیس سال تک اس کی تہہ میں پہنچے گا' حالانکہ اوپر سے نیچے کی طرف حرکت بہت تیز ہوتی ہے اور یہ رشوت ستان ظالم حاکم ہوگا۔

٣٧٤٠- (١٠) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَتَمَنّٰى اَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَةٍ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''البتہ لازمی آئے گا انصاف پسند جج پر قیامت کا دن' وہ اس دن آرزو کرے گا کہ کاش اس نے دو آدمیوں کے

قَطُّ)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦/ ٥٦)

درمیان ایک کھجور کا فیصلہ بھی نہ کیا ہوتا۔'' ❶ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہرگز جو شے قلیل اور حقیر ہے چہ جائے کہ قاضی ظالم ہو اور چہ جائے کہ فیصلہ زیادہ چیز میں ہو۔

٣٧٤١ - (١١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ يَجُرْفَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ.)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِیْ ((رِوَايَةٍ فَاِذَا جَارَ وُكِّلَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ)). (الترمذی الحدیث رقم ١٣٣٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣١٢)

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ❶ ہے جب تک کہ وہ ظلم نہیں کرتا' پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ الگ ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان ہمیشہ رہتا ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) (اور ایک روایت میں ہے: ''پس جب قاضی ظلم کرتا ہے تو اس کو اس کے نفس کی طرف سونپ دیا جاتا ہے۔'')

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کی توفیق اور تائید قاضی کے ساتھ ہوتی ہے جب تک ظلم نہ کرے اور ظلم یہ ہے کہ عدل نہ کرے رشوت لے۔

٣٧٤٢ - (١٢) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُوْدِيًّا اِخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ فَرَاَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِیِّ فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِیُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدُّرَّةِ وَ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَقَالَ الْيَهُوْدِیُّ وَاللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِی التَّوْرَاةِ اَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِیْ بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَاتَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَاوَتَرَكَاهُ. (رواه مالك) (الموطا الحدیث رقم ٢ من كتاب الاقضية)

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ لائے' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ یہودی حق پر ہے تو آپ نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا یہودی نے آپ سے کہا اللہ کی قسم آپ نے صحیح فیصلہ کیا ہے پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ایک درہ مارا ❶ اور فرمایا: کس چیز ❷ نے معلوم کروایا تجھ کو' یہودی نے کہا قسم ہے اللہ کی! تورات میں لکھا ہے کہ نہیں کوئی قاضی کہ جو حق کے ساتھ فیصلہ کرے مگر ہوتا ہے دائیں اس کے فرشتہ اور بائیں اس کے فرشتہ کہ مضبوط کرتے ہیں دونوں فرشتے اس کو اور توفیق دیتے ہیں اس کو حق کی جب تک کہ قاضی حق پر ہوتا ہے پس جس وقت قاضی حق کو چھوڑتا ہے تو چڑھ جاتے ہیں وہ اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خوشامد بری معلوم ہوئی' کیونکہ انہوں نے اللہ کے لیے فیصلہ کیا نہ یہ کہ لوگ تعریف کریں۔ ❷ کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو' یہ یہودی کو تو معلوم تھا کہ حق کس طرف ہے کیونکہ وہ صاحب مقدمہ تھا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ تجھے کس طرح معلوم ہوا ذہن نشین نہیں ہوتا مگر ایک روایت میں ہے کہ یہودی نے یہ کہا اللہ کی قسم! دو فرشتے جبریل اور میکائیل تمہاری زبان

پر بات کرتے ہیں اور تمہارے دائیں بائیں ہیں (اس پر) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے درے سے مارا اور کہا تجھے کس طرح معلوم ہوا تو اس صورت میں یہ سوال صحیح ہوگا۔

۳۷۴۳- (۱۳) وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مَاتَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَ قَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا)) فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی الحدیث رقم ۱۳۲۲)

ابن موہب سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں کے درمیان قاضی بن جاؤ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المومنین اس کام سے مجھے معاف رکھیے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا تم اس کو مکروہ کیوں سمجھتے ہو جبکہ تمہارے والد فیصلہ کرتے تھے اور تحقیق تھے ❶ باپ تمہارے حکم کرتے' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص قاضی بنے تو وہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے تو ❷ لائق ہے کہ پھرے اس سے برابر برابر'' اس کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے اس معاملہ میں کوئی گفتگو نہ کی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی۔ ❷ کہ نہ فائدہ اور نہ نقصان نہ ثواب پائے اور نہ عذاب۔

۳۷۴۴- (۱۴) وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا اَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ لَوْاَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْاَشْكَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَاَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنِّيْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسْاَلُهُ وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيْمٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ)) وَ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تَجْعَلَنِيْ قَاضِيًا فَاَعْفَاهُ وَ قَالَ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا۔

رزین کی ایک روایت میں ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المومنین! میں دو آدمیوں کے درمیان ❶ فیصلہ نہیں کروں گا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارے والد فیصلے کرتے تھے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میرے باپ پر کوئی مشکل ہوتی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز مشکل ہوتی تو آپ پوچھتے جبرائیل علیہ السلام سے اور میں اس شخص کو نہیں پاتا کہ اس سے پوچھوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ''جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگے تو پناہ لی اس نے بڑی ذات کے ساتھ'' اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو'' اور میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ آپ مجھے جج مقرر کریں پس سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو

معاف کیا اور کہا کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا۔ ❷ (رزین)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ قضاء کا کام بڑے خطرے اور مواخذے کا کام ہے اور فصل ثانی کی پہلی حدیث میں گذرا کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا' یعنی بن مارے اس کی موت ہوئی اور نبی ﷺ اس شخص کو حاکم نہ بناتے جو حکومت کی درخواست کرتا اور فرماتے ہم اس کو کبھی کام نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے' سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے جب حکومت طلب کی' تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! تو ناتواں ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور اللہ تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن اس کام سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں' مگر جو اس کے حقوق ادا کرے اور راستی سے کام کرے اور ایک روایت میں ہے: اے ابوذر! میں تجھ کو ناتواں پاتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں مت حکم کر دو آدمیوں کے بیچ' مت بندوبست کر یتیم کے مال کا۔ حاصل یہ کہ قضا کا عہدہ بڑے خطرے اور مواخذے کا کام ہے اور اس میں آخرت کے خراب ہونے کا ڈر ہے' مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے' اسی لیے بہت بزرگوں نے تکلیف گوارا کی اور قضاء کا عہدہ نہ لیا۔

❷ مبادا اور بھی قبول نہ کریں اور انتظام میں خلل آئے۔

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

حکام کو تنخواہ اور ہدایا و تحائف دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٧٤٥- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ۔)) (رواه البخاری)

(البخاری الحدیث رقم ٣١١٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو نہیں دیتا ❶ اور تم سے نہیں روکتا میں تقسیم کرنے والا ہوں' میں (چیز کو) وہاں رکھتا ہوں جس جگہ حکم کیا گیا ہوں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مال تقسیم کیا' بعض لوگوں نے زیادہ مانگا تو اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا میری طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

٣٧٤٦- (٢) وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٣١١٨)

سیدہ خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کتنے آدمی کہ اللہ تعالیٰ کے مال میں ناحق ❶ تصرف کرتے ہیں پس قیامت کے دن ان کے لیے آگ ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ناحق لوٹتے کھاتے ہیں حالانکہ بیت المال سے سوائے مستحقین کے کسی اور کو لینا درست نہیں ہے۔

۳۷۴۷- (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ أَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُوْنَةِ أَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَأْكُلُ اٰلُ أَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۰۷۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو کہا میری قوم جانتی ہے کہ کاروبار میرے اہل کے خرچ کے لیے کافی ہے ❶ اور مسلمانوں کے کام کا ذمہ دار بنایا گیا ہوں پس اب ابوبکر کے اہل و عیال اس بیت المال سے کھائیں گے ❷ اور ابوبکر مسلمانوں کے لیے اس مال میں کام کرے گا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میرا ایسا پیشہ ہے کہ اس میں میرے عیال کا خوب طرح سے گذارا چلتا ہے۔ ❷ سبحان اللہ صحابہ کی ایمانداری اور اللہ تعالیٰ کے ڈر کو دیکھیے کہ کھانے پینے کے لیے لوگوں سے اجازت لیتے ہیں اور آج ہمارے زمانہ کے حکمران ایسے ہیں کہ رشوت ستانی' خیانت' دغابازی اور نمک حرامی کا بازار ان لوگوں نے خوب گرم کر رکھا ہے جب یہ کسی معمولی سے عہدہ پر فائز ہوتے ہیں تو تکبر اور غرور کے مارے ان کی گردن اکڑ جاتی ہے' یہ رعایا کو لوٹ گھسوٹ کر اپنا گھر بھرتے ہیں' شفقت کے نام سے واقف نہیں' انصاف پسندی ان سے کوسوں دور ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو خیبر کے یہودیوں کے پاس بٹائی کے لیے بھیجا تو انہوں نے ان کو رشوت کی پیش کش کی کہ آپ بٹائی میں کمی کر دیں لیکن انہوں نے نہیں مانا اور ٹھیک ٹھیک اندازہ کیا' تو اس وقت کے یہود نے کہا کہ ایسے ہی لوگوں سے آسمان اور زمین قائم ہے' سبحان اللہ' صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ حال کہ افلاس کی حالت میں بھی سچائی اور امانت داری کو نہ چھوڑا تب ہی تو اسلام کو یہ ترقی ہوئی اور ایک آج کا دور ہے کہ مسلمانوں کو ہزاروں لاکھوں کی آمدنی ہوتی ہے لیکن رشوت اور خیانت میں یکتائے روزگار کہلاتے ہیں' ترکی اور روس کی جنگ میں اور انگلش اور بادشاہ میسور کی جنگ میں اور بہت سی جنگوں میں مسلمان امیروں اور نوابوں اور جرنیلوں نے رشوت کھا کر اپنے ملک اور مالک کو تباہ کرایا' افسوس ہے ایسی مسلمانی پر اور ایسے مسلمانوں پر' ان سے تو کافر اچھے کہ اپنے ملک اور سلطنت کے خیر خواہ ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۳۷۴۸- (۴) وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ))۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۴۳)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو ہم نے کسی کام پر نگران بنایا اور ہم نے ❶ اس کو معاوضہ دیا' تو اس کے بعد اس نے کچھ بھی کیا ❷ تو وہ غنیمت میں خیانت ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کے کام کی نگرانی کی۔ ❷ یعنی اپنی تنخواہ سے زیادہ۔

۳۷۴۹- (۵) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۴۴ والنسائی الحدیث رقم ۲۶۰۴ واحمد فی المسند ۱/ ۵۲)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عامل ہوا تو آپ نے مجھے میرے عمل کی محنت دی۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۳۷۵۰ - (٦) وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرُدِدْتُّ فَقَالَ ((اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْكَ لَاتُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَ مَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَاغَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۳۳۵)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا پس جب چلا ❶ میں بھیجا ❷ پیچھے میرے بلانے کے لیے تو میں آپ کی طرف واپس آیا آپ نے فرمایا: "کیا تو جانتا ہے کہ میں نے طرف تیری آدمی کس لیے بھیجا ہے اس لیے کہ تو وہاں سے میری اجازت کے بغیر کچھ نہ لینا کیونکہ وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا (تو وہ) خیانت کی ہوئی چیز قیامت کے دن لائے گا میں نے یہی کہنے کے لئے تمہیں بلایا تھا پس اب تو اپنے کام پر جا۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تھوڑا سا۔ ❷ یعنی کسی کو۔

۳۷۵۱ - (٧) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْیَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ خَادِمٌ فَلْیَكْتَسِبْ خَادِمًا فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ مَسْكَنٌ فَلْیَكْتَسِبْ مَسْكَنًا۔)) وَ فِیْ رِوَایَةٍ ((مَنِ اتَّخَذَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ))۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹٤٥ واحمد فی المسند ٤/ ۲۲۹)

سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص ہمارا عامل ہو تو اسے چاہیے ❶ کہ وہ ایک بیوی حاصل کرے اگر اس کے پاس کوئی خام نہ ہو تو چاہیے کہ ایک خادم خریدے پس اگر ذاتی اس کے لیے گھر نہ ہو تو چاہیے کہ وہ گھر حاصل کرے۔" اور ایک روایت میں ہے: "جو شخص اس کے علاوہ کچھ لے تو وہ خیانت کرنے والا ہے۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حاصل یہ کہ تحصیلدار کو بیت المال میں سے اس قدر تصرف جائز ہے کہ اگر بیوی نہ ہو تو مہر دے کر نکاح کر لے اور اگر خادم نہ ہو تو ایک خادم خرید لے اور مکان نہ ہو تو رہنے سہنے کے واسطے مکان بنا لے۔

۳۷۵۲ - (٨) وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِّلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰی عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَهٗ فَهُوَ غَالٌّ یَاْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَكَ قَالَ ((وَمَا ذَاكَ)) قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ

سیدنا عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے کسی کام کا عامل بنایا جائے پھر وہ اس عمل سے حاصل کی ہوئی ایک سوئی ❶ یا اس سے کسی بڑی چیز کی خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن اس کو لائے گا پس کھڑا ہوا انصار میں سے ایک آدمی اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھ سے اپنا عمل (عہدہ

((وَاَنَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَهٗ وَ مَانُهِيَ عَنْهُ اِنْتَهٰى۔)) (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ اللَّفْظُ لَهٗ) (مسلم الحدیث رقم ۳۰۔ ۱۸۳۳) وابو داؤد الحدیث رقم ۳۵۸۱ واحمد فی المسند ۴/ ۱۹۲)

واپس) لے لیں آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے آپ (ﷺ) کو سنا' آپ ایسا اور ایسا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا: ''میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ جس کو ہم نے کسی کام پر عامل کیا تو اسے چاہیے کہ تھوڑا یا زیادہ جو کچھ بھی وصول ہوتا ہے لے آئے اور جو کچھ اس میں سے اسے دیا جائے اسے لے لے اور جس سے روکا جائے اس سے رک جائے۔ ❷ (مسلم) ابوداؤد اور الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حنین کے دن آپ نے اپنی انگلیوں کے درمیان اونٹ کا ایک بال تھاما (پکڑا) اور فرمایا: اے لوگو! یہ تمہاری غنیمتیں ہیں داخل کرو دھاگے اور سوئی کو بھی اور جو اس سے زیادہ ہو یا اس سے کم اس لیے کہ غنیمت کے مال میں چوری کرنا قیامت کے دن چوری کرنے والے پر عار اور عذاب ہوگا یعنی قیامت کے دن اس کی چوری ظاہر کی جائے گی تو لوگوں میں رسوائی ہوگی اس کا عذاب جداگانہ ہوگا اور جس قدر ذرا سی چیز ہو اس کی چوری جب کھلے گی تو مزید رسوائی ہے اس لیے مومن کو چاہیے کہ غنیمت کا تمام مال حاکم کے سامنے حاضر کرے اور ایک سوئی یا دھاگا بھی اپنے پاس رکھ نہ چھوڑے۔ ❷ باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانہ' فیکٹری کے کسی بھی ملازم کو مالک کی مرضی کے بغیر سوئی برابر بھی کوئی چیز اپنے استعمال میں لانا درست نہیں کیونکہ یہ صاف چوری ہے اور جس نے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو منہ دکھانا ہو تو وہ بیگانی چیزوں سے بچتا ہے اس کو آسان نہ سمجھے۔

۳۷۵۳- (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۸۰ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۳۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۱۳ واحمد فی المسند ۲/ ۱۶۴)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر لعنت ❶ کی ہے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رشوت وہ مال ہے جو غلط کو درست ثابت کرنے کے لیے دیا جائے' رشوت لینے والے پر لعنت کا ہونا تو ظاہر ہے کہ وہ رشوت لے کر اس فریق کی رعایت کرے گا جس سے رشوت کھائے گا اور دینے والے پر اس لیے کہ وہ دے دلا کر اس کو ظلم اور ناحق پر مائل کرے گا۔

۳۷۵۴- (۱۰) وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۳۳۶)

اس کو ترمذی نے سیدنا عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۷۵۵- (۱۱) وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ ((وَ الرَّائِشَ)) يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا۔ (احمد فی المسند ۵/ ۲۷۹ والبیهقی

احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور بیہقی نے زیادہ کیا کہ آپ ﷺ نے ''رائش پر'' لعنت کی یعنی وہ شخص کہ جو رشوت لینے اور دینے کے

فی شعیب الایمان الحدیث رقم ۵۰۰۳)

درمیان واسطہ بنے۔

۳۷۵۶- (۱۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ قَالَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ ((يَاعَمْرُو اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ لِاَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغَنِّمُكَ وَ اَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِّنَ الْمَالِ)) فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ وَ مَا كَانَتْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ قَالَ ((نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ))۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) وَرَوٰى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ وَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ((نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ))۔ (البغوی فی شرح السنۃ الحدیث رقم ۲۴۹۵ واحمد فی المسند ۴/ ۱۹۷)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام بھیجا کہ اپنے کپڑے اور ہتھیار پہن کر میرے پاس آ' (اور جب) میں آپ کے پاس ایا تو آپ وضو کر رہے تھے آپ نے فرمایا ''اے عمرو! میں نے تیری طرف اس لیے پیغام بھیجا کہ میں تجھے کسی (علاقہ کی) طرف بھیجوں' اللہ تعالیٰ تجھے سلامتی دے تو مال غنیمت لائے اور میں تجھے اس میں سے کچھ مال دوں تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میری ہجرت مال کے لیے نہ تھی' میری ہجرت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہے آپ نے فرمایا ''نیک آدمی کے لیے اچھا مال ❶ بہت ہی عمدہ ہے۔'' روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی احمد نے مانند اس کی' اور بیچ روایت احمد کے یوں ہے کہ فرمایا: ''اچھا ہے مال نیک واسطے مرد نیک کے۔''

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ مال حلال اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور انسان جو عبادات مالداری کی حالت میں کر سکتا ہے جیسے صدقہ' خیرات' مجاہدین کا سامان اور تعلیم دین وغیرہ' ان کا مفلسی میں ہونا ممکن نہیں' لیکن یہ ضروری ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مال حلال عنایت فرمائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خرچ کرے' خود پہنے دوسروں کو پہنائے' ناتے والوں اور دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ سلوک کرے' مدارس اور یتیم خانے' سرائیں' پل' مساجد' کنویں بنوائے' مسافروں اور مجاہدوں کے لیے سامان کا انتظام کرے اور جو مالدار اس طرح سے حلال مال کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں صرف کرتا ہے تو اس کا درجہ بہت بڑا ہے' مثل مشہور ہے ہم خرما و ہم ثواب۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایسے ہی تھے کہ وہ صدقہ اور خیرات بہت کرتے تھے' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ انہوں نے ہزار غلام آزاد کئے اور ہزار گھوڑے اللہ عزوجل کی راہ میں مجاہدین کو دیے اور اس کے ساتھ وہ دنیا کی حکومت اور عہدے سے نفرت کرتے تھے' جیسے اس سے پہلے باب کی فصل ثالث میں یہ گذرا' آپ نے نہ حکمرانی قبول کی اور نہ ہی جج کی کرسی' یہاں تک کہ یزید کے مرنے کے بعد آپ سے خلافت قبول کرنے کے لیے کہا گیا لیکن آپ نے انکار کیا۔ (رضی اللہ عنہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۷۵۷- (۱۳) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا))۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ کسی کی سفارش کرے اور وہ اس کے لیے تحفہ بھیجے وہ اس تحفہ کو قبول کرے تو وہ سود کے دروازوں میں سے بڑے دروازے پر آیا۔'' ❶ (ابوداؤد)

رقم ٢٤٩٥)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ رشوت ہے اس کو سود اس لیے فرمایا کہ یہ عوضانہ سے خالی ہے۔

بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

فیصلوں اور شہادتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٧٥٨- (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَآءَ رِجَالٍ وَ اَمْوَالِهِمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ))۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ فِيْ شَرْحِهٖ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَآءَ فِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَ الْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ))۔ (البخاری الحدیث رقم ٤٥٥٢ ومسلم الحدیث رقم ١/ ١٧١١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو صرف ان کے دعوے پر ہی دیا جائے ❶ تو پھر تو لوگ آدمیوں کے خون اور اموال کا دعویٰ کریں لیکن جس پر دعویٰ کیا جائے اس پر قسم ہے۔'' (مسلم) اور نووی کی شرح مسلم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیہقی کی روایت میں اسناد حسن یا صحیح سے' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوع کی زیادتی کے ساتھ ہے ''لیکن ثبوت مدعی کے ذمہ ہے اور قسم اس شخص پر ہے جو انکار کرے۔''

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر شرع میں مدعی سے گواہ طلب نہ ہوتے صرف دعویٰ کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو اکثر بے دین لوگ' لوگوں کے ناحق خون کر ڈالتے اور مال ہضم کرتے' اسی لیے شرع میں یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعویٰ کرے اور معتبر گواہ لائے تو جیت گیا اور اگر اس کے گواہ نہ ہوں تو مدعی علیہ قسم اٹھائے کہ مدعی جھوٹا ہے' تو مدعی ہار گیا اور اگر گواہ نہ ہوں اور مدعی علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعی علیہ ہار گیا اور مدعی جیت گیا۔

٣٧٥٩- (٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ((اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٤٥٤٩ ومسلم رقم (٢٢٠ـ ١٣٨)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز پر بند ہو کر ❶ قسم اٹھائے تو وہ قسم اٹھانے میں جھوٹا ہے تاکہ وہ قسم اٹھا کر ایک مسلمان کا مال لے لے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے ❷ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن کریم میں اتاری ہے کہ تحقیق وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر خریدتے ہیں

والترمذی الحدیث رقم ۳۰۱۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۲۳)

آخر آیت تک (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حاکم کی مجلس میں محبوس ہوکر۔ ❷ کیونکہ اس نے سخت قصور کیا ایک تو اپنے بھائی پر ظلم کیا اس کا مال ناحق مارا' دوسرے اللہ تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی کی' اس کا نام لے کر جھوٹ بولا' معاذ اللہ جب وہ غصے ہوا تو پھر کہاں ٹھکانا ہوگا۔

۳۷۶۰- (۳) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَ اِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((وَ اِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِنْ اَرَاكٍ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۲۱۸۔ ۱۳۷) والنسائی الحدیث رقم ۵۴۱۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۶۰۳ والموطا الحدیث رقم ۱۱ من کتاب الاقضية واحمد فی المسند ۵/ ۲۶۰)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا حق حاصل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے آگ واجب کی ہے اور اس پر جنت حرام کی ہے'' تو ایک شخص نے آپ سے کہا اے اللہ کے رسول! اگر چہ (حق) تھوڑی چیز ہو آپ نے فرمایا: ''اگر چہ پیلو ❶ کے درخت کا ٹکڑا ہو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بلکہ معمولی سی چیز کے لیے قسم اٹھانا اور بھی زیادہ سخت گناہ ہے اور اس حدیث میں جو آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے آگ واجب کی' تو امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کی دو طرح سے تاویل کرنی چاہئے' ایک تو یہ کہ حدیث محمول ہے اس شخص پر جو اس کام کو حلال جان کر کرے اور پھر اسی اعتقاد پر مر جائے تو وہ کافر ہے' ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا' دوسرا یہ کہ جہنم واجب ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ جہنم کا مستحق ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر سکتا ہے اور جنت حرام ہونے سے یہ غرض ہے کہ جب دوسرے جنتی جنت میں جائیں گے تو اس کو جانا نہ ملے گا اور یہ جو قید لگائی جو مسلمان کا حق مارے' تو اس سے یہ غرض نہیں کہ کافر ذمی کا حق مارنا حرام نہیں' بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی سخت وعید اسی کے حق میں ہے جو مسلمان کا حق مارے اور کافر ذمی کا حق مارنا بھی حرام ہے' لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس میں اتنا سخت عذاب ہو یہ تفسیر اس شخص کے مذہب پر ہے جو مفہوم مخالف کا قائل ہے' لیکن جو مفہوم مخالف کا قائل نہیں اس کو تاویل کی ضرورت نہیں ہے' اس سے امام مالک' امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء کے مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ حاکم کا حکم اس حق کو جو اس کا نہیں ہے مباح نہیں کرتا' مگر احناف کے نزدیک مباح کر دیتا ہے۔

۳۷۶۱- (۴) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَ اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَهٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَلَا یَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۶۹۶۷،

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں بھی آدمی ہوں اور تم میرے پاس اپنے مقدمے لاتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ کوئی تم میں سے اپنی دلیل کے ساتھ خوب تقریر کرنے والا ہو اور میں اس کی الفاظی سے متاثر ہو کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں' ❶ تو جس شخص کے لیے میں کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کو نہ لے

مسلم الحدیث رقم ٤-١٧١٣، ابوداؤد الحدیث رقم ٣٨٥٢، الترمذی الحدیث رقم ١٣٣٩، النسائی الحدیث رقم ٥٤٠١، ابن ماجه الحدیث رقم ٥٤٢٣ واحمد فی المسند ٦/ ٥٥)

کیونکہ میں اس کے لیے آگ کے ایک ٹکڑے کا حکم کر رہا ہوں۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کی قضا ظاہر میں نافذ ہوتی ہے نہ کہ باطن میں' یہی مذہب ہے' ائمہ ثلثہ کا' مگر احناف کے نزدیک معاملات میں جیسے نکاح' بیع' شراء' طلاق میں قاضی کا حکم باطن میں نافذ ہو جاتا ہے' احناف کا یہ قول احادیث صحیحہ کے برخلاف ہے' امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا اس پر اجماع ہے کہ حاکم کا حکم حرام کو حلال نہیں کر سکتا' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا' جس نے کہا کہ حاکم کا حکم ظاہراً اور باطناً نافذ ہو جاتا ہے تو اس کا یہ قول ان صحیح احادیث اور اجماع کے خلاف ہے' احناف کہتے ہیں اگر دو آدمیوں نے جھوٹی گواہی دے دی کہ فلاں مرد نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے اور قاضی نے طلاق کا حکم دیا تو وہ عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور دوسرے شخص کو اس سے نکاح کرنا جائز ہو جائے گا اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ یہ گواہی جھوٹی تھی' درحقیقت اس کے خاوند نے اس کو طلاق نہیں دی تھی' سبحان اللہ یہ عجیب مذہب' اور عجیب قول جس کی قباحتیں بے شمار ہیں آج کے دور میں جب کہ جھوٹ کا رواج ہو گیا ہے ہر شخص دوسرے کا مال اور ناموس' عدالت سے جھوٹ کے بل پر حاصل کر کے حلال کر لے گا اور بے فکری کے ساتھ مزے اڑائے گا آخرت کا بھی دغدغہ نہ ہوگا' اعاذ ناالله من ذلک۔

٣٧٦٢- (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٤٥٧ ومسلم الحدیث رقم ٥/ ٢٦٦٨ والترمذی الحدیث رقم ٢٩٧٦ والنسائی الحدیث رقم ٥٤٢٣ واحمد فی المسند ٦/ ٥٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت ناحق جھگڑنے والا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

٣٧٦٣- (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٣/ ١٧١٢ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٦٠٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٧٠ واحمد فی المسند ١/ ٣١٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی دوسرے گواہ کی جگہ اس سے قسم لے کر اس کے موافق فیصلہ کر دے۔

٣٧٦٤- (٧) وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ

سیدنا علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ ایک شخص حضر موت ❶ سے اور ایک شخص کندہ ❷ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ❸ حضرمی نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَ فِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ ((فَلَكَ يَمِيْنُهٗ)) قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ)) فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ ((لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ))۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحديث رقم (٢٢٣ـ ١٣٩) والترمذى الحديث رقم ١٣٤٠)

نے مجھ پر غلبہ کیا ❹ اور یہ میری زمین پر (زبردستی) قبضہ کرلیا کندی نے کہا وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے ❺ اس کا اس زمین پر کوئی حق نہیں نبی ﷺ نے حضرمی سے فرمایا: ''کیا تیرے پاس شاہد ہیں؟'' اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''تو پھر تیرے لیے اس کی قسم ہے ❻ حضرمی نے کہا' اے اللہ کے رسول! یہ شخص فاجر ہے یہ کسی بھی چیز کے بارہ میں قسم اٹھانے سے نہ ہی پرواہ کرتا ہے ❼ اور نہ ہی پرہیز کرتا ہے' آپ نے فرمایا تیرے لیے یہی ہے ❽ تو وہ چلا ❾ تاکہ قسم اٹھائے جب پیٹھ پھیری اس نے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو اس لیے قسم اٹھائے کہ ظلم سے اس کا مال کھائے تو یہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے بیزار ❿ ہوگا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یمن کا ایک شہر ہے۔ ❷ کندہ یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ ❸ یعنی جھگڑتے ہوئے۔ ❹ یعنی مجھ سے میری زمین چھین لی ہے۔ ❺ یعنی میرے قبضہ میں ہے۔ ❻ یعنی مدعا علیہ کی۔ ❼ یعنی سچ جھوٹ کی۔ ❽ یعنی قسم۔ ❾ پس چلا۔ یعنی کندی۔ ❿ بیزار ہوگا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ ان احادیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے: ایک یہ کہ قابض زیادہ حق دار ہے غیر قابض سے۔ دوسرا جب مدعا علیہ اور مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ پر قسم ہے۔ تیسرا یہ کہ گواہ مقدم ہیں قبضہ پر اور جس کے پاس گواہ ہوں تو چیز اس کو دلائی جائے گی بغیر قسم کے' چوتھا یہ اگر مدعا علیہ فاسق ہو تو پھر بھی اس کی قسم مقبول ہے اور مطالبہ اس سے ساقط ہو جائے گا' پانچواں یہ کہ اگر مدعی یا مدعا علیہ ایک دوسرے کو جھگڑے یا مقدمہ کے وقت ظالم یا فاجر کہیں تو مواخذہ نہ ہوگا۔

٣٧٦٥- (٨) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنِ ادَّعٰى مَالَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔)) (رواه مسلم)

(مسلم الحديث رقم (١١٢ـ ٦١) وابن ماجه الحديث رقم ٢٣١٩)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اس چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں تو وہ ہم میں سے نہیں اور اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے۔'' (مسلم)

٣٧٦٦- (٩) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَآءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٩ـ ١٧١٩)

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا نہ خبر دوں میں تم کو بہترین گواہ کے متعلق وہ ہے جو اس سے پہلے گواہی دے کہ اسے گواہی دینے کے لیے کہا جائے۔ ❶ (مسلم)

وابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۹٦ والترمذی الحدیث رقم ۲۲۹۵ وابن مالك الحدیث رقم ۳ من کتاب الاقضیة واحمد فی المسند ۵/ ۱۹۳)

فوائد الحدیث: ❶ بن مانگے گواہی دینا اس صورت میں افضل ہے جب اس کے علاوہ اور کوئی گواہ نہ ہو اور اس کی گواہی کے بغیر کسی کا حق تلف ہوتا ہو' اس لیے کہ غیر ضروری معاملات میں طلب سے پہلے گواہی دینا دین داری کی بات نہیں' چونکہ ان کی مذمت میں آیا ہے کہ میرے بعد وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بن مانگے گواہی دینے کو تیار ہوں گے اور اس سے اگلی حدیث میں بھی اس کی مذمت مذکور ہے۔

۳۷٦۷- (۱۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۳٦۵۱ و مسلم الحدیث رقم ۲۱۲/ ۲۵۳۳ و الترمذی الحدیث رقم ۲۳۰۳، ابن ماجه الحدیث رقم ۲۳٦۲ واحمد فی المسند ۱/ ٤٤۲)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین لوگوں کا دور ❶ میرا دور ہے پھر وہ ❷ لوگ جو کہ ان کے بعد آنے والے ہیں پھر وہ لوگ ❸ جو ان کے بعد آنے والے ہیں' پھر ایک ایسی قوم آئے گی کہ ان میں سے ایک آدمی کی گواہی اس کی قسم سے بڑھ جائے گی اور اس کی قسم اس کی گواہی سے بڑھ جائے گی۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم۔ ❷ یعنی تابعین رحمہم اللہ۔ ❸ یعنی تبع تابعین رحمہم اللہ۔

۳۷٦۸- (۱۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ نِ الْيَمِيْنَ فَاسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲٦٦٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک قوم پر قسم پیش کی تو اس قوم نے جلدی کی آپ نے حکم فرمایا کہ ان کے درمیان قسم اٹھانے کے بارہ میں قرعہ ڈالا ❶ جائے کہ ان میں سے کون قسم اٹھائے؟ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ صورت اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک چیز کا دو شخص دعویٰ کریں اور وہ چیز تیسرے کے پاس ہو اور وہ کہے کہ میں اصل مالک کو نہیں پہچانتا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ ان دعویداروں میں قرعہ ڈالیں اور جس کے نام قرعہ نکلے تو اس کو قسم دی جائے اور اس کے لیے اس چیز کا حکم کیا جائے' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔ (روضہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۳۷٦۹- (۱۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۳٤۱)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعی علیہ پر۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

۳۷۷۰- (۱۳) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِيْ مَوَارِيْثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ اِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ ((مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ)) فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ فَقَالَ ((لَا وَلٰكِنْ اِذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمَا صَاحِبَهُ))۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ((اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَاْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهِ))۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۸۴ واحمد فی المسند ٦/ ۲۳۰)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کے متعلق روایت کیا جو وراثت کے متعلق ❶ مقدمہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے پاس کوئی گواہ نہیں تھا مگر صرف ان کا دعویٰ ہی تھا❷ تو آپ نے فرمایا: ''جس شخص کے لیے میں فیصلہ کر دوں ❸ اور وہ اس کے بھائی کا حق ہو تو یاد رکھے کہ میں اس کے لیے آگ کے ٹکڑے کا فیصلہ کرتا ہوں' تو ان دونوں شخصوں نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ حق میرے ساتھی کے لئے ہے' تو آپ نے فرمایا: ''نہیں لیکن جاؤ تم تقسیم کر لو ❹ اور حق ڈھونڈو پھر قرعہ ڈالو' اور ہر ایک دوسرے کو معاف کر دے'' ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں تمہارے درمیان اس چیز کے بارہ میں کہ جس کے لیے مجھ پر وحی نہیں آئی اپنے قیاس سے فیصلہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایک نے دعویٰ کیا کہ یہ چیز میری ہے اور مجھے وراثت میں ملی ہے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی دعویٰ کیا۔ ❷ یعنی گواہوں کے بغیر صرف دعویٰ ہی تھا۔ ❸ یعنی اس کا حق نہ ہو اور جھوٹے گواہ پیش کر کے مقدمہ جیت لے اور میں اس کے حق میں حکم کروں۔ ❹ یعنی آدھا آدھا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۳۷۷۱- (۱٤) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَآبَّةً فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا دَآبَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ۲۵۰٤ والدار قطنی الحدیث رقم ۲۱)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کا دعویٰ کیا اور ہر ایک نے ان میں سے گواہ بھی پیش کیا کہ یہ جانور میرا ہے اور میرے ہاں پیدا ہوا ہے ❶ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کا فیصلہ اس شخص کے حق میں کیا کہ جس کے ہاتھ میں تھا۔'' (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی چھوڑا ہے اس پر نر اور تدبیر کی ہے اس کے جننے کی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دو شخص ایک چیز میں دعویٰ کریں اور وہ چیز ان دونوں میں سے ایک کے قبضے میں ہو اور دونوں گواہ پیش کریں تو قابض کے گواہوں کو ترجیح دی جائے گی۔

٣٧٧٢- (١٥) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَجُلَیْنِ اِدَّعَیَا بَعِیْرًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَیْنَ فَقَسَمَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمَا نِصْفَیْنِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ وَلِلنَّسَائِیِّ وَ ابْنِ مَاجَةَ اَنَّ رَجُلَیْنِ اِدَّعَیَا بَعِیْرًا لَیْسَتْ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَیِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمَا۔

(ابوداؤد الحدیث رقم ٣٦١٥ والنسائی الحدیث رقم ٥٤٢٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٣٠)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا پھر ہر ایک نے ان دونوں میں سے دو گواہ پیش کر دیئے تو ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا۔ (ابوداؤد) اور ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ ہے کہ دو آدمیوں نے اونٹ کا دعویٰ کیا اور ان دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہیں تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان اس کو تقسیم کر دیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابن مالک رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ اگر دو شخص ایک چیز کا دعویٰ کریں اور کسی کے پاس گواہ نہ ہوں یا دونوں کے پاس گواہ ہوں اور وہ چیز دونوں کے قبضہ میں ہو یا دونوں میں سے کسی کے قبضہ میں نہ ہو تو اس کو ان کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے۔

٣٧٧٣- (١٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلَیْنِ اِخْتَصَمَا فِیْ دَابَّةٍ وَ لَیْسَ لَهُمَا بَیِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِسْتَهِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ))۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٦١٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٤٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٨٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق دو آدمیوں نے ایک جانور کے بارہ میں جھگڑا کیا اور ان دونوں کے پاس گواہ بھی نہ تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم اٹھانے پر قرعہ ڈالو۔" ❶ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ صورت اس کی یہ ہے کہ جانور ایک تیسرے شخص کے پاس ہو اور دو شخص اس کا دعویٰ کریں، تیسرا شخص کہے، میں اصل مالک کو نہیں پہچانتا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک وہ جانور تیسرے کے پاس رہے گا اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں مدعیوں میں آدھا آدھا تقسیم کر دیں گے۔ اسی طرح اگر دو شخص ایک چیز کا دعویٰ کریں اور دونوں گواہ بھی پیش کریں اور ترجیح کی کوئی وجہ نہ ہو تو اس چیز کو دونوں میں آدھا آدھا تقسیم کر دیں گے، چنانچہ ابھی سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزرا کہ دو آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور دونوں نے گواہ بھی پیش کر دیئے تو آپ نے اس اونٹ کو دونوں میں آدھا آدھا تقسیم کر دیا اور ابن حبان رحمہ اللہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے سیدنا تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی رحمہ اللہ نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے۔ (روضہ)

٣٧٧٤- (١٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهٗ ((اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَمَالَهٗ عِنْدَکَ شَیْءٌ)) یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیِّ۔ (رواه

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے حلف لیا کہ تو اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں یہ کہ تیرے پاس مدعی کی کوئی چیز

ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٦٢٠)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

نہیں۔(ابوداؤد)

٣٧٧٥- (١٨) وَعَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اَلَكَ بَيِّنَةٌ)) قُلْتُ لَا قَالَ ((لِلْيَهُوْدِيِّ اِحْلِفْ)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفُ وَ يَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ((اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا)) اَلْاٰيَةَ (رواه ابوداؤد وابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٦٢١ و الترمذی الحدیث رقم ٢٩٩٦ و ابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٢٢ واحمد فی المسند ٥/ ٢١١)

سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری اور ایک یہودی شخص کے درمیان ایک مشترکہ زمین تھی‘ اس نے انکار کیا تو میں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تیرے پاس گواہ ہے؟“ میں نے عرض کیا نہیں‘ آپ نے یہودی سے فرمایا کہ: ”تو قسم اٹھا‘ میں نے کہا‘ اے اللہ کے رسول! یہ تو فوراً قسم اٹھا کر میرا مال لے جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ❶ اتاری: ”وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور قسموں کے ساتھ تھوڑی قیمت خریدتے ہیں“ آخر آیت تک (ابوداؤد‘ ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بیچ مثل اس قصہ کے‘ غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ ایسی صورت میں شریعت نے قسم ہی مقرر کی ہے لیکن جو جھوٹی قسم اٹھائے گا اس کا وبال اس کی گردن پر ہوگا۔

٣٧٧٦- (١٩) وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَ رَجُلًا مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ اِخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَرْضٍ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضِيْ اِغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْ هٰذَا وَهِيَ فِيْ يَدِهٖ قَالَ ((هَلْ لَّكَ بَيِّنَةٌ)) قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهٗ وَاللّٰهِ مَايَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِيْ اِغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْهُ فَتَهَيَّاَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَقْطَعُ اَحَدٌ مَّالًا بِيَمِيْنٍ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ)) فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضُهٗ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٦٢٢ واحمد فی المسند ٥/ ٢١٢)

انہی (اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص کندہ قوم سے اور ایک شخص حضرموت سے یمن کی ایک زمین کا مقدمہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے‘ حضرمی نے کہا اے اللہ کے رسول! میری زمین مجھ سے اس کے باپ نے چھین لی ہے اور اب وہ زمین ❶ اس کے قبضہ میں ہے آپ نے حضرمی سے فرمایا: ❷ ”کیا اب تیرے پاس گواہ ہے؟ اس نے کہا نہیں‘ لیکن میں اس سے اس طرح قسم اٹھواؤں گا کہ اللہ کی قسم وہ نہیں جانتا کہ یہ زمین میری ہے اس کے باپ نے مجھ سے چھین لی ہے تو کندی قسم اٹھانے کے لیے تیار ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم کے بدلہ میں کوئی شخص مال نہیں لیتا مگر وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے

گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ❸ ہوگا'' تو کندی نے کہا کہ زمین اسی کی ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اب اس کے قبضہ میں ہے۔ ❷ یعنی نبی ﷺ نے۔ ❸ یعنی بے برکت اور بے دلیل ہوگا اور فصل اول میں بروایت سیدنا علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ گذرا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور وہ اس کی طرف سے منہ پھیرے گا۔ اور فصل اول میں بروایت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ گذرا کہ جو شخص مجبور ہو کر قسم اٹھائے کسی مسلمان کا مال مارنے کے لئے اور وہ جھوٹا ہو تو اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذرا کہ جو کسی مسلمان کا حق مار لے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیا اور اس پر بہشت کو حرام کر دیا' معاذ اللہ' مسلمان کی حق تلفی کتنا بڑا گناہ ہے اور دوسرا یہ کہ جھوٹی قسم اٹھا کر' معاذ اللہ اس کی سزا یہی ہے کہ جنت سے محروم ہو اور جہنم میں جائے' اب چاہے حق تھوڑا سا ہو یا زیادہ ہر حال میں یہی سزا ہے کیوں کہ اس نے اسلام کے حق کو نہ پہچانا اور اللہ عزوجل کے نام مبارک کی عظمت نہ کی۔

٣٧٧٧- (٢٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ وَمَاحَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِيْ قَلْبِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی الحدیث رقم ٣٠٢٠ واحمد فی المسند ٣/ ٤٩٥)

سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے اور نہیں قسم اٹھائی کسی قسم اٹھانے والے نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قسم صبر کی' تو داخل کیا اس قسم میں مانند ❶ باز و مچھر کے (جھوٹ) مگر یہ کہ اس کے دل میں قیامت کے لیے ایک نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔'' ❷ (ترمذی)

(اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تھوڑا سا جھوٹ اور خیانت۔

❷ یعنی وہاں اس کا اس عالم میں ظاہر ہوگا اور قسم صبر سے یہ مراد ہے حاکم کی مجلس میں بند ہو کر قسم کھائے۔

٣٧٧٨- (٢١) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ اَوْوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ)) (رواه مالك' وابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٢٤٦ و ابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٢٥ والموطا الحدیث رقم ١٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میرے اس منبر کے پاس ❶ جھوٹی قسم اٹھاتا ہے خواہ وہ سبز مسواک پر ہو تو وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تیار کرتا ہے'' یا فرمایا: ''اس کے لیے آگ واجب ہوتی ہے۔'' (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی قسم متبرک مقام میں سخت گناہ ہے اگرچہ ہر جگہ جھوٹی قسم اٹھانا خود ایک سخت گناہ ہے اور بعض علماء نے کہا کہ مدعی کو اختیار ہے جہاں پر چاہے اور جن الفاظ سے چاہے مدعا علیہ سے قسم لے سکتا ہے اور بعض نے کہا صرف دار القضا میں قسم لے سکتا ہے اور وہ بھی اللہ عزوجل کے نام کی قسم اٹھانا ہی کافی ہے اور اس سے زیادہ کے لیے مدعی مدعا علیہ پر جبر نہیں کر سکتا۔

٣٧٧٩- (٢٢) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ ((عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ ((فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ۔)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٣٥٩٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٧٢)

سیدنا خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی پس جب فارغ ہوئے کھڑے ہوئے پھر فرمایا: ”جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر کی ❶ گئی“ یہ تین بار فرمایا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”پس تم بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو، ایک اللہ تعالیٰ کی طرف کے ہو کر، نہ کہ اس کے ساتھ شریک بنا کر۔“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شرک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا گناہ میں برابر ہیں اس لیے شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اس چیز کے ساتھ جھوٹ بولا جائے جو کہ حقیقت اس میں نہ پائی جائے، جھوٹی گواہی یہ ہے کہ کسی آدمی کے خلاف جھوٹ بولا جائے جبکہ حقیقت میں وہ بات اس میں نہیں جو اس پر جھوٹ بولا گیا۔

٣٧٨٠- (٢٣) وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ۔

(الترمذی الحدیث رقم ٢٣٠٠ واحمد فی المسند ٣٢١/٤)

احمد اور ترمذی نے ایمن بن خریم سے روایت کیا مگر ابن ماجہ نے مذکورہ آیت کا پڑھنا ذکر نہیں کیا۔

٣٧٨١- (٢٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَ لَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَ لَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ يَزِيْدُ بْنُ زِيَادِ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ)

(الترمذی الحدیث رقم ٢٢٩٨)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ اس شخص کی کہ جس کو تہمت کی وجہ سے حد ماری گئی ہو اور نہ دشمن کی اس کے بھائی پر اور نہ اس شخص کی کہ متہم ❶ ہو بیچ ولاء کے ورنہ قرابت دار کی اور نہ اس کی کہ جو ایک گھر والوں کے ساتھ قناعت ❷ کرنے والا ہو۔“ (ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی اس حدیث کا روایت کرنے والا منکر الحدیث

ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو آزاد کیا ہوا کسی کا ہے اور بنتا ہے کسی کا' اور اسی طرح اپنے کو منسوب کرنے والا طرف غیر باپ اپنے کی' ان دونوں کی گواہی منظور نہیں۔ ❷ یعنی جو شخص ایک گھر میں رہائش پذیر ہے اس کی شہادت اس گھر والوں کے فائدے کے لیے منظور نہیں ہے' اس طرح غلام کی شہادت اپنے سردار کے لیے اور باپ کی بیٹے کے لیے جائز نہیں ہے' اسی طرح شہادت اس شاہد کی جس کو شہادت سے کچھ نفع ہوتا ہو' مثلاً شفیع ایک گھر کے خرید ہونے کی گواہی دے یا مفلس کا دائن اس کے دین کی دوسرے شخص پر گواہی دے اور بھائی کی شہادت بھائی کے لیے' اسی طرح دوسرے اقارب کی گواہی بھی مقبول نہیں ہے۔ (روضہ)

۳۷۸۲- (۲۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَاذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ)) وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ۳۶۰۰ وابن ماجه الحديث رقم ۲۳۶۶ واحمد فی المسند ۲/ ۱۸۱)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ آپ فرمایا: ''خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ زنا کار مرد اور نہ زنا کار عورت کی اور نہ دشمن کی دشمن پر'' اور نبی ﷺ نے ایک گھر والوں کے ساتھ قناعت کرنے والے کی گواہی کو رد کیا ہے۔ (بوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۳۷۸۳- (۲۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ))۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ۳۶۰۲ وابن ماجه الحديث رقم ۲۳۶۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگلی کی گواہی بستی کے رہائش پر جائز نہیں۔ ❶ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ جنگل والے اکثر جاہل اور بے تمیز ہوتے ہیں اور شہادت کو اچھی طرح یاد نہیں رکھتے' بعض نے کہا یہ حدیث محمول ہے اس حالت پر جب کہ جنگل کا رہنے والا مجہول العدالت ہو' اہل حدیث کے نزدیک یہ ہے کہ جو شخص عادل نہ ہو تو اس کی شہادت مقبول نہیں ہے' اس لیے کہ قرآن میں ہے ﴿واشهدو اذوی عدل منکم﴾ اور بحر میں ہے کہ علماء کا فاسق کی شہادت قبول نہ ہونے پر اجماع ہے۔ غرض یہ کہ شہادت میں ضروری ہے کہ شاہد مسلمان ہو' آزاد ہو' مکلّف ہو یعنی عاقل' بالغ' عادل ہو' صاحب مروت ہو' متہم نہ ہو' اکثر کا یہی قول ہے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ ذمی کافر کی شہادت مطلقاً مقبول نہیں ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ آپس میں ذمیوں کی شہادت ایک دوسرے پر درست ہے' اسی طرح لڑکوں کی شہادت مقبول نہیں ہے مگر امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ جب لڑکے ایک دوسرے کو زخمی کریں تو ان کی شہادت لی جائے گی۔ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی منقول ہے لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف منقول ہے۔ (روضہ)

٣٧٨٤- (٢٧) وَعَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ))۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٦٢٧ واحمد فی المسند ٦/ ٢٥)

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرمایا تو اس نے جس کے خلاف فیصلہ کیا تھا واپس جاتے ہوئے کہا: ''کفایت کرتا ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ اور اچھا ہے کارساز'' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نادانی پر ملامت کرتا ہے لیکن تجھ پر ہوشیاری لازم ہے'' پس جس وقت ❶ غلبہ کرے تجھ پر کوئی چیز' تو تو کہہ کافی ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ اور وہ اچھا کارساز ہے۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی معاملہ مقدمہ میں ہار جیت ایک معمولی بات ہے اس پر اس کلمہ کہنے کے کیا معنی' اس کو تو وقت مغلوبیت امر مہم کے کہئے تلاعب نہ کرے' اس کی قدر سمجھے۔

٣٧٨٥- (٢٨) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٣٦٣٠ والترمذی الحديث رقم ١٤١٧ والنسائی الحديث رقم ٤٨٧٦)

بہز بن حکیم اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت ❶ میں قید کیا (ابوداؤد) اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نے یہ کہ' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی نے دعویٰ کیا اس پر کسی جرم کا اور جب اس کا جرم بالتحقیق ثابت نہ ہوا تو اس کو چھوڑ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قید کرنا بھی شریعت کا حکم ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٧٨٦- (٢٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يُقْعَدَ انِ بين يَدَيِ الْحَاكِمِ۔ (رواه احمد و ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٨٨)

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ مدعی اور مدعا علیہ کو حاکم کے روبرو بٹھایا جائے۔(احمد' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

❁❁❁

كِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٧٨٧- (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَقَامَ الصَّلَاةَ وَ صَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَفِیْهَا)) قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُبِهِ النَّاسَ قَالَ ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَابَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ كَمَابَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَ مِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ)) (رواه البخاری)

(البخاری الحدیث رقم ٢٧٩٠ واحمد فی المسند ٢/ ٣٣٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لایا اور قائم کی نماز اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں یا بیٹھا رہے اپنی جائے پیدائش پر۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کیا ہم لوگوں کو خوشخبری نہ دیں؟ آپ نے فرمایا: ❷ ”بہشت میں سو درجات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے اور دو درجات کے درمیان ایسا فرق ہے جیسا آسمان و زمین کے درمیان ہے پس جس وقت تم اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس مانگو کیونکہ وہ اوسط بہشت ہے اور بلند تر بہشتوں کے ہے اور اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اس سے نہریں جاری ہوتی ہیں۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ جہاد اسلام کا ایک رکن ہے جس کی فرضیت میں کسی کا اختلاف نہیں ہے لیکن وہ فرض کفایہ ہے ماں باپ کی اجازت سے اور اگر نیت خالص ہو تو اس سے سب گناہ مٹ جاتے ہیں یہ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے کہا ہے درر میں اور جہاد کی فضیلت میں بے شمار احادیث وارد ہیں جن میں سے ایک شمہ بیان مذکور ہے اور لوگوں نے اس باب میں مختلف رسائل لکھے ہیں اور جہاد ہر ایک بادشاہ اسلام کے ساتھ مل کر درست ہے خواہ بادشاہ نیک ہو یا فاسق غرض جہاد میں یہ قید نہیں ہے کہ امام یا بادشاہ صالح ہو کیونکہ سلف نے خلفاء بنی امیہ اور ظالموں کے ساتھ ہو کر جہاد کیا اور کسی نے ان پر انکار نہیں کیا۔ ❷ یعنی ہر چند کہ جہاد پر بہشت موقوف نہیں اور اصل نجات کے لیے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہے لیکن ہمت کو پست نہ کرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تا کہ فردوس پاؤ جس کے آگے سب بہشتیں پست ہیں۔

٣٧٨٨- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ❶ قیام

الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَايَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۷۸۷ ومسلم الحدیث رقم (۱۱۰ ـ ۱۸۷۸) والموطا الحدیث رقم ۱ من کتاب الجهاد)

کرنے والے روزہ دار اور اللہ تعالیٰ کی آیات تلاوت کرنے والے کی طرح ہے' وہ نہیں تھکتا روزے سے اور نہ نماز سے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آ جائے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مجاہد کو صیام اور قیام دائمی کا ثواب ملتا ہے۔

۳۷۸۹ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِهٖ لَايُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَانَالَ مِنْ اَجْرٍ وَّغَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۳٦ ومسلم الحدیث رقم (۱۰۳ ـ ۱۸۷٦) والنسائی الحدیث رقم ۵۰۲۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۳۹۱ والموطا الحدیث رقم ۲ من کتاب الجهاد واحمد فی المسند ۲/ ۱۱۷)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے ❶ جو اس کے راستہ میں جہاد کے لیے نکلا' میرے ساتھ ایمان لانے اور میرے انبیاء علیہم السلام کی تصدیق نے' یہ کہ میں اس کو واپس لوٹاؤں گا جب کہ اس کو ثواب اور غنیمت حاصل ہو گی یا میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خالص نیت والے غازی کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت میں گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لے کر اپنے گھر میں آیا' دونوں صورتوں میں اس کا بھلا ہے۔

۳۷۹۰ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُمَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَاتَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ.)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۷۹۷ ومسلم الحدیث رقم (۱۰٦ ـ ۱۸۷٦) والنسائی الحدیث رقم ۳۱۵۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۵۳ واحمد فی المسند ۲/ ۲۷۳)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر اس بات کا ڈر ❶ نہ ہوتا کہ ایمانداروں میں سے کافی لوگ ایسے ہیں کہ ان کے نفس خوش ہوتے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں اور میں سواری نہیں پاتا کہ میں ان کو اس پر سوار کروں میں کسی ایسے لشکر سے پیچھے نہ رہوں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جائے پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں جہاد کی فضیلت اور اپنے ساتھیوں کی رعایت رکھنے کا بیان ہے اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاد بھی عبادت ہے' کہ اس کے برابر دوسری کوئی عبادت نہیں ہے اور آپ ﷺ کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ ہر لشکر کے ساتھ خود بھی جہاد کو نکلا کریں لیکن خرچ کی دقت سے آپ مجبور تھے اور جب آپ نکلتے تو دوسرے بھی سب مسلمان بھی نکلتے اور اتنے آدمیوں کا سامان ہر وقت مشکل تھا۔

٣٧٩١- (٥) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا عَلَيْهَا))۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٢٨٩٢)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دن اللہ کی راہ میں چوکیداری ❶ کرنا بہتر ہے دنیا سے اور اس سے کہ جس پر دنیا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ رباط یہ ہے کہ دشمن کے مقابل ایک مقام میں اپنے گھوڑے باندھے اور ہر ایک فریق تیار ہو دوسرے سے لڑنے کے لیے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: اے لوگو! میں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث سنی اور میں نے اس کو تم سے صرف اس لیے بیان نہیں کیا کہ بخیلی کی میں نے تمہارے ساتھ اور تمہاری صحبت کے ساتھ اب اختیار ہے ہر شخص کو اس پر عمل کرے یا نہ کرے' میں نے سنا جناب رسول ﷺ سے آپ فرماتے تھے: ''جو شخص ایک رات بھی رباط کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو اس کا ثواب ایسا ہے جیسے ہزار راتوں کی عبادت اور روزوں کے برابر۔'' روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

٣٧٩٢- (٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا))۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٦٤١٥ ومسلم الحديث رقم (١١٣- ١٨٨١) واحمد في المسند ٥/ ٣٣٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک صبح کو یا ایک شام کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانا دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ آخرت کا کمتر ثواب تمام دنیا سے اس لیے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی ہے۔

٣٧٩٣- (٧) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّ قِيَامِهٖ وَ اِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَ اَمِنَ الْفَتَّانَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٦٣- ١٩١٣) والنسائي ٣٩ الحديث رقم ٣١٦٧ واحمد في المسند ٥/ ٤٤٠)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جہاد میں ایک دن اور رات کی چوکیداری کرنا ایک ماہ کے روزوں اور اس کی شب بیداری سے بہتر ہے اور اگر وہ ❶ مر جائے تو اس پر اس کے اس عمل کا جو کہ وہ کرتا تھا ثواب جاری رہتا ہے اور اس پر اس کا رزق جاری کیا جاتا ہے اور وہ منکر ونکیر کے خوف سے امن میں رہتا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہیں ہوتا اور قبر کے سوال د جواب کا کچھ کھٹکا نہیں رہتا۔

٣٧٩٤- (٨) وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابو عبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ))۔ (رواہ البخاری)

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گرد آلود ہونے والے پاؤں ❶ کو جہنم کی آگ نہیں چھوتی۔'' (بخاری)

(البخاری الحدیث رقم ٢٨١١ والترمذی الحدیث رقم ١٦٣٢ والنسائی الحدیث رقم ٣١١٦)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جہاد یا حج میں یا تمام عبادات میں' لیکن ''فی سبیل اللہ'' جہاد میں زیادہ تر مستعمل ہے۔

٣٧٩٥- (٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا۔)) (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٣٠ـ ١٨٩١) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٤٩٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کبھی بھی کافر اور اس کا مارنے والا دوزخ کی آگ میں جمع نہیں ہوتے۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا تو وہ مسلمان خلود دوزخ سے بچا رہا۔

٣٧٩٦- (١٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عَنَانَ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٢٥ـ ١٨٨٩) وابن ماجه الحدیث رقم ٣٩٧٧)

انہی (سیدنا ابوعبس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں میں سے بہترین معاش اس شخص کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑنے والا ہے جب کسی ڈر اور خوف کی آواز سنتا ہے تو گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر اس طرف نکل پڑتا ہے مارے جانے کی تلاش میں اور مرنے کے گمان کی جگہ میں موت کو ڈھونڈتا ہے یا وہ آدمی ہے کہ جو پہاڑ کی ان چوٹیوں میں سے کسی ایک چوٹی میں اپنی کچھ بکریاں لے کر زندگی گذار رہا ہے یا وادی کے ان نالوں میں سے کسی ایک نالہ میں نماز قائم کرتا ہے اور زکوۃ ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی بندگی کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جائے' نہیں ہے ❶ وہ لوگوں سے مگر بھلائی میں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہے وہ لوگوں سے مگر بھلائی میں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دو آدمیوں کو سب سے افضل بتایا ایک مجاہد جان نثار اور دوسرے گوشہ گیر عابد کو' گوشہ گیری میں ہزاروں فوائد ہیں' غیبت' حسد' حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہے' فراغت سے عبادت ہو سکتی ہے لیکن گوشہ گیری اس وقت بہتر ہے کہ جب اسلام ضعیف ہو جائے عالم میں شر و فساد پھیلے' درستی کی توقع باقی نہ رہے اور اگر ایسا نہ ہو تو لوگوں کے اندر رہنا افضل ہے چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں میں رہنا اور ان کی زیادتیاں سہنا گوشہ گیری سے افضل ہے۔

٣٧٩٧- (١١) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا۔)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٢٨٤٣ ومسلم الحدیث رقم (١٣٥ ـ ١٨٩٥) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٥٠٩ والنسائی الحدیث رقم ٣١٨٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٥٩ واحمد فی المسند ٤/ ١١٥)

سامان ❶ تیار کر دیا پس ❷ اس نے جہاد کیا اور جو کوئی غازی کے اہل میں خلیفہ ہو تو ❸ اس نے جہاد کیا۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سامان تیار کر دیا یعنی خود جہاد کو نہ گیا مگر کسی مجاہد کو جہاد کا سامان تیار کر دیا جیسے گھوڑا دیا سواری کو یا ہتھیار خرید دیا تلوار بندوق توپ وغیرہ یا کھانے پینے کا سامان دیا مجاہدین کو یا ان چیزوں میں مدد کی مجاہدین کی۔
❷ تو اس نے جہاد کیا یعنی غازی کے برابر ثواب پایا۔ ❸ تو اس نے جہاد کیا یعنی غازی کے برابر ثواب پایا۔

٣٧٩٨ - (١٢) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٣٩ ـ ١٨٩٧) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٤٩٦ والنسائی الحدیث رقم ٢٤٩٦ واحمد فی المسند ٥/ ٣٥٥)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجاہدین کی عورتوں کی حرمت بیٹھنے والوں پر ان کی ماؤں کی حرمت کی طرح ہے، نہیں کوئی شخص بیٹھنے والوں میں جو مجاہدین میں سے کسی مجاہد کا اس کے گھر والوں میں خلیفہ بنتا ہے اور وہ اس کے اہل میں خیانت کرتا ہے مگر قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو وہ مجاہد اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا تو تمہارا کیا خیال ہے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کو حق جانتے ہو یا تمہیں کچھ تردد ہے اور کیا وہ مجاہد کچھ نیکی چھوڑنے والا ہے؟ نہیں بلکہ سب ہی لے لے گا۔

٣٧٩٩ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَّخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٣٢ ـ ١٨٩٢) والنسائی الحدیث رقم ٣١٨٧ والدارمی الحدیث رقم ٢٤٠٢ واحمد فی المسند ٥/ ٢٧٤)

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی لایا اور کہا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن تیرے لیے اس اونٹنی کے بدلہ میں سات سو اونٹنیاں ہوں گی ❶ جو تمام کی تمام مہار کی ہوئی ہوں گی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ صحابہ کرام میں سے سیدنا علی مرتضیٰ، سیدنا ابو درداء، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا ابو امامہ باہلی، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا

جابر بن عبداللہ اور ابن الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سب سے روایت ہے' یہ تمام صحابہ حدیث بیان کرتے تھے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں یعنی مجاہدین کے لیے روپیہ اور خرچ بھیجے اور اپنے گھر بیٹھا رہے تو اس کو ہر روپے کے بدلے سات سو روپیہ کا ثواب ہوگا اور جو کوئی خود بھی جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور روپیہ بھی خرچ کرے تو اس کو ہر روپیہ کے بدلے سات لاکھ روپیہ کا ثواب ہوگا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَاللّٰـهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ ''اور اللہ تعالیٰ دگنا کر دیتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے'' اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔

۳۸۰۰- (۱۴) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِیْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ ((لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۳۷- ۱۸۹۶) واحمد في المسند ۲/ ۴۹)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لحیان کے قبیلہ ہذیل کی طرف لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''چاہیے کہ اٹھے ❶ ہر دو آدمیوں سے ایک اور جہاد کا ثواب ان دونوں کے درمیان مشترک ہوگا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر قوم میں سے آدھے آدمی جہاد کو جائیں اور آدھے آدمی مجاہدین کے گھرانوں کی خبر گیری کریں ثواب دونوں کو برابر ملے گا۔

۳۸۰۱- (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُّقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۷۲- ۱۹۲۲)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دین ہمیشہ قائم ❶ رہے گا مسلمانوں میں سے ایک جماعت قیامت تک اس دین پر لڑتی رہے گی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ اس گروہ سے مراد اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا پھر اور کون ہیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا مراد اہل سنت والجماعت ہیں اور جو اہلحدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں۔ آج کے دور میں یعنی چودھویں صدی میں اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ اللہ کی پناہ لیکن نبی ﷺ کا فرمانا غلط نہیں ہو سکتا' آج بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ باقی ہے جو محمدی لقب سے مشہور ہے' اہل توحید' اہل حدیث اور موحدین' یہ سب ان کے نام ہیں' یہ فرقہ قرآن وحدیث پر قائم ہے ہزار ہا فتنوں کے باوجود یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں بھی لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

۳۸۰۲- (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِیْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔)) (متفق عليه) (البخاری الحديث

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص اللہ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے جو کو اس کے راستہ میں زخمی کیا جاتا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون ❶ بہہ رہا ہوگا' رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو کستوری

رقم ۲۸۰۳ ومسلم الحدیث رقم ۱۰۵-۱۸۷٦، الترمذی الحدیث رقم ۱٦٥٦، النسائی الحدیث رقم ۳۱٤۷، ابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۹٥، الدارمی الحدیث رقم ۲/ ۲۷٥ والموطا الحدیث رقم ۲۹ فی کتاب الجهاد واحمد فی المسند ۲/ ۲٤۳)

کی ہوگی۔''(بخاری'مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خون بہہ رہا ہوگا تا کہ ان کی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے جان دی اور زخم کھائے ہیں۔

۳۸۰۳- (۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَافِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ))۔ (متفق علیه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۸۱۷ ومسلم الحدیث رقم (۱۰۹۔ ۱۸۷۷) والدارمی الحدیث رقم ۱٦٤۳ والنسائی الحدیث رقم ۱۳٦۰ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۰۹ واحمد فی المسند ۳/ ۱۳۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کوئی شخص نہیں کہ جو جنت میں داخل ہوا اور وہ اس بات کو پسند کرے کہ وہ دنیا کی طرف لوٹ آئے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ اس کے لیے ہو' مگر شہید' وہ آرزو کرے گا کہ دنیا کی طرف جائے اور دس مرتبہ مارا جائے' اس لیے کہ اس نے شہادت کا ثواب دیکھا ہے۔ ❶ (بخاری'مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے شہادت کی فضیلت نکلتی ہے اور شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جائیں گے' ابن انباری رحمہ اللہ نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے لیے جنت کے گواہ ہیں' بعض علماء نے کہا اس لیے کہ جان نکلتے ہی وہ اپنے اجر اور درجات کا مشاہدہ کر لیتا ہے' بعض نے کہا اس لیے کہ رحمت کے فرشتے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کے حسن خاتمہ کا اس کا حال گواہ ہے یا اس لیے کہ اس کا زخم اس کا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ قیامت کے ۔ دوسری امتوں پر گواہ ہوگا۔

۳۸۰٤- (۱۸) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ((وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ)) الْاٰيَةَ قَالَ اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ((اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَا دِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَآءَتْ ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى تِلْكَ

مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا اور نہ گمان کرو تم ان لوگوں کو مردہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارے گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے نزدیک روزی دیئے جاتے ہیں'' آخر آیت تک انہوں نے کہا کہ: ''بے شک ہم نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:''

الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَىَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُّتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يَّسْئَالُوْا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَّيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۲۱ ـ ۱۸۸۷) والترمذى الحديث رقم ۳۰۱۱ والدارمى الحديث رقم ۲۴۱۰)

ارواحیں ❶ ان کی سبز رنگ پرندوں کے پیٹوں میں ہیں' ان کے لئے قندیلیں ہیں لٹکائی عرش کے ساتھ' جہاں سے چاہتے ہیں جنت کے میوے کھاتے ہیں' پھر وہ ان قندیلوں کی طرف ٹھکانہ پکڑتے ہیں تو ان کی طرف ازلی پروردگار جھانکتا ہے اور فرماتا ہے تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم اور کس چیز کی خواہش کریں' جنت میں ہم جہاں سے جب چاہتے ہیں میوے کھاتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان سے تین مرتبہ پوچھتا ہے وہ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اصرار ہے تو عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہماری چاہت یہ ہے کہ ہماری ارواح ہمارے جسموں میں دوبارہ لوٹا دی جائیں تاکہ ایک مرتبہ پھر ہم تیرے راستہ میں مارے جائیں تو جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں تو چھوڑے ❷ جاتے ہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ارواحیں ان کی۔اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں' ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہیں بدن کے مرنے سے روح نہیں مرتی' دوسرا یہ کہ شہید بہشت میں جائیں گے' تیسرا یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہے' چوتھا یہ کہ بعد انبیاء علیہم السلام کے شہیدوں کے نہایت بڑے مراتب ہیں۔ ❷ چھوڑے جاتے ہیں اس حدیث سے شہیدوں کی حیات اور ان کی روزی ثابت ہوئی اور دوسری آیات اور احادیث سے یہ ثابت ہے کہ درحقیقت موت کیا ہے؟ روح کا جدا ہونا بدن سے نہ یہ کہ روح کا فنا ہو جانا' پس جب روح قائم رہے تو حیات بھی قائم ہے' البتہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دنیا کی سی حیات ہے' اور اس مسئلہ کو تفصیل سے حافظ ابن قیمؒ نے حادی الارواح میں ذکر کیا ہے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے' اہل سنت کا۔ وہیں سے آدم علیہ السلام اتارے گئے تھے اور وہیں مومن عیش کریں گے اور معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا کی جائے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی یہ بات غلط ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ روح کو فنا نہیں' جبکہ روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے' اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہے' فلاسفر کہتے ہیں روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطباء کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے بدن میں اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیوٰۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو صورت انسان رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا خون کا اور صحیح بات یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی مر جاتا ہے انتہی ما قال النوویؒ۔

۳۸۰۵- (۱۹) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَلَهُمْ ((اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ: ''جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان بہترین عمل ہے'' پس ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے

اللّٰهِ يُكَفَّرُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ قُلْتَ)) فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفَّرُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِىْ ذٰلِكَ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١١٧-١٨٨٥ والترمذى الحديث رقم ١٧١٢ والنسائى الحديث رقم ٣١٥٦ والموطا الحديث رقم ٣١ من كتاب الجهاد واحمد فى المسند ٥/ ٣٠٤)

بتایئے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا جاؤں (تو کیا) میرے تمام گناہ مجھ سے دور کر دیئے جائیں گے اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اگر مارا جائے تو اللہ کی راہ میں اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنے والا اور ثواب کا طالب ❶ مقابل آنے والا' نہ ہو پیٹھ پھیرنے والا'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کس طرح کہا تو نے؟'' اس نے کہا مجھے بتایئے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا جاؤں (تو کیا) میرے تمام گناہ مجھ سے دور کر دیئے جائیں گے تو اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اگر مارا جائے تو اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنے والا' ثواب کا طالب مقابل آنے والا' نہ پیٹھ پھیرنے والا' مگر قرض' کیونکہ جبریل (علیہ السلام) نے مجھے یہ بتایا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور ثواب کا طالب اس حدیث میں ایمان اور جہاد کو افضل اعمال قرار دیا' ایمان کا افضل ہونا تو ظاہر ہے اور جہاد کا افضل ہونا باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ اور بیخ کنی اعداء دین اور دینے جان اور اٹھانے مشقت کے ہے اور نماز افضل ہے باعتبار مداومت کے اور مشتمل ہونے کے عبادات کثیرہ کو۔

٣٨٠٦- (٢٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْقَتْلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَىْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٢٠ـ ١٨٨٦)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا جانا قرض کے علاوہ ہر گناہ کو دور کر دیتا ہے۔ (مسلم)

٣٨٠٧- (٢١) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ۔)) (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢٨٢٦ ومسلم الحديث رقم (١٢٨ـ ٣١٦٦) و النسائى الحديث رقم ٣١٦٦ والموطا الحديث رقم ٢٨ من كتاب الجهاد واحمد فى المسند ٢/ ٤٦٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر ہنستا ہے ❶ ایک ان میں سے دوسرے کو قتل کرے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں' ایک ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑتا ہے پس مارا جاتا ہے' پھر رجوع کرتا ہے اللہ تعالیٰ قاتل پر (اس کی توبہ قبول کرتا ہے) تو وہ شہید کیا جاتا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ضحک یعنی ہنسنا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے' جیسے سمیع اور بصیر اور نزول اور استواء اور مجی وغیرہ اور اس کی تمام صفات اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں ان میں تاویل کی کوئی ضرورت نہیں' البتہ یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اس کی کوئی صفت مخلوق کی صفت کے متشابہ ہے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا۔ رحمہم اللہ

۳۸۰۸ - (۲۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۵۷ ـ ۱۹۰۹) وابوداؤد الحديث رقم ۱۵۲۰ والترمذى الحديث رقم ۱٦۵۳ والنسائى الحديث رقم ۳٦۱۲ وابن ماجه الحديث رقم ۲۷۹۷ والدارمى الحديث رقم ۲٤۰۷)

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے شہادت مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مرتبہ پر پہنچاتا ہے اگر چہ وہ اپنے بچھونے پر مرے۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ نیت اس کی شہادت کی تھی اور ''نیۃ المومن خیر من عملہ'' یہ مشہور ہے۔

۳۸۰۹ - (۲۳) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ الْبَرَآءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَآءِ فَقَالَ ((يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى۔)) (رواه البخارى) (البخارى الحديث رقم ۲۸۰۹ والترمذى الحديث رقم ۳۱۷٤ واحمد فى المسند ۳/ ۱۲٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ ربیع بنت براء سیدنا حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حارثہ کے متعلق نہیں بتاتے جو کہ بدر کی لڑائی میں ایک اجنبی ❶ تیر لگنے سے قتل ہو گیا تھا' اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر وہ اس کے علاوہ میں ہے تو میں اس پر رونے کی کوشش کروں' آپ نے فرمایا: ''اے ام حارثہ! کتنے ہیں باغ بہشت میں' اور تیرا بیٹا پہنچا ❷ فردوس اعلیٰ میں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس کا پھینکنے والا معلوم نہ ہو۔ ❷ پہنچا فردوس اعلیٰ میں یعنی یہ نہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے' بلکہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں' ایک سے ایک اعلیٰ اور تیرا بیٹا تو فردوس بریں میں ہے' جو سب سے عمدہ اور بلند ہے۔

۳۸۱۰ - (۲٤) وَعَنْهُ قَالَ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَآءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چلے یہاں تک کہ سبقت کی مشرکوں سے بدر کی طرف اور مشرک آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھڑے ❶ ہو تم طرف بہشت کی' جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ)) قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَايَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ)) قَالَ لَاوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَآءً اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ ((فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا)) قَالَ فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حُيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٤٥۔ ١٩٠١) واحمد فی المسند ٣/ ١٣٧)

مانند ہے' عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا' خوب خوب' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے خوب خوب کہنے پر کس بات نے اکسایا ہے؟ عمیر نے کہا' اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول! نہیں کہا میں نے یہ مگر اس امید پر کہ میں اہل جنت میں سے ہو جاؤں آپ نے فرمایا: ''پس تو اہل بہشت سے ہے'' راوی نے کہا کہ عمیر رضی اللہ عنہ نے کچھ اپنے ترکش سے کھجوریں نکالیں اور ان کو کھانا شروع کیا' پھر کہا اگر زندہ رہا میں یہاں تک کہ میں اپنی کھجوریں کھاؤں تو یہ زندگی دراز ہے' تو جو کھجوریں ان کے پاس تھیں وہ انہوں نے پھینک دیں پھر کافروں سے قتال ❷ کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کھڑے ہو تم طرف بہشت کی یعنی مشرکوں کو قتل کرو اس لیے کہ ان کا قتل کرنا ہے یا شہید ہونا ہے' ہر طرح بہتر ہے کہ اس کا عوض بہشت ہے اور اس حدیث کا ابتداء یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بُسَیسہ کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لائے' وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہ تھا' راوی نے کہا مجھے یاد نہیں' انس رضی اللہ عنہ نے آپ کی کس بیوی کا نام لیا کہ (ایک وہ بھی موجود تھیں) پھر باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو یہ سن کر چند آدمی آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں صرف وہ لوگ جائیں جن کی سواریاں موجود ہوں آخر آپ اپنے صحابہ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں جا پہنچے اور مشرک بھی آ گئے' آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف آگے نہ بڑھے جب تک کہ میں اس سے آگے نہ بڑھوں' پھر جب مشرک قریب پہنچے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھو جنت میں جانے کے لیے آخر حدیث تک۔ ❷ اس سے معلوم ہوا کہ کافروں میں شہادت کے لیے گھس جانا بلا کراہت درست ہے۔

٣٨١١- (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَاتَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ ((اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَّقَلِيْلٌ مَّنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٦٥۔ ١٩١٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے میں سے کس کو شہید شمار کرتے ہو؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے تو وہ شہید ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے' جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص اللہ کی راہ ❶ میں مرے تو وہ بھی شہید ہے اور جو شخص طاعون میں مرے تو وہ بھی شہید ہے اور جو شخص پیٹ کے مرض سے مرے تو وہ بھی شہید ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جہاد میں اپنی موت سے' غرض یہ کہ ان سب کو شہیدوں کا ثواب ملے گا گو ان کے احکام شہید کے نہیں ہیں

یعنی ان کو غسل دیں گے ان پر نماز پڑھیں گے اس پر بھی بڑا شہید وہی جو جہاد میں مارا جائے۔

٣٨١٢- (٢٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْسَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمَ وَتَسْلَمَ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْسَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّاتَمَّ اُجُوْرُهُمْ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٥٨- ١٩١٠) وابوداؤد الحديث رقم ٢٤٩٧)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی یا لشکر جہاد کرنے والا کہ جہاد کرے تو وہ غنیمت لوٹ لائے اور صحیح سالم آئے مگر اس نے اپنا دو تہائی اجر لینے میں جلدی کی اور نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی یا لشکر جہاد کرنے والا کہ غنیمت لائے اور زخمی کیا جائے یا مارا جائے مگر پورا ❶ ہوتا ہے ثواب ان کا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زندہ غازیوں کو دو فائدے تو سر دست ہیں' ایک تو سلامتی اور دوسرے مال غنیمت کا' باقی رہا تیسرا فائدہ یعنی بہشت' تو وہ قیامت میں ملے گی اور شہیدوں کو تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں ان کا ثواب بالکل آخرت پر رہا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے افضل ہے۔

٣٨١٣- (٢٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُوَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٥٨- ١٩١٠) وابوداؤد الحديث رقم ٢٥٠٢ والنسائى الحديث رقم ٩٣٠٩٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے جہاد نہ کیا اور اس کے دل میں اس کا خیال تک نہ آیا ❶ تو وہ نفاق کی ایک قسم پر مرا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہے گا' تو کافروں سے اللہ کے لیے لڑے گا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل میں البتہ قصد رکھے گا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہیں کرے گا تو معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اس کا ایمان زبانی ہے اس کا ایمان کامل نہیں۔

٣٨١٤- (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔)) (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢٨١٠ ومسلم الحديث رقم (١٤٩- ١٩٠٤) وابوداؤد الحديث رقم ٢٥١٧)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا' ایک شخص مال غنیمت کے لیے لڑتا ہے اور ایک شخص اپنی شہرت کے لیے لڑتا ہے' اور ایک اس لیے لڑتا ہے کہ تا کہ اس کا مرتبہ دکھایا جائے تو ان میں سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو شخص لڑے تا کہ اللہ تعالیٰ کا دین ❶ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔'' (مسلم)

والنسائی الحدیث رقم ٣١٣٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٨٣ واحمد فی المسند ٤/ ٤٥٢)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی توحید غالب ہو شرک پر اور شرک وکفر مٹ جائے۔

٣٨١٥- (٢٩) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ ((اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَاسِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((اِلَّا شَرَكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ ((وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ)) (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) (البخاری الحدیث رقم ٤٤٢٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٦٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اور جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو فرمایا: ''مدینہ میں ایک ایسی جماعت ہے کہ نہیں چلے تم کسی جگہ اور نہیں طے کیا تم نے کوئی جنگل مگر وہ تمہارے ساتھ تھے۔'' اور ایک روایت میں آیا ہے: ''مگر شریک ہیں تمہارے ثواب میں'' صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اور وہ مدینہ میں ہیں' آپ نے فرمایا: ''ہاں مدینہ میں ہیں ان کو عذر نے روکا۔'' ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ روکا ان کو عذر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانوں کے پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے' ناچار ہو کر مدینہ میں رہ گئے' جب آپ وہاں سے واپس لوٹے تو آپ نے راہ میں یہ حدیث فرمائی' یعنی اس سفر کی تکلیف میں جتنا ہمارے ساتھیوں کو ثواب ہوا ان کو بھی ہوا' اس لیے کہ وہ دل سے ہمارے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر میں چھوٹ رہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیت کو دین میں بڑا دخل ہے۔

٣٨١٦- (٣٠) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ۔ (مسلم الحدیث رقم (١٥٩ـ ١٩١١) وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٦٥ واحمد فی المسند ٣/ ٣٠٠)

اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٨١٧- (٣١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ ((اَحَيٌّ وَالِدَاكَ)) قَالَ نَعَمْ ((قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ))۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((فَارْجِعْ اِلَى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا))۔ (البخاری الحدیث رقم ٣٠٠٤ ومسلم الحدیث رقم ٥/ ٢٥٤٦ وابوداؤد الحدیث ٢٥٢٩ والترمذی الحدیث رقم ١٦٧١ والنسائی الحدیث رقم ٣١٠٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٨٨)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے آپ سے جہاد کرنے کے لیے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے کہا' جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پس تو انہی کے درمیان ❶ جہاد کر۔'' (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں اس طرح ہے: ''تو اپنے والدین کے پاس واپس چلا جا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر۔''

فوائد الحدیث: ❶ یعنی انہیں کی خدمت کر اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے علماء نے کہا یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آ جائیں تو والدین مسلمان سے بھی اجازت لینا ضرور نہیں۔

٣٨١٨- (٣٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ ((لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٢٧٨٣ ومسلم الحدیث رقم (٤٤٥۔ ١٣٥٣) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٤٨٠ والترمذی الحدیث رقم ١٥٩٠ والنسائی الحدیث رقم ٤١٧٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٧٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٥١٢ واحمد فی المسند ١/ ٣٥٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ❶ لیکن جہاد اور نیت ہے اور جس وقت تم بلائے ❷ جاؤ تو تم نکلو۔'' ❸ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں کہ جب تک مکہ فتح نہ ہوا تھا تو مکہ کے رہنے والوں پر بلکہ گردونواح کے لوگوں پر بھی وطن چھوڑنا اور مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کافروں سے لڑنا فرض تھا، پھر جب مکہ فتح ہوا تو وہ دارالسلام ہوا اور اس ہجرت خاص کا حکم باقی نہ رہا لیکن کافروں کے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہے، چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہے۔ ❷ بلائے جاؤ تم۔ یعنی جہاد کے لیے۔ ❸ پس نکلو۔ یعنی سستی مت کرو، دیر مت کرو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٨١٩- (٣٣) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٤٨٤ واحمد فی المسند ٤/ ٤٢٩)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر ❶ لڑتی رہے گی اور جو ان سے دشمنی کرے گا تو وہ اس پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان میں سے آخری مسیح دجال سے لڑائی کرے گا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہے گا، اگر ہندوستان میں ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہے تو کیا ہوا اور دوسرے ممالک میں جیسے عرب مصر روم توران مغرب میں تو الحمد للہ اسلام غالب ہے۔

٣٨٢٠- (٣٤) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے جہاد کیا نہ سامان تیار کیا کسی مجاہد کا، اس کے

اَوْيَخْلُفْ غَازِيًا فِي اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٥٠٤ والنسائي الحديث رقم ٣٠٩٦ والدارمي الحديث رقم ٢٤٣١ واحمد في المسند ٣/ ١٢٤)

اہل خانہ میں خیر و بھلائی کے ساتھ نیابت نہ کی تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سے پہلے ❶ کوئی مصیبت سخت پہنچائے گا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلے روز قیامت کے' اس لیے کہ اس نے جہاد میں جو ایک رکن تھا اسلام کا بالکل حصہ نہ لیا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خود جہاد نہ کر سکے تو اور مجاہدین کی مدد ہی کرے ہتھیار اور خرچ سے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مجاہد جب جہاد کو جائیں یہ ان کے بال بچوں اور گھر بار کی خبر گیری کرے' ایمان اور خوف الٰہی کے ساتھ' اگر ان سب باتوں سے محروم رہے تو بڑی بدبختی ہے۔

٣٨٢١- (٣٥) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ۔)) (رواه ابوداؤد والنسائي والدارمي) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٥٠٤ والنسائي الحديث رقم ٣٠٩٦ والدارمي الحديث رقم ٢٤٣١ واحمد في المسند ٣/ ١٢٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مشرکین سے اپنے مالوں کے ساتھ ❶ اور اپنی جانوں کے ساتھ اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔'' (ابوداؤد' نسائی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ مالوں اپنے کے۔ یعنی مال و جان کے ساتھ جہاد کرنا یہ ہے کہ جہاد میں مال خرچ کرے اور فدا کرے جان اپنی اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہ ہے کہ مذمت کرے ان کے بتوں کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے ان پر کہ وہ ذلیل ہوں۔

٣٨٢٢- (٣٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوَرَّثُوا الْجِنَانَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذي الحديث رقم ١٨٥٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام پھیلاؤ ❶ اور کھانا کھلاؤ اور مارو ❷ کھوپڑی کفار کی' وارث کیے جاؤ گے تم بہشتوں کے۔'' (ترمذی' اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سلام کرو آشنا' آشنا پر اور جب ایک دوسرے سے ملاقات ہو تو سلام علیک کرو خواہ اس سے معرفت ہو یا نہ ہو' سلام اول ذریعہ ہے معرفت کا اور کنجی ہے محبت کی اور ہر مسلمان کو ضرور ہے کہ جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اس کے سلام کا منتظر نہ رہے' بلکہ خود پہلے سلام کرے' خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ یا ہمسر کمال ایمان کا یہی شیوہ ہے۔ ❷ یعنی جہاد کرو۔

٣٨٢٣- (٣٧) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۵۰۰ والترمذی الحدیث رقم ۱۶۲۱ واحمد فی المسند ٦/ ٢٠)

نے فرمایا: ''ہر میت کا اپنے اعمال پر خاتمہ کیا جاتا ہے ❶ مگر وہ شخص ❷ کہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چوکیداری کرتے ہوئے مرا تو اس کے لیے اس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے امن میں رہتا ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مرنے کے بعد اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ ❷ مگر وہ شخص کہ مرا۔ یعنی اللہ کی راہ میں' مورچے میں رہنے والے کا عمل اس کی موت سے موقوف نہیں ہوتا اور بہشت میں اس کا رزق مقرر ہوتا ہے اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ہر ایک ڈر سے اور گھبراہٹ سے محفوظ اٹھائے گا۔

٣٨٢٤- (٣٨) وَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔ (الدارمی الحدیث رقم ۲۴۲۵)

اس کو داری نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

٣٨٢٥- (٣٩) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْنُكِبَ نُكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا الْمِسْكُ وَ مَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَآءِ۔)) (رواه الترمذی و ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۵۴۱ والترمذی الحدیث رقم ۱۶۵۷ والنسائی الحدیث رقم ۳۱۴۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۹۲ والدارمی الحدیث رقم ۲۳۹٤ واحمد فی المسند ٥/ ٢٣٠)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بقدر ''فواق ناقہ'' ❶ کے لڑا تو اس کے لیے جنت واجب ہوئی اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی ہونا اللہ کے راستہ میں یا مصیبت پہنچایا گیا مصیبت پہنچایا جانا' تو وہ زخم قیامت کے دن اسی حالت میں آئے گا جیسا کہ دنیا میں تھا رنگ اس کا زعفران کا اور خوشبو اس کی مشک کی ہو گی اور جس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پھوڑا پھنسی نکل آیا تو اس پر شہداء کی مہر ❷ ہو گی۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بقدر ''فواق ناقہ'' اس سے مراد وہ ٹھہرنا ہے جو دودھ دوہنے میں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں تاکہ مزید دودھ اتر آئے پھر دوہتے ہیں یہ چار پانچ لحظہ ہوتے ہیں' تو مطلب یہ ہوا کہ جو اتنی دیر تک بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کافروں سے لڑا اس کیلئے جنت واجب ہو گئی' سبحان اللہ۔ ❷ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت نکلی' مہر ہو گی شہیدوں کی' تاکہ جانا جائے کہ وہ شہیدوں میں سے ہے۔

٣٨٢٦- (٤٠) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ

سیدنا خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ بِسَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ۔)) (رواہ الترمذی و النسائی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۶۲۵ والنسائی الحدیث رقم ۳۱۸۶ واحمد فی المسند ۴/ ۳۴۵)

نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے ❶ تو اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔'' (ترمذی، نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جہاد میں۔

۳۸۲۷- (۴۱) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَنْحَۃُ خَادِمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْطَرُوْقَۃُ فَحْلٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۶۲۷ والنسائی الحدیث رقم ۳۱۸۶ واحمد فی المسند ۴/ ۳۴۵)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خیمے کا سایہ فراہم کرنا ہے ❶ اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خادم دینا ہے یا دینا اونٹنی کا ہے کہ جفتی ❷ کرے اس پر نر صرف اللہ تعالیٰ کے راستہ میں۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مجاہد کو وہ سائبان دے یا حاجی کو یا ایسے کسی اور کو اور جو کوئی خود بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور روپیہ بھی خرچ کرے تو اس کو ہر ایک روپیہ کے بدل سات لاکھ روپیہ کا ثواب ہوگا' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ''اور اللہ تعالیٰ دوگنا کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے۔'' ❷ کہ جفتی کرے اس پر نر۔ یعنی جو سواری کے لائق ہو۔

۳۸۲۸- (۴۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰہِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ زَادَ النَّسَائِيُّ فِیْ اُخْرٰى ((فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا)) وَفِیْ اُخْرٰى لَهٗ ((فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔)) (الترمذی الحدیث رقم ۱۶۳۳ والنسائی الحدیث رقم ۳۱۰۷ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۷۴ واحمد فی المسند ۲/ ۵۰۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگ میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا کہ جو رویا اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور ❶ کسی شخص پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار اور دوزخ کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا۔'' (ترمذی) اور زیادہ کیا نسائی نے۔ دوسری روایت میں: ''کسی مسلمان کے نتھنوں ❷ میں کبھی بھی'' اور انہی کی دوسری روایت میں ہے: ''بندے کے پیٹ ❸ میں کبھی بھی اور نہیں جمع ہوتا بخل اور ایمان ❹ بندے کے دل میں کبھی بھی۔''

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہیں۔یعنی مجاہد دوزخ میں نہیں جاتا۔ ❷ بیچ دونوں نتھنوں۔یعنی غبار اور دھواں دوزخ کا مسلمان کے ناک میں جمع نہ ہوگا۔ ❸ بیچ پیٹ۔یعنی غبار اور دھواں جمع نہ ہوگا۔ ❹ ایمان۔یعنی ایمان کامل۔

٣٨٢٩- (٤٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.)) (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ١٦٣٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ کہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے اور دوسری وہ آنکھ کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چوکیداری کرتے ہوئے رات ❶ گذاری۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ رات گذاری یعنی رات کو کفار سے مجاہدوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔

٣٨٣٠- (٤٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عُذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ فَذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.)) (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ١٦٥٠ واحمد فی المسند ٢/ ٥٢٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی پہاڑ کے درے میں سے گزرا' اس میں بہترین میٹھے پانی کا ایک چشمہ تھا' تو وہ اس کو اچھا لگا اور اس نے کہا کاش کہ میں لوگوں سے الگ ہو جاؤں اور اس پہاڑ کے درے میں رہوں' پھر اس نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی تو آپ نے فرمایا: ''تو ایسا نہ کر کیونکہ تمہارے کسی ایک کا اللہ کی راہ میں ٹھہرنا' اس کے اپنے گھر میں ستر ❶ برس نماز پڑھنے سے بہتر ہے' کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور تم کو بہشت میں داخل کرے تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرو جو کوئی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اونٹنی کے دو بار دودھ دوہنے کے وقفے کے برابر جہاد کرے تو اس کے لیے بہشت واجب ہو گئی۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ستر برس۔مراد اس سے تحدید نہیں ہے اور یہ اس روایت کے بھی منافی نہ ہوگی جس میں ساٹھ سال مذکور ہیں' اس سے معلوم ہوا کہ جب تک صحبت میں سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہو تب تک گوشہ گزینی سے اختلاط بہتر ہے اور اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی' کتاب الجہاد کی فصل اول کی دسویں حدیث میں گذرا کہ عزلت اور گوشہ نشینی یعنی جنگل وغیرہ میں تنہا رہنا اور آبادی سے الگ رہنا اور لوگوں سے نہ ملنا افضل ہے اور وہ جہاد کے برابر ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ عزلت افضل ہے یا اختلاط یعنی لوگوں میں

رہنا' امام شافعیؒ اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اختلاط افضل ہے اگر گناہوں اور فتنوں سے بچ سکے اور دوسرے علماء نے کہا کہ عزلت افضل ہے اور صلاح اور تقویٰ کے زمانہ میں اختلاط افضل ہے' اس لیے کہ بہت سی عبادات اختلاط میں ادا ہو سکتی ہیں جو عزلت میں نہیں ہوتیں' مثلاً جمعہ' عید کی نماز' جنازے کی نماز' بیمار پرسی' سلوک ہمسایہ سے' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر' لوگوں کی ایذا پر صبر' یتیموں اور بیواؤں اور مسکینوں کی خدمت وغیرہ۔

۳۸۳۱- (۴۵) وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْهَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔)) (رواه الترمذى و النسائى) (الترمذی الحدیث رقم ۱۶۶۷ والنسائی الحدیث رقم ۳۱۶۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۴۲۴ واحمد فی المسند ۱/ ۶۵)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے راستہ میں ایک چوکیداری کرنا' مرتبہ کے لحاظ سے اس (چوکیداری) کے علاوہ ہزار دنوں سے بہتر ہے۔'' (ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۳۸۳۲- (۴۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَ نَصَحَ لِمَوَالِيْهِ۔)) (رواه الترمذى) (الترمذی الحدیث رقم ۱۶۴۲ واحمد فی المسند ۲/ ۴۲۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں پہلے تین ❶ شخص داخل ہونے والے میرے سامنے لائے گئے ایک تو شہید دوسرا حرام ❷ سے بچنے والا اور سوال نہ کرنے والا اور تیسرا غلام جس نے اللہ تعالیٰ کی اچھی بندگی اور اپنے مالکوں کی خیر خواہی کی۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تین قسم کے لوگ۔ ❷ یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے۔

۳۸۳۳- (۴۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ ((طُوْلُ الْقِيَامِ)) قِيْلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ ((جُهْدُ الْمُقِلِّ)) قِيْلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ ((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) قِيْلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قِيْلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ ((مَنْ أُهْرِيْقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ۔)) (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

سیدنا عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ''کون سا عمل ❶ افضل ہے؟'' فرمایا: ''لمبا قیام کرنا'' کہا گیا' کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: ''کوشش کرنا فقیر کا'' ❷ کہا گیا' کون سی ہجرت بہتر ہے؟ فرمایا: ''جو چھوڑ دے ❸ اس چیز کو جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کی'' کہا گیا' پس کون سا جہاد بہتر ہے؟ فرمایا: ''جہاد اس شخص کا کہ جو مشرکین ❹ سے اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ جہاد کرے'' کہا گیا' پس کون سا ❺ مارا جانا افضل ہے؟ فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ ((اِيْمَانٌ لَاشَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَاغُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ)) قِيْلَ فَاَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ قَالَ ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ)) ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ١٤٤٩ والنسائى الحديث رقم ٢٥٢٦ واحمد فى المسند ٣/ ٤١١)

''وہ شخص کہ جس کا خون بہایا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹی جائیں۔'' (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: ''وہ ایمان کہ جس میں شک نہ ہو اور جہاد کہ جس میں خیانت نہ ہو ❻ اور حج مقبول'' کہا گیا' پس کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: ''لمبے قیام والی پھر امام نسائی اور امام ابوداؤد باقی حدیث میں متفق ہوئے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نماز کے اعمال میں سے۔ جاننا چاہیے کہ احادیث میں بیان اور تعین افضل اعمال ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہے اور حاصل جمع کا درمیان احادیث کے ساتھ اس کے ہے کہ نبی ﷺ نے ہر مقام میں ساتھ اس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا' پس جس میں کہ نشان تکبر اور درشتی کا دیکھا' جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہے' مانند افشاء سلام اور نرم کرنے کلام کے اور اگر نشان بخل اور خست کا پایا' تو فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کھانا کھلانے کی اور تکاسل عبادت میں دیکھا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہے' پس مراد افضل اعمال بیچ حق سائل کے ہے یا مقصود یہ ہے کہ جملہ انفس اعمال سے ہے اور مثل اس کلام کے اور جگہ بھی گذر چکا ہے۔ ❷ یعنی محتاج کا صدقہ جو باوجود حاجت کے محنت کر کے دے۔ ❸ یعنی ہجرت اس شخص کی بہتر ہے جو اللہ عزوجل کی منہیات اور محرمات سے باز رہے اور ہجرت اگرچہ معنی میں نکلنے کے ہے دارالکفر سے دارالایمان کی طرف لیکن چھوڑنا حرام چیزوں کا افضل ہے اس سے۔

❹ کہ مال اپنے اور غازیوں کے سامان میں صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جائے۔ ❺ یعنی جہاد میں۔

❻ یعنی غنیمت میں غنیمت کے مال میں چوری کرنا اور زیادہ گناہ ہے گو مطلق چوری بھی گناہ ہے' مگر یہ اس سے زیادہ ہوئی کیونکہ غنیمت کا مال عام مسلمانوں کا ہے تو گویا اس نے تمام مسلمانوں کی حق تلفی کی۔

٣٨٣٤ - (٤٨) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُلَهُ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَآئِهٖ۔)) (رواه الترمذى و ابن ماجة) (الترمذى الحديث رقم ١٦٦٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٩٩)

سیدنا مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لیے چھ خصلتیں ہیں' پہلی مرتبہ میں اسے بخش دیا جاتا ہے' جنت میں اپنا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے' عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے' بڑی گھبراہٹ سے وہ امن میں رہتا ہے ❶ اس کے سر پر وقار کا ایسا تاج رکھا جائے گا کہ جس میں یاقوت جڑا ہوا ہوگا جو کہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا ❷ بہتر (٧٢) حورعین سے اس کا نکاح کیا جائے گا اور اس کے ستر (٧٠) قریبی رشتہ داروں کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امن میں ہوگا گھبراہٹ سے اس لیے کہ اس کو اپنا ٹھکانا پہلے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ ❷ سبحان اللہ شہادت کی کیا فضیلت ہے ان میں سے ایک ایک بات اس لائق ہے کہ اس کے لیے اگر ایسی بے ثبات لاکھ زندگیاں ہوں تو وہ قربان کی جائیں۔

٣٨٣٥- (٤٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَقِیَ اللّٰهَ وَفِیْهِ ثُلْمَةٌ۔)) (رواه الترمذی و ابن ماجه) (الترمذی الحدیث رقم ١٦٦٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٦٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے اثر جہاد کے بغیر ملاقات کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے دین ❶ میں نقصان ہوگا۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کا دین کامل نہ ہوگا کیونکہ دین کا جزو اعظم اس نے بالکل ادا نہ کیا۔

٣٨٣٦- (٥٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اَلشَّهِیْدُ لَا یَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔) (الترمذی الحدیث رقم ١٦٦٨ والنسائی الحدیث رقم ٣١٦١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٠٢ والدارمی الحدیث رقم ٢٤٠٨ واحمد فی المسند ٢/ ٢٩٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید نہیں پاتا دکھ قتل کا مگر جیسے کہ ایک تمہارا چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف پر دکھ پاتا ہے۔'' (ترمذی' نسائی' دارمی' اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٣٨٣٧- (٥١) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَ قَطْرَةُ دَمٍ یُّهْرَقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔) (الترمذی الحدیث رقم ١٦٦٩)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ پیاری نہیں ہے' ایک قطرہ آنسوؤں کا بسبب خوف الٰہی کے' اور دوسرا خون کا جو کہ گرایا جائے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اور رہے دو نشان تو ایک نشان ❶ اللہ کی راہ میں اور دوسرا نشان ❷ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کے بارہ میں۔'' (ترمذی' اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک نشان اللہ کی راہ میں' مانند گرد آلودہ ہونے پاؤں اللہ کی راہ یعنی جہاد میں' یا جمعہ جماعات کی طرف آنے جانے میں۔ ❷ اور دوسرا نشان۔ جیسے سخت سردی میں ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے کی وجہ سے پھٹ جانا۔

٣٨٣٨- (٥٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا اَوْمُعْتَمِرًا اَوْغَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا۔)) (رواہ ابو داؤد)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ سوار ❶ ہوتو دریا میں مگر حج یا عمرہ اللہ کی راہ میں جہاد کے ارادہ سے' کیونکہ نیچے دریا کے آگ ہے اور نیچے آگ کے دریا ہے۔'' (ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٢٤٨٩)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عقلمند آدمی کو چاہیے کہ اپنے آپ کو ہلاکت اور خوف کی جگہوں میں نہ ڈالے مگر دینی امر کے لیے کہ جس سے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنا مقصود ہو' اس حدیث میں رد ہے اس شخص پر جو ترک حج کے لیے دریا کو عذر سمجھتا ہے اور نیچے دریا سے اور بیان کرنا اس امر کا کہ دریا کے سفر میں خطرہ عظیم ہے کیونکہ دریا کا سوار ہونے والا بہت سے آفات اور ہلاکت کے مقامات میں پڑتا ہے یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ (مرقات) سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دریا کا شہید خشکی کے دوشہیدوں کے برابر ہے (ثواب میں) اور دریا میں جس کا سر گھومے اور (جی متلائے) اس کو ایسا ثواب ہے' جیسے کوئی خون میں تڑپ رہا ہو خشکی میں اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہے جیسے خشکی میں ساری دنیا کا سفر کرنے والا اللہ کی اطاعت میں اور بیشک اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے کو مقرر کیا ہے جان نکالنے پر مگر جو دریا میں شہید ہو اس کی جان پروردگار خود نکالتا ہے اور خشکی کے شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں سوائے قرض کے اور دریا کے شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور قرض بھی بخش دیا جاتا ہے۔ اس کو ابن ماجہ نے عفیر بن معدان کی وجہ سے ضعیف اسناد سے روایت کیا ہے۔

٣٨٣٩- (٥٣) وَعَنْ اُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ وَالْغَرِيْقُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ۔)) (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٤٩٣)

سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سمندر میں چلنے والا جس کو قے آئے تو اس کے لیے شہید کا ثواب ہے ❶ اور اس میں ڈوبنے والے کے لیے دوشہیدوں کا ثواب ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان دونوں کو یہ ثواب اس صورت میں ہوگا جب جہاد کے لیے سوار ہوتے ہوں۔

٣٨٤٠- (٥٤) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ فَصَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْقُتِلَ اَوْوَقَصَهٗ فَرَسُهٗ اَوْبَعِيْرُهٗ اَوْلَدَغَتْهُ هَامَّةٌ اَوْمَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ بِاَيِّ حَتْفٍ شَآءَ اللّٰهُ فَاِنَّهٗ شَهِيْدٌ وَاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ۔)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٤٩٩)

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کی راہ ❶ میں نکلا پس مر گیا ❷ یا مارا گیا یا کچلا اس کو اس کے گھوڑے یا اس کے اونٹ نے یا کاٹا اس کو زہریلے جانور نے یا وہ اپنے بستر پر کسی وجہ سے مر گیا جو کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ شہید ہے اور اس کے لیے بہشت ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن شاہد کی بنا پر حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اللہ کی راہ میں۔یعنی جہاد میں نکلا۔ ❷ مر گیا یعنی زخمی ہو کر

٣٨٤١- (٥٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٤٩٨ واحمد في المسند ٢/ ١٧٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاد سے واپس لوٹنا ❶ جہاد کرنے کی مانند ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب جہاد سے واپس گھر آتا ہے تو اسے ایسا ہی ثواب ملتا ہے جیسے جانے کے وقت ہوتا ہے۔

٣٨٤٢- (٥٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِلْغَازِيْ اَجْرُهٗ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ الْغَازِيْ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٥٢٦ واحمد في المسند ٢/ ١٧٤)

انہی (سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاد کرنے والے کے لیے اس کا اجر ہے اور مال دینے والے کے لیے اس کا اجر ہے اور جہاد کرنے والے کا اجر بھی۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٣٨٤٣- (٥٧) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَيْهِمْ مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِيْرُ اِلٰى اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهٖ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٥٢٥ واحمد في المسند ٥/ ٤١٣)

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''فتح کیے جائیں گے تم پر شہر اور ہوں گے لشکر جمع کیے گئے، معین کی جائیں گی تم پر ان لشکروں میں فوجیں، پس ناخوش جانے گا ❶ ایک شخص بھیجے جانے کو وہ نکلے گا اپنی قوم میں سے، پھر تلاش کرے گا قبائل کو اس حال میں کہ پیش کرے گا ❷ اپنے آپ کو ان پر، کہتا ہوا کون ہے کہ کفایت کروں میں اس کو لشکر ایسے سے، خبر دار رہو یہ شخص مزدور ❸ ہے اپنے آخری قطرہ خون تک''۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بلا محنت اور مزدوری فوج کے ساتھ جانا پسند نہیں کرے گا۔ ❷ یعنی مزدوری کی درخواست کرے گا۔ ❸ یہ شخص مزدور ہے، یعنی ایسا شخص غازی نہیں ہے بلکہ مزدور ہے خواہ قتل ہی کیا جائے۔

٣٨٤٤- (٥٨) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِيْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ اَجِيْرًا يَكْفِيْنِيْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهٗ ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ

سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا اعلان فرمایا اور میں بہت بوڑھا آدمی تھا اور میرے لیے کوئی خادم بھی نہ تھا کہ جو میری خدمت کرے میں نے ایک خادم تلاش کیا کہ جو مجھے کافی ہو تو مجھے ایک شخص مل گیا

اَرَدْتُّ اَنْ اُجْرِیَ لَهٗ سَهْمَهٗ فَجِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَهٗ فَقَالَ ((مَا اَجِدُلَهٗ فِیْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِیْرُهُ الَّتِیْ تُسَمّٰی۔)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٥٢٧ واحمد فی المسند ٤/ ٢٢٣)

میں نے اس کے ساتھ تین دینار طے کیے' پھر جب مال غنیمت آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کو مال غنیمت میں سے حصہ دوں' میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ❶ ''دنیا و آخرت میں اس کے لیے وہی دینار ہیں جو مقرر کیے گئے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں''۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ازروئے شرع غنیمت میں سے اس کا کوئی حصہ نہیں ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مزدور کو خواہ لڑائی کے لیے یا سامان وغیرہ کی حفاظت کے لیے مقرر کیا جائے اور وہ لڑائی میں حاضر ہو تو اس کے لیے فقط وہی مزدوری ہے جو پہلے مقرر ہو چکی ہے اور غنیمت میں سے اسے کوئی حصہ نہیں ملے گا' امام شافعی' امام اوزاعی' اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا یہی قول ہے' امام مالک اور امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسے مزدور کو بھی غنیمت میں سے حصہ دینا چاہیے جبکہ لڑائی کے وقت لوگوں کے ساتھ ہوا اگرچہ خود لڑائی نہ بھی کرے (شرح السنہ)

٣٨٤٥- (٥٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ یُّرِیْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَهُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْیَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((لَا اَجْرَلَهٗ۔)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٥١٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٩٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! ایک شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ دنیا کا مال و اسباب چاہتا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لئے کوئی ثواب نہیں ❶ ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے جہاد نہیں کیا' بلکہ اس نے دنیاوی مال و متاع حاصل کرنے کے لیے جہاد کیا ہے۔

٣٨٤٦- (٦٠) وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰی وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْکَرِیْمَةَ وَیَاسَرَ الشَّرِیْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنُبْهَهٗ اَجْرٌ کُلُّهٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِیَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَی الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَرْجِعْ بِالْکَفَافِ۔)) (رواہ مالك وابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٥١٥ والنسائی الحدیث رقم ٣١٨٨ والدارمی الحدیث رقم ٢٤١٧ والموطا الحدیث رقم ٤٣ واحمد

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد کی دو قسمیں ہیں' پس جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی اور امام کی اطاعت کی اور خرچ کیا اچھے مال کو اور اپنے ساتھی سے معاملہ درست رکھا اور بچتا رہا فساد سے' تو اس کا سونا اور جاگنا تمام کا تمام ثواب ہے' جس نے جہاد کیا فخر اور دکھانے اور سنانے کے لئے اور امام کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد کیا تو وہ بدلے کے ساتھ نہیں لوٹا'' (مالک' ابوداؤد' نسائی)

فی المسند ٥/ ٢٣٤)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٣٨٤٧- (٦١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ ((يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْقُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٥٣٩)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے جہاد کے متعلق بتایئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر لڑے تو صبر کرتا ہوا' ثواب طلب کرتا ہوا تو اٹھائے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والا' ثواب طلب کرنے والا' اور اگر لڑے گا تو دکھلاوے کے لئے بہتات تو اٹھائے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ دکھلاوے والا' بہتات حاصل کرنے والا' اے عبداللہ بن عمرو! جس حال پر لڑے گا تو یا مارا جائے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے اسی حال پر اٹھائے گا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٣٨٤٨- (٦٢) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلاً فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِيْ اَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهٗ مَنْ يَّمْضِيْ لِاَمْرِيْ۔)) (رواه ابوداؤد) وَذُكِرَ حَدِيْثُ فَضَالَةَ ((وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ)) فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٠٤٧ واحمد فی المسند ٤/ ١١٠)

سیدنا عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اس قدر عاجز ہو کہ جب میں ایک آدمی کو بھیجوں اور وہ میرے حکم کی پیروی نہ کرے تو تم اس کی جگہ ایسے آدمی کو (امیر) بنا لو جو میرے حکم کی پیروی کرے۔'' (ابوداؤد) اور فضالہ سے مروی حدیث ''مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس سے جہاد کیا'' کتاب الایمان میں ذکر کی گئی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٨٤٩- (٦٣) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ مَّاءٍ وَ بَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ بِاَنْ يُّقِيْمَ فِيْهِ وَيَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنِّيْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لشکر میں روانہ ہوئے تو ایک آدمی ایک غار سے گزرا جس میں کچھ پانی اور ترکاری تھی' تو اس کے دل میں خیال گزرا کہ یہاں قیام کروں اور دنیا سے علیحدہ ہو رہوں اس نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں یہودیت اور نصرانیت ❶ کے دین کے ساتھ نہیں بھیجا گیا لیکن میں دین حنیف کے

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَغُدْوَةٌ اَوْرَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا وَلَمُقَامُ اَحَدِكُمْ فِی الصَّفِّ خَیْرٌ مِنْ صَلَاتِهٖ سِتِّیْنَ سَنَةً۔)) (رواه احمد)
(احمد فی المسند ٥/ ٢٦٦)

ساتھ بھیجا گیا ہوں جو کہ آسان ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! البتہ جانا اول روز میں یا آخر روز میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بہتر ہے ❷ دنیا سے اور اس چیز سے کہ جو دنیا میں ہے اور البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارے صف کے درمیان ❸ ساٹھ برس کی نماز سے بہتر ہے" (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مجھے اللہ عزوجل نے اس لیے نہیں بھیجا کہ میرے تابعدار دنیا سے الگ ہو جائیں اور رہبانیت اور مشقت اختیار کریں اور اختلاط اور لذات کو مطلقاً ترک کر دیں' یہ حدیث فصل ثانی میں چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ بروایت ترمذی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گذر چکی اور ہم اس پر لکھ چکے ہیں کہ جب تک صحبت میں لوگوں کو فائدہ ہو تو اس وقت تک اختلاط بہتر ہے اور جب فتنہ اور فساد کا وقت ہو جیسے آج کے دور میں ہے تو ایسے حالات میں گوشہ نشینی بہتر ہے' بہر حال صلاح کے دور میں اختلاط افضل ہے کیونکہ جو عبادات اختلاط میں ادا ہو سکتی ہیں وہ عزلت میں ادا نہیں ہو سکتیں اور ہم کہتے ہیں کہ ان عبادات کی ادائیگی کے ساتھ عزلت بھی رکھے' تو بالاتفاق افضل ہے اور زیادہ اختلاط کو کسی نے پسند نہیں کیا' بجز اللہ کریم کے اور کسی سے غرض نہ رکھے اور محنت مزدوری سے اپنی روٹی پیدا کرے اور لوگوں کو اپنی برائی سے بچائے۔ ❷ یعنی تمام دنیا سے افضل ہے کہ اس کا ثواب باقی ہے اور دنیا فانی۔ ❸ صف کے درمیان میں یعنی جہاد کی صف میں۔

٣٨٥٠- (٦٤) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَانَوٰی۔)) (رواه النسائی) (النسائی الحدیث رقم ٣١٣٨ والدارمی الحدیث رقم ٢٤١٦ واحمد فی المسند ٥/ ٣١٥)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ایک رسی کی نیت کی تو اس کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔" (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٣٨٥١- (٦٥) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ((وَاُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَابَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ)) قَالَ وَ مَاهِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص راضی ہو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر (تو) اس کے لیے جنت واجب ہے" تو ان کلمات کی وجہ سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے تعجب کیا اور کہا اے اللہ کے رسول! یہ کلمات دوبارہ سنائیں تو آپ نے وہ کلمات انہیں دوبارہ سنائے' پھر فرمایا: "ایک چیز اور ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے بندے کے لیے بہشت میں سو درجات بلند کرتا ہے' ہر دو درجات کے درمیان ایسی مسافت ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان ہے

الحديث رقم (١١٦-١٨٨٤) والنسائي الحديث رقم (٣١٣١)

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کیا چیز ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ❶ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایمان مغفرت کے لیے کافی ہے' لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے۔

٣٨٥٢- (٦٦) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَامُوْسٰى اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٤٦-١٩٠٢ والترمذي الحديث رقم ١٦٥٩ واحمد في المسند ٤/ ٣٩٦)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ❶ ہیں'' پس ایک خستہ حال شخص کھڑا ہوا اور کہا اے ابوموسیٰ! تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے کہا ''ہاں'' تو وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف گیا اور کہا میں تم پر سلام پڑھتا ہوں پھر اپنی تلوار کی میان توڑی اور اس کو پھینک دیا پھر اپنی تلوار کے ساتھ دشمن کی طرف گیا' اور اس کے ساتھ مارا یہاں تک کہ وہ شہید کر دیا گیا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تلواروں کے سائے تلے' یہ اللہ کی راہ میں لڑنے والوں اور شہید ہونے والوں کے لیے بشارت ہے کہ جو دین کے غلبہ کے لیے اپنی جان قربان کرتے ہیں وہ بہشت کیوں نہ پائیں۔

٣٨٥٣- (٦٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ ((اِنَّهُ لَمَّا اُصِيْبَ اِخْوَانُكُمْ يَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُّعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَاْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ يُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اِنَّا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ((وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''جب شہید کئے گئے ساتھی تمہارے احد کے دن' اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں رکھ دیں' وہ بہشت کی نہروں پر آتے ہیں اس کے میوے کھاتے اور سونے کی قندیلوں کی طرف ٹھکانا پکڑتے ہیں جو کہ سایہ عرش میں لٹکی ہوئی ہیں پس جب پائی ان شہیدوں نے خوشی اپنے کھانے' پینے اور اپنی خواب گاہ کی' تو کہنے لگے کہ کون ہے جو ہمارے بھائیوں کو ہماری طرف سے یہ خبر پہنچائے کہ ہم بہشت میں زندہ ہیں؟ تاکہ وہ بہشت حاصل کرنے میں بے رغبتی ❶ نہ کریں اور وقت لڑائی کے

اَحْيَآءٌ)) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابو داوٗد الحديث رقم ۲۰۲۰ واحمد فی المسند ۱ / ۲۶۶)

سستی نہ کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ❷ میں پہنچاؤں گا خبران کو تمہاری طرف سے تو نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ''اوران لوگوں کو مردہ گمان نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارے گئے' بلکہ وہ تو زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں'' آخر آیت ❸ تک (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بے رغبتی یعنی درجات حاصل کرنے میں رغبت کریں۔ ❷ فرمایا اور یہ آیت اتاری جس کے یہ معنی ہیں جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے مالک کے پاس ان کو روزی ملتی ہے' اس آیت سے شہیدوں کی حیات اور ان کی روزی ثابت ہوئی' اگر کوئی اعتراض کرے کہ موت کیا ہے روح کا جدا ہونا بدن سے' پس جب روح قائم رہے تو حیات بھی قائم ہے' اور اس اعتبار سے سب لوگ زندہ ہیں' پھر شہید کی کیا تخصیص ہے' حالانکہ اس آیت سے ان کی تخصیص نکلتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ زندہ بھی ہیں اور معظم اور مکرم بھی اللہ کے پاس اور ان کو جنت کے میوے روزانہ کھانے کو ملتے ہیں' یہ تمام انعامات دوسروں کے لیے نہ ہوں گے۔ علامہ ابن قیمؒ نے اس مسئلہ کو خوب تفصیل کے ساتھ حادی الارواح میں بیان کیا ہے۔ ❸ باقی آیت یہ ہے ﴿فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

۳۸۵۴- (۶۸) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْمُؤْمِنُوْنَ فِی الدُّنْيَا عَلٰى ثَلَاثَةِ اَجْزَآءٍ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ۳ / ۸)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن دنیا میں تین طرح کے ہیں: ایک وہ جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد ❶ کیا اور دوسرا ❷ وہ شخص ہے کہ جس سے لوگ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ امن میں ہیں پھر وہ شخص ہے کہ جب کسی طمع پر جھانکتا ہے تو اس کو اللہ عزوجل کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ ❸ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے خلق کو نفع پہنچایا اور پاک کیا اور یہ اشرف کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں' اس سے مجھے زیادہ عزیز ہے' مرتبہ میں اعلیٰ ہیں۔ ❷ یعنی اگر چہ اس نے لوگوں کو نفع نہ پہنچایا لیکن ضرر بھی نہ پہنچایا اور برائی بھی نہ کی اور اختلاط نہ کیا اور طمع میں نہ پڑا۔ ❸ چھوڑ دیتا ہے۔ یعنی جب اس کے دل میں آتا ہے کہ طمع کرے تو طمع کو اللہ تعالیٰ اور اس کے طلب کے لیے چھوڑ دیتا ہے اور اس جماعت نے اگر چہ اختلاط کیا ساتھ لوگوں کے اور نزدیک تھا کہ طمع کرے لیکن بچایا اس کو اللہ عزوجل نے اس سے یہ قسم ادنیٰ ہے پہلی دو اقسام سے اعتبار سے ساقط ہیں۔ (لمعات)

۳۸۵۵- (۶۹) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَيْرَةَ

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ نَّفْسٍ مُّسْلِمَةٍ يَّقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غَيْرُ الشَّهِيدِ)) قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَأَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ.)) (رواه النسائي) (النسائي الحديث رقم ٣١٥٣ واحمد في المسند ٤ / ٢١٦)

اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی مسلمان شخص ایسا نہیں ❶ کہ اس کا پروردگار اس کی روح قبض کرے اور وہ پسند کرے کہ واپس تمہاری طرف لوٹ آئے اور دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ اس کا ہو مگر شہید کے علاوہ‘ ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید کر دیا جاؤں‘ اس سے مجھے زیادہ عزیز ہے کہ میرے خیموں ❷ اور حویلیوں کے رہنے والے میرے محکوم ہوں۔‘‘ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں شہادت کی عمدگی کا بیان ہے‘ یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوئے سوائے اس کے اس کو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہوتا کہ زیادہ تر اللہ کے نزدیک عزت پائے۔ ❷ خیموں والوں سے گنوار جنگلی مراد ہیں جو خیموں میں رہتے ہیں اور حویلیوں کے رہنے والوں سے دیہات اور شہروں کے رہنے والے مراد ہیں اور غرض اس سے مادی دنیا و مافیہا ہے۔

٣٨٥٦- (٧٠) وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ ((اَلنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ.)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٥ / ٥٨ واحمد في المسند ٥ / ٥٨)

سیدہ حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے چچا نے مجھے حدیث بیان کی‘ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: بہشت میں کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ’’نبی جنت میں ہے اور شہید ❶ جنت میں ہے اور بچے ❷ جنت میں ہوں گے اور زندہ دفن کی گئی ❸ جنت میں ہوگی۔‘‘ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شہید سے مراد مومن ہے اس لیے اللہ عزوجل نے فرمایا وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ یعنی جو لوگ اللہ عزوجل اور اس کے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لائے وہی صدیق اور شہید ہیں اپنے رب کے پاس۔ حاصل یہ کہ لفظ شہید کا اس حدیث میں شامل ہے ہر ایک مومن کو وہ حقیقۃً شہید ہو یا وہ شہید کے حکم میں ہو۔ ❷ بچے ان بچوں کے باب میں جو بلوغت سے پہلے مر جائیں‘ علماء کا اختلاف ہے‘ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں‘ اکثر کا قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعض نے توقف کیا ہے اور صحیح مذہب جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا یہ جواب دیا کہ اس میں جہنم میں جانے کا بیان نہیں ہے‘ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو وہ جنتی ہیں۔ ❸ دفن کی گئی۔ اور باب ایمان بالقدر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے گذر چکا کہ وائدہ اور موؤدہ دونوں دوزخ میں جائیں گے تو اس کی تاویل بھی وہاں گذری کہ وائدہ سے قابلہ مراد ہے اور موؤدہ کہا ساتھ حذف صلہ یعنی اس حدیث میں اور اس حدیث میں تعارض نہ رہا۔ واللہ الحمد

۳۸۵۷- (۷۱) وَعَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ اُمَامَةَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ مَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهٖ ذٰلِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ((وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٧٦١)

سیدنا علی' سیدنا ابودرداء' سیدنا ابو ہریرہ' سیدنا ابو امامہ' سیدنا عبداللہ بن عمر' سیدنا عبداللہ بن عمرو' سیدنا جابر بن عبداللہ' سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے یہ تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ بھیجے اور خود اپنے گھر میں رہے تو اس کے لیے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ہیں' اور جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا اور جہاد میں خرچ کیا تو اس کے لئے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ہیں' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہے ثواب کو جس کسی کے لیے چاہتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۸۵۸- (۷۲) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اَلشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَالِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا)) وَرَفَعَ رَأْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَمَا اَدْرِيْ اَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَاَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ كَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَّةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَالِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَالِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَسَنٌ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔)

(الترمذي الحديث رقم ١٦٤٤)

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید چار طرح کے ہوتے ہیں' ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو' کامل الایمان' ملاقات کی دشمن سے' تو سچ کر دکھلایا اللہ تعالیٰ کو یہاں تک کہ وہ مارا گیا' پس یہ وہ شخص ہے کہ لوگ قیامت کے دن اس کی طرف اپنی آنکھیں اس طرح اٹھائیں گے اور آپ نے اپنا سر اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر پڑی' راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ اس سے مراد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی تھی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی' آپ نے فرمایا: ''دوسرا شخص وہ ہے جو کامل ایمان والا ہے' وہ دشمن سے ملا' لیکن اس کی حالت یہ ہے کہ گویا اس کے جسم میں بزدلی سے درخت کے کانٹے ❶ چبھوئے گئے ہیں اس کو کوئی اجنبی تیر آ کر لگا اس سے وہ مر گیا' تو یہ دوسرے درجہ کا شہید ہے اور تیسرا شخص وہ مومن ہے جس نے کچھ اچھے عمل کئے اور کچھ برے وہ دشمن سے ملا تو سچ کر دکھایا اللہ تعالیٰ کو' یہاں تک کہ وہ مارا گیا تو یہ تیسرے درجہ میں ہے اور چوتھا وہ مسلمان آدمی کہ

اس نے اپنی جان پر اسراف کیا دشمن سے ملاقات کی اس نے سچ کر دکھایا اللہ تعالیٰ کو یہاں تک کہ وہ مارا گیا تو یہ شخص چوتھے درجہ میں ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کی جلد میں کانٹے۔ یہ کنایہ ہے کھڑے ہو جانے بالوں کے بسبب ڈرنے اور کانپنے بدن کے حاصل حدیث کا یہ ہے کہ شہید چار حال سے خالی نہیں ہوتا یا تو کامل الایمان متقی شجاع ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کے وعدہ کو سچا جان کر بڑی دلیری کے ساتھ اپنی جان قربان کرتا ہے اور یہ شخص اعلیٰ قسم کے شہیدوں میں سے ہے اور دوسرا وہ شہید ہے جو بزدل ہے اور مقابلہ کے وقت ڈر کے مارے اس کے بدن کے روئیں کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن ایمان اور تقویٰ کی وجہ سے ہٹ نہیں سکتا اور مقابلہ میں کسی طور مارا جاتا ہے یہ دوسرے درجہ میں ہے تیسرے وہ شخص جو عمل اس کے بھلے برے مخلوط ہیں مگر دلیری سے اور اللہ عزوجل کے وعدے کو سچ سمجھ کر مقابلہ کرتا ہے یہاں تک کہ دشمن کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے یہ تیسرے درجے میں ہے چوتھے وہ جس نے بہت گناہ کئے مگر دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا اللہ عزوجل کے وعدوں کو سچا سمجھ کر یہاں تک کہ مارا گیا تو یہ شخص چوتھے درجے میں ہے۔

۳۸۵۹- (۷۳) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْقَتْلٰى ثَلَاثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ)) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ ((فَذَالِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ لَايَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ)) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ ((مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَاُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ اِنَّ السَّيْفَ لَايَمْحُو النِّفَاقَ۔)) (رواه الدارمی) (الدارمی الحدیث رقم ۲٤۱۱)

سیدنا عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ جہاد میں قتل کیے جاتے ہیں وہ تین طرح کے ہیں ایک کامل مومن جس نے اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا تو جب دشمن سے ملا تو اس سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق فرمایا: ''یہ وہ شہید ہے جس کی آزمائش ❶ کی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خیمے میں اس کے عرش ❷ تلے ہوگا' انبیاء علیہم السلام اس سے صرف درجہ نبوت میں زیادہ ہوں گے ❸ اور دوسرا شخص وہ مومن ہے کہ ملے جلے عمل کئے کچھ اچھے اور کچھ برے' اس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کیا تو جب دشمن سے ملا تو لڑا یہاں تک کہ مارا گیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں فرمایا: ''اس میں کچھ کمی ہے اس کے گناہ مٹا دیئے گئے' اس کی غلطیاں معاف کر دی گئیں' تلوار گناہوں کو بہت مٹانے والی ہے یہ شخص جنت کے جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل کیا جائے گا اور تیسرا شخص منافق کہ جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کیا تو جب ملا دشمن

سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا تو یہ شخص دوزخ میں ہوگا اس لئے کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ساتھ صبر کے جہاد کی مشقتوں پر۔ ❷ یعنی بیچ حضور اور محل قرب اس کے۔ ❸ نہیں زیادہ ہوں گے اس سے نبی مگر ساتھ درجہ نبوت کے۔ اس حدیث سے بھی جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شہادت ایک بلند مرتبہ ہے۔

۳۸۶۰- (۷۴) وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رُجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَاتُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ ((هَلْ رَاٰهُ اَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْاِسْلَامِ)) فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ وَ قَالَ ((اَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) وَ قَالَ ((يَا عُمَرُ اِنَّكَ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْئَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

(البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٤٢٩٧)

ابن عائذ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازے میں ❶ شریک ہوئے پس جب اس کو رکھا گیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں' کیونکہ یہ فاجر شخص ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کے ❷ کام پر دیکھا تھا؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا ہاں، اے اللہ کے رسول! اس نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چوکیداری کی تھی تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اس پر مٹی ڈالی اور فرمایا: ''ساتھی تیرے گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخیوں میں سے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو بہشتیوں میں سے ہے ❸ '' اور فرمایا: ''اے عمر! تو لوگوں کے اعمال کے بارہ میں سوال نہیں کیا جائے گا اور لیکن تو دین اسلام کے متعلق پوچھا جائے گا۔'' (روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: یہ روایت مرسل ہے لیکن طبرانی کی سند سے اسے تقویت ملتی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نکلے اس لیے کہ اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں۔ ❷ یعنی کسی ایسے کام پر جو اس کے واقعی مسلمان ہونے پر دلالت کرے۔ اور مقصود سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس چیز سے منع کرنا تھا کہ جرأت کی انہوں نے اس پر' اس لیے کہ اعتبار فطرت کے ساتھ ہے اور اعتماد اعتقاد پر ہے اور اللہ عزوجل بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے اور امام طیبی رحمہ اللہ کی تقریر کا حاصل یہ ہے کہ تو ایسے مقام میں مردوں کے برے اعمال کی خبر نہ دے' بلکہ نیک عمل بیان کر' جیسے فرمایا آپ نے مردوں کو بھلائی سے پاک کرو اور سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحم کرے لشکر کے چوکیدار پر یعنی جو رات کو جاگتا رہتا ہے اور دشمن کی خبر رکھتا ہے اگر دشمن آن پہنچا تو مجاہدین کو ہوشیار کر دیتا ہے اور چھاپہ مارنے سے دشمن کو روکتا ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک رات اللہ کی راہ میں پہرہ دینا مرد کے روزہ رکھنے سے افضل ہے اور رات کو اپنے گھر میں عبادت کرنے سے ہزار برس تک برس تین سو ساٹھ ان کا اور ہر دن ہزار برس کے برابر یعنی ایسے ہزار برس کی عبادت اور روزے سے افضل ہے جن کا ہر ایک دن ہزار برس کا ہو روایت کیا

ان دونوں حدیثوں کو ابن ماجہ نے یہاں روزوں اور عبادات سے نفلی روزے اور نفلی عبادات مراد ہیں۔ ❸ اس حدیث سے اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت ثابت ہوئی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مردوں کی برائی بیان کرنے سے خبردار کیا اور اشارہ کیا کہ مردوں کی نیکیاں بیان کیا کرو۔

بَابُ اِعْدَادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ

سامان جہاد کی تیاری کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٨٦١- (١) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ ((وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ)) اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٦٧۔ ١٩١٧) وابوداؤد الحديث رقم ٢٥١٤ والترمذی الحديث رقم ٣٠٨٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨١٣ والدارمی الحديث رقم ٢٤٠٤ واحمد فی المسند ٤/ ١٥٧)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں سنا کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے: ''اور کفار کے لیے جہاں تک تم سے ہو سکے قوت تیار کرو'' خبردار! قوت' تیراندازی ہے' خبردار! قوت تیراندازی ہے' خبردار! قوت ❶ تیراندازی ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قوت تیراندازی ہے' جہاد کے لیے تیراندازی سیکھنے کی فضیلت اس حدیث سے ثابت ہے اور اس پر ہر ایک ہتھیار کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ کو قیاس کر لینا چاہیے اگر یہ جہاد کی نیت سے ہوں اور حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کے لیے ہمیشہ اپنی طاقت کو بڑھاتے رہو اور ہر وقت جنگ کے لیے مستعد رہو گو جنگ نہ ہو' کسی کو معلوم نہیں کہ دشمن کس وقت حملہ کر دے ایسا نہ ہو کہ تمہاری طاقت کم ہونے کے وقت اور تمہاری غفلت میں حملہ کر بیٹھے اور تم پر غالب ہو جائے۔

٣٨٦٢- (٢) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجَزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٥٨۔ ١٩١٨) والترمذی الحديث رقم ٣٠٨٣ واحمد فی المسند ٤/ ١٥٧)

انہی (سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب تم پر روم فتح کیا جائے گا اور تم کو اللہ تعالیٰ کفایت ❶ کرے گا پس تم میں سے کوئی تیروں سے کھیلنے میں سستی نہ کرے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی روم فتح ہوگا اور مجاہدوں کے حصوں میں بہت سامال آئے گا' سو فرمایا: کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مال کی کثرت میں جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ' اس حدیث میں خبر ہے ان فتوحات کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئیں اور اشارہ ہے جہاد کی ترغیب کا۔

٣٨٦٣- (٣) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

انہی (سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْقَدْ عَصٰى۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٦٩ - ١٩١٩) وابن ماجه الحديث رقم ٢٨١٤)

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے تیر اندازی سیکھی پھر اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ❶ یا فرمایا: ''اس نے نافرمانی کی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس لیے کہ تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اس کا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہے' اب تیر کے عوض جدید آلات جنگ ہیں۔

٣٨٦٤ - (٤) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَا صَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ((اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ)) لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ ((مَالَكُمْ)) قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ((اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔)) (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٣٥٠٧)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو اسلم ❶ قبیلہ کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ وہ آپس میں بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے' آپ نے فرمایا: ''تیر اندازی کرواے اولاد اسمٰعیل' تمہارے باپ تیر انداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں' ایک فریق نے اپنے ہاتھ بند کر لیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا ہم کس طرح تیر اندازی کریں اس حال میں کہ آپ فلاں قوم کے ساتھ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ بنی اسلم سے۔ یہ انصار کا ایک قبیلہ ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں اور تیر اندازی کی اس لیے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ اسماعیل علیہ السلام کو ان کے باپ ابراہیم علیہ السلام فاران کے میدان یعنی مکہ کے جنگل میں چھوڑ کر چلے آئے تھے' وہ وہیں بڑے ہوئے' ان کو شکار کا بہت شوق تھا' آپ بڑے تیر انداز اور بہادر تھے تو نبی ﷺ نے لوگوں کو تیر مارنے کی اس طرح سے ترغیب دی کہ یہ تمہارا آبائی پیشہ ہے' اس کو خوب بڑھاؤ۔

٣٨٦٥ - (٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ اَبُوْطَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَارَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ۔ (رواه البخاری) البخاری الحديث رقم ٢٩٠٢ واحمد فی المسند ٣/ ٢٨٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک ڈھال کے ذریعہ نبی ﷺ کا دفاع کر رہے تھے' سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ خوب تیر انداز تھے تو جب یہ تیر پھینکتے تو نبی ﷺ جھانکتے اور ان کے تیر گرنے کی جگہ دیکھتے۔ (بخاری)

٣٨٦٦ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ۔)) (متفق

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت ❶ گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔''

علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۲۸۵۱ ومسلم الحدیث رقم (۱۰۰۔ ۱۸۷۴) والنسائی الحدیث رقم ۳۵۷۱) واحمد فی المسند ۳/ ۱۱٤)

(بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ گھوڑے جہاد میں قوت اسلام اور غنیمت کے عمدہ سبب ہیں، امام نوویؒ نے کہا کہ ان احادیث سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لئے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعض گھوڑا اپنی دلیری کی وجہ سے مبارک ہوتا ہے اور بعض اپنی بزدلی کی وجہ سے منحوس ہوتا ہے۔

۳۸٦۷- (۷) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِىْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَلْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۹۷۔ ۱۸۷۲) والنسائی الحدیث رقم ۳۵۷۲)

سیدنا جریر بن عبداللہ (بجلی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گھوڑے کی پیشانی کو اپنی انگلی کے ساتھ بل دیتے ہوئے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے کہ گھوڑوں ❶ کی پیشانی میں آخرت کا اجر اور دنیا کی غنیمت باندھ دی گئی ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہے اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہیں تو حقیقت میں خیر اور فراوانی کا گھوڑے ہی سبب ٹھہرے۔ ان احادیث میں اشارہ ہے کہ ایمان دار جہاد کی نیت پر گھوڑوں کی پرورش سے غافل نہ ہوں۔

۳۸٦۸- (۸) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبْعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِىْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (رواہ البخاری) (مسلم الحدیث رقم ۲۸۵۳ والنسائی الحدیث رقم ۳۵۸۲ واحمد فی المسند ۲/ ۳۷٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑا پالے ❶ تو اس کا پیٹ بھر کر کھانا سیراب لید اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں وزن کیے جائیں گے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ جب اللہ تعالیٰ ہی کیلئے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہ ہو تو پھر یہ ثواب پائے گا۔

۳۸٦۹- (۹) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِى الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَّكُوْنَ الْفَرَسُ فِىْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِىْ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْفِىْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۰۲۔ ۱۸۷۵) وابوداوٗد الحدیث رقم ۲۵٤۷ والترمذی الحدیث رقم ۱٦۹۸

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے میں شکال ناپسند فرماتے تھے اور شکال ❶ یہ ہے کہ گھوڑا اس طرح کا ہو کہ اس کے دائیں پاؤں میں سفیدی ہو اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں اس کے سفید ہوں۔ (مسلم)

والنسائی الحدیث رقم ۳۵٦۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۹۰ واحمد فی المسند ۲/ ۲۵۰)

فوائد الحدیث: ❶ شکال' اکثر اہل لغت کے نزدیک شکال وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک سارے بدن کے رنگ پر یا تین ہم رنگ ہوں اور ایک سفید ہو اس کو ارجل بھی کہتے ہیں اب تک گھوڑے والے ایسے رنگ کو مکروہ اور نامبارک جانتے ہیں' مگر عام میں یہ مشہور ہے کہ اگر پیشانی پر بھی سفیدی ہو یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں سفید ہو۔ واللہ اعلم۔

۳۸۷۰- (۱۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۸٦۸ ومسلم الحدیث رقم (۹۵- ۱۸۷۰) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۵۷۵ والنسائی الحدیث رقم ۳۵۸٤ والدارمی الحدیث رقم ۲٤۲۹ والموطا الحدیث رقم ٤۵ من کتاب الجهاد)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدھائے گئے ❶ گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ لگوائی' ان کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو گھوڑے سدھائے نہیں گئے تھے ان کی ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک دوڑ لگوائی ان کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے گھوڑ دوڑ درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کر دیں پھر اس کو گرم جھول پہنا کر ایک بند کوٹھڑی میں باندھ دیں تاکہ پسینہ کرے اور گوشت کم ہو وہ دبلا ہو جائے اور دوڑنے میں تیز ہو جائے۔

۳۸۷۱- (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءُ وَكَانَتْ لَاتُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ۔)) (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۸۷۲ وابوداؤد الحدیث رقم ٤۸۰۲ والنسائی الحدیث رقم ۳۵۹۲ واحمد فی المسند ۳/ ۱۰۳)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی کوئی اونٹ بھی اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا ❶ ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا تو اس کا اونٹ اس اونٹنی سے بڑھ گیا مسلمانوں کو اس بات سے تکلیف پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سچا اور ثابت ہے کہ دنیا میں کوئی چیز بلند نہیں ہوئی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیچے کر دیتا ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس اونٹ سے مقابلہ کرتی دوڑنے میں اس سے آگے بڑھ جاتی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٨٧٢ - (١٢) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ فِي الْجَنَّةِ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَ الرَّامِيَ بِهٖ وَ مُنَبِّلَهُ فَارْمُوْا وَ ارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهٖ وَتَادِيْبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ اِمْرَاَتَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ((وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَمَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا)) اَوْقَالَ ((كَفَرَهَا۔)) (ابو داود الحديث رقم ٢٥١٣ والترمذي الحديث رقم ١٩٢٧ والنسائي الحديث رقم ٣٥٧٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨١١)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے اس کے بنانے میں ثواب کی امید رکھے اور دوسرا تیر پھینکنے والے کو اور تیسرا تیر پکڑانے والے کو تو تم تیراندازی کرو اور سواری کرو تمہاری تیر اندازی مجھے بہت پیاری ہے اس بات سے کہ تم سواری کرو جس چیز کے ساتھ آدمی کھیلے وہ ناروا اور باطل ہے ❶ مگر تیر اندازی ❷ کرنا کمان سے اور ادب ❸ سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا ❹ اپنی بیوی سے پس یہ چیزیں حق ہیں۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) اور زیادہ کیا ابوداؤد اور دارمی نے: ''جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد بیزار ہو کر اس کو چھوڑ دے تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا فرمایا: ''اس نے نعمت کا انکار ❺ کیا۔''

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بے کار ہے کچھ فائدہ نہیں۔ ❷ مگر تیراندازی کرنا کمان سے' آج کے دور میں اس کا متبادل بندوق وغیرہ سے کھیلنا ہے۔ ❸ اور ادب سکھانا' اس پر سواری سیکھنا' دوڑانا' برچھے کی کثرت سیکھنا' ان دونوں کھیلوں میں آدمی جہاد کے لیے مستعد اور تیار ہوتا ہے۔ ❹ اس میں اپنی بیوی سے الفت ہوتی ہے' اولاد کی امید ہوتی ہے' جو انسان کی نسل قائم رکھنے اور بڑھانے کے لیے ضروری ہے۔ ❺ مطلب یہ ہے' کہ جب کوئی ہتھیار چلانے کا علم سیکھے تو کبھی کبھی اس کو کرتا رہے' چھوڑ نہ دے کہ ضرورت کے وقت کام آئے' اب تیر کے عوض بندوق اور توپ ہے' اور منع کی وجہ یہ ہے کہ تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اس کا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہے۔

٣٨٧٣ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَلَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَلَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ اَلْفَصْلَ الْاَوَّلَ وَالنَّسَائِيُّ الْاَوَّلَ

سیدنا ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تیر پہنچائے ❶ تو وہ اس کے لیے جنت میں ایک درجہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تیر پھینکے ❷ تو وہ اس کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ہیں اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو اس کا بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہو گا۔ (بیہقی نے شعب ایمان میں)

وَالثَّانِيَ وَالتِّرْمَذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَ فِيْ رِوَايَتِهِمَا ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) بَدَلَ ((فِي الْإِسْلَامِ۔)) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٩٦٥ والترمذی الحديث رقم ١٦٣٨ والنسائی الحديث رقم ٣١٤٣ واحمد فی المسند ٤/ ٣٨٦ والبیهقی فی شعب الایمان الحديث رقم ٤٣٤١)

روایت کیا پہلا جملہ ❸ ابوداؤد نے' نسائی نے پہلا جملہ ❹ اور دوسرا اور ترمذی نے' دوسرا اور تیسرا اور بیہقی اور ترمذی کی روایت میں ہے جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ❺ ہونا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ''الاسلام کے بدلہ میں''۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہنچائے تیر۔ یعنی کافر کو۔ ❷ چھینکے تیر' لگے یا نہ لگے۔ ❸ پہلا جملہ۔ یعنی بلغ بسھم فی سبیل اللہ۔ ❹ پہلا جملہ اور دوسرا جن میں تیر کی فضیلت مذکور ہے۔ ❺ بوڑھا ہو۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ چننا سفید بالوں کا منع ہے ابو یزید نے آئینہ دیکھا تو بولے' ظهر الشيب ولم يظهرا لغيب وما ادری ما فی الغيب میں کہتا ہوں سفید بالوں کے چننے کی نہی میں ایک حدیث مروی ہے' سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا کہ آپ نے سفید بال اکھیڑنے سے منع کیا اور فرمایا وہ مسلمان کا نور ہے۔

٣٨٧٤- (١٤) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ۔)) (رواه الترمذی و ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٥٦٤ والترمذی الحديث رقم ١٧٠٠ والنسائی الحديث رقم ٣٥٨٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨٧٨ واحمد فی المسند ٢/ ٤٧٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگے بڑھنے کی شرط لگانا جائز نہیں مگر ❶ تیر چلانے یا اونٹ دوڑانے میں یا گھوڑا دوڑانے میں۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مطلب یہ ہے کہ ان تینوں میں آگے بڑھنے کی شرط کرنا اور جیتنے پر مال لینا درست ہے' تیر میں شرط یہ ہے کہ کس کا تیر دور جاتا ہے۔ ایک عباسی خلیفہ کبوتر بازی کر رہا تھا ایک شخص اس کے پاس گیا اور اس کا دل بہلانے اور کبوتر بازی جائز کرنے کے لیے اسی حدیث میں' او جناح کا لفظ بڑھا دیا اور اللہ تعالیٰ کا بالکل خوف نہ کیا۔ حدیث کے اماموں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اگر وہ محنت کر کے صحیح حدیثوں کو جھوٹی حدیثوں سے جدا نہ کرتے تو دین تباہ ہو جاتا۔

٣٨٧٥- (١٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَ اِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا بَأْسَ بِهٖ))۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ((مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دو گھوڑوں میں تیسرا گھوڑا داخل کر دیتا ہے پس اگر اس بات سے بے خوف ہوا جاتا ہے ❶ کہ اس سے آگے بڑھ جائے گا تو اس میں کوئی بھلائی نہیں اور اگر اس کے آگے بڑھنے سے بے خوف نہیں ہوا جاتا ❷ تو اس میں کوئی

يَعْنِيْ وَهُوَلَا يَأْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُّسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ۔)) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٢٦٥٤ وابوداوٗد الحدیث رقم ٢٥٧٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٧٦ واحمد فی المسند ٢/ ٥٠٥)

خطرے والی بات نہیں۔شرح السنہ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ’’جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا داخل کرے یعنی ایسا گھوڑا ہو جس کے آگے بڑھنے سے بے خوف نہیں تو یہ قمار نہیں ہے اور جس نے دو گھوڑوں کے درمیان تیسرا گھوڑا داخل کر دیا اور وہ امن میں ہے کہ وہ آگے بڑھ جائے گا تو یہ قمار ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یقین ہے اس کے جیتنے کا اور اس کے پیچھے رہ جانے کا ڈر نہیں۔ ❷ یعنی اس کے جیتنے کا یقین نہیں ہے بلکہ ڈر ہے اس کے پیچھے رہ جانے کا' مطلب یہ ہے کہ اگر محلل کا گھوڑا ایسا ہے کہ اس کے بڑھنے نہ بڑھنے کا احتمال ہے تو یہ جائز ہے ورنہ ناجائز' گھوڑ دوڑ میں اگر روپیہ کی شرط ایک طرف سے ہو اور یہ روپیہ تماش بین لوگ دینا قبول کر لیں یا دوڑانے والوں میں سے ایک شخص تو یہ جائز ہے اور اگر دو طرف سے روپیہ کی شرط ہو تو ایک شخص تیسرے محلل کا ہونا ضروری ہے' پھر اگر یہ محلل بڑھ جائے گا تو دونوں شرط کا روپیہ لے گا اور جو ہار جائے تو اس پر کچھ نہ ہوگا اور محلل کے سبب سے یہ جوا نہ رہے گا کیونکہ جوا وہ ہوتا ہے جہاں آدمی نفع و نقصان میں متردد ہو اور یہ امر محلل کی وجہ سے جاتا رہتا ہے پھر اگر محلل آگے نکل گیا بعد اس کے دونوں شرط والے ایک ساتھ آئے یا آگے پیچھے تو محلل مال لے گا اور محلل اور دونوں شرط والوں میں سے ایک ساتھ مل کر آئے پھر دوسرا شخص شرط والوں میں سے آیا تو دونوں شخص جو آگے آئے مال لیں گے۔

٣٨٧٦- (١٦) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ)) زَادَ يَحْيىٰ فِيْ حَدِيْثِهٖ ((فِي الرِّهَانِ۔)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ۔) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٥٨١ والترمذی الحدیث رقم ١١٢٣ والنسائی الحدیث رقم ٣٥٩١ واحمد فی المسند ٤/ ٤٣٩)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’نہیں ہے جلب اور نہ جنب‘‘ یحییٰ نے اپنی حدیث میں لفظ ’’فی الرھان‘‘ زیادہ ❶ کیا۔ (ابوداؤد' نسائی) (اور ترمذی نے بعض الفاظ اور معانی کی زیادتی کے ساتھ باب غصب میں نقل کیا ہے)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ زیادہ کیا یحییٰ نے یعنی یوں کہا ’’لا جلب ولا جلب فی الرہان‘‘ اور رہان سے مراد یہی گھوڑ دوڑ ہے اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے کہ ایک شخص کو اپنے گھوڑے کے پیچھے لگائے جو گھوڑے کو ڈانٹے تاکہ وہ آگے بڑھ جائے اور جنب یہ کہ ایک اور گھوڑا اپنے گھوڑے کے پہلو میں رکھے اور جب سواری کا گھوڑا تھک جائے تو اس پر سوار ہو لے اس سے منع فرمایا۔

٣٨٧٧- (١٧) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهُمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طُلُقُ الْيَمِيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ’’بہتر گھوڑا وہ ہے جو مشکی ہو سفید پیشانی جس کی ناک پر سفید کا لب ہو پھر سفید پیشانی' سفید ہاتھ پاؤں والا

اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ۔)) (رواه الترمذی و الدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ١٦٩٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٨٩ والدارمی الحديث رقم ٢٤٢٨ واحمد فی المسند ٥/ ٣٠٠)

اور دائیں ❶ ہاتھ کا رنگ سارے بدن کی طرح ہو اور اگر سیاہ نہ ہو تو پھر انہی علامات ❷ پر کمیت ہے۔" (ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس میں سفیدی نہ ہو' اس کو عرب لوگ طلق الیدالیمنی کہتے ہیں یہ بہت مبارک ہوتا ہے۔

❷ یعنی کمیت ہو سفید پیشانی یا کمیت سفید ہاتھ پاؤں یا کمیت سفید کا لب اور بینی طلق الید الیمنی یہ اقسام عمدہ ہیں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشکی رنگ گھوڑے سب رنگوں میں عمدہ ہیں اور حقیقت میں یہ رنگ نہایت مضبوط اور محنتی ہوتا ہے اس کے بعد کمیت اس کے بعد اور رنگ جیسے سرنگ سمند' سرخہ نقرہ سبزہ وغیرہ۔

٣٨٧٨- (١٨) وَعَنْ اَبِىْ وَهْبِ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اُو اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔)) (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٥٣٤ والنسائی الحديث رقم ٣٥٦٥ واحمد فی المسند ٤/ ٣٤٥)

سیدنا ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لازم ہے تم کو گھوڑا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا سیاہ سفید ہاتھ پاؤں والا۔" (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٣٨٧٩- (١٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُمْنُ الْخَيْلِ فِى الشُّقْرِ۔)) (رواه الترمذی وابوداؤد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٥٤٥ والترمذی الحديث رقم ١٦٩٥ واحمد فی المسند ١/ ٢٧٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گھوڑوں کی برکت سرخ رنگ کے گھوڑوں میں ہے۔" (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٣٨٨٠- (٢٠) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ نِ السُّلَمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِىَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا اَذْنَابَهَا فَاِنَّ اَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاءُهَا وَنَوَاصِيْهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداوٗد الحديث رقم

سیدنا عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: "گھوڑوں کی پیشانیوں ان کی گردن اور ان کی دموں کے بال نہ کاٹو کیونکہ ان کی دمیں ان کے لیے مکھیاں اڑانے کا پنکھا ہے اور ان کی گردن کے بال انہیں گرم رکھنے کا ذریعہ ہیں اور ان کی پیشانیوں میں

٢٥٤٢ واحمد في المسند ٤/ ١٨٤)

بھلائی بندھی ہے۔'' (ابوداؤد)

٣٨٨١- (٢١) وَعَنْ اَبِيْ وَهْبِ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِرْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَاَعْجَازِهَا)) اَوْقَالَ ((اَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ۔)) (رواه ابو داوٗد والنسائی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٥٥٣ والنسائی الحدیث رقم ٣٥٦٥ واحمد فی المسند ٤/ ١٤٥)

سیدنا ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھوڑوں کو باندھ کر رکھو ان کی پیشانیوں اور ان کی پیٹھوں پر ہاتھ پھیرا کرو'' یا فرمایا: ''اعجازھا کے بدلے اکفالھا اور گانیاں ڈالو ان کی گردنوں میں اور نہ باندھو ان کی گردنوں میں کمان ❶ کے چلے۔'' (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چلے کمان کے' عرب کے لوگ گھوڑوں کے گلوں میں کمان کے چلے باندھتے' تا کہ نظر نہ ہو مگر اس سے منع فرمایا اور اعجازھا اور اکفالھا دونوں لفظوں کے معنی واحد ہیں۔

٣٨٨٢- (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَاْمُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِثَلَاثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ۔)) (رواه الترمذی والنسائی) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٨٠٨ والترمذی الحدیث رقم ١٧٠١ والنسائی الحدیث رقم ٣٥٨١ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندے امر کئے گئے' لوگوں کے علاوہ ہم کو کسی چیز کے ساتھ خاص ❶ نہیں کیا گیا مگر تین باتوں کا ہمیں حکم فرمایا کہ پورا کریں ہم وضو کو اور یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں اور یہ کہ ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر جست نہ کرائیں۔ (ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے بھی شیعہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ یہ قرآن پورا نہیں ہے اور پورا قرآن اہل بیت کے پاس ہے' بعد میں ہر ایک امام کے پاس آتا رہا' یہاں تک کہ امام مہدی کے پاس آیا' وہ غائب ہیں جب ظاہر ہوں گے تو دنیا میں پورا قرآن پھیلے گا۔ پیچھے گذر چکا ہے کہ ابو جحیفہ نے کہا میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا' کیا آپ کے پاس کوئی ایسا علم ہے جو دوسرے لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے کہا' نہیں قسم ہے اللہ کی ہمارے پاس وہی علم ہے جو دوسرے لوگوں کے پاس ہے صرف اتنی بات ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بعض بندوں کو قرآن مجید میں ایک سمجھ دیتا ہے جو ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی اور وہ اس سمجھ کی وجہ سے قرآن مجید سے بہت باتیں نکالتا ہے جو عام لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں' یہ کوئی دنیاوی علم نہیں بلکہ ذہن کی تیزی اور سمجھ ہے اور صحیح بخاری میں ہے کہ جب ابو جحیفہ نے ان سے پوچھا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا' نہیں قسم اس کی جس نے دانہ چیرا اور جان کو پیدا کیا' آخر حدیث تک۔

٣٨٨٣- (٢٣) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک خچر ہدیہ بھیجا گیا پس آپ سوار ہوئے اس پر' تو علی رضی اللہ عنہ

لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔)) (رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٥٦٥ والنسائی الحديث رقم ٣٥٨٠ واحمد فی المسند ١/ ١٠٠)

نے کہا اگر جست کرائیں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر تو ہمارے لیے خچر کی مثل ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ کرتے ہیں جو نہیں ❶ جانتے۔'' (ابوداؤد' نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی گھوڑے کا گھوڑی پر کدانا بہتر ہے ان فائدوں کے لیے کہ جو مذکور ہوئے اور اسی مناسبت کی وجہ سے مصنف اس حدیث کو اس باب میں لائے ہیں اس میں گویا منع فرمایا ہے گھوڑی پر گدھے کے کدانے سے یعنی یہ نہی محمول ہے تنزیہ پر نہ کہ تحریم پر۔

٣٨٨٤- (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٥٨٣ والترمذی الحديث رقم ١٦٩١ والنسائی الحديث رقم ٥٣٧٤ والدارمی الحديث رقم ٢٤٥٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضہ کا کنارہ ❶ چاندی کا تھا۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ تلوار کے قبضہ کا کنارہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تلوار کا قبضہ چاندی کا بنانا جائز ہے۔

٣٨٨٥- (٢٥) وَعَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحديث رقم ١٦٩٠)

ہود بن عبداللہ بن سعد نے اپنے دادا مزیدہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کی تلوار پر سونا ❶ اور چاندی تھا۔ (ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سونا اور چاندی بظاہر اس حدیث سے سونے کا استعمال بھی ہتھیاروں میں جائز معلوم ہوتا ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔

٣٨٨٦- (٢٦) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا۔ (رواه ابوداؤد وابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٥٩٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨٠٦ واحمد فی المسند ٣/ ٢٩٣)

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پر احد کے دن دو زرہیں تھیں آپ نے ایک کو دوسری پر پہن رکھا تھا۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٣٨٨٧- (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهُ أَبْيَضُ۔ (رواه الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ١٦٨١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨١٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا نشان سیاہ ❶ اور آپ کا چھوٹا نشان سفید تھا۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان حدیثوں میں رایه اور لواء کا لفظ ہے رایہ بڑا جھنڈا تو وہ سیاہ تھا اور لواء چھوٹا علم وہ سفید تھا اس کا مقصد یہ ہے کہ امام کو لشکروں کا ترتیب دینا اور جھنڈے اور نشان بنانا مستحب ہے' اس حدیث کو ابوداوُدؒ نے سماک بن حرب سے روایت کیا انہوں نے ایک مرد سے' اس نے ایک مرد سے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زرد رنگ کا دیکھا' اس کی اسناد میں مجہول ہیں اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ان شاء اللہ تعالیٰ آ رہی ہے۔ (روضہ)

٣٨٨٨- (٢٨) وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ لِيَسْأَلَهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ۔ (رواه احمد والترمذی وابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٥٩١ والترمذی الحدیث رقم ١٦٨٠ واحمد فی المسند ٤/ ٢٩٧)

محمد بن قاسم کے آزاد کردہ غلام موسیٰ بن عبیدہ سے روایت ہے کہ مجھے محمد بن قاسم نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تاکہ میں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے نشان کے متعلق دریافت کروں' تو انہوں نے کہا کہ وہ نشان سیاہ ❶ رنگ کا تھا اور اس کا کپڑا نمرہ کی قسم سے چوکونہ تھا۔ (احمد' ترمذی' ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیاہ رنگ کا۔ مراد سیاہ سے یہ ہے کہ غالب رنگ سیاہ تھا اس کا کہ دور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا' نہ یہ کہ وہ خالص سیاہ رنگ کا تھا' کیونکہ وہ نمرہ کا تھا اور نمرہ وہ کملی ہے جس میں سیاہ اور سفید خطوط ہوں۔

٣٨٨٩- (٢٩) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهُ أَبْيَضُ۔ (رواه الترمذی وابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٥٩٢ والترمذی الحدیث رقم ١٦٧٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨١٧ والنسائی الحدیث رقم ٢٨٦٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کا نشان ❶ سفید تھا۔ (ترمذی' ابوداوٗد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: شاہد کی بنا پر حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کو حاکمؒ اور اہل سنن اور ابن حبانؒ نے بھی روایت کیا ہے اور حارث بن حسان سے روایت ہے کہ میں مدینہ میں آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر کھڑا ہوا پایا اور بلال رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کھڑے تھے ایک تلوار گلے میں ڈالے ہوئے اور کالا

جھنڈا بھی تھا' میں نے کہا یہ کالے جھنڈے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں جو ایک لڑائی سے لوٹ کر آئے ہیں' اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور اس باب میں اور کئی احادیث بھی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٨٩٠- (٣٠) عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَيْلِ۔ (رواه النسائی) (النسائی الحدیث رقم ٣٥٦٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے بعد گھوڑوں ❶ سے محبوب تر کوئی چیز نہ تھی۔ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گھوڑوں سے کیونکہ عمدہ گھوڑا جہاد کا آلہ ہے۔

٣٨٩١- (٣١) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ ((مَاهٰذِهٖ اَلْقِهَاوَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُاللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ٢٨١٠)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں فارسی کمان تھی آپ نے فرمایا: ''کیا ہے یہ؟'' اس کو ڈال دے اور تم اس کو اور اس جیسی کو لازم ❶ پکڑو اور کامل نیزوں کو لازم پکڑو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے ساتھ دین میں مدد دے گا اور تم کو شہروں میں ٹھکانے دے گا (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور لازم ہے الخ گویا اس شخص نے فارسی کمان کو قوی اور سخت سمجھ کر اختیار کیا عربی کمان پر' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے نہیں جیسے تو خیال کرتا ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے دین میں جس کی چاہتا ہے اور نصرت اس کی طرف سے ہے اور ساتھ قوت اور قدرت اس کی کے ہے نہ کہ ساتھ قوت ہماری کے اور قوت ساز و سامان تمہارے کے۔

بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ

آداب سفر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٨٩٢- (١) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔ (رواه

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ جمعرات کے دن نکلنے کو پسند کرتے تھے۔ (بخاری)

البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۹۵۰ وابوداوٗد الحدیث رقم ۲۶۰۵ والدارمی الحدیث رقم ۲٤۳٦ واحمد فی المسند ۳/ ٤٥٥۔ ٤٥٦)

۳۸۹۳- (۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَاسَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ۔)) (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۹۹۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷٦۸ واحمد فی المسند ۲/ ۲۳)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر جان لیں لوگ کہ تنہا سفر کرنے میں جو (خطرہ) ہے جس قدر میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کو اکیلا نہ چلے۔'' ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ رات کو وحشت اور وہم اور ضرر اور راہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے اور جب رات میں سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیدل چلنے والے کے لیے تو مزید درست نہیں مثل مشہور ہے الرفیق ثم الطریق ''یعنی پہلے ساتھ پھر راستہ''۔

۳۸۹٤- (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَاجَرَسٌ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۰۳-۲۱۱۳) وابوداوٗد الحدیث رقم ۲۵۵۵ والترمذی الحدیث رقم ۱۷۰۳ والدارمی الحدیث رقم ۲٦۷٦ واحمد فی المسند ۲/ ۲٦۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس قافلہ کے ساتھ ❶ نہیں ہوتے کہ جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جب رحمت کے فرشتے قافلہ کے ساتھ نہ رہے تو پھر تو اس قافلہ میں بے برکتی ہی پھیلے گی۔

۳۸۹۵- (٤) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۰٤۔ ۲۱۱٤) وابوداوٗد الحدیث رقم ۲۵۵٦ واحمد فی المسند ۲/ ۳۷۲)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھنٹی ❶ شیطان کا باجا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ گھنٹی اونٹ وغیرہ کی گردن میں اس لیے منع ہے کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے اور عورت کی گھونگرو اور پازیب اور جھڑی بھی اسی میں داخل ہیں کہ اس کی آواز سے مردوں کی نظر عورتوں پر پڑتی ہے۔

۳۸۹٦- (۵) وَعَنْ اَبِيْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا ((لَا تُبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ

سیدنا ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ اعلان کرے کسی اونٹ کے گردن چلہ کمان کا قلادہ نہ رہنے دیا جائے یا فرمایا: ''قلادہ باقی نہ رہے قلادہ مگر یہ کہ

اَوْقِلَادَةٌ اِلَّاقُطِعَتْ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٠٠٥ ومسلم الحدیث رقم (١٠٥۔ ٢١١٥) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٥٥٢ والموطا الحدیث رقم ٣٩ من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ٥/ ٢١٦)

وہ کاٹ دیا ❶ جائے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ گنڈا کاٹنا اس لیے فرمایا کہ اس میں گھنٹہ باندھتے تھے اور گھنٹہ رکھنا حرام ہے یا اس لیے کہ دوڑانے میں یا چرنے میں کہیں اٹک نہ جائے یا وہ لوگ نظر بد کے لیے باندھتے تھے جیسے عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے گلے میں اسی خیال سے باندھتے ہیں۔

٣٨٩٧- (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَیْهَا السَّیْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّیْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَی الْهَوَامِّ بِاللَّیْلِ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْیَهَا۔)) (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ١٧٨-١٩٢٦ وابوداؤد الحدیث ٢٥٦٩ والترمذی الحدیث رقم ٢٨٥٨ واحمد فی المسند ٢/ ٣٧٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ارزانی میں سفر کرو تو ❶ اونٹوں کو زمین سے ان کا حق دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی چلو ان پر اور جس وقت کہ تم رات کو اترو تو بچو راستہ سے اس لیے کہ راستے چار پایوں کے ہیں اور موذی جانوروں کے ٹھکانے ہیں۔''

ایک روایت میں اس طرح ہے: ''جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو چلنے میں جلدی کرو درحالیکہ ❶ ان کی ہڈیوں میں مغز باقی رہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حق ان کا زمین سے۔ یعنی منزل پر پہنچ کر ان کو زمین پر چرنے کے لیے چھوڑ دیا کرو۔
❶ یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا نہ سوکھنے پائے' طاقت ان کی نہ جانے پائے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ' اس حدیث میں نبی ﷺ نے سفر کی حکمتیں امت کو بتلائیں' رات کو اکثر کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ ادھر سے گذرتے ہیں' کچھ کھانا وغیرہ چن لینے کے لیے' اس لیے راہ سے بچ کر اترنے کا ارشاد فرمایا' قربان آپ کی شفقت کے۔

٣٨٩٨- (٧) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَآءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْنًا وَشِمَالاً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ کَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْیَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَّاظَهْرَلَهٗ وَمَنْ کَانَ لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَّازَادَلَهٗ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک آپ کے پاس ایک شخص اونٹ پر آیا تو وہ اپنے اونٹ کو دائیں بائیں پھیرتا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'جس شخص کے پاس زائد سواری ہو تو وہ اس شخص کو دیدے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس زادِ راہ زائد ہو تو وہ اس کو دیدے جس کے پاس زادِ

قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَأَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِيْ فَضْلٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٨ ـ ١٧٢٨) وابو داؤد الحديث رقم ١٦٦٣ واحمد في المسند ٣/ ٣٤)

راہ نہ ہو" راوی نے کہا: پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اقسام مال کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے جان لیا کہ کسی کے لیے اس کی زائد چیز میں حق نہیں۔" ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں خلق اللہ سے احسان اور مروت کرنے کا بیان ہے۔

٣٨٩٩ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ مِنْ وَّجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ۔)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٣٠٠١ ومسلم الحديث رقم (١٧٩ ـ ١٩٢٧) وابن ماجه الحديث رقم ٢٨٨٢ والدارمي الحديث رقم ٢٦٧٠ والموطا الحديث رقم ٣٩ من كتاب الاستئذان واحمد في المسند ٢/ ٤٩٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو باز رکھتا ہے ایک تمہارے کو اس کی نیند سے اور اس کے کھانے سے اور اس کے پینے سے تو جب تم میں سے کوئی اپنے سفر کا مقصد پورا کر لے تو وہ فوراً اپنے گھر کو لوٹ آئے۔" ❶ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ بلا ضرورت سفر کرنا مکروہ ہے کہ اس میں سراسر تکلیف ہے اور جب کسی ضرورت کے لیے آدمی سفر کرے تو ضرورت پوری ہونے کے بعد وہاں نہ ٹھہرے کہ اس میں گھر کی بندوبستی ہے' اس حدیث میں وطن کے رہنے کی ترغیب ہے تاکہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور بیوی بچوں کے حقوق تلف نہ ہوں۔

٣٩٠٠ - (٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٦٦ ـ ٢٤٢٨) وابوداؤد الحديث رقم ٢٥٦٦ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٧٣ واحمد في المسند ١/ ٢٠٣)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر سے آتے تھے تو اپنے اہل بیت کے بچوں کے ساتھ آپ استقبال کیے جاتے پس آپ ایک سفر سے آئے تو میں آپ کی طرف پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے آگے سوار کر لیا پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا لایا گیا تو اس کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر داخل کیے گئے ہم مدینہ میں اور ہم تینوں ایک ہی جانور پر سوار تھے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تینوں ایک جانور پر یہ جانور اونٹ تھا یا خچر' اونٹ پر تو تین چار آدمی بھی سواری کریں تو وہ اٹھا سکتا ہے اور خچر بھی اگر مضبوط ہو تو تین آدمی اس پر سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ تھوڑی دور جانا ہو اور یہاں ایسا ہی تھا' یہ بچے مدینہ سے تھوڑی دور پر آپ کا استقبال کرتے' دوسرے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ یا سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اس وقت کم سن بچے تھے' پس یہ وزن میں ایک آدمی کے بھی برابر نہ

تھے اور دو آدمی خچر اور گھوڑے پر بخوبی بیٹھ سکتے ہیں اگر بہت موٹے نہ ہوں اور یہ ہمارا تجربہ ہے۔

۳۹۰۱- (۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَ اَبُوْطَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦١٥٨ ومسلم الحدیث رقم (٤٢٩۔ ١٣٤٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس حال میں آئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں آپ نے ان کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا تھا۔ (بخاری)

۳۹۰۲- (۱۱) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْعَشِيَّةً۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ١٨٠٠ ومسلم الحدیث رقم ١٨٠-١٩٢٨)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کے پاس رات کو نہیں آتے تھے اور نہیں داخل ہوتے تھے مگر شروع دن یا آخر دن میں (یعنی طلوع آفتاب کے بعد یا غروب آفتاب سے پہلے)۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۰۳- (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٢٤٤ ومسلم الحدیث رقم (١٨٣۔ ٧١٥) وابوداوٗد الحدیث رقم ٢٧٧٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٧١٢ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٣١ واحمد فی المسند ٣/ ٣٠٢٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی زیادہ مدت کے لیے غائب ہو جائے تو وہ رات کے وقت اپنے گھر میں نہ آئے۔'' ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دن کے آنے میں بہت فائدے ہیں مثلاً بیوی نہا دھو کر زیب و زینت کر لے تا کہ خاوند کو نفرت نہ ہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہ ہو اور دن میں عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہے، جبکہ رات کے آنے میں یہ کچھ نہیں ہو سکتا اور اگر پہلے سے گھر والوں کو اطلاع دے چکا ہے تو پھر گھر میں رات کو آنے کو مضائقہ نہیں، جیسے اگلی حدیث میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ رات کو گھر میں جانا شریعت کے کاموں میں ہزاروں دینی اور دنیوی فائدے ہیں، وقت پر ان کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔

۳۹۰٤- (۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٢٤٦ ومسلم الحدیث رقم (١٨٢۔ ٧١٥) وابوداوٗد الحدیث رقم ٢٧٧٨ والدارمی الحدیث رقم ٢٢١٦ واحمد فی المسند ٣/ ١٠٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت داخل ہو تو (اپنے شہر) رات کو تو داخل نہ ہو اپنے اہل کے پاس یہاں تک کہ وہ (بیوی) زیر ناف بال صاف کر لے اور جس کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھی کر لے۔'' (بخاری، مسلم)

۳۹۰۵- (۱۴) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْبَقَرَةً۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۰۸۹ واحمد فی المسند ۳/ ۳۰۱)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لاتے تو ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کرتے۔ (بخاری)

۳۹۰۶- (۱۵) وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْهِ لِلنَّاسِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۳۰۸۸ ومسلم الحدیث رقم (۷۴۔ ۷۱۶) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۷۸۱ والنسائی الحدیث رقم ۷۳۱)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے نہ آتے مگر دن کو چاشت ❶ کے وقت اور جب آپ آتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں دو رکعات ❷ پڑھتے تو پھر مسجد میں لوگوں سے ملاقات کے لیے بیٹھتے۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وقت چاشت کے۔یعنی غالبًا۔ ❷ دو رکعتیں۔یعنی تحیۃ المسجد

۳۹۰۷- (۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ قَالَ لِیْ ((اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۳۰۸۷ ومسلم الحدیث رقم (۷۲۔ ۷۱۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اور جب ہم مدینہ میں آئے تو آپ نے مجھے فرمایا: ❶ ''مسجد میں داخل ہو اور اس میں دو رکعات پڑھ۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ مسافر کو گھر جانے سے پہلے مسجد میں جانا مستحب ہے اور وہاں دو رکعت تحیۃ المسجد سنت ہے یا واجب، ظاہر احادیث سے تو اس کا وجوب نکلتا ہے اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ میں اس کا وجوب ثابت کیا ہے اور سید علامہؒ نے دلیل الطالب میں اور روضہ میں اسی کو حق کہا ہے مگر جمہور کے نزدیک مستحب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۹۰۸- (۱۷) عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِهَا)) وَکَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّةً اَوْجَیْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَکَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَکَانَ یَبْعَثُ تِجَارَتَهٗ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰی وَکَثُرَ مَالُهٗ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد والدارمی) (ابوداؤد الحدیث

سیدنا صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا الٰہی! میری امت کے شروع ❶ دن میں برکت عطا فرما اور جس وقت آپ کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تو اس کو شروع دن میں روانہ کرتے اور صخر رضی اللہ عنہ تاجر تھے وہ اپنا مال تجارت شروع دن میں بھیجا کرتے تھے تو وہ بہت زیادہ مال دار ہوگئے تھے۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

رقم ٢٦٠٦ والترمذی الحدیث رقم ٢١٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٣٦ والدارمی الحدیث رقم ٢٤٣٥ واحمد فی المسند ٣/ ٤١٦)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اول روز سے مراد یہ ہے کہ شروع دن میں کام کرے' صبح کی نماز کے بعد' یہ وقت برکت کا ہے' جو کام اس وقت کرے گا امید ہے کہ اس میں برکت ہو گی۔

٣٩٠٩- (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ۔)) (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٢٥٧١ واحمد فی المسند ٣/ ٣٠٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے پر رات کو چلنا لازم پکڑو کیونکہ رات کو زمین لپیٹی جاتی ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٩١٠- (١٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ))۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٢٦٠٧ والترمذی الحدیث ١٦٧٤ والموطا الحدیث رقم ٣٥ من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند ٢/ ١٨٦)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک سوار ایک شیطان ❶ ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین ❷ سوار جماعت ہیں۔'' (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک شیطان ہے۔ بہتری اور سلامتی سے یعنی دور ہے یا مخالفت ہے' حکم الٰہی کے۔ ❷ اور تین سوار جماعت ہیں کیونکہ تین آدمی جب سفر میں ایک ساتھ ہوتے ہیں تو بڑا آرام ہوتا ہے' ایک اسباب کے پاس رہا' دوسرا حاجت کو گیا' تیسرا کھانے پکانے میں رہا' یا دو رفیق لڑے تو تیسرے نے اصلاح کر دی یا ایک بیمار ہو گیا تو ایک نے علاج معالجہ کیا' ایک خبر کرنے گیا یا کوئی غنیم آیا تو دو مقابلہ کو تیار ہوئے اور تیسرا خبر کرنے کو گیا' اسی طرح بہت سے فوائد ہیں جو اکیلے سفر کرنے والے کو یا دو کو حاصل نہیں ہوتے۔

٣٩١١- (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ۔)) (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحدیث رقم ٢٦٠٨)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تین شخص سفر میں ہوں تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں۔ ❶'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس میں حکمت یہ ہے کہ اگر جھگڑ پڑیں کسی بات میں تو وہ ان کا شریعت کے مطابق فیصلہ کرے اور ان کی خیر خواہی کرے۔

٣٩١٢- (٢١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَ خَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَ خَيْرُ الْجُيُوْشِ أَرْبَعَةُ الْآفٍ وَلَنْ يُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦١١ والترمذی الحدیث رقم ١٥٥٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٤٣٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین ساتھی ❶ چار ہیں اور بہترین چھوٹے لشکر چار ❷ سو کے ہیں اور بہترین بڑے لشکر چار ہزار کے ہیں اور بارہ ہزار کم ہونے کی وجہ سے ہرگز مغلوب نہیں ❸ ہوتے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

(اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سفر میں چار آدمیوں کا ہونا بہتر ہے اور تین بھی بہتر ہیں جیسے گذرا۔

❷ چار سو ہیں' اب اس کو پلٹن کہتے ہیں' سرایا جمع ہے سریہ کی اور سریہ لشکر کا یک ٹکڑا' زیادہ سے زیادہ سریہ کا شمار چار سو کا ہوتا ہے' بعض نے کہا سریہ دو ٹکڑی جو چپکے سے بھیجی جاتی ہے۔ ❸ اور ہرگز مغلوب نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ تعداد کافی ہے اب بارہ ہزار کا لشکر جو مغلوب ہوگا وہ کسی اور وجہ سے ہی ہوگا جیسے نامردی سستی وغیرہ یا کسی آفت آسمانی سے' سبحان اللہ اگلے مسلمان ایسے تھے کہ بارہ ہزار ان میں سے کبھی کسی دشمن سے مغلوب نہیں ہوسکتے تھے اور آج کروڑوں مسلمان ہیں مگر تھوڑے سے دشمنوں سے مغلوب ہیں' انا للہ وانا الیہ راجعون

٣٩١٣- (٢٢) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهُمْ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٣٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہتے چلنے میں' پس ضعیف کو ہانکتے ❶ اور اس کو پیچھے سوار ❷ کر لیتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہانکتے ضعیف کو۔ یعنی ان کی سواری کو تاکہ ساتھیوں کو مل جائے۔

❷ سوار کر لیتے۔ یعنی اس کو جوان میں پیادہ ہوتا' قربان آپ کے کرم اور شفقت کے۔

٣٩١٤- (٢٣) وَعَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِّنَ الشَّيْطَانِ)) فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ

سیدنا ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو پہاڑ کے دروں اور وادیوں میں متفرق ہو جاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا ان دروں اور نالوں میں گروہ گروہ ہو جانا شیطان ❶ سے ہے' پس اس کے بعد انہوں نے جہاں بھی پڑاؤ ڈالا تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتے یہاں تک کہ کہا جاتا اگر ان پر ایک کپڑا پھیلایا جائے تو

لَعَمَّهُمْ۔ (رواہ ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحدیث رقم ۲۶۲۸ واحمد فی المسند ۴/ ۱۹۳)

وہ ان تمام کو ڈھانپ لے۔'' (ابوداود)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر شیطان سے' کہ تم کو ایک دوسرے سے جدا کرے اور دشمن قابو پا کر حملہ کریں اور تم کو ایک ایک مار ڈالیں۔

۳۹۱۵- (۲۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ كَانَ اَبُوْلُبَابَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ اِذَا جَآءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ قَالَ ((مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا۔)) (رواہ فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ۲۶۸۶ واحمد فی المسند ۱/ ۴۲۲)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوۂ بدر کے دن ہر تین ❶ آدمی ایک اونٹ پر تھے' ابولبابہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا پس طریق کار یہ تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی باری آتی تو ابولبابہ اور علی رضی اللہ عنہ کہتے کہ آپ کی جگہ ہم چلتے ہیں' آپ فرماتے کہ تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو ❷ اور نہ ہی میں تم دونوں سے ثواب سے بے پرواہ ہوں۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تین تین آدمیوں کے لیے ایک ایک اونٹ تھا جو کہ باری باری اس پر سوار ہوتے تھے۔

❷ اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت تواضع اور انکساری ثابت ہوئی اور اس زمانہ کے جاہل پیروں کو دیکھو کہ جب نذر نیاز لینے کے لئے چلتے ہیں تو ساتھ گھوڑیوں کا گلہ فخر وریا کے لیے لے چلتے ہیں' اپنی سواری پر خلیفوں کو سوار کرنا تو کیا اس گلہ پر بھی سوار ہونا ان پر حرام کر دیتے ہیں' افسوس ایسے مسلمانوں پر جو بانی اسلام کی مخالفت کر کے اسلام کو محل اعتراض ٹھہراتے ہیں' سیدنا سعید بن ہند کی آنے والی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے' ھد اھم اللہ۔

۳۹۱۶- (۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَآبِّكُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا سَخَّرَ هَالَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ۔)) (رواہ ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحدیث رقم ۲۵۶۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر نہ بناؤ ❶ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے سوائے اس کے نہیں مسخر کیا ہے جانوروں کو تمہارے لیے تاکہ وہ تم کو اس شہر کی طرف پہنچائیں کہ جہاں تم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارے لیے زمین کو پیدا کیا پس تم اس پر اپنے کام کرو اور ضروریات پوری کرو۔ (ابوداود)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر نہ بناؤ۔ یعنی ایسا نہ کرو کہ جانوروں کی پیٹھوں پر سوار ہوئے باتیں کرتے رہو'

بلکہ اتر کر اپنا کام کر لو پھر سوار ہو جاؤ۔

۳۹۱۷- (۲۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلاً لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ۔ (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۲۵۵۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جس وقت اترتے منزل میں، تو ہم نفل نماز نہ پڑھتے ❶ یہاں تک کہ ہم جانوروں کے اسباب کھول دیتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ پڑھتے نماز نفل، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانوروں کے حال کی رعایت کرنا نفل عبادت پر مقدم ہے۔

۳۹۱۸- (۲۷) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْجَآءَهٗ رَجُلٌ مَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِرْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَآبَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ)) قَالَ جَعَلْتُهٗ لَكَ فَرَكِبَ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۵۷۲ والترمذی الحدیث رقم ۲۷۷۳ واحمد فی المسند ۵/ ۳۵۲)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جا رہے تھے کہ اچانک ان کے پاس ایک شخص آیا اس کے ساتھ ❶ گدھا تھا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ سوار ہوں اور وہ شخص پیچھے کو ❷ سرکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں آگے نہیں سوار ہوتا، تو اگلی جانب سوار ہونے کا زیادہ حقدار ہے، مگر یہ کہ ❸ تو اس کو میرے لیے کر دے'' اس نے کہا کہ اس کو میں نے آپ کے لیے کر دیا تو پھر آپ سوار ہوئے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہ شخص گدھے پر سوار تھا۔ ❷ تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بیٹھیں۔ ❸ یعنی صریح کہے، سبحان اللہ، آپ کیسے انصاف پسند تھے اور اس میں بیان ہے آپ کی تواضع اور حسن اخلاق کا کہ باوجود نبی ہونے کے اس کے پیچھے بیٹھنے کو برا نہ سمجھا۔

۳۹۱۹- (۲۸) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَّعَهٗ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْا بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اَرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۵۶۸)

سعید بن ابی ہند نے رحمہ اللہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بعض اونٹ شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں اور بعض گھر شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں شیطانوں کے اونٹ وہ ہیں جن کو میں دیکھتا ہوں ❶ تم میں ایک شخص بہترین اونٹنیاں لے کر سفر کے لیے چلتا ہے، اس نے ان کو موٹا تازہ کیا ہوتا ہے، وہ کسی اونٹ پر سوار نہیں ہوتا، اپنے بھائی کے پاس سے گذرتا ہے کہ وہ تھک چکا ہے، وہ اس کو سوار نہیں کرتا اور شیطانوں کے گھر میں نے نہیں دیکھے سعید کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ پنجرے ہیں ❷ جن کو لوگ ریشمی کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حاصل یہ کہ اونٹ ایسے ہی گھوڑے خچریں فخر اور ناموری کے لیے کوتل رہتے ہیں' نہ اپنا فائدہ نہ کسی مسلمان کا فائدہ پس چونکہ جانور اس لیے پیدا ہوئے ہیں کہ ان سے خود نفع اٹھائے یا دوسرے کو فائدہ پہنچائے اور اس نے نہ خود ان سے فائدہ اٹھایا اور نہ کسی کو فائدہ پہنچایا تو اس نے شیطان کی اطاعت کی اور شیطان اس سے خوش ہوا تو یہ اور اونٹ گھوڑے شیطانوں کے ہوئے جیسے آج کل کے امیر اور نواب اور پیرزادے اپنے ساتھ کوتل لے چلتے ہیں۔ ❷ مگر یہ پنجرے ان پنجروں سے ہودج اور الماریاں مراد ہیں جن کو اہل اسراف سفر میں ریشمی کپڑوں سے سجاتے ہیں۔

۳۹۲۰- (۲۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُّنَادِيْ فِي النَّاسِ ((اِنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلاً اَوْقَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَلَهُ۔)) (رواه ابو داؤد)

سیدنا سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا پس ❶ تنگ کیا لوگوں نے منزلوں کو اور قطع ❷ کیا راہ کو' پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے والے کو بھیجا تا کہ وہ لوگوں میں اعلان کرے کہ جو شخص کہ تنگ کرے منزل کو یا قطع کرے راہ کو' تو اس کے لیے جہاد کا ❸ ثواب نہیں۔'' (ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۲۶۲۹ واحمد فی المسند ۳/ ۴۴۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس تنگ کیا لوگوں نے منزلوں کو یعنی بعض نے بلا ضرورت مکان روک لیے جس کی وجہ سے دوسروں پر جگہ تنگ کی۔ ❷ یعنی گذرنے والوں پر راستے تنگ کر دیئے۔ ❸ یعنی لوگوں کو ضرر پہنچانے کی وجہ سے۔

۳۹۲۱- (۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ اَحْسَنَ مَادَخَلَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلَ اللَّيْلِ۔)) (رواه ابو داؤد)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی جب آئے سفر سے واپس تو اس کا اپنے اہل خانہ کے پاس آنے کا بہترین وقت رات کا پہلا حصہ ❶ ہے۔'' (ابوداؤد)

(ابو داؤد الحدیث رقم ۲۷۷۷)

فوائد الحدیث: ❶ یہ اس صورت میں ہے کہ جب پہلے سے گھر میں اطلاع دے چکا ہو یا سفر قریب ہو اور اگر دور دراز کا سفر ہے اور پہلے سے اطلاع نہیں دی تو رات کو گھر میں آنا منع ہے' جیسے گذرا شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس حدیث میں اور حدیث گذشتہ میں جس میں رات کو گھر جانے سے روکا ہے ان میں فرق یہ ہے کہ اس حدیث میں قریب کا سفر مراد ہے۔ نوویؒ نے کہا اسی طرح اس شخص کو بھی آنا درست ہے جس کا سفر دور کا ہے' مگر اس کی آمد مشہور ہے' بعض نے کہا مراد اہل میں داخل ہونے سے بیوی سے صحبت کرنا ہے کیونکہ مسافر کو جو مدت سے سفر میں ہو صحبت کی بھی خواہش ہوتی ہے تو جب وہ پہلی رات ہی صحبت کر لیتا ہے تو آرام اور چین سے نک جاتا ہے' دوسرے اس میں محبت اور اشتیاق کا بھی اختیار ہے اور بیوی کے حق کو جلد ادا کرنا اور انتظار کی تکلیف کو ختم کر دینا ہے۔ (لمعات)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۹۲۲- (۳۱) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ فِی ⑫ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَیْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَہٗ وَوَضَعَ رَأْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٣١٣۔ ٦٨٣) واحمد فی المسند ٥/ ٣٠٩)

وقت سفر میں ہوتے اور آخر رات کو پڑاؤ ڈالتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح سے کچھ پہلے آرام کے لیے اترتے تو ہاتھ ❶ کھڑا کرتے اور اپنا سر ہتھیلی پر رکھتے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کھڑا کرتے الخ یعنی تاکہ نیند غالب نہ ہو۔ (لمعات)

٣٩٢٣- (٣٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ رَوَاحَۃَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَوَافَقَ ذٰلِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَغَدَا اَصْحَابُہٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُھُمْ فَلَمَّا صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰہُ فَقَالَ ((مَامَنَعَکَ اَنْ تَغْدُوَمَعَ اَصْحَابِکَ)) فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَکَ ثُمَّ اَلْحَقُھُمْ فَقَالَ ((لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَدْرَکْتَ فَضْلَ غَدْوَتِھِمْ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٥٢٧ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا' اس روز جمعہ کا دن تھا' ان کے ساتھی صبح ہی کو کوچ کر گئے اور انہوں نے کہا کہ میں پیچھے رہوں گا اور جمعہ کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر اپنے ساتھیوں سے جا ملوں گا عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اسے دیکھ لیا' آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے منع کیا ہے کہ تو صبح کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ نہیں گیا تو انہوں نے عرض کیا' میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ کر پھر لشکر سے جا ملوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو خرچ کر دے جو کچھ زمین میں ہے تو پھر بھی تجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح کے وقت جانے کا ثواب نہ ملے گا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٣٩٢٤- (٣٣) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَآئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جِلْدُ نَمِرٍ۔)) (رواہ ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٤١٣٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کا چمڑا ہو۔'' ❶ (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چیتے کی کھال اگرچہ رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے لیکن اس پر بیٹھنا متکبرین کی عادت ہے لہٰذا اس کے ساتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

٣٩٢٥- (٣٤) وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةَ.)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

(البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۸٤٠٧)

فرمایا: ''قوم کا امیر ❶ سفر میں ان کا خادم ہے پس جو شخص ان میں سے خدمت میں سبقت لے گیا تو شہادت کے علاوہ وہ کسی عمل سے اس سے سبقت نہیں لے جائیں گے۔ (بیہقی' شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قوم کا سردار۔ خادم اگرچہ ظاہر میں لوگوں میں حقیر معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں ثواب کی کثرت کی وجہ سے لوگوں کا سردار ہوتا ہے۔

بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَ دُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

کفار کو خطوط لکھنے اور ان کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۹۲٦- (۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّدْفَعَهُ إِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهُ إِلٰى قَيْصَرَ فَإِذَا فِيْهِ ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ﴿يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ ((مِنْ مُّحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) وَ قَالَ ((إِثْمُ الْيَرِيْسِيِّيْنَ)) وَقَالَ ((بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ.)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف ❶ خط لکھا اس میں اس کو اسلام کی دعوت دی' دحیہ کلبی کو یہ خط دے کر آپ نے حکم دیا کہ بصریٰ کے حاکم کو یہ خط پہنچا دو تا کہ وہ اس خط کو قیصر تک پہنچا دے اس میں آپ نے لکھا اس شخص پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے'' شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بخشنے والا مہربان ہے' یہ نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے جو خاص اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے' ہرقل کی طرف جو روم کا بادشاہ ہے اما بعد! میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں تو اسلام لے آ ❷ سالم رہے گا' اسلام لے آ اللہ تعالیٰ تجھے دوہرا اجر دے گا ❸ اگر تو (میری دعوت سے) منہ پھیرے گا تو تیری رعایا کا گناہ تجھ پر ہوگا ❹ اور اے اہل کتاب آ ؤ ایک کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ ہے کہ نہ بندگی کریں ہم مگر اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک کریں ساتھ اس کے کسی چیز کو اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب' سوائے اللہ تعالیٰ کے پس اگر وہ منہ پھیریں'

ومسلم الحدیث رقم (٧٤۔ ١٧٧٣) واحمد فی المسند ١/ ٢٦٣)

تو تم کہو: گواہ رہو اے کافرو کہ ہم مسلمان ہیں۔" (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: "اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے۔" اور کہا اثم الیر یسیین بدلے اریسیین کے اور کہا: بدعایة الاسلام

فوائد الحدیث: ❶ قیصر روم کے بادشاہوں کا لقب ہے' جیسے کسریٰ ایران کے بادشاہوں کا لقب ہے اور نجاشی حبشہ کے بادشاہوں کا اور عزیز مصر کے بادشاہوں کا اور فغفور یا خاقان چین کے بادشاہوں کا اور اس بادشاہ کا نام ہرقل تھا بکسر ہاء و فتح راء و سکون قاف' جوہری نے اپنی لغت کی کتاب الصحاح میں ہرقل کو بکسر ہا و سکون راء و کسر قاف' نقل کیا ہے' یہ بادشاہ نصرانی تھا' اپنے دین کا بڑا عالم تھا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام کو اختیار نہ کیا۔ ❷ یعنی تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ رہیں گے۔ ❸ یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا۔ ❹ یعنی جب تو مسلمان نہ ہوا تو رعیت بھی مسلمان نہ ہوگی تو ان کی گمراہی کا عذاب تجھ پر ہوگا۔

٣٩٢٧- (٢) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهٗ مَزَّقَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٤٢٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٤٣)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا خط عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ کسریٰ کو بھیجا آپ نے حکم کیا کہ یہ خط بحرین کے سردار کو پہنچا دے تو بحرین کے سردار نے یہ خط کسریٰ کو پہنچا دیا کسریٰ نے جب یہ خط پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا' ابن مسیّب نے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا کی کہ یہ پارہ پارہ ❶ کیے جائیں خوب پارہ پارہ کیا جانا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہی تھا کہ پرویز کو اس کے بیٹے شیرویہ نے مار ڈالا اور چھ مہینے بھی نہ گذرے کہ شیرویہ بھی مر گیا اور آپ کی بددعا سے وہ تمام کے تمام برباد ہوگئے۔

٣٩٢٨ (٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٧٥۔ ١٧٧٤) والترمذی الحدیث رقم ٢٧١٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ' قیصر' نجاشی اور ہر سرکش کی طرف ❶ خطوط لکھے آپ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے اور یہ نجاشی وہ نہیں کہ جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کی نماز پڑھی تھی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہجری کے چھٹے سال آپ نے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت کے خطوط لکھے' تمام بادشاہوں میں سے تین بادشاہ لڑائی کے بغیر اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے' ایک حبشہ کا بادشاہ نصرانی اور دوسرا یمن کا بادشاہ' تیسرا عمان کا بادشاہ' مقوقس اسکندریہ اور مصر

کے بادشاہ نے جس کا دین عیسوی تھا آپ کے خط کا اس طرح جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہے' تم تو توحید الٰہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو' بلاشک ایک نبی عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہونے والا ہے میرا گمان تھا کہ شاید وہ کسی اور جگہ ہوگا' اس نے کچھ سونا اور ایک خچر اور دو عورتیں یعنی ماریہ قبطیہ اور سیرین آپ کو تحفہ بھیجا لیکن مسلمان نہ ہوا۔ ایران کے باشاہ نے غزور سے آپ کا خط پھاڑ ڈالا تو آپ کی بددعا سے اس کے بیٹے نے اس کا پیٹ پھاڑا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں تمام ملک فتح ہو گئے اور کسی بادشاہ کا زور نہ رہا۔

٣٩٢٩- (٤) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ ((اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ

سیدنا سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر پر کسی کو امیر بناتے ❶ تو خاص اس کو اپنے حق میں اس کو تقویٰ کی وصیت کرتے اور اس کے ساتھی مسلمانوں کے حق میں اچھائی کی نصیحت فرماتے پھر فرماتے: ''جہاد کرو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں' لڑو اس شخص سے جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا' جہاد کرو اور خیانت نہ کرو ❷ اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو ❸ اور نہ مارو لڑکوں کو اور اے امیر جب تو اپنے مشرک دشمنوں سے ملاقات کرے تو ان کو تین باتوں کی دعوت دو' تو ان تینوں میں سے جس بات کو وہ مان لیں اس کو قبول کر لے اور اس کے ساتھ لڑائی کرنے سے رک جا' پھر ان کو اسلام کی طرف بلا اگر قبول کر لیں تو تو ان سے قبول کر اور لڑائی سے باز رہ' پھر ان کو دار الحرب ❹ سے مہاجرین کے ملک کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور ان کو بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کو مہاجرین کے حقوق حاصل ہوں گے اور اگر وہ منتقل ہونے سے انکار کر دیں تو ان کو بتاؤ کہ وہ گنوار مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر اللہ تعالیٰ کا وہ حکم جاری ہو گا جو مسلمانوں پر جاری ہے' لیکن مال غنیمت اور فے میں سے ان کو کوئی حصہ نہیں ملے گا مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں اگر وہ اس کا انکار کریں تو ان سے جزیہ کا مطالبہ کرو' اگر اس کو مان لیں تو ان سے قبول کر لو اور ان سے لڑائی سے باز رہو' اگر وہ انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور ان سے لڑائی کرو اور جب قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور وہ

رَسُوْلِهٖ وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰی حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰی حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰی حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِیْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِیْهِمْ اَمْ لَا۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۳/ ۱۷۳۱ وابو داؤد الحدیث رقم ۲۶۱۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۶۱۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۸۵۸ واحمد فی المسند ۵/ ۳۵۸)

اس بات کی چاہت کریں ❺ کہ ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کا ذمہ دو‘ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کا ذمہ نہ دو لیکن ان کو اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دو ❻ اس لیے کہ اگر تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑو گے تو وہ اس سے زیادہ آسان ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ توڑو‘ اگر تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور وہ اس بات کی خواہش کریں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر اتار دو تو ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہ اتارنا‘ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچے گا یا نہیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جب امیر مقرر کرتے۔ نبی ﷺ کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اس کے امیر سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام کی تعلیم فرماتے۔ ❷ اور نہ خیانت کرو یعنی غنیمت میں چوری نہ کرو۔ ❸ اور نہ مثلہ کرو۔ یعنی ہاتھ‘ پاؤں‘ ناک اور کان نہ کاٹو۔ ❹ دارالحرب سے۔ یعنی مدینہ میں آ رہیں۔ ❺ یعنی ثواب اور غنیمت‘ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ اسلام لے آئیں تو ان کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لیں تو وہ غنیمت اور صلح کے حصہ میں مہاجرین کے برابر ہو جائیں گے ورنہ وہ عام مسلمانوں کی طرح ہوئے جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں جو نہ جہاد کرتے ہیں اور نہ ہجرت‘ ان پر اسلام میں سے حصہ ملے گا جن کو صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر والوں کے لیے ہے اور ان کو صدقات میں سے نہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ ❻ یعنی ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہیں لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ اللہ کی عہد شکنی سے کم تر ہے اس لیے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر کہا‘ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہیں معلوم ہو سکتی۔

۳۹۳۰- (۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ ((یٰاَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَاِذَا لَقِیْتُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ)) ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اَهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۹۶۵ ومسلم الحدیث رقم (۲۰- ۱۷۴۲) وابو داؤد الحدیث رقم ۲۶۳۱)

سیدنا عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض جہادوں میں جن میں دشمن سے مقابلہ ہوا لڑائی میں دیر کی یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا‘ پھر آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے فرمایا کہ لوگو دشمن سے ملنے کی خواہش ❶ نہ کرو‘ اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو‘ پھر جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو ❷ اور جانو بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے‘‘ پھر آپ نے دعا کی: یا الٰہی! اتارنے والے کتاب کے اور چلانے والے بادل کے اور شکست دینے والے! کافروں کی جماعت کو شکست دے اور ہم کو ان کافروں پر مدد دے۔‘‘ (بخاری‘ مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ آرزو کرو الخ یعنی دعویٰ کرنا اچھا نہیں اگر بھاگے تو گناہ گار ہو گے۔ ❷ پس صبر کرو۔ یعنی استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو اور جب جنگ میں کافروں کی فوجیں بہت ہوں تو یہی دعا پڑھنی چاہیے آپ نے یہ دعا جنگ احزاب میں کی یعنی غزوۂ خندق میں جب ابوسفیان کفار کے کئی لشکروں احزاب یعنی آپ پر چڑھا لایا تھا۔

٣٩٣١- (٦) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَابِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوبِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمُكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَلَجَاُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦١٠ ومسلم الحدیث رقم (١٢٠۔ ١٣٦٥) والترمذی الحدیث رقم ١٥٥٠ والنسائی الحدیث رقم ٥٤٧ والموطا الحدیث رقم ٤٨ من کتاب الجهاد واحمد فی المسند ٣/ ٢٦٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو صبح ہونے تک ہمیں لڑائی کا حکم نہ کرتے یہاں تک کہ صبح کرتے اور دیکھتے طرف ان کی پس اگر اذان ❶ سنتے تو باز رہتے ان سے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کرتے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم خیبر کی طرف جہاد کے لیے روانہ ہوئے تو ہم وہاں رات کو پہنچے اور جب صبح ہوئی اور اذان نہ سنی تو آپ سوار ہوئے اور میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوا اور میرے قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سے لگتے تھے انس رضی اللہ عنہ نے کہا تو خیبر والے اپنے تھیلوں اور بیلچوں کے ساتھ ہماری طرف نکلے پھر جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے اللہ کی قسم ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پوری فوج کے ساتھ آ پہنچے ہیں تو انہوں نے قلعہ کی طرف پناہ پکڑی اور جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: ''اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر ❷ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر آئیں تو جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح بری ہوئی۔ (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی قوم کو دارالکفر میں اذان دیتے سنے تو پھر اس کو نہ لوٹے اور معلوم ہوا کہ ہر شہر والوں پر ایک مؤذن مقرر کرنا واجب ہے اور اذان اسلام کی ایک بڑی نشانی اور دین کی عمدہ علامت ہے اور جب سے اذان شروع ہوئی اس وقت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک اس کا ترک کبھی ثابت نہیں ہوا سفر میں نہ حضر میں نہ رات میں نہ دن میں۔

❷ ہم الخ اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن کو چھڑی سے ٹہوکے لگاتے وقت فرمایا: ﴿جآء الحق وزهق الباطل﴾ مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں اور دل لگی میں کیونکہ قرآن مجید کی عظمت کے خلاف ہے۔

٣٩٣٢- (٧) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ

سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں حاضر ہوا آپ شروع دن

اِذَالَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اِنْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَ تَحْضُرَ الصَّلَاةُ۔ (رواه البخارى) (البخارى الحديث رقم ٣١٦٠)

میں لڑائی نہ کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ظہر کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کے وقت قتال اس صورت میں تھا جب اول روز میں قتال واقع نہ ہوتا غالبًا احوال مختلف تھا کبھی اول روز میں اور کبھی دو پہر ڈھلے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٩٣٣ - (٨) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اِنْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيُنْزِلَ النَّصْرُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٦٥٥ والترمذى الحديث رقم ١٦١٣ واحمد فى المسند ٥/ ٤٤٤)

سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں حاضر ہوا، جب آپ شروع دن میں لڑائی نہ کرتے، (اور) انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا اور ہوائیں چلتیں اور مدد نازل ہوتی۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہوا فتح کی یا نماز کے بعد مسلمانوں کی مجاہدین کے لیے دعا کی برکت سے فتح حاصل ہونا۔

٣٩٣٤ - (٩) وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ١٦١٢)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا تو جب فجر ظاہر ہوتی آپ ٹھہرتے ❶ یہاں تک کہ سورج نکل آتا اور جب سورج نکل آتا تو آپ لڑتے ❷ پھر جب دو پہر ہوتی تو ٹھہر جاتے، یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا ❸ اور جب سورج ڈھل جاتا ❹ تو آپ عصر تک لڑتے پھر ٹھہرتے، یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھتے پھر لڑتے، قتادہ نے کہا، کہا جاتا تھا، ❺ ان اوقات میں نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں ❻ اور مسلمان اپنی نماز ❼ کے دوران اپنے لشکروں کے لیے دعائیں کرتے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ٹھہرتے یعنی باز رہتے جہاد شروع کرنے سے۔ ❷ پھر جب دو پہر ہوتی یعنی دو پہر شرعی کہ وہ وقت چاشت ہے دو پہر کے وقت۔ ❸ دو پہر یعنی عرفی۔ ❹ ڈھلتا۔ یعنی نماز پڑھ چکتے۔ ❺ یعنی صحابہ کہتے تھے بیچ حکمت اس فعل کے کہ اس جہت سے

تھا۔ ❻ ہوائیں۔ یہ ترجمہ ہے ریاح کا اور ریاح اور ارواح اور اریاح' یہ سب جمع ہیں لفظ ریح کی لیکن اریاح کا استعمال قلیل ہے اور ریاح کا کثیر۔ ❼ دوران اپنی نماز کے۔ یعنی نماز کے بعد یا درمیان نماز میں۔

٣٩٣٥- (١٠) وَعَنْ عِصَامِ نِ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ ((اِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْسَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا)) (رواه الترمذى و ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٦٣٥ والترمذى الحديث رقم ١٥٤٩)

سیدنا عصام مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا اور فرمایا: ''جب تم مسجد دیکھو یا تم کسی مؤذن کو اذان کہتے سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔'' ❶ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب تم کوئی قولی یا فعلی اسلام کی علامت پاؤ تو کسی کو قتل نہ کرو یعنی یہاں تک کہ تمیز کر و مومن کو کافر سے اور مسلم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حملہ کرتے تھے صبح نکلتے سویرے اور اذان پر کان لگائے رہتے' اگر اذان سنتے تو پھر حملہ نہ کرتے' ایک شخص کو سنا آپ نے یہ کہتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر' آپ نے فرمایا یہ تو اسلام پر ہے پھر یہ کہتے سنا' اشہدان لا الہ الا اللہ' اشہدان لا الہ الا اللہ آپ نے فرمایا تو دوزخ سے نکل گیا لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٩٣٦- (١١) عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَاءِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِىَ قَوْمًا يُّحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ (رواه فى شرح السنة)

سیدنا ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل فارس ❶ کی طرف خط لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف سے رستم اور مہران کو فارس کے سرداروں سمیت یہ خط بھیجا جا رہا ہے' سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے' حمد وثنا کے بعد جان لو کہ ہم تم کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں تو اگر تم اسلام قبول نہ کرو تو پھر اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر جزیہ ادا کرو اگر تم انکار کرو ❷ (تو ہلاک و پشیمان ہو گے) اس لیے کہ میرے ساتھ ایک قوم ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کرنے کو ❸ محبوب رکھتے ہیں جیسے کہ اہل فارس شراب کو دوست رکھتے ہیں اور سلام ہو اس پر جو ہدایت پر چلے۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان کے سرداروں کی۔ ❷ یعنی جزیہ دینے سے' امام نوویؒ نے کہا جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے' عربی ہو یا عجمی کتابی ہو یا مجوسی یا مشرک وغیرہ' مالک اور اوزاعیؒ کا یہی مذہب ہے اور شافعیؒ کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہو گا مگر اہل کتاب یا مجوسی سے' عربی ہو یا عجمی۔ اب اختلاف ہے جزیہ کی مقدار پر۔ امام شافعیؒ کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مال دار ہو یا مفلس اور

زیادہ جہاں تک مقرر کیا جائے اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک سونے والوں پر چار دینار ہیں' چاندی والوں پر چالیس درہم ہر سال میں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک مال دار پر اڑتالیس درہم ہیں' متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ۔انتهى ماقال النووى فى شرح المسلم۔ ❷ قتل کرنے کو یعنی مارے جانے کو۔

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

جہاد میں لڑنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٩٣٧- (١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ)) فَاَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٤٠٤٦ ومسلم الحديث رقم (٤٣۔ ١٨٩٩) والنسائى الحديث رقم ٣١٥٤ واحمد فى المسند ٣/ ٣٠٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' مجھے بتائیں اگر میں مارا جاؤں ❶ تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں'' تو اس نے جو کھجوریں اس کے ہاتھ میں تھیں وہ پھینک دیں ❷ پھر لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔(بخاری' مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی شہید ہو جاؤں۔ ❷ یعنی شوق شہادت اور دخول جنت کے حصول میں۔

٣٩٣٨- (٢) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ۔ (رواه البخارى) (البخارى الحديث رمق ٤٤١٨ ومسلم الحديث رقم (٥٣۔ ٧٦٩) واحمد فى المسند ٣/ ٤٥٦)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو اس کے علاوہ کے لیے توریہ کرتے ❶ یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا معرکہ پیش آیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جہاد سخت گرمی میں کیا اور دور دراز کے سفر کے لیے متوجہ ہوئے' بے آب و گیاہ میدانِ جنگلات اور دشمنوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تو آپ نے مسلمانوں پر واضح کر دیا کہ جہاد کی تیاری کر لیں پھر آپ نے صحابہ کرام کو اس علاقہ کے متعلق بتایا جہاں جانے کا ارادہ تھا۔(بخاری)

فوائد الحديث: ❶ یعنی آپ کی عادت مبارک تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف بیان نہ کرتے تا کہ خبر مشہور نہ ہو اور توریہ یہ ہے کہ اگر دہلی جانے کا ارادہ ہو تو ملتان کے راستہ کی کیفیت پوچھے واضح یہ نہ کہے کہ میں نے ملتان جانا ہے کیونکہ یہ جھوٹ ہے۔

٣٩٣٩- (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٣٠٣٠ ومسلم الحدیث رقم ١٧-١٧٣٩ وابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٣٦ والترمذی الحدیث رقم ١٦٧٥ واحمد فی المسند ٣/ ٣٠٨)

''لڑائی فریب ہے۔'' ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لڑائی میں جس طرح سے ہو سکے مکر و فریب درست ہے مثلاً کافروں میں نا اتفاقی ڈلوا دینا اور ان کے سامنے سے بھاگنا تا کہ وہ تعاقب کریں پھر ان کو ہلاکت کے مقام پر لے جانا اسی طرح کے تمام حیلے اور مکر درست ہیں مگر وعدہ کر کے اس کا توڑنا درست نہیں ہے۔

٣٩٤٠- (٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْبِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَآءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٣٥-١٨١٠) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٥٣١ والترمذی الحدیث رقم ١٥٧٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو اور انصار کی کئی عورتوں کو اپنے ساتھ غزوہ میں لے جاتے جب آپ جہاد کرتے، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں (مرہم پٹی کرتیں)۔ (مسلم)

٣٩٤١- (٥) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِيَ الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ١٤٢-١٨١٢) وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٥٦ والدارمی الحدیث رقم ٢٣٢٤ واحمد فی المسند ٦/ ٤٠٧)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئی میں ان کے ڈیروں میں پیچھے رہتی تھی پس میں ان کے لئے کھانا تیار کرتی تھی اور میں زخمیوں کا علاج کرتی ❶ اور بیماروں کی خبر گیری کرتی تھی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ان دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ عورتوں کا جہاد میں نکلنا جائز ہے، اور ان سے پانی پلانے یا دوا وغیرہ کرنے کا کام لینا درست ہے اور یہ دوا وہ اپنے محرموں کی کریں یا خاوندوں کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بلا ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے۔

٣٩٤٢- (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٣٠١٥ ومسلم الحدیث رقم ٢٥-١٧٤٤ وابوداؤد الحدیث رقم ٢٢٦٨ والترمذی الحدیث رقم ١٥٦٩

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ❶ (بخاری، مسلم)

وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٤١ واحمد في المسند ٢/٢٢)

فوائد الحدیث: ❶ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہئے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو وہ قتل کیے جائیں، اسی طرح ضعیف بوڑھوں کا بھی قتل ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ وہ بھی قتل کیے جائیں گے۔

٣٩٤٣ - (٧) وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَآئِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ قَالَ ((هُمْ مِنْهُمْ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((هُمْ مِنْ اٰبَآئِهِمْ.)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٣٠١٢ ومسلم الحديث رقم (٢٦ ـ ١٧٤٥) وابوداؤد الحديث رقم ٢٦٧٢ والترمذی الحديث رقم ١٥٧٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨٣٩)

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں میں سے اہل دار ❶ کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا کہ شب خون کئے جائیں پس ان کی عورتیں اور ان کی اولاد ماری جائیں، آپ نے فرمایا: ''وہ بھی انہیں میں ❷ سے ہیں'' اور ایک روایت میں ہے: ''وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کافروں سے کہ رہتے ہیں شہروں میں۔ ❷ وہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ یعنی رات کو جب کافروں پر چھاپہ ماریں اور عورتیں اور بچے بلاقصد مارے جائیں تو کچھ گناہ نہیں ہے کیونکہ وہ بھی انہیں میں داخل ہیں، لیکن قصداً اور علیحدہ عورتوں اور بچوں کا اور اسی طرح بالکل بوڑھوں کا جو لڑائی کے قابل نہ ہوں مارنا درست نہیں ہے جیسا کہ باب کی احادیث سے صاف ظاہر ہے۔

٣٩٤٤ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَ حَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانٌ

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

وَ فِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ۔ ﴿مَاقَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ۔﴾ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٤٠٣١ ومسلم الحديث رقم ٣٠-١٧٤٦ وابوداؤد الحديث رقم ٢٦١٥ والترمذی الحديث رقم ١٥٥٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨٤٤ والدارمی الحديث رقم ٢٤٦٠ واحمد فی المسند ٢/٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کی کھجوروں کے درخت کاٹنے اور جلانے کا حکم فرمایا ❶ اور حسان رضی اللہ عنہ نے اس کے حق میں یہ شعر کہا:

''آسان ہوا اوپر سرداروں بنی
لؤی کے جلانا بویرہ کا پھیلا ہوا''

اور اس بارہ میں یہ آیت اتری: ''جو کچھ کہ کاٹا تم نے درخت کھجور سے یا چھوڑا تم نے اس کو کھڑا ہوا اس کی جڑوں پر، تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ کافروں کے درخت کاٹنا یا جلانا اور اسی طرح ان کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہیں' یہ بنی نضیر کے لوگ یہودی تھے انہوں نے نبی ﷺ کو دغا دیا اور عہد توڑ ڈالا اور یہ اس وقت کافروں کے ساتھ مل گئے جب کافروں کا آپ پر ہجوم تھا' اللہ تعالیٰ کو یہ ناگوار ہوا' ان کی تمام جائیداد اپنے رسول ﷺ کو دلوادی اور وہ قتل اور جلاوطن کئے گئے۔

٣٩٤٥- (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا كَتَبَ اِلَيْهِ يُخْبِرُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلَقِ غَارِّيْنَ فِي نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٢٥٤١ ومسلم الحدیث رقم (١/ ١٧٣٠) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٣٣ واحمد فی المسند ٢/ ٣١)

عبداللہ بن عون سے روایت ہے کہ نافع نے ابن عون کو خبر دیتے ہوئے لکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اس کو کہ نبی ﷺ نے بنی مصطلق پر اس حال میں حملہ کیا ❶ کہ وہ غافل تھے اور مریسیع میں اپنے جانوروں میں تھے تو آپ نے ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور لڑکوں کو قیدی بنایا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکا یک حملہ کرنا درست ہے' کیونکہ جن کو دعوت نہ پہنچی ہو ان کو اطلاع دینا واجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عربوں کو غلام لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق خزاعہ کی اولاد عرب ہیں۔

٣٩٤٦- (١٠) وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَ صَفُّوْا لَنَا ((اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ۔)) (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ حَدِيْثُ سَعْدٍ ((هَلْ تُنْصَرُوْنَ)) سَنَذْكُرُ فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (البخاری الحدیث رقم ٢٩٠٠)

سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہم کو غزوہ بدر کے دن جب کہ صف بندی کی ہم نے قریش کے سامنے اور قریش نے ہمارے سامنے' آپ نے فرمایا جب وہ تمہارے نزدیک پہنچیں ❶ تو ان کو تیر مارو اور ایک روایت میں ہے: ''جس وقت وہ تمہارے نزدیک پہنچیں تو ان کو تیر مارو اور باقی رکھو تیر اپنے'' اور سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث ((ھل تنصرون)) ہم باب فضل الفقراء میں ذکر کریں گے اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بعث رسول اللہ ﷺ رھطا باب المعجزات میں ذکر کریں گے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قریب جھنڈ میں تیر خطا نہ کریں گے اور بہت دور سے مارنا بے فائدہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٩٤٧- (١١) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّاَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلًا۔ (رواه الترمذی)

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بدر میں رات ہی سے ہم کو لڑائی کے لئے تیار رکھا تھا۔

(الترمذی الحدیث رقم ١٦٧٧)

(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٣٩٤٨- (١٢) وَعَنِ الْمُهَلَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔)) (رواه الترمذی وابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٥٩٧ والترمذی الحدیث رقم ١٦٨٢ واحمد فی المسند ٤/ ٦٥)

مہلب (بن ابی صفرہ) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ❶ نے فرمایا: ''اگر دشمن تم پر شب خون ماریں تو چاہیے کہ ہو علامت تمہاری ((حم لا ینصرون))(ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ روایت مرسل ہے لیکن متصل صحیح سند سے اس کا تابع موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یعنی غزوۂ خندق میں۔

٣٩٤٩- (١٣) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ عَبْدُاللّٰهِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٥٩٥)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین کی علامت ❶ عبداللہ اور انصار کی عبدالرحمٰن تھی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تھی علامت۔ یعنی کسی اور لڑائی میں اور یہ فوجیوں کی اپنی قرارداد ہوتی ہے کہ ایک لفظ اپنے میں مقرر کر لیتے ہیں تا کہ اپنے لوگوں کی پہچان کی علامت رہے۔

٣٩٥٠- (١٤) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَمِتْ اَمِتْ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٣٨ واحمد فی المسند ٤/ ٤٦)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد کیا تو ہم نے کفار پر شبخون مارا ہم ان کو قتل کرتے تھے اور ہماری علامت ❶ اس رات کلمہ اَمِتْ اَمِتْ ❷ تھی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پہچان اپنے لوگوں کی۔ ❷ کلمہ اَمِتْ اَمِتْ۔ یعنی امر ہے اماتت سے یعنی اے اللہ! دشمنوں کو مار

٣٩٥١- (١٥) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٥٦)

سیدنا قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آواز کرنے کو لڑائی کے وقت ناپسند کرتے تھے۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ناپسند کرتے۔ یعنی سواذ کر اللہ کے لڑنے والوں کی عادت ہوتی ہے کہ لڑنے کے وقت اپنی شجاعت وغیرہ بیان کرتے ہیں تا کہ مقابلوں پر رغبت ہو تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی کیونکہ یہ قرب الٰہی نہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آوازیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ بلند کرتے تھے۔

٣٩٥٢- (١٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ)) اَیْ صِبْيَانَهُمْ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٦٧٠ والترمذی الحديث رقم ١٥٨٣ واحمد فی المسند ٥/ ١٢)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑی عمر والے مشرکوں کو قتل کرو ❶ اور چھوٹی عمر والوں کو زندہ رکھو یعنی ان کے لڑکے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بڑی عمر والے' ان سے وہ مراد ہیں جو مشورہ دیتے ہوں اور اگر مشورہ نہ دیتے ہوں تو ان کا مارنا بھی درست نہیں۔ ابوداؤد رحمہ اللہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ بوڑھے فانی اور نابالغ اور عورت کو قتل نہ کرو بعض نے کہا عورتوں اور بچوں کے قتل کے منع ہونے پر علماء کا اجماع ہے مگر جب وہ سپر ہو جائیں لڑنے والوں کے لیے یا وہ خود لڑتے ہوں۔ ابوداؤد نے مراسیل میں عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین میں ایک عورت کی لاش پائی تو فرمایا: اس کو کس نے قتل کیا؟ ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو لوٹ میں پایا' اپنے پیچھے سوار کر لیا جب اس نے ہم میں ہزیمت دیکھی تو یہ مجھے قتل کرنے کے لیے میری تلوار کی طرف جھکی' میں نے اس کو مار ڈالا' یہ سن کر آپ نے انکار نہیں فرمایا اور طبرانی نے کبیر میں اس کو وصل کیا۔

٣٩٥٣- (١٧) وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ ((اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٦١٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨٤٣ واحمد فی المسند ٥/ ٢٠٥)

عروہ سے روایت ہے کہ مجھے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تاکید کی تھی ❶ کہ ابناء ❷ پر صبح کے وقت حملہ کر اور جلا دے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب اس کو امیر بنا کر بھیجا۔ ❷ ابنی ایک مقام ہے فلسطین میں تھلات اور رملہ کے درمیان' وہاں کے لوگ کافر ہوں گے' مطلب یہ کہ وہاں کے لوگوں کو جلا دے یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر آپ نے آگ سے جلانا منع کر دیا' یا یہ مقصد تھا کہ ان کی کھیتیاں اور درخت جلا دے اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ کافروں کو آگ سے جلانا جائز نہیں ہے۔

٣٩٥٤- (١٨) وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰى يَغْشَوْكُمْ۔))

سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا: ''جس وقت کہ قریب آئیں تمہارے کفار تو ان کو تیر مارو اور تلواریں نہ سونتو یہاں تک کہ وہ تمہارے

(رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٦٤)

قریب پہنچیں۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٣٩٥٥- (١٩) وَعَنْ رِبَاحِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ ((انْظُرْ عَلٰى مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ)) فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيْلٍ فَقَالَ ((مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ)) وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِّخَالِدٍ ((لَا تَقْتُلْ امْرَأَةً وَلَا عَسِيْفًا))۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٦٩ واحمد فی المسند ٣/ ٤٨٨)

سیدنا رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک چیز پر جمع ہو رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا: "دیکھ یہ کس چیز پر جمع ہو رہے ہیں" اس آدمی نے آ کر بتایا کہ وہاں ایک عورت قتل ہو گئی ہے (اس پر لوگ جمع ہو رہے ہیں) آپ نے فرمایا یہ تو نہیں لڑتی تھی ❶ پھر آپ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کرو۔ ❷ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کو کیوں مارا۔ ❷ نہ مزدور کو۔ یعنی جو اجرت لے کر لشکر کے ساتھ جاتے ہیں' مثلاً بھنگی' سقا' بڑھئی بیلدار اور مزدور وغیرہ اور داخل ہیں ان میں وہ لوگ بھی جو بنئے' بقال' کنجڑی اور سائیس وغیرہ آج کے دور میں فوج کے ساتھ جاتے ہیں ان کا مارنا روا نہیں لیکن اگر وہ لڑتے ہوں تو پھر ان کو مارنا چاہیے۔

٣٩٥٦- (٢٠) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا صَغِيْرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦١٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ "اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر چلو تم نہایت ❷ بوڑھے' چھوٹے لڑکے' عورت کو نہ مارنا اور نہ خیانت کرنا غنیمت میں اور جمع کرنا تم مال غنیمت کا اور صلح کرو ❸ تم آپس میں اور نیکی کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا۔ یعنی مجاہدوں کو وقت پہنچنے کے جہاد کے لیے۔ ❷ بوڑھے کو۔ یعنی جو لڑائی کے قابل نہ رہا ہو اور اگر ہو لڑنے والا اور صاحب رائے اور تدبیر تو اس صورت میں اس کو بھی مارو اور ظاہر یہ ہے کہ لفظ صغیر کا حدیث میں بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور اس سے وہ لڑکا مستثنیٰ جو بادشاہ ہو یا لڑنے والی اور نہ ہو شاہزادی اور نہ صاحب رائے لڑائی میں (مرقات) ❸ صلح کرو۔ یعنی ساتھ ترک تنازع کے یا کفار سے صلح کرو جب مصلحت دیکھو۔

٣٩٥٧- (٢١) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوۂ بدر کے دن عتبہ ❶ بن

تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادٰى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قُمْ يَاحَمْزَةُ قُمْ يَاعَلِيُّ قُمْ يَاعُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ)) فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلٰى عُتْبَةَ وَ أَقْبَلْتُ إِلٰى شَيْبَةَ وَ اخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٦٥ واحمد فی المسند ١/ ١١١)

ربیعہ آگے بڑھا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا ❷ اور اس کا بھائی ❸ آیا تو پس عتبہ نے آواز دی کون ہے جو ہم سے لڑنے کے لیے میدان میں آئے؟ تو عتبہ کو انصار میں سے کئی ایک جوانوں نے جواب دیا ❹ عتبہ نے کہا تم کون ہو؟ جوانوں نے اس کو کہا کہ ہم انصار ہیں، تو عتبہ نے کہا، ہم کو تمہاری ضرورت نہیں ❺ سوائے اس کے نہیں ارادہ کرتے ہم اپنے چچا کی اولاد کا ❻ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حمزہ! تو کھڑا ہوا اے علی! تو کھڑا ہوا اے عبیدہ بن حارث! ❼ تو کھڑا ہو پس متوجہ ہوئے حمزہ رضی اللہ عنہ عتبہ کی طرف، میں شیبہ کی طرف اور جاری ہوئیں عبیدہ اور ولید کے درمیان دو ضربیں، پس زخمی اور سست کیا ہر ایک نے ان دونوں میں سے اپنے مقابل کو پھر حملہ کیا ہم نے ولید پر، پس ہم نے اس کو قتل کیا اور ہم عبیدہ کو اٹھا لائے۔'' (احمد، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کفار میں سے لڑنے کے لیے۔ ❷ یعنی ولید ❸ یعنی شیبہ بن ربیعہ۔ ❹ یعنی میدان میں نکلے صف میں سے لڑنے کے لیے عتبہ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ۔ ❺ یعنی تم سے لڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ ❻ اپنے چچا کی اولاد کا جو قریش ہیں۔ ❼ عبیدہ کو۔ یعنی معرکہ میں سے۔

٣٩٥٨- (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ ((بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَ أَنَا فِئَتُكُمْ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ وَ قَالَ ((لَابَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ)) قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ ((أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ)) وَ سَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَ حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ ((ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ)) فِي

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بیچ ایک لشکر میں بھیجا، پس بھاگے لوگ بھاگنا، تو ہم مدینہ میں آئے پس ❶ ہم اس میں چھپ رہے اور ہم نے ❷ کہا ہم ہلاک ❸ ہوئے، پھر آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم بھاگنے والے ہیں، آپ نے فرمایا: ❹ ''نہیں، بلکہ تم حملہ ❺ پر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہاری جماعت ہوں۔'' (ترمذی)

اور ابوداؤد کی روایت میں اسی کی مانند ہے اور فرمایا: ''نہیں، تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پس نزدیک ہوئے ہم اور ہم نے آپ کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور آپ نے

بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٢٦٤٧ والترمذى الحديث رقم ١٧١٦ واحمد فى المسند ٢/ ١١١)

فرمایا: ”میں مسلمانوں کی جماعت ہوں اور ہم حدیث امیہ بن عبداللہ کی جس کے الفاظ کان یستفتح اور حدیث ابودرداء رضی اللہ عنہ جس کے الفاظ ابغو نی فی ضعفائکم ہے باب فضل الفقراء میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حیاء کی وجہ سے۔ ❷ یعنی اپنے دل میں یا آپس میں۔ ❸ یعنی گناہ گار ہو گئے۔ ❺ یعنی ان کی خجالت دور کرنے کے لیے۔ ❻ یعنی اس لیے آئے ہو کہ مدد لے کر پھر ان کے مقابلہ میں جاؤ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٩٥٩- (٢٣) عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ۔ (رواه الترمذى مرسلا)

سیدنا ثوبان بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کے خلاف منجنیق نصب کی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ روایت مرسل ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ

قیدیوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٩٦٠- (١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِى السَّلَاسِلِ)) وَفِىْ رِوَايَةٍ ((يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ۔)) (رواه البخارى) (البخارى الحديث رقم ٣٠١٠ وابوداؤد الحديث رقم ٢٦٧٧ واحمد فى المسند ٢/ ٣٠٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس قوم سے تعجب کیا کہ جو زنجیریں پہنی ہوئی بہشت میں داخل ہوگی۔“ ❶ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ: ”جنت کی طرف زنجیروں کے ساتھ کھینچے چلے جاتے ہیں۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ داخل ہوگی۔ یعنی اکثر کافر گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پا کر بہشت میں داخل ہوتے ہیں۔

٣٩٦١- (٢) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِىْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِه يَتَحَدَّثُ ثُمَّ

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین میں سے ایک جاسوس آیا اس حال میں کہ آپ سفر میں تھے تو وہ آپ کے ساتھیوں کے پاس بیٹھا باتیں کرتا تھا

انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اُطْلُبُوْهُ وَ اقْتُلُوْهُ)) فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِي سَلَبَهُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٣٠٥١ ومسلم الحدیث رقم (٤٥ ـ ١٧٥٤) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٥٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٣٦ واحمد فی المسند ٤/ ٥١)

پھر وہ بھاگ گیا' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کو ڈھونڈو اور قتل کر دو' پس میں نے اس کو قتل کیا' تو ❶ آپ نے مجھے اس کا مال واسباب دیا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں کے ملک میں بے امان آئے تو اس کا قتل کرنا درست ہے' امام نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا قتل بھی مالک اور اوزاعی ؒ کے نزدیک درست ہے کس لئے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے (نووی مختصراً)

٣٩٦٢- (٣) وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَآءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهُ وَ جَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْخَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهُ فَاَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلَ فَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهُ وَ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسَلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ ((مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ ((لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ۔)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٣٠٥١ ومسلم الحدیث رقم ٤٥-١٧٥٤ وابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٥٤)

انہی (سیدنا سلمہ بن اکوع ؓ) سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن پر ❶ جہاد کیا ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چاشت کا کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک ایک شخص سرخ اونٹ پر آیا پس بٹھایا اس کو اور ہم کو دیکھنے لگا اور حالانکہ ہم میں تھی سستی ❷ اور کمی سواری کی اور بعض ہمارے ساتھی پیدل تھے اچانک ❸ وہ دوڑتا ہوا اپنے اونٹ کے پاس آیا اس کو کھڑا کیا اور اس کو دوڑانے لگا اور نکلا میں دوڑتا ہوا یہاں تک کہ پکڑی میں نے مہار اونٹ کی اور بٹھایا میں نے اس کو' پھر ننگی کی میں نے تلوار اپنی اور ماری اس کے سر پر' پھر لایا میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس حال میں کہ اس پر اسباب اور اس کے ہتھیار تھے سامنے آئے میرے رسول اللہ ﷺ اور لوگ' آپ نے فرمایا ''اس شخص کو کس نے قتل کیا'' صحابہ نے عرض کیا' سلمہ بن اکوع نے' آپ نے فرمایا. ''اس کا تمام مال اس کے لیے ہے''۔ ❹ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہوازن پر قیس کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ ❷ یعنی کمزوری اور پیدل چلنے کی وجہ سے۔ ❸ یعنی ہمارے درمیان میں سے۔ ❹ اس حدیث سے معلوم ہو کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے' کس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے۔

٣٩٦٣- (٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ بنو قریظہ سعد بن

لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ)) فَجَآءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ)) قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ ((لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((بِحُكْمِ اللّٰهِ)) (متفق عليه)

(البخاری الحديث رقم ٣٠٤٣ ومسلم الحديث رقم (٦٤- ١٧٦٩) واحمد فی المسند ٣/ ٢٢)

معاذ کے حکم پر اترے (تو) رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلوایا سعد بن معاذ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ نزدیک پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے سردار کی طرف سے کھڑے ہو جاؤ ❶ پھر آئے سعد اور بیٹھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ❷ ''یہ لوگ تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں کہ مارے جائیں لڑنے والے اور قیدی بنائے جائیں لڑکے آپ نے فرمایا: ''حکم کیا تو نے ان میں بادشاہ کے حکم کے ساتھ'' اور ایک روایت میں ہے: ''اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق۔'' (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ زخمی تھے اور بغیر امداد کے ان کا گدھے سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تھا' اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں''۔ امام نوویؒ نے کہا کہ جمہور علماء نے اس کو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلاء کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جب وہ آئیں تو مستحب ہے' قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا' یہ وہ قیام نہیں ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں' جب تک کہ وہ بیٹھا رہے' امام نوویؒ نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ ❷ بنو قریظہ اوس کے حلیف تھے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے جب بنو قریظہ نے غزوہ خندق میں نبی ﷺ سے دغا کیا اور کافروں سے مل کر مسلمانوں کو مارا تو آپ ﷺ نے اس جنگ کے ختم ہونے پر بنو قریظہ کا محاصرہ کیا' وہ ایک قلعہ میں تھے جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں وہ ہم کو منظور ہے' اس لیے آپ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ فرمایا تھا۔

٣٩٦٤- (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَاذَا عِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ)) فَقَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھیجا رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا تو لشکر والے بنی حنیفہ میں سے ثمامہ بن اثال نامی ایک شخص کو جو کہ اہل یمامہ کا سردار تھا پکڑ لائے اور اس کو مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا' تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور فرمایا: ''اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟'' ❶ اس نے کہا اے محمد! (ﷺ) خیریت ہے۔ اگر تم قتل کرو گے' تو قتل کرو گے ❷ خون والے کو اور اگر انعام کرو گے' تو قدر دان پر انعام کرو گے اور اگر تم مال چاہتے ہو تو جتنا چاہو مانگو دیئے جاؤ گے' تو اس کو رسول

فَقَالَ لَهٗ ((مَاعِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ)) فَقَالَ عِنْدِیْ مَاقُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ ((لَهٗ مَا عِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ؟)) فَقَالَ عِنْدِیْ مَاقُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ)) فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَامُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَاكَانَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَاكَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَاكَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَیَّ وَ اِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَ لٰكِنِّیْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواه مسلم و اختصره البخاری)

(البخاری الحديث رقم ٤٣٧٢ ومسلم الحديث رقم (٥٩ ـ ١٧٦٤) وابوداؤد الحديث رقم ٢٦٧٩)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ ہوا اگلا دن' آپ نے فرمایا: ''اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟'' اس نے کہا' وہی چیز ہے جو میں نے آپ سے کہی تھی' اگر بخشش کرو گے تو قدر دان پر بخشش کرو گے اور اگر قتل کرو گے' تو خون والے کو قتل کرو گے اور اگر تم مال چاہتے ہو تو جتنا چاہو مانگو تم دیے جاؤ گے پس چھوڑ دیا اس کو اسی حالت پر یہاں تک کہ ہوا تیسرا دن آپ نے فرمایا: ''اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟'' کہا وہی چیز ہے جو میں نے آپ سے کہی تھی اگر انعام کرو گے تو قدر دان پر انعام کرو گے اور اگر قتل کرو گے تو خون والے کو قتل کرو گے اور اگر تم مال چاہتے ہو تو جس قدر چاہو مانگو دیے جاؤ گے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا: ''ثمامہ کو چھوڑ دو تو ثمامہ کھجور کے درختوں کی طرف گیا جو کہ مسجد کے نزدیک تھے پس غسل کیا' پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں' یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے زیادہ مجھے ناپسند نہ تھا لیکن آج آپ کا چہرہ مجھے روئے زمین کے تمام چہروں سے محبوب ترین ہے آپ کے دین سے بڑھ کر مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا' لیکن اب آپ کا دین مجھے تمام ادیان سے محبوب ترین ہے ہے اللہ کی! آپ کے شہر سے بڑھ کر مجھے کوئی بھی شہر ناپسند نہ لگتا تھا لیکن آج آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے بڑھ کر محبوب ترین ہے اور آپ کے لشکر نے مجھے اس حال میں پکڑا کہ جب عمرہ کا میں ارادہ رکھتا تھا تو اب آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ❸ اور اس کو عمرہ کرنے کی اجازت دی تو ثمامہ جب مکہ میں آیا تو اس کو کسی نے کہا کہ تو بے دین ہو گیا ہے تو ثمامہ نے کہا نہیں لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

اسلام لایا ہوں قسم ہے اللہ کی! تم کو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا نہیں پہنچے گا ❹ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اس میں حکم کریں۔ (مسلم) اور بخاری نے اس کو مختصر بیان کیا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کس سوچ اور کس تدبیر میں ہے۔ ❷ قتل الخ یعنی خونی دشمن کو' جس کا مارنا درست ہے یا یہ مطلب کہ اس کا بدلہ دوسرے لوگ لیں گے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پروانہ کرے' بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ماریں گے تو میرا بدلہ لوگ لے لیں گے' بعض نے کہا معنیٰ یہ ہیں کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا مارنا درست ہو گیا یعنی آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایات میں ذاذم ہے یعنی صاحب عزت اور حرمت کو ماریں گے' مگر یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مساجد میں مشرکوں کا آنا درست ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے' خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک' جبکہ عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک کتابی کو درست ہے' مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہی حدیث ہے' اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جائیں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں۔ (نوویؒ) ❸ یعنی خبر دی اس کو اس کے گناہوں کی معافی کی۔ ❹ یمامہ ملک تھا ثمامہ کا وہاں سے اناج مکہ میں آیا کرتا تھا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیدی کو باندھنا اور پھر اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور نبی ﷺ نے تین روز تک ثمامہ کو مسجد میں قید رکھا تا کہ لوگوں کو دیکھ کر اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ خوب غور کر لے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جائے' غسل کے لئے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں ہے کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے' بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے اگر کفر کی حالت میں وہ جنبی ہوا ہو' اگر چہ کفر میں غسل بھی کر چکا ہو' تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں بھی غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جائے گا جیسے کہ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

٣٩٦٥- (٦) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ ((لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ۔)) (رواه البخاري) (البخاری الحدیث رقم ٣١٣٩ وابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٨٩ واحمد فی المسند ٤/ ٨٠)

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا: ''اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا ❶ پھر وہ مجھ سے ان ناپاک قیدیوں کے متعلق سفارش کرتا تو البتہ میں ان کو اس کے لیے چھوڑ دیتا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اگر ہوتا مطعم بن عدی الخ مطعم بن عدی مکہ میں ایک کافر تھا' نبی ﷺ پر اس نے احسان کیا تھا' سو فرمایا اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیوں کی سفارش کرتا تو میں ان قیدیوں کو چھوڑ دیتا' معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے میں بھی احسان کرنا چاہیے۔

٣٩٦٦- (٧) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ کے اسی (٨٠) آدمی مسلح ہو کر جبل تنعیم سے رسول اللہ ﷺ پر اس ارادہ سے

مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ۔﴾ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٣٣۔ ١٨٠٨) وابوداؤد الحديث رقم ٢٦٨٨ والترمذى الحديث رقم ٣٢٦٤ واحمد فى المسند ٣/ ١٢٤)

اترے ❶ کہ وہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو غافل پا کر ان پر حملہ کر دیں آپ نے ان کو اپنا مطیع کر لیا اور ان کو زندہ چھوڑ دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کو آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہ اللہ جس نے ان کا ہاتھ ❷ بطن مکہ میں تم سے بند رکھا اور تمہارا ہاتھ ❸ ان سے بند رکھا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اترآئے رسول اللہ ﷺ پر یعنی حدیبیہ کے سال۔ ❷ بند رکھا ہاتھ ان کا تم سے۔ یعنی ان کا کچھ فریب نہ چلا۔ ❸ تمہارا ہاتھ ان سے یعنی تم نے ان کو قتل نہ کیا۔

٣٩٦٧- (٨) وَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلاً مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ قَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمُ الثَّالِثُ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ ((يَافُلَانَ ابْنِ فُلَانٍ! يَافُلَانَ بْنِ فُلَانٍ! اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا)) فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَااَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ۔)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَّ

قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا واسطے ہمارے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن قریش کے چوبیس سرداروں کے متعلق حکم فرمایا تو وہ بدر کے ایک کنویں میں ڈالے گئے کہ جو خود بھی ناپاک اور ناپاک کرنے والا تھا اور رسول اللہ ﷺ جس وقت غالب آتے تھے کسی قوم پر تو اس میدان میں تین راتیں ٹھہرتے جب بدر میں تیسرا دن ہوا تو آپ نے اپنی سواری تیار کرنے کا حکم فرمایا' اسے تیار کیا گیا' پھر آپ چلے اور آپ کے صحابہ بھی یہاں تک کہ کنویں کے کنارے پر کھڑے ہوئے آپ نے ان کو ان کے ناموں اور ان کے باپوں کے ناموں کے ساتھ پکارنا شروع کیا کہ اے فلاں' بن فلاں کے! اے فلاں' بیٹے فلاں کے! آیا خوش کرتا ہے تم کو یہ کہ اطاعت کرتے تم اللہ کی اور اس کے رسول کی؟ پس بے شک ہم نے پائی وہ چیز کہ جو وعدہ کیا تھا ہم سے ہمارے پروردگار نے حق' تو کیا تم نے پائی وہ چیز کہ جو وعدہ کیا تھا تمہارے رب نے حق؟'' (یہ سن کر) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ ان جسموں سے کلام کرتے ہیں کہ جن میں ارواح نہیں ہیں' نبی ﷺ نے

تَصْغِيرًا وَّنِقْمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا۔ (البخاری الحدیث رقم ٣٩٧٦ ومسلم الحدیث رقم (٧٨۔ ٢٨٧٥) واحمد فی المسند ٣/ ١٤٥)

فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! نہیں تم ❶ زیادہ سننے والے اس چیز کو جو کہ میں ان سے کہتا ہوں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''نہیں تم زیادہ سننے والے ان سے لیکن وہ جواب نہیں دیتے۔'' (بخاری' مسلم) اور زیادہ کیا بخاری رحمہ اللہ نے کہا قتادہ رحمہ اللہ نے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا یہاں تک کہ سنایا ان کو نبی ﷺ کا قول سرزنش' ذلت' عذاب' افسوس اور پشیمانی کے لیے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مُردوں کو سماعت ہے اور موت سے روح کو فنا نہیں اور قبرستان میں مُردوں کو سلام کرنا دلیل ہے ان کے سماعت کی اور حدیث میں ثابت ہے کہ جب مردے کو دفن کر کے لوگ واپس لوٹتے ہیں تو مردہ لوگوں کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مردوں کو سماعت نہیں' یہ نبی ﷺ کا معجزہ تھا جو ان کافروں نے سنا تھا جس طرح ٹھیکریوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ میں تسبیح کی تھی' اس حدیث میں سوائے ان کافروں کے دوسرے مردوں کی سماعت کا ذکر نہیں۔

٣٩٦٨- (٩) وَعَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُهَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّاِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ ((فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ)) قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَاَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّابَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْجَآءُوْا تَائِبِيْنَ وَ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّاِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَ مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَايُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ)) فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّا لَانَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاءُكُمْ اَمْرَكُمْ)) فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاءُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْطَيَّبُوْا

مروان اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے جس وقت کہ آپ کے پاس ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا' انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ہمارے قیدی اور ہمارے اموال واپس کر دیجئے آپ نے فرمایا: ''دو چیزوں میں سے ایک اختیار کرو قیدی یا مال' ہوازن نے کہا ہم اپنے لئے قیدی اختیار کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا: ''پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ جو لائق ہے اس کے' پھر فرمایا: ''امابعد! پس بھائی تمہارے آئے توبہ کر کے اور میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے قیدی انہیں دیدوں پس جو شخص تم میں سے بخوشی واپس کرنا چاہے تو کر دے ❶ قیدی اور جو تم میں سے پسند کرے تو وہ اپنے حصہ پر رہے یہاں تک کہ ❷ ہم اس کو اس کا عوض اس مال سے دیں گے جو اللہ تعالیٰ ہم پر انعام کرے گا (یعنی مال غنیمت سے) تو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ بات پسند ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نہیں ❸ جانتے کہ تم میں سے کون راضی ہوا اور کون نہیں تم واپس لوٹ

وَاَذِنُوْا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۰۷ وابوداؤد الحدیث رقم ۶۲۹۳ واحمد فی المسند ۴/ ۳۲۷)

جاؤ تمہارا معاملہ تمہارے سردار ہی پہچانیں گے چنانچہ وہ لوگ واپس گئے تو ان کے سرداروں نے ان سے بات چیت کی' پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ وہ راضی ہو گئے ہیں اور انہوں نے اجازت دیدی ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ بخوشی پھیردے الخ یعنی اپنے حصہ کے قیدی بغیر کسی عوض کے واپس کر دے۔ ❷ یعنی اگر کسی کو نہ دینا منظور ہو تو وہ بطور قرض دیدے ہم اس کو دوسری جگہ سے بدلہ دیں گے۔ معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے' اور ہوازن نام ہے ایک قبیلہ کا وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت مسلمان ہو کر آئے جب ان کا مال لوٹا گیا اور قیدی کی گئی اولا دان کی اور تقسیم کی گئی صحابہ ؓ میں اور غزوہ ہوازن جس کو غزوہ حنین بھی کہتے ہیں فتح مکہ کے بعد واقع ہوا اور اس میں غنیمت بہت ہاتھ لگی اور نبی ﷺ نے صحابہ سے ان کے قیدیوں کے واپس کرنے کی اجازت چاہی کیونکہ ان کے اموال اور قیدی مجاہدین کے ملک ہو گئے تھے' ان کا پھیرنا صحابہ کی اجازت کے سوا جائز نہ تھا۔ ❸ ہم نہیں جانتے الخ یعنی ہم کو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہیں معلوم جب تک کہ تمہارے واقف اور سردار اپنے سب لوگوں کا اظہار نہ کریں گے' اس سے معلوم ہوا کہ مال غنیمت کی تقسیم کے بعد اگر لوگ مسلمان ہوں تو ان کے قیدی اور مال واپس لوٹانا واجب نہیں۔ نبی ﷺ نے ان کو احسان کی راہ سے قیدی دے دیئے۔

۳۹۶۹- (۱۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَامُحَمَّدُ! يَامُحَمَّدُ! فِيْمَ اُخِذْتُ قَالَ ((بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ)) فَتَرَكَهُ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ قَالَ ((مَاشَأْنُكَ)) قَالَ اِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ ((لَوْقُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)) قَالَ فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيفٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۸/ ۱۶۴۱ وابوداؤد الحدیث رقم

سیدنا عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ ثقیف بنو عقیل کے حلیف تھے پس قید کئے ثقیف نے دو شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے ایک شخص کو بنو عقیل میں سے قید کیا پس مضبوط باندھا صحابہ نے اس کو اور ڈالا اس کو سنگستان میں' تو وہاں سے رسول اللہ ﷺ کا گذر ہوا تو قیدی نے پکارا اے محمد' اے محمد (ﷺ)! میں کس وجہ سے پکڑا گیا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تمہارے حلیف ثقیف ❶ کی تقصیر کی وجہ سے'' آپ اس کو وہیں چھوڑ کر چل پڑے' تو اس نے پھر پکارا اے محمد' اے محمد' تو رسول اللہ ﷺ اس پر رحم کھاتے ہوئے اس کے پاس واپس آئے اور فرمایا: ''تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا' میں مسلمان ہوں' تو آپ نے فرمایا: ''اگر تو ❷ یہ بات اس وقت کہتا جبکہ تو اپنے امر کا مالک تھا تو' تو پوری طرح چھٹکارا ❸ حاصل کر لیتا' راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو شخصوں کے بدلہ میں اس کو چھوڑ دیا

٣٣١٦ واحمد فی المسند ٤/ ٤٣٠) جن کو ثقیف نے قید کیا تھا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی انہوں نے دو مسلمانوں کو قید کیا تھا تجھے ان کے بدلہ میں قید کیا۔ ثقیف ہوازن میں سے ایک قبیلہ کا نام ہے وہ بنو عقیل کے ہم قسم (حلیف) تھے جو عرب کا ایک قبیلہ ہے اور عرب میں قبائل آپس میں ہم قسم وہم عہد ہوتے تھے کہ نیک بد میں ایک دوسرے کے شریک ہوا کرتے تھے' جب اسلام کا زمانہ آیا تو جو قسمیں جاہلیت کے حق کے موافق تھیں وہ ثابت رہیں اور جو قسمیں حق کے خلاف تھیں وہ موقوف کی گئیں اور حکم ہوا کہ حلف اسلام کی ہی کافی ہے اور عادت یوں تھی کہ حلیف کو سبب جرم حلیف کے گرفتار کرتے تھے اور نبی ﷺ نے بھی ان کی عادت کے مطابق یہ کام کیا کیونکہ مصلحت اسی میں تھی جو پیچھے معلوم ہوگئی کہ اس کا فدیہ دینے سے دو مسلمان چھوٹ گئے' اس حدیث سے فدیہ کا جواز بھی ثابت ہوا۔ ❷ یعنی اگر حالت اختیار میں قید ہونے سے پہلے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق میں بہت بھلا ہوتا اب تو چھوٹ نہیں سکتا۔ ❸ پورا چھٹکارا۔ یعنی دنیا میں چھٹکارا پاتا قید سے اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہوا اور دعویٰ کرے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کا قول قبول نہ کیا جائے مگر گواہ کے ساتھ اور احتمال ہے کہ مراد ہو کہ میں اب مسلمان ہوگیا اور آپ ﷺ نے اس کا اسلام قبول نہ کیا اس لیے کہ آپ کو بذریعہ وحی معلوم ہوگیا کہ یہ جھوٹ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٩٧٠- (١١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَّهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَ قَالَ ((اِنْ رَأَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَ تَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا نَعَمْ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُّخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ ((كُوْنَا بِبَطْنِ يَاجِجٍ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا۔))

(رواہ احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦٩٢ واحمد فی المسند ٦/ ٢٧٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کا فدیہ ❶ بھیجا تو زینب ؓ نے ابوالعاص کے فدیہ میں کچھ مال بھیجا اس میں ایک ہار بھی تھا ❷ جو خدیجہ ؓ کا زینب کے پاس تھا اور زینب ؓ اس ہار کو ابوالعاص کے گھر لے گئی تھیں ❸ تو جب رسول اللہ ﷺ نے اس ہار کو دیکھا تو آپ پر اس کے لیے سخت رقت ❹ طاری ہو گئی' آپ نے صحابہ سے فرمایا اگر تم مناسب ❺ سمجھو تو زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور اس کا بھیجا ہوا فدیہ واپس کر دو تو صحابہ نے عرض کیا کہ جی ہاں اور نبی ﷺ نے ابوالعاص سے عہد لیا کہ زینب ؓ کو ان کی طرف (مدینہ) آنے دے اور رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ ؓ اور انصار میں سے ایک شخص کو بھیجا اور فرمایا کہ تم بطن یاجج میں ٹھہرے ❻ رہنا (اور جب) تمہارے پاس سے زینب گذرے تو اس کو یہاں (مدینہ) لے آؤ۔ (احمد اور ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن مسند احمد میں حسن سند سے یہ روایت موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جن کو نبی ﷺ نے غزوہ بدر میں قید کرلیا تھا ان کے چھوڑنے کے لیے اہل مکہ نے فدیہ بھیجا۔

❷ یعنی پہلے۔ ❸ یعنی ان کے جہیز میں دیا تھا۔ ❹ یعنی رقت قلب' اعتدال مزاج کی نشانی ہے اور جس کسی کو ایسے مواقع پر رنج بھی نہ ہوا تو اس کا دل اعتدال سے باہر ہے اور وہ سخت دل ہے اور یہ کوئی تعریف کی بات نہیں ہے۔ ❺ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا قیدی مفت چھوڑنے کی درخواست کی' کیا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بخود اس کو مفت چھوڑ دیتے تو صحابہ عذر کرتے' نہیں ہرگز نہیں' اللھم صل وسلم علیه ❻ ٹھہرے رہنا۔ یاجج ساتھ فتح یا اور ہمزہ ساکنہ اور جیم مکسورہ کے پھر جیم تنوین والے کے ہے کہا ابن ملک نے وہ نون اور جیم اور حا مہملہ کے ساتھ ہے وہ مکہ سے آٹھ کوس پر ایک مقام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری کو بھیجا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے لانے کے لیے حالانکہ یہ دونوں صاحبزادے زینب صاحبہ کے محرم نہ تھے تو یہ مخصوص تھا اسی مقام میں بسبب امن کے بلحاظ صاحبزادے ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا ہرگز جائز نہیں۔

۳۹۷۱- (۱۲) وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَاَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِیْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَبْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰی اَبِیْ عَزَّةَ الْجُمَحِیِّ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ۲۷۱۱)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل بدر کو قید کیا عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کیا اور احسان کیا ❶ ابوعزہ جمحی پر۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند معضل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مفت چھوڑ دیا اس کو اگر قیدی مسلمان ہوں تو امام کو اختیار ہے ان کے قتل کرنے اور مفت چھوڑ دینے میں۔

۳۹۷۲- (۱۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ ((اَلنَّارُ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۶۸۶)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عقبہ بن ابی معیط کو قتل کر دینے کا ارادہ فرمایا تو اس نے کہا بچوں کو کون پالے گا؟ ❶ آپ نے فرمایا: ''آگ۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آگ۔ یہ اسلوب حکیم کے قبیل سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ مجھ کو ان سے کیا غرض تو اپنی جان کا فکر کر جس کے لیے آگ تیار ہے اور بچوں کے امر کو چھوڑ ان کا اللہ مالک ہے' طیبی نے کہا اور یہی عمدہ توجیہ ہے۔

۳۹۷۳- (۱۴) وَعَنْ عَلِیٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَنَّ جِبْرِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ خَيِّرْهُمْ يَعْنِیْ اَصْحَابَكَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰی اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلاً مِّثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا۔)) (رواه الترمذی و قال هذا حديث غريب) (الترمذی الحدیث رقم ۱۵۶۷)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ''کہ بے شک جبرئیل علیہ السلام آپ پر اترے اور کہا کہ ان کو یعنی اپنے ساتھیوں کو غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں اختیار دیجئے کہ قتل کریں ان کو یا بدلہ لیں ❶ اس شرط پر کہ مارے جائیں صحابہ میں سے آئندہ سال ان کی مثل' صحابہ نے عرض کیا اختیار کیا ہم نے بدلہ لینا اور یہ کہ مارے جائیں ہم میں سے (ترمذی و رکہا یہ حدیث غریب ہے)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بدر کی لڑائی میں ستر کافر پکڑے گئے' نبی ﷺ نے مشورہ پوچھا کہ ان کو کیا کریں اکثر مسلمانوں کی مرضی ہوئی کہ مال لے کر چھوڑ دیں' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ مرضی تھی کہ سب کو قتل کریں' اس پر یہ حکم اترا مگر تورپشتی نے اس حدیث کو بعید جانا کیونکہ یہ حدیث ظاہر قرآن کے خلاف ہے' جہاں فرمایا مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ الْاٰيَةَ اور ترمذی نے بھی اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

٣٩٧٤- (١٥) وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِيْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا يَنْظُرُوْنَ فَمَنْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَ مَنْ لَّمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوْا عَانَتِيْ فَوَجَدُوْهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُوْنِيْ فِي السَّبْيِ۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة و الدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٤٠٤ والترمذی الحدیث رقم ١٥٨٤ والنسائی الحدیث رقم ٣٤٢٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٤١ والدارمی الحدیث رقم ٢٤٦٤ واحمد فی المسند ٤/ ٣٨٣)

سیدنا عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بنوقریظہ کے قیدیوں میں سے تھا' ہم نبی ﷺ کے سامنے لائے گئے تھے ❶ تو صحابہ دیکھتے کہ جس کے زیر ناف بال اگے ہوتے اس کو قتل کر دیتے ❷ اور جس کے بال نہ اگے ہوتے اس کو قتل نہ کرتے' تو انہوں نے میری زیر ناف کھول کر دیکھی' میرے بال نہیں اگے تھے تو مجھے انہوں نے قیدی بنالیا۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس دن بنوقریظہ کے تمام یہودی مارے گئے۔ ❷ نہ مارا جاتا۔ یعنی نابالغ سمجھ کر' بلوغ کی کئی نشانیاں ہیں زیر ناف کے بال اگ آنا' احتلام ہونا' پندرہ برس کی عمر ہو جانا' ہر ایک نشانی کو علماء نے اختیار کیا ہے۔

٣٩٧٥- (١٦) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عِبْدَانٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ مَوَالِيْهِمْ قَالُوْا يَامُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوْا اِلَيْكَ رَغْبَةً فِيْ دِيْنِكَ وَ اِنَّمَا خَرَجُوْا هَرَبًا مِّنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ اِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ ((مَا اَرَاكُمْ تَنْتَهُوْنَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَّنْ يَّضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا)) وَاَبٰى اَنْ يَّرُدَّهُمْ وَقَالَ ((هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٧٠٠)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کئی ایک غلام یعنی حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے تو غلاموں کے مالکوں نے آپ کو لکھا کہ اے محمد (ﷺ)! اللہ کی قسم! یہ غلام آپ کے دین میں رغبت رکھتے ہوئے آپ کی طرف نہیں آئے بلکہ یہ غلامی سے بھاگے ہوئے ہیں لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ان کے مالکوں نے سچ کہا ہے' ان کو ان کے پاس واپس بھیج دیجئے تو (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے ❶ اور فرمایا میں تم کو نہیں دیکھتا کہ تم باز ہوئے اے قریش کی جماعت! یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم پر اس شخص کو بھیجے گا کہ جو تمہاری گردن اس حکم پر مارے گا اور آپ نے ان

کو واپس بھیجنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کیے ہوئے ہیں۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کتنے لوگوں نے یعنی صحابہ میں سے اور نبی ﷺ اس لیے غصے ہوئے کہ ان لوگوں نے معارضہ کیا حکم شرع کا ان کے حق میں ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی غلاموں کے مالکوں کے دعویٰ کی اور حکم شرع ان کے حق میں یہ تھا کہ ہوئے تھے بسبب نکلنے کے دارالحرب سے معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کے نہیں جائز تھا پھیرنا ان کا پس تھی مدد کرنی ان کے مالکوں کی زیادتی پر۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٩٧٦ - (١٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَبْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُوَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ)) مَرَّتَيْنِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٧١٨٩ واحمد فی المسند ٢ / ١٥١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو وہ اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے انہوں نے صبانا ❶ صبانا کہنا شروع کیا تو خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو مارنا اور قیدی بنانا شروع کر دیا اور ہر شخص کو ایک ایک قیدی دیدیا یہاں تک کہ ایک دن خالد نے ہر ایک کو اپنا اپنا قیدی قتل کرنے کا حکم دیا تو میں نے کہا' اللہ کی قسم! میں اپنا قیدی نہیں قتل کروں گا اور نہ کوئی شخص میرے رفیقوں میں سے اپنے قیدی کو قتل کرے گا یہاں تک کہ آئے ہم پاس نبی ﷺ کے' تو ذکر کیا ہم نے یہ قصہ آپ ﷺ سے' پس اٹھائے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور کہا' یا الٰہی! میں ظاہر کرتا ہوں ❷ بیزاری اس چیز سے کہ جو کی خالد (رضی اللہ عنہ) نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہم بے دین ہوئے' بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے۔ ❷ میں ظاہر کرتا ہوں بیزاری۔ یعنی خالد رضی اللہ عنہ سے یہ قصور ہوا کہ بغیر مطلب پوچھے ان کو مارا' الٰہی میں اس میں شریک نہیں' معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں اور سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ عذر ممکن ہے کہ ان کو حکم تھا کہ اگر وہ اسلام نہ لائیں تو قتل کرو' سو انہوں نے اسلام کو صاف نہیں ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اس میں یہ مطلب بھی ممکن ہے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا' ہم یہودی یا نصرانی ہوئے' شاید عار کی وجہ سے انہوں نے اسلام کے لفظ نہ کہے ہوں' بلکہ یوں کہا کہ ہم بے دین ہوئے' واللہ اعلم۔

بَابُ الْاَمَانِ

امان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٩٧٧- (١) عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ ((مَنْ هٰذِهٖ)) فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ ((مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ)) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِیَ رَكْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ)) قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ اَمَنَّا مَنْ اَمَنْتِ۔)) (البخاری الحدیث رقم ٣١٧١ ومسلم الحدیث رقم ٨٢/ ٣٣٦ وابوداؤد الحدیث رقم ١٢٩٠ والدارمی الحدیث رقم ١٤٥٣ والموطا الحدیث رقم ٢٨)

سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو میں نے آپ کو اس طرح غسل کرتے ہوئے پایا کہ آپ کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے لیے کپڑا اسے پردہ کیے ہوئے تھیں، آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا ام ہانی بنت ابی طالب (رضی اللہ عنہا) تو آپ نے فرمایا: ''خوش وقتی ہے ام ہانی کو'' تو جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو (نماز کیلئے) کھڑے ہوئے اور آپ نے ایک کپڑا لپیٹے ہوئے آٹھ رکعات نماز پڑھی تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میری ماں کے بیٹے علی رضی اللہ عنہ اس شخص کو قتل کرنے والے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے اور وہ فلاں بن ہبیرہ ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی'، ام ہانی نے کہا یہ چاشت کا وقت تھا۔ (بخاری، مسلم)

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ام ہانی نے کہا میں نے دو آدمیوں کو پناہ دی جو کہ میرے خاوند کے رشتہ دار تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو تو نے امان دی اس کو ہم نے امان دی۔ ❶

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں میں سے ادنیٰ شخص یا پھر عورت بھی کسی کو امان دے دے تو تمام مسلمانوں کو اس کی امان قبول کرنا ہوگی اور ہبیرہ، سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے خاوند کا نام ہے اور بعد از اسلام سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی اس سے تفریق واقع ہوگئی تھی اور یہ شخص ہبیرہ کے اقرباؤں میں سے تھا۔ ام ہانی نے اس کو امان دی تھی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس کی امان کو قبول نہیں کرتے تھے اس لیے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کا شکوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٣٩٧٨- (٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَاخُذُ لِلْقَوْمِ)) يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔(رواه الترمذى) (الترمذی الحدیث رقم ۱۵۷۹)

''البتہ قوم کے لیے عورت ❶ لیتی ہے'' یعنی مسلمانوں پر پناہ دیتی ہے۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عورت۔یعنی اگر مسلمان عورت کافروں کی ایک قوم کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کو اس کا قبول کرنا واجب ہے۔

۳۹۷۹ - (۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ اَمَّنَ رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ اُعْطِيَ لِوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (رواه فى شرح السنة) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٦٨٨ واحمد فى المسند ٥/ ٢٢٣)

سیدنا عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی کسی آدمی کو اس کی جان پر امن دے پھر اس کو مار ڈالے تو اس شخص کو قیامت کے دن بدعہدی کا جھنڈا دیا جائے گا۔'' ❶ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دیا جائے گا الخ یعنی تا کہ اس کا دغا باز ہونا ہر ایک خاص و عام کو معلوم ہو یہ حدیث رفاعہ قتبانی نے بیان کی جب وہ مختار کے پاس اس کے محل میں گیا' مختار کہنے لگا ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں کہا تو مجھے نہ روکا کسی چیز نے اس کی گردن مارنے سے مگر اس حدیث نے جو میں نے عمرو بن حمق سے سنی' پھر یہی حدیث بیان کی اور یہ مختار عبید ثقفی کا بیٹا تھا جس نے قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ سے معاوضہ لیا تھا اور عبید اللہ بن زیاد اور خبیثوں کو جو امام کے خون میں شریک تھے چن چن کر مارا مسلمانوں کو خوش کیا لیکن اخیر میں یہ مختار مذہب مختار سے پھر گیا اور گمراہی کی باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ نبوت کا بھی دعویٰ کیا' آخر سیدنا مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ آج کے دور میں مرزا قادیانی بھی یہی چال چلا کہ پہلے تو خوب مخالفین پر حملے کیے جب سمجھا کہ مسلمان میرے کام سے خوش ہیں تو پھر مسیح موعود بن بیٹھا یہاں تک کہ اپنے آپ کو ابن اللہ کہنے سے نہ رکا اور ازالہ ۵۳۳ میں لکھ مارا کہ میں امتی بھی ہوں نبی بھی' اللہ چاہے تو یہ بھی مختار کی طرح ذلیل ہوگا۔قاتله الله انى افك (الحمدللہ یہ بھی ذلیل ہوا اور اس کی موت بھی لیٹرین میں واقع ہوئی' اس سے بڑی ذلالت اور کیا ہوگی کیا اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو ایسے ذلیل کرتا ہے؟فاعتبروا يا اولى الابصار)

۳۹۸۰ - (٤) وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَ بَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيْهِمْ فَجَآءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَوْبِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ فَاءٌ لَاغَدْرٌ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهٗ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهٗ حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهٗ

سلیمان بن عامر سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان عہد ❶ تھا اور تھے معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے شہروں کی طرف جاتے تا کہ جب عہد پورا ہو تو ان پر غارت کریں ❷ پس ایک شخص عربی یا ترکی گھوڑے پر اللہ اکبر' اللہ اکبر وفا ہو غدر نہ ہو کہتا ہوا آیا جب لوگوں نے دیکھا تو وہ سیدنا عمرو بن عبسہ صحابی رضی اللہ عنہ تھے ان سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کے متعلق پوچھا تو عمرو نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اور کسی قوم کے درمیان کوئی عہد

اَوْيَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ)) قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ۔ (رواه الترمذى و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٧٥٩ والترمذى الحديث رقم ١٥٨٠)

ہوتو وہ اس عہد کو نہ توڑے اور نہ (ہی کوئی نیا عہد) باندھے حتی کہ وعدہ کی مدت گذر جائے یا برابری پر ان کی طرف عہد پھینک دے ❸ راوی نے کہا کہ یہ سن کر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس آ گئے۔ (ترمذی ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس امر کا کہ ایک وقت معلوم تک آپس میں نہ لڑیں گے۔ ❷ یعنی اچانک ان پر جا پڑیں۔ ❸ یعنی ان کو خبر دار کر کے جواب دیجئے برابر کے برابر یعنی کہے جو صلح کہ ہم میں اور تم میں تھی اب نہ رہی۔

٣٩٨١- (٥) وَعَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِىْ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِىَ فِىْ قَلْبِى الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا قَالَ ((اِنِّىْ لَا اَخِيْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِىْ نَفْسِكَ الَّذِىْ فِىْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ)) قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٢٧٥٨ واحمد فى المسند ٦/ ٨)

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا پس جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈالا گیا پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول، اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ان کی طرف واپس نہیں جاؤں گا، آپ نے فرمایا: ''میں عہد نہیں توڑتا ❶ اور نہ ہی میں قاصدوں کو قید کرتا ہوں لیکن اگر تیرے دل میں وہ چیز رہے جو کہ اب تیرے دل میں ہے تو پھر واپس آ جانا، ابو رافع نے کہا میں چلا گیا، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مسلمان ہوا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں توڑتا۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے۔

٣٩٨٢- (٦) وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَآءَ امِنْ عِنْدِ مُسَيْلَمَةَ ((اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ لَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا۔)) (رواه احمد وابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٧٦١ واحمد فى المسند ٢/٤٨٧)

سیدنا نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو جو کہ مسیلمہ کے پاس سے آئے تھے، فرمایا سن لو! اللہ کی قسم! اگر شریعت یہ نہ ہوتی کہ ایلچی نہیں مارے جاتے البتہ میں تمہاری گردنیں مارتا ❶۔'' (احمد، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، ہم گواہ ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے، اس پر آپ کو سخت تکلیف اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے۔

٣٩٨٣- (٧) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ ((اَوْفُوْا بِحَلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ شِدَّةً وَّ لَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ.)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ ((اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ)) فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ.

(الترمذی الحدیث رقم ١٥٨٥ واحمد فی المسند ٢/ ٢١٣)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ❶ ''جاہلیت کی قسم کو پورا کرو پس وہ نہیں زیادہ کرتا اس کو یعنی اسلام مگر قوت کو اور اسلام میں قسم کو نہ پیدا کرو۔'' (ترمذی) ترمذی نے حسین بن ذکوان کے طریق سے عمرو سے نقل کی اور کہا یہ حسن ہے اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کہ ابتداء اس کی یہ ہے ((اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ)) کتاب قصاص میں ذکر کی گئی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جاہلیت کی قسم کو پورا کرو۔ کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہم قسم ہوتے اور ایک دوسرے کے حق ناحق میں مدد کیا کرتے' سو فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں رہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام میں اس کی زیادہ تاکید ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٩٨٤- (٨) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَ ابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلَمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ. (رواه احمد)

(احمد فی المسند ١/ ٣٨٤)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن نواحہ اور ابن اثال مسیلمہ کذاب کے دو ایلچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' تو آپ نے ان دونوں سے کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں رسول اللہ ہوں'' ان دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر' اگر میں کسی ایلچی کو قتل کرنے والا ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا' عبداللہ نے کہا تو اس وقت سے یہ سنت جاری ہوئی کہ ایلچی نہ مارا جائے۔ ❶ (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر چہ ناگوار اور سخت کہے اور مستحق قتل کا ہو۔ اس حدیث سے آپ کی نہایت درجہ کی تواضع اور انکساری ثابت ہوئی اور یہ جو فرمایا اٰمنت باللہ آخر تک تو اس میں آپ نے اشارہ کیا مسیلمہ بدمعاش کی نبوت کے انکار کی طرف اور یہ کہ اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

مال غنیمت کی تقسیم ❶ اور اس میں خیانت کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۹۸۵- (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَ حَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۳۱۲۴ ومسلم الحدیث رقم (۳۲ـ ۱۷۴۷) واحمد فی المسند ۲/ ۳۱۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس نہیں حلال ❷ تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہم سے یہ بسبب اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کی غنیمت ہمارے لئے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ غنیموں کی تقسیم۔ جو مال لڑائی سے ہاتھ لگا وہ غنیمت پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کی نیاز اور چار حصے لشکر کو اور جو بغیر جنگ کے ہاتھ لگا تو وہ مال فئے ہے اور وہ پورے کا پورا خزانہ میں جمع کیا جائے گا اور مسلمانوں کے جو کام ضروری ہوں ان پر خرچ ہوگا اور جو مال غنیمت کفار سے ہاتھ آئے اس کے پانچ حصے کئے جائیں چار حصے تو مجاہدین کو تقسیم کر دیے جائیں اور ایک حصہ امام اپنے پاس رکھے اس میں پھر پانچ حصے کئے جائیں ایک حصہ تو بنی ہاشم اور سادات کا ہے اور ایک حصہ یتیموں کا اور ایک مسکینوں کا اور باقی مسلمانوں کے مفید کاموں میں صرف کئے جائیں، جیسے لشکروں کا تیار کرنا، پل بنانا اور سڑکوں کی مرمت۔

❷ پس نہیں حلال تھی۔ یہ ایک حدیث طویل کا ٹکڑا ہے جس میں یوشع بن نون موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ کے اریحا والوں کے ساتھ لڑنے کا ذکر ہے اور غرض یہ ہے کہ غنیمت کا مال لینا اگلی امتوں کو حلال نہ تھا، لیکن امت محمدیہ کو حلال ہو گیا۔

۳۹۸۶- (۲) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَّرَائِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوۂ حنین کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، پس جب ہم کفار سے ملے مسلمانوں کو شکست ہوئی تو میں نے ایک مشرک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر چڑھا ہوا ہے پس میں نے اس کو پیچھے سے اس کی رگ گردن پر تلوار مار کر اس کی زرہ کاٹ دی وہ مشرک میری طرف متوجہ ہوا اس نے مجھے سختی سے بھینچا یہاں تک کہ میں نے موت محسوس کی ❶ پھر اس کو موت نے آ لیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا، پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے کہا کیا حال ہے ❷ لوگوں کا؟ پس کہا حکم ہے اللہ کا، پھر

فَلَهٗ سَلَبُهٗ)) فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ مِنِّيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّا يَعْمَدُ اِلٰى اَسَدٍ مِنْ اُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَدَقَ فَاَعْطِهٖ)) فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ٤٣٢١ ومسلم الحدیث رقم (٤١۔ ١٧٥١) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٧١٧ والترمذی الحدیث رقم ١٥٦٢ والموطا الحدیث رقم ١٨ من کتاب الجهاد)

لوٹے مسلمان اور بیٹھے نبی ﷺ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی کو قتل کیا ہو اس کے پاس اس بات کی دلیل ہو (تو) مقتول کا سامان اس (قاتل) کے لیے ہے ❸ تو میں نے کہا میرے لیے کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھا تو نبی ﷺ نے پہلے کی طرح فرمایا' میں نے کہا کون میرے لیے گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا پھر نبی ﷺ نے پہلے کی طرح فرمایا' تو میں کھڑا ہوا'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوقتادہ تجھے کیا ہوا ہے؟'' پس میں نے آپ سے واقعہ عرض کیا' تو ایک شخص نے کہا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سچ کہتا ہے اور اس مشرک کا اسباب میرے پاس ہے اور اس معاملہ میں آپ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو میری طرف سے راضی کردو' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس طرح نہیں آپ ﷺ اس شیر (ابوقتادہ) کی طرف کہ جو اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر ہے قصد کریں جو اللہ تعالیٰ اس کے رسول کے لیے جنگ کرتا ہے اور آپ اس کا اسباب تجھے دے دیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ ❹ نے سچ کہا پس تو مشرک کا سامان ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دیدیں پس اس شخص نے اس کے گھر کا سارا سامان مجھے دے دیا' پس میں نے اس مال سے ایک باغ خریدا جو قبیلہ بنی سلمہ میں واقع تھا' پس یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام لانے کے بعد جمع کیا تھا (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ موت کی الخ یعنی اس نے مجھ کو ایسا دبایا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی۔ ❷ کیا حال ہے ان لوگوں کا۔ جو ایسا بھاگ نکلے۔ ❸ امام شافعیؒ امام احمدؒ امام مالکؒ امام اوزاعی وغیرہ' ہم محدثین کے نزدیک تو تمام جنگوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا' خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ سامان مال غنیمت میں شامل کیا جائے گا اور اس میں سب کا حصہ ہوگا' مگر جب حاکم ایسا حکم دے تو پھر قاتل ہی کو ملے گا۔ ❹ سچ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے الخ اس حدیث سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ نے ان کے فتویٰ کی تصدیق فرمائی۔

٣٩٨٧- (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غازی آدمی اور اس کے گھوڑے کو تین حصے دیئے' ایک

سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٨٦٣ ومسلم الحديث رقم ٥٧-١٧٦٢ وابوداؤد الحديث رقم ٢٨٦٣ والترمذی الحديث رقم ١٥٥٤ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨٥٤ والدارمی الحديث رقم ٢٤٧٢ واحمد فی المسند ٢/ ٤١)

حصہ ❶ غازی کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام ابو یوسف' امام محمد' امام شافعی رحمہم اللہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ غازی سوار کو تین حصے دیے جائیں دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کا' اور بعض نے کہا ہے کہ سوار کو دو حصے ملیں گے' ایک حصہ اس کا اور ایک گھوڑے کا ان کی دلیل مجمع بن جاریہ کی حدیث ہے جو فصل ثانی میں آئے گی' جس کو امام احمد اور ابوداؤد نے بیان کیا ہے' کہ خیبر کا مال غنیمت حدیبیہ والوں پر تقسیم ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اٹھارہ حصے کئے اور کل لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی ان میں تین سو سوار تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو دو حصے دیئے اور پیدل کو ایک' یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث میں غلطی ہے کیونکہ سوار تین سو بیان کئے حالانکہ وہ دو سو تھے۔ اب ابن عمر کی حدیث کے مطابق تقسیم درست رہے گی یعنی سوار کو تین اور پیدل کو ایک (روضہ)

٣٩٨٨- (٤) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْغَنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا فَقَالَ لِيَزِيْدَ اُكْتُبْ اِلَيْهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَيَا۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا بِالنِّسَآءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْا بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يُضْرَبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٣٩ ـ ١٨١٢) وابوداؤد الحديث رقم ٢٧٢٧)

یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا' جو غلام اور عورت جہاد میں شریک ہوں کیا مال غنیمت میں سے ان کو کچھ دیا جائے گا؟ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یزید کو اس کے جواب میں لکھا کہ ان دونوں کے لیے مال غنیمت میں کوئی حصہ مقرر نہیں لیکن ان کو کچھ دے دیا جائے اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف لکھا کہ تم مجھ سے یہ دریافت کرتے ہو کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو لے جایا کرتے تھے اور کیا ان کے لیے مال غنیمت میں حصہ مقرر کرتے تھے؟ تو (سنو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جہاد میں لے جایا کرتے تھے' کیونکہ وہ بیماروں کی دوا' وغیرہ کرتی تھیں' اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دیا جاتا ❶ تھا لیکن آپ نے ان کے لئے کوئی حصہ معین نہیں کیا تھا (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دیا جاتا تھا۔ جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے' غلام یا عورت جب جہاد میں شریک ہو تو اسے حصہ نہیں ملے گا' لیکن حاکم انعام کے طور پر جو مناسب سمجھے دے سکتا ہے۔ (روضہ)

٣٩٨٩- (٥) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ بَعَثَ

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رِبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَاصَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ وَ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ۔ فَمَازِلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَعْقِرُبِهِمْ حَتّٰى مَاخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَاءَ ظَهْرِيْ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَّ ثَلَاثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ اٰرَامًا مِّنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ اَبُوْقَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْقَتَادَةَ وَ خَيْرُ رُجَّالَتِنَا سَلَمَةُ)) قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآءَهٗ عَلَى الْعَضْبَآءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۳۲ ـ ۱۸۰۷) واحمد فی المسند ٤ / ٥٢)

نے اپنے سواری کے اونٹ اپنے غلام رباح رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا' پس جب ہم نے صبح کی تو اچانک عبدالرحمٰن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو لوٹ لیا تو میں نے ایک ٹیلہ پر کھڑے ہو کر مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے تین مرتبہ یاصباحاہ کہا پھر میں ان لوگوں کے پیچھے چلا میں ان کو تیر پر تیر مارتا جاتا تھا اور ساتھ ہی میں شعر پڑھ رہا تھا' میں ہوں بیٹا اکوع کا ❶ اور آج کا دن ہلاک ہونے کا دن ہے'' میں تیر مار مار کر ان کے اونٹوں کی کونچیں کاٹتا جا رہا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے میں نے اپنے پیچھے چھوڑ دیا پھر میں ان کے پیچھے تیر مارتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے ڈال دیئے' ہلکے ہوتے تھے ❷ اور نہیں ڈالتے تھے وہ کسی چیز کو مگر میں ان پر پتھر کی نشانی رکھتا تھا تاکہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پہچان لیں ❸ یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں کو دیکھا اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوار کہتے تھے عبدالرحمٰن کو آ ملے اور اس کو قتل کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہتر ہمارے سواروں کا آج کے دن ابوقتادہ ہے اور بہترین ہمارے پیادوں کا سلمہ بن اکوع ہے'' سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے ❹ دیئے ایک سوار کا اور ایک پیدل چلنے کا' پس آپ نے وہ دونوں حصے مجھے دیئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ واپس آتے ہوئے مجھے اپنی اونٹنی عضباء پر اپنے پیچھے بٹھا لیا ہم لوٹنے والے تھے طرف مدینہ کی (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ معنی ہیں انا ابن الاکوع' الیوم الرضع کے' یہ رجز تھا' جنگ میں ایسا کہنا درست ہے' تاکہ دشمن پر رعب پڑے اور یوم الرضع کے یہ معنی بھی بعض نے کئے ہیں کہ آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیا ہے اور کس نے رذیل کا' یا آج وہ دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بچپن سے ہی لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے۔ ❷ یعنی بھاگنے کے لیے۔ ❸ پہچان لیں کہ یہ غنیمت

کا مال ہے اور اس کو لے لے۔ ❹ اس لیے کہ اس غزوہ کے بڑے مہتمم سلمہ ہی تھے اور ان کی ہمت کو دیکھو کہ صبح سویرے سے ہی دوڑتے دوڑتے رات ہوگئی گھوڑے تھک گئے اور اونٹ تھک گئے اسباب رہ گیا لیکن سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ نہ تھکے انہوں نے دن بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا یہ اللہ جل جلالہ کی امداد تھی۔ امام کو اختیار ہے کہ جو شخص لوگوں کو جہاد میں شمولیت کے لیے رغبت دلائے تو اس کے حصہ سے زیادہ مال و اسباب دے۔

٣٩٩٠- (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٣١٣٥ ومسلم الحديث رقم (٤٠- ١٧٥٠) وابوداؤد الحديث رقم ٢٧٤٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں کو جن کو لشکروں میں بھیجا کرتے تھے عام تقسیم کرنے سے ان کو خصوصی طور پر (حصہ سے) زیادہ (مال غنیمت میں سے) دیا کرتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

٣٩٩١- (٧) وَعَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلاً سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ۔ (متفق عليه) (مسلم الحديث رقم (٣٨- ١٧٥٠)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے خمس ❶ کے حصہ میں سے زیادہ دیا اور مجھے ایک شارف ملی اور شارف بڑی بوڑھی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خمس میں سے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ کی نیاز امام رکھ لیتا ہے اس میں سے امام کو اختیار ہے کہ جس قدر چاہے بطور انعام دے اور چار حصے تقسیم کر دیے جاتے ہیں۔

٣٩٩٢- (٨) وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهٗ فَاَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٢٠٦٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨٣٧)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ان کا گھوڑا بھاگ گیا تو اس کو دشمنوں نے پکڑ لیا کفار پر مسلمان غالب آ گئے تو وہ گھوڑا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں واپس کر دیا گیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کا غلام بھاگ کر رومیوں سے جا ملا پھر جب ان پر مسلمان غالب آ گئے تو انہوں نے وہ غلام خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیا ❶ اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ واپس کر دیا الخ شافعی اور ایک جماعت علماء کا یہی قول ہے کہ کافر غلبہ سے مسلمانوں کی کسی چیز کے مالک نہ ہوں گے اور جب وہ چیز پھر ہاتھ آئے تو اس کا مالک وہ غنیمت سے پہلے یا اس کے بعد لے لے گا، اور دوسرے علماء سے منقول ہے کہ اگر مالک نے غنیمت کا مال تقسیم ہونے سے پہلے اپنی چیز کو پایا تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر تقسیم کے بعد پایا تو قیمت دے کر لے لے اور دار قطنی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ایسا ہی ذکر کیا ہے اور اس کی اسناد بہت ضعیف ہیں۔

٣٩٩٣- (٩) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَ تَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ ((اِنَّمَا بَنُوْهَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ)) قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ نَوْفِلٍ شَيْئًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٤٢٢٩)

نے بنومطلب کو خمس خیبر میں سے دیا اور ہم کو چھوڑ دیا اور آپ کی طرف سے ہم ایک ❶ مرتبہ ہیں آپ نے فرمایا: ''سوائے اس کے نہیں کہ بنو ہاشم اور بنومطلب ایک ہیں'' جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعبد شمس اور بنونوفل کے لیے کوئی چیز تقسیم نہیں کی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عبدمناف کے چار بیٹے تھے ایک ہاشم، دوسرے مطلب، تیسرے عبدشمس چوتھے نوفل۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نوفل سے اور عثمان رضی اللہ عنہ عبدشمس سے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا پانچواں حصہ بنی ہاشم اور بنومطلب کی اولاد کو دیا اور عبدشمس کی اولاد کو نہ دیا، تو جبیر بن مطعم اور عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی اے اللہ کے رسول! بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ نے مطلب کی اولاد کو دیا اور عبدشمس اور نوفل کی اولاد کو نہیں دیا، اگر برادری کے لحاظ سے دیا ہے تو ہم اور وہ آپ کے ساتھ برابر ہیں، تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی کفر اور اسلام میں جدا نہیں ہوئی رنج اور غم میں، ہمیشہ شریک رہے۔

٣٩٩٤- (١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٤٧ـ ١٧٥٦) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٠٣٦ واحمد فی المسند ٢/ ٣١٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بستی ❶ میں بھی تم جاؤ اور اس میں ٹھہرو اس میں تمہارا حصہ ہے اور جس بستی (والوں) نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی، تو پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہے پھر وہ تمہارے لیے ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں بیان ہے فئے اور غنیمت کا یعنی جو ملک کافروں نے جنگ کے بغیر ہی خالی کر دیا یا صلح کی وجہ سے ملا تو اس کا تمام مال واسباب بیت المال کا ہے۔ اس کو فئے کہتے ہیں، ان میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں اگر غازی وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطا کے حصہ پائیں گے اس لیے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں، اور جو ملک جنگ سے فتح ہوں اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیوں کے، اس کو غنیمت کہتے ہیں۔

٣٩٩٥- (١١) وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ رِجَالًا يَّتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٨١٨ واحمد فی المسند ٦/ ٤١٠)

سیدہ خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بعض اشخاص اللہ تعالیٰ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں، پس ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔'' (بخاری)

۳۹۹۶- (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ ((لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بَعِیْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِیَاحٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ)) (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ۔ (البخاری الحدیث رقم ۳۰۷۳ ومسلم الحدیث رقم (۲۴۔ ۱۸۳۱) واحمد فی المسند ۲/ ۴۲۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں خطاب فرمایا: ''تو غنیمت میں خیانت کرنے کا ذکر کیا تو آپ نے اس کو بڑا گناہ بتلایا اور اس بات کو بہت بُرا کہا' پھر فرمایا: ''قیامت کے دن میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ بلبلاتا ہو وہ کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے' تو میں کہوں کہ میں تیری کسی چیز کا مالک نہیں ہوں ❶ میں نے تو تمہیں پہنچا دی تھی' میں تم میں کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہنہناتا ہو' وہ شخص کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے' میں کہوں کہ میں تیری کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' میں نے تو پہنچا دی تھی' میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری منمناتی ہو' وہ شخص کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے تو میں کہوں کہ میں تیری کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' میں نے تو تمہیں پہنچا دی تھی' قیامت کے دن میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر کوئی شخص چڑھا ہوا چیخ رہا ہو ❷ یہ کہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے' تو میں کہوں کہ میں تیری کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' میں نے تو شریعت کی بات پہنچا دی تھی' قیامت کے دن میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر چاندی اور سونا پڑا ہوا ہو' وہ شخص کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے' میں کہوں کہ میں تیری کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' میں تو تمہیں پہنچا چکا ہوں۔ ❸ (بخاری) اور یہ لفظ مسلم کے ہیں اور یہ لفظ پورے ہیں)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا ہوں اور شاید آپ پہلے غصہ سے ایسا فرمائیں گے' پھر شفاعت کریں گے بشرطیکہ وہ موحد ہو۔ ❷ کوئی شخص چڑھا ہوا چیخ رہا ہو۔ یعنی جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو کسی پر زیادتی کی ہو' کسی کے مال پر زبردستی قبضہ کیا ہو' کسی کی عصمت دری کی ہو یا کسی کو بلاوجہ مارا پیٹا یا ایسا ہی کوئی اور کام کیا ہو۔ ❸ یعنی میں نے تو تجھے خبر دی' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے' اگر چوری کرے تو اس مال کو پھیر دے' اگر

لشکر متفرق ہو جائے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے' شافعیؒ اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائع کے' اور سیدنا ابن مسعود اور سیدنا ابن عباس' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم اور حسن' زہری' اوزاعی' مالک' ثوری' لیث' احمد رحمہم اللہ اور جمہور کے نزدیک خمس اس کا امام کو دے اور باقی صدقہ کر دے اور چرانے والے کو امام جیسی مناسب سمجھے سزا دے لیکن اس کا اسباب جلا دیا جائے' مالک' شافعی اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی رحمہم اللہ کے نزدیک اس کا گھر اور اسباب سب جلا دیا جائے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہوں وہ چھوڑ دیے جائیں اور حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور ان کی دلیل سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے' اور وہ حجت لینے کے لائق نہیں ہے۔

٣٩٩٧- (١٣) وَعَنْهُ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا)) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَآءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْشِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ اَوْشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ.)) (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٠٧ ومسلم الحدیث رقم (١٨٣ـ ١١٥) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٧١١ والنسائی الحدیث رقم ٣٨٢٧) والموطا الحدیث رقم ٢٥ من كتاب الجهاد)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک غلام تحفہ بھیجا اس کو مدعم کہا جاتا تھا پس مدعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتارتا تھا اس کو اچانک ایک تیر آ کر لگا جس سے وہ مر گیا تو لوگوں نے کہا کہ مدعم کو بہشت مبارک ہو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ چادر جو کہ مدعم نے خیبر کے دن غنیمت کے مال میں سے لی تھی جبکہ مال ابھی تقسیم نہیں ہوا تھا' تو وہ چادر آگ بن کر مدعم پر شعلہ مار رہی ہے'' تو جب لوگوں نے یہ سنا تو ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا' آپ نے فرمایا: ''ایک تسمہ ❶ یا دو تسمے آگ سے تھے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ تسمہ تو داخل نہ کرتا تو آخرت میں یہی تسمہ آگ ہو کر لپٹتا۔

٣٩٩٨- (١٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثِقْلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ فِي النَّارِ)) فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٣٠٧٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٤٩ واحمد فی المسند ٢/ ١٦٠)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سامان پر ایک شخص نگہبان تھا اس کا نام کرکرہ تھا وہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے' لوگ گئے' انہوں نے دیکھا کہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی۔ (بخاری)

٣٩٩٩- (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَ الْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٣١٥٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مال غنیمت میں ہم شہد اور انگور پاتے، ہم ان کو کھا لیتے اور اٹھاتے نہیں تھے۔ (بخاری)

٤٠٠٠- (١٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِّنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ۔ (متفق عليه) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ((مَا اُعْطِيْكُمْ)) فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٣١٥٣ ومسلم الحدیث رقم (٧٢- ١٧٧٢) والنسائی الحدیث رقم ٤٤٣٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٠٠ واحمد فی المسند ٥/ ٥٦)

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن چربی کی بھری ہوئی ایک تھیلی پائی تو میں نے اس کو اٹھا لیا اور میں نے کہا کہ آج کے دن میں اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا پس میں نے مڑ کر دیکھا تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف تبسم فرماتے تھے۔ ❶ (بخاری، مسلم) اور حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جس کے الفاظ ما اعطیکم ہیں باب رزق ولات میں ذکر کی گئی۔

فوائد الحدیث: ❶ تبسم فرماتے تھے یعنی میرے اس کہنے پر، ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جب مسلمان کفار کے ملک میں داخل ہوں اور وہاں کھانے کی چیزیں پائیں تو تقسیم سے پہلے کھانا ان کا درست ہے، مثلاً روٹی یا گوشت وغیرہ، قاضی عیاض نے کہا علماء نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جب تک مسلمان دارالحرب میں ہوں تو بقدر حاجت کے اہل حرب کا کھانا کھا لینا درست ہے، خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری رحمہ اللہ کے نزدیک اذن لینا ضروری ہے اور بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں ہے، اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں جمع کرانا ہوگی، اسی طرح جانور پر سواری کرنا کپڑے ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے، اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کتاب جس جانور کو ذبح کریں اس کی چربی کھانا درست ہے، گو چربی یہود پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے مالک، ابوحنیفہ، شافعی رحمہم اللہ اور جمہور علماء کا اور اشہب رحمہ اللہ اور ابن قاسم رحمہ اللہ اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کتاب کا ذبیحہ درست ہے اور اس پر سوائے شیعہ کے اہل اسلام کا اجماع ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح ان کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعض کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن وہ اگر مسیح کے نام پر ذبح کریں یا کسی گرجہ کے تو وہ حلال نہ ہوگا اور یہی قول ہے جمہور کا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٠٠١- (١٧) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ اَوْقَالَ فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ١٥٥٣ واحمد فی المسند ٥/ ٢٤٨)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی'' یا فرمایا: ''میری امت کو دوسری امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لیے غنیمت کے اموال حلال کیے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٤٠٠٢ - (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ ((مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ)) فَقَتَلَ اَبُوْطَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ۔ (رواه الدارمى)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن یعنی حنین کے دن فرمایا: ''جو شخص کسی کافر کو مارے تو اس کے لیے ہے اسباب اس کا' پس قتل کیا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس شخصوں کو اور لیے ان کے اسباب۔'' (دارمی)

(ابوداؤد الحديث رقم ٢٧١٨ والدارمى الحديث رقم ٢٨٨٤ واحمد فى المسند ٣/ ١٤٤)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٤٠٠٣ - (١٩) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٧٢١ واحمد فى المسند ٦/ ٢٦)

سیدنا عوف بن مالک اشجعی اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول کا مال و اسباب قتل کرنے والے کو دیا جائے گا اور اس میں خمس نہیں ہے۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ خمس الخ یعنی جیسے کہ غنیمت میں سے نکالتے ہیں' سلب کہتے ہیں مقتول کے کپڑے' ہتھیار اور سواری وغیرہ کو' اس حدیث سے شافعی رحمہ اللہ اوزاعی' لیث' ثوری' ابوثور' احمد اور اسحاق رحمہم اللہ نے دلیل لی ہے کہ یہ حکم دائمی ہے اور ہر جنگ میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ امام وعدہ کرے یا نہ کرے' امام ابوحنیفہ اور مالک رحمہما اللہ نے کہا یہ حکم دائمی نہیں ہے' مگر امام کا اختیار ہے کہ جب چاہے جنگ میں لوگوں کو رغبت دلانے کے لیے ایسا کہہ دے کہ جو کوئی کسی کو مارے اس کا سامان وہی لے یا کسی خاص ٹکڑے سے کہے کہ تم کو مال غنیمت میں سے اس قدر زیادہ حصہ ملے گا' اگر امام نے کچھ نہ کہا ہو تو ہر ایک مقتول کا سامان مال غنیمت میں شریک ہو کر سب مجاہدین کو برابر تقسیم ہوگا۔

٤٠٠٤ - (٢٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهٗ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٧٢٢)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن میرے حصہ کے علاوہ ابوجہل کی تلوار مجھے دی سیدنا ابن مسعود ❶ نے ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ابوجہل کو انصار کے دونو جوان لڑکوں نے مارا تھا اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا سر اتارا تھا اور یہ قصہ مفصل تیسری فصل میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

٤٠٠٥ - (٢١) وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِى اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُّ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا ابواللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر سے روایت ہے کہ میں غزوۂ خیبر میں اپنے مالکوں کے ساتھ حاضر ہوا تو مالکوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَنِيْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ فَاَمَرَلِيْ بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهٗ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ)۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٧٣٠ والترمذی الحدیث رقم ١٥٥٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٥٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٤٧٥ واحمد فی المسند ٥/ ٢٢٣)

نے میرے بارہ میں رسول اللہ ﷺ سے کلام کیا کہ میں غلام ہوں آپ نے میرے لیے حکم فرمایا تو مجھے ایک تلوار پہنائی گئی میں اس کو گھسیٹتا تھا ❶ پھر آپ نے میرے لیے کچھ گھریلو ● مال دیئے جانے کا حکم دیا' میں نے آپ کے سامنے ایک منتر کا تذکرہ کیا جو کہ میں دیوانوں پر پڑھتا تھا تو آپ نے منتر کے بعض کلمات رکھنے اور بعض کو چھوڑنے کا مجھے حکم دیا۔ (ترمذی' ابوداؤد) مگر ابوداؤد کی روایت تمام ہوئی لفظ المتاع تک۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس وجہ سے کہ تلوار لمبی ہوگی یا ان کا قد چھوٹا تھا۔
❷ گذر چکا کہ غلام یا عورت جو لشکر میں شریک ہو تو ان کو حصہ نہ ملے گا' لیکن امام جو مناسب سمجھے انعام کے طور پر ان کو دے۔

٤٠٠٦- (٢٢) وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَاَتَى الْوَهْمُ فِيْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهٗ قَالَ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ وَاِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَيْ فَارِسٍ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٧٣٦ واحمد فی المسند ٣/ ٤٣٠)

سیدنا مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کی غنیمت کو اہل حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ نے اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا اور لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی' ان میں تین سو سوار تھے پس آپ نے سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ دیا۔ (ابوداؤد) اور کہا حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ صحیح تر ہے اور عمل اکثر ائمہ کا اس پر ہے اور حدیث مجمع میں وہم واقع ہوا کہ اس نے کہا تین سو سوار تھے اور نہ ❶ تھے وہ مگر دو سو سوار۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ تھے وہ مگر دو سو سوار۔ ہم ابوداؤد کا یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے حاشیہ پر نقل کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور ابوداؤد کے قول کے مطابق تقسیم ٹھیک ہے اور اس حدیث میں تعارض نہیں رہتا۔

٤٠٠٧- (٢٣) وَعَنْ حَبِيْبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ۔ (رواه ابو داؤد)

سیدنا حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا چوتھائی ابتداء جہاد کے وقت اور تہائی جہاد سے واپسی کے وقت حصہ زیادہ دیا۔ ❶ (ابوداؤد)

*(ابوداؤد الحدیث رقم ۲۷۴۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۴۸۳ واحمد فی المسند ۴/ ۱۶۰)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ زیادہ دیا چوتھائی یعنی غنیمت کے مال میں پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کی نیاز کا نکال لیا اور باقی چار حصوں میں سے ربع ان لوگوں کو انعام میں دیا جو لشکر کے پہنچنے سے پہلے دشمنوں سے جا لڑے اور تین ربع میں سارے لشکر کو شریک کیا اور لوٹتے وقت جن لوگوں نے دشمن کا پھر مقابلہ کیا ان کو خمس لینے کے بعد غنیمت کے مال میں تیسرا حصہ انعام دیا اور باقی دو حصوں میں سارے لشکر کو شریک کیا کیونکہ لوٹتے وقت لڑائی کرنا بہت شاق ہوتا ہے اس لیے اس میں زیادہ انعام مقرر کیا اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

۴۰۰۸ - (۲۴) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۷۴۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۴۸۳ واحمد فی المسند ۴/ ۱۶۰)

انہی (سیدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی حصہ زیادہ دیتے تھے خمس نکالنے کے بعد اور تہائی خمس نکالنے کے بعد جس وقت کہ لوٹتے جہاد سے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۰۰۹ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَعْطَانِيْ مِنْهَا مِثْلَ مَا أُعْطِي رَجُلاً مِّنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((لَانَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ)) لَأَعْطَيْتُكَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۷۵۳ واحمد فی المسند ۳/ ۴۷۰)

ابوجویریہ جرمی سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں روم کی زمین میں ایک سرخ مٹکا پایا کہ اس میں کچھ دینار تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی بنو سلیم سے جس کا نام معن بن یزید تھا وہ ہم پر حاکم تھا تو میں اس کے پاس مٹکا لایا پس آپ نے ان دیناروں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور مجھے بھی دوسرے لوگوں کے برابر حصہ دیا' پھر کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے کہ خمس کے بعد حصہ سے زیادہ دینا نہیں ❶ ہے البتہ میں تجھ کو دیتا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور خمس غنیمت میں سے نکالا جاتا ہے اور یہ فئے تھا تو اس میں خمس ہے ہی نہیں' پس نفل (زیادہ) بھی نہیں ہوگا۔

۴۰۱۰ - (۲۶) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جبکہ آپ نے خیبر فتح کر لیا تھا' ❶ تو آپ نے ہم کو حصہ دیا یا فرمایا کہ خیبر کی غنیمت سے

وَمَاقَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهُ سَهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ۔ (رواه ابو داؤد)

(ابو داؤد الحديث رقم ٢٧٢٥)

اور آپ نے کسی غائب کو فتح خیبر سے کچھ نہیں دیا سوائے اس کے کہ جو وہاں موجود تھا اور ہمارے کشتی والے یعنی جعفر اور ان کے ساتھیوں کو بھی حصہ دیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان لوگوں کو دینا غازیوں کی رضامندی سے تھا اور یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دو بار ہجرت کی' ایک مرتبہ مکہ سے حبشہ کی طرف اور دوسری مرتبہ حبشہ سے مدینہ کی طرف۔

٤٠١١ - (٢٧) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ فَقَالَ ((إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ۔ (رواه مالك و ابوداؤ والنسائي) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٧١٠ والنسائي الحديث رقم ١٩٥٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨٤٨ والموطا الحديث رقم ٢٣ من كتاب الجهاد واحمد في المسند ٤/ ١١٤)

سیدنا یزید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی خیبر کے دن وفات گیا تو صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی پر نماز پڑھو پس متغیر ❶ ہوئے چہرے لوگوں کے بسبب اس کے' آپ نے فرمایا: ''تمہارے ساتھی نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیانت کی پس تلاش کیا ہم نے اس کا اسباب تو ہم نے یہود کے نگینوں میں سے ایک نگینہ پایا کہ جو دو درہموں کے برابر نہ تھا۔'' (مالک' ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس متغیر ہوئے چہرے لوگوں کے۔ یعنی اس بات سے کہ نبی ﷺ نے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ تم پڑھ لو اور رنج اس لیے ہوا کہ اگر ہم بھی مریں تو شاید آپ ﷺ ہماری نماز جنازہ نہ پڑھیں' جب آپ نے اس کی وجہ بتلائی تو ان کی تسلی ہوئی' گو مطلق چوری بھی گناہ ہے' مگر غنیمت کے مال میں چوری کرنا اور زیادہ گناہ ہے' کیونکہ غنیمت کا مال عام مسلمانوں کا ہے اور اس میں چوری کرنا تمام مسلمانوں کی حق تلفی ہے۔

٤٠١٢ - (٢٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِيئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کبھی کسی لڑائی میں مال غنیمت ملتا تو آپ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے' وہ لوگوں میں اعلان کرتے تو جس کے پاس غنیمت کی کوئی چیز ہوتی تو وہ لا کر آپ کے حوالے کر دیتا'

مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِيمَا كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ قَالَ ((أَسَمِعْتَ بِلَا لًا نَادٰى ثَلَاثًا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا ((مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ)) فَاعْتَذَرَ قَالَ ((كُنْ اَنْتَ تَجِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٧١٢ واحمد في المسند ٢/ ٢١٣)

آپ اس میں سے پانچواں حصہ نکالتے اور اس کو تقسیم کرتے پس ایک دن بعد ❶ ایک شخص بالوں کی ایک مہار لایا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ ہم کو غنیمت میں ملی تھی' آپ نے فرمایا کیا تو نے بلال کا اعلان سنا تھا جو اس نے تین بار کیا تھا' اس نے کہا' ہاں آپ نے فرمایا تجھے کس بات نے منع کیا تھا تو اس کو جمع کراتا' اس نے کوئی وجہ بتائی' آپ نے فرمایا تو اسے لیے رہ' اب میں ہرگز ❷ قبول نہیں کروں گا' تو اس کو قیامت کے دن لائے گا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پانچواں حصہ نکالنے کے بعد۔ ❷ اس سے معلوم ہوا کہ غنیمت کا تمام مال حاکم کے سامنے جمع کیا جائے' ایک سوئی یا دھاگا بھی اپنے پاس نہ رکھے اور سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے۔

٤٠١٣ - (٢٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٧١٥)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور شعیب نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے غنیمت میں خیانت کرنے والے کا اسباب جلا دیا ❶ اور انہوں نے اس کو مارا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کی رو سے امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ نے جلا دینا غنیمت کے چور کے اسباب کا سوا حیوان اور مصحف کے جائز رکھا ہے اور ائمہ ثلاثہ نے اس حدیث کو زجر پر محمول کیا۔

٤٠١٤ - (٣٠) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ يَكْتُمُ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٧١٦)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جو شخص ❶ مال غنیمت کی خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرے تو وہ بھی اسی کی طرح ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی امیر سے اظہار اس کا نہ کرے کہ فلاں نے خیانت کی ہے۔

٤٠١٥ - (٣١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ۔ (رواه الترمذي) (الترمذي الحديث رقم ١٥٦٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٩٦ واحمد في المسند ٣/ ٤٢)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم کا مال خریدنے سے منع فرمایا اس سے پہلے ❶ کہ وہ تقسیم کیا جائے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے لیے حسن درجہ کا شاہد موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلے۔ یعنی بسبب عدم ملکیت کے۔

٤٠١٦ - (٣٢) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰی تُقْسَمَ۔ (رواه الدارمی) (الدارمی الحدیث رقم ٢٤٧٦)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے حصہ جات کو بیچنے سے منع ❶ فرمایا ہے۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع کیا۔ بسبب عدم ملک کے۔

٤٠١٧ - (٣٣) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((اِنَّ هٰذِهِ الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَیْسَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا النَّارُ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٣٧٤ واحمد فی المسند ٦/ ٢٧٨)

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بیشک یہ مال سبز ❶ ہے شیریں ہے پس جو شخص اس کو حق ❷ کے ساتھ پہنچے تو اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ❸ اور اس کے رسول کے مال میں اپنی من مرضی کے مطابق اس کو خرچ کرنے والے ہیں تو قیامت کے دن ان کے لیے وہ آگ ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سبز ہے شیریں۔ یعنی دیکھنے میں اچھا معلوم ہوتا ہے اور دل میں پیارا لگتا ہے۔ ❷ حق۔ یعنی بوجہ حلال۔ ❸ یعنی غنیمت کہ قسمت اس کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم میں ہے۔

٤٠١٨ - (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَیْفَهٗ ذَا الْفَقَارِ یَوْمَ بَدْرٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَ هُوَالَّذِیْ رَاٰی فِیْهِ الرُّؤْیَا یَوْمَ اُحُدٍ)۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٥٦١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٠٨ واحمد فی المسند ١/ ٢٧١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن اپنی ذوالفقار تلوار اپنے حصہ ❶ سے زیادہ لی۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور زیادہ کیا ترمذی نے اور یہ وہی تلوار تھی جس کو احد کے دن آپ نے خواب ❷ میں دیکھا تھا۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حصہ سے زیادہ لی۔ یعنی بطور صفی کے یہاں تنفل سے بھی یہی مراد ہے اور اصل میں نفل وہ چیز ہے جو امام کسی مجاہد کو اس کی سعی اور کوشش اور بہادری کے صلہ میں حصہ سے زیادہ دے' یہ تلوار پہلے عاص ابن امیہ کی تھی جو بدر کے دن مارا گیا' پھر غنیمت میں وہ تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دی یہ تلوار ہمیشہ ان کے پاس رہی اور بڑے بڑے کافروں اور دین کے دشمنوں کو اس سے مارا۔ ❷ خواب۔ اور وہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا خواب میں کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی' تو اس کا انجام مسلمانوں کی جنگ احد میں شہادت ہوئی پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو پہلے کی طرح ثابت ہوگئی بلکہ پہلے سے بھی اچھی تو اس کا انجام یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا' یہ سیدنا ابو

موسیٰ رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ مرفوع حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جس میں آپ کو اپنا مقام ہجرت دکھایا جانا بھی مذکور ہے۔

٤٠١٩ - (٣٥) وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَآبَّةً مِّنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِّنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ.)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٢١٥٩)

سیدنا رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ مسلمانوں کے مال غنیمت کے کسی جانور پر سوار نہ ہو ❶ یہاں تک کہ جس وقت دبلا کر دے اس کو غنیمت میں پھیر دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کپڑا نہ پہنے ❷ یہاں تک کہ جس وقت پرانا کرے اس کو غنیمت میں واپس کر دے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس نہ سوار ہو۔ یعنی بلاضرورت ❷ پس نہ پہنے۔ یعنی بلاضرورت

٤٠٢٠ - (٣٦) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمَجَالِدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِقْدَارَ مَايَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ. (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٢٧٠٤)

محمد بن ابو مجالد نے سیدنا عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے کہا' کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تم طعام کا پانچواں حصہ نکالتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ خیبر کے دن ہم کو طعام ملا ایک آدمی آتا اور ❶ طعام اپنی ضرورت کے مطابق لیتا اور پھر واپس چلا جاتا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مطلب یہ ہے کہ طعام سے خمس نہ لینا چاہئے اور بقدر کفایت ہر ایک لے سکتا ہے۔

٤٠٢١ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسَ. (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٢٧٠١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک لشکر غنیمت کے مال میں طعام اور شہد لایا تو ان سے پانچواں حصہ نہ ❶ لیا گیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس چیز میں سے جو وہ کھا چکے۔

٤٠٢٢ - (٣٨) وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام قاسم سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کیا' انہوں نے کہا: ❶

كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلٰى رِحَالِنَا وَأَخْرِ جَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوْءَةٌ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٧٠٦)

کہ ہم جہاد میں اونٹ کھاتے تھے اور ہم اس کو تقسیم نہ کرتے یہاں تک کہ جس وقت ہم اپنے ڈیروں کی طرف لوٹتے اور خرجیاں ہماری بھری ہوئی ہوتیں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ضرورت کے وقت اونٹ ذبح کر لیتے۔

٤٠٢٣ - (٣٩) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ((أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَإِنَّهُ عَارٌ عَلٰى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٨٥٠ والدارمي الحديث رقم ٢٤٨٧ واحمد في المسند ٥/ ٣١٨)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''ادا کرو دھاگا اور سوئی بھی اور بچو تم خیانت کرنے سے اس لیے کہ خیانت کرنا خیانت کرنے والوں پر قیامت کے دن عار ہوگا۔'' ❶ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے اور حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عار ہوگا۔ یعنی قیامت کے دن اس کی چوری ظاہر کی جائے گی تو لوگوں میں رسوائی ہوگی اور اس کے علاوہ عذاب علیحدہ ہوگا اور جس قدر زراسی چیز ہو اس کی چوری جب کھلے گی تو اور بھی زیادہ رسوائی ہوگی اور ابن ماجہ میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی حنین کے دن غنیمت کے اونٹ میں سے کچھ لیا معلوم ہوا تو ایک بال تھا تو آپ نے اس کو اپنی دو انگلیوں میں تھام لیا اور فرمایا: اے لوگو! یہ تمہاری غنیمتیں ہیں داخل کر دو دھاگے اور سوئی کو بھی اور جو اس سے زیادہ ہو یا اس سے کم ہو اس لیے کہ چوری کرنا غنیمت کے مال میں قیامت کے دن چوری کرنے والے پر عار اور عذاب ہوگا۔

٤٠٢٤ - (٤٠) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ۔ (النسائي الحديث رقم ٣٦٨٨)

اور نسائی نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا۔

٤٠٢٥ - (٤١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ سَنَامِهِ ثُمَّ قَالَ ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ)) فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهِ كُبَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ أَخَذْتُ هٰذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب ہوئے اور اس کی کوہان سے پشم کا ایک ریشہ لیا' پھر فرمایا اے لوگو! اس مال فے سے میرے لیے کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ آپ نے اپنی انگلی کو اٹھایا مگر خمس ❶ اور خمس بھی تم پر ہی خرچ کیا جاتا ہے تو دھاگا اور سوئی بھی ادا کرو ایک آدمی کھڑا ہوا اس کے ہاتھ میں بالوں کی رسی کا ایک ٹکڑا تھا اس نے کہا میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَلَكَ)) فَقَالَ ((اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا۔)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٢٦٩٤ واحمد في المسند ٢/ ١٨٤)

نے اس کو لیا تھا تا کہ میں اس کے ساتھ جھل کو درست کروں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز میرے اور عبدالمطلب کی اولاد کے لیے ہو تو وہ ❷ تیرے لیے ہے'' اس شخص نے کہا کہ اگر یہ اس مقام تک پہنچ چکی ہے جو کہ میں دیکھ رہا ہوں تو پھر مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اس رسی کو پھینک دیا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ خمس الخ یعنی تمہاری مصلحتوں میں مثلاً آلات جنگ' گھوڑے اونٹ خریدنا۔ اس حدیث سے بصراحت معلوم ہوا کہ امام کا حصہ ادنی سپاہی سے زیادہ نہیں ہے' صرف امام کو اتنا اختیار ہے کہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے کوئی ایک چیز جو اس کو پسند آئے لے سکتا ہے' جیسے کوئی غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا ہتھیار' اس کو صفی کہتے ہیں اس کے سوا امام کو مال غنیمت میں زیادہ تصرف کرنے کا اختیار نہیں ہے' البتہ امام کی جو ذاتی جائیداد یا تجارت ہو اس سے کچھ غرض نہیں' اگر مسلمان اس قاعدہ پر قائم رہتے تو اب تک ساری دنیا نہ سہی اکثر تو ضرور مسلمان ہو جاتے اور جو قومیں مسلمان نہ ہوتیں تو ان کے دلوں میں بھی اسلام کا شوق پیدا ہوتا' جب اس قاعدے پر عمل ہوتا ہے تو درحقیقت ملک کا ہر ایک بادشاہ ہوتا ہے اور ہر ایک کو ملک بچانے کی ایسی ہی فکر ہوتی ہے جیسے خود بادشاہ کو' اس وجہ سے مسلمانوں کی حکومت میں جو شرع کے قواعد پر ہو سپاہ کے نوکر رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک مسلمان سپاہی ہوتا ہے۔ ❷ پس وہ۔ یعنی میں نے اپنا حصہ تجھے معاف کر دیا ہے اور رہے دوسرے مجاہدین تو وہ جانیں اور تو جان۔

٤٠٢٦ - (٤٢) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ ((وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ۔)) (رواه ابو داؤد)

(ابو داؤد الحديث رقم ٢٧٥٥)

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک اونٹ کی طرف نماز پڑھائی جو کہ غنیمت میں سے تھا جب سلام پھیرا تو لیا پشم پہلو اونٹ کے سے ایک ریشہ پھر فرمایا: ''تمہارے غنائم میں اس کی مانند بھی میرے لیے حلال نہیں مگر پانچواں حصہ اور پانچواں حصہ بھی تمہاری ضروریات پر خرچ کیا جاتا ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کو سترہ بنایا۔

٤٠٢٧ - (٤٣) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حصہ ❶ ذوالقربیٰ کا تقسیم کیا درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے' اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے بھائی بنو ہاشم ہیں ❷ آپ کی وجہ سے ان کی فضیلت کا انکار نہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بنو ہاشم میں پیدا کیا' کیا

وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّما بَنُوْهَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا)) وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ) وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ ((اَنَا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَ لَا اِسْلَامٍ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ)) وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ. (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۸۰ والنسائی الحدیث رقم ۴۱۳۷)

وجہ ہے کہ آپ نے ہمارے بھائی بنوعبدالمطلب کو حصہ دیا ہے ❸ اور ہمیں چھوڑ دیا ہے' جبکہ ان کی ❹ اور ہماری قرابت ❺ ایک جیسی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ ❻ نے فرمایا کہ بنو ہاشم اور بنوعبدالمطلب ایک ہیں' آپ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر فرمایا کہ ان کی قرابت اس طرح ہے۔ اس کو شافعی نے روایت کیا اور ابوداؤد اور نسائی میں اسی طرح کی روایت میں ہے کہ ''میں اور بنومطلب نہیں جدا ہوئے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور سوائے اس کے نہیں کہ ہم اور وہ ایک ہیں'' اور آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قرآن میں ان کا حصہ خمس ہے۔ ❷ یعنی بنی ہاشم ہم سے افضل ہیں اس لیے کہ وہ ہماری نسبت آپ کے زیادہ قریب ہیں کیونکہ ان کے اور آپ کے دادا ایک ہیں کہ وہ ہاشم ہیں اگرچہ ہمارے ان کے جد بھی ایک ہیں یعنی عبدمناف۔

❸ یعنی خمس میں سے جو ذوالقربیٰ کا حصہ ہے ہم کو نہیں دیا۔ ❹ یعنی بنی نوفل کی اور عبدشمس کی۔ ❺ یعنی بنوعبدالمطلب کی۔

❻ یعنی اس لیے باپ ان کے بھائی ہیں اور ہمارے بھی عبدمناف کے چار بیٹے تھے ہاشم' مطلب' نوفل اور عبدشمس' سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ نوفل کی اولاد میں سے تھے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ عبدشمس میں سے تو آپ ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا' اس وقت ان دونوں نے اعتراض کیا کہ خیر بنی ہاشم کی فضیلت کا تو ہمیں انکار نہیں کیونکہ آپ ہاشم کی اولاد میں سے ہیں لیکن بنی مطلب کو ہمارے اوپر ترجیح کی کوئی وجہ نہیں' ہماری اور ان کی قرابت آپ سے یکساں ہے' آپ نے فرمایا: یہ سچ ہے مگر بنی مطلب ہمیشہ یہاں تک کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی بنی ہاشم کے ساتھ رہے تو وہ اور بنی ہاشم ایک ہی ہیں بخلاف نوفل اور عبدشمس کی اولاد کے کہ ان میں اور بنی ہاشم میں کبھی اتفاق نہیں رہا اور یہ حدیث بخاریؒ کی روایت سے فصل اول میں بھی گذر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۴۰۲۸ - (۴۴) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَاجَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ بدر کے دن صف میں کھڑا تھا تو میں نے اپنے دائیں اور بائیں دیکھا تو میں نے اپنے آپ کو انصار کے دونو عمر لڑکوں کے درمیان پایا تو میں نے آرزو ❶ کی کہ کاش میں ان دونوں نوجوانوں سے زیادہ قوی آدمیوں کے درمیان ہوتا تو (اتنے میں) ان میں سے ایک نے مجھے اشارہ کیا اور کہا اے

اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَئِنْ رَأَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَ غَمَزَنِي الْاٰخَرُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَّظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَّجُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ تَسْاَلَانِيْ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ ((اَيُّكُمَا قَتَلَهٗ)) فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ ((هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا)) فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ ((كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ)) وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَآءَ۔

(متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۳۱٤۱ واحمد فی المسند ۱/ ۱۹۳)

میرے چچا کیا تو ابوجہل کو پہچانتا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں' اے میرے بھتیجے! تجھے اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو برا کہتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! البتہ اگر میں اس کو دیکھ لوں تو میرا تن اس سے اس وقت تک جدا نہ ہوگا جب تک کہ ہم میں سے بہت جلد باز جائے' پس تعجب ❷ کیا میں نے اس سے' پھر دوسرے لڑکے نے مجھے اشارہ کیا اور اس نے بھی مجھے پہلے لڑکے کی طرح کہا' کچھ دیر بعد ہی میں نے ابوجہل کو دیکھا کہ وہ لوگوں میں گھوم پھر رہا ہے میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا کیا تم نہیں دیکھتے یہ تمہارا وہ صاحب ہے جس کے بارہ میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے دونوں لڑکے ابوجہل کی طرف اپنی اپنی تلواروں کے ساتھ لپکے یہاں تک کہ اس کو قتل کیا' پھر دونوں واپس آئے رسول اللہ ﷺ کی طرف اور خبر دی آپ کو' آپ نے فرمایا: ''تم دونوں میں سے اس کو کس نے قتل کیا؟'' ہر ایک نے ان دونوں میں سے کہا کہ میں نے اس کو قتل کیا' آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر ڈالی ہیں؟'' انہوں نے کہا نہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں کی تلواروں کی طرف دیکھا تو فرمایا کہ: ''تم دونوں نے اس کو قتل کیا'' اور رسول اللہ ﷺ نے ساتھ اسباب ابوجہل کا معاذ بن عمرو بن جموح کے لئے حکم کیا ❸ اور وہ دونوں شخص معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس آرزو کی میں نے۔ یعنی میں نے آرزو کی کہ اگر میرے دائیں بائیں اچھے طاقتور لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا۔ ❷ تعجب کہ بچہ ہو کر ابوجہل جیسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ❸ حکم کیا۔ اگرچہ دونوں شخص ابوجہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو ؓ نے پہلے زخم کاری لگایا اور ابوجہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مرا اور اسی کو سامان دلایا کیونکہ حقیقت میں قاتل یہی تھا لیکن دوسرے نے بھی بعد میں زخمی کیا اور یہ جو فرمایا کہ تم دونوں نے مارا تو یہ دونوں کا دل خوش کرنے کے لیے فرمایا اور اس سے اگلی حدیث میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ نے اس کو مارا تو وہ اس روایت کے مخالف نہیں ہے' کیونکہ اس میں صراحت اس بات کی ہے کہ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے تو دیکھا کہ عفراء کے بیٹوں نے اس کو ایسا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (یعنی موت کے قریب ہے) پھر اس کا سر اتار دیا' حاصل یہ کہ یہ سب اس کے قتل میں شریک ہوئے اور امام کو اختیار ہے جس کو چاہے مقتول کا سامان دے۔

٤٠٢٩ - (٤٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ ((مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَاصَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ)) فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهٗ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ۔ (متفق عليه) (مسلم الحديث رقم (١١٨ـ ١٨٠٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا: ''کون ہے جو ابوجہل کو دیکھے کہ اس نے ہمارے لیے کیا کیا؟'' تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے' انہوں نے دیکھا کہ ابوجہل کو عفراء کے دو بیٹوں نے مار گرایا ہے یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہوا' سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی داڑھی پکڑ کر کہا تو ابوجہل ہے؟ ابوجہل نے کہا' کیا کوئی زیادہ ہے ❶ اس شخص سے کہ قتل کیا تم نے اس کو؟ اور ایک روایت میں کہ کاش! غیر زمیندار ❷ مارتے مجھ کو۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ زیادہ ہے۔ یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ تم نے کون سا بڑا کام کیا ایک آدمی کو مار ڈالنا یہ کیا کام ہے اس میں کون سا فخر ہے۔ ❷ اگر غیر زمیندار مارتے مجھ کو تو بہتر ہوتا۔ مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصار تھے اور وہ کھیت اور باغ کا کام کرتے ہیں' تو ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے' اس نے آرزو کی کہ میں ان کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا' تو میرے شان پر دھبہ نہ لگتا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے پوچھا کس کی فتح ہوئی؟ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی' پھر اس کا سر کاٹ کر آپ کے سامنے لا کر رکھ دیا' تب آپ شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا: یہ اس امت کا فرعون تھا اور ابن ماجہ نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خوشخبری دی گئی ابوجہل ملعون کا سر لانے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات شکرانہ کی پڑھیں۔

٤٠٣٠ - (٤٦) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَوْمُسْلِمًا)) ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَاَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ ((اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کچھ دیا اور میں بیٹھا ہوا تھا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک آدمی کو کچھ نہ دیا تو میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا فلاں کو کیا ہے کہ آپ نے اس کو نہیں دیا میرے نزدیک وہ ان میں سے بہتر تھا اللہ کی قسم ہے! میں اس کو مومن گمان کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلکہ کہہ ❶ مسلمان'' سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین مرتبہ کہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواباً پہلے کی طرح تین مرتبہ کہا پھر فرمایا: ''میں ایک آدمی کو دیتا ہوں اس کا غیر مجھے اس شخص سے زیادہ

الزُّهْرِیُّ فَنَرٰی اَنَّ الْاِسْلَامَ الْکَلِمَۃُ۔ وَالْاِیْمَانُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ۔ (البخاری الحدیث رقم ۱۴۷۸ ومسلم الحدیث رقم (۲۳۶۔ ۱۵۰)

محبوب ہوتا ہے' اس خوف سے ❷ کہ کہیں وہ دوزخ میں اپنے چہرہ کے بل ڈالا جائے۔ (بخاری' مسلم) اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ زہری نے کہا پس اعتقاد کرتا ہوں کہ اسلام شہادت کا کلمہ ہے اور ایمان عمل صالح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایمان ایک فعل قلبی ہے اس کا حال اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے برخلاف اسلام کے کہ وہ ظاہر ہے' زبان کے اقرار کرنے سے۔ ❷ یعنی اگر اس کو میں نہ دوں تو وہ کافر ہو جائے تو وہ دوزخی ہو' اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نومسلم تھے اور ایمان ان کے دلوں میں ابھی خوب نہیں رچا تھا۔

۴۰۳۱ - (۴۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ یَعْنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ ((اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْ اُبَایِعُ لَہٗ)) فَضَرَبَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَھْمٍ وَلَمْ یَضْرِبْ بِشَیْءٍ لِاَحَدٍ غَابَ غَیْرَہٗ۔ (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۲۷۲۶)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''عثمان (رضی اللہ عنہ) گیا ہے اللہ اور اس کے رسول کے کام میں اور میں اس کے لیے بیعت کرتا ہوں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حصہ مقرر کیا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو حصہ نہیں دیا جو کہ بدر سے غائب رہا ہو۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حجۃ اللہ میں ہے کہ جس کو حاکم لشکر کے کاموں کے لیے بھیجے قاصد اور جاسوس اور نگہبان اور مخبران سب کو ایک ایک حصہ ملے گا لڑنے والوں کی مثل اگرچہ لڑائی میں حاضر نہ ہوں جیسے آپ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بدر کے دن حصہ دلایا حالانکہ وہ اس میں شریک نہ تھے۔

۴۰۳۲ - (۴۸) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَجْعَلُ فِیْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِیْرٍ۔ (رواہ النسائی) (النسائی الحدیث رقم ۴۳۹۱ واحمد فی المسند ۳/ ۴۶۴)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کے تقسیم کرنے میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر ٹھہراتے۔ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۴۰۳۳ - (۴۹) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِہٖ لَا یَتَّبِعْنِیْ رَجُلٌ مَّلَکَ بُضْعَ امْرَاَۃٍ وَھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِھَا وَلَمَّا یَبْنِ بِھَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُیُوْتًا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام میں سے اللہ تعالیٰ کے ایک نبی نے جہاد کا ارادہ کیا ❶ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ میرے ساتھ وہ آدمی نہ جائے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہے اور وہ اس کو اپنے

وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا رَجُلٌ اِشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اَوْقَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَ اَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ اَحْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَآءَتْ يَعْنِى النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِىْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُرَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَآءُوْا بِرَاْسٍ مِّثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَآءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا)) وَزَادَ فِىْ رِوَايَةٍ ((فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَآئِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَآئِمَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا۔)) **(متفق عليه)** (البخاری الحديث رقم ٣١٢٤ ومسلم الحديث رقم (٣٢۔ ١٧٤٧) واحمد فی المسند ٢/ ٣١٧)

گھر میں نہیں لایا اور وہ چاہتا ہے کہ اس سے جماع کرے اور نہ ہی وہ آدمی میرے ساتھ جائے جس نے مکان بنایا ہے مگر اس پر چھت نہیں ڈالی اور نہ وہ آدمی جس نے حاملہ بکریاں یا اونٹیاں خریدی ہیں اور وہ ان کے بچے جننے کا انتظار کر رہا ہو پھر وہ نبی جہاد کے لئے نکلے تو اس بستی کے نزدیک پہنچے کہ جس سے جہاد کا ارادہ رکھتے تھے نماز عصر کے وقت یا نماز عصر کے قریب تو نبی نے سورج سے کہا کہ تو حکم کیا گیا ہے اور میں بھی حکم کیا گیا ہوں' اے اللہ! اس کو ہم پر ٹھہرا تو آفتاب ٹھہرایا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس نبی کو فتح دی پس جمع کیا اس نے مال غنیمت کو تو آئی یعنی آگ تا کہ غنیمت کا مال کھائے پس نہ کھایا اس کو' تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''تمہارے اندر مال غنیمت میں خیانت واقع ہوئی ہے'' پس چاہیے کہ ہر قبیلہ میں سے ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے تو ایک شخص کا ہاتھ نبی کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا' نبی علیہ السلام نے فرمایا ''تمہارے درمیان خیانت ہے'' تو لائے وہ ایک سر سونے کا مانند سر گائے کے' تو رکھ دیا اس کو' پس آئی آگ اور کھا لیا اس کو۔ اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت میں اس عبارت کو' پس نہ حلال تھی غنیمت کسی کے لیے ہم سے پہلے پھر حلال کی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے غنیمت' دیکھا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی ❷ غنیمت ہمارے لیے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قصد کیا جہاد کا الخ یہ نبی یوشع بن نون علیہ السلام تھے' موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ' شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا یوشع علیہ السلام نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانے والے کو اور جانوروں کے مالکوں کو اس لیے ساتھ نہ لیا کہ ان کا دل ان چیزوں کی طرف مائل رہے گا تو ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد فارغ البال اور بے تعلق لوگوں سے خوب ہو سکتا ہے' پہلی امتوں کا معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونے کی' غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا اب امت محمدیہ کو حلال ہو گیا۔

❷ پس نہ حلال۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانیوں کا بھی یہی خیال تھا مگر حال کے ہیئت والوں کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور اگر یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے حبس ارض مراد ہے اور صورتاً گویا حبس شمس ہوا کیونکہ آفتاب ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی میں تمام جھاڑیاں اور مکان چلتے معلوم ہوتے ہیں' اب حبس زمین کے تھم جانے سے ہو یا پچھلی

جگہ چلے جانے سے یا دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور یہ خبر تورات میں بھی موجود ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان تمام چیزوں کی توپ کے گولے سے کئی حصے زیادہ پھرانے کی قدرت ہو اور روکنے کی طاقت نہ ہو جس پروردگار نے اتنے اتنے بڑے عالم پیدا کئے جو زمین سے لاکھوں حصے بڑے ہیں اور اپنے سفری راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر بھی ادھر یا ادھر ہٹے یا دوسرے سے ٹکرا جائے کیا اس سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ان کو تھام لے۔

٤٠٣٤ - (٥٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْعَبَاءَةٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ)) ثَلَاثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ اَلَا اِنَّهُ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّاالْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا۔ (رواہ مسلم) (الترمذی الحدیث رقم ١٥٧٤ واحمد فی المسند ١/ ٣٠ والدارمی الحدیث رقم ٢٤٨٩)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی فرمایا: جب خیبر کا دن تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کئی صحابہ آئے اور کہا کہ فلاں شہید ہے اور فلاں شہید ہے یہاں تک کہ وہ گذرے ایک آدمی پر پس انہوں نے کہا کہ فلاں بھی شہید ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس طرح نہیں ❶ میں نے اس کو مال غنیمت کی ایک چادر چرانے کی وجہ سے دوزخ میں دیکھا ہے یا فرمایا: ''دھاری دار چادر کی وجہ سے'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! جا' لوگوں میں تین بار اعلان کر کہ نہیں ❷ داخل ہوں گے جنت میں مگر مومن'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پس چلا میں اور پکارا میں نے تین بار' سن لو! تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں داخل ہوں گے بہشت میں مگر مومن۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شہادت کہاں؟ وہ تو غنیمت کی چوری سے دوزخ میں جل رہا ہے۔ ❷ یعنی ابتدا مگر مومن یعنی کامل۔

بَابُ الْجِزْيَةِ

جزیہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٠٣٥ - (١) عَنْ بَجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ اَنْ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

بجالہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں جزء بن معاویہ کا منشی تھا جو کہ احنف کا چچا تھا تو ہمارے پاس سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ان کی وفات سے ایک برس پہلے ایک خط آیا اس کا مضمون یہ تھا: ''جدا کر دو ❶ محرم کو آتش پرستوں میں سے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجوس سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ سیدنا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَّجُوْسِ هَجَرَ۔ (رواه البخاری) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ ((اِذَا أَمَّرَ أَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ)) فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٣١٥٦۔ ٣١٥٧ وابو داؤد الحدیث رقم ٣٠٤٣ والترمذی الحدیث رقم ١٥٨٦)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا۔'' (بخاری)
اور حدیث بریدہ: ''جس وقت کہ امیر مقرر کرتے کسی کو کسی لشکر پر'' باب الکتاب الی الکفار کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عورت کا محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح کبھی درست نہ ہو جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا اور مجوسی محارم کا نکاح آپس میں جائز جانتے ہیں' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ان کے نکاح ختم کرا دو اگرچہ اہل ذمہ کو ان کے دین پر چھوڑے رکھتے ہیں لیکن چونکہ یہ امر شنیع شعار اسلام کے سخت مخالف ہے اس لیے اس کو موقوف کرنے کا حکم فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٠٣٦ - (٢) عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْعِدْلَهُ مِنَ الْمُعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٣٠٣٨ والترمذی الحدیث رقم ٦٢٣ والنسائی الحدیث رقم ٢٤٥٠ واحمد فی المسند ٥/ ٢٣٠)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو یمن کی طرف بھیجا تو اس کو حکم دیا کہ ہر احتلام والے یعنی بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافری کپڑے لیں ❶ جو کہ یمن کی صنعت ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ کہ لیں ہر بالغ سے ایک دینار۔ اس حدیث کی رو سے امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ہر بالغ پر کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں چاہے وہ مالدار ہو یا مفلس۔

٤٠٣٧ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ۔)) (رواه احمد والترمذی و ابوداؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٣٠٥٣ والترمذی الحدیث رقم ٦٣٣ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں ❶ اور مسلمان ❷ پر جزیہ نہیں۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں لائق دو قبلے۔ اس میں اشارہ ہے طرف جلاوطن کرنے یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے' تا کہ اس میں دو

قبلے نہ رہیں اس لیے کہ اہل کتاب کا بیت المقدس قبلہ ہے اور مسلمانوں کا کعبہ۔ ❷ اور نہیں مسلمان پر جزیہ۔ یعنی جو لوگ جزیہ والوں میں سے مسلمان ہو جائیں ان کو جزیہ معاف کرو۔

٤٠٣٨ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ فَاَتَوْا بِهٖ فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ وَصَالَحَهٗ عَلَى الْجِزْيَةِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٠٣٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ❶ اکیدر دومہ کی طرف بھیجا انہوں نے پکڑا اس کو اور اس کو آپ کے پاس لے آئے تو آپ نے اس کا خون معاف کیا اور جزیہ پر اس سے صلح کی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ طرف اکیدر دومہ کی اکیدر دومہ شام کے ایک شہر کا نام ہے یہ اکیدر نصرانی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس کو گرفتار کر کے میرے پاس لے آؤ اور خود بخود قتل نہ کرو جب وہ آیا تو آپ نے اس سے جزیہ پر صلح کی اور اس کو وہاں بحال رکھا، بعد میں وہ مسلمان ہو گیا۔ (ابوداؤ)

٤٠٣٩ - (٥) وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ۔)) (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٠٤٦ واحمد فى المسند ٣/ ٤٧٤)

حرب بن عبید اللہ اپنے نانا سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سوائے اس کے نہیں کہ عشر ❶ یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر دسواں حصہ نہیں ہے۔“ (احمد، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عشر یعنی دسواں حصہ یہود و نصاری پر ہے، اس سے تجارت کے مال کا دسواں حصہ مراد ہے، نہ کہ دسواں حصہ زمین کی آمدنی کا، کیونکہ زمین کی آمدنی کا عشر تو مسلمانوں پر بھی ہے۔

٤٠٤٠ - (٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَاهُمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَاهُمْ يُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كُرْهًا فَخُذُوْا۔)) (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ١٥٨٩)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم ❶ ایک ❷ قوم پر گذرتے ہیں پس نہ وہ ہماری مہمانی کرتے ہیں اور نہ وہ چیز دیتے ہیں کہ جو ہمارے لیے ان پر حق ہے اور نہ ہم لیتے ہیں ان سے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر انکار کریں وہ مگر یہ کہ لو تم زبردستی تو لے ❸ لو۔“ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ ہم یعنی مسلمان۔ ❷ ایک قوم پر۔ یعنی اہل ذمہ پر جہاد کو جانے کے وقت۔ ❸ پس لو اہل ذمہ سے، یہ شرط تھی کہ جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہوا تم پر گذرے ان کی ضیافت کیا کرو، پھر جو مسلمان ان کے ہاں سے گذرتا تو وہ ضیافت نہ کرتے اور نہ کھانے

کی چیز مسلمانوں کے ہاتھ بیچتے اس پر مسلمانوں نے تنگ ہو کر نبی ﷺ سے عرض کی تو اس وقت آپ نے یہ فرمایا اور جس صورت میں شرط نہ کی ہو تو ان کا مال بغیر ان کی خوشی کے لینا جائز نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٠٤١ - (٧) وَعَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔ (رواہ مالك)

اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم جزیہ مقرر کیا اور اس کے علاوہ مسلمانوں کے لیے رزق ❶ اور تین دن کی مہمان نوازی بھی مقرر کی ہے۔ (مالک)

(الموطا الحدیث رقم ٤٣ من کتاب الزکاۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مقرر کیا رزق مسلمانوں کا۔ یعنی بھوکے مسلمانوں کا کھلانا بھی۔

بَابُ الصُّلْحِ

صلح کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٠٤٢ - (١) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَ اَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَ سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِّنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَاَتِ الْقَصْوَآءُ خَلَاَتِ الْقَصْوَآءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَآءُ وَ مَاذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَّلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ)) ثُمَّ قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَايَسْاَلُوْنِيْ خُطَّةً يُّعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهُمْ)) ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے دونوں نے کہا حدیبیہ کے سال نبی ﷺ ہزار سے کچھ زائد اپنے صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے جب آپ ذوالحلیفہ پر آئے تو قلادہ باندھا ہدی کو اور اشعار کیا اور احرام باندھا ذوالحلیفہ سے عمرہ کے لئے اور چلے یہاں تک کہ جب ثنیہ پر پہنچے جہاں سے لوگ مکہ والوں پر اترتے ہیں، آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی پس لوگوں نے کہا، حل حل اڑ گئی قصواء اڑ گئی قصواء، پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں اڑی قصواء اور اس کو اڑنے کی عادت نہیں لیکن ❷ روکا اس کو ہاتھی روکنے والے نے، پھر فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہ طلب کریں گے قریش مجھ سے کوئی بات کہ جس میں اللہ تعالیٰ کے حرم کی تعظیم ہو مگر دوں گا ❸ ان کو وہ، پھر اونٹنی کو

عَلٰی ثَمَدٍ قَلِیْلِ الْمَآءِ یَتَبَرَّضُہُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ یُلْبِثْہُ النَّاسُ حَتّٰی نَزَحُوْہُ وَشُکِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَھْمًا مِّنْ کِنَانَتِہٖ ثُمَّ اَمَرَھُمْ اَنْ یَّجْعَلُوْہُ فِیْہِ فَوَاللّٰہِ مَازَالَ یَجِیْشُ لَھُمْ بِالرِّیِّ حَتّٰی صَدَرُوْا عَنْہُ فَبَیْنَاھُمْ کَذٰلِكَ اِذْجَآءَ بُدَیْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِیُّ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ خُزَاعَۃَ ثُمَّ اَتَاہُ عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ اِذْجَآءَ سُھَیْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اُکْتُبْ ھٰذَا مَاقَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ)) فَقَالَ سُھَیْلٌ لَوْکُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَاصَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَیْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰکِنِ اکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِنْ کَذَّبْتُمُوْنِیْ)) اُکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ)) فَقَالَ سُھَیْلٌ وَ عَلٰی اَنْ لَّایَاْتِیَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دِیْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّہٗ عَلَیْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِیَّۃِ الْکِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ ((قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا)) ثُمَّ جَآءَ نِسْوَۃٌ مُّؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآئَکُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُھَاجِرَاتٌ﴾ اَلْاٰیَۃَ فَنَھَا ھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَّرُدُّوْھُنَّ وَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّرُدُّوا الصِّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَجَآءَ اَبُوْبَصِیْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ وَّھُوَمُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِیْ طَلَبِہٖ رَجُلَیْنِ فَدَفَعَہٗ اِلَی الرَّجُلَیْنِ فَخَرَجَابِہٖ حَتّٰی اِذَا بَلَغَاذَا الْحُلَیْفَۃِ نَزَلُوْا یَاْکُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍلَّھُمْ فَقَالَ اَبُوْبَصِیْرٍ لِاَحَدِالرَّجُلَیْنِ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی سَیْفَكَ ھٰذَا یَافُلَانُ جَیِّدًا اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْہِ فَاَمْکَنَہٗ مِنْہُ فَضَرَبَہٗ حَتّٰی بَرَدَوَفَرَّالْاٰخَرُ مِنْہُ حَتّٰی اَتَی الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلَ

اٹھایا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی پھر وہ ان سے یکسو ہوئی یہاں تک کہ حدیبیہ کے انتہائی جانب جا کر اترے ایک جگہ پر کہ جہاں تھوڑا سا پانی تھا جس کو لوگ تھوڑا تھوڑا لیتے تھے پس نہیں ٹھہرنے دیا اس میں پانی لوگوں نے یہاں تک کہ کھینچ ڈالا اس پانی کو اور رسول اللہ ﷺ کی طرف پیاس کی شکایت کی گئی تو آپ نے ایک تیر اپنی ترکش سے نکالا پھر صحابہ کو حکم فرمایا کہ اس میں رکھ دیں اللہ کی قسم ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی ان کے لیے سیرابی کے ساتھ یہاں تک ❹ کہ پھرے پانی سے صحابہ اسی طرح تھے کہ بذیل بن ورقاء خزاعی' بنوخزاعہ کا ایک گروہ لیکر آیا پھر عروہ بن مسعود آیا۔ پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ راوی نے کہا' کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا لکھ تو یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی محمد رسول اللہ ﷺ نے" تو سہیل نے کہا اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ﷺ ہو تو نہ منع کرتے ہم تم کو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم تم سے لیکن لکھ محمد بن عبداللہ' تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! البتہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اگر چہ تم مجھے جھوٹا کہتے ہو لکھ' محمد بن عبداللہ" سہیل نے کہا ایک شرط یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس ہمارا کوئی بھی آدمی آئے اگر چہ وہ تمہارے دین پر ہو تو اس کو واپس ہماری طرف لوٹانا ہوگا تو جب صلح نامہ لکھنے سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "کھڑے ہو جاؤ اور ذبح کرو ❺ پھر سر منڈاؤ" پھر کئی عورتیں مسلمان ہو کر آئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب کہ تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں" آخر آیۃ تک تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع کیا کہ وہ عورتوں کو واپس کریں' بلکہ مسلمانوں کو حکم کیا ہے کہ وہ مہر ❻ کی رقم واپس کر دیں' پھر آپ ﷺ مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے قریش کا ایک آدمی ابوبصیر

الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَآءَ اَبُوْبَصِيْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْكَانَ لَهٗ اَحَدٌ)) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سَيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ اَبُوْجُنْدَلِ بْنِ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بَاَبِيْ بَصِيْرٍ حَتّٰى اِجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَايَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْالَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ۔

(رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۷۳۱ وابوداؤد الحدیث رقم ۲۷٦۵ واحمد فی المسند ٤/ ۳۳۱)

مسلمان تھا' وہ آپ ﷺ کے پاس آیا' قریش نے اس کی تلاش میں دو آدمی روانہ کیے تو آپ نے ابوبصیر رضی اللہ عنہ کو ان کے حوالہ کر دیا تو وہ ابوبصیر رضی اللہ عنہ کو لے کر نکلے یہاں تک کہ جب وہ ذوالحلیفہ پہنچے اترے اس حال میں کہ اپنی کھجوریں کھاتے تھے تو ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ایک شخص سے کہا اللہ کی قسم! اے فلاں! میں گمان کرتا ہوں تیری یہ تلوار اچھی ہے' مجھے دکھا تاکہ میں اسے دیکھوں تو اس شخص نے ابوبصیر رضی اللہ عنہ کو تلوار دیکھنے کی اجازت دی' ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے اس کو تلوار ماری یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا اور دوسرا آدمی بھاگتا ہوا مدینہ میں آیا اور مسجد میں داخل ہو گیا نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے خوف دیکھا ہے اس شخص نے کہا اللہ کی قسم! میرا ساتھی مارا گیا ہے اور میں بھی مارا جاؤں گا پس آیا ابوبصیر رضی اللہ عنہ' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ماں کے لیے ہلاکت ہے یہ ابو بصیر لڑائی کا گرم کرنے والا ہے اگر اس کا کوئی مددگار ہوتا ❼ جب ابوبصیر نے یہ بات سنی اور اسے معلوم ہو گیا کہ آپ اسے کفار کو لوٹا دیں گے ابوبصیر رضی اللہ عنہ مدینہ سے نکل کر سمندر کے کنارہ پر آ گیا' راوی نے کہا ابو جندل بن سہیل کافروں سے بھاگ کر ابوبصیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آ ملا' پھر تو یہ حال ہو گیا کہ قریش سے جو شخص بھی اسلام لاتا تو وہ ابوبصیر کے ساتھ آ ملتا' یہاں تک کہ قریش کے لوگوں کی ایک جماعت وہاں جمع ہو گئی' اللہ کی قسم وہ قریش کے کسی قافلہ کے متعلق سنتے کہ وہ شام کی طرف نکلا ہے تو اس کا پیچھا کرتے' ان کو قتل کرتے اور ان کا مال لوٹتے' قریش نے نبی ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہم آپ کو اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ان کو پیغام بھیجیں کہ ان کے پاس جو بھی آئے گا وہ امن میں ہوگا' تو نبی ﷺ نے ان کو پیغام بھجوا دیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ صلح اسم ہے ماخوذ صلاح اور صلوح سے جو ضد ہے فساد کی اور نبی ﷺ نے کفار مکہ سے چھٹے سال ہجری میں

اور ترک کرنے لڑائی کے دس برس تک صلح کی اور جب تین سال گذرے تو کافروں نے عہد توڑ ڈالا اس لیے کہ انہوں نے بنی بکر کی خزاعہ کی لڑائی پر مدد کی جو کہ آپ ﷺ کے حلیف تھے اور باب کی احادیث سے کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا جواز نکلتا ہے جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر علماء کا اتفاق ہے لیکن شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب کہ مسلمان مغلوب ہوں اور جب غالب ہوں تو پھر چار ماہ سے زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ سال کے اندر درست ہے' اور امام مالکؒ نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں کہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے۔ ❷ روکا اس کو روکنے والے ہاتھی کے نے یعنی اللہ تعالیٰ نے۔ ❸ دوں گا ان کو وہ یعنی وہ بات قبول کروں گا۔ ❹ یہاں تک کہ پھرے پانی سے' یعنی واپس ہوئے اور ابھی تک پانی باقی تھا' یہ آپ کا ایک مشہور معجزہ ہے' اس حدیث کا راوی مروان ہر چند کہ ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری میں اس کی روایت ضمناً آئی ہے یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث میں اس کے علاوہ یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہے' کچھ مقام تہمت نہیں اور حدیبیہ مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے' کہ اکثر اس کا حرم میں ہے اور وہ نو کوس ہے اور حدیبیہ والوں کی تعداد میں مختلف روایتیں ہیں کسی میں چودہ سو کا شمار آیا ہے اور کسی میں پندرہ سو کا اور کسی میں چودہ سو سے کچھ زیادہ کا اور اس روایت میں ابہام ہے تو تطبیق ان میں یہ ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ سے نکلے اس وقت آپ ﷺ کے ساتھیوں کی تعداد چودہ سو تھی' بعد ازاں نوبت بنوبت زیادہ ہوتی گئی تو جس نے چودہ سو روایت کیا اس نے خروج کے وقت شمار کا لحاظ کیا اور جس نے پندرہ سو کہا اس نے آخر کے اعتبار سے اور جس نے مبہم رکھا اس کو تعین کا علم نہ ہوگا واللہ اعلم۔ ❺ یعنی جانور قربانی کے' پھر سر منڈاؤ' یہ حکم احصار کا ہے' امام شافعیؒ کا اسی حدیث کی رو سے یہ مذہب ہے کہ جب حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا راہ میں معذور ہو جائے مثلاً دشمن کے روکنے سے یا بیمار ہو جانے سے تو وہ اپنی قربانی وہاں ہی ذبح کر ڈالے' اگرچہ حرم کی حد نہ ہو' کیونکہ حدیبیہ حل میں ہے نہ کہ حرم میں اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا اور کہا ہے کہ حرم میں ذبح کرنا شرط ہے۔ ❻ حکم ہوا کہ کسی کافر کی عورت مسلمان ہو کر آئے' تو اس مرد نے جو اس پر خرچ کیا تھا وہ واپس کر دینا چاہئے جو مسلمان اس عورت سے نکاح کرے تو وہ لوٹا دے اور اس عورت کو علیحدہ سے از سر نو مہر دے تو پھر نکاح کرے' یہ حکم سورہ ممتحنہ میں مفصل مذکور ہے اور علامہ نسفی نے مدارک میں اس حکم کو منسوخ لکھا ہے۔ ❼ یعنی یہ شخص صلح توڑنا چاہتا ہے اور جنگ کرانا چاہتا ہے' یہ حدیث بہت لمبی ہے' صاحب مصابیح نے اس کو مختصر کر دیا ہے نبی ﷺ کی اس صلح نامہ سے اور غرض تھی جس کو مشرک بے وقوف نہ سمجھے وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھا دیں' آخر کہاں تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آ جائے گا' پھر ایسا ہی ہوا کہ صلح کی مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹتا چلا گیا یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کے انتظار میں عرب کے جو دوسرے قبائل تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ کے رسول ﷺ کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ نازل ہوئی۔

۴۰۴۳ - (۲) وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَآءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَ مَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَّيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّ لَا يَدْخُلَهَآ اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَآءَ اَبُوْ جُنْدَلٍ يَّحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ اِلَيْهِمْ۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حدیبیہ کے دن مشرکین سے تین شرائط پر صلح کی آپ کے پاس مشرکوں ❶ میں سے جو آئے تو اس کو آپ مشرکوں کی طرف لوٹا دیں گے اور جو مشرکوں کے پاس مسلمانوں میں سے آیا تو نہ لوٹائیں گے وہ اس کو اور اس پر کہ آپ ﷺ مکہ میں آئندہ سال داخل ہوں اور اس میں ❷ تین دن ٹھہریں اور یہ کہ نہ داخل ہوں مکہ میں مگر اس حال میں کہ تھیلی میں

(**متفق علیه**) (البخاری الحدیث رقم ٢٧٠٠ ومسلم الحدیث رقم (٩٢/ ١٧٨٣) وابوداؤد الحدیث رقم ١٨٣٢)

ڈالے ہوئے ہوں ہتھیار اور تلوار اور کمان وغیرہ پس آ یا ابو جندل ❸ اس حال میں کہ وہ چلتا تھا بیڑیوں میں' تو آپ نے اس کو مشرکوں کی طرف لوٹا دیا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مشرکوں میں سے۔ یعنی مسلمان ہوکر۔ ❷ اور ٹھہریں اس میں۔ یعنی اور اس سال مکہ میں داخل نہ ہوں۔

❸ آیا ابوجندل' ابوجندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا اور ہم لکھ چکے ہیں کہ نبی ﷺ کو اس مصالحت پر کچھ ضعف اور استکانت باعث نہ ہوئی بلکہ آپ کی غرض اور تھی جس کو ہم نے الحمدللہ اس سے پہلی حدیث میں بیان کیا ہے۔

٤٠٤٤ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَآءَ نَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدُّهُ عَلَيْكُمْ وَ مَنْ جَآءَ كُمْ مِّنَّا رَدَدْتُّمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَكْتُبُ هٰذَا قَالَ ((نَعَمْ اَنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَآءَ نَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا۔)) (رواه مسلم)

(مسلم الحدیث رقم (٩٣- ١٧٨٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی ﷺ سے ان شرائط پر صلح کی کہ تمہاری طرف سے جو شخص ہماری طرف آئے تو وہ واپس نہیں کیا جائے گا اور جو شخص ہماری طرف سے تمہاری طرف آئے تو اس کو واپس کرنا ہوگا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ لکھ دیں' آپ نے فرمایا تو یہ لکھ لے بے شک جو شخص ہم میں سے ان کی طرف جائے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ نے دور کیا ہوگا اور جو ان میں سے ہماری طرف آئے گا ❶ تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے کشادگی اور خلاصی بنا دے گا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ آئے گا' آخر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعض لوگ جیسے ابوبصیر اور ان کے ساتھی مسلمان ہوکر آنے لگے' وہ اس شرط کی وجہ سے آپ کے پاس نہ آسکے اور راستہ میں ہی انہوں نے علیحدہ جتھا قائم کر کے مشرکوں کو ایسا لوٹا کہ ان کا ناک میں دم کر دیا' آخر انہوں نے تنگ آ کر کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے باز آئے' آپ اللہ کے لیے اپنے لوگوں کو بلا لیجئے اور یہ مضمون حدیث طویل میں گذرا۔

٤٠٤٥ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ ((يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَ كَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ)) فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا ((قَدْ بَايَعْتُكِ)) كَلَامًا يُّكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٢٧١٣ ومسلم الحدیث رقم (٨٨- ١٨٦٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کی بیعت لینے میں اس آیت کا امتحان لیتے تھے' ''اے نبی! جب تیرے پاس ایمان والی عورتیں تجھ سے بیعت کرنے کے لئے آئیں'' تو جو عورت اس شرط کو مان لیتی تو آپ اسے فرماتے: ''میں نے تجھ سے کلام کر کے بیعت کی'' اس عورت سے وہ کلام بیان کرتے قسم ہے اللہ کی! آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ کو کبھی بیعت کرتے وقت نہیں لگا۔ ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب آپ ﷺ نے باوصف معصوم ہونے کے غیر عورتوں سے ہاتھ نہیں ملایا تو اور پیر یا مرشدوں کو کیوں کر درست ہوگا کہ غیر عورتوں سے ہاتھ ملائیں یا محرم کی طرح بے حجاب ہو کر ان سے خلوت کریں اور جو کوئی پیر آج کے دور میں ایسی حرکت کرتا ہے تو یقین جان لو کہ وہ شیطان کا مرید اور اس کا چیلا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٠٤٦ - (٥) عَنِ الْمِسْوَرِ وَ مَرْوَانَ اَنَّهُمْ اِصْطَلَحُوْا عَلٰی وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِیْنَ یَاْمَنُ فِیْهِنَّ النَّاسُ وَ عَلٰی اَنَّ بَیْنَنَا عَیْبَةً مَّكْفُوْفَةً وَّاَنَّهٗ لَااِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٧٦٦ واحمد فی المسند ٤/ ٣٢٥)

سیدنا مسور رضی اللہ عنہ اور مروان سے روایت ہے بیشک قریش نے اس بات پر آپ سے صلح کی کہ (دونوں فریق) دس سال تک لڑائی نہیں کریں گے لوگ اس عرصہ میں امن سے رہیں گے اور ہمارے درمیان جامہ ❶ والی بند ہو اور یہ چوری چھپی ہو اور نہ خیانت ہو۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جامہ والی بند ہو الخ مراد یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی کسی سے فساد فریب نہ کرے۔

٤٠٤٧ - (٦) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ اَبْنَآءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَآئِهِمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا بِغَیْرِ طِیْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٠٥٢)

صفوان بن سلیم رحمہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے کئی بیٹوں سے روایت کیا کہ انہوں نے اپنے باپوں سے نقل کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا: ''خبردار رہو! جو شخص کسی ذمی پر ❶ ظلم کرے یا اس کے حق کو کم کرے یا اس کی طاقت سے بڑھ کر اس کو تکلیف دے ❷ یا اس کی خوشی کے بغیر اس سے کچھ لے' تو میں قیامت کے دن اس سے جھگڑا کروں گا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ذمی پر یا مستامن پر۔

❷ یعنی اس کی طاقت سے زیادہ جزیہ لے اگر ذمی ہو اور زیادہ لے عشر مال تجارت سے اگر حربی مستامن ہو جو تجارت کے لیے آیا ہو۔

٤٠٤٨ - (٧) وَعَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رُقَیْقَةَ قَالَتْ بَایَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا ((فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَ اَطَقْتُنَّ)) قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَایِعْنَا تَعْنِیْ صَافِحْنَا قَالَ ((اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِیْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ۔)) (رَوَاهُ) (الترمذی الحدیث رقم ١٥٩٧ والنسائی الحدیث رقم

سیدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' کہ میں نے نبی ﷺ سے کئی عورتوں کے درمیان بیعت کی تو آپ نے ہم سے فرمایا: ''جس کی تم استطاعت اور طاقت رکھو'' ❶ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہمارے ساتھ ہماری جانوں سے بھی زیادہ رحم کرنے والے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہماری بیعت ❷ لیجئے یعنی ہم سے مصافحہ کیجئے ❸

۴۱۸۱ وابن ماجه الحديث رقم ۲۸۷٤ واحمد في المسند ٦/ ۳۵۷)

آپ نے فرمایا: ''میری بات سو عورتوں کے لئے بھی وہی ہے جو ایک عورت کے لئے ہے۔'' ❹

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور طاقت رکھو تم اس میں' نبی ﷺ نے ان پر آسانی کر دی کہ تمام باتوں کی تعمیل ان کی طاقت کے موافق کر دی تا کہ ان کا دل خوش ہو جس آدمی کا دل خوش ہوتا ہے وہ خوب اطاعت کرتا ہے۔ ❷ کہنا۔ یعنی فقط کہہ دینا بیعت میں کفایت کرتا ہے' ہاتھ پکڑنے کی ضرورت نہیں اور ہر عورت کی تخصیص کی ضرورت بھی نہیں اور تمام کے لیے ایک قول ہی کافی ہے۔
❸ مصافحہ کیجئے۔ یعنی وقت بیعت کے ہمارا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیجئے۔ ❹ یہاں اصل میں سفیدی رہ گئی ہے اور میرک شاہ نے حاشیہ میں لگا دیا ہے کہ اس حدیث کو ترمذی' نسائی' ابن ماجہ اور امام مالک ؒ نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۴۰۴۹ - (۸) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدْعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ يَعْنِيْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا نُقِرُّبِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَامَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ((اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ)) قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ ((فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَ اَنْ لَّايَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتَّبِعَهٗ وَ اَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا)) فَلَمَّا دَخَلَهَا وَ مَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِّصَاحِبِكَ اُخْرُجْ عَنَّا قَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ۲۶۹۹ ومسلم الحديث رقم (۹۰۔ ۱۷۸۳) والدارمي

سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذی القعدہ میں عمرہ کے لئے چلے ❶ پس اہل مکہ نے اس بات سے انکار کیا کہ آپ کو چھوڑ دیں تا کہ آپ مکہ میں داخل ہوں' یہاں تک کہ آپ نے اہل مکہ سے اس بات پر صلح کی کہ آئندہ سال آپ مکہ میں داخل ہوں گے اور اس میں تین دن قیام کریں گے جب انہوں نے صلح نامہ لکھا تو اس میں یہ الفاظ لکھے کہ یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ (ﷺ) نے صلح کی ہے پس مشرکوں نے کہا کہ ہم تمہاری رسالت کا اقرار نہیں کرتے اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہو تو ہم تم کو منع نہ کرتے آپ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں ❷ اور میں محمد بن عبد اللہ ہوں پھر سیدنا علی بن ابو طالب ؓ سے فرمایا: ''لفظ رسول اللہ مٹا دو علی ؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی! میں آپ کا نام کبھی بھی نہیں مٹاؤں گا ❸ تو رسول اللہ ﷺ نے صلح نامہ پکڑ لیا ❹ حالانکہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے ❺ آپ نے لکھا یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمد بن عبد اللہ نے' نہ داخل ہو مکہ میں ساتھ ہتھیاروں کے مگر اس طرح سے کہ تلواریں نیاموں میں ہوں اور یہ کہ اگر مکہ کا کوئی رہائشی ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو اس کو ساتھ نہیں لے جائیں گے اور اگر ارادہ ❻ کرے کوئی آپ

الحدیث رقم ۲۵۰۷ واحمد فی المسند ٤ / ۲۹۱۱)

کے ساتھ جانے کا اور اپنے صحابہ میں سے جو کوئی مکہ میں رہنے کا ارادہ کرے گا تو اس کو منع نہیں کریں گے پھر ❼ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور مدت ❽ گذر گئی تو کفار قریش سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: ''اپنے صاحب ❾ (امیر) سے کہو کہ ہمارے شہر سے نکل جائے کیونکہ مقررہ مدت گذر گئی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو خیر باد کہہ دیا۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ٦ ہجری میں۔ ❷ صلح نامہ لکھتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ باسمك اللهم لکھوایا، ان کا مضمون ایک ہی ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ ضد تھی اور محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبداللہ سہی۔ ❸ یہ انہوں نے ادب کی وجہ سے عرض کیا یہ جان کر کہ آپ کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہوتی۔ ❹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح نامہ پکڑا۔ ❺ یہ آپ کا معجزہ تھا کہ پڑھے لکھے نہ تھے اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود نہیں لکھا صرف مٹا دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا وَمَا كُنتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ اور اس حدیث میں لکھا کے معنی لکھوانے کے ہیں جیسا دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھ محمد بن عبداللہ۔ ❻ یعنی داخل ہونے کے بعد جو مکہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلنا چاہیں تو ان کو آپ ساتھ نہ لے جائیں۔ ❼ یعنی سال آئندہ۔ ❽ یعنی تین دن جو قرار پائی تھی۔ ❾ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو۔

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

یہودیوں کو جزیرۃ العرب ❶ سے نکال دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٠٥٠ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَامَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْٓا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ۔ (متفق علیه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۷۰ الحدیث رقم ۳۱۶۷ ومسلم الحدیث رقم (٥١ـ ١٧٦٥) وابوداؤد الحدیث

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ نے فرمایا: ''یہود کی طرف چلو'' تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ آئے ہم یہود کے مدرسہ میں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''اے گروہ یہود! مسلمان ہو جاؤ تا کہ سلامت ❷ رہو، اس بات کو جان لو کہ زمین ❸ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہے اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ تم کو اس زمین سے جلا وطن کر دوں پس جو شخص تم میں سے اپنے مال سے کوئی چیز پائے تو چاہیے کہ اسے بیچ ڈالے۔'' (بخاری، مسلم)

رقم ۳۰۰۳ واحمد فی المسند ۲/ ۴۵۱)

فوائد الحدیث: ❶ جزیرہ عرب سے۔ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کی چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے' علم جغرافیہ میں اس کو جزیرہ نما بولتے ہیں۔ ❷ یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے۔

❸ زمین اللہ تعالیٰ کے لئے۔ یہ یہود بنی نضیر تھے' جو مدینہ کے قریب رہتے تھے' انہوں نے نبی ﷺ سے دغا کا ارادہ کیا' آپ نے ان کو چھ روز تک گھیرا' پھر یہ فرمایا یعنی اٹھانے کا اسباب لے جاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہیں رہے' چنانچہ یہ لوگ شام کے ملک میں نکل گئے اور ان کے مکانات اور باغات آپ کے تصرف میں آئے۔

۴۰۵۱ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَ قَالَ ((نُقِرُّكُمْ مَّا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ)) وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَ هُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَّ عَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اِنِّيْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ بِكَ اِذَآ اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْبِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ)) فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِّنْ اَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّاِبِلًا وَّ عُرُوْضًا مِّنْ اَقْتَابٍ وَّ حِبَالٍ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ۔ (رواه البخاری)

(البخاری الحدیث رقم ۲۷۳۰)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے یہود خیبر سے' ان کے مالوں پر معاملہ ❶ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تم کو ٹھہرائیں گے جب تک ❷ کہ تم کو اللہ تعالیٰ ٹھہرائے'' اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ تم کو جلا وطن کر دوں تو جب عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ❸ پختہ ارادہ کر لیا تو ان کے پاس ایک شخص قبیلہ بنو ابو الحقیق میں سے آیا اس نے کہا' اے امیر المومنین! کیا تم ہم کو نکالتے ہو حالانکہ تحقیق ٹھہرایا ہم کو محمد ﷺ نے اور ہم سے مالوں پر معاملہ کیا تھا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھول گیا ہوں' کیا حال ہو گا تمہارا کہ جب تو خیبر سے اس حال میں نکالا جائے گا کہ تیری اونٹنیاں تجھے متواتر راتوں میں دوڑاتی ہوں گی' وہ کہنے لگا کہ ابو القاسم نے ہنسی مذاق میں ایسی بات کی ہو گی' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے ❹ پھر یہود کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جلا وطن کیا اور ان کو ان کے مال و متاع' پھل' میوہ جات' اونٹ' پالان اور رسوں وغیرہ کی قیمت ادا کر دی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ معاملہ کیا۔ یعنی ان کو خیبر میں رہنے دیا' کھجوریں اور زراعت وغیرہ ان کی انہیں کے طور پر رکھیں اور ان کے محاصل سے آدھو آدھ ٹھہرا لیا اور ان پر جزیہ مقرر کیا۔ ❷ یعنی نہ حکم کرے ہم کو تمہارے نکالنے کا۔ ❸ اس کا یعنی جلا وطن کرنے کا۔

❹ یعنی ٹھٹھا کرنا انبیاء علیہم السلام کی شان نہیں' بلکہ یہ معجزہ ہے نبی ﷺ کا کہ جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ہو گا۔

۴۰۵۲ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِثَلَاثَۃٍ قَالَ ((اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَ اَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ سَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اَوْقَالَ فَاُنْسِیْتُھَا۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۳۰۵۳ ومسلم الحدیث رقم (۲۰۔ ۱۶۳۷) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۰۲۹ واحمد فی المسند ۱ / ۲۲۲)

ساتھ تین چیزوں کے وصیت کی ❶ آپ نے فرمایا: ''مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا اور تم ایلچیوں سے اسی طرح سلوک ❷ کرنا جیسا کہ میں ان سے کرتا تھا'' راوی نے کہا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تیسری چیز سے سکوت ❸ کیا یا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھلا دیا گیا۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وصیت کی۔ یعنی وقت وفات کے۔

❷ یعنی جب تک وہ رہیں، دینا ان کو وہ چیز کہ محتاج ہوں وہ اس کے۔ ❸ سکوت کیا۔ قاضی عیاض نے کہا احتمال ہے کہ تیسری چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہو'' اور نہ بناؤ میری قبر کو بت جو عبادت کیا جائے'' اور امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو مؤطا میں ذکر کیا ہے۔

۴۰۵۳ - (۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ فِیْھَا اِلَّا مُسْلِمًا۔)) (رواہ مسلم) وَ فِیْ رِوَایَۃٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ۔ (مسلم الحدیث رقم (۶۳۔ ۱۷۶۷) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۰۳۰ والترمذی الحدیث رقم ۱۶۰۷)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''البتہ میں ❶ یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالوں گا یہاں تک کہ نہ چھوڑوں گا اس میں مگر مسلمان کو۔'' (مسلم) (ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں یہود ونصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالوں گا۔''

فوائد الحدیث: ❶ عرب مبدأ اسلام ہے تو حکمت یہی تھی کہ وہاں سوائے مسلمانوں کے کوئی دوسرے لوگ نہ رہیں چنانچہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام میں رکھا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث گذشتہ اور آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

لَیْسَ فِیْہِ اِلَّاحَدِیْثُ ابْنُ عَبَّاسٍ ((لَاتَکُوْنُ قِبْلَتَانِ)) وَ قَدْ مَرَّ فِیْ بَابِ الْجِزْیَۃِ۔

اس فصل میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ((لایکون قبلتان)) اور یہ حدیث باب جزیہ میں گذر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۴۰۵۴ - (۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوْا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَاشِئْنَا)) فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَآءَ وَاَرِيْحَآءَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٣١٥٢ ومسلم الحدیث رقم (٦۔ ١٥٥١)

نے یہود ونصاریٰ کو زمین حجاز ❶ سے جلا وطن کیا اور رسول اللہ ﷺ جب اہل خیبر پر غالب ہوئے تو آپ نے ارادہ کیا کہ یہود کو خیبر سے نکالیں اور جب آپ نے اس پر فتح پائی تھی ❷ تو وہ زمین اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے تھی تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ یہ ان کو اس شرط پر چھوڑ دیں ❸ کہ کام کیا کریں ❹ اور ان کے لیے ہو نصفا نصف میوہ' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک ہم چاہیں گے تمہیں اس شرط پر رہنے دیں گے پس رکھے گئے وہ۔ یہاں تک کہ ان کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں تیماء ❺ اور اریحا کی طرف جلاوطن کیا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جزیرہ عرب سے۔ ❷ یعنی جو زمین ہو۔ ❸ کو یعنی ان کی زمینوں میں۔ ❹ یعنی مساقات اور مزارعت۔ ❺ یعنی یہ دونوں گاؤں ملک شام میں ہیں۔

بَابُ الْفَيْءِ

مال فئے کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٠٥٥ - (١) عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُؤْتِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَاَ ((مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ)) اِلٰى قَوْلِهٖ ((قَدِيْرٌ)) فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَابَقِىَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٣٠٩٤ ومسلم الحدیث رقم (٤٩۔ ١٧٥٧) واحمد فی المسند (١/ ٢٠٨)

سیدنا مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس فئے میں خاص کیا کہ نہیں دی وہ چیز کسی کو سوائے آپ کے پھر یہ آیت پڑھی: ''جو چیز دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان میں سے'' لفظ قدیر'' تک پس یہ مال خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا' جو خرچ کرتے تھے گھر والوں پر سال بھر کا خرچ پھر اس مال میں سے جو بچ جاتا اس کو اللہ کے مال میں کر لیتے ❷۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو ملک بغیر جنگ کے کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا تو وہ تمام کا تمام بیت المال کا مال ہے اس کو فئے کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہ وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطاء کے حصہ پائیں گے اس لیے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے ہیں اس کو غنیمت کہتے ہیں۔ ❷ یعنی صرف کرتے اس کو مسلمان کی مصلحتوں میں اور محتاج و مساکین میں سے جس کو چاہتے دیتے تھے۔

٤٠٥٦ - (٢) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ یُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْهِ بِخَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَآصَّةً یُّنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ ثُمَّ یَجْعَلُ مَابَقِیَ فِی السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٩٠٤ ومسلم الحدیث رقم (٤٨۔١٧٥٧) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٩٦٥ والنسائی الحدیث رقم ٤١٤٠ واحمد فی المسند ١/ ٢٥)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا اموال بنو نضیر کا اس قسم سے کہ عطا فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ پس ہوا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مال خالص نکالتے ❶ تھے اپنے اہل کے لئے خرچ برس روز کا پھر جو بچ جاتا اس کو جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کے لیے اسلحہ اور جانوروں پر خرچ کرتے۔ (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نکالتے تھے اپنے اہل کے لیے۔ باب کی دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا خرچ نکالتے تھے لیکن یاد رہے کہ سال پورا ہونے سے پہلے وہ خرچ ہو جاتا تھا مگر نیک کاموں میں اسی وجہ سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی زرہ غلہ جو کے بدلے گروی تھی اور تین دن آپ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جو آیت پڑھی یہ سورہ حشر میں ہے اس آیت کا ترجمہ یہ ہے: ''جو ہاتھ لگا دے اللہ اپنے رسول کو بستیوں والوں سے سو اللہ کے اور ناتے والے اور بن باپ لڑکوں کے اور محتاجوں کے اور مسافروں کے تاکہ نہ آئے یعنی لینے دینے میں دولت مندوں کے تم میں سے اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے'' یعنی فئے پر قبضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر رسول کے پیچھے سردار کا کہ سردار پر یہ سب خرچ پڑتے ہیں اللہ سب ہی کا مالک ہے مگر کعبہ کا خرچ اور مساجد کا بھی اس میں آ گیا اور ناتے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو ان کے ناتے والے اور پیچھے بھی وہی لوگ ان پر چاہئے خرچ کرنا دولت مند کو اگر سردار دے تو لے لے منع نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٠٥٧ - (٣) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَآ اَتَاهُ الْفَیْءُ قَسَمَهٗ فِیْ یَوْمِهٖ فَاَعْطَی الْاَهْلَ حَظَّیْنِ وَاَعْطَی الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِیْتُ فَاَعْطَانِیْ حَظَّیْنِ وَ كَانَ لِیْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِیَ بَعْدِیْ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فَاُعْطِیَ حَظًّا وَّاحِدًا۔ (رواه

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال فے آتا تو آپ اس کو اسی دن تقسیم فرما دیتے تو بیوی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد (کنوارے) کو ایک حصہ دیتے پس میں بلایا گیا تو مجھے دو حصے دیئے اور میری بیوی تھی پھر میرے بعد سیدنا عمار ❶ بن یاسر رضی اللہ عنہ بلائے

ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۵۳ واحمد فی المسند ۶/ ۲۵)

گئے تو ان کو ایک حصہ دیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عمار بن یاسر ان کی بیوی نہیں تھی۔

۴۰۵۸- (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَاجَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود الحدیث رقم ۲۹۵۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس کوئی چیز آتی تو آپ اس کو پہلے آزاد کئے گئے لوگوں کو دیتے تھے۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ وہ بیچارے بے ٹھکانہ اور بے سہارا ہوتے ہیں یا محررین سے مکاتبین مراد ہیں۔

۴۰۵۹- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِظُبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۵۲ واحمد فی المسند ۶/ ۱۵۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا اس میں نگینے تھے پس اس کو آزاد عورتوں ❶ اور لونڈیوں میں تقسیم کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے والد آزاد اور غلام (دونوں) میں تقسیم کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آزاد عورتوں کے کیونکہ منکے وغیرہ عورتوں ہی کے کارآمد ہوتے ہیں مردوں کو ان سے کیا سروکار۔

۴۰۶۰- (۶) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا أَنَا أَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِّنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاءُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۵۰)

سیدنا مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن فئے کا ذکر کیا اور کہا کہ میں تم سے زیادہ حقدار نہیں ہوں اور نہ ہی کوئی ہم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ اس کا حقدار ہے بلکہ ہم کتاب اللہ کے مطابق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم پر ہیں آدمی اور اس کے قدیم الاسلام ہونے کو مدنظر رکھا جائے گا اسی طرح آدمی' اس کے عیال اور اس کی ضرورت کو دیکھا جائے گا۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آدمی اور اس کے قدیم الاسلام۔ یعنی فئے کی تقسیم میں قدامت' شجاعت' مشقت اور عیال اور ضرورت کا لحاظ چاہیے جیسی ضرورت ہو اس کے موافق اس کو دیجئے۔

۴۰۶۱- (۷) وَعَنْهُ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

انہی (مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ

((اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰکِیْنِ)) حَتّٰی بَلَغَ ((عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ)) فَقَالَ ھٰذِہٖ لِھٰؤُلَآءِ ثُمَّ قَرَأَ ((وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ)) حَتّٰی بَلَغَ وَ ((ابْنَ السَّبِیْلِ)) ثُمَّ قَالَ ھٰذِہٖ لِھٰؤُلَآءِ ثُمَّ قَرَأَ ((مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی)) حَتّٰی بَلَغَ ((لِلْفُقَرَآءِ)) ثُمَّ قَرَأَ ((وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِھِمْ)) ثُمَّ قَالَ ھٰذِہٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِیْنَ عَآمَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَیَاْتِیَنَّ الرَّاعِیَ وَھُوَ بِسَرْوِ حِمْیَرَ نَصِیْبُهٗ مِنْهَا لَمْ یَعْرَقْ فِیْهَا جَبِیْنُهٗ۔ (رواہ فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ۲۷۴۰)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ❶ ''سوائے اس کے نہیں کہ صدقہ واسطے فقیروں اور مسکینوں کے ہے'' یہاں تک کہ پہنچے ''علیم حکیم'' تک اور کہا یہ زکوۃ ان لوگوں ❷ کے لیے ہے' پھر یہ آیت پڑھی: ❸ ''جانو کہ وہ چیز کہ غنیمت میں لی ہے تم نے کچھ تو اللہ کے لیے ہے پانچواں حصہ اس کا اور رسول کے لیے'' یہاں تک پہنچے لفظ ''وابن السبیل'' تک پھر کہا یہ واسطے ذوی القربیٰ وغیرہ کے ہے' پھر یہ آیت پڑھی: ❹ ''جو چیز کہ دی اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں میں سے'' یہاں تک کہ پہنچے للفقراء تک پھر یہ آیت پڑھی: ''اور ان لوگوں کے کہ آئے ان کے بعد'' پھر کہا کہ اس آیت نے پورا کیا مسلمانوں کو سب کو' پس اگر زندہ رہا میں پس البتہ پہنچے گا چرواہے کو اس حال میں کہ بسر وحمیر ❺ میں اس کا اموال فیئے حصہ ہوگا اس کی پیشانی پر پسینہ نہیں آئے گا۔ (شرح السنہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ آیت۔یعنی جس میں مصارف زکوۃ کا بیان ہے۔ ❷ ان لوگوں کے لیے ہے۔یعنی جو مذکور ہیں اس آیت میں۔ ❸ یہ آیت۔یعنی جس میں غنائم کی تقسیم کا بیان ہے۔ ❹ یہ آیت۔یعنی جس میں فیئے کا حکم مذکور ہے اور اس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی غرض یہ تھی کہ فیئے میں سے خمس نکالنا واجب نہیں ہے' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فیئے میں خمس نہیں ہے' ابن منذر نے کہا سوائے شافعی رحمہ اللہ کے ان سے پہلے کوئی فیئے میں خمس کا قائل نہیں۔ ❺ سرو حمیر میں۔حمیر ایک شہر کا نام ہے یمن میں اور سرو ایک گاؤں ہے حمیر کے ضلع میں اس حدیث سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا کمال انصاف معلوم ہوتا ہے۔

۴۰۶۲ - (۸) وَعَنْهُ قَالَ کَانَ فِیْمَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ اَنْ قَالَ کَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَایَا بَنُو النَّضِیْرِ وَ خَیْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِیْرِ فَکَانَتْ حُبُسًا لِنَوَآئِبِهٖ وَاَمَّا فَدَكُ فَکَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَآءِ السَّبِیْلِ وَاَمَّا خَیْبَرُ فَجَزَّاَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَجْزَآءٍ جُزْئَیْنِ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِاَھْلِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَھْلِهٖ جَعَلَهٗ بَیْنَ فُقَرَآءِ الْمُھَاجِرِیْنَ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۹۷)

انہی (مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس سے دلیل لیتے تھے اس چیز میں کہ حجت پکڑی ❶ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صفایا تھے' بنونضیر' خیبر' فدک تو بنونضیر ❷ آپ کی ضروریات ❸ کے لیے محبوس ❹ اور فدک مسافروں ❺ کے لیے محبوس تھا اور خیبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حصوں پر تقسیم کیا دو حصے مسلمانوں کے درمیان اور ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے اخراجات کے لیے اور اگر گھر کے اخراجات سے کوئی چیز بچ جاتی تو اس کو فقراء مہاجرین پر تقسیم فرما دیتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ جھگڑتے ہوئے' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ ❷ یعنی وہ مال ان کی زمین سے جو حاصل ہوتا تھا۔ ❸ یعنی مقرر۔ ❹ یعنی مہمانوں کی ضیافت کے لیے اور ہتھیار و سواری مجاہدوں کی وغیرز لک۔ ❺ یعنی جو مال اپنے پاس نہ رکھتے ہوں' اگرچہ اپنے وطن میں مال دار ہوں اور صفایا جمع ہے صفیہ کی صفیہ اس کو کہتے ہیں کہ مال غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اس میں سے امام اپنے لیے کوئی چیز چھانٹ کر لے لے اور بنونضیر سے ان کی زمین مراد ہے جو جلاوطن کرنے کے بعد ان کے ہاتھ لگی اور فدک خیبر کی بستیوں سے ایک بستی ہے اور اس کی آدھی زمین آپ کے لیے تھی کہ صلح کی اہل اس کے سے زمین اس کی پڑ' پس وہ بھی خاص آپ کے لیے تھا اور خیبر کو اس طرح اس لیے تقسیم کرتے تھے کہ خیبر کے گاؤں بہت تھے بعض جنگ سے فتح ہوئے تھے ان میں سے خمس لیتے تھے اور بعض صلح سے' وہ فئے تھے تقسیم کرتے جہاں مناسب جانتے اپنی ضروریات میں اور اپنے اہل پر اور امت مسلمہ کے اصلاحی کاموں پر پس مقتضی ہوئی قسمت و براری اس کو کہ ہو تمام اس کا درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لشکر مسلمین کے تین حصے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٠٦٣ - (٩) عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوْدُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ اَبُوْبَكْرٍ عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَيٰوتِهٖ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ ثُمَّ اَقْتَطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَبْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَّنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ وَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ رَدَدْتُّهَا عَلٰى مَا كَانَتْ يَعْنِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٩٧٢)

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے مروان کے بیٹوں کو جمع کیا جبکہ انہیں خلیفہ بنایا گیا پس تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ تحقیق فدک خاص کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا آپ اس سے خرچ کرتے بنو ہاشم کے چھوٹے (محکموں) پر احسان کرتے اور غیر شادی شدہ کی شادی پر خرچ کرتے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے سوال کیا تھا کہ فدک مجھے دیدیں تو آپ نے نہ دیا' تو یہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں رہا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی پس جب خلیفہ ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ' انہوں نے اس کو ویسے ہی استعمال کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا پھر جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی اپنے سابقہ دونوں بزرگوں کی طرح کیا یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہوگئی پھر اس کو مروان نے جاگیر بنالیا وہ فدک کی زمین عمر بن عبدالعزیز کے پاس آ گئی عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ میں نے چیز دیکھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیا' اس میں میرا بھی کوئی حق نہیں اور میں تم کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ جس طرح یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں تھا

میں ❶ اس کو اسی حالت پر واپس لوٹاتا ہوں۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا کمال انصاف معلوم کرنا چاہیے' جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین۔ اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ حضرات جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا حق نہ دیا اور دبائے رکھا ان کا یہ طعن کس قدر نامعقول ہے' کیونکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کے خلاف کیسے عمل کرتے اور یہ حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو بھی معلوم تھی اور اس لیے آپ کی حدیث ہونے کا دونوں صاحبوں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اجلاس میں اقرار کیا کہ صحیحین میں یہ اقرار موجود ہے البتہ اگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کا مال خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور آپ کے گھر بار میں صرف نہ کرتے پھر تو طعن درست ہوتا' یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ جس کے پاس لاکھوں کروڑوں کا ملک ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی نہ کرے اور تمام مسلمانوں کو برابر حصہ دے وہ چند کھجور کے درختوں میں کیسے بے ایمانی کرے گا' علاوہ اس کے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں وہ تمام مال سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا' یہ مقام اس قدر بحث کو نہیں سما سکتا اس لیے ہم زیادہ طول نہیں دیتے۔

❁❁❁

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

شکار اور ذبح کئے گئے جانوروں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٠٦٤ - (١) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ فَاِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَهٗ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَّجَدْتَّهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ.)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٤٨٤ ومسلم الحديث رقم (٦-١٩٢٩) والترمذی الحديث رقم ١٤٧٠ والنسائی الحديث رقم ٤٢٦٩ والدارمی الحديث رقم ٢٠٠٢ واحمد فی المسند ٤/ ٢٥٦)

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جس وقت تو اپنے کتے کو چھوڑے تو اللہ کا نام لے کر چھوڑ تو اگر تیرے کتے نے شکار پکڑ لیا اور تیرے پاس زندہ لے آیا تو اس کو ذبح کر اور کھا۔ اور اگر تو دیکھے کہ شکار کو کتے نے مار ڈالا ہے اور اس میں سے اس نے نہیں کھایا تو پھر تو اس کو کھا لے اور اگر اس نے کھایا ہے تو پھر تو اس کو نہ کھا کیونکہ اس نے اس کو اپنے لیے روکا ہے اور اگر تو اپنے کتے کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو پائے اور اس نے شکار کو مار ڈالا ہو تو پھر تو اس کو نہ کھا اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ اس کو ان دونوں میں سے کس کتے نے مارا ہے اور جس وقت تو اپنا تیر پھینکے تو اس وقت (بھی) اللہ کا نام لے کر (تیر پھینک) پس اگر شکار تجھ سے ایک دن غائب رہے اور تو اس میں اپنے تیر کے نشان کے علاوہ کوئی اور نشان نہ پائے، تو اس کو کھا لے اور اگر تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو پھر نہ کھا۔'' (بخاری، مسلم)

٤٠٦٥ - (٢) وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ ((كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ)) قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ ((وَاِنْ قَتَلْنَ)) قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ ((كُلْ مَا خَرَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ.)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٤٧٧ ومسلم الحديث رقم (١-١٩٢٩) وابوداؤد الحديث رقم ٢٨٤٧ والنسائی

انہی (سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جس کو تیرے لیے پکڑ رکھیں اس کو کھا لے'' میں نے عرض کیا اور اگر مار ڈالیں؟ فرمایا: ''اور اگر مار ڈالیں'' میں نے کہا ہم پھینکتے ہیں تیر بن پروں کا، آپ نے فرمایا: ''کھا اس چیز کو کہ زخمی کر دے اور وہ چیز کہ پہنچے ساتھ چوڑائی اپنی کے، اور قتل کرے اس کو تو وہ چوٹ ❶ سے

الحدیث رقم ٤٣٠٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢١٤ واحمد فی المسند ٤/ ٣٨٠) مرا ہے اسے مت کھا۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا عدی رضی اللہ عنہ کی ان دونوں احادیث سے شکار کے بہت سے مسائل معلوم ہوئے (١) یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہے (٢) کتے کو جب آپ نے شکار پر چھوڑا تو حلال ہے اور اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہیں، (٣) کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی یہ علامت ہے کہ اس کو تین بار شکار پر چھوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود نہ کھائے، (٤) کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا تو شکار مردار ہوگا اور اگر بھولے سے نہیں کہا تو پھر حلال ہے۔ (٥) اگر کتے سے شکار مر جائے تو بھی شکار حلال ہے۔ (٦) اگر شکاری کتے کے ساتھ دوسرا کتا جس کی تعلیم نہیں ہوئی، شکار مارنے میں شریک ہو تو شکار مردار ہوگا، اس لیے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز میں جمع ہو جائیں تو حرام چیز ہی احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتی ہے۔ (٧) بے پر تیر کے شکار میں زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جائے اور اگر بے زخم صدمے سے مر جائے تو شکار حلال نہیں، جیسے غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو وہ مردار ہے کہ خون نہ نکلا، شکار حلال اس چیز سے ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے: تلوار، چھری اور تیر وغیرہ

٤٠٦٦ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ وَ بِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِكَلْبِی الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِی الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ ((اَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ اٰنِیَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَّجَدْتُّمْ غَیْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِیْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِیْهَا وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ غَیْرَ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٧٨ ومسلم الحدیث رقم (٨۔ ١٩٣٠) وابوداود الحدیث رقم ٢٨٥٥ والنسائی الحدیث رقم ٤٢٦٦)

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب ❶ کی سرزمین پر ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھائیں؟ اور ہم شکار والے علاقہ میں ہیں، میں اپنی کمان، اپنے سکھلائے ہوئے اور غیر سکھلائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں تو اس میں میرے لیے کونسی بات درست ہے؟ آپ نے فرمایا ''تو نے اہل کتاب کے برتنوں کے متعلق پوچھا ہے تو اگر تم کو ان کے برتنوں کے علاوہ ملے تو پھر ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر ان کے برتنوں کے علاوہ کوئی برتن نہ پاؤ تو ان کو دھو کر استعمال میں لاؤ اور وہ چیز جو تو نے اپنی کمان کے ساتھ شکار کی ہے اور کمان ❷ پر اللہ کا نام لیا تھا تو کھا لے اور وہ شکار جو تو نے سکھلائے ہوئے کتے کے ساتھ کیا اور تو نے اس پر اللہ کا نام لیا تھا ❸ تو اسے کھا لے اور جو شکار غیر سکھلائے ہوئے کتے سے کیا اور شکار کو ذبح ❹ کرنے کا موقع مل گیا تو اس کو کھا لے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہود و نصاریٰ کے۔ ❷ یعنی تیر مارتے وقت۔ ❸ یعنی کتے کو چھوڑتے وقت۔
❹ اگر ذبح کرنے سے پہلے وہ جانور مر گیا تو اس کا کھانا درست نہیں۔

٤٠٦٧ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

انہی (سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٩۔ ١٤٣١) وابوداؤد الحديث رقم ٢٨٦١ واحمد في المسند ٤/ ١٩٤)

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کہ تو اپنا تیر پھینکے اور شکار تجھ سے غائب ہو جائے پھر پائے تو اس کو تو کھا ❶ جب تک کہ وہ خراب نہ ہو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر شکار زخمی ہوشکاری کتے یا تیر سے اور کہیں چھپ جائے پھر اسی دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن وہی شکار ملے اگر یقین ہے کہ یہ شکار میرے ہی کتے یا تیر کا شکار کیا ہوا ہے تو اس کا کھانا حلال ہے بشرطیکہ اس میں بدبو نہ پیدا نہ ہوگئی ہو اور تین دن اگلی حدیث میں مذکور ہیں۔

٤٠٦٨ - (٥) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ ((فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٠/١٩٣١ والنسائي الحديث رقم ٤٣٠٤)

انہی (سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کے بارہ میں کہ جو پائے شکار اپنے کو تین دن کے بعد پس کھا جب تک خراب نہ ہو۔'' (مسلم)

٤٠٦٩ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هُنَآ اَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدِهِمْ بِشِرْكٍ يَّاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَّا نَدْرِيْ اَيَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا؟ قَالَ: ((اذْكُرُوْٓا اَنْتُمْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا)) (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم ٥٥٠٧ وابوداؤد الحديث رقم ٢٨٢٩ والنسائي الحديث رقم ٤٤٣٦ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٧٤ والموطا الحديث رقم ١ من كتاب الذبائح)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہاں کچھ لوگ ہیں کہ جن کا شرک کے ساتھ زمانہ قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، ہم نہیں جانتے کہ وہ اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں یا نہیں؟ آپ نے فرمایا تم اللہ کا نام لے کر ❶ اس کو کھالو۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اہل اسلام پر اچھا گمان کرنا چاہئے، وہ لوگ اللہ کے نام کو ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہوں گے، تم اپنے شک کو ختم کرنے کے لیے اللہ کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہیں کہ اگر انہوں نے ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جائے گا، اس لیے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے۔

٤٠٧٠ - (٧) وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ

سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سوال ❶ کیا گیا کہ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے کسی چیز کے ساتھ مخصوص کیا ہے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجھے کسی چیز کے ساتھ خاص نہیں کیا ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو اس کے ساتھ لوگوں کو لیکن وہ چیز کہ میری اس تلوار کے غلاف میں ہے، پس

الْاَرْضِ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَّعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا۔)) (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٤٥۔ ١٩٧٨) والنسائی الحدیث رقم ٤٤٢٢)

نکالا علی رضی اللہ عنہ نے ایک کاغذ کہ اس میں تھے یہ احکام: "لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر کہ جو اللہ تعالیٰ کا نام لیے بغیر جانور ذبح کرے اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو زمین کا نشان (حد بندی) چرائے۔ اور ایک روایت میں ہے: "جو شخص زمین کی علامت ❷ بدل دے اور لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر کہ جو لعنت کرے اپنے باپ کو اور لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ جو بدعتی کو ٹھکانا دے۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں رد ہے فرقہ شیعہ پر، ماں باپ کو لعنت کرے۔ گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہے یا خود گالی دے یا دلوائے اس طرح کہ جب اس نے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دی تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے گا' تو حقیقت میں یہی سبب ٹھہرا اور غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہے' ایک صورت یہ ہے کہ اللہ کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جائے' جیسے راجپوت کرتے ہیں' دوسری صورت یہ ہے کہ قبر یا توپ یا نشان یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کریں' تیسرا یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو اللہ کا نام لیں لیکن تعظیم اور تقرب اور منت' نیاز غیر اللہ کی کریں' جیسے سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کی بکری ان تینوں صورتوں میں جانور تو مردار ہے اور کرنے والے کو بموجب اس حدیث کے لعنت ہے۔ ❷ علامت زمین کی جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے ڈانڈوں پر درخت اور ٹیلے یا باغوں کی کھائی خندق یا گھروں کی دیواریں ان کا مٹانا اور گرانا موجب لعنت فرمایا اس لیے کہ اس میں فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جائے گی۔

٤٠٧١- (٨) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوَّ غَدًا وَلَیْسَتْ مَعَنَا مُدًی اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ ((مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَیْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْهُ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشِ)) وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِیْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَیْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔)) (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ٥٥٠٩ ومسلم الحدیث رقم (٢٠۔ ١٩٦٨) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٨٢١ والترمذی الحدیث رقم ١٤٩٢ والنسائی الحدیث رقم ٤٢٩٧ وابن ماجہ الحدیث رقم ٣١٨٣ والدارمی الحدیث رقم ١٩٧٧ واحمد فی

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم دشمنوں سے کل ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں کیا ہم سرکنڈے سے ذبح کریں؟ آپ نے فرمایا ❶ جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے پس اسے کھا سوائے دانت اور ناخن کے (کیونکہ ان سے ذبح کرنا جائز نہیں) میں تجھے وضاحت سے بتاتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں اور پہنچے ہم لوٹ کے اونٹوں اور بکریوں کو تو ان میں سے ایک اونٹ بھاگا' اس کو ایک شخص نے تیر مار کر روک لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان اونٹوں میں وحشی جانوروں کی طرح نفرت رکھنے والے اور بھاگنے والے ہیں تو جس وقت ❷ کوئی تم پر ان اونٹوں میں سے غالب ہو جائے تو اس کے ساتھ اسی طرح کرو۔" (بخاری' مسلم)

المسند ۳/ ٤٦٣)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو تیز چیز لو ہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہا دے یعنی خون کو نکال دے اور اللہ کا نام اس پر بوقت ذبح لیا جائے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہے' لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں۔ ❷ پس جس وقت کہ غالب ہوں الخ یعنی جب پالا ہوا جانور وحشی ہو جائے اور ہاتھ نہ لگے کہ اس کو ذبح کر سکیں تو بسم اللہ کہہ کر جہاں زخم لگائے وہ حلال ہو جاتا ہے جیسا کہ جنگلی جانوروں میں' یہی حکم ہے' اسی طرح جو جانور کنوئیں میں اوندھا گر پڑے تو جہاں قابو پڑے حلال ہے۔

٤٠٧٢- (٩) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا۔ (رواه البخاری)

(البخاری الحدیث رقم ٢٣٠٤ و ابن ماجه الحدیث رقم ٣١٨٢)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی بکریوں کا ریوڑ تھا جو سلع ❶ پہاڑی پر چرتا تھا' ایک دن ہماری ایک لونڈی نے ایک بکری کو مرنے کی حالت میں پایا' تو اس نے پتھر کا ایک ٹکڑا توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ❷ تو آپ نے فرمایا کہ اس کو کھالو۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ سلع پر۔ سلع ایک پہاڑ کا نام ہے جو مدینہ میں ہے۔ ❷ پھر پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا عورت کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام تو آپ نے کھانے کا حکم دیا اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عورت کا ذبیحہ حلال ہے۔

٤٠٧٣- (١٠) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔)) (رواه مسلم)

(مسلم الحدیث رقم (٥٧۔ ١٩٥٥) و ابو داؤد الحدیث رقم ٢٨١٥ والترمذی الحدیث رقم ١٤٠٩ والنسائی الحدیث رقم ٤٤١٢ و ابن ماجه الحدیث رقم ٣١٧٠ والدارمی الحدیث رقم ١٩٧٠ و احمد فی المسند ٤/ ١٢٣)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا لازم ❶ کیا ہے' جس وقت ❷ تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ تیز کرے ایک تمہارا چھری اپنی کو اور اپنے ذبیحہ کو آرام ❸ پہنچائے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہاں تک کہ قتل اور ذبح میں بھی احسان چاہئے۔

❷ جس وقت کہ قتل کرو تم تو اچھی طرح قتل کرو' یعنی اگر خون کے بدلہ میں خون کرو تو جلدی فراغت کر دو اور تڑپا کر اور تکالیف دے کر نہ مارو۔

❸ یعنی ذبح کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر جائے یہاں تک کہ جانور ٹھنڈا ہو جائے اس وقت کھال اتارے اور کاٹے۔

٤٠٧٤- (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ اس سے منع فرماتے تھے کہ کسی جانور یا

اَوْغَيْرُ هَا لِلْقَتْلِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٥١٤ واحمد فی المسند ٢/ ٩٤)

چار پائے کو قتل کرنے کے لیے نشانہ بنایا جائے۔ (بخاری' مسلم)

٤٠٧٥ - (١٢) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٥١٥ ومسلم الحديث رقم (٥٩۔ ١٩٥٨) والنسائی الحديث رقم ٤٤١ واحمد فی المسند ٢/ ٨٦)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اس شخص پر کہ وہ ذی روح چیز پر نشانہ بازی کرے۔ (بخاری' مسلم)

٤٠٧٦ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٥٨۔ ١٩٥٧) والنسائی الحديث رقم ٤٤٤٣ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٨٧ واحمد فی المسند ١/ ٢١٦)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز میں روح ہو اس پر نشانہ بازی نہ کرو۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعض لوگ زندہ جانور کو باندھ کر نشانہ بازی کرتے ہیں نہایت حرام ہے' یہ بے درد اور سخت دل ہیں کہ جو ناحق عذاب کرتے ہیں البتہ شکار پر نشانہ لگانا درست ہے۔

٤٠٧٧ - (١٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٠٦۔ ٢١١٦) والترمذی الحديث رقم ١٧١٠ واحمد فی المسند ٣/ ٣١٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ دینے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

٤٠٧٨ - (١٥) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٠٧۔ ٢١١٧) وابو داؤد الحديث رقم ٢٥٦٤ واحمد فی المسند ٣/ ٢٩٧)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایسا گدھا گذرا کہ جس کے چہرے پر داغ دیا گیا تھا' آپ نے فرمایا: ''اللہ ❶ اس شخص پر لعنت کرے جس نے اس کو داغا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جانور کا چہرہ داغنا حرام ہے' تمام علماء کے نزدیک چہرے کے سوا بدن پر بیماری کے لیے داغنا درست ہے۔

٤٠٧٩ - (١٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کو صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا

لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ١٥٠٢ ومسلم الحدیث رقم (١٠٩۔ ٢١١٩)

تاکہ آپ اس کی تحنیک ❶ کریں تو میں نے آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ دینے والا آلہ تھا' آپ اس سے زکوۃ کے اونٹوں کو داغ ❷ رہے تھے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تحنیک کہتے ہیں کھجور چبا کر بچے کے تالو میں لگانے کو۔
❷ یہ داغنا چہرے کے سوا بدن پر تھا' جیسے پٹھے وغیرہ پر۔

٤٠٨٠ – (١٧) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاءً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي اٰذَانِهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٥٥٤٢ ومسلم الحدیث رقم (١١١۔ ٢١١٩) وابوداؤد الحدیث رقم ٢٥٦٣)

ہشام بن زید نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ باڑہ میں تھے' تو میں نے دیکھا آپ بکریوں کو داغ رہے تھے میں خیال کرتا ہوں کہ بکریوں ❶ کے کانوں میں کہا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بکریوں کے کانوں میں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کان چہرے میں داخل نہیں ہیں' کیونکہ چہرے پر داغ دینے سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا' پھر کانوں کس لیے داغ دیتے اگر کان چہرہ میں داخل ہوتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٠٨١ – (١٨) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّيْنٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَ شِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ ((اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَ شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ۔)) (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٣٠٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٣١٧٧ واحمد فی المسند ٤/ ٢٥٦)

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے اے اللہ کے رسول! کیا خیال ہے آپ کا' ہم میں سے اگر کسی کو شکار مل جائے اور اسکے پاس چھری نہ ہو تو کیا چقماق یا پتھر یا لکڑی کے ٹکڑے سے اسے ذبح کر لے؟ آپ نے فرمایا تو جس چیز کے ساتھ چاہے ❶ خون بہا لے اور اللہ کا نام لے لے۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سوائے ہڈی اور ناخن کے جیسے گذرا۔

٤٠٨٢ – (١٩) وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَا تَكُوْنُ الذَّكٰوةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ ((لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

ابوالعشراء رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ذبح کرنا حلق اور سر سینہ میں نہیں ہوتا ❶ آپ نے فرمایا: "اگر تو اس کی ران میں زخم لگائے ❷ البتہ تجھ سے کفایت کرے گا۔" (ترمذی' ابوداؤد'

وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ هٰذَا زَكٰوةُ الْمُتَرَدِّيْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُوْرَةِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۲۵ والترمذی الحدیث رقم ۱۴۸۱ والنسائی الحدیث رقم ۴۴۰۸ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۱۸۴ والدارمی الحدیث رقم ۱۹۷۲ واحمد فی المسند ۴/۳۳۴)

نسائی' ابن ماجہ' دارمی) ابوداؤد نے کہا کہ یہ ذبح کرنا اس جانور کا ہے کہ جو گرا ہو کنویں میں اور ترمذی نے کہا کہ یہ حالت بوقت ضرورت ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیا نہیں ہوتا ذبح۔ یعنی ذبح شرعی۔ ❷ اگر زخم لگائے تو اس کی ران میں' البتہ کفایت کرے گا الخ یہ حدیث ضعیف ہے اور ابوالعشر اء بھی مجہول ہے اور اس کا یہ مطلب ہے کہ جب ذبح پر قدرت نہ ہو جیسے جنگلی جانور بھاگ رہا ہو یا گھریلو جانور وحشی ہو جائے اور فصل اول میں بروایت رافع بن خدیج یہ گذرا کہ جب پالا جانور وحشی ہو جائے اور ہاتھ نہ لگے تو بسم اللہ پڑھ کر جہاں زخم لگائے حلال ہو جاتا ہے جیسے جنگلی جانوروں میں یہی حکم ہے اسی طرح جو جانور کنویں میں اوندھا گر پڑے تو جہاں قابو پڑے حلال ہے اور ابوداؤد اور ترمذی کا قول اس حدیث کے آخر میں اس کی دلیل صاف ہے۔

۴۰۸۳ - (۲۰) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَاعَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ اَوْبَازٍ ثُمَّ اَرْسَلْتَهٗ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ)) قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ ((اِذَا قَتَلَهٗ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلَيْكَ۔)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۵۱)

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو سکھایا تو نے کتا ہو یا باز ❶ پھر تو نے اس کو چھوڑا اور ذکر کیا نام اللہ کا' پس کھا اس جانور کو کہ روک رکھا اس نے تجھ پر'' میں نے کہا' اگرچہ مار ڈالا اس نے؟ آپ نے فرمایا: ''جس وقت کہ مار ڈالا کتے یا باز نے شکار کو اور نہ کھایا اس میں سے کچھ تو بے شک اس نے تیرے لیے روک رکھا ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کتا ہو یا باز۔ ایسے ہی چیتا بحری عقاب وغیرہ اور ان دونوں پر اکتفا کیا بطور مثال کے۔

۴۰۸۴ - (۲۱) وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِسَهْمِيْ قَالَ ((اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ وَلَمْ تَرَفِيْهِ اَثَرَسَبُعٍ فَكُلْ۔)) (رواہ ابوداؤد) (الترمذی الحدیث رقم ۱۴۶۸ والنسائی الحدیث رقم ۴۳۰۰)

انہی (سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں پھر میں اگلے دن اس میں اپنا تیر دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا: ''جس وقت تجھے معلوم ہو جائے کہ تیرے تیر نے اس کو قتل کیا اور نہ دیکھا اس میں نشان ❶ کسی درندے کا تو کھا لے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ روایت ترمذی میں ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نشان۔ کیونکہ اس سے گمان غالب ہوتا ہے کہ وہ اسی تیر کے صدمہ سے مرا جو بسم اللہ کہہ کر مارا گیا مگر جب پانی

میں وہ شکار ملے تو اس کو کھانا نہیں چاہیے' معلوم نہیں وہ تیر سے مرا ہے یا پانی میں گرنے سے' جیسے باب کی پہلی حدیث میں گذرا۔

٤٠٨٥ - (٢٢) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ١٤٦٦ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٠٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں مجوس کے کتے ❶ کا شکار کھانے سے منع کیا گیا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مجوس کے کتے کے شکار سے الخ یعنی اگر مجوسی کا کتا شکار کرے تو وہ مسلمان کو درست نہیں ہے' لیکن اگر مسلمان کسی مجوسی کا کتا یا باز لے کر اس کو اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو وہ شکار درست ہوگا' اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی مسلمان کسی مجوسی کی چھری سے ذبح کرے یا اس کے تیر کمان سے شکار کرے۔

٤٠٨٦ - (٢٣) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا۔)) (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ١٤٦٤ واحمد فى المسند ٤/ ١٩٣)

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم مسافر لوگ ہیں یہود و نصاریٰ اور مجوس پر ہمارا گذر ہوتا ہے تو ہم ان کے برتنوں کے سوا نہیں پاتے آپ نے فرمایا: ''پس اگر نہ پاؤ تم ان کے برتنوں کے سوا' تو ان کے برتنوں کو پانی کے ساتھ دھو لو پھر ان میں کھاؤ اور پیو۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٠٨٧ - (٢٤) وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ ((لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔)) (رواه الترمذى و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٧٨٤ والترمذى الحديث رقم ١٥٦٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢٨٣٠)

قبیصہ بن ہلب نے اپنے باپ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام نصاریٰ کے متعلق پوچھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا' اس شخص نے کہا کہ کھانوں میں سے ایک کھانا ہے میں اس سے پرہیز کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرے سینے میں ایسی کوئی چیز نہ آئے جس میں عیسائیت کی مشابہت ❶ ہو۔'' (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہ سوا اپنے مذہب والوں کے دوسرے لوگوں کا کھانا نہیں کھاتے یہ حال نصاریٰ کا شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوگا' اب تو نصاریٰ ہر ایک کا کھانا یہاں تک کہ مشرکین کا بھی کھا لیتے ہیں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کا پکایا ہوا کھانا مسلمانوں کو کھانا درست ہے اور حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: ﴿وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ﴾ اور آپ نے یہود یہ کا کھانا کھایا خیبر میں لیکن شرط یہ ہے کہ اس کھانے میں شراب' خنزیر نہ ہو اور نہ وہ جانور جو مردار ہو مثلاً گلا گھونٹا یا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے نام پر کاٹا

ہو اور نہ وہ کھانا بالا جماع حرام ہوگا' اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور ہمارے زمانہ میں جس جاہل مرتد نے یہ فتویٰ دیا کہ نصاریٰ کا گلا گھونٹا ہوا بھی جانور درست ہے کیونکہ وہ طعام اہل کتاب میں داخل ہے' وہ مسلمان کی جماعت سے خارج ہے اور اس نے انکار کیا ایک بدیہی بات کا' کیونکہ طعام سے وہی طعام مراد ہے جو حلال ہے' ورنہ لازم آتا ہے کہ نصاریٰ اگر خنزیر بھی پکائیں یا آدمی کا گوشت تو وہ بھی حلال ہو' اس کے نزدیک اور ایسا بے وقوف نہ دیکھا گیا نہ سنا گیا نہ اس کے اختلاف کا ہماری شریعت میں کوئی اعتبار ہے۔

٤٠٨٨ - (٢٥) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحديث رقم ١٤٧٣)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ جانور ہے کہ جس کو کھڑا کر کے تیروں سے ماریں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

٤٠٨٩ - (٢٦) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَافِيْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى سُئِلَ اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُّنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحديث رقم ١٤٧٤ واحمد فی المسند ٤/ ١٢٧)

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن درندوں میں سے ہر کچلی ❶ والے کے کھانے اور ہر پنجہ ❷ والے کے کھانے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور مجثمہ سے' خلیسہ کے کھانے سے اور حمل والیوں لونڈیوں سے صحبت کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ جنیں وہ چیز جو کہ ان کے پیٹوں میں ہے وہ جنم دیں' محمد بن یحییٰ نے کہا کہ ابو عاصم سے مجثمہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ جو پرندہ یا چرندہ ٹھہرایا جائے (یعنی باندھا جائے) پھر اسے تیر سے مارا جائے اور پوچھے گئے خلیسہ کے معنی کے متعلق تو انہوں نے کہا کہ بھیڑیے یا اور کسی درندے نے کسی جانور کو پکڑ لیا ہو اور پائے اس کو کوئی پس چھین لے اس سے اس جانور کو پھر وہ جانور ذبح کرنے سے پہلے اس کے ہاتھ میں مر جائے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہر کچلی والے کے۔ یعنی جو دانت سے شکار پکڑتا ہے' جیسے بھیڑیا' شیر' کتا' چیتا' ریچھ' یا بلی وغیرہ۔
❷ پنجہ والے کے سے الخ یعنی جو پنجہ سے شکار پکڑتے ہیں جیسے باز' بحری' شکرہ' چیل وغیرہ۔

٤٠٩٠ - (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ

سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شیطان کے شریطہ سے' ابن عیسیٰ

الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيسٰى هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۲۶ واحمد في المسند ۱/ ۲۸۹)

نے زیادہ کیا کہ یہ وہ جانور ہے کہ جس کی کھال اتار دی جائے اور اس کی گردن کی رگیں نہ کاٹی جائیں پھر اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۴۰۹۱ - (۲۸) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارَمِيُّ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۲۷ والدارمی الحدیث رقم ۱۹۷۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ذبح کرنا پیٹ کے بچے کا' اس کی ماں کا ذبح کرنا ہی ہے۔ (ابوداؤد' دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

۴۰۹۲ - (۲۹) وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۴۷۶)

ترمذی نے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

۴۰۹۳ - (۳۰) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَاْكُلُهٗ قَالَ ((كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ۔)) (رواه ابو داؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۲۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۱۹۹ واحمد فی المسند ۳/ ۳۱)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم اونٹنی کو نحر کرتے ہیں اور ہم گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں پس پاتے ہیں ہم اس کے پیٹ میں بچہ❶ تو کیا پھینک دیں اس کو یا کھائیں اس کو؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی ماں کا ذبح کرنا❷ اس کا ذبح کرنا ہے اگر چاہو تو اس کو کھاؤ۔ (ابوداؤد وابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ بچہ یعنی مردہ۔ ❷ ذبح کرنا اس کا ذبح کرنا ماں اس کی کا ہے یعنی اگر ایک جانور کو ذبح کیا اور اس کے پیٹ میں بچہ تھا وہ مردہ نکلا تو اس کا کھانا درست ہے' یہی مذہب ہے' جمہور علماء اور اہل حدیث کا' امام ابن قیمؒ نے کہا سنت صحیحہ وارد ہے کہ جنین کی زکوٰۃ اس کی ماں کی زکوٰۃ ہے اور اس حدیث کو رد کیا گیا کہ یہ حدیث خلاف اصول ہے' کیونکہ میتہ حرام ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جس کی زبان پر میتہ کی حرمت اتری اسی نے مچھلی اور ٹڈی کو حلال کیا' حالانکہ وہ بھی میتہ ہیں اور یہ شخص قائل ہے ان کی حلت کا اور جنین میتہ نہیں ہے' وہ ایک جزو ہے اپنی ماں کا جو ذبح کی گئی اور ہر جزو کی زکوٰۃ ضروری نہیں' اگر حدیث اس کی حلت میں وارد نہ ہوتی تو پھر بھی وہ قیاس کی رو سے حلال ہوتا اور اب کیسے حلال نہ ہوگا جب کہ حدیث بھی وارد ہوئی ہے۔

۴۰۹۴ - (۳۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ چڑیا یا کسی بڑی چیز کو ناحق قتل کرے تو اس سے اللہ تعالیٰ اس کے قتل کرنے کے متعلق سوال

قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ ((اَنْ يَّذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا۔)) (رواه النسائي والدارمي) (النسائي الحديث رقم ٤٤٤٥ والدارمي الحديث رقم ١٩٧٨ واحمد في المسند ٢/ ١٦٦)

کرے گا کہا گیا اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ اس کو ذبح کرے اور کھا لے اور اس کے سر کو کاٹ کر نہ پھینکے۔'' (احمد' نسائی' دارمی)

حكم الحديث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٠٩٥ - (٣٢) وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدِنِ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ ((مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَاتُؤْكَلُ))۔ (رواه الترمذي و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٨٥٨ والترمذي الحديث رقم ١٤٨٠ والدارمي الحديث رقم ٢٠١٨ واحمد في المسند ٥/ ٢١٨)

سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو مدینہ والے اونٹوں کی کوہان اور دنبوں کی چکیاں کاٹ لیتے تھے آپ نے فرمایا: ''جو چیز کاٹی جائے جانور سے اس حال میں کہ وہ زندہ ہو تو وہ چیز مردار ہے نہ کھائی ❶ جائے۔'' (ترمذی' ابوداوَد)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ نہ کھائی جائے الخ اگرچہ کاٹی جائے حلال جانور میں سے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٠٩٦ - (٣٣) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِّنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهٖ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَبِهٖ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى اَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ مَالِكٌ) وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٢٨٢٣ والموطا الحديث رقم ٣ من كتاب الذبائح واحمد في المسند ٥/ ٤٣٠)

عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے ایک شخص سے نقل کیا جو کہ قبیلہ بنو حارثہ سے تھا کہ وہ احد پہاڑ کے ایک درہ میں اونٹنی کو چراتا تھا اس نے اونٹنی میں موت کا اثر دیکھا تو اس نے ایسی کوئی چیز نہ پائی کہ جس سے اس کو نحر کرے اس نے ایک میخ لی اور اونٹنی کے سینہ میں چبھو دی یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ نے اس کا گوشت کھانے کا حکم دیا۔'' (ابوداوَد' مالک) اور مالک کی ایک روایت میں ہے کہ: ''اس کو ❶ تیز لکڑی کے ساتھ ذبح کیا۔''

حكم الحديث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ بوقت ضرورت پتھر یا لکڑی دھار دار سے ذبح کرنا درست ہے۔

۴۰۹۷ - (۳۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ اٰدَمَ۔)) (رواه الدارقطنی)

(الدارقطنی الحدیث رقم ٤ من کتاب الصید والذبائح)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں ❶ کوئی جانور دریا میں مگر اس کو اللہ تعالیٰ نے بنو آدم کے لیے ذبح کیا ہے۔'' (دارقطنی)

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ دریا کے تمام مردے حلال ہیں' خواہ وہ خود بخود مر جائیں یا شکار سے مریں اور اجماع ہے مچھلی کی حلت پر لیکن جو مچھلی خود بخود مر کر پانی پر تیر آوے اس میں اختلاف ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مینڈک حرام ہے دریا کے باقی جانوروں میں تین اقوال ہیں' ایک یہ کہ دریا کے تمام جانور حلال ہیں' دوسرا یہ کہ مچھلی کے سوا کوئی حلال نہیں ہے' تیسرا یہ کہ جو خشکی کے جانور حلال ہیں ان کی شبیہ دریا میں بھی حلال ہے' جیسے گھوڑا اور دریائی گھوڑا اور جو خشکی کے جانور حرام ہیں ان کی شبیہ دریا میں بھی حرام ہے جیسے دریائی کتا یا دریائی خنزیر۔ واللہ اعلم۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ

کتے سے متعلق احکام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۴۰۹۸ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٠٠ ومسلم الحدیث رقم (٥٠ ـ ١٥٧٤) والترمذی الحدیث رقم ١٤٨٧ والنسائی الحدیث رقم ٤٢٨٦ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٠٤ والموطا الحدیث رقم ١٣ من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند ٢ / ٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ پالے کتا' سوائے کتے مواشی (رکھوالی والے) یا شکاری کے' اس کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم کیا جاتا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

۴۰۹۹ - (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٣٢٢ ومسلم الحدیث رقم (٥٨ ـ ١٥٧٥) والنسائی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو شخص کتا پالے سوائے کتے مویشی یا شکاری کے یا کھیتی کے اس کے ثواب سے ہر روز قیراط کے موافق کم ہوتا ہے۔'' ❶ (بخاری و مسلم)

الحدیث رقم ٤٢٨٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٠٤

واحمد فی المسند ٢/ ٢٧٥)

فوائد الحدیث: ❶ ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ ان تین کاموں کے سوا جو حدیث میں مذکور ہیں، کتا پالنا درست نہیں، کہ نیک عمل کم ہوتے جاتے ہیں، پہلی حدیث میں دو قیراط روزانہ کم ہونے کا ذکر ہے اور اس حدیث میں ایک قیراط کا ذکر ہے اس کی تطبیق اس طرح ہے کہ شاید کتوں کی دو قسمیں ہوں، بعض میں ایک قیراط کی کمی ہوتی ہو اور بعض میں دو قیراط کی بعض نے کہا یہ باعتبار اختلاف مقامات کے ہے، تو مکہ اور مدینہ میں اگر بلا ضرورت کتا پالے تو دو قیراط کی کمی ہوگی دوسرے شہروں میں ایک قیراط کی، کیونکہ یہ دونوں افضل مقام ہیں اور اس قیراط کی مقدار سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا ایک روایت میں ہے کہ ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

٤١٠٠- (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ ((عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِى النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٧- ١٥٧٢) والترمذى الحديث رقم ١٤٨٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کے قتل کرنے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ ایک عورت جنگل سے اپنے کتے کے ساتھ آئی تو ہم اس کو قتل کرتے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قتل کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا: ”لازم ہے تم پر قتل کرنا دو نقطوں والے خالص سیاہ کتے کا کیونکہ وہ شیطان ہے۔“ (مسلم)

٤١٠١- (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِيَةٍ۔ (متفق عليه) (مسلم الحديث رقم (٤٦- ١٥٧١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کرنے کا حکم فرمایا سوائے شکار کے کتوں یا بکریوں کے کتوں یا مواشی کے کتوں کے۔ (بخاری و مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤١٠٢- (٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ۔)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ) وَزَادَ التِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ((وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ۔)) (ابو داؤد الحديث رقم ٨٤٥ والترمذى الحديث رقم ١٤٨٩

سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: ”اگر یہ بات نہ ❶ ہوتی کہ کتے جماعتوں میں سے ایک جماعت ہیں تو البتہ حکم کرتا میں ان سب کے قتل کرنے کا پس قتل کرو ان میں سے ہر خالص سیاہ کتے کو۔ (ابوداؤد، دارمی) اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نے: ”اور نہیں کوئی گھر والے کہ پالیں کتے کو مگر یہ کہ ان کے عمل سے ہر روز ایک معین حصہ ثواب کا کم کیا جاتا ہے مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا

والنسائی الحدیث رقم ٤٢٨٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٠٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٠٨ واحمد فی المسند ٥/ ٥٤) یا کتار یوڑ کا۔"

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر نہ ہوتی یہ بات الخ اس کا یہ مطلب ہے کہ کتا بھی ایک نوع ہے عالم کے انواع سے' اس کا فنا کرنا ممکن نہیں اس لیے قتل کا حکم دینا بیکار ہے کتنے قتل کرو لیکن دنیا میں ضرور کتے باقی رہیں گے جب تک دنیا باقی ہے' اب دیکھئے کہ سانپ اور بچھو اور شیر اور بھیڑیے لوگ صدہا ہزار ہا سال سے جہاں پاتے ہیں مار ڈالتے ہیں' مگر کیا یہ اقسام دنیا سے مٹ گئیں۔ باب کی احادیث عمدہ نصیحت ہیں مسلمان کے لئے کہ بلاضرورت کتا پالنے سے پرہیز رکھے' لیکن ہمارے دور کے مسلمان نصاریٰ کی مشابہت پر مرے جاتے ہیں اور بلا ضرورت گھروں میں کتے رکھتے ہیں یہ کیا ہی ایک آفت ہے' مسلمانوں نے اگر نصاریٰ کی باتیں سیکھیں تو وہ بھی کوٹ پتلون پہننا بوٹ ڈانٹنا' چرٹ پینا' شراب اڑانا' کتے بغل میں رکھنا جو دارین میں ضرر رساں ہیں' لاحول و لا قوة الا بالله

٤١٠٣ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٥٦٢ والترمذی الحدیث رقم ١٧٠٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار پایوں کے درمیان لڑائی ❶ سے منع فرمایا۔ (ترمذی وابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ افسوس کہ مسلمانوں نے اس کا بھی خلاف کیا۔ لاہور میں (بلکہ کئی اور شہروں اور دیہاتوں میں بھی) بس کام ہی یہی ہے مینڈھوں اور بٹیروں اور مرغوں وغیرہ کا لڑانا' انا للہ الخ۔

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهٗ وَمَا يَحْرُمُ

جن جانوروں کا کھانا حلال ہے اور جن جانوروں کا کھانا حرام ہے ان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤١٠٤ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ))۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٥ـ ١٩٣٣) والترمذی الحدیث رقم ١٤٧٩ والنسائی الحدیث رقم ٤٣٢٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٣٣ والموطا الحدیث رقم ١٤ من کتاب الصید

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر کچلی والے درندہ کا کھانا حرام ہے۔" (مسلم)

واحمد فی المسند ۲/ ۴۱۸)

۴۱۰۵ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَهٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۶۔ ۱۹۳۴) وابوداؤد الحديث رقم ۳۸۰۳ وابن ماجه الحديث رقم ۲/ ۱۰۷۷ الحديث رقم ۳۲۳۴ واحمد فی المسند ۱/ ۳۷۳)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں میں سے ہر کچلی ❶ والے، پرندوں میں سے ہر پنجے والے کو کھانے ❷ سے منع فرمایا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کچلی والے سے الخ یعنی جس جانور کے نوک دار دانت ہوں اور وہ دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کر کھاتا ہو جیسے شیر، چیتا، بلی وغیرہ حرام ہے اور جس کے نوک دار دانت ہوں لیکن درندہ نہ ہو جیسے اونٹ سو وہ حلال ہے۔ ❷ اور ہر پنجے والے کے کھانے سے الخ یہ مطلب نہیں کہ جس جانور کا پنجہ ہو وہ حرام ہے، بلکہ مراد وہ پرندہ ہے جو پنجہ سے شکار کرتا ہو جیسے باز، بحری، شکرہ، عقاب، وغیرہ۔

۴۱۰۶ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۵۵۲۷ ومسلم الحديث رقم (۲۳۔ ۱۹۳۶)

سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۴۱۰۷ - (۴) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۵۵۲۴ ومسلم الحديث رقم (۳۶۔ ۱۹۴۱) وابوداؤد الحديث رقم ۳۸۰۸ والنسائی الحديث رقم ۴۳۴۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ❶ اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت فرمائی۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ منع فرمایا الخ جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ گھریلو گدھا حرام ہے البتہ جنگل کا گدھا یعنی گورخر وہ بالاتفاق درست ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ہدیہ دیا گیا آپ نے اس میں سے کھایا اور اگلی حدیث میں بیان ہے اور اس حدیث میں اس کا صاف بیان ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی، احمد، اسحاق رحمہم اللہ، اہلحدیث کا جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حرام ہے اور دلیل انہوں نے خالد کی حدیث سے لی جو دوسری فصل میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گی، لیکن وہ ضعیف ہے اس کی اسناد میں بقیہ بن ولید ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث میں اعتراض ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے گھوڑے کی حرمت سے اپنی وفات سے تین دن پہلے رجوع کیا ہے۔

۴۱۰۸ - (۵) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهُ رَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو اس کو قتل کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تمہارے

مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٤٩٠ ومسلم الحديث رقم (٦٣۔ ١١٩٦) والنسائی الحديث رقم ٤٣٤٥ واحمد فی المسند ٥/ ٣٠٨)

پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے' ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' ہمارے پاس اس کا پاؤں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لیا اور اس کو کھایا۔ (بخاری و مسلم)

٤١٠٩ - (٦) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٥٧٢ ومسلم الحديث رقم (٥٣۔ ١٩٥٣) والترمذی الحديث رقم ١٧٨٩ والنسائی الحديث رقم ٤٣١٢ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٤٣ والدارمی الحديث رقم ٢٠١٣ واحمد فی المسند ٣/ ١٧١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں بھگایا ہم نے خرگوش کو مرالظہران میں' پس میں نے اس کو پکڑ لیا' پھر لایا میں اس کو ابوطلحہ کے پاس تو انہوں نے اس کو ذبح کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا کولہا اور اس کی دونوں رانیں بھیجیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول کیا۔ ❶ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس قبول کیا اس کو الخ خرگوش حلال ہے' جمہور علماء' فقہاء اور اہل حدیث کے نزدیک' سوا امامیہ کے' انہوں نے اس کو حرام کہا ہے اس وجہ سے کہ اس کو حیض آتا ہے۔

٤١١٠ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ۔)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٥٣٦ ومسلم الحديث رقم (٤٠۔ ١٩٤٣) والترمذی الحديث رقم ١٧٩٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٤٢)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ میں گوہ کو کھاتا ہوں اور نہ اس کو حرام کرتا ہوں'' (بخاری و مسلم)

٤١١١ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئے اور میمونہ رضی اللہ عنہا خالد اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں ان کے پاس روسٹ کی ہوئی گوہ تھی' انہوں نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے رکھ دی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا' خالد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا ''نہیں میری قوم کی زمین میں یہ نہیں

قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيَّ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٥٣٧ ومسلم الحدیث رقم (٤٤۔ ١٩٤٦) والنسائی الحدیث رقم ٤٣١٧ والدارمی الحدیث رقم ٢٠١٧)

ہوتی اس لیے میں اس سے کراہت کرتا ہوں' خالد نے کہا پس میں نے اس کو کھینچ لیا اور کھایا ❶ اور رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور کھایا اس کو۔ اور اس کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اس کی حلت کے ثبوت میں بہت سی صحیح احادیث وارد ہیں اور حرمت کے دلائل میں ایک ابوداؤد کی آئندہ حدیث ہے کہ منع کیا آپ نے گوہ کے کھانے سے اس کی اسناد ضعیف ہے' دوسرے امام محمد رحمہ اللہ نے ابراہیم سے' انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ ان کے پاس گوہ کا ہدیہ آیا تو آپ ﷺ نے منع کیا ان کو اس کے کھانے سے اور یہ مرسل ہے' کیونکہ ابراہیم نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا' تیسرے محمد بن حارث سے ایسا ہی موقوفاً روایت ہے' وہ بھی حجت نہیں ہے اور جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں آیا ہے کہ میرے ملک میں اس کو نہیں کھاتے' اس لیے مجھے کراہت معلوم ہوتی ہے یہ اور بات ہے اس سے حرمت لازم نہیں آتی اگر سوسمار حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا' نہ آپ صحابہ کو اس کے کھانے کی اجازت دیتے' احناف یہ کہتے ہیں کہ یہ احادیث پہلے کی ہیں' پھر آپ نے اس سے منع کر دیا' ہم کہتے ہیں اس کو ثابت کرو کہ یہ احادیث پہلے کی ہیں اور ممانعت کی حدیث بعد کی ہے' علاوہ اس کے ممانعت کی حدیث صحیح نہیں ہے تو اس سے صحیح احادیث کا نسخ کیونکر جائز ہوگا۔

٤١١٢ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٥١٧ ومسلم الحدیث رقم (٩/ ١٦٤٩) والترمذی الحدیث رقم ١٨٢٧ والنسائی الحدیث رقم ٤٣٤٨ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٥٥ واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٤)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا۔ (بخاری ومسلم)

٤١١٣ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٩٥ ومسلم الحدیث رقم (٥٢۔ ١٩٥٢) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٨١٢ والترمذی الحدیث رقم ١٨٢٢ والنسائی الحدیث رقم ٤٣٥٦ والدارمی الحدیث رقم ٢٠١٠ واحمد فی المسند ٤/ ٣٨٠)

ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

٤١١٤ - (١١) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے لشکر خبط کے ساتھ جہاد کیا

الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْعُبَیْدَۃَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِیْدًا فَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا مَیِّتًا لَمْ نَرَمِثْلَہٗ یُقَالُ لَہُ الْعَنْبَرُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ نِصْفَ شَھْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْعُبَیْدَۃَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِہٖ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَہٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرْنَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((کُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَہُ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ)) قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ فَاَکَلَہٗ۔ (متفق علیہ)

(البخاری الحدیث رقم ٤٣٦٢ ومسلم الحدیث رقم (١٧-١٩٣٥) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٨٤٠ والنسائی الحدیث رقم ٤٣٥٢ وابن ماجہ الحدیث رقم ٤١٠٩ والموطا الحدیث رقم ٢٤ من کتاب صفۃ النبی ﷺ واحمد فی المسند ٣/ ٣٧٨)

اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ امیر بنائے گئے تھے' ہم شدید بھوک کا شکار ہوئے تو دریا نے ایک مری ہوئی مچھلی پھینکی ہم نے اس سے پہلے ایسی مچھلی نہیں دیکھی تھی' اس مچھلی کا نام عنبر لیا جاتا تھا تو ہم نے اس میں سے آدھے مہینے تک کھایا پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی لی تو اس کے نیچے سے اونٹ سوار گزر گیا اور جب ہم واپس آئے تو ہم نے نبی ﷺ سے ذکر کیا' آپ نے فرمایا: ''کھاؤ' وہ رزق ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور کھلاؤ ہمیں بھی اگر اس میں سے تمہارے پاس ہے'' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' پس ہم نے رسول اللہ ﷺ کی طرف اس میں سے بھیجا پس ❶ آپ نے اس کو کھایا۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جمہور کا یہی قول ہے کہ دریا کا مردہ حلال ہے' خواہ شکار کی وجہ سے مر جائے یا خود بخود دریا میں مر جائے جبکہ احناف کہتے ہیں کہ اگر خود بخود مر جائے تو وہ حلال نہیں ہے اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل لیتے ہیں جس میں طافی کے کھانے سے منع فرمایا اور وہ حدیث ضعیف ہے۔ اس میں یحییٰ بن سلیم ضعیف ہے اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ایک اور طریق ہے تو وہ بھی ضعیف ہے۔ امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی سے پست ہمت نہ ہوتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ختم ہو چکا تو سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے سب کے توشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

٤١١٥ - (١٢) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ کُلَّہٗ ثُمَّ لِیَطْرَحْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ شِفَآءٌ وَفِی الْاٰخَرِ دَآءٌ۔)) (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٧٨٢ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٨٤٤ وابن ماجہ الحدیث رقم ٣٥٠٥ واحمد فی المسند ٢/ ٢٢٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کہ گر پڑے مکھی تمہارے کسی (پینے کے) برتن میں تو چاہیے کہ اس کو اس میں ڈبو کر نکال دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے اور ❶ دوسرے میں بیماری ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اور دوسرے میں بیماری ہے' دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہے اور بیماری کے پر کو نیچا رکھتی ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون حیوان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

۴۱۱۶ - (۱۳) وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمَنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ ((اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ۔)) (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ۵۵۳۸ وابوداؤد الحديث رقم ۳۸۴۱ والترمذی الحديث رقم ۶/ ۳۲۹ والنسائی الحديث رقم ۴۲۵۸ واحمد فی المسند ۶/ ۳۲۹)

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ گھی میں ایک چوہا گر کر مر گیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس چوہے اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک دو اور بقایا گھی کو کھاؤ۔'' ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ اس صورت میں ہے کہ جب گھی جما ہوا اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی ناپاک ہو جاتا ہے اور فصل ثانی کی پہلی حدیث میں اس کا صاف بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آتا ہے۔

۴۱۱۷ - (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِيْ اَبُوْلُبَابَةَ لَاتَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ اِنَّهٗ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۳۲۹۷ ومسلم الحديث رقم (۱۲۸۔ ۲۲۳۳) وابوداؤد الحديث رقم ۵۲۵۲ والترمذی الحديث رقم ۲۴۸۳ وابن ماجه الحديث رقم ۳۵۳۵ واحمد فی المسند ۲/ (۱۲۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قتل کرو دو لکیر والے سانپ کو اور قتل کرو دم بریدہ سانپ کو' کیونکہ ❶ یہ دونوں اندھا کر دیتے ہیں حمل گرا دیتے ہیں'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس وقت میں حملہ کرتا تھا ایک سانپ پر کہ مار ڈالوں اس کو' تو مجھے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے پکارا کہ اس کو نہ مار میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے تمام سانپوں کو قتل کرنے کا' تو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے رہنے والے سانپوں کو مارنے ❷ سے منع فرمایا اور وہ آباد کرنے والے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ دونوں الخ یعنی ان دونوں سانپوں کی یہ خاصیت ہے کہ جب ان کی آنکھ آدمی کی آنکھ میں پڑے اور مقابل ہو تو آدمی کی آنکھ کی روشنی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے تو ایسے موذی کو مارنا چاہئے۔ ❷ مارنے گھر کے رہنے والے سانپوں سے' یہ غرض نہیں ہے کہ ان کو مارنا ہی نہ چاہئے بلکہ یہ غرض ہے کہ جو سانپ گھر میں رہتے ہوں ان کو تین دن تک اطلاع دو' اگر اس کے بعد بھی وہ نہ نکلیں تو ان کو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہیں اور حدیث آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیے اور ڈرائے ہوئے مارنا درست نہیں اور سوائے مدینہ کے باقی تمام مقامات خواہ جنگل ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے اور مدینہ کے استثناء کی یہ وجہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا' جیسا کہ ابو السائب کی حدیث آئندہ کے آخر میں یہ صاف مذکور ہے اور علماء کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ گھروں کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرائے

اور جتائے نہ مارنا چاہئے البتہ اور جگہ مارڈالنا چاہئے بغیر ڈرائے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مسجد میں بھی مارڈالنا چاہئے اور بعض علماء نے کہا کہ گھر کے سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مارڈالنا چاہئے اور ڈرانے کی ترکیب اسی حدیث کی شرح میں ہم ان شاء اللہ العزیز بیان کریں گے۔

٤١١٨ - (١٥) وَعَنْ اَبِی السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ فَبَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذَا سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِیْرِهٖ حَرَکَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَافِیْهِ حَیَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُوْ سَعِیْدٍ یُصَلِّیْ فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنْ اِجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰی بَیْتٍ فِی الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ کَانَ فِیْهِ فَتًی مِّنَّا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَنْدَقِ فَکَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰی یَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَیَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ یَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((خُذْعَلَیْكَ سَلَاحَكَ فَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْكَ قُرَیْظَةَ)) فَاَخَذَ الرَّجُلُ سَلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَةٌ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ لِیَطْعَنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَیْرَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ اُکْفُفْ عَلَیْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَیْتَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَا الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَیَّةٍ عَظِیْمَةٍ مُنْطَوِیَةٍ عَلَی الْفِرَاشِ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَکَزَهٗ فِی الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَیْهِ فَمَا یُدْرٰی اَیُّهُمَا کَانَ اَسْرَعُ مَوْتًا اَلْحَیَّةُ اَمِ الْفَتٰی قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَکَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا اُدْعُ اللّٰهَ یُحْیِیْهِ لَنَا فَقَالَ ((اِسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِکُمْ)) ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُیُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِّنْهُمْ شَیْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَیْهَا ثَلَاثًا فَاِنْ ذَهَبَوَالاَّ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ کَافِرٌ)) وَقَالَ لَهُمْ ((اِذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا

سیدنا ابو سائب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے پس ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے ایک حرکت کی آواز سنی تو ہم نے اچانک دیکھا کہ اس میں ایک سانپ تھا' میں کھڑا ہوا تاکہ میں اس کو قتل کروں اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے' انہوں نے مجھے اشارہ ❶ سے منع کیا' میں بیٹھ گیا تو جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر میں ایک حجرہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا کیا تو نے یہ حجرہ دیکھا ہے میں نے کہا ہاں' ابوسعید نے کہا کہ ہم میں سے ایک نوجوان شخص تھا اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خندق کی طرف نکلے اور وہ نوجوان آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوپہر کے وقت اجازت مانگتا پھر اپنے اہل کی طرف آتا ایک دن آپ سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ''اپنے ہتھیار لیتا جا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ بنی قریظہ ❷ تجھے نقصان پہنچائیں گے اس نے اپنے ہتھیار لیے اور گھر کی طرف چل پڑا وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی گھر کے دروازہ میں کھڑی ہے اس کو غیرت آئی وہ نیزہ مارنے کے لیے بیوی کی طرف بڑھا تو بیوی نے کہا اپنا نیزہ روک اور گھر کے اندر جا کر دیکھ کہ مجھے کس چیز نے یہاں پہنچایا ہے وہ نوجوان اندر گیا تو وہاں ایک بہت بڑا سانپ بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا تھا نوجوان نے نیزہ سے اس پر حملہ کر کے اس کو اپنے نیزہ میں پرو لیا باہر آ کر نیزہ کو صحن میں گاڑ دیا' سانپ نیزہ پر تڑپا تو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ سانپ اور نوجوان میں سے پہلے کون مرا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' آپ سے یہ واقعہ بیان کیا اور ہم نے کہا اللہ

صَاحِبَكُمْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ((إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوْا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٤٠ـ ٢٢٣٦) والترمذي الحديث رقم ١٤٨٤)

تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اسے زندہ کر دے آپ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کے لئے استغفار کرو'' پھر فرمایا: ''تحقیق ان گھروں کو آباد کرنے والے ہیں تو جب تم ان میں سے سانپ کی شکل میں دیکھو تو اس پر تین بار یا تین روز تنگی پکڑو پس اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک گیا ورنہ اس کو قتل کر دو اس لئے کہ تحقیق وہ کافر ہے اور فرمایا: ''جاؤ اور جا کر اپنے ساتھی کو دفن کرو'' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''مدینہ میں جن ہیں جو کہ مسلمان ❸ ہو گئے ہیں پس جس وقت تم ان میں سے کسی ❹ کو دیکھو تو اس کو تین دن کی وارننگ دو اگر اس کے بعد بھی تمہیں نظر آئے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ❺ ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس اشارہ کیا معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا درست ہے۔ ❷ بنی قریظہ وہ یہودی تھے جنہوں نے دغابازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے۔ ❸ کہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ تو جنوں نے اس کو قصاصاً قتل کیا ہوگا مگر یہ ظلم تھا جنوں کا اس لیے کہ اس جوان نے عمداً جن سمجھ کر نہیں بلکہ موذی سمجھ کر مارا تھا۔ ❹ خبردار کر دو اس کو تین دن الخ اس سے معلوم ہوا کہ تین دن تک آگاہ کرنا ضروری ہے اگر ایک روز تین بار نکلے اور تین بار آگاہ کر دے تو کافی نہیں اور آگاہ کرنے کا طریقہ یہ ہے جو روایت کیا ترمذی اور ابوداؤد نے اور فصل ثانی میں یہ حدیث آئے گی نبی ﷺ نے فرمایا: جب سانپ مکان میں نکلے تو اس سے کہو ہم تجھ کو نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا عہد یاد دلا کر کہتے ہیں تو ہم کو ایذا نہ دے اگر اس پر بھی نہ نکلے تو اس کو مار ڈالو۔ ❺ کیونکہ وہ شیطان ہے یعنی سرکش ہے اس کے مار ڈالنے میں کچھ نقصان نہیں۔

٤١١٩ - (١٦) وَعَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَقَالَ ((كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ.)) (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٣٣٥٩ ومسلم الحديث رقم (١٤٢ـ ٢٢٣٧) والنسائي الحديث رقم ٢٨٨٥ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٢٨ والدارمي الحديث رقم ٢٠٠٠ واحمد في المسند ٦/ ٤٢١)

سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ''وہ ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو پھونک مارتی تھی۔'' (بخاری و مسلم)

٤١٢٠ - (١٧) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا اور اس کا نام فویسق

وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٤٤ـ ٢٢٣٨) وابوداؤد الحدیث رقم ٥٢٦٢ وابن ماجه الحدیث رقم (١٤٤ـ ٢٣٣٨) وابو داؤد الحدیث رقم ٥٢٦٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٣٠ واحمد فی المسند ١/ ١٧٦)

رکھا۔ (مسلم)

٤١٢١ - (١٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ فِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٤٧ـ ٢٢٤٠) وابوداؤد الحدیث رقم ٥٢٦٣ والترمذی الحدیث رقم ١٤٨٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٢٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣٥٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''جو کوئی چھپکلی کو پہلی چوٹ میں مار دے تو اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو کوئی دوسری چوٹ میں مارے تو اس کے لیے اس سے کم اور جو تیسری چوٹ میں مارے تو اسے اس سے بھی کم نیکیاں ملتی ہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پہلی مرتبہ میں چھپکلی مارنے کا بڑا ثواب ہے' دوسری مرتبہ میں کم اور تیسری مرتبہ میں اس سے بھی کم۔ چھپکلی زہریلا اور موذی جانور ہے' تو جس نے موذی کو مارا اس نے ایک خلقت کو آرام دیا اور یہی زہریلا پن اور ایذا اس کے مارنے کی علت ہے اور ام شریک کی حدیث میں جو گزرا کہ ابراہیم علیہ السلام پر آگ بھڑکاتی تھی' تو اس حدیث میں اس نوع کی زیادہ خباثت کا بیان کیا ہے نہ اس کے قتل کی علت کا' ورنہ ایک مجرم کے جرم میں اس کی قرابت والوں یا علاقہ والوں کو سزا دینے کے کوئی معنی نہ تھے' هٰذَا مَا خَطَرَ بِبَالٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ۔

٤١٢٢ - (١٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٣٠١٩ ومسلم الحدیث رقم (١٤٨ـ ٢٢٤١) وابوداؤد الحدیث رقم ٥٢٦٦ والنسائی الحدیث رقم ٤٣٥٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٢٥ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٣)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک چیونٹی نے انبیاء میں سے ایک نبی کو کاٹا تو اس نبی نے چیونٹیوں کے بل کو جلانے کا حکم کیا اور اسے جلا دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی کو وحی کی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور تو نے ایک تسبیح کرنے والی جماعت کو جلا دیا۔'' ❶ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جناب الٰہی میں عرض کی الٰہی تو گناہ گاروں کی بستیوں کو ہلاک کرتا ہے حالانکہ ان میں نیک لوگ بھی ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی تفہیم چاہی تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ میں جا کر لیٹے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹا موسیٰ علیہ السلام نے چیونٹیوں کا مکان جلوا دیا' تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور میں سب

چیونٹیوں کو جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی تھیں کیوں جلوا دیا؟

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤١٢٣ - (٢٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمَنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٨٤٢ واحمد في المسند ٢/ ٢٣٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت چوہیا گھی میں گر پڑے پس اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہیا کو اور اس گھی کو جو اس کے آس پاس ہے پھینک دو اور اگر گھی پتلا ہو تو اس کے نزدیک بھی نہ جاؤ۔'' (احمد' ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث شاذ ہے۔

٤١٢٤ - (٢١) وَرَوَاهُ الدَّارَمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (الدارمي الحديث رقم ٢٠٨٥)

دارمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

٤١٢٥ - (٢٢) وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٧٩٧ والترمذي الحديث رقم ١٨٢٨)

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباری ❶ کا گوشت کھایا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ ایک پرندہ ہے مرغابی کے برابر زرد رنگ فارسی میں اس کو چرزا اور تغدری کہتے ہیں۔ (غیاث)

٤١٢٦ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَفِی رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٧٥ والترمذي الحديث رقم ١٨٢٤ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٨٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے ❶ اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا۔ (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کی سواری کرنے سے منع فرمایا۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور اس باب میں اور احادیث بھی ہیں اور یہی مذہب ہے امام احمد' ثوری' شافعیہ اور امامیہ کا اور اہل حدیث بھی اسی کے قائل ہیں لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ جلالہ کا گوشت حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے اور ظاہر احادیث اسی کو مقتضے ہیں کہ حرام ہے اور بعض نے کہا اگر مرغی جلالہ ہو تو اس کو تین روز تک بند رکھے اور دوسرے جانوروں کو دس روز اور ان دنوں میں ان کو نجاست نہ کھانے دے اس کے بعد اس کا

گوشت کھانا درست ہے اور یہ قیاس کے موافق ہے' کیونکہ حرمت کی علت نجاست کھانا تھی وہ جاتی رہی تو حرمت بھی نہ رہی۔

٤١٢٧ - (٢٤) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ۔

(رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٧٩٦)

عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع ❶ فرمایا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع فرمایا الخ گزر چکا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

٤١٢٨ - (٢٥) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَـهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا۔ (رواه ابو داؤد والترمذى) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٨٠٧ والترمذى الحديث رقم ١٢٨٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٢٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

٤١٢٩ - (٢٦) وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذى الحديث رقم ١٤٧٨)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں' خچروں اور درندوں میں سے کچلی والے جانوروں کا گوشت کھاتے اور ہر پنجے والے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

٤١٣٠ - (٢٧) وَعَنْ خَالِدِبْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ۔ (رواه ابو داؤد' و النسائى) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٧٩٠ والنسائى الحديث رقم ٤٣٣١ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٩٨ واحمد فى المسند ٤/ ٨٩)

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں' خچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ ❶ (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع فرمایا' یہ حدیث ضعیف ہے اس کی اسناد میں بقیہ بن ولید ہے اور صالح بن یحییٰ اور اس کا باپ مجہول ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث میں اعتراض ہے' ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے اور نسائی نے کہا اباحت کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہ اگر صحیح ہو تو منسوخ ہے اور وہ احادیث صحیح ہیں جن سے گھوڑے کی حلت معلوم ہوتی ہے اور خچر کے گوشت کے لیے کوئی صحیح حدیث نہیں ہے لیکن

چونکہ خچر گدھے اور گھوڑی سے پیدا ہوتا ہے اور گدھا حرام ہے اس وجہ سے خچر کا کھانا بھی حرام ہے۔

٤١٣١ - (٢٨) وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُوْدُ فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلَا لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهَدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٨٠٦ واحمد فى المسند ٤/ ٨٩)

انہی (سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ خیبر کے دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا یہودی آئے انہوں نے شکایت ❶ کی لوگوں نے ان کی کھجوروں کی طرف جلدی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! نہیں حلال مال ان ذمیوں کے مگر اموال کے حق کے ساتھ۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس امر کی کہ ہمارا آپ کا آپس میں عہد ہے اور آپ کے لوگ ہمارے درختوں سے میوہ اتار لیتے ہیں۔

٤١٣٢ - (٢٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ اَلْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ۔)) (رواه احمد' ابن ماجة والدارقطنى) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٣١٤ والدارقطنى الحديث رقم ٢٥ من كتاب الصيد واحمد فى المسند ٢/ ٩٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے لیے دو مردے اور دو خون حلال کئے گئے دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی ہے۔'' (احمد' ابن ماجہ' دار قطنی)

حکم الحدیث: یہ حدیث جید ہے۔

٤١٣٣ - (٣٠) وَعَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ))۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ مُحْيُ السُّنَّةِ الْاَكْثَرُوْنَ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى جَابِرٍ)۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٣٨١٥ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٤٧)

ابو الزبیر رحمہ اللہ نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز کو سمندر نے کنارہ پر پھینک دیا یا اس سے پانی پیچھے ہٹ گیا تو اس کو کھا لو اور جو مچھلی اس دریا میں مر جائے اور پانی پر تیر آئے تو اسے نہ کھاؤ۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ) اور کہا محی السنہ نے اکثر اس پر ہیں کہ یہ ❶ حدیث جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے تو یہ حجت نہ ہوگی' اور مرفوع کی سند میں یحییٰ بن سلیم ہے جو ضعیف الحفظ ہے اور اس کا ایک اور طریق ہے تو وہ بھی ضعیف ہے۔

٤١٣٤ - (٣١) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ ((اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ))۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ۔) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٨١٣ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢١٩)

متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اکثر ٹڈیاں اللہ تعالیٰ کا لشکر ہیں' نہ میں ان کو کھاتا ہوں ❶ اور نہ حرام کرتا ہوں'' (ابوداؤد) محی السنہ نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آپ کے نہ کھانے سے ضروری نہیں کہ وہ شے حرام ہو جائے' آپ بعض حلال چیزوں کو بھی نہیں کھاتے تھے جیسے پیاز' لہسن اور گوہ وغیرہ' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے اب امام شافعی' امام ابوحنیفہ' امام احمد رحمہم اللہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال میں حلال ہے خواہ ذبح کی جائے یا نہ کی جائے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جائے اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے' اگر خود مر جائے' البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا اس کا کاٹیں یا اس کو دبائیں یا زندہ انگاروں میں ڈالیں یا بھونیں تو وہ حلال ہے۔

٤١٣٥ - (٣٢) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ ((اِنَّهٗ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ)) (رواه فى شرح السنة) (البغوى فى شرح السنة الحديث رقم ٣٢٧٠ واحمد فى المسند ٥/ ١٩٢)

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا اور فرمایا: ''وہ نماز کے لیے اذان دیتا ہے۔'' (روایت کی یہ شرح السنہ میں)

٤١٣٦ - (٣٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداؤد الحديث رقم ٥/ ١٩٢ واحمد فى المسند ٥/ ١٩٣)

انہی (سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرغ کو برا نہ کہہ کیونکہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔'' ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دونوں احادیث میں نماز سے تہجد کی نماز مراد ہے۔ اکثر مرغ نصف رات سے بولنا شروع کرتے ہیں دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے اس وقت اٹھتے جس وقت کہ مرغ کی آواز سنتے۔

٤١٣٧ - (٣٤) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِى الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْئَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَّبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا تُؤْذِيَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا۔)) (رواه الترمذى و

سیدنا عبدالرحمان بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ ابو لیلیٰ نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کسی کے گھر میں سانپ ظاہر ہو تو اسے کہو کہ ہم تجھ سے نوح اور سلیمان بن داؤد علیہم السلام ❶ کے عہد کے ساتھ سوال کرتے ہیں کہ تو ہم کو ایذا نہ دے پس اگر وہ پھر نکلے تو اس کو مار دو۔'' (ترمذی

ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥٢٦٠ والترمذی الحدیث رقم ١٤٨٥) وابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ عہد نوح علیہ السلام کے کہ عہد لیا تھا نوح علیہ السلام نے جبکہ حیوانات کو اپنی کشتی میں سوار کیا تھا۔

٤١٣٨ - (٣٥) وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ ((مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا۔)) (رواه في شرح السنة) (احمد فی المسند ١/ ٣٤٨)

عکرمہ رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا' عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نہیں جانتا مگر انہوں نے اس حدیث کو مرفوع کہا ہے کہ آپ سانپوں کے قتل کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے: ''جو شخص ان کے حملہ کے خوف ❶ سے ان کو چھوڑ دے تو وہ ہم میں سے نہیں۔'' (روایت کی یہ شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس لئے نہ مارے کہ مبادا اس کا جوڑا مجھ سے بدلہ لے' اہل جاہلیت کا یہ اعتقاد تھا کہ سانپ مارنا نہ چاہئے کیونکہ اگر سانپ کو مارا تو اس کا جوڑا بدلہ لیتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد بد کو باطل کیا۔

٤١٣٩ - (٣٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا سَالَمْنَا هُمْ مُنْذُ حَارَبْنَا هُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِّنْهُمْ خِيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔)) (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥٢٤٨ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم نے سانپوں سے صلح نہیں کی جب سے ❶ کہ لڑائی کی ہم نے ان سے اور جو شخص ان سانپوں میں سے کسی سانپ کو خوف کی وجہ سے چھوڑ دے تو وہ ہم میں سے نہیں۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جب سے کہ لڑائی کی ہم نے ان سے' مراد یہ ہے کہ آدمی اور سانپ میں ایک جبلی عداوت ہے کہ ہر ایک دوسرے کو ضرر پہنچاتا ہے۔

٤١٤٠ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔)) (رواه ابو داؤد و النسائي) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥٢٤٩ والنسائی الحدیث رقم ٣١٩٣)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام سانپوں ❶ کو قتل کرو پس جو شخص کہ ان کے بدلہ لینے سے ڈر جائے تو وہ مجھ سے نہیں۔'' (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تمام سانپوں کو یعنی اسلام کے بعد تمام سانپوں کو مار ڈالنا چاہیے مگر سفید سانپ جیسے چاندی کی چھری اس کو نہ مارنا چاہئے' اس کا ذکر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں آتا ہے ان شاء اللہ۔

٤١٤١ - (٣٨) وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَّكْنَسَ زَمْزَمَ وَاِنَّ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٥٢٥١)

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہمارا ارادہ ہے کہ ہم زمزم کے کنویں کی صفائی کریں لیکن اس میں چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مارنے کا حکم فرمایا۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حکم فرمایا الخ یہاں تمام چھوٹے سانپوں کے قتل کرنے کا حکم دیا اور مابعد کی حدیث میں ایک سفید سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا تو یہ اس لئے کہ زمزم کا صاف کرنا تمام سانپوں کے مارنے کے بغیر ممکن نہ تھا۔

٤١٤٢ - (٣٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْيَضَ الَّذِيْ كَاَنَّهٗ قَضِيْبُ فِضَّةٍ۔)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٥٢٦١)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام قسم کے سانپوں کو مار دو مگر سفید سانپ کو (نہ مارو) گویا وہ چاندی کی چھری ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند موقوفاً صحیح ہے۔

٤١٤٣ - (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَآءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَآءً فَاِنَّهٗ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّآءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ۔)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٨٤٤ واحمد في المسند ٢/ ٣٤٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ گر پڑے مکھی کسی ایک کے برتن (کھانے) میں، تو اس کو ڈبو کر نکال دو اس لئے کہ اس کے ایک پَر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء ہے، تو مکھی پہلے ڈالتی ہے اپنے اس پَر کو جس میں بیماری ہے تو اسے چاہیے کہ ساری مکھی کو ڈبو کر نکال دے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٤١٤٤ - (٤١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا وَّفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَآءَ۔)) (رواه في شرح السنة) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٥٠٤ واحمد في المسند ٣/ ٦٧ والبغوي في شرح السنة الحديث رقم ٢٨١٥)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت مکھی طعام میں گرے تو اس کو ڈبو کر نکال دو کیونکہ اس کے ایک پَر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے اور وہ پہلے ڈالتی ہے زہر کے پَر کو اور بعد میں ڈالتی ہے شفا کے پَر کو۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٤١٤٥ - (٤٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔ (رواه ابوداؤد و الدارمی) (ابوداؤد الحديث رقم ٥٢٦٧ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٢٤ والدارمی الحديث رقم ١٩٩٩ واحمد فی المسند ١/ ٣٢٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورے کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ❶ (ابوداؤد و دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع فرمایا الخ مراد ایک قسم کی چھوٹی چڑیا ہے، یہ جانور ستاتے نہیں بلکہ ان سے فائدہ ہے۔ شہد کی مکھی شہد بناتی ہے اور چیونٹی گھر میں گرا پڑا اناج اور کسافت اٹھا کر جاتی ہے اور ان کے مارنے میں کوئی نفع بھی نہیں ہے اس لیے منع فرمایا۔ ہدہد قاصد تھا سلیمان علیہ السلام کا اور اس میں گوشت بالکل کم ہوتا ہے، اس لیے اس کا شکار بے فائدہ ہے اور اسی طرح صرد بالکل ایک چھوٹی چڑیا ہے، اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جس جانور کے قتل کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے وہ بھی حلال نہیں ہو سکتا اسی طرح وہ جانور بھی، جن کے قتل سے منع فرمایا جیسے صرد، ہدہد، مینڈک، چیونٹی اور شہد کی مکھی وغیرہ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤١٤٦ - (٤٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا ((قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا)) اَلْاٰيَةَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٨٠٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل جاہلیت کئی چیزیں کھاتے ❶ تھے اور کئی ❷ سے نفرت کرتے ہوئے ان کو چھوڑ دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی بھیجا اور اپنی کتاب ❸ اتاری اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا، پس جو چیز کہ اللہ تعالیٰ نے حلال کی تو وہ حلال ہے اور جو چیز حرام کی تو وہ حرام ہے اور جس ❹ سے سکوت کیا تو ❺ وہ معاف ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ نہیں پاتا میں اس میں کہ جو میری طرف وحی کی گئی کھانے والے پر حرام مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا خون'' آخر آیت تک (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بمقتضائے خواہش اپنی کے۔ ❷ یعنی نہ کھاتے۔ ❸ یعنی نبی پر اور اس کی امت پر۔ ❹ یعنی بیان نہ کیا کہ حرام ہے یا حلال۔ ❺ یعنی اس پر پکڑ نہیں۔

٤١٤٧ - (٤٤) وَعَنْ زَاهِرِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اِنِّيْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٤١٧٣)

سیدنا زاہر اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البتہ تحقیق میں گدھوں کے گوشت کی ہانڈیوں کے نیچے آگ جلاتا تھا اچانک پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پکارنے والے نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں۔ (بخاری)

٤١٤٨ - (٤٥) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ اَلْجِنُّ ثَلَاثَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ اَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحُلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ۔ (رواه فی شرح السنة)

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جن تین قسم کے ہیں' ایک قسم ہے کہ ان کے پر ہیں' اڑتے ہیں ہوا میں اور ایک قسم سانپ ہیں اور کتے اور ایک قسم وہ ہیں جو منزل میں اترتے ہیں اور کوچ کرتے ہیں۔'' (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ الْعَقِيْقَةِ

عقیقہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤١٤٩ - (١) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى۔)) (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٧١ وابوداؤد الحدیث رقم ٢٨٣٩ والترمذی الحدیث رقم ١٥١٥ والنسائی الحدیث رقم ٤٢١٤ والدارمی الحدیث رقم ١٩٦٧)

سیدنا سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''ساتھ لڑکے کے (پیدا ہونے) عقیقہ ❶ کرنا مسنون ہے تو اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس سے ایذا دور ❷ کرو۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے۔
❷ یعنی اس کے سر کے بال مونڈو اور اس کو نہلاؤ۔

٤١٥٠ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے ❶ جاتے تھے' تو آپ ان کے لیے

وَیُحَنِّکُھُمْ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٠١ - ٢٨٦) وابوداؤد الحدیث رقم ٥١٠٦)

برکت کی دعا کرتے تھے اور ان کی تحنیک ❷ کرتے تھے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ لائے جاتے تھے یعنی جب پیدا ہوتے ہیں۔ ❷ اور تحنیک کرتے تھے ان کی۔ تحنیک یہ ہے کہ کھجور یا کوئی اور میٹھی چیز اپنے منہ میں چبا کر لڑکے کے منہ میں لگا دے اور یہ سنت ہے چاہیے کہ کسی نیک بخت سے تحنیک کرائے۔

٤١٥١ - (٣) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّھَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ بِمَکَّۃَ قَالَتْ فَوَلَدْتُّ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حَجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ ثُمَّ حَنَّکَہٗ ثُمَّ دَعَا لَہٗ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ وَکَانَ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٦٩ ومسلم الحدیث رقم (٢٦ - ٢١٤٦) واحمد فی المسند ٦/ ٣٤٧)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ میں حاملہ ہوئیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے قباء میں بچہ کو جنم دیا پھر میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور میں نے اس کو آپ کی گود میں بٹھایا پھر آپ نے کھجور منگوائی اور اس کو چبایا پھر آپ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب ڈالا پھر وہ کھجور اس کے تالو میں لگائی پھر اس کے لیے دعا کی اور اس پر برکت کی دعا کی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پہلے بچے تھے جو اسلام میں پیدا کیے گئے۔ ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مہاجرین کے گھروں میں ہجرت کے بعد پہلے یہی لڑکا پیدا ہوا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤١٥٢ - (٤) عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکُنَاتِھَا)) قَالَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا)) (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی مِنْ قَوْلِہٖ یَقُوْلُ ((عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ)) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٨٣٥ والترمذی الحدیث رقم ١٥١٦ والنسائی الحدیث رقم ٤٢١٧ وابن ماجہ الحدیث رقم ٣١٦٢ والدارمی الحدیث رقم ١٩٦٦ واحمد فی المسند ٦/ ٣٨١)

سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم پرندوں کو ان کے گھونسلوں پر رہنے دو ❶؟'' ام کرز رضی اللہ عنہا نے کہا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور اس بات سے کوئی نقصان نہیں ❷ کہ وہ نر ہوں یا مادہ۔'' (ابوداؤد) اور ترمذی اور نسائی نے یقول عن الغلام سے آخر تک روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عرب کے لوگوں کی عادت تھی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو وہ کسی پرندے کے پاس آتا اور اس کو اس کے گھونسلہ سے اڑاتا، اگر وہ دائیں طرف اڑتا تو اس کو مبارک جانتا اور اس کام کے لئے روانہ ہو جاتا اور اگر وہ بائیں طرف اڑتا تو اس کو منحوس

جانتا' پس آپ ﷺ نے اس اعتقاد باطل سے روکا اور فرمایا: پرندوں کو اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے دو' جو کام کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ کے اعتماد پر کرو۔

❷ اور نہیں ضرر کرتا الخ یعنی یہ خیال نہ کرو کہ فرزند کی طرف سے نر چاہیے اور دختر کی طرف سے مادہ۔

٤١٥٣ - (٥) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنَّ فِيْ رِوَايَتِهِمَا ((رَهِيْنَةٌ)) بَدْلَ ((مُرْتَهَنٌ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ يُدَمّٰى مَكَانَ وَيُسَمّٰى وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَيُسَمّٰى اَصَحُّ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٢٨٣٧ و ٢٧٣٨ والترمذی الحديث رقم ١٥٢٢ والنسائی الحديث رقم ٤٢٢٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٦٥ والدارمی الحديث رقم ١٩٦٩ واحمد فی المسند ٥ / ٧)

حسن رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقہ کے بدلہ میں گروی ❶ ہے اس سے ساتویں دن ذبح کیا جائے اور نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈوایا جائے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد اور نسائی) لیکن ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں لفظ ''رھینة'' کا ہے بدلے ''مرتھن'' کے' احمد' ابوداؤد کے لفظ ''یدمی'' ہے بجائے ''یسمی'' کے اور ابوداؤد نے کہا کہ لفظ ''یسمی'' کا زیادہ صحیح ہے۔ ❷

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جیسے گروی چیز سے بغیر روپیہ ادا کیے ہوئے فائدہ نہیں اٹھا سکتے ایسے ہی لڑکے کی صحت اور مبارکی عقیقہ سے ہوتی ہے۔ ❷ اور کہا ابوداؤد نے کہ لفظ یسمی صحیح تر ہے' کیونکہ ابن ماجہ نے یزید بن عبد سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا عقیقہ کیا جائے لڑکے کی طرف سے لیکن اس کے سر میں خون نہ لگایا جائے۔

٤١٥٤ - (٦) وَعَنْ مُحَمَّدِبْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ ((يَا فَاطِمَةُ اَحْلِقِيْ رَأْسَهٗ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً)) فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ) (الترمذی الحديث رقم ١٥١٩)

محمد بن علی بن حسین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ❶ ایک بکری کا عقیقہ کیا اور فرمایا: ''اے فاطمہ! اس کا سر مونڈ واور اس کے بالوں کے ہم وزن چاندی ❷ صدقہ کرو تو ہم نے بالوں کا وزن کیا تو بالوں کا وزن ایک درہم یا درہم سے کم تھا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اس کی نہیں متصل اس لیے کہ محمد بن علی بن حسین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

حکم الحدیث: اس کے لیے حسن درجہ کا شاہد موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث ام کرز کی گذشتہ حدیث کے مخالف نہیں ہے اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث

کی' جن میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا آیا ہے' کیونکہ ان میں زیادتی ہے اور قول فعل پر مقدم ہے' اور محلی نے کہا اصل سنت ایک بکری سے ادا ہو جاتی ہے اور دو بکریاں کامل سنت ہیں۔ (روضہ مختصراً) ❷ اور اس کے بالوں کے ہم وزن چاندی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ کے بال مونڈ کر اس کو تولے چاندی یا سونے سے پھر وہ سونا یا چاندی خیرات کرے۔

٤١٥٥ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٢٨٤١ والنسائي الحديث رقم ٤٢١٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک ایک دنبہ عقیقہ کیا۔ (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں دو ❶ دو دنبے ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ممکن ہے کہ ایک سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کیا ہو اور ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے' ہر ایک کی طرف سے' اس لحاظ سے راوی نے دو دو روایت کئے۔

٤١٥٦ - (٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ ((لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ)) كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ ((مَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً)) (رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٨٤٢ والنسائی الحديث رقم ٤٢١٢ واحمد فی المسند ٢/ ١٨٢)

عمرو بن شعیب رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق سوال کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ عقوق کو دوست نہیں رکھتا" گویا کہ مکروہ جانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عقیقہ کا اور فرمایا: "جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اسے چاہیے ❶ کہ اس کی طرف سے ذبح کرے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔" (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (روضہ) چونکہ عقیقہ اور عقوق کا ایک ہی مادہ ہے اس لئے آپ نے اس نام کو برا جانا۔

٤١٥٧ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ١٥٠٥ والترمذی

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان دی ❶ اس وقت جبکہ جنم دیا ان کو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نماز کی اذان کی طرح۔ (ترمذی' ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحدیث رقم ۱۸۱٤ واحمد فی المسند ٦/ ۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولادت کے بعد بچہ کے کان میں اذان دینی سنت ہے اور حسین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان دے اور اس کے بائیں کان میں تکبیر کہے تو نہیں ضرر کرے گی اس کو ام الصبیان (رواہ ابویعلی الموصلی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤١٥٨- (١٠) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَآءَ الْإِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنَلْطَخُهُ بِزَعْفَرَانٍ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ زَادَ رَزِيْنٌ وَنُسَمِّيْهِ)۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸٤۳)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دور جاہلیت میں ہم اس طرح کیا کرتے تھے کہ جب ہم میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس کا خون لگاتا ❶ اور جب اسلام آیا تو ہم ذبح کرتے بکری ساتویں دن اور اس کا سر مونڈتے اور اس کے سر کو زعفران لگاتے (ابوداؤد) اور رزین نے یہ کلمہ زیادہ کیا کہ ہم اس کا نام رکھتے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سات باتیں سنت ہیں بچہ میں (۱) ساتویں دن نام رکھنا (۲) ختنہ کرنا (۳) نجاست بدن سے اتارنا (۴) کان میں سوراخ کرنا (۵) عقیقہ کرنا (٦) سر مونڈانا عقیقہ کا خون (۷) اس کے سر میں بالوں کے ہم وزن چاندی یا سونا خیرات کرنا لیکن اس کی اسناد میں رواد بن جراح ضعیف ہے اور کان چھیدنے اور سر کو خون لگانے کا علماء نے انکار کیا ہے اور بریدہ کی یہی حدیث علماء کے انکار کی مؤید ہے اس کو نسائی نے بھی صحیح سند سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی اس کو ابن حبان اور ابن السکن نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔ (روضہ)

❁❁❁

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤١٥٩- (١) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٣٧٦ ومسلم الحديث رقم (١٨٠۔ ٢٠٢٢) وابو داؤد الحديث رقم ٣٧٧٧ والترمذی الحديث رقم ١٨٥٧ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٦٧ والدارمی الحديث رقم ٢٠١٩ والموطا ٢/ ٩٣٤ الحديث رقم ٣٢ من كتاب صفة النبی ﷺ)

سیدنا عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ پلیٹ میں گھومتا ❶ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''بسم اللہ ❷ کہہ اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اس جانب سے کھا جو کہ تیرے سامنے ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ گھومتا الخ یعنی پلیٹ کے ہر طرف میں ہاتھ مارتا تھا' جیسے بچوں کی عادت ہوتی ہے۔

❷ بسم اللہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ کھانا کھاتے وقت پہلے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے ورنہ شیطان ساتھ کھاتا ہے' نیز معلوم ہوا کہ بچوں کو کھانا کھانے کے آداب سکھانے سنت ہیں' سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے نکاح میں تھیں۔

٤١٦٠- (٢) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٠٢۔ ٢٠١٧) وابو داؤد الحديث رقم ٣٧٦٦ واحمد فی المسند ٥/ ٣٨٣)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اپنے لیے اس کھانے کو حلال جانتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔'' (مسلم)

٤١٦١- (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ❶ ہے کہ اس گھر

لَكُمْ وَلَا عَشَآءَ وَ إِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَالَمْ يَذْكُرِاللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَآءَ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٠٣-٢٠١٨' ابوداؤد الحديث رقم ٣٧٦٥ وابن ماجه الحديث رقم ٣٨٨٧ واحمد فى المسند ٣/ ٣٨٣)

میں جگہ نہیں اور نہ ہی کھانا اور جب داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے تم نے جگہ پائی اور جب آدمی کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے جگہ پائی اور کھانا بھی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہتا ہے الخ یعنی اپنے ساتھیوں سے' اس سے معلوم ہوا کہ گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ کی برکت سے شیطان گھر میں آتا ہے اور نہ ہی اس کے کھانے میں شامل ہو سکتا ہے۔

٤١٦٢- (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٠٥-٢٠٢٠ وابوداؤد الحديث رقم ٣٧٧٦ والترمذى الحديث رقم ١٨٠٠ والدارمى الحديث رقم ٢٠٣٠ واحمد فى المسند ٢/ ٣٤٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے ❶ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو بھی اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ عمدہ اور اچھے کام دائیں ہاتھ سے کرنے چاہئیں' جیسے وضو کرنا' کھانا کھانا' کپڑے پہننا' صدقہ' خیرات دینا وغیرہ اور کم تر کام جیسے استنجا کرنا اور ناک صاف کرنا وغیرہ بائیں ہاتھ سے کرنے چاہئیں۔

٤١٦٣- (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَافَاِنَّ الشَّيْطَان يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٠٦ ـ ٢٠٢٠) وابوداؤد الحديث رقم ٣٧٧٦ والترمذى الحديث رقم ١٧٩٩ والموطا الحديث رقم ٦ من كتاب صفة النبى ﷺ واحمد فى المسند ٢/ ٣٣)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائے اور نہ ہی اس سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا اور پیتا ہے۔'' (مسلم)

٤١٦٤- (٦) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ بِثَلَاثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّمْسَحَهَا۔(رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٣١ ـ ٣٢ ـ٢) واحمد فى المسند ٣/ ٤٥٤)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے اور اپنے ہاتھ کو پونچھنے سے پہلے چاٹتے ❶ تھے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا سنت ہے' جو لوگ اسے بدتمیزی سمجھتے ہیں وہ خود بدتمیز ہیں' جب آدمی پاک صاف ہاتھ دھو کر کھانا کھائے تو انگلیوں کے چاٹنے میں کیا قباحت ہے' بلکہ علماء نے لکھا ہے کہ دستر خوان سے گرے ہوئے کھانے کو اٹھا کر کھانا غرور کا علاج ہے۔

٤١٦٥ - (٧) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَ صَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ ((اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيَّةِ الْبَرَكَةُ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٣٣ ـ ٢٠٣٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور رکابی (پلیٹ وغیرہ جس میں سالن کھایا) کے چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''بے شک تم نہیں جانتے کہ کس (انگلی یا کس نوالہ) میں برکت ہے۔ (مسلم)

٤١٦٦ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا))۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٥٦ ومسلم الحدیث رقم (١٢٩ ـ ٢٠٣١) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٤٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٦٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٢٦ واحمد فی المسند ١/ ٢٢١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ چاٹ لے اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا کسی کو چٹوا دے۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنی بیوی یا بچہ یا کسی اپنے معتقد کو کیونکہ انگلی چاٹنے سے لذت حاصل ہوتی ہے نیز کھانا ضائع نہ ہوگا۔

٤١٦٧ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَاْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهٖ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٣٥ ـ ٢٠٣٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''شیطان حاضر ہوتا ہے تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر کام کے وقت یہاں تک کہ حاضر ہوتا ہے اس کے کھانے کے وقت' پس جب گرے ❶ تم میں سے لقمہ تو صاف کر لے اس چیز کو جو اسے لگی ہے مٹی وغیرہ پھر کھا لے اسے اور نہ چھوڑے اس کو شیطان کے لئے اور جب فارغ ہو کھانے سے تو چاٹ لے اپنی انگلیوں کو اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی گرے ہوئے لقمہ کو نہ اٹھانا اور انگلیوں کو نہ چاٹنا غرور اور تکبر کی نشانی ہے' لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔

٤١٦٨ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا۔)) (رواہ

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تکیہ ❶ لگا کر نہیں کھاتا۔'' (بخاری)

البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۳۹۹ وابو داؤد الحدیث رقم ۳۷۶۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۲۶۲ والدارمی الحدیث رقم ۲۰۷۱)

فوائد الحدیث: ❶ تکیہ الخ تکیہ لگا کر یعنی ٹیک لگا کر کھانا تکبر کی نشانی ہے علاوہ ازیں تکیہ کی وجہ سے کھانا زیادہ کھایا جاتا ہے جس سے خرابی پیدا ہوتی ہے اسی لیے آپ نے اس سے پرہیز کیا۔

۴۱۶۹ - (۱۱) وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَلَهٗ مُرَقَّقٌ قِيْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا يَاكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۳۸٦ والترمذی الحدیث رقم ۱۷۸۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۲۹۲ واحمد فی المسند ۳/ ۱۳۰)

سیدنا قتادہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان ❶ پر اور طشتری میں نہیں کھایا اور نہ ہی آپ کے لئے چپاتی پکائی گئی قتادہ سے پوچھا گیا کس چیز پر کھانا کھاتے تھے کہا دستر خوانوں پر ❷۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ خوان الخ خوان اور میز وغیرہ یہ تمام امراء لوگوں کے تکلفات ہیں نبی علیہ السلام کو ان چیزوں کی کیا ضرورت۔
❷ دستر خوان چمڑے یا بید اور بوریے کا ہوتا ہے اس کا استعمال سنت ہے۔

۴۱۷۰ - (۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۳۸۵ وابن ماجه الحدیث ۳۳۰۹ واحمد فی المسند ۳/ ۱۲۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چپاتی ❶ دیکھی ہو یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے اور نہ ہی آپ نے اپنی آنکھ سے کبھی بکری ❷ دم پختہ کی ہوئی دیکھی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ چپاتی آپ ہمیشہ سادی موٹی جو کی روٹی کھایا کرتے تھے وہ بھی بے چھنے آٹے کی اور پھر آپ پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے بلکہ ایک دن کھایا اور دوسرے دن فاقہ ❷ دم پختہ الخ سمیط وہ بکری ہوتی ہے جس کے بال نکال کر کھال سمیت بھون ڈالتے ہیں یہ عرب میں امیر لوگوں کا کھانا تھا اور دوسرے لوگ کھال نکال کر گوشت پکاتے تھے۔

۴۱۷۱ - (۱۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِّنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ وَ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ نہیں دیکھا جب سے ان کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کی سہل سے کہا گیا کہ تم بغیر چھنے ❶ ہوئے جو کس طرح کھاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم جو کو پیستے اور پھونکتے تھے پس اڑ جاتی بھسی جس قدر اڑ جاتی اور جو آٹا باقی رہتا اس کو ہم گوندھ کر روٹی پکاتے

مَابَقِیَ ثَرَّیْنَا فَاَکَلْنَاہُ۔(رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٤١٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٣٣٥ واحمد فی المسند ٥/ ٣٣٢)

اور کھا لیتے۔(بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ کے دور میں آٹا چھاننے اور میدہ کھانے کی رسم نہ تھی' یہ چیزیں بعد کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہیں اور جب سے پیدا ہوئی ہیں پیٹ کی امراض بے شمار پیدا ہوئی ہیں' کیوں کہ میدہ دیر ہضم ہے' پیٹ میں قبض اور سدہ پیدا کرتا ہے' غرض پہلے لوگ سیدھے سادے اور تکلفات سے دور تھے جب سے دنیا تکلفات میں مبتلا ہوئی ہے تو اس وقت سے بے شمار تکالیف بڑھ گئی ہیں۔

٤١٧٢ - (١٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَاعَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَکَلَهٗ وَاِنْ کَرِهَهٗ تَرَکَهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٠٩ ومسلم الحدیث رقم (١٨٧ - ٢٠٦٤) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٦٣ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٣١ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٥٩ واحمد فی المسند ٢/ ٤٢٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں ❶ کہا' اگر اس کی خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور اگر خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔(بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ برا لخ جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے یہ کھانا بالکل خراب ہے' بدمزہ ہے اور بدبودار ہے۔

٤١٧٣ - (١٥) وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَاْکُلُ اَکْلًا کَثِیْرًا فَاَسْلَمَ وَکَانَ یَاْکُلُ قَلِیْلًا فَذُکِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْکُلُ فِیْ مِعًا وَاحِدٍ اِنَّ الْکَافِرَ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءَ))۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) (البخاری الحدیث رقم ٥٣٩٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٥٦ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٤٣)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص بہت کھانا کھایا کرتا تھا' پھر وہ مسلمان ہو گیا اور کم کھانے لگا' پس نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''بے شک مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔'' (بخاری)

٤١٧٤ - ٤١٧٥ (١٦ - ١٧) وَرَوٰی مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ۔ (مسلم الحدیث رقم (١٨٤ - ٢٠٦١) والترمذی الحدیث رقم ١٨١٨) (ومسلم الحدیث رقم (١٨٥ - ٢٠٦٢) وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٥٨)

اور امام مسلم نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث سے صرف مسند ❶ روایت کی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قصہ کے بغیر صرف نبی ﷺ کا فرمان ہی ذکر کیا ہے۔

٤١٧٦ (١٨) وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ

اور صحیح مسلم کی روایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری حدیث

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَيْفٌ وَّهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِىْ مِعًا وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِىْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ۔)) (مسلم الحديث رقم (١٨٦ - ٢٠٦٣) والترمذى الحديث رقم ١٨١٩)

میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا اور وہ کافر تھا' پس رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے دوہنے کا حکم کیا وہ دوہی گئی تو وہ شخص سارا دودھ پی گیا پھر دوسری بکری دوہی گئی تو وہ بھی پی گیا' پھر تیسری دوہی گئی تو وہ بھی پی گیا (اور اس طرح) وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا' پھر اس نے صبح کی اور مسلمان ہو گیا' تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کے دوہنے کا حکم کیا وہ دوہی گئی تو اس نے اس کا دودھ پیا پھر آپ نے دوسری بکری کے متعلق حکم کیا تو اس کا سارا دودھ وہ نہ پی سکا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک ❶ انتڑی میں پیتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں پیتا ہے۔''

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کم کھانا اور قناعت ایمان کا تقاضا ہے' تا کہ عبادت میں سستی نہ آئے اور زیادہ کھانا حرص سستی ہے اور حرص کافر کی صفت ہے اور جانوروں کی طرح اس کی حرص کبھی کم نہیں ہوتی' اس سے معلوم ہوا کہ مومن بالکل تھوڑے سے کھانے پر بھی قناعت کر سکتا ہے بخلاف کافر کے کہ اس کو بغیر ناکوں ناک پیٹ بھرے چین نہیں آتا' غرض مومن میں ایمان کامل ہوتا ہے' نعمت ایمان سے حرص' طمع اور لالچ ختم ہو جاتی ہے' دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے' ذکر الٰہی کی برکت سے بھوک کم لگتی ہے اور کھانا کم کھاتا ہے' کافر' فاسق اور بعض عام مسلمانوں کا جن میں نور ایمان نہیں ہوتا' یہ حال ہے کہ ہر وقت پیٹ بھر کر کھانا ضروری سمجھتے ہیں' بعض علماء نے کہا ہے کہ کافر کے ساتھ شیطان کھاتا ہے اس لیے وہ سیر نہیں ہوتا اور مسلمان اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاتا ہے' اس لیے اس کے ساتھ شیطان نہیں کھاتا اور تھوڑے سے کھانے میں سیر ہو جاتا ہے واللہ اعلم۔

٤١٧٧ (١٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِى الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِى الْاَرْبَعَةِ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٣٩٢ ومسلم الحديث رقم ١٧٨-٢٠٥٨ والترمذى الحديث رقم ١٨٢٠ والدارمى الحديث رقم (١٧٨ - ٢٠٥٨) والترمذى الحديث رقم ١٨٢٠ والدارمى الحديث رقم ٢٠٤٤ والموطا الحديث رقم ٢٠ من كتاب صفة النبى ﷺ واحمد فى المسند ٢/ ٢٤٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمیوں کا کھانا' تین آدمیوں کے لیے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔'' (بخاری و مسلم)

٤١٧٨ - (٢٠) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٧٩۔ ٢٠٥٩) والترمذى الحديث رقم ١٨٢٠) وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٥٤ واحمد فى المسند ٣/ ٣٠١)

فرماتے ہوئے سنا: ''ایک شخص کا کھانا دو کو کافی ہوسکتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوسکتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ ❶ کو کافی ہوسکتا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مومن کو حرص نہیں کرنی چاہئے' بلکہ اپنے کھانے میں دوسرے بھوکے مسلمان بھائی کو شامل کر لینا چاہئے۔

٤١٧٩ - (٢١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اَلتَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔)) (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٤١٧ ومسلم الحديث رقم (٩٠۔ ٢٢١٥) واحمد فى المسند ٦/ ٨٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تلبینہ ❶ دل کے مریض کے لئے راحت بخشتا ہے' وہ بعض غموں کو کافی ہوسکتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تلبینہ' جو کے بغیر چھنے آٹے کے حریرے کا نام ہے' دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور معدہ کو صاف کرتا ہے' اس لیے کمزور بیمار کو اس سے راحت ہوتی ہے اور غم بھی دور ہوتا ہے' ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اہل میت کو حریرہ کھلاتیں تاکہ ٹھنڈک پیدا ہو اور غم دور ہو۔ (سفر السعادت)

٤١٨٠ - (٢٢) وعن انس اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّا وَّقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٣٧٩ ومسلم الحديث رقم (١٤٤۔ ٢٠٤١) وابوداؤد الحديث رقم ٣٧٨٢ والترمذى الحديث رقم ١٨٥٠ والدارمى الحديث رقم ٢٠٥٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو اس نے تیار کیا تھا' تو میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا پس اس نے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے پیش کی تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کرتے تھے پس میں اس کے بعد کدو ❶ ہمیشہ پسند کرتا رہا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کدو نہایت عمدہ ترکاری' مفرح' سریع الہضم اور بے ضرر ہے' بعض بے علم قسم کے لوگوں نے ایک جھوٹی حدیث بنالی ہے کہ ''مَنْ اَكَلَ الدُّبَّاءَ دَخَلَ الْجَنَّةَ'' یعنی جو شخص کدو کھائے وہ جنت میں جائے گا' اس کے الفاظ اور معنی دونوں غلط ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ کدو تمام ترکاریوں میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا' اس لیے ہر مسلمان کو اسے پسند کرنا چاہئے۔

٤١٨١ - (٢٣) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَ السِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّبِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٥٤٦٢ ومسلم الحدیث رقم (٩٣ ـ ٣٥٥) والترمذی الحدیث رقم ١٨٣٦ والدارمی الحدیث رقم ٧٢٧ واحمد فی المسند ٥/ ٢٨٨)

سیدنا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بکری کے گوشت کے شانہ سے جو کہ آپ کے ہاتھ میں تھا گوشت کاٹ رہے تھے پھر نماز کی طرف بلائے گئے تو آپ نے شانہ اور چھری کو ❶ جس سے گوشت کاٹ رہے تھے رکھ دیا پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ چھری الخ اس سے معلوم ہوا کہ چھری سے گوشت کاٹ کر کھانا جائز ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جس کو ابوداؤد اور بیہقی نے بیان کیا ہے کہ ”گوشت چھری سے کاٹ کر نہ کھا“ یہ حدیث ضعیف ہے۔

٤١٨٢ - (٢٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ۔ **(متفق عليه)** (البخاری الحدیث رقم ٥٤٣١ ومسلم الحدیث رقم (٢١ ـ ١٤٧٤) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٧١٥ والترمذی الحدیث رقم ١٨٣١) وابن ماجه الحدیث رقم ٣٣٢٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٧٥ واحمد فی المسند ٦/ ٥٩)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی ❶ چیز اور شہد کو بہت پسند فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ میٹھی الخ میٹھی اور شہد بالطبع انسان کو مرغوب اور پسندیدہ ہے علاوہ ازیں قرآن مجید میں ہے ”فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ“ یعنی شہد میں لوگوں کے لیے تندرستی ہے۔

٤١٨٣ - (٢٥) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ اَهْلَهُ الْاُدْمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَابِهٖ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ ((نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔)) **(رواه مسلم)** (مسلم الحدیث رقم (١٦٦ ـ ٢٠٥٢) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٨٢٠ والترمذی الحدیث رقم ١٨٣٩ والدارمی الحدیث رقم ٤٠٤٥ واحمد فی المسند ٣/ ٤٠٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا' انہوں نے کہا' ہمارے پاس سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں آپ نے وہی منگوایا اس کے ساتھ کھانا شروع کیا اور آپ فرماتے تھے کہ: ”بہترین سالن سرکہ ❶ ہے' بہترین سالن سرکہ ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ کم خرچ اور بالانشین' علاوہ ازیں سرکہ بلغم کو کاٹتا ہے جو کہ اکثر بیماریوں کا سبب ہے۔

٤١٨٤ - (٢٦) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا ؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ((مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ)) (البخاری الحدیث رقم ٥٧٠٨ ومسلم الحدیث رقم (١٥٧ـ ٢٠٤٩) والترمذی الحدیث رقم ٢٠٦٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤٥٣ واحمد فی المسند ١/ ١٨٨)

''کھنبی ''مــنّ'' کی جنس سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔'' (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے ''اس ''منّ'' کی ❶ جنس سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی۔''

فوائد الحدیث: ❶ کھنبی من کی جنس الخ یعنی جس طرح سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں' من اور سلویٰ بنی اسرائیل کو بلا محنت اور مشقت ملتا تھا اسی طرح کھنبی بھی زمین میں بغیر بوئے اور محنت کے اگتی ہے' پھر آپ ﷺ نے اس کا فائدہ بیان فرمایا کہ اس کا پانی آنکھوں کی دھند کاٹتا ہے' یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون حکمت میں بیان کیا ہے۔

٤١٨٥ - (٢٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٤٠ ومسلم الحدیث رقم ١٤٧ـ ٢٠٤٣ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٨٣٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٣٢٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٥٨ واحمد فی المسند ١/ ٢٠٣)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی ❶ کے ساتھ کھجور کھاتے ہوئے دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ککڑی الخ چونکہ کھجور گرم اور ککڑی ٹھنڈی ہے اس لیے ایک دوسرے کی مصلح ہوئی' یہ نسخہ مفید ہونے کے علاوہ بدن کو فربہ کرتا ہے۔

٤١٨٦ - (٢٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ ((عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ)) فَقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ ((نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٥٣ ومسلم الحدیث رقم (١٦٣ـ ٢٠٥٠) والموطا الحدیث رقم ١٨ من كتاب الاستئذان)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ''مرالظہران'' میں' پیلو چن رہے تھے' تو آپ نے فرمایا: ''سیاہ ❶ رنگ کی پیلو چنو اس لئے کہ وہ بہت اچھی ہوتی ہے'' پس آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ بکریاں چراتے رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ❷ ہوں۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پکے پھل کھاؤ۔ ❷ انبیاء علیہم السلام اس لئے بکریاں چراتے تھے تا کہ امت کا انتظام کر سکیں۔

٤١٨٧ - (٢٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيْعًا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٤٩'١٤٨/٢٠٤٤) واحمد في المسند ٣/ ٢٠٣)

اکڑوں ❶ بیٹھے ہوئے کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کھجوریں بہت جلد کھاتے تھے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مقعد (چوتڑ) زمین پر لگا کر اور دونوں زانو کھڑے کر کے بیٹھے تھے۔

٤١٨٨- (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٤٨٩ ومسلم الحديث رقم (١٥١- ٢٠٤٥)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی دو کھجوریں اکٹھی کھائے جب تک کہ وہ اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے۔ ❶ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اذن الخ یعنی جب ساتھیوں سے مل کر کھجور انگور بیر یا کوئی اور پھل کھا رہا ہو تو ان کی اجازت کے بغیر دو دو کر کے نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اخلاقی لحاظ سے اس سے حرص اور لالچ کا اظہار ہوتا ہے علاوہ ازیں ساتھیوں کو ناگوار معلوم ہوگا۔

٤١٨٩- (٣١) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ))۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ ((يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٥٣- ٢٠٤٦) وابوداؤد الحديث رقم ٣٨٣١ والترمذي حديث رقم ١٨١٥ وابن ماجه حديث رقم ٣٣٢٧ والدارمي حديث رقم ٢٠٦٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں بھوکے رہتے اس گھر والے جن کے پاس کھجوریں ہوں'' اور ایک روایت میں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! وہ گھر جس میں کھجوریں نہ ہوں اس کے اہل بھوکے ❶ ہیں' آپ نے یہ کلمہ دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بھوکے الخ یہ فرمان صرف اہل مدینہ کے لئے ہے کہ ان کی اکثر غذا کھجور ہے۔

٤١٩٠- (٣٢) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عُجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ)) (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٤٤٥ ومسلم الحديث رقم (١٥٥- ٢٠٤٧) وابوداؤد الحديث رقم ٣٨٧٦ واحمد في المسند ١/ ١٨١)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ (کھجور کی ایک قسم ہے) کھجوریں کھائے تو اس کو زہر اور جادو ضرر نہیں دے گا۔'' (بخاری و مسلم)

٤١٩١- (٣٣) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ فِيْ عُجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مقام عالیہ ❶ کی عجوہ کھجور میں شفا

اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ))(رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٥٦-٢٠٤٨ واحمد فى المسند ٦/ ١٠٥)

ہے اور بیشک وہ شروع دن میں تریاق کی خصوصیت رکھتی ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مدینہ کے آس پاس کو عالیہ کہتے ہیں مدینہ کی کھجوروں میں عجوہ ایک بہترین کھجور ہے بڑی سیاہی مائل ہوتی ہے۔

٤١٩٢ - (٣٤) وَعَنْهَا قَالَ كَانَ يَاْتِىْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَانُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَآءُ اِلَّا اَنْ يُّؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٦٤٥٨ ومسلم الحديث رقم (٢٦ ـ ٢٩٧٢) والترمذى الحديث رقم ٢٤٧١ وابن ماجه الحديث رقم ٤١٤٤ واحمد فى المسند ٦/ ١٠٨)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ بعض مہینہ ہم پر ایسا گذر جاتا تھا کہ ہم اس میں آگ نہیں جلاتے تھے اور ہمارا کھانا کھجور اور پانی ہوتا تھا مگر یہ کہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت لایا جاتا۔ (بخاری ومسلم)

٤١٩٣ - (٣٥) وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٦٤٥٥ وابن ماجه الحديث رقم ٣٣٤٤ واحمد فى المسند ٦/ ١٥٦)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے دو دن متواتر گیہوں کی روٹی سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا مگر ان دو دنوں میں سے ایک دن کی غذا کھجور ہوتی تھی۔ (بخاری ومسلم)

٤١٩٤ - (٣٦) وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٣٨٣ ومسلم الحديث رقم (٣١ ـ ٢٩٧٥) واحمد فى المسند ٦/ ١٥٨)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم نے دو سیاہ چیزوں سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ (بخاری، مسلم)

٤١٩٥ - (٣٧) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِىْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهٗ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم(٣٤ ـ ٢٩٧٧) والترمذى الحديث رقم ٢٣٧٢ وابن ماجه الحديث رقم ٤١٤٦ واحمد فى المسند ٤/ ٢٦٨)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کیا تم اپنی پسند کا کھاتے پیتے نہیں ہو؟ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آپ کو اتنی بھی ناکارہ کھجوریں نہیں ملتی تھیں کہ جن سے آپ اپنا پیٹ بھر لیتے۔ (مسلم)

٤١٩٦ - (٣٨) وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِىَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ اِلَىَّ وَاِنَّهٗ بَعَثَ اِلَىَّ يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَّمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ ((لَا وَلٰكِنْ

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو آپ اس میں سے کھاتے اور بچا ہوا کھانا میری طرف بھیج دیتے اور ایک دن آپ نے میری طرف ایک بڑا پیالہ بھیجا کہ جس میں سے آپ نے کچھ نہیں کھایا تھا

اَکْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ)) قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَهُ مَا کَرِهْتَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۷۰۔ ۲۰۵۳) والترمذی الحدیث رقم ۱۸۰۷ واحمد فی المسند ۵/ ۱۰۳)

اس لئے کہ اس میں لہسن تھا' تو میں نے آپ سے پوچھا کیا وہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں" لیکن میں اسے اس کی بو کی وجہ ❶ سے ناپسند کرتا ہوں' ابوایوب نے کہا تو میں بھی اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جس چیز کو آپ ناپسند فرماتے ہیں (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بو کی وجہ سے الخ نبی ﷺ لہسن' پیاز اور گندنے کو ناپسند سمجھتے تھے' اس لئے کہ آپ کے پاس وحی آتی اور فرشتے اس کی بو کو ناگوار سمجھتے ہیں اور لوگوں کے لئے بھی یہ حکم ہے کہ وہ کچا پیاز کھا کر مسجد میں نہ آئیں' تا کہ دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ ہو' جیسا کہ آئندہ حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

۴۱۹۷- (۳۹) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا)) اَوْقَالَ ((فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِيَقْعُدْ فِیْ بَيْتِهٖ)) وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَقَالَ ((قَرِّبُوْهَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِهٖ)) وَقَالَ ((کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَّا تُنَاجِیْ۔)) (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۸۵۵ ومسلم الحدیث رقم (۷۳۔ ۵٦٤) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۸۲۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۸۰٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کچا لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہم سے علیحدہ رہے" یا فرمایا: "ہماری مسجد سے علیحدہ رہے یا اپنے گھر میں بیٹھے" اور نبی ﷺ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں مختلف قسم کی ترکاریاں (سبزیاں) تھیں' تو آپ نے اس میں بو پائی' تو فرمایا: "اس کو فلاں شخص کے پاس لے جاؤ" اور فرمایا: کھاؤ' (میں نہیں کھاتا) کیونکہ میں اس شخص سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے۔ (بخاری ومسلم)

۴۱۹۸- (۴۰) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْکَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کِيْلُوْا طَعَامَکُمْ يُبَارَکْ لَکُمْ فِيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۲۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۳۲ واحمد فی المسند ٤/ ۱۳۱)

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ' نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اپنے کھانے کی چیزوں کو ناپ ❶ تول لیا کرو اس میں تمہارے لئے برکت کی جائے گی۔" (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ناپ' تول الخ یعنی لینے اور دینے میں تول لینا چاہئے' اگر کم ہو تو طلب کیجئے اور اگر زیادہ ہو تو دوسرے کا حق واپس کر دیجئے اور جس حدیث میں یہ آیا ہے کہ "تولنے سے برکت کم ہو جاتی ہے" تو اس سے روزانہ کا خرچ تولنا مراد ہے' کیونکہ اس میں گھر والوں کو تکلیف ہے۔

۴۱۹۹- (۴۱) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ ❶ دعا پڑھتے: سب

حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبٰرَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٤٥٨ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٨٤٩ والترمذی الحدیث رقم ٣٤٥٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٨٤)

تعریف اللہ ہی کے لئے ہے بہت تعریف پاکیزہ بابرکت ہمیشہ کے لئے نہ کفایت کی گئی اور نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے بے پروائی ہوائے ہمارے رب!(بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

٤٢٠٠ - (٤٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَيْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ وَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (مسلم الحدیث رقم ٨٩۔ ٢٧٣٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس حال میں دیکھ کر راضی ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے یا پانی کا گھونٹ پیئے اور اس پر اس کی تعریف کرے۔'' (مسلم) اور ہم ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث جن کی ابتدایوں ہے مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الدُّنْيَا فضل الفقراء کے باب میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٢٠١ - (٤٣) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِّنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ حِيْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٢٨٤٤)

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ کے قریب کھانا لایا گیا' پس میں نے کبھی کوئی کھانا نہیں دیکھا جو کھانے کے شروع میں بہت زیادہ برکت والا ہوا اور آخر وقت میں بہت کم برکت والا ہو' ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ کیونکر ہوا؟ آپ نے فرمایا' بیشک ہم نے اللہ کا نام لیا تھا جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا' پھر بیٹھا آخر میں وہ شخص کہ جس نے کھایا اور اللہ کا نام نہیں لیا ❶ پس اس کے ساتھ شیطان نے کھایا (شرح السنۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نام نہیں لیا مستحب یہ ہے کہ پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنی چاہیے' اگر بسم اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے تو کہے ''بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ'' کہہ لے اس کا صاف اور واضح بیان اگلی روایات میں ہے۔

٤٢٠٢ - (٤٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰہَ عَلٰی طَعَامِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ (رواہ الترمذی' ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۷٦۷ والترمذی الحدیث رقم ۱۸۵۸ والدارمی الحدیث رقم ۲۰۲۰ واحمد فی المسند ٦/ ۲۰۸)

نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا شروع کرے اور اپنے کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول گیا تو اسے یہ الفاظ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ کہنے چاہئیں۔ ❶ (ترمذی وابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے حجۃ اللہ میں دو آنکھوں دیکھے قصے بیان کیے ہیں' جس میں انہوں نے شیطان کو کھانا کھانے میں شامل ہوتے پایا ہے۔ پھر انہوں نے کہا یہ احادیث جن میں شیطان کے کھانے کا ذکر ہے' ظاہر معنی پر محمول ہیں' ان سے ان کا مجازی معنی مراد نہیں ہے۔

۴۲۰۳- (۴۵) وَعَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ مُخْشِیٍّ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یَّاْکُلُ فَلَمْ یُسَمِّ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْ طَعَامِہٖ اِلَّا لُقْمَۃٌ فَلَمَّا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَازَالَ الشَّیْطَانُ یَاْکُلُ مَعَہٗ فَلَمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ اِسْتَقَآءَ مَا فِیْ بَطْنِہٖ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۷٦۸ واحمد فی المسند ۴/ ۳۳٦)

سیدنا امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اور اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی' یہاں تک کہ نہ باقی رہا اس کے کھانے سے مگر ایک لقمہ' جب اس نے اس کو اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا ''بسم اللہ اولہ وآخرہ'' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا: ''شیطان برابر کھاتا رہا اس کے ساتھ پس جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو شیطان نے نکال ❶ ڈالا جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نکال ڈالا الخ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شخص ہماری ملاقات کے لیے آیا' ہم نے اسے کھانا دیا کھانا کھانے کے دوران ایک ٹکڑا گر پڑا اور لڑھکنے لگا وہ اس کے پیچھے ہولیا اور ٹکڑا اس کے آگے آگے دوڑنے لگا' یہاں تک کہ پوری کوشش سے اس نے پکڑ لیا اور حاضرین بڑے حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہے' پھر چند دنوں کے بعد ایک شخص پر شیطان مسلط ہو گیا اور وہ اس کی زبان سے کلام کرنے لگا' دوران کلام اس نے یہ بھی بیان کیا کہ فلاں شخص کے پاس سے میں گزرا اور وہ کھانا کھا رہا تھا' مجھے بھی وہ کھانا پسند آیا لیکن اس نے مجھے کچھ نہ کھلایا' آخر میں نے اس کے ہاتھ سے اچک لیا تو اس نے مجھ سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ مجھ سے اس نے چھین لیا۔ اس سے معلوم ہوا یہ احادیث جن میں شیطان کے کھانے کا ذکر ہے' اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں (حجۃ اللہ' باب آداب الطعام)

۴۲۰۴- (۴٦) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۸۵۰ والترمذی الحدیث رقم

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے ''سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہم کو مسلمان بنایا۔'' (ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)

۳۴۵۷ وابن ماجه الحديث رقم ۳۲۸۳ واحمد فی المسند ۳/ ۳۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۴۲۰۵- (۴۷) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ کَالصَّائِمِ الصَّابِرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ۔ (الترمذی الحديث رقم ۲۸۳۲ واحمد فی المسند ۲/ ۲۸۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھانا کھلا کر شکر کرنے والا روزے دار صبر کرنے والے کی طرح ہے''۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

۴۲۰۶- (۴۸) وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِیُّ عَنْ سَنَانِ بْنِ سَنَّةَ عَنْ اَبِیْهِ۔ (ابن ماجه الحديث رقم ۱۷۶۵ والدارمی الحديث رقم ۲۰۲۴)

ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۴۲۰۷- (۴۹) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَوْشَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا ۔(رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ۳۸۵۱)

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے تو فرماتے تھے ''سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا اور آسانی کے ساتھ اس کو حلق سے اتارا اور اس کے نکلنے کے لیے جگہ بنائی۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۴۲۰۸- (۵۰) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِی التَّوْرَاةِ اِنَّ بَرَکَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرَکَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ ۔(رواه الترمذی و ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ۳۸۵۱ والترمذی الحديث رقم ۱۸۴۶ واحمد فی المسند ۵/ ۴۴۱)

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تورات میں کھانے کی برکت کا سبب وضو کرنا پڑھا اس کے بعد میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھانے کی برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد وضو ❶ کرنا ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بعض عارف باللہ لوگوں نے کہا ہے کہ اس سے تنگدستی اور مفلسی نہیں رہتی اور صرف ہاتھ دھو لینے بھی کافی ہیں

چنانچہ بعض علماء نے وضوسے ہاتھ دھونے مراد لئے ہیں۔

٤٢٠٩ - (٥١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا لَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ النَّسَائِیُّ)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٦٠ والترمذی الحدیث رقم ١٨٤٧ والنسائی الحدیث رقم ١٣٢ واحمد فی المسند ١/ ٢٨٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم آپ کے پاس وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے وضو ❶ کا حکم صرف اس وقت کیا گیا ہے جب کہ میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔ (ترمذی وابوداؤد ونسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مجھے وضوالخ اس سے معلوم ہوا کہ کھانے سے پہلے صرف ہاتھ دھو لینے بھی کافی ہیں۔

٤٢١٠ - (٥٢) وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ۔

(ابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٦١)

ابن ماجہ نے اس کو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٢١١ - (٥٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُتِیَ بِقَصْعَةٍ مِّنْ ثَرِيْدٍ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَّسْطِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِیْ وَسْطِهَا (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ (وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ) قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَاْكُلْ مِنْ اَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلٰكِنْ يَّاْكُلْ مِنْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٧٢ والترمذی الحدیث رقم ١٨٠٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٧٧ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٤٦ واحمد فی المسند ١/ ٣٤٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ثرید ❶ سے بھرا ہوا ایک پیالہ لایا گیا' آپ نے فرمایا: ''کھاؤ اس کے کناروں سے اور نہ کھاؤ تم اس کے درمیان سے' اس لئے کہ برکت اترتی ہے اس کے درمیان میں۔'' ❷ (ترمذی وابن ماجہ ودارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ پیالے کے اوپر سے نہ کھائے بلکہ اس کے نیچے سے کھائے اس لئے کہ اس کے اوپر سے برکت اترتی ہے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ثرید الخ روٹی کو توڑ کر شوربے میں بھگو دینے کو ثرید کہتے ہیں۔ یہ بہت لذیز کھانا ہوتا ہے۔ ❷ درمیان الخ چونکہ درمیانی جگہ افضل ہے اور خیر و برکت بھی افضل جگہ اترتی ہے' اس لئے مقام برکت کو باقی رکھنا کھانے کی برکت کے لئے مناسب ہے۔

٤٢١٢ - (٥٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَارُئِیَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٧٧٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٤٤ واحمد في المسند ٢/ ١٦٥)

تکیہ لگا کر کھاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھے گئے اور نہ ہی ❶ آپ کے پیچھے دو آدمی چلتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ چلتے الخ یعنی جیسے دنیادار امراء کا دستور ہے کہ بڑائی کیلئے لوگوں کے آگے آگے چلتے ہیں' نبی ﷺ اس طرح نہیں چلتے تھے بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان یا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پیچھے چلتے' لہٰذا ہر مومن مسلمان کو اس بات کا لازمی خیال رکھنا چاہیے۔

٤٢١٣ - (٥٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ وَّهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ۔ (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٣٠٠)

سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس روٹی اور گوشت لایا گیا آپ اس وقت مسجد ❶ میں تھے پس آپ نے کھایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا' پھر ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ کنکریوں سے اپنے ہاتھ صاف کر لیے۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں کھانا کھانے میں کوئی قباحت نہیں' بشرطیکہ مسجد کو آلودہ اور غلیظ نہ کریں' نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا ضروری نہیں ہے اور جن لوگوں نے وضو ضروری قرار دیا ہے تو ان کا یہ کہنا نصوص شرعیہ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

٤٢١٤ - (٥٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا۔ (رواه الترمذى و ابن ماجه) (البخارى الحديث رقم ٤٧١٢ من حديث طويل وكذلك مسلم الحديث رقم (٣٢٧۔ ١٩٤) والترمذى الحديث رقم ١٨٣٧ وابن ماجه الحديث رقم ٣٣٠٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا پس آپ کے سامنے بکری کا بازو ❶ پیش کیا گیا اور آپ اسے بہت پسند کرتے تھے اور آپ نے اس گوشت کو دانتوں سے نوچ لیا۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بازو الخ چونکہ بازو (دست) کا گوشت عمدہ اور بلا صوف ہوتا ہے' اس لئے آپ دوسری جگہ کے گوشت کی نسبت اس کو پسند فرماتے تھے۔

٤٢١٥ - (٥٧) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۷۷۸ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۵۸۹۸)

نے فرمایا: ''تم گوشت چھری کے ساتھ نہ کاٹو ❶ اس لئے کہ یہ کام عجمیوں کا ہے اور دانتوں سے نوچ کر کھاؤ' اس لئے کہ دانتوں سے کھانا بہت لذیذ ہے۔'' (ابوداؤد' بیہقی' شعب الایمان) اور ان دونوں نے کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ کاٹو الخ پہلے بیان ہو چکا ہے یہ حدیث ضعیف ہے اور نبی ﷺ خود چھری سے کاٹ کر کھا لیتے تھے۔

٤٢١٦ - (٥٨) وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُّعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ۔ (رواه احمد والترمذی وابن ماجه) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٨٥٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٣٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤٤٢ واحمد فی المسند ٦/ ٣٦٤)

سیدہ ام المنذر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے' آپ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ تھے اور ہمارے کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے' تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کھانا شروع کیا اور آپ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! باز رہ اس لئے کہ تو کمزور ہے'' ❶ ام منذر رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے ان کے لئے چقندر اور جو تیار کئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! اس سے کھاؤ' اس لئے کہ یہ تیرے لئے بہت موافق ہے۔'' (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کمزور الخ اس سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا جائز ہے ایک اور روایت میں ہے کہ ''پرہیز علاج کا سر ہے'' پرہیز سے بحکم الٰہی دوا بہت جلد اثر کرتی ہے اور بد پرہیزی سے بہت خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے روٹی اور کھجوریں پڑی تھیں' آپ نے فرمایا آؤ اور کھاؤ! میں نے کھجوریں کھانا شروع کیں' آپ ﷺ نے فرمایا کھجور نہ کھاؤ' اس لئے کہ تیری آنکھ درد کرتی ہے۔

٤٢١٧ - (٥٩) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ۔ (احمد فی المسند ٣/ ٢٢٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نیچے کا کھانا ❶ بہت اچھا لگتا تھا۔ (ترمذی' بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نیچے کا کھانا الخ یعنی تہ دیگی پنجابی میں اسے "کھرچن" کہتے ہیں۔

٤٢١٨- (٦٠) وَعَنْ نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٨٠٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٧١ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٢٧)

سیدہ نبیشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص پیالے میں کھائے اور اس کو (اپنی انگلیوں سے) چاٹ (صاف کر) لے تو پیالہ اس کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہے۔" (احمد ترمذی ابن ماجہ دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٢١٩- (٦١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَ فِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجه) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٨٥٢ والترمذی الحدیث رقم ١٨٦٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٩٧ والدارمی الحدیث رقم ٢٠٦٣ واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص رات کو سوئے اور اس کے ہاتھ میں (کھانے کی) چکنائی ہو جس کو اس نے نہیں دھویا اس کو کوئی تکلیف ❶ پہنچے تو وہ نہ ملامت ❷ کرے مگر اپنے آپ کو۔ (ترمذی ابوداود ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس پہنچے اس کو کوئی چیز جیسے کسی جانور نے کاٹ کھایا۔ ❷ نہ ملامت کرے الخ کہ اسی کی غفلت سے یہ آفت آئی معلوم ہوا کہ ہاتھ خوب صاف کر کے دھونا چاہئے کہ کھانے کی چکنائی بالکل نہ رہے۔

٤٢٢٠- (٦٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ ۔(رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٨٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین طعام روٹی کی ثرید ❶ ہے اور ثرید حیس کی ثرید ہے۔ (ابوداود)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ثرید روٹی سے اور حیس کی ثرید ثرید روٹی کا یہ کہ روٹی کے ٹکڑے شوربے میں بھگو دے اور حیس کا ثرید یہ ہے کہ خرما، گھی، آٹے اور پنیر کا مالیدہ بنا لے یہ ثرید بلا دقت بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نہایت سریع الہضم، خوش ذائقہ، مقوی اور کثیر النفع ہے۔

٤٢٢١- (٦٣) وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

سیدنا ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ (رواه الترمذى و ابن ماجة والدرامى) (الترمذى الحديث رقم ١٨٥٢ والدارمى الحديث رقم ٢٠٥٢ واحمد فى المسند ٣/ ٤٩٧)

نے فرمایا: ''کہ زیتون ❶ کا تیل کھاؤ اور اس کو تم اپنے بدن پر ملو اس لئے کہ وہ بابرکت ❷ درخت کا تیل ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زیتون کا تیل۔ ❷ درخت بابرکت سے یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو شجرہ مبارکہ فرمایا۔

٤٢٢٢- (٦٤) وَعَنْ اُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَّابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذى الحديث رقم ١٨٤١)

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟'' میں نے عرض کیا: ''نہیں' مگر کچھ خشک روٹی اور سرکہ ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہی لے آ' کوئی گھر سالن سے خالی نہیں جس ❶ میں سرکہ ہو۔'' (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جس میں سرکہ ہو' کیونکہ سرکہ خود عمدہ سالن ہے' سرکہ دو وجہ سے عمدہ سالن ہے' ایک تو یہ کہ کم خرچ چیز ہے اور اس کے لیے زیادہ سامان درکار نہیں' ایک مرتبہ بنالینا مدت کو کفایت کرتا ہے دوسرا یہ کہ بلغم سے اکثر بیماریاں ہوتی ہیں اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کر دیتا ہے اور یہ فائدہ ہم لکھ چکے۔

٤٢٢٣- (٦٥) وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذَا اِدَامُ هٰذِهٖ وَاَكَلَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٨٣٠)

سیدنا یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے جو کی ❶ روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھی اور فرمایا یہ سالن ہے اس روٹی کے ٹکڑے کا اور آپ نے کھایا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا الخ اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت متواضع اور منکر ہونا ثابت ہوا۔

٤٢٢٤- (٦٦) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَاضًا اَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِيْ وَقَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُوْدٌ اِئْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہوا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پرسی کے لئے میرے پاس تشریف لائے پس آپ نے اپنے ہاتھ کو میری چھاتی پر رکھا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل پر محسوس کی' آپ نے فرمایا

اخَاثَقِيْفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّنْ عُـجْـوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاتِهِنَّ ثُمَّ لَيَلُدَّكَ بِهِنَّ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٨٧٥)

بے شک تو ایسا شخص ہے کہ تیرا دل درد کرتا ہے' تو ❶ حارث بن کلدہ کے پاس جا جو قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتا ہے' اس لئے کہ وہ شخص طب جانتا ہے تو وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں لے اور ان کو ان کی گٹھلیوں سمیت کوٹ لے پھر ان کو تیرے منہ میں ڈال دے۔ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جا تو حارث بن کلدہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا جائز ہے اور یہ خلاف توکل نہیں ہے اور عجوہ مدینہ میں ایک عمدہ قسم کھجور کی سیاہی مارتی اس کی یہ تاثیر ہے نبی ﷺ کی دعا سے۔

٤٢٢٥ - (٦٧) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَزَادَ أَبُوْدَاوُدَ وَيَقُوْلُ يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (ابو داؤد الحديث رقم ٣٨٣٦ والترمذي الحديث رقم ١٨٧٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تربوز کو کھجور کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ ❶ (ترمذی) ابو داؤد نے زیادہ بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے: ''کھجور کی گرمی تربوز کی سردی سے ختم ❷ کی جاتی ہے اور تربوز کی سردی کھجور کی گرمی سے'' اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کھایا کرتے تھے الخ یہ بڑا عمدہ نسخہ ہے' تربوز ٹھنڈا اور کھجور گرم اور ایک دوسرے کے مصلح' علاوہ اس کے یہ نسخہ مسمن بدن بھی ہے۔ ❷ ختم الخ کھجور گرم اور تربوز ٹھنڈا ہے' دونوں ایک دوسرے کے لئے مصلح ہیں' اس لئے یہ بڑا عمدہ نسخہ ہے۔

٤٢٢٦ - (٦٨) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ وَيُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٨٣٢ وابن ماجه الحديث ٣٣٣٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس پرانی کھجور لائی گئی تو آپ اس کو چیرتے تھے اور اس میں سے سُسری نکالتے تھے۔ ❶ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سسری الخ جو کیڑا' گندم' جو' چنے اور دیگر غلہ کی اقسام میں پڑ جاتا ہے اسے سسری کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا سسری وغیرہ جیسے کیڑوں سے پھل اور غلہ پلید نہیں ہوتا۔

٤٢٢٧ - (٦٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ فَسَمّٰى وَقَطَعَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٨١٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس غزوۂ تبوک میں پنیر کا ایک ٹکڑا لایا گیا تو آپ نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اس کو کاٹا۔ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث حسن ہے۔

٤٢٢٨ - (٧٠) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفَرَآءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٧٢٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٣٩٧)

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی اور پنیر اور جنگلی گائے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ❶ ''جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کہا وہ چیز حلال ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام کیا وہ حرام ہے اور جس چیز سے اس نے سکوت فرمایا تو وہ اس قسم سے ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا ہے۔'' (ابن ماجہ، ترمذی) اور کہا ترمذی نے صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

حکم الحدیث: شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الخ یعنی ان کا کھانا حلال ہے، ان کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں کیوں کہ حلال چیزیں کافی ہیں، ان تمام کا بیان کرنا دشوار تھا اس لئے جو چیزیں حرام کرنا تھیں ان کو قرآن و حدیث میں بیان کر دیا ہے۔

٤٢٢٩ - (٧١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُّ اَنَّ عِنْدِيْ خُبْزَةً بَيْضَآءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَآءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَّلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهٗ فَجَآءَ بِهٖ فَقَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا قَالَ فِيْ عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔ (ابوداود الحدیث رقم ٣٨١٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٣٤١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس بہترین گندم کی سفید روٹی ہو جو گھی اور دودھ میں تر کی گئی ہو'' تو لوگوں یعنی صحابہ میں سے ایک صحابی گیا اور آپ کی پسند کی روٹی تیار کروا لایا آپ نے فرمایا گھی کس برتن میں تھا، اس نے کہا گوہ کی کھال کے مشکیزہ میں آپ نے فرمایا اس کو اٹھا لے۔ ❶ (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث منکر ❷ ہے۔

حکم الحدیث: یہ روایت منکر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ گوہ سے آپ کو نفرت تھی اگرچہ وہ حلال ہے۔

❷ کیونکہ یہ حدیث آپ کی عادت مبارکہ کے خلاف مروی ہے، صحیح احادیث میں جو آپ کی عادت بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ''آپ نے کھانے پینے کی چیزوں کی کبھی آرزو نہیں کی جو مل گیا وہی کھا لیا''۔

٤٢٣٠ - (٧٢) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا۔ (رواه الترمذی وابوداود) (ابوداود الحدیث رقم

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچے) لہسن کے کھانے سے منع ❶ کیا مگر پکا ہوا۔ (ترمذی وابوداود)

۳۸۲۸ والترمذی فی ٤/ ۲۳۰ الحدیث رقم ۱۸۰۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چونکہ لہسن حرام نہیں' لہٰذا یہ نہی تنزیہی ہے۔

٤۲۳۱ - (۷۳) وَعَنْ اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةَ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَكَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ ۔(رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۸۲۹ واحمد فی المسند ٦/ ٥٩)

سیدنا ابو زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کھانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: بے شک آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا تھا' اس میں پیاز ❶ تھا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پیاز تھا الخ اس سے معلوم ہوا کہ لہسن کی کراہت تنزیہی پر محمول ہے۔

٤۲۳۲ - (۷٤) وَعَنِ ابْنَیْ بُسْرِ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا اَوْ تَمْرًا وَّكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۸۳۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۳۳٤)

بسر سلمی کے دو بیٹوں عطیہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کے سامنے مکھن اور کھجور پیش کیا' آپ مکھن ❶ اور کھجور کو بہت پسند فرماتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مکھن اور کھجور ملا کر کھانا بہت عمدہ غذا ہے' اس طرح جتنی بھی کھجور کھائی جائے کوئی نقصان نہیں دیتی۔

٤۲۳۳ - (۷٥) وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ اُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِى الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَّوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ

سیدنا عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ کہ جس میں ثرید اور بہت ساری بوٹیاں تھیں لایا گیا پس میں نے اپنا ہاتھ پیالے کی ہر جانب میں گھمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے کھایا تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا پھر فرمایا اے عکراش! ایک جگہ ❶ سے کھا' اس لئے کہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے' پھر ہمارے پاس ایک طباق (بڑا تھال) جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں' پس شروع کیا میں نے کھانا اپنے آگے سے اور گھوما ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طباق کی ہر جانب میں تو آپ نے فرمایا اے عکراش! کھاؤ جہاں سے چاہتے ہو۔ اس لئے

كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا لْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔(رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ١٨٤٨ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٧٤)

کہ یہ کھانا ایک قسم ❷ کا نہیں ہے' پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور اپنے ہاتھوں کی تراوٹ کو اپنے چہرہ' بازوؤں اور اپنے سر پر مل لیا اور فرمایا اے عکراش! یہ وضو ہے اس کھانے سے جس کو آگ نے پکایا ہو۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک جگہ سے الخ کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا چاہئے' دوسرے کے آگے سے کھانا بدتمیزی ہے' البتہ مختلف قسم کی مٹھائی یا میوہ جات ہوں تو پھر جہاں سے کھائے جائز ہے۔ ❷ ایک قسم کا نہیں الخ یعنی کئی طرح کی کھجوریں ہیں اور ہر ایک کی لذت علیحدہ ہے ورنہ بعض کو کوئی میوہ پسند ہوتا اور بعض کو دوسرا تو ایسے موقعہ میں ہر طرف سے اٹھا کر کھانا جائز ہے' اس طرح کی تعلیم سے غرض کھانے کے آداب اور عقلمندی سکھانا مقصود ہے' یہ صرف اسی دین اسلام کی خصوصیت ہے ورنہ اسلام کے علاوہ کسی اور دین میں اس طرح کے آداب کی تعلیم نہیں ملتی۔

٤٢٣٤ - (٧٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَيَرْتُوْفُؤَادَا الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْا عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا إِحْدَاكُنَّ الْوَسْخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذى الحديث رقم ٢٠٣٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٤٥ واحمد فى المسند ٦/ ٣٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے کسی کو بخار آتا تو آپ جو کا حریرہ ❶ بنانے کا حکم فرماتے' تو وہ تیار کیا جاتا پھر آپ انہیں حکم فرماتے کہ اسے پیو اور آپ فرماتے بیشک یہ حریرہ غمگین دل کو قوت دیتا ہے اور بیمار دل کی بیماری کو اس طرح دور کرتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے منہ کی میل کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اسے تلبینہ بھی کہتے ہیں' اس کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے۔

٤٢٣٥ - (٧٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ وَ الْكُمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ۔(رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ٢٠٦٦ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٥٥ والدارمى الحديث رقم ٢٨٤٠ واحمد فى المسند ٢/ ٣٠١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عجوہ (عمدہ) کھجور جنت کا میوہ ❶ ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے اور کھنبی منّ کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایسا مفید اور راحت بخش پھل ہے کہ گویا جنت کا میوہ ہے' معنی یہ ہے کہ اس کی اصل جنت سے آئی ہے اور یہی معنی درست معلوم ہوتا ہے اور کھنبی کے متعلق کچھ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہماری لڑکی کی بینائی کمزور ہوگئی' میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیاں لے کر نچوڑیں اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا' وہی پانی اس کی آنکھوں میں لگاتے رہے' اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی بحال فرما دی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٢٣٦ - (٧٨) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَامَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ فَجَآءَ بِلَالٌ يُّؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَالَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَآءً فَقَالَ لِيْ اَقُصُّهُ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ وَقُصَّهُ عَلٰى سِوَاكٍ۔ (رواه الترمذى) (ابوداؤد الحديث رقم ١٨٨ والترمذى الحديث رقم ١٦٧ واحمد فى المسند ٤/ ٢٥٢)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات مہمان بنا ❶ تو آپ نے (میزبان کو) بکری کے ایک پہلو کا حکم فرمایا' وہ بھونا گیا پھر آپ نے چھری لی پس آپ چھری کے ساتھ اس سے میرے لئے گوشت کاٹتے' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ کو نماز کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا اسے کیا ہوا' ❷ اس کے ہاتھ خاک ❸ آلود ہوں اس کی لبیں بہت بڑھی ہوئی ہیں' آپ نے مجھے فرمایا کہ مسواک رکھ کر تیری لبیں میں کاٹ دوں یا آپ نے فرمایا مسواک رکھ کر تو خود اپنی لبیں ❹ کم کر لے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اسے ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مہمان الخ یعنی کسی شخص کے ہاں اور اس نے بکری ذبح کی۔ ❷ کیا ہوا بلال کو الخ یہ تعجب آپ نے اس لئے کیا کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے میزبان کی رعایت نہیں کی۔ ❸ خاک الخ عرب میں یہ کلمہ ڈانٹ ڈپٹ کے لئے بولا جاتا ہے' اس کے حقیقی معنی مراد نہیں ہوتے۔ ❹ لبیں الخ شاربہ کی ضمیر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹتی ہے۔

٤٢٣٧ - (٧٩) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَآءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے پر حاضر ہوتے تو ہم کھانے کے لیے اپنے ہاتھ اس وقت تک نہ بڑھاتے جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ کرتے پس ڈالتے ❶ اپنا ہاتھ۔ اور ایک دفعہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے پر حاضر ہوئے' تو ایک لڑکی آئی گویا کہ وہ دھکیلی ❷ جاتی ہے' اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں رکھنا ❸ چاہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر آیا ایک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَآءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَآءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُهُ بِيَدِهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدَيَّ مَعَ يَدِهَا ' زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَأَكَلَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۰۲۔ ۲۰۱۷ وابوداؤد الحدیث رقم ۳۷۶۶ واحمد فی المسند ۵/ ۳۸۳)

دیہاتی آدمی گویا کہ وہ بھی دھکیلا جاتا ہے' پس آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک شیطان اپنے لیے وہ کھانا حلال سمجھتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے اور بیشک وہ اس لڑکی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ کھانے کو حلال کرے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ کھانے کو حلال کرے تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک ہاتھ ❹ شیطان کا میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ' ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں پھر آپ نے اللہ کا نام لیا اور کھانا تناول فرمایا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کے بعد ہم کھانے میں ہاتھ ڈالتے اور جلدی نہ کرتے تھے۔ ❷ یعنی کھانے پر بے اختیار گر پڑی۔ ❸ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لیے بغیر۔ ❹ اس سے معلوم ہوا کہ جنوں اور شیاطین کا وجود ہے' صدہا آیات اور احادیث سے ان کا وجود ثابت ہے' ان کے وجود کے انکار سے قرآن وحدیث کا انکار لازمی ہے' لہٰذا ان کے وجود کا انکار قرآن وحدیث کا انکار ہے۔

۴۲۳۸ - (۸۰) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَّشْتَرِيَ غُلَامًا فَأَلْقٰى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَأَكَلَ الْغُلَامُ فَأَكْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شُؤْمٌ وَأَمَرَ بِرَدِّهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۵۶۶۱)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام خریدنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے اس کے سامنے کھجوریں رکھیں تو غلام نے بہت کھجوریں کھائیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک زیادہ کھانا بے برکتی ❶ ہے' اور اس کے واپس کرنے کا حکم کیا۔'' (بیہقی شعب الایمان)

فوائد الحدیث: ❶ بے برکتی الخ اس کی نشانی یہ ہے کہ آدمی بہت کھاتا ہے اگر اسے کھانا نہ ملے تو اسے بہت تکلیف ہوتی ہے اور بھوک پر صبر نہیں کرسکتا بخلاف اس آدمی کے جو کم کھاتا ہے وہ بھوک پر صبر کرسکتا ہے' نفس میں دو قوتیں ہیں ایک بھیمیہ یعنی کھانے' پینے اور عمدہ غذا کی خواہش کرنے والی' دوسری سبعیہ یعنی غضب اور بدلہ لینے کی خواہش' ان دونوں قوتوں کو مار ڈالنا' عقل اور شرع کے مطابق ان میں چلنا یہی تزکیہ نفس اور حسن اخلاق ہے۔

۴۲۳۹ - (۸۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ۔ (رواه بن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ۳۳۱۵)

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بہترین سالن ❶ نمک ہے۔'' (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ جس کے ساتھ روٹی کھائی جائے اسے سالن کہتے ہیں جیسے گوشت ترکاری اچار اور سرکہ وغیرہ۔ چونکہ کوئی سالن نمک کے بغیر مزیدار نہیں ہوتا اس لئے گویا درحقیقت سالن نمک ہے ویسے اکیلے نمک کے ساتھ بھی روٹی کھائی جا سکتی ہے۔

٤٢٤٠ - (٨٢) وَعَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهُ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ۔ (الدارمی الحدیث رقم ٢٠٨٠)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کھانا رکھا جائے تو اپنے جوتوں کو اتار دو ❶ اس لئے کہ جوتوں کا اتار دینا تمہارے قدموں کے لئے راحت بخش ہے۔'' (دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ اتار دو الخ یہ بھی کھانے کا ایک ادب ہے۔

٤٢٤١ - (٨٣) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهٖ وَتَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ رَوَاهُمَا الدَّارَمِيُّ۔ (الدارمی الحدیث رقم ٢٠٤٧)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس جب لایا جاتا ثرید تو اس کے ڈھانپ دینے کا حکم کرتیں وہ ڈھانپا جاتا یہاں تک کہ اس کی گرمی کا جوش ختم ہو جاتا اور فرماتیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ گرمی ❶ کا چلا جانا برکت کا بہت بڑا سبب ہے۔ (دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ثرید کا ذکر اتفاقی ہے کیوں کہ ان کا اکثر بہترین کھانا ثرید ہوتا تھا ورنہ ہر کھانے کا یہی حکم ہے اور جامع صغیر میں مروی ہے کہ کھانے کو سرد کر کے کھاؤ کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

٤٢٤٢ - (٨٤) وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ لَحِسَهَا تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ ۔(رواه رزين)

سیدہ نبیشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص پیالہ میں کھائے پھر اس کو چاٹ لے تو پیالہ اس کے لئے کہتا ہے آزاد کرے تجھے اللہ تعالیٰ آگ سے جس طرح کہ تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا ہے۔'' (رزین)

بَابُ الضِّيَافَةِ

مہمان نوازی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٢٤٣ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے اپنے مہمان کی عزت ❶ کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر

الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ. (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٠١٨ ومسلم الحديث رقم (٥٧ - ٤٧) والترمذی الحديث رقم ٢٥٠٠ واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٧)

ایمان رکھتا ہے تو اسے بہتر بات کہنی چاہیے یا خاموش ❷ رہے اور ایک روایت میں ''الجار'' کی بجائے ❸ اس طرح کہے کہ ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے اپنی رشتہ داری ملانی چاہیے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خندہ پیشانی اور تپاک سے ملے' اچھے مکان میں بٹھائے بحسب توفیق اچھا کھانا کھلائے' احوال کوائف نہایت محبت سے پوچھے۔ ❷ اس سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیاں جن میں نہ دین اور نہ دنیا کا فائدہ ہو تو ان کا سننا اور بیان کرنا منع ہے۔ ❸ یعنی فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ کی بجائے یہ جملہ ہے۔

٤٢٤٤ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحَرِّجَهٗ. (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٠١٩ ومسلم الحديث رقم (١٥ - ٤٨) وابوداؤد الحديث رقم ٣٧٤٨ والترمذی الحديث رقم ١٩٦٧ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٥٠ والدارمی الحديث رقم ٢٠٣٥ والموطا الحديث رقم ٢٢ من كتاب الادب واحمد فی المسند ٦/ ٣٨٥)

سیدنا ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہو تو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے یعنی ایک دن اور ایک رات اس کی پر تکلف مہمانی کرے' اور مہمانی تین دن ہے اور اس کے بعد خیرات ہے اور مہمان کے لئے یہ بات درست نہیں کہ اس کے پاس اتنا (عرصہ) ٹھہرے کہ اس کو تنگی ❶ میں ڈالے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس لئے کہ بعض اوقات صاحب خانہ مہمان سے تنگ آ کر اس کی غیبت کرے گا کہ عجیب بے حیاء اور بے شرم آدمی ہے کہ جاتا ہی نہیں میں کہاں سے اسے کھلاؤں وغیرہ وغیرہ۔

٤٢٤٥ - (٣) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِیْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِیْ يَنْبَغِیْ لَهُمْ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٤٦١ ومسلم الحديث رقم ١٥٨٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٧٦ واحمد فی المسند ٤/ ١٤٩)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں بھیجتے ہیں' تو ہم ایک قوم کے پاس ٹھہرتے ہیں جو ہماری مہمانی نہیں کرتے' تو اس کے متعلق آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم کسی قوم کے پاس جا کر ٹھہرو' وہ تمہیں دیں جو کچھ مہمان کے لائق ہے تو اسے تم قبول کر لو۔ ❶ اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم ان سے مہمانی کا حق لے لو جو کہ مہمانوں کے لیے لائق ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بعض کفار سے نبی ﷺ نے صلح کی تھی اور اس صلح میں یہ شرط ہوتی تھی کہ اگر مسلمان تمہارے علاقہ میں آ ئیں جا ئیں تو تمہیں ان کی ضیافت اور مہمانی کرنا ہوگی' اس حدیث میں یہی لوگ مراد ہیں اور یہ مطلب نہیں کہ مسافر مسلمانوں سے جبر اور زبردستی سے اپنی مہمانی مانگے' البتہ مسلمان کے لئے مہمانی مستحب ہے۔

٤٢٤٦ - (٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْلَیْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَخْرَجَنِیْ الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِّنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَآءَ هُمْ بِعِذْقٍ فِیْهِ بُسْرٌ وَّ تَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْیَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ هٰذَا النَّعِیْمُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَابِ الْوَلِیْمَةِ۔ (مسلم الحدیث رقم ١٤٠ - ٢٠٣٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣١٨١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن یا ایک رات گھر سے نکلے تو آپ اچانک ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ملے' آپ نے فرمایا: ''اس وقت تمہیں اپنے گھروں سے کس چیز نے نکالا ہے؟ انہوں نے کہا' بھوک نے آپ نے فرمایا' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تم کو نکالا ہے' اٹھو! چنانچہ وہ آپ کے ساتھ اٹھے (چلے) تو آپ ایک انصاری ❶ شخص کے پاس آئے' وہ اتفاقاً اپنے گھر میں موجود نہ تھا' جب اس کی عورت نے آپ کو دیکھا تو اس نے کہا خوش آمدید' تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا کہ: ''فلاں کہاں ہے؟'' اس نے کہا وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہوا ہے' اچانک وہ انصاری شخص آ گیا' اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دو ساتھیوں کو دیکھا اس نے کہا الحمد للہ آج کے دن سے میرے لیے مہمانوں کے اعتبار سے بڑھ کر کوئی دن بابرکت نہیں' راوی نے کہا کہ وہ گیا اور آپ کے پاس کھجوروں کا خوشہ جس میں نیم پختہ اور خشک اور تازہ کھجوریں تھیں لے آیا اس نے کہا کھایئے' اس نے چھری پکڑی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دودھ والے جانور سے بچانا ❷ تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی تو انہوں نے بکری کا گوشت کھایا اور اس خوشہ سے کھجوریں بھی کھائیں اور پانی پیا' اور جب سیر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم ان نعمتوں کے بارہ میں قیامت کے دن ضرور پوچھے ❸ جاؤ گے تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نے

نکالا تھا پھر نہیں لوٹے تم یہاں تک کہ پہنچیں تم کو یہ نعمتیں (مسلم)۔ اور حدیث ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی جس کا شروع یوں ہے "کان رجل من الانصار" کتاب النکاح کے باب ولیمہ میں ذکر کی گئی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کا نام ابوالہیثم تھا۔ ❷ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے آپ نے دنیاوی مصلحت کی بناء پر منع فرمایا ہے کہ جس کا سردست فائدہ موجود ہو اس کا ذبح کرنا مناسب نہیں ہے ورنہ شرعی لحاظ سے اس کا ذبح کرنا جائز ہے۔

❸ پوچھے الخ یعنی قیامت کے دن سوال ہوگا کہ نعمت کو اطاعت میں صرف کیا یا معصیت میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تنگی اور بھوک کی حالت میں دوست کے گھر بلا تکلف جانا اور وہاں کھانا کھانا بھی درست ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٢٤٧ - (٥) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهٗ حَتّٰى يَأْخُذَ لَهٗ بِقِرَاهُ مِنْ مَّالِهٖ وَزَرْعِهٖ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ كَانَ لَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٣٧٥١ والدارمي الحديث رقم ٢٠٣٧ واحمد في المسند ٤/ ١٣١)

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جو مسلمان کسی قوم کے ہاں مہمان ہوا اور اس نے محروی ❶ میں صبح کی تو مسلمانوں پر اس کی مدد کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ اپنی مہمانی کے مطابق اس کے مال اور کھیتی سے لے لے۔" ❷ (داری وابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ ہے اور جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان ہوا اور انہوں نے اس کی مہمانی نہیں کی تو اسے حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنی مہمانی کے مطابق ❸ ان کے مال سے لے لے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی رات کو انہوں نے اس کی مہمانی نہ کی۔ ❷ یعنی جس کے ہاں مہمان ہوا اس کے مال اور زراعت سے اپنی مہمانی کے مطابق لے لینا جائز ہے۔ ❸ مہمانی کے مقدار میزبان سے وصول کر سکتا ہے جبکہ وہ مہمانی نہ کرے اور یہ وجوب پہلی رات میں ہے اس لئے کہ رات کو نہ مسافر کو کھانا مل سکتا ہے اور نہ بازار کا پتہ چل سکتا ہے تو ایسی صورت میں میزبان پر مہمان کے لئے کھانے پینے اور رہائش کا انتظام کر دینا ضروری ہے البتہ دوسرے دن مہمانی واجب نہیں کیونکہ مہمان دن کو سامان حاصل کر سکتا ہے بعض علماء کا یہی قول ہے جمہور کے نزدیک ایک دن اور رات تک مہمانی کرنا سنت ہے اور بعد ازاں مستحب ہے۔

٤٢٤٨ - (٦) وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ

ابوالاحوص جشمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بتلایئے؟ اگر میں کسی شخص

فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّبِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهٖ۔(رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ٢٠٠٦ واحمد فى المسند ٣/ ٤٧٣)

کے پاس جاؤں اور وہ میری مہمان نوازی نہ کرے اور مہمان نوازی کا حق ادا نہ کرے ❶ پھر وہ شخص اس کے بعد میرے پاس آئے تو کیا میں اس کی مہمانی کروں یا بدلہ دوں' آپ نے فرمایا تو اس کی مہمانی ❷ کر۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میں بھی وہی معاملہ کروں جو اس نے کیا ہے۔ ❷ یعنی برائی کے بدلہ میں برائی نہیں بلکہ نیکی کرنی چاہیے۔

٤٢٤٩ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا وَهِيَ بِاُذُنَيَّ وَلَقَدْ رَدَدْتُّ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ۔(رواه فى شرح السنة) (احمد فى المسند ٣/ ١٣٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یا ان کے علاوہ کسی اور سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت چاہی تو فرمایا السلام علیکم ورحمت اللہ' سعد رضی اللہ عنہ نے وعلیکم السلام ورحمت اللہ کہا اور نہ ❶ سنایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار سلام کہا اور آپ کو سعد نے تین بار جواب دیا (لیکن) نہ سنایا آپ کو' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ پڑے اور سعد آپ کے پیچھے آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میرے ماں' باپ آپ پر قربان ہوں آپ نے کئی بار سلام کیا اور میں نے اسے اپنے کانوں سے سنا اور بے شک میں آپ کے سلام کا جواب دیتا رہا ہوں (لیکن) نہ سنایا میں نے آپ کو میں نے پسند کیا کہ زیادہ حاصل کروں میں آپ کے سلام اور آپ کی ❷ برکت' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کے گھر میں آئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں خشک انگور پیش کیے تو آپ نے کھائے اور جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تمہارا کھانا نیکوں نے کھایا ہے اور تمہارے لئے فرشتوں نے بخشش کی دعا کی ہے اور تمہارے ہاں روزہ داروں نے افطار کیا۔(شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سعد رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے جواب نہ دیا کہ آپ سن کر اندر آ جائیں۔
❷ یعنی آپ کے سلام اور کلام کی برکت مقصود تھی۔

٤٢٥٠ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْإِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَآءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.) (احمد والبیهقی فی الشعب الحدیث رقم ١٠٩٦٤ وابو نعیم فی الحلیة ٨/ ١٧٩)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن اور ایمان کی مثال ❶ اس گھوڑے کی طرح ہے جو اپنی رسی میں دوڑتا ہے پھر اپنی رسی کی طرف لوٹتا ہے اور بے شک مومن بھول جاتا ہے' پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے پس کھانا کھلاؤ متقی لوگوں کو اور بھلائی کرو تم سب مسلمانوں سے۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں ابونعیم نے حلیہ میں۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مومن کا حال ایمان کی مضبوطی کے لحاظ سے اس گھوڑے کی طرح جو لمبی رسی کے ساتھ کلہ سے بندھا ہوا ادھر ادھر دوڑتا ہے اور بالآخر اپنے ٹھکانے پر آ جاتا ہے اسی طرح مومن بشری تقاضہ سے گناہ کر بیٹھتا ہے پھر نادم ہو کر توبہ اور استغفار کر کے کامل ایمان حاصل کر لیتا ہے۔ (المرقاۃ)

٤٢٥١- (٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّآءُ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذُرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا. (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٧٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٦٣)

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ایک بہت بڑا برتن تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے' اس کو ''غراء'' کہتے تھے' پس جب چاشت کا وقت ہوتا اور چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو یہ برتن لایا جاتا اور اس میں ثرید تیار کیا جاتا تو اس کے گرد صحابہ کرام جمع ہو بیٹھتے اور جب صحابہ زیادہ ہو جاتے تو رسول اللہ ﷺ دوزانو ❶ ہو کر بیٹھتے' ایک دیہاتی شخص نے کہا یہ بیٹھنا کیسا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تواضع کرنے والا بندہ بنایا ❷ اور مجھے متکبر اور سرکش نہیں بنایا پھر فرمایا اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کی بلندی کو چھوڑو (اس لئے کہ) اس میں برکت دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ دوزانو بیٹھ کر کھانا جائز ہے اس میں عاجزی اور انکساری ہے نیز معلوم ہوا کہ مومن کھانے کو ضروری حاجت کی طرح سمجھے اور ضرورت کے مطابق کھائے لذت اور عیش سمجھ کر نہ کھائے لذت اور عیش آخرت کے لئے اٹھا رکھے۔
❷ یعنی اس طرح بیٹھنا تواضع کی نشانی ہے۔

٤٢٥٢- (١٠) وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

سیدنا وحشی ❶ بن حرب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے

عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٧٦٤ وابن ماجه الحديث رقم واحمد في المسند ٣/ ٥٠١)

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بے شک ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے؟ آپ نے فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ ہو کر کھاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے کھانے پر اکٹھے ہوا کرو اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو تمہارے لئے اس کھانے میں برکت ❷ دی جائے گی۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: مجموعی طرق کی بنا پر حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وحشی بن حرب کے دادا کا نام بھی وحشی تھا' غزوۂ احد میں نبی ﷺ کے چچا سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو انہوں نے ہی شہید کیا تھا غزوہ طائف کے بعد مسلمان ہوئے اور خلافت صدیق اکبر میں مسیلمہ کذاب کو مار کر جہنم رسید کیا۔ رضی اللہ عنہم

❷ برکت الخ ایک ساتھ مل کر کھانے میں برکت ہوتی ہے محبت بڑھتی ہے' دل لگی ہوتی ہے' کھانا خوشی سے کھایا جاتا ہے دل نہیں گھبراتا مختلف قسم کے کھانے آتے ہیں پھر کوئی کم کھانے والا ہے کوئی بہت کھانے والا' تو سب کے پیٹ بھر جاتے ہیں' غرض اس طرح کے بہت سارے فوائد ہیں' اس کے علاوہ مل کر کھانے میں ذکر الٰہی بہت ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں برکت کی زیادتی کا باعث ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٢٥٣- (١١) عَنْ اَبِيْ عَسِيْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّبِيْ فَدَعَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّبِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّبِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهٗ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابُهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ خِرْقَةٍ كَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهٗ اَوْكِسْرَةٍ سَدَّبِهَا جُوْعَتَهٗ اَوْ حُجْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَ الْقَرِّ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔ (احمد

سیدنا ابوعسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات گھر سے نکلے اور میرے پاس سے گزرے مجھے بلایا تو میں آپ کی طرف آیا پھر آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' ان کو بلایا وہ بھی آپ کی طرف نکلے پھر آپ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے پھر آپ چل دیئے یہاں تک کہ آپ ایک ❶ انصاری کے باغ میں آئے' آپ نے باغ والے کو فرمایا' ہمیں نیم پختہ کھجوریں کھلا تو وہ کھجوروں کا خوشہ لے آیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا' رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور پھر آپ نے ٹھنڈا پانی منگوایا اور پیا ❷ پھر فرمایا قیامت کے دن تم ان نعمتوں کے متعلق ضرور پوچھے جاؤ گے' راوی نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے خوشہ لے کر اس کو زمین پر مارا یہاں تک کچھ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کے سامنے بکھر گئیں پھر انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! بے شک قیامت کے دن ان کے متعلق ہم سوال کیے جائیں گے آپ نے فرمایا ہاں، ❸ مگر

والبیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٦٠١)

تین چیزوں کے متعلق سوال نہ ہوگا (۱) وہ کپڑا جس سے آدمی نے اپنا ستر ڈھانپا (۲) اور وہ روٹی کا ٹکڑا جس سے اس نے اپنی بھوک مٹائی (۳) اور وہ سوراخ و مکان جس میں گرمی اور سردی کے مارے داخل ہو۔ (احمد و بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ممکن ہے انصاری سے وہی ابوالہیثم مراد ہو یا کوئی اور انصاری اور یہ واقعہ دوسرا ہو۔ ❷ یعنی نبی ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ ❸ ہاں الخ یعنی ہر نعمت کے متعلق خواہ زیادہ ہو یا کم ضرور پوچھے جاؤ گے۔

٤٢٥٤ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرَغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ فَيَقْبِضُ يَدَهٗ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔ (ابن ماجه الحديث رقم ٣٢٩٥ والبيهقي في الشعب الحديث رقم ٥٨٦٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دسترخوان بچھایا جائے تو اس وقت تک کوئی آدمی نہ اٹھے جب تک کہ دسترخوان اٹھا نہ لیا جائے اور کھانے سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے ❶ جب تک کہ تمام لوگ کھانے سے فارغ نہ ہو جائیں اور اسے عذر ❷ کر دینا چاہیے اس لئے کہ یہ چیز اس کے ساتھی کو شرمندہ کرتی ہے اور وہ بھی اپنا ہاتھ سمیٹ لے گا اور ممکن ہے کہ اس کو کھانے کی مزید خواہش ہو۔'' (ابن ماجہ و بیہقی فی شعب الایمان)

فوائد الحدیث: ❶ نہ اٹھائے الخ یعنی جب مل کر کھانا کھایا جائے تو ایک آدمی کھانے سے پہلے فارغ نہ ہو بلکہ ساتھ ہی بیٹھا رہے کیونکہ اس طرح کرنے سے دوسرے لوگ بھی کھانا چھوڑ دیں گے اگرچہ ان کی بھوک باقی ہو یہ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ لوگوں کی نظروں میں بدنام نہ ہوں کہ فلاں بہت کھانے والے ہیں اس لئے آپ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ جب تک تمام لوگ فارغ نہ ہوں کوئی آدمی اکیلا فارغ نہ ہو اگرچہ وہ سیر ہو گیا ہو پھر بھی آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کھاتا رہے تاکہ دوسرے احباب کو محسوس ہو کہ یہ بھی کھا رہا ہے اور بعض علماء نے **والیعذر** کا یہ معنی کیا ہے کہ تھوڑا تھوڑا کھاتا رہے یا کوئی کام ایسا کرے جس میں وہ مصروف ہو اور دوسرے سیر ہو جائیں مثلاً ہڈی کا چوسنا اور اس کا مغز نکالنا وغیرہ۔ ❷ عذر الخ یعنی اگر چلے جانے اور کھانے کی ضرورت نہ ہو تو اسے عذر بیان کر دینا چاہئے کہ وہ بیمار ہے یا اسے کوئی ضرورت ہے یا اسے کھانے کی خواہش نہ تھی وغیرہ۔

٤٢٥٥ - (١٣) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ اٰخِرَهُمْ اَكْلًا (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا)۔ (البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٦٠٣٧)

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا کھاتے تو آپ سب سے آخر میں کھانے سے فارغ ہوتے۔ (اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً روایت کیا ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٤٢٥٦ - (١٤) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا تَشْتَهِيْهِ قَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَكِذْبًا۔ (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٢٩٨)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا تو آپ نے اس کو ہمارے سامنے رکھ دیا (کہ کھاؤ) ہم نے کہا کھانے کی ہمیں خواہش نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔'' ❶ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث قوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے جب کوئی کھانے کو کہے تو بھوک کے ہوتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں بھوک نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ اگر بھوک ہو تو کھالینا چاہئے ورنہ جھوٹ بولنے سے بھوک کی تکلیف کے علاوہ عذاب میں مبتلا ہونا ہے۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔ دنیا و آخرت دونوں مقامات میں نقصان والی بات ہے۔

٤٢٥٧ - (١٥) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٢٨٧)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اکٹھے ہو کر کھاؤ اور جدا ❶ جدا ہو کر مت کھاؤ اس لئے کہ جماعت کے ساتھ برکت ہوتی ہے۔'' (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ نہی تنزیہی ہے کیونکہ جدا جدا کھانا نص سے ثابت ہے۔

٤٢٥٨ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔ (ابن ماجه الحديث رقم ٣٣٥٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ سنت ہے کہ آدمی اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازہ تک چلے۔'' ❶ (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی رخصت کے وقت۔

٤٢٥٩ - (١٧) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ۔

بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

٤٢٦٠ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٣٥٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خیر و برکت اس گھر میں بہت جلد آتی ہے جس میں کھانا کھلایا جائے' جیسے ❶ چھری اونٹ کی کوہان کو جلدی کاٹ دیتی ہے۔'' (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اونٹ کی کوہان کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے' لوگ اسے جلدی سے کاٹ لیتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جس گھر

میں مسافروں کی مہمانی ہوتی ہو اس گھر میں خیر و برکت بہت جلدی آتی ہے جیسے چھری اونٹ کی کوہان کو جلدی کاٹ دیتی ہے۔

بَابٌ فِيْ اَكْلِ الْمُضْطَرِّ

مجبور آدمی کے کھانے کے بیان میں

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

(یہ باب پہلے مسائل کے متعلق ہے) اور یہ باب پہلی فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٢٦١ - (١) عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِيْ عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَاَبِي الْجُوْعُ فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ۔

(رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٨١٧)

سیدنا فُجیع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا ہمارے لئے مردار سے کیا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارے کھانے کی کیا مقدار ہے؟ ہم نے کہا ہم ایک پیالہ دودھ کا شام کو پیتے ہیں اور ایک پیالہ صبح کو۔ ابونعیم ❶ نے کہا کہ عقبہ نے اس کی تفسیر بیان کی کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ شام کو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھانے کی یہ مقدار بھوک کا سبب ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مردار ❷ اس حالت میں حلال کیا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابونعیم اور عقبہ اس حدیث کے راوی ہیں امام عقبہ ابونعیم کے استاذ ہیں۔ ❷ مردار الخ اس حدیث میں حالت اضطراری کا بیان ہے اور فُجیع عامری کے سوال کا مطلب بھی یہ ہے کہ مجبوری کی حالت میں ہمارے لئے مردار کھانا جائز ہے یا نہیں جیسا کہ اگلی حدیث میں اس کی تصریح ہے اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ دودھ ملنے کے وقت مردار حلال ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر تمہاری غذا صرف یہی دودھ ہے اور جب تمہیں دودھ نہ ملتا ہوگا تو تم بھوک کی وجہ سے بہت بے قرار ہوتے ہو گے تو ایسی مجبوری کی حالت میں تمہارے لئے مردار کھانا جائز ہے۔ چنانچہ اگلی حدیث میں صاف بیان ہے کہ آپ نے اسی شخص کو فرمایا جب تمہیں صبح' شام دودھ وغیرہ کچھ بھی کھانے کو نہ ملے تو تمہارے لئے مردار حلال ہے' اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے۔

٤٢٦٢ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَكُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِيْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتٰى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا فَشَاْنُكُمْ

ابوواقد لیثی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! بے شک ہم بعض اوقات ایسی ❶ زمین میں ہوتے ہیں کہ ہم کو وہاں بھوک کی حالت پہنچتی ہے تو ہمارے لیے مردار کب حلال ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبکہ تم

بِهَا مَعْنَاهُ إِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَاْكُلُوْنَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ۔ (رواه الدارمي)

(الدارمي الحديث رقم ١٩٩٦ واحمد في المسند ٥/ ٢١١)

صبح اور شام کھانے کی کوئی چیز نہ پاؤ ❷ اور نہ ہی کسی قسم کی ترکاری جسے تم کھاؤ تو اس وقت تمہارے لئے مردار کھانا حلال ہے۔ (دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہاں کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔
❷ یعنی کوئی چیز بھی کھانے کیلئے میسر نہ ہو۔

بَابُ الْاَشْرِبَةِ

پینے کی چیزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٢٦٣ - (١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ (مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ) وَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ۔ (في البخاري الحديث رقم ٥٦٢١ ومسلم الحديث رقم (١٢٣-٢٠٢٨) وابوداؤد الحديث رقم ٣٨٢٧ والترمذي الحديث رقم ١٨٨٤ واحمد في المسند ٣/ ٢١١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے کے دوران تین بار ❶ سانس لیتے تھے اور مسلم نے ایک روایت میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ ''آپ فرماتے تھے کہ اس طرح پینا خوب سیراب کرتا ہے اور صحت بخشتا ہے۔''

فوائد الحدیث: ❶ تین بار الخ اس حدیث میں پانی پینے کا ادب بیان فرمایا اور تین سانس لینے کی حکمت بیان کی کہ اس طرح سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور تھوڑے پانی سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔

٤٢٦٤ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِيْ السِّقَاءِ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٥٦٢٩ وابوداؤد الحديث رقم ٣٧١٩ والنسائي الحديث رقم ٤٤٠٨ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٢١ والدارمي الحديث رقم ٢١١ واحمد في المسند ١/ ٢٢٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ کا منہ ❶ موڑ کر پانی پینے سے منع کیا۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ابن ماجہ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کے بعد ایک شخص نے رات کو اٹھ کر مشکیزہ کے منہ سے پانی پینا چاہا تو اس میں ایک سانپ نکلا گویا اسے تنبیہ ہوئی کہ حدیث کی مخالفت کرنے سے ایسی آفات پیش آتی ہیں' سبحان اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت میں

کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔

٤٢٦٥ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ وَ زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ یُّقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ یُشْرَبَ مِنْهُ۔ **(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم ٥٦٢٥ ومسلم الحدیث رقم (١١١-٢٠٢٣) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٢٠ والترمذی الحدیث رقم ١٨٩٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤١٨ والدارمی الحدیث رقم ٥١٩ واحمد فی المسند ٣/ ٦٧)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ سے منہ موڑ کر پانی پینے سے منع کیا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اور مشکیزہ کا منہ موڑنا یہ ہے کہ اس کا سر الٹا کیا جائے پھر اس سے پیا جائے۔ (متفق علیہ)

٤٢٦٦ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔ **(رواه مسلم)** (مسلم الحدیث رقم (١١٣- ٢٠٢٤) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٧١٧ والترمذی الحدیث رقم ١٨٧٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤٢٤ والدارمی الحدیث رقم ٢١٢٧ واحمد فی المسند ٣/ ١٩٩)

سیدنا انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

٤٢٦٧ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَّسِیَ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَقِیْ۔ **(رواه مسلم)** (مسلم الحدیث رقم ١١٦-٢٠٢٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر پانی نہ پیئے اور جو شخص بھول جائے تو اسے قے کر دینی چاہیے۔ (مسلم)

٤٢٦٨ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔ **(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم ٥٦١٧ ومسلم الحدیث رقم ١٢٠-٢٠٢٧ والترمذی الحدیث رقم ١٨٨٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤٢١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی زمزم کا ایک ڈول لایا تو آپ نے اسے کھڑے ہو کر پیا۔ (بخاری و مسلم)

٤٢٦٩ - (٧) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِیْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِیْ رَحْبَةِ الْکُوْفَةِ حَتّٰی حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِیَ بِمَآءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک انہوں نے نماز ظہر پڑھی پھر وہ لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کوفے کے چبوترے پر بیٹھ گئے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت آ گیا'

يَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٦١٦)

پھر پانی لایا گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ منہ دھویا اور پانی پیا اور راوی نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اور اپنے پاؤں دھوئے' پھر کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی پیا اور کہا کہ بعض لوگ کھڑا ہو کر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں ❶ حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا جیسے میں نے کیا ہے (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ بعض لوگ الخ انہی دونوں احادیث کی رو سے علماء نے کہا کہ زمزم کا پانی اور وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اور باقی تمام پانی بیٹھ کر پینا چاہئے۔

٤٢٧٠ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَآءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَآءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِيْ مَآءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَآءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَآءَ مَعَهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٦١٣ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٢٤ والدارمی الحدیث رقم ٢١٢٣ واحمد فی المسند ٣/ ٣٢٥)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) تھا' پس آپ نے سلام کہا اور اس آدمی نے جواب دیا اور وہ آدمی باغ کو پانی لگا رہا تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس باسی پانی جو کہ مشکیزہ میں ہو اگر ہے تو لے آ ❶ ورنہ ہم نہر سے منہ لگا کر پی لیں گے' اس نے کہا میرے پاس مشک میں باسی پانی ہے' تو وہ چھپر کی طرف گیا (جو کہ باغ میں تھا) اس نے پانی پیالہ میں ڈالا پھر اس پانی پر گھر کی پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لایا وہ ایک اور پیالہ' تو وہ اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ تھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اگر ہے اس سے معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہیں ہے نیز ثابت ہوا کہ باسی پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا جاری کو منہ لگا کر پینا از راہ عاجزی جائز ہے اور جن احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے وہ تنزیہ پر محمول ہیں علاوہ ازیں منہ لگا کر پینے میں ایک قباحت بھی ہے کہ اکثر کوئی غلیظ چیز یا کیڑا وغیرہ پانی کے ساتھ منہ میں جا سکتا ہے اور جبکہ برتن یا ہاتھ سے پینے میں یہ بات نہیں ہو سکتی کیونکہ انسان پانی کو ہاتھ میں لے کر دیکھ لیتا ہے پھر اسے پیتا ہے۔

٤٢٧١ - (٩) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ۔ اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٥٦٣٤

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چاندی ❶ کے برتن میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جو شخص چاندی

ومسلم الحدیث رقم (١ ـ ٢٠٦٥) وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤١٣ والدارمی الحدیث رقم ٢١٢٩ والموطا الحدیث رقم ١١ من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ٦/ ٣٠٦)

اور سونے کے برتن میں کھاتا اور پیتا ہے)

فوائد الحدیث: ❶ چاندی الخ چاندی اور سونے کے برتن مسلمان مرد اور عورت دونوں پر حرام ہے اس طرح اس میں تیل ڈالنا یا سرمہ ڈالنا خواہ برتن چھوٹا ہو یا بڑا سب کا استعمال منع ہے۔

٤٢٧٢ - (١٠) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٦٣٣ ومسلم الحدیث رقم (٤ ـ ٢٠٦٧) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٢٣ والترمذی الحدیث رقم ١٨٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤١٤ واحمد فی المسند ٥/ ٤٠٨)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ریشمی کپڑا اور دیباج نہ پہنو ❶ اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی ان برتنوں میں کھاؤ اس لیے کہ یہ چیزیں کافروں کے لیے دنیا میں ہیں' اور یہ تمہارے لئے آخرت میں ہوں گی۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ نہ پہنو دیباج ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعض علماء ریشمی کڑھائی کو دیباج کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ مردوں پر حرام ہے اور چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا یا عطردان یا پاندان بنانا بھی حرام ہے اگر تکلف ہی منظور ہے تو دوسرے عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور شیشے کے برتن بنائے جا سکتے ہیں۔ روضۃ الندیہ میں ہے کہ اگر کسی کے سامنے چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا رکھا جائے اور وہ اس کو دور نہ کر سکے تو اس برتن سے کھانا نکال کر دوسرے برتن میں رکھ کر کھائے یا روٹی پر رکھ کر کھائے یا بائیں ہاتھ پر رکھ کر کھائے اس طرح اگر سرمہ دانی چاندی کی ہو تو سرمہ کسی چیز میں انڈیل کر اس میں سے لگائے۔

٤٢٧٣ - (١١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَآءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَأُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَابَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک گھریلو پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا گیا اور اس میں کنویں سے پانی ملایا گیا جو انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ (پانی ملے) دودھ کا پیالہ دیا گیا تو آپ نے پیا اور آپ کی بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دائیں طرف ایک دیہاتی تھا' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیجئے آپ نے اس دیہاتی کو دیا جو آپ کے دائیں طرف تھا' پھر فرمایا

اَلَاْفَيَمِّنُوْا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۵۲ ومسلم الحدیث رقم (۱۲۵۔ ۲۰۲۹) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۷۲۶ والترمذی الحدیث رقم ۱۸۹۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۴۲۵ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۱۶ والموطا الحدیث رقم ۱۷ من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ۳/ ۱۱۰)

مقدم ہے دایاں پھر دایاں اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں' پس غور سے سنو! پس دائیں طرف والوں کو پہلے ❶ دیا کرو۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ پہلے دیا کرو لخ یعنی دائیں طرف والا' بائیں طرف والے پر مقدم ہے' اس لئے پہلے اسے دیجئے اگرچہ بائیں طرف والا دائیں طرف والے سے افضل ہو۔

۴۲۷۴ - (۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدْحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَاغُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَاكُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْكَ اَحَدًا يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَحَدِيْثُ اَبِیْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُ فِیْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ (البخاری الحدیث رقم ۲۳۵۸ ومسلم الحدیث رقم (۱۲۷۔ ۲۰۳۰) والموطا الحدیث رقم ۱۸ من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ۵/ ۳۳۸)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پیا اور آپ کی دائیں طرف سب سے چھوٹا ایک لڑکا تھا اور بوڑھے آپ کی بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لڑکے کیا تو اجازت دیتا ہے کہ میں یہ بوڑھوں کو دوں اس لڑکے نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کے بچے ہوئے پر میں کسی کو اپنے پر ترجیح نہیں دیتا تو آپ نے بچا ہوا اس لڑکے کو دیا ❶ (متفق علیہ) اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہم ''معجزات کے باب'' میں ان شاءاللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس دیا کیونکہ قاعدہ کے مطابق پہلے اسی کا حق تھا اس پر زبردستی نہیں ہوسکتی تھی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کم عمر بچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ تھا اور بائیں طرف والوں میں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے اس لئے آپ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کو دینے کی اجازت مانگی لیکن جب انہوں نے اجازت نہ دی تو آپ خاموش ہو رہے کیونکہ قاعدہ کے مطابق پہلے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی کا حق تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۴۲۷۵ - (۱۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِیْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم چلتے پھرتے کھاتے تھے اور کھڑے ❶ ہو کر پیتے تھے۔ (ترمذی' ابن ماجۂ دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۸۸۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۳۰۱ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۲۵ واحمد فی المسند ۲/ ۱۲)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر پینا یا چلتے چلتے کھانا درست ہے بعض نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور اس میں شک نہیں کہ بیٹھ کر کھانا پینا کھڑے ہو کر کھانے پینے سے بہتر ہے مگر جب ضرورت ہو تو کھڑے ہو کر پی سکتا ہے اور چلتے چلتے کھا بھی سکتا ہے۔

۴۲۷۶ - (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۸۸۳ واحمد فی المسند ۲/ ۱۷۴)

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے اور بیٹھے ہوئے پیتے ❶ دیکھا ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کھڑے اور بیٹھے ہوئے پیتے تھے یعنی جیسا موقع ہوتا۔

۴۲۷۷ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ۔ (رواه ابو داؤد وابن ماجه) (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۸۲۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۸۸۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۴۲۸ واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۰)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (پانی وغیرہ پیتے ہوئے) برتن میں سانس لینے اور پھونک ❶ مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ احتمال ہے کہ منہ سے کچھ نکل کر پانی میں پڑ جائے اور دوسروں کو نفرت ہو۔

۴۲۷۸ - (۱۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنْ اِشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۸۸۵)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اونٹ کی طرح ایک سانس میں پانی نہ پیو، بلکہ دو یا تین سانسوں میں اور جس وقت تم پانی پینے لگو تو بسم اللہ کہو اور جس وقت تم ❶ برتن کو اپنے منہ سے ہٹاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر بار میں یا آخر میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک سانس میں پینا جائز نہیں ہے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ دو سانسوں میں پیئے تا کہ اونٹ کی مشابہت سے بچ جائے۔

٤٢٧٩ - (١٧) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِی الْاِنَاءِ قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِیْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ۔ (رواه الترمذی والدرامی) (الترمذی الحدیث رقم ١٨٨٧ والدارمی الحدیث رقم ٢١٢١ والموطا الحدیث رقم ١٢ من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ٣/ ٢٦)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ایک شخص نے کہا کہ میں پانی میں تنکا دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا تو اس کو پھینک ❶ دے اس نے کہا پس تحقیق میں ایک دم پینے سے سیراب نہیں ہوتا آپ نے فرمایا اپنے منہ سے پیالہ ہٹا کر سانس لے ❷ اور پھر پی۔ (ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تنکے کی طرف کا تھوڑا سا پانی پھینک دے تاکہ وہ نکل جائے۔ ❷ یعنی برتن کے باہر۔

٤٢٨٠ - (١٨) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ یَّنْفَخَ فِی الشَّرَابِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٣٧٢٢ واحمد فی المسند ٣/ ٢٦)

انہی (سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوراخ سے پانی پینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے پیالہ کی وہ جگہ مراد ہے جہاں سے پیالہ ٹوٹا ہوا ہو کیونکہ وہ جگہ اچھی طرح صاف نہیں ہو سکتی مٹی اور جراثیم وغیرہ لگے رہتے ہیں' تو اس لیے وہاں پینے سے منع فرمایا۔

٤٢٨١ - (١٩) وَعَنْ كَبْشَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٨٩٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤٢٣ واحمد فی المسند ٦/ ٤٣٤)

سیدنا کبشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور لٹکی ہوئی مشکیزہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا تو میں نے اٹھ کر مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا۔ ❶ (ترمذی' ابن ماجہ) (اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ لوگوں کی چیزوں سے برکت لینا درست ہے اور دوسری حدیث میں مشکیزہ سے منہ لگا کر پینے سے منع کیا اور یہاں خود ایسا کام کیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے جوٹھے سے لوگ برکت لیتے تھے اور یہ ڈر نہ تھا کہ لوگوں کو نفرت پیدا ہوگی' دوسرا یہ بھی ظاہر کرنا چاہا کہ ضرورت کے وقت ایسا کرنا درست ہے اور یہ کہ نہی تنزیہی ہے۔

٤٢٨٢ - (٢٠) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٨٩٥ واحمد فی المسند ٦/ ٣٨)

زہری عروہ سے‘ عروہ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی‘ ٹھنڈی چیز پسند فرماتے تھے ❶ (ترمذی) اور کہا کہ زہری کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کرنا زیادہ صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کا تابع صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تھی محبوب الخ میٹھی چیز پینے کی عام ہے خواہ پانی میٹھا ہو‘ خواہ دودھ میٹھا‘ خواہ شہد وغیرہ کا شربت۔ اس حدیث میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں دودھ محبوب تھا۔ تطبیق ہو جاتی ہے۔

٤٢٨٣ - (٢١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَاِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ شَيْءٌ يُّجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ۔ (رواه الترمذی وابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٣٧٣٠ والترمذی الحدیث رقم ٣٤٥٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٣٢٢ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی بھی کھانا شروع کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے یا الٰہی ہمارے لیے اس طعام میں برکت دے اور ہم کو اس سے بہتر کھلا اور جب تم میں سے کسی کو دودھ پلایا جائے تو وہ کہے کہ یا الٰہی ہم کو اس میں برکت دے اور ہم کو اس سے زیادہ پہنچا ❶ اس لیے کہ دودھ کے علاوہ ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پینے کے بدلہ میں کفایت کرے۔ (ترمذی‘ ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور زیادہ پہنچا الخ یعنی یہ نہ کہے کہ اس سے بہتر پہنچا کیونکہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے‘ دودھ سیر بھی کر دیتا ہے اور سیراب بھی۔

٤٢٨٤ - (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَآءُ مِنَ السُّقْيَا قِيْلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٣٧٣٥ واحمد فی المسند ٦/ ١٠٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سقیا سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا‘ بعض نے کہا کہ سقیا ایک چشمہ ہے جو مدینہ سے دو دن کی مسافت پر ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٢٨٥ - (٢٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔ (رواه الدارقطني) (الدار قطني الحديث رقم ١ من كتاب الطهارة)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیئے ❶ یا اس برتن میں جس میں کچھ سونا چاندی سے ہو تو یہ پینا اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالے گا۔ (دارقطنی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سونے چاندی کے برتن میں مرد اور عورت دونوں کے لئے کھانا پینا حرام ہے اسی طرح اس میں تیل یا سرمہ ڈالنا منع ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ برتن چھوٹا ہو یا بڑا اور جیسا ان برتنوں کا استعمال منع ہے ویسا ہی ان کا بنانا بھی حرام ہے۔

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْاَنْبِذَةِ

نقیع اور نبیذوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٢٨٦ - (١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَآءَ وَاللَّبَنَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٨٩-٢٠٠٨ واحمد في المسند ٣/٢٤٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس پیالہ سے ہر چیز یعنی شہد' نبیذ' ❶ پانی اور دودھ پلایا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نبیذ یہ ہے کہ کھجور یا انگور بھگو دیا جائے پھر اس کا شربت پیا جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں اور نقیع بھی' یہ با تفاق علماء حلال ہے بہ شرطیکہ اس میں نشہ نہ ہو اور شربت کی طرح میٹھا ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کو ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا اس میں ہے کہ نبیذ میں جوش آ گیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیوار پر مار یہ وہ پیئے گا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو' اس کو ابو داؤد اور نسائی نے بھی روایت کیا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبیذ کو پی جب تک شیطان اس کو نہ لے' کہا گیا کتنے دن میں اس کو شیطان لیتا ہے' انہوں نے کہا تین دن میں۔ (الروضۃ الندیہ)

٤٢٨٧ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاهُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشکیزہ میں نبیذ بناتے تھے' اس کو اوپر کی طرف سے بند کر دیا جاتا تھا اور نیچے اس کا منہ تھا ہم صبح اسی

فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٥٨۔ ٢٠٠٥ وابوداؤد الحديث رقم ٣٧١١ والترمذي الحديث رقم ١٨٧١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٣٩٨)

میں نبیذ ڈالتے' ❶ آپ اس کو رات میں پی لیتے اور ہم رات کو ڈالتے آپ صبح پی لیتے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ڈالتے ہم یعنی کھجور وغیرہ مشک میں۔

٤٢٨٨ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَوَ اللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَبِهٖ فَصُبَّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٧٩-٢٠٠٤ واحمد في المسند ١/ ٢٤٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شروع رات میں نبیذ ڈالی جاتی تھی تو آپ اس کو اس دن میں پیتے اور بعد میں آنے والی رات کو بھی پیتے رہتے ❶ پھر اگر کچھ بچ جاتی تو خادم کو پلا دیتے یا اس کے بہا دینے کا حکم فرماتے' تو وہ (زمین پر) انڈیل دی جاتی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور اس سے اگلے دن عصر تک مقصد یہ ہے کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے۔

٤٢٨٩ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٦٢-١٩٩٩ وابوداؤد الحديث رقم ٣٧٠٢ والنسائي الحديث رقم ٥٦٤٨ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٠٠ والدارمي الحديث رقم ٢١٠٧ واحمد في المسند ٣/ ٣٠٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزہ میں نبیذ ڈالی جاتی تو اگر مشکیزہ نہ ہوتا تو پھر پتھر کے برتن میں ڈالی جاتی۔ (مسلم)

٤٢٩٠ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحِنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٦۔ ١٩٩٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن لاکھے کے روغن دار رال کے اور لکڑی کے برتن میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا اور آپ نے حکم فرمایا کہ نبیذ چمڑہ کے مشکیزہ میں ڈالی جائے۔ (مسلم)

٤٢٩١ - (٦) وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (وَفِيْ

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں نے تم کو مذکورہ برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع کیا تھا تو کوئی برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتا ہے اور نہ ہی حرام اور ہر نشہ

رِوَايَةٍ) قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرِبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٦٥-١٩٧٧) والترمذى الحديث رقم ١٨٦٩ واحمد فى المسند ٥/ ٣٥٩)

لانے والی چیز حرام ہے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو چند برتنوں سے منع ❶ کیا تھا مگر چمڑے کے برتن (کی اجازت دی تھی اب تم) ہر برتن میں پیو لیکن نشہ والی چیز نہ ہو۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس وقت میں شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے' ایک تو کدو اور تونبا۔ دوسرا سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان' تیسرا کھجور کی لکڑی کا کرید (تراش) کر بنایا ہوا برتن۔ چوتھا روغن دار برتن جس میں روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو نبی ﷺ نے اس کے برتنوں کا استعمال کرنا منع کیا تا کہ شراب نوشی نہ یاد پڑے پھر جب کہ شراب کی عادت چھوٹ گئی تو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٢٩٢ - (٧) عَنْ اَبِيْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٦٨٨ وابن ماجه الحديث رقم ٤٠٢٠ واحمد فى المسند ٥/ ٣٤٢)

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے لوگ ضرور شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے۔ ❶ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جیسے کوئی شربت مفرح کہے گا کوئی عرق النشاط کوئی شراب الصالحین وغیرہ' نام بدلنے سے کیا ہوتا ہے جو چیز حرام ہے وہ ہر طرح حرام ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٢٩٣ - (٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَّبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِي الْاَبْيَضِ قَالَ لَا۔ (رواه البخارى) (البخارى الحديث رقم ٥٥٩٦ واحمد فى المسند ٤/ ٣٥٣)

سیدنا عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز ٹھلیا میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا میں نے کہا' کیا ہم سفید ٹھلیا میں پی لیں؟ آپ نے فرمایا ❶ نہیں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر گزر را کہ یہ حکم منسوخ ہے اور فصل اول کی پچھلی حدیث ناسخ ہے اس حکم کی۔

بَابُ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِیْ وَغَیْرِهَا

برتنوں اور غیر برتنوں کے ڈھانپنے کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٢٩٤- (١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جَنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَّ اَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَ خَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا وَ اَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری الحدیث رقم ٣٢٨٠ ومسلم الحدیث رقم (٩٧-٢٠١٢) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٣١ واحمد فی المسند ٣/ ٣٠٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس وقت رات شروع ہو یا فرمایا تم شام کرو تو تم اپنے بچوں کو (گھروں میں) بند رکھو ❷ اس لیے کہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں اور جب کہ رات سے ایک ساعت گذر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور (گھر کے) دروازوں کو بند کر دو اور ذکر کرو ❸ نام اللہ تعالیٰ کا اس لیے کہ شیطان بند کیے ہوئے دروازے ❹ نہیں کھولتا اور اپنے مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور ذکر کرو ❺ نام اللہ تعالیٰ کا اور اپنے برتن ڈھانپ دو اور یاد کرو نام اللہ تعالیٰ کا اگر چہ عرض ❻ میں رکھو برتن پر کوئی چیز اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔ (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں آداب سکھلائے ہیں کہ رات کو یہ کام کرنے چاہئیں اس میں بڑے فائدے ہیں۔ ❷ پس بند رکھو تم اپنے بچوں کو یعنی باہر نکلنے سے۔ ❸ اور ذکر کرو نام اللہ تعالیٰ کا یعنی دروازہ بند کرنے کے وقت بسم اللہ کہا کرو۔ ❹ دروازے بند کئے ہوئے کو الخ یعنی بسم اللہ کہہ کر جس دروازہ کو بند کیا جاتا ہے تو شیطان اس دروازہ کو اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے کھول نہیں سکتا۔
❺ اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی مشکیزوں پر ڈھانپ لگانے کے وقت۔ ❻ اگر چہ عرض میں رکھو برتن پر کوئی چیز یعنی اگر کسی کو برتن ڈھانپنے کے لئے کوئی دوسرا برتن نہ ملے تو کسی دوسری چیز کو آڑ کر کے اپنے برتن پر رکھ دے اس حدیث میں دین اور دنیا دونوں کے فوائد جمع ہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ پانی کا برتن ڈھانپنے میں ایک تو شیطان سے حفاظت ہے اور دوسرا وباء سے حفاظت ہے جو سال بھر میں ایک رات آسمان سے اترتی ہے اور کھلے برتن میں سما جاتی ہے۔ تیسرا نجاستوں سے حفاظت ہے چوتھا کیڑوں سے حفاظت ہے کبھی پانی میں کیڑا ہوتا ہے اور آدمی غفلت میں پی جاتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے اس لئے برتن ڈھانپنا بہت ضروری ہے۔

٤٢٩٥- (٢) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ اِنْتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا

اور بخاری کی ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”برتنوں کو ڈھانپو اور مشکیزوں کا منہ بند کر دو اور شام کے وقت اپنے بچوں کو (گھروں میں) بند کرو اس لیے کہ جنات کا پھیلنا اور اچک لینا ہے اور سونے کے وقت اپنے

اِجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٣٣١٦ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٧٣٣ والترمذی فی ٥/ ١٣١ الحدیث رقم ٢٨٥٧ واحمد فی المسند ٣/ ٣٨٨)

چراغوں کو بجھا دو اس لیے کہ بعض اوقات چوہا چراغ کی بتی کو کھینچ لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

٤٢٩٦ - (٣) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرِضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ۔ (مسلم الحدیث رقم ٩٦-٢٠١٢ واحمد فی المسند ٣/ ٣٨٦)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''برتن کو ڈھانپ دو' مشکیزہ کو بند رکھو اور دروازوں کو بند کر دو اور چراغوں کو گل کر دو اس لیے کہ شیطان مشک کو نہیں کھولتا اور دروازے کو نہیں کھولتا اور برتن کو نہیں کھولتا تو اگر تم میں سے کوئی شخص ڈھانپنے کے لیے کوئی چیز نہ پائے تو برتن کے عرض (چوڑائی) پر بسم اللہ کہہ کر لکڑی رکھ دے اس لیے ❶ کہ چوہا گھر والوں پر ان کے گھر کو بھڑکا دیتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ علت ہے چراغ بجھانے کی۔

٤٢٩٧ - (٤) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ (مسلم الحدیث رقم ٩٨-٢٠١٣ واحمد فی المسند ٣/ ٣٩٥)

اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب سورج غروب ہو جائے تو اپنے بچوں اور چارپایوں کو نہ چھوڑو حتی کہ رات کی تاریکی ختم ہو جائے' اس لیے کہ جب سورج غروب ہوتا ہے تو شیطان پراگندہ کیا جاتا ہے یہاں تک کہ رات کا پہلا پہر چلا جائے۔

٤٢٩٨ - (٥) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْسِقَاءٌ لَّيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ۔ (مسلم الحدیث رقم ٩٩-٢٠١٤)

اور مسلم کی ہی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: برتن کو ڈھانپ دو اور مشکیزہ کو بند رکھو اس لئے کہ سال بھر میں ایک رات ایسی ہے کہ اس میں وبا اترتی ہے ❶ وہ کسی برتن یا مشکیزہ کے پاس سے نہیں گذرتی جو بند نہ ہو' مگر اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی سے ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں پڑتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں' پھر بعض کو وبا ہوتی ہے بعض کو نہیں ہوتی ایک مدت سے حکیم اور ڈاکٹر وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کے لئے بہت سی خاک چھانی مگر آج کی تاریخ تک کوئی علت معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے

٤٢٩٩ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ لایا ابوحمید کہ ایک

الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُوْدًا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٦٠٥ ومسلم الحديث رقم (٩٥۔ ٢٠١١) وابوداؤد الحديث رقم ٣٧٣٤ والدارمی الحديث رقم ٢١٣١ واحمد فی المسند ٣/ ٣١٤)

شخص ہے انصار میں سے نقیع ❶ سے دودھ کا بھرا ہوا برتن نبی ﷺ کے پاس تو نبی ﷺ نے فرمایا تو نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں ❷ اگرچہ اس پر ایک لکڑی رکھ دیتا۔ (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایک جگہ کا نام ہے۔

❷ نبی ﷺ نے یہ ادب سکھایا کہ برتن کو کھلا نہ رکھنا چاہئے تا کہ کوئی چیز اس میں نہ گرے اگر کچھ نہ ملے تو اس پر لکڑی رکھ دے۔

٤٣٠٠ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١٢٩٣ ومسلم الحديث رقم ١٠٠-٢٠١٥ وابوداؤد الحديث رقم ٥٢٤٦ والترمذی الحديث رقم ١٨١٣ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٦٩ واحمد فی المسند ٢/ ٧٠)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا جب تم سونے کی تیاری کرو تو گھروں میں آگ ❶ نہ چھوڑو۔ ❷ (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ آگ شامل ہے چراغ اور غیر چراغ کو لیکن لٹکی ہوئی قندیل سے اگر جلنے کا خوف نہ ہو تو پھر ان کے چلتے رہنے سے کوئی خطرہ نہیں اور وہ فائدہ کے لحاظ سے اس نہی میں داخل نہیں۔ (کذا فی النووی)

❷ نہ چھوڑو یعنی اس آگ کو جس سے جلنے کا خطرہ ہو۔

٤٣٠١ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اِحْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٢٩٤ ومسلم الحديث رقم (١٠١۔ ٢٠١٦) وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٧٠ واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٩)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات مدینہ میں ایک گھر جل گیا تو نبی ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا بے شک یہ آگ تمہاری دشمن ہے' تو جب تم سونے کی تیاری کرو تو اس کو بجھا دو۔ ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بجھا دو یعنی اگر چراغ روشن رہے تو چوہا (تیل یا گھی وغیرہ لگے ہوئے ہونے کی وجہ سے) بتی لے جاتا ہے اور گھر میں اکثر آگ لگ جاتی ہے اور فصل ثانی کی دوسری حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٣٠٢ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَالَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ إِذَا هَدَأَتِ الْاَرْجُلُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَةٍ مَّا يَشَآءُ وَاَجِيفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا إِذَا اُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَكْفِئُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْقِرَبَ۔ (رواه فى شرح السنة) (ابوداؤد الحديث رقم ٥١٠٣ واحمد فى المسند ٣/ ٣٠٦ والبغوى فى شرح السنة الحديث رقم ٣٠٦٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم رات میں کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے ہینگنے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگو اس لیے کہ وہ وہ چیز دیکھتے ہیں جو تم نہیں ❶ دیکھ سکتے اور جب پاؤں چلنے سے رک جائیں ❷ تو باہر نکلنا کم کر دو اس لیے کہ اللہ عزوجل اپنی مخلوقات سے رات میں جو چاہتا ہے پھیلاتا ہے اور بند کر دو دروازوں کو اور ذکر کرو اللہ کا نام اس پر اس لئے کہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا اور ذکر کیا جائے نام اللہ کا اس پر اور ڈھانپ دو برتن اور برتنوں کو الٹا کر کے رکھو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دو۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں دیکھتے تم یعنی شیطان کو اور اس کے لشکر کو۔ ❷ جائیں یعنی جب بسبب رات گزرنے کے چال بھال موقوف ہو جائے۔

٤٣٠٣ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَتْ فَارَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيْلَةَ فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذِهِ فَيُحْرِقُكُمْ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٠٦٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چوہا ایک بتی کو کھینچ لایا اور اس نے وہ بتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بوریے پر ڈال دی جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے تو اس میں سے ایک درہم برابر جگہ جل گئی آپ نے فرمایا جس وقت تم سونے لگو تو اپنے چراغ بجھا دو اس لیے کہ شیطان ایسے موذی جانور کو ایسے کام کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور وہ تمہیں جلا دیتا ہے۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شیطان تمہارے جلنے کا باعث ہوتا ہے۔ اس باب کی تیسری فصل کو مصنف نے بیان نہیں کیا اس لئے کہ تیسری فصل لانے میں مصنف کو اختیار ہے اور نہ مصنف کی عادت ہے کہ تیسری فصل کو چھوڑ کر یہ بیان کرے کہ یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

کِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٣٠٤ - (١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٨١٣ ومسلم الحديث رقم (٣٢۔ ٢٠٧٩) وابوداؤد الحديث رقم ٤٠٦٠ والترمذی الحديث رقم ١٧٨٧ والنسائی الحديث رقم ٥٣١٥ واحمد فی المسند ٣/ ١٣٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین لباس حبرہ ❶ یعنی یمنی دھاری دار چادر کا تھا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یمن کی چادر جو کاڑی دار مخلط ہوتی ہے درحقیقت یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے۔

٤٣٠٥ - (٢) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٣٦٣ ومسلم الحديث رقم ٧٧۔ ٢٧٤ والترمذی الحديث رقم ١٧٦٨ واحمد فی المسند ٤/ ٢٥٥)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستین ❶ والا رومی جبہ پہنا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں کرتے کی تنگ آستینیں بنانا مستحب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آستینیں ایسی تنگ تھیں کہ جب آپ وضو کرنے لگے تو آستینیں نہ چڑھ سکیں' آپ نے ہاتھ دھونے کے لیے نیچے سے نکالے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ واقعہ سفر کا ہے' اسی لئے بعض نے کہا ہے کہ تنگ آستینیں فراخ ہوتی تھیں اور ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ائمہ کا قول ہے اس بارہ میں کہ آستینوں کا فراخ کرنا انتہائی سخت بدعت ہے۔

٤٣٠٦ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُّلَبَّدًا وَّ اِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٣١٠٨ ومسلم الحديث رقم (٣٤۔ ٢٠٨٠) والترمذی الحديث رقم ١٧٣٣ واحمد فی المسند ٦/ ٣٢)

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکالی طرف ہماری ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک موٹا تہ بند ہمیں دکھایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان دو کپڑوں میں قبض کی گئی۔ ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قبض کی گئی روح سبحان اللہ جب سید عالم ﷺ نے ایک کمبل اور ایک تہ بند پر اکتفا کیا تو ہر مومن کو ان دو چیزوں پر اکتفا کرنا چاہئے مطلب یہ ہے کہ دنیاداروں کی خوشامد کرنے اور بیہودہ دوڑنے سے ہمیشہ پرہیز رکھے اور قناعت کو اپنا شعار سمجھے اور لوگوں سے سوال کر کے خود کو ذلیل اور خوار نہ کرے بڑی حاجت دو چیزوں کی ہے اگر یہ نہ ملیں تو ان کے لئے فکر کرنا جہاں تک ہو سکے ایک کھانا بروقت گرسنگی اور شدید جوع کے بقدر رسد رمق کوئی کھانا ہوا گر ایک روٹی جو کی یا جوار کی ایک پیالہ پانی ہی کا سہی دوسرے کوئی کپڑا ستر پوشی کے لئے اور کوئی کپڑا سردی سے بچنے کے لئے ایک تہ بند کافی ہے اور سردی سے بچنے کے لئے کمبل کافی ہے۔

٤٣٠٧- (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٤٥٦ ومسلم الحديث رقم (٣٨- ٢٠٨٢) وابوداؤد الحديث رقم ٤١٤٧ وابن ماجه الحديث رقم ٤١٥١ واحمد فی المسند ٦/ ٢٠٧)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ سوتے تھے وہ چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کا پوست ❶ بھرا ہوا تھا۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ۔

٤٣٠٨- (٥) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٣٧- ٢٠٨٢) وابوداؤد الحديث رقم ٤١٤٦ والترمذی الحديث رقم ٢٤٦٩)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تکیہ ❶ جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے چمڑے کا تھا اس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تھا تکیہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے بنانا بچھونے کا اور تکیہ کا واسطے سونے اور آرام کے۔

٤٣٠٩- (٦) وَعَنْهَا قَالَتْ بَيْنَ نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَبِّلًا مُتَقَنِّعًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٥٨٠٧ وابوداؤد الحديث رقم ٤٠٨٣ واحمد فی المسند ٦/ ١٩٨)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم دوپہر کی گرمی میں اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا یہ سر ڈھانپے ہوئے آنے والے ❶ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ ہیں نبی ﷺ یہ حدیث ہجرت کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

٤٣١٠- (٧) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔ (رواه مسلم)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا ایک بچھونا مرد کے لیے اور دوسرا بچھونا عورت کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا ❶ شیطان کے لیے"

(مسلم الحدیث رقم (٤١ ـ ٢٠٨٤) وابو داؤد الحدیث رقم ٤١٤٢ والنسائی الحدیث رقم ٣٣٨٥ واحمد فی المسند ٣/ ٢٩٣)

(مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور چوتھا شیطان کے لیے یعنی ضرورت سے زیادہ بستر رکھنا یہ ناموری اور فخر شیطانی کام ہے اور اگر مہمانوں کے لئے چار یا چار سے زیادہ بستر رکھے تو درست ہے' منع وہی ہے جو بلا ضرورت ہوں۔

٤٣١١ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٧٨٨ ومسلم الحدیث رقم (٤٨ ـ ٢٠٨٧) وابن ماجه الحدیث رقم ٣٥٧١ والموطا الحدیث رقم ١٠ من کتاب اللباس واحمد فی المسند ٢/ ٤٧٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو تکبر سے اپنا ازار (یعنی شلوار یا چادر وغیرہ) لٹکاتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

٤٣١٢ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٧٨٤ ومسلم الحدیث رقم (٤٤ ـ ٢٠٨٥) وابو داؤد الحدیث رقم ٤٠٨٦ والنسائی الحدیث رقم ٥٣٢٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٥٦٩ والموطا الحدیث رقم ١١ من کتاب اللباس واحمد فی المسند ٣/ ١٠٠)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کرنے کے ارادہ سے اپنا ازار (چادر' شلوار وغیرہ) لمبا کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں کرے گا۔ (بخاری' مسلم)

٤٣١٣ - (١٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٣٤٨٥ والنسائی الحدیث رقم ٥٣٢٦ واحمد فی المسند ٢/ ١٠٠)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص تکبر کرتے ہوئے اپنی چادر گھسیٹتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین کے اندر دھنسا دیا' وہ قیامت تک زمین میں چلا جاتا رہے گا۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ازار اور پائجامہ کو ٹخنوں کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرائش کی وجہ سے ہے تو وہ سخت حرام ہے ورنہ مکروہ ہے' لیکن اگر بے قصد بے اختیار کپڑا لٹک جائے تو معاف ہے۔

٤٣١٤ - (١١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ۔ (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم ٥٧٨٧ والنسائي الحديث رقم ٥٣٣٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣٥٧٣ واحمد في المسند ٢/ ٤٦١)

فرمایا: ''جو چیز ٹخنے سے نیچے ہو از قسم ازار کے تو وہ ❶ آگ میں ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ وہ آگ میں ہے یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے۔

٤٣١٥ - (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَ اَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٧٠۔ ٢٠٩٩) والموطا الحديث رقم ٥ من كتاب صفة النبي ﷺ واحمد في المسند ٣/ ٢٩٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے، ایک جوتے میں چلنے ❶ اور یہ کہ لپیٹے ❷ سارے بدن پر کپڑا یا گوٹھ ❸ مار کر بیٹھے ایک کپڑے میں جس سے ستر کھل جائے، منع کیا ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یا چلے ایک جوتے میں کیونکہ اس سے موچ آ جانے کا احتمال ہے اور بدنما بھی ہے۔ ❷ لپیٹے سارے بدن اس سے منع کیا کہ اس میں آدمی مثل قیدی کے ہو جاتا ہے اور کپڑا پتنگا اڑانا یا ہاتھ نکالنا دشوار ہو جاتا ہے۔ ❸ گوٹھ، یہ کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور اگر کئی کپڑے ہوں اور ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو منع نہیں ہے۔

٤٣١٦ ـ ٤٣١٩ - (١٣ ـ ١٦) وَعَنْ عُمَرَ وَ اَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٥٨٣٢ عن انس ٥٨٣٣، عن ابن الزبير ٥٨٣٤، عن عمر ومسلم الحديث رقم (٢١۔ ٢٠٧٣) عن انس الحديث رقم ١١-٢٠٦٩ عن عمر الحديث رقم (٢٢۔ ٢٠٧٤) عن ابي امامة وابن ماجة عن انس الحديث رقم ٣٥٨٨ واحمد في المسند ٤/ ٥ عن ابن الزبير)

سیدنا عمر، سیدنا انس، سیدنا ابن زبیر اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا تو وہ اس کو آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (بخاری، مسلم)

٤٣٢٠ - (١٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (متفق عليه) (البخاري

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا تو آخرت میں وہ ریشم نہیں پہنے گا۔'' (بخاری، مسلم)

الحدیث رقم ۵۸۳۵ ومسلم الحدیث رقم ۷-۲۰۶۸ وابوداؤد الحدیث رقم ۱۰۷۶)

۴۳۲۱- (۱۸) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۵۸۳۷ ومسلم الحدیث رقم (۴۔ ۲۰۶۷) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۷۲۷ والترمذی الحدیث رقم ۱۸۷۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۴۱۴ واحمد فی المسند ۵/ ۳۹۷)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چاندی اور سونے کے برتن میں کھانے اور پینے' ریشم اور دیباج کے پہننے اور اس کے فرش پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ریشم اور دیباج' دیباج ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے' اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب' تافتۂ اطلس اور گلبدان اور رعناز یا مردوں کو حرام ہے مگر چار انگل تک اگر کناروں یا جوڑوں سے جیسے جیب یا گریبان پر لگائے تو درست ہے اور عمر رضی اللہ عنہ اور اسماء رضی اللہ عنہا کی آئندہ احادیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

۴۳۲۲- (۱۹) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبِسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَآءِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۶۱۴ ومسلم الحدیث رقم (۱۰۷-۲۰۷۱) والنسائی الحدیث رقم ۵۲۹۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۵۹۶)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک جوڑا ریشمی خط دار ہدیہ ❶ کیا گیا تو آپ نے وہ میری طرف بھیجا' میں نے اس کو پہن لیا تو میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ: ''میں نے اس کو تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تو اس کو پہنے میں نے تو اس کو تیری طرف اس لیے بھیجا تھا کہ اس کو پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنا کر عورتوں میں تقسیم کر دے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہدیا کیا گیا یہ تحفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دومہ کے بادشاہ اکیدر نے بھیجا تھا ہر چند کہ ریشمی کپڑا امرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کر لے اور عورتوں کے حوالے کر دے کیونکہ ان کو حلال ہے۔

۴۳۲۳- (۲۰) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری الحدیث

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے منع فرمایا مگر اس قدر ❶ اور اٹھائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیاں درمیان والی شہادت والی اور ان دونوں کو ملا دیا۔ (بخاری' مسلم)

رقم ۵۸۲۹ ومسلم الحدیث رقم (۱۲۔ ۲۰۶۹)

فوائد الحدیث: ❶ مگر اس قدر یعنی بقدر دو انگشت کے حریر اگر لباس میں ہو تو مباح ہے اور اس سے اگلی روایت میں چار انگشت تک اجازت مذکور ہے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا۔ فہدی نے بحر میں اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ خالص ریشمی کپڑا پہننا مردوں پر حرام ہے اور اختلاف ہے اس حریر میں جس میں صرف ریشم نہ ہو بعض نے اس سے منع کیا ہے بدلیل حدیث علی رضی اللہ عنہ کے کہ منع کیا آپ نے حلہ سیراء سے اور سیراء کا ڑید کپڑا لیکن اس سے استدلال پورا نہیں ہوتا شاید وہ خالص ریشمی کپڑا ہوگا اور اکثر نے جائز کہا بدلیل حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کہ منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑے سے' اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا لیکن اس کی اسناد میں نصیف بن عبدالرحمن ضعیف ہے البتہ عورتوں کو صرف ریشمی کپڑا بھی درست ہے اسی طرح ایک انگلی یا چار انگل تک مردوں کے لئے اور بعض نے کہا خارش یا جوں کی بیماری میں درست ہے۔ (روضۃ الندیہ)

۴۳۲۴- (۲۱) وَفِی رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِیَةِ فَقَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَیْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔ (مسلم الحدیث رقم (۱۵۔ ۲۰۶۹) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۰۴۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۷۲۱)

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ ❶ میں خطبہ میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے منع فرمایا مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جابیہ نام ہے ایک شہر کا شام میں۔

۴۳۲۵- (۲۲) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَیَالِسَةٍ كِسْرَوَانِیَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِیْبَاجٍ وَفَرْجَیْهَا مَكْفُوْفَیْنِ بِالدِّیْبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰی نَسْتَشْفِیْ بِهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۰۔ ۲۰۶۹) وابوداود فی ۴/ ۳۲۸ الحدیث رقم ۴۰۵۴)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے طیلسان کا کسروانی جبہ نکالا جس کے گریبان اور چاک کے مقامات پر ریشم کا کپڑا لگا ہوا تھا' ❶ انہوں نے کہا کہ یہ جبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جو کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا تو جب وہ فوت ہوگئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہنتے تھے اور ہم اس کو بیماروں کے لیے دھوتی ہیں اور اس کے ساتھ شفا طلب کرتی ہیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ لگا ہوا تھا یعنی بطور سنجاف کے پیچھے گذر چکا کہ چار انگل تک اگر کناروں یا جوڑوں جیسے جیب یا گریبان پر ریشم لگائے تو درست ہے اور یہ دونوں احادیث اس کی دلیل ہیں۔

۴۳۲۶- (۲۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّهُمَا شَكَوَا الْقُمَّلَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔ (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان دونوں

فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ۔ (البخاری الحدیث رقم ۵۸۳۹ ومسلم الحدیث رقم (۲۵۔ ۲۰۷۶) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۰۵۶ والترمذی الحدیث رقم ۱۷۲۲ والنسائی الحدیث رقم ۵۳۱۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۵۹۲ واحمد فی المسند ۳/ ۱۲۲)

نے جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ریشمی کرتے پہننے کی رخصت دے دی۔ ❶

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے ریشم پہننا درست ہے اور جس نے کہا کہ درست نہیں تو یہ حدیث اس پر حجت ہے۔

۴۳۲۷- (۲۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مسلم الحدیث رقم (۲۷۔ ۲۰۷۷) والنسائی الحدیث رقم ۵۳۱۶ واحمد فی المسند ۲/ ۱۶۲)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر دو کپڑے کسنب کے رنگے ہوئے دیکھے تو فرمایا کہ یہ کفار کے کپڑوں سے ہیں تو ان کو نہ پہن اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ نے کہا میں ان کو دھو ڈالوں؟ آپ نے فرمایا: ان کو جلا دے۔ ❶ (مسلم) اور ہم حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا جس کے الفاظ ہیں خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں ذکر کریں گے۔

فوائد الحدیث: ❶ بلکہ جلا دے ان کو جلانے کا حکم مصلحت کی وجہ سے تھا تا کہ اس کی برائی دل میں بیٹھ جائے ورنہ جلا دینا کچھ ضرر نہیں۔ چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ تو نے اس کو کیوں جلا دیا یا اپنی عورتوں کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسنب کا رنگا کپڑا امرد کو حرام ہے اور عورت کو درست ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۴۳۲۸- (۲۵) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۰۲۵ والترمذی حدیث رقم ۱۷۶۲)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتہ بہت پسند تھا۔ ❶ (ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سلے ہوئے کپڑوں میں سے کرتا پسند تھا، رہی کپڑے کی جنس تو فصل اول کی پہلی حدیث میں گذر چکا ہے کہ آپ کو حبرہ سب سے زیادہ پسند تھا یعنی یمن کا دھاری دار کپڑا جس میں سرخ کارڈیاں ہوتی ہیں اور اس دور میں روئی کے تمام کپڑوں میں یہ کپڑا اعمدہ تھا۔

۴۳۲۹- (۲۶) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّصْغِ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (ابو داؤد حدیث الحدیث رقم ۴۰۲۵ والترمذی الحدیث رقم ۱۷۶۵)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین پہنچے ❶ تک تھی۔(ترمذی، ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بعض روایات میں سرانگشت تک بھی آستین کا ذکر ہے اور یہ بھی ہے کہ آپ کا کرتا ٹخنے سے اونچا ہوتا تھا۔

۴۳۳۰- (۲۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهٖ۔(رواہ الترمذی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۱۴۱ والترمذی حدیث رقم ۱۷۶۶ وابن ماجہ الحدیث رقم ۴۰۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے پہننا شروع کرتے۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۴۳۳۱- (۲۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔(رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۰۹۳ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۵۷۳ والموطا الحدیث رقم ۱۲ من کتاب اللباس واحمد فی المسند ۳/۹۷)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن کے تہبند باندھنے کی پسندیدہ حالت ❶ آدھی پنڈلیوں تک ہے اور آدھی پنڈلیوں سے لے کر ٹخنوں تک گناہ کی کوئی بات نہیں اور اگر اس سے نیچے ہو تو وہ آگ میں ہے' یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی اور جو شخص تکبر کی نیت سے اپنا ازار (چادر وغیرہ) لمبا کرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازار بھی نصف ساق تک ہوتی اور یہی افضل ہے اور ٹخنوں تک رخصت ہے اس سے نیچے حرام ہے اور لٹکانا کچھ ازار سے خاص نہیں ہے بلکہ ہر کپڑے کا مقدار سنت سے زیادہ لٹکانا حرام ہے۔

۴۳۳۲- (۲۹) وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ

سالم اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کپڑے کی لمبائی ❶ کرتہ اور چادر پگڑی

وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّمِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔(رواه ابو داؤد و النسائی و ابن ماجه)

(ابوداؤد الحديث رقم ٤٠٨٥ والنسائی الحديث رقم ٥٣٣٤ وابن ماجه الحديث رقم ٣٥٧٦)

(وغیرہ) میں ہے' جس نے تکبر کی نیت سے ان کو لمبا کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

(ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر کپڑے کا ضرورت سے زیادہ لمبا کرنا حرام ہے کیونکہ یہ کپڑے کا ضائع کرنا ہے اگر وہ کپڑا کسی مسکین کو دیا جائے تو اس کے کام آئے۔

٤٣٣٣ - (٣٠) وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ قَالَ كَانَ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔ (الترمذی الحديث رقم ١٧٨٢)

سیدنا ابو کبشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ٹوپیاں سر سے ❶ لگی ہوتی تھیں نہ کہ سر سے اونچی۔

(ترمذی)

اور کہا یہ حدیث منکر ہے

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سر سے لگی ہوئیں جیسے پنجاب میں لوگ ٹوپیاں پہنتے ہیں نہ جیسے مغربی ممالک کے لوگ کہ ان کی ٹوپیاں سر سے بہت اونچی ہوتی ہیں۔

٤٣٣٤ - (٣١) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ فَالْمَرْاَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُرْخِيْ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا تَزِيْدُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤١١٧ والترمذی الحديث رقم ١٧٣١ والنسائی الحديث رقم ٥٣٣٥ وابن ماجه الحديث رقم ٣٥٨٠ والموطا الحديث رقم ١٣ من كتاب اللباس واحمد فيا لمسند ٦/٣٠٩)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کا حکم فرمایا تو انہوں (میں) میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا عورت اپنا ازار ایک بالشت لٹکائے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس وقت ❶ کھل جائیں گے اس سے فرمایا پھر ایک ہاتھ لٹکائے اس سے زیادہ نہ کرے۔ (مالک' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس وقت الخ یعنی قدم اس کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت ٹخنوں سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ زیادہ نیچے کرے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھ یا ایک بالشت سے زیادہ نیچے کرے اور ظاہر دوسری صورت ہے۔

٤٣٣٥ - (٣٢) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمَذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَ

ترمذی اور نسائی میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس وقت ان کے قدم کھلے رہیں گے آپ

ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤١١٩ والترمذى الحديث رقم ١٧٣١ والنسائى الحديث رقم ٥٣٣٦)

نے فرمایا ایک ہاتھ کے برابر لٹکا لیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٣٣٦ - (٣٣) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ فَبَايَعُوْهُ وَاِنَّهٗ لَمُطْلَقُ الْاِزَارِ فَاَدْخَلْتُ يَدِىْ فِىْ جَيْبِ قَمِيْصِهٖ فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٠٨٢ وابن ماجه الحديث رقم ٣٥٧٨ واحمد فى المسند ٤/ ١٩)

معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں مزینہ کے ایک گروہ کے ساتھ ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ اس وقت قمیص کے بٹن ❷ کھولے ہوئے بیٹھے تھے میں نے آپ کی قمیص کے گریبان میں اپنا ہاتھ ڈالا اور مہر نبوت کو لگایا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گروہ کے ساتھ' بیعت اسلام کے لیے۔ ❷ بٹن کھولے ہوئے' عروہ کہتے ہیں یہ میں نے دیکھا معاویہ بن بھی قرہ اور ان کے بیٹے کو وہ دونوں گرمی اور سردی میں ہمیشہ تکمہ کھلے رکھتے' اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا سبحان اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوٹی چھوٹی سنتوں میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا کتنا خیال تھا جس حال میں اور جس وضع میں آپ کو دیکھا ساری عمر وہی وضع اور روش اختیار کی' آفرین ان کے عشق پر اور محبت پر اور کمال ایمان بھی یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے عبادات اور عادات میں گو عادات میں پیروی کرنا واجب نہیں ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا گریبان بیچ میں رہتا۔

٤٣٣٧ - (٣٤) وَعَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔ (رواه احمد و الترمذى والنسائى و ابن ماجه) (الترمذى الحديث رقم ٢٨١٠ والنسائى الحديث رقم ١٨٩٦ وابن ماجه الحديث رقم ٣٥٦٧ واحمد فى المسند ٥/ ١٣)

سیدہ سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہنو کپڑے سفید اس لیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہیں اور بہت پاکیزہ اور خوش تر ہوتے ہیں اپنے ❶ مردوں کو سفید کفن دو۔ (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے مردوں کو سفید کفن' معلوم ہوا کہ کفن کے لئے بھی سفید کپڑا بہتر ہے۔

٤٣٣٨ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذى الحديث رقم ١٧٣٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پگڑی ❶ باندھتے تو اپنے کندھوں کے درمیان اپنی پگڑی کا شملہ چھوڑتے۔ (ترمذی)
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پگڑی باندھتے آپ کے عمامہ کی لمبائی تو سات یا آٹھ گز ہے اور نماز پڑھاتے وقت بارہ گز کا اور لڑائی میں پندرہ گز کا منقول ہے۔

٤٣٣٩ - (٣٦) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ۔ (رواه ابو داوٗد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٠٧٩)

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی بندھوائی تو اس کا شملہ میرے آگے اور میرے پیچھے لٹکا دیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٣٤٠ - (٣٧) وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ۔ (ابو داود الحديث رقم ٤٠٧٨ والترمذى الحديث رقم ١٧٨٤)

سیدہ رکانہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر پگڑی باندھنا ہے۔ ❶ (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد درست نہیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ معنی یہ کہ ہم پگڑی باندھتے ہیں ٹوپیوں پر بخلاف مشرکوں کے کہ وہ پگڑیوں کے نیچے ٹوپی نہیں پہنتے۔

٤٣٤١ - (٣٨) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذى الحديث رقم ١٧٢٠ والنسائى الحديث رقم ٥١٤٨ واحمد فى المسند ٤/ ٣٩٢)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال کیا گیا ❶ اور میری امت کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔ (ترمذی، نسائی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سونے کا زیور بعض اہلحدیث علماء نے عورتوں کو سونا پہننے کو نا جائز لکھا ہے لیکن یہ قول جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے خلاف ہے اور متعدد احادیث سے عورتوں کے لیے سونا پہننے کا جواز نکلتا ہے، امام شوکانی رحمہ اللہ نے خاص اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور جس حدیث سے انہوں نے دلیل لی ہے وہ حدیث ان شاءاللہ ہم باب الخاتم میں تحریر کریں گے۔

٤٣٤٢ - (٣٩) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْرِدَآءً ثُمَّ يَقُوْلُ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا ❶ پہنتے تو اس کا نام لیتے یعنی پگڑی کرتا یا چادر، پھر فرماتے یاالٰہی ❷ تیرے ہی لیے حمد ہے میں تجھ سے اس کی

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْهِ اَسْأَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔ (رواه الترمذی و ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٠٢٠ والترمذی الحدیث رقم ١٧٦٧ واحمد فی المسند ٣/ ٣٠)

بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کہ جس کے لیے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کے شر اور جس چیز کے لیے یہ بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہنتے کپڑا۔ ابن حبان اور خطیب اور بغوی نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ جب نئے کپڑے پہننے کا ارادہ کرتے تو اس کو جمعہ کے دن پہنتے اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتے اس کا برابر ہے کہ ہوتا ہے کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا اور مقصود تعیم ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے اور نام اس طرح لیتے اور کہتے **رزقنی اللہ و اعطانی او کسانی هذا العمامة ادا لقمیص ادار دایه۔**
❷ کہتے یاالٰہی نیا کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

٤٣٤٣ - (٤٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٠٢٣ والترمذی الحدیث رقم ٣٤٥٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٢٨٥ واحمد فی المسند ٣/ ٤٣٩)

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کھانا کھائے پھر کہے سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے یہ کھانا بغیر حیلہ اور قوت کے مجھے عطا کیا' تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ترمذی) اور ابوداؤد نے زیادہ کیا جو شخص کپڑا پہنے اور کہے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ جس نے مجھے کپڑا پہنایا اور مجھے یہ بغیر حیلہ اور میری قوت کے دیا تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٣٤٤ - (٤١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنْ اَرَدْتِّ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! اگر تو مجھے ملنا چاہتی ہے تو تجھے چاہیے کہ دنیا سے ایک سوار کی طرح (فائدہ اٹھا) کفایت کر اور مال دار لوگوں کی ہم نشینی (دوستی) سے بچ کر رہنا اور کپڑے کو اس وقت تک پرانا شمار نہ کرنا جب تک کہ تو اس میں پیوند نہ لگا لے۔ ❶ (ترمذی)

اِسْمَاعِيْلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۷۸۰)

امام ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے مگر صالح بن حسان رضی اللہ عنہ کی حدیث سے محمد بن اسماعیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دنیا کی تھوڑی سی چیز پر قناعت کرنا اور سوار کا ذکر پیدل چلنے والے کے مقابلہ میں خاص طور پر اس لیے کیا کہ سوار آدمی پیدل چلنے والے سے منزل پر بہت جلد پہنچتا ہے اور اس کو بہ نسبت پیادہ کے کم خرچ کی ضرورت پڑتی ہے۔

٤٣٤٥ - (٤٢) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔(رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤١٦١ وابن ماجه الحدیث رقم ٤١١٨)

سیدنا ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں سنتے تم' کیا نہیں سنتے تم دنیا کی زینت کا ترک کرنا ❶ اخلاق ایمان سے ہے' دنیا کی زینت کا ترک کرنا اخلاق ایمان سے ہے (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ترک کرنا زینت یعنی لباس میں تواضع اور دنیا کی زینت سے بچنا اہل ایمان کے اخلاق سے ہے آخرت کی زینتوں (خوبصورتیوں) پر ایمان لانا اس کا سبب ہے۔

٤٣٤٦ - (٤٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذِلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواه احمد و ابو داؤد و ابن ماجه) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٠٢٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٠٦ واحمد فی المسند ٢/ ١٣٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں شہرت ❶ کا کپڑا پہنے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس نیت سے کہ لوگوں میں اس کا نام ہو' لوگ اس کو خوش پوشاک کہیں' ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی دنیا میں اللہ عزوجل کی خوشی کے لیے ذلت اور تواضع کے کپڑے اختیار کرے تو اللہ عزوجل اس کو آخرت میں عزت کی پوشاک پہنائے گا اور بعض نے کہا کہ شہرت کے لباس سے مراد یہ ہے کہ حرام کا لباس پہنے جس کا پہننا جائز نہیں ہے۔

٤٣٤٧ - (٤٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔(رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٠٣١ واحمد فی المسند ٢/ ٥٠)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے تو وہ انہی میں سے ❶ ہے۔'' (احمد' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے یہود ونصاریٰ کی مشابہت پر مرے جاتے ہیں' ان کا لباس اوران کی تہذیب وثقافت کے دلدادہ بنے ہوئے ہیں بغل میں کتے رکھتے ہیں اور نہیں ڈرتے کہ اس مشابہت کی وجہ سے ہم یہودی عیسائی بنے جاتے ہیں۔ اناللہ۔

٤٣٤٨- (٤٥) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ٤٧٧٨)

سیدنا سوید بن وہب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے بیٹوں سے' وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص زیب وزینت کا کپڑا یقیناً اس حال میں چھوڑ دے ❶ کہ وہ اس پر قادر ہو۔ اور ایک روایت میں ہے تواضع کرتے ہوئے تو اس کو اللہ تعالیٰ بزرگی کا جوڑا ❷ پہنائے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نکاح کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بادشاہت کا تاج پہنائے گا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چھوڑ دے یعنی بسبب زہد اور تواضع اور کسر نفسی کے۔ ❷ جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اس کو دے گا کہ باعث رفعت وبزرگی کا ہوگا۔

٤٣٤٩- (٤٦) وَرَوَى التِّرْمَذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ أَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ. (الترمذی الحدیث رقم ٢٤٨١)

اور ترمذی نے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے لباس کی حدیث روایت کی ہے۔

٤٣٥٠- (٤٧) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُّرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٨١٩ واحمد فی المسند ٢/ ١٨٢)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندہ پر دکھایا جائے۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب اللہ تعالیٰ بندے کو نعمت دے تو وہ اس کو ظاہر کرے یعنی کپڑے اپنے حال کے مطابق مبالغہ اور اسراف سے بچتے ہوئے لباس پہنے اور اس لئے بھی کہ محتاج لوگ زکوٰۃ اور صدقات کے لئے اس کے پاس آئیں' نہ اس لئے کہ عمدہ لباس پہن کر اترائیں (غرور کریں)۔

٤٣٥١- (٤٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَأٰى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ملاقات کے لیے تشریف لائے تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سر کے بال آپس میں الجھے ہوئے تھے' آپ

رَأْسَهُ وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهُ۔ (رواه احمد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٠٦٢ والنسائی الحدیث رقم ٥٢٣٦ واحمد فی المسند ٣/ ٣٥٧)

نے فرمایا (کیا) یہ شخص ایسی چیز نہیں پاتا کہ جس سے یہ اپنے بالوں کو درست کر لے ایک اور آدمی کو آپ نے دیکھا کہ اس کے بدن پر میلے کچیلے کپڑے ہیں' آپ نے فرمایا (کیا) یہ شخص ایسی چیز نہیں ❶ پاتا کہ جس سے یہ اپنے کپڑوں کو دھو لے۔ (احمد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیا نہیں پاتا یعنی صابون وغیرہ اس سے معلوم ہوا کہ بدن کی اصلاح اور صفائی نبی ﷺ کے نزدیک محبوب تھی اور خلاف اس کا مکروہ اور یہ جو گذرا اَلْبَذَاذَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ تو مراد بذاذۃ سے قناعت کرنا ہے موٹے چھوٹے لباس پر' تو یہ نظافت کے منافی نہیں ہے جس کے حق میں آیا ہے کہ وہ دین سے ہے اور اہل یقین کے نزدیک بذاذۃ کو ذلت لازم نہیں ہے۔ (مرقاۃ)

٤٣٥٢- (٤٩) وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِيْ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اَتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ) وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٠٦٣ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٠٦ والنسائی الحدیث رقم ٥٢٩٤)

سیدنا ابو الاحوص رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس حال میں آیا کہ میرے بدن پر ناکارہ کپڑے تھے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں' آپ نے فرمایا کس قسم کا مال ہے میں نے کہا ہر قسم کا مال ہے' اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ' گائیں' بکریاں' گھوڑے اور غلام عطا کیے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تجھے اللہ تعالیٰ نے اتنا مال دیا ہے تو چاہیے ❶ تجھ پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر دیکھا جائے اور عزت کا اثر جو اس نے تجھے عطا کی ہے۔" (نسائی) اور شرح السنہ میں' مصابیح کے الفاظ ہیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سوید بن وہب کی گذشتہ حدیث جس میں عمدہ لباس چھوڑنے کی فضیلت کا بیان ہے اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث جس میں پریشانی کو ایمان کا حصہ فرمایا ہے ان دونوں احادیث میں اور باب کی ان احادیث میں جن میں اچھا پہننے کی رغبت دلائی ہے کوئی تعارض نہیں' اس لئے کہ پریشان رہنا اگر دنیا میں بقصد اختیار فقر و زہد کے ہے تو محمود ہے اور اگر بسبب بخل اور کمینہ پن کے ہے تو مذموم ہے ایسی صورت میں آدمی کو ضرور اپنی طبع کو حالت اعتدال پر لانا چاہئے اور عمدہ پہننا چاہئے۔

٤٣٥٣- (٥٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ۔ (رواه الترمذی وابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٠٦٠ والترمذی الحدیث رقم ٢٨٠٧)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی دو سرخ کپڑے ❶ پہنے ہوئے گذرا' اس نے نبی ﷺ کو السلام علیکم کہا' تو آپ نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دوسرخ کپڑے، یہ دونوں کپڑے کسب میں رنگے ہوئے تھے اور ان کے پہننے والے خود ہی عبداللہ بن عمرو تھے دوسری حدیث میں اس کا صاف بیان ہے اور اس میں بھی مذکور ہے کہ یہ کسب کے رنگے ہوئے تھے اور وہ حدیث فصل اول میں انہیں سے بروایت مسلم گذر چکی ہے۔

٤٣٥٤ - (٥١) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَقَالَ اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهُ وَطِيْبُ النِّسَآءِ لَوْنٌ لَارِيْحَ لَهُ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٠٤٨ واحمد فى المسند ٤/ ٤٤٢)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں زین پوش ❶ ارغوانی پر سوار نہیں ہوتا اور میں کسب نہیں پہنتا اور میں وہ قمیص نہیں پہنتا جس کا سنجاف ❷ ریشم کا ہو اور فرمایا خبردار! مرد جو خوشبو استعمال کریں ان میں بو ہونی چاہیے اور رنگ نہیں اور جو خوشبو عورتیں استعمال کریں ان میں رنگت ہونی چاہیے اور بو نہیں۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ زین پوش پر۔ ❷ یعنی چار انگل سے زیادہ کیونکہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت سے فصل اول میں گذر چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ تھا جس کی آستینوں اور گریبان اور سامنے کے دونوں کلیوں پر دیبا کی گوٹ لگی ہوئی تھی اور وہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے تو اس میں لازمی طور پر یہ تاویل کرنا پڑے گی کہ چار انگل سے زیادہ گوٹ لگانے کو آپ نے مکروہ رکھا۔

٤٣٥٥ - (٥٢) وَعَنْ اَبِیْ رَيْحَانَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَمُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِيَابِهٖ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ۔ (رواه ابو داؤد والنسائی) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٠٤٩ والنسائی الحديث رقم ٥٠٩١ واحمد فى المسند ٤/ ١٣٤)

سیدنا ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا: ''دانتوں ❶ کے تیز کرنے سے اور گودنے سے اور بال اکھاڑنے سے اور مرد کا مرد کے ساتھ سونا بغیر کپڑے کے' عورت کا عورت کے ساتھ سونا ❷ بغیر کپڑے کے اور اس بات سے کہ کوئی شخص عجمیوں کی طرح کپڑے کے نیچے ریشم ❸ لگائے یا عجمیوں کی طرح کندھوں ❹ پر ریشم لگائے اور منع کیا لوٹنے سے اور چیتے کے چمڑے کی زین پر سوار ہونے اور انگوٹھی ❺ پہننے سے مگر حکمران کے لیے۔ (ابوداؤد نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دوسری حدیث میں ایسی عورت پر لعنت ڈالی ہے جو دانتوں کو باریک کرے یا بال میں بال جوڑے یا نیل بھرے یا پیشانی کے بال اکھاڑے اور یہ اس لئے کہ اس میں تغییر خلقت الٰہی ہے اور بناوٹ بھی ہے کہ آدمی دھوکا کھائے۔ ❷ ہم خواب اس لئے کہ جب عورت دوسری عورت کی نک شک اپنے خاوند سے کہے گی تو اس کو اس کا شوق پیدا ہوگا پھر اللہ جانے کیا کیا فساد ہوں غور کیا جانا چاہیے کہ

شریعت میں کیسی دراندیشی ہے۔ ❸ مرد نیچے کپڑے کے ریشم یعنی استر ریشم کا۔ ❹ یالگائے کندھوں پر معنی زیادہ چار انگل سے۔
❺ انگوٹھی پہننے سے' ضرورت کے بغیر صرف زینت کے لئے انگوٹھی پہننا مکروہ تنزیہی ہے اور بعض نے کہا منسوخ ہے بدلیل اس کے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خلفاء کے دور میں انگوٹھیاں پہنتے رہے اور کوئی انکار نہیں کرتا تھا۔

٤٣٥٦ - (٥٣) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقِسِّيِّ وَالْمَيَاثِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ قَالَ نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٠٥١ والترمذی الحديث رقم ١٧٣٧ والنسائی الحديث رقم ٥١٦٦ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٥٤ واحمد فی المسند ١/ ١٢٧)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی اور قسی ❶ کے کپڑے پہننے اور میاثرہ ❷ کے استعمال سے منع فرمایا۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)
اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ زین سے منع فرمایا۔

فوائد الحدیث: ❶ قسی کے کپڑے پہننے سے' یہ ریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے جو قس شہر میں بنے جاتے ہیں۔
❷ اور استعمال میاثر کے سے میسرہ یعنی لال ریشمی چادر جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لئے بنائیں۔ (انجاح)

٤٣٥٧ - (٥٤) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ۔ (رواه ابو داؤد و النسائی) (ابوداؤد الحديث رقم ٤١٢٨ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٥٦ واحمد فی المسند ٤/ ٩٣)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خز کی سرخ زین پوش پر سوار نہ ہو ❶ اور نہ چیتے کی کھال پر۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر چند کہ چیتے کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے لیکن اس پر بیٹھنا متکبرین کی عادت ہے لہٰذا منع کیا اور خز بھی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہوتا ہے۔

٤٣٥٨ - (٥٥) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔ (رواه فی شرح السنة)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ زین پوش سے منع فرمایا۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: یہ روایت بخاری و مسلم میں موجود ہے۔

٤٣٥٩ - (٥٦) وَعَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهٗ اَحْمَرُ۔ (رَوَاهُ

سیدنا ابو رمثہ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں آیا کہ آپ پر ❶ دو سبز کپڑے تھے اور آپ کے تھوڑے ❷ سے بالوں پر بڑھاپا غالب آیا تھا اور

التِّرْمِذِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَهُوَ ذُوْوَفْرَةٍ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ٤٢٠٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٨١٢ والنسائی الحدیث رقم ٥٣١٩ واحمد فی المسند ٢/ ٢٢٦)

ان کا رنگ سرخ تھا۔ (ترمذی)
اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ صاحب وفرہ تھے اور ان بالوں میں مہندی کا اثر تھا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آپ ﷺ پر دو سبز کپڑے تھے۔ محققین اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ سوا کسب کے رنگ کے اور اس رنگ کے جو خاص ہے عورتوں کے لیے جیسے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا باقی سب رنگ مردوں کے لئے جائز ہیں۔ ❷ بال تھے تھوڑے سے یعنی تھوڑے سے بالوں پر بڑھاپے کی علامت نمودار تھی اور بڑھاپا ان کا سرخ تھا یعنی آپ نے سرخ خضاب کی تھی اس میں اختلاف ہے کہ نبی ﷺ نے خضاب کیا یا نہیں اس اختلاف کو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ باب الترجل میں بیان کریں گے۔

٤٣٦٠ - (٥٧) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ۔ (رواه في شرح السنة) (احمد فی المسند ٣/ ٢١٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بیمار تھے آپ اسامہ کے سہارے باہر تشریف لائے اور آپ پر قطر ❶ کا ایک کپڑا تھا جس کو آپ نے بطور بدھی پہنا تھا تو صحابہ کو نماز پڑھائی۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قطر کا کہ بطور ہسلی کے اور قطر ایک گاؤں ہے ضلع بحرین میں وہ چادر وہاں کی بنی ہوئی تھی۔

٤٣٦١ - (٥٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَ عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيدُ إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ تَذْهَبَ بِمَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ۔ (رواه الترمذي والنسائي) (الترمذی الحدیث رقم ١٢١٣ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٢٨ واحمد فی المسند ٦/ ١٤٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پر دو قطری موٹے کپڑے تھے اور نبی ﷺ جب ❶ بیٹھتے اور آپ کو پسینہ آتا تو وہ کپڑے آپ کے بدن پر بھاری ہو جاتے ❷ تو شام کے کسی یہودی کا کپڑا آیا' میں نے کہا اس کو پیغام بھیجیں اور حالات کی آسانی ہونے تک ❸ اس سے کپڑا خرید لیں' آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا ❹ 'یہودی نے کہا میں جانتا ہوں کہ اس کا کیا ارادہ ہے' تیرا ارادہ ہے کہ تو میرا مال لے جائے ❺ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس یہودی نے جھوٹ کہا اس لیے کہ ❻ میں سب لوگوں سے متقی ہوں اور ان میں امانت کو خوب ادا کرنے والا ہوں۔ (ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بہت دیر۔ ❷ اور آپ کو سخت تکلیف ہوتی۔ ❸ یعنی اس وعدہ پر جب پیسے آئیں گے تو کپڑوں کی قیمت ادا

کردیں گے۔ ❹ یعنی کپڑا خریدکرنے کے لئے۔ ❺ یعنی وعدہ پر لے جاؤ اور پھر قیمت ادا نہ کرو بظاہر اس نامراد نے اس شخص کو مخاطب کیا جو کپڑا لینے گیا تھا جبکہ حقیقت میں نبی ﷺ کو خطاب تھا۔ ❻ جانتا ہے یعنی تورات سے۔

٤٣٦٢ - (٥٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَاَحْرَقْتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ اَحْرَقْتُهٗ قَالَ اَفَلَا كَسَوْتَهٗ بَعْضَ اَهْلِكَ فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ لِلنِّسَآءِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٠٦٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٠٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٩٦)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس حال میں دیکھا کہ مجھ پر کسنب کا گلابی رنگا ہوا کپڑا تھا آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ ❶ تو میں نبی ﷺ کی ناپسندیدگی کو سمجھ گیا اور میں نے اس کپڑے کو جلا دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اپنے کپڑے کے ساتھ کیا کیا؟ میں نے کہا میں نے اس کو جلا دیا' آپ نے فرمایا کیوں نہ پہنایا تو نے اس کپڑے کو اپنی بعض عورتوں کو' اس لیے کہ عورتوں کے لیے ایسا کپڑا پہننے میں قباحت نہیں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: دو میں سے ایک سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کپڑے کے پہننے سے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ کسنب کا رنگا ہوا کپڑا مردوں کو حرام ہے۔

٤٣٦٣ - (٦٠) وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلٰى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَعَلِيٌّ اَمَامَهٗ يُعَبِّرُ عَنْهُ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٠٧٣ واحمد فی المسند ٣/ ٤٧٧)

سیدنا ہلال بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو منیٰ میں خچر پر اس حال میں خطبہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ ان پر سرخ چادر ❶ تھی اور علی رضی اللہ عنہ آگے بڑھے ہوئے نبی ﷺ کے بیان کی لوگوں میں تعبیر کر رہے تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سرخ کڑھائی دار نہ یہ کہ بالکل سرخ۔

٤٣٦٤ - (٦١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَآءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٠٧٤ واحمد فی المسند ٦/ ٢١٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے لیے سیاہ چادر تیار کی گئی تو آپ نے اس کو پہنا اور جب آپ کو پسینہ آیا تو آپ نے اس میں صوف کی بو پائی' ❶ پس آپ نے اس کو پھینک دیا۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ کو بو سے بہت نفرت تھی۔

٤٣٦٥ - (٦٢) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نبی ﷺ کے پاس اس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٠٧٥ واحمد فى المسند ٥/ ٦٣)

حال میں آیا کہ آپ چادر کے ساتھ گوٹ ❶ مارے ہوئے بیٹھے تھے اس کی پھندنی آپ ﷺ کے قدموں پر پڑی تھی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گوٹ اس طرح کے بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونوں گھٹنے کھڑے کر دیتے ہیں اور دونوں ہاتھ یا کوئی کپڑا گھٹنوں کے گرد لپیٹ کر سہارے کے لئے بیٹھتے ہیں یہ جائز ہے جب تہبند باندھے ہوئے ہو ورنہ ناجائز ہے جیسے دوسری حدیث میں صاف مذکور ہے۔

٤٣٦٦- (٦٣) وَعَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَاطِيَّ فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اُصْدُعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ اِمْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَّا يَصِفُهَا۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤١١٦ واحمد فى المسند ٥/ ٢٠٥)

سیدنا دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس قباطی کپڑے ❶ لائے گئے تو مجھے ان میں سے ایک قبطی کپڑا دیا اور فرمایا اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑ کر لے ان میں سے ایک کا کرتا بنا لے اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دیدو تا کہ وہ اپنا دوپٹہ بنائے اور جب دحیہ نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا اپنی عورت سے کہنا کہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگا لے تا کہ اس کے بدن کے بال ظاہر نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قباطی جمع ہے قبط کی وہ ایک قسم کا باریک اور سفید کپڑا ہے جو مصر میں بنا جاتا ہے۔ آج کل تو ہر جگہ بنایا جا رہا ہے

٤٣٦٧- (٦٤) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤١١٥ واحمد فى المسند ٦/ ٢٩٦)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس اس حال میں آئے کہ وہ اوڑھنی اوڑھے ہوئی تھیں' آپ نے فرمایا سر پر ایک بل ❶ دے نہ کہ دو بل۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایک بل ہی کافی ہے تا کہ مردوں کی پگڑی کے ساتھ مشابہت نہ ہو' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مردانہ لباس پہننا حرام ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٣٦٨- (٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اِزَارِيْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اس حال میں گذرا کہ میری چادر لٹکی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اے عبداللہ! اپنی چادر کو اوپر کر تو میں نے اس کو اوپر

فَزِدْتُّ فَمَازِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۴۷۔ ۲۰۸۶)

کر لیا پھر میں اس کے بعد ہمیشہ کوشش کرتا رہا بعض لوگوں نے کہا کہ تم کہاں تک اٹھاتے ہو میں نے کہا آدھی پنڈلیوں ❶ تک۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پائجامہ ٹخنوں کے اوپر رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیوں تک مستحب ہے اور ازار لٹکانے میں بڑی سخت وعید آئی ہے ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے ازار لٹکانے والے کو نماز اور وضو دونوں کے لوٹانے کا حکم دیا ہے' اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم تشدد اور تہدید کے طور پر تھا کیونکہ وضو ٹوٹنے کی کوئی وجہ نہیں ہے بہر حال ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھنا بڑی خرابی کی بات ہے کہ اس میں نماز صحیح نہ ہونے کا اندیشہ ہے اور شعبان کی شب کی فضیلت میں جو حدیث آئی ہے اس میں یہ مراد ہے کہ اس شب میں سب کی مغفرت ہوتی ہے مگر جو دائم الخمر ہو اور جو زیادہ لعنت کیا کرتا ہو اور جو ازار لٹکاتا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وعید ایسے شخص کے حق میں ہے جو غرور اور تکبر کی وجہ سے ایسا کرے اور جس کی ازار خود بخود کبھی ٹخنوں کے نیچے ہو جایا کرے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے بدلیل حدیث ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جوان شاء اللہ تعالیٰ آگے آتی ہے۔ (شعبان کی رات کی فضیلت والی حدیث میں محدثین نے خوب کلام کیا ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے یعنی شعبان کی رات کہ جس کو لوگ شب برات کا نام دیتے ہیں لہٰذا اس پر انحصار نہ کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب عبدالجبیر اویسی)

۴۳۶۹ - (۶۶) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَّفْعَلُهٗ خُيَلَاءَ۔ (رواہ البخاری) (مسلم الحدیث رقم ۳۶۶۵ وابوداؤد الحدیث رقم ۴۰۸۵ والنسائی الحدیث رقم ۵۳۳۵)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کی نیت سے اپنی چادر لمبی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! میری چادر لٹک آتی ہے مگر یہ کہ میں ہر وقت خیال کرتا رہوں' آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تو ان لوگوں ❶ میں سے نہیں ہے جو تکبر کی وجہ سے کہ بغیر ارادہ اور بے اختیاری طور پر لٹکاتے ہیں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر ارادہ اور بے اختیاری طور پر لٹک جائے تو معاف ہے۔

۴۳۷۰ - (۶۷) وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَاْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ اِزَارِهٖ مِنْ مُّقَدَّمِهٖ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهٖ وَيَرْفَعُ مِنْ مُّؤَخَّرِهٖ قُلْتُ لِمَ تَاْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزَارَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتَزِرُهَا۔ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۰۹۶)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ چادر باندھتے تو اگلی جانب سے چادر کا کنارہ اپنے قدم کی پشت پر رکھتے اور پیچھے کی طرف سے اس کو اونچا رکھتے میں نے کہا آپ اس طرح کیوں چادر باندھتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اسی طرح چادر باندھتے تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۴۳۷۱ - (۶۸) وَعَنْ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِيْمَاءُ

سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''لازم رکھو تم پگڑیاں باندھنا اس لئے کہ پگڑیاں ❶ فرشتوں

الْمَلَائِكَةِ وَاَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ۔ (رواه البيهقى فى شعب الايمان) (البيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٦٢٦٢)

کی علامت ہیں اور ان کے شملے پیچھے اپنی پشت پر چھوڑ دو۔ (بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پگڑیاں فرشتوں کی علامت ہیں یعنی بدر کے دن جب فرشتوں کی مدد آئی تھی تو ان کے سروں پر عمامے تھے۔

٤٣٧٢ - (٦٩) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ يَصْلُحَ اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤١٠٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں آئیں کہ انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے آپ نے ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء! عورت جس وقت کہ پہنچے ❶ ایام حیض کو ہرگز درست نہیں کہ دیکھا جائے اس سے کوئی عضو مگر یہ اور یہ اور آپ نے اشارہ کیا اپنے چہرے ❷ اور اپنے ہاتھوں کی طرف۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہنچے ایام حیض کو یعنی بالغ ہو جائے۔ ❷ اور اشارہ کیا اپنے چہرہ اور ہاتھوں کی طرف۔ یہ ستر عورت ہے ہر عورت کے لئے اور حجاب یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے گھر سے باہر نہ نکلے اگرچہ بدن ڈھکا ہوا ہو حجاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہی کا خاصہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باریک کپڑے پہننا عورتوں کو جائز نہیں خصوصاً اس قدر باریک کہ جن سے بدن نظر آئے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو عورتیں کپڑے پہنتی ہیں کہ ان کا بدن نظر آتا ہے گویا ننگی ہیں خود بھی سیدھی راہ سے گری ہوئی ہیں اور خاوند کو بھی اپنے حسن و جمال پر دیوانہ کر کے گرا دیتی ہیں اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں وہ جنت میں نہ جائیں گی جنت کی خوشبو نہ پائیں گی جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی دوری (فاصلہ) سے آتی ہے۔

٤٣٧٣ - (٧٠) وَعَنْ اَبِيْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا اِشْتَرٰى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مِنَ الرِّيَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ وَاُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ۔ (رواه احمد) (احمد فى المسند ١/ ١٥٧)

سیدنا ابومطر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا تین درہم میں خریدا تو جب اس کو پہنا کہا سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جس نے مجھے زینت کے کپڑے دیئے جس سے میں لوگوں میں زینت حاصل کرتا ہوں اور اس سے اپنا ستر چھپاتا ہوں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس طرح میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ❶ ہوئے سنا تھا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پڑھتے تھے یہ یعنی کپڑے پہننے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

٤٣٧٤ - (٧١) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَ أَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمِدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَ مَيِّتًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۳۵٦۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۵۵۷ واحمد فی المسند ۱/ ٤٤)

نے نیا/کپڑا پہنا پھر کہا سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص نیا کپڑا اپنے پھر کہے سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔ پھر پرانے کپڑے صدقہ کے ارادہ سے کسی کو دیدے تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ' اس کی حفاظت اور اللہ تعالیٰ کے پردہ میں ہو جاتا ہے زندگی میں اور مر کر بھی۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٣٧٥ - (٧٢) وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا۔ (رواه مالك) (الموطا الحدیث رقم ٦ من کتاب اللباس)

سیدنا علقمہ بن ابو علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس حال میں آئی کہ ان پر باریک اوڑھنی تھی تو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ اوڑھنی پھاڑ ڈالی اور اس کو موٹی اوڑھنی پہنائی۔ ❶ (مالک)

فوائد الحدیث: ❶ اور پہنائی اس کو اوڑھنی موٹی اس حدیث سے بھی صاف اور صریح ثابت ہوا کہ باریک کپڑے پہننا عورت کو جائز نہیں خصوصاً اس قدر باریک کہ جس سے بدن نظر آئے اور یہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجی تھیں ان کو آپ باریک کپڑے پہنے دیکھ کر خفا ہوئیں اور سزا کے طور پر ان کی اوڑھنی پھاڑ ڈالی اور اس کے عوض موٹی اوڑھنی پہنائی۔

٤٣٧٦ - (٧٣) وَعَنْ عَبْدِالْوَاحِدِبْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ إِلٰى جَارِيَتِيْ أُنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهٰى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهَا دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ

عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہا کہ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان پر قطری کرتہ تھا' جس کی قیمت پانچ درہم تھی' مجھے انہوں نے کہا کہ میری اس لونڈی کو دیکھو یہ گھر میں اس کپڑے کو پہننے سے تکبر ❶ کرتی ہے اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں میرے پاس ایسا ہی ایک کرتہ تھا تو جو عورت بھی مدینہ میں زینت دی جاتی

اِلَیَّ تَسْتَعِیْرُہٗ۔(رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۶۲۸)

وہ میری طرف پیغام بھیجتی اور مجھ سے وہ کرتہ عاریتاً لے جاتی۔(بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ تکبر کرتی ہے الخ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کی شکایت کی اور بیان کیا حال تنگی اور زہد کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھا۔

۴۳۷۷- (۷۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَبَاءَ دِیْبَاجٍ اُھْدِیَ لَہٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَہٗ فَاَرْسَلَ بِہٖ اِلٰی عُمَرَ فَقِیْلَ قَدْ اَوْشَكَ مَا انْتَزَعْتَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ نَھَانِیْ عَنْہُ جِبْرِیْلُ فَجَآءَ عُمَرُ یَبْكِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَرِھْتَ اَمْرًا وَاَعْطَیْتَنِیْہِ فَمَالِیْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اُعْطِكَہٗ تَلْبَسُہٗ اِنَّمَا اَعْطَیْتُكَہٗ تَبِیْعُہٗ فَبَاعَہٗ بِاَلْفَیْ دِرْھَمٍ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱٦۔ ۲۰۷۰)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ریشمی قبا پہنی ❶ جو آپ کو تحفہ بھیجی گئی تھی پھر جلدی سے آپ نے وہ قبا اتار ڈالی اور اس کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے بہت جلد اتار دیا ہے' آپ نے فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے اس کے پہننے سے منع کیا ہے' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے ایک چیز کو ناپسند کیا اور وہی چیز مجھے دیدی' تو میرا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں دی بلکہ میں نے فروخت کرنے کے لیے دی ہے' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دو ہزار درہم میں فروخت کر دیا۔ ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو اتارنا منع کی وجہ سے تھا جیسا کہ حدیث کے آخر سے معلوم ہوتا ہے۔
❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑا مرد کو پہننا حرام ہے اور بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کھانا پینا اور بیچنا دونوں حرام ہیں۔

۴۳۷۸- (۷۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِیْرِ فَاَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَی الثَّوْبِ فَلَا بَاْسَ بِہٖ۔ (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۴۰۵۵ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱۸)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سوائے اس کے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ریشم کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا لیکن ❶ علم اور تانا کپڑے ❷ کا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کنارہ یا گوٹ جو بقدر چار انگل ہو۔ ❷ اور تانا کپڑے کا جو ریشم کا ہو اور جس کپڑے کا تانا بانا دونوں ریشمی ہوں تو وہ بالاتفاق حرام ہے اور جس کا تانا ریشمی اور بانا سوت کا ہو تو وہ بالاتفاق حلال ہے۔

۴۳۷۹- (۷٦) وَعَنْ اَبِیْ رَجَآءٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ وَعَلَیْہِ مُطَرَّفٌ مِنْ خَزٍّ وَقَالَ اِنَّ

سیدنا ابو رجاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ ان پر خز کا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ٤٣٨)

مطرف ❶ تھا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو اللہ تعالیٰ نعمت دے تو اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔(احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان پر تھا مطرف بروزن مکرم چادر مربع کڑھائی والی اور خز سے یہاں وہ کپڑا مراد ہے جو ریشم اور صوف سے بنایا جاتا ہے اور وہ مباح ہے۔

٤٣٨٠ - (٧٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلْ مَاشِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِيْلَةٌ۔ (رواه البخاری) فی ترجمة باب (البخاری فی تعليقا ١٠/ ٢٥٢ باب قول الله تعالى (قل من حرم زينة......) كتاب اللباس)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو چیز تو چاہے کھا اور جو تو چاہے پہن، جب تک کہ دو باتیں نہ ہوں (١) اسراف (فضول خرچی) اور (٢) تکبر (بخاری)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٤٣٨١ - (٧٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَالَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِيْلَةٌ۔ (رواه احمد ونسائی وابن ماجه) (النسائی الحديث رقم ٢٥٥٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٠٥ واحمد فی المسند ٢/ ١٨١)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ اور پیو اور صدقہ دو اور پہنو جب تک ❶ کہ اس میں اسراف اور تکبر نہ ہو۔'' (احمد' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ جو کام شرع کی رو سے مباح ہیں جیسے عمدہ کھانے عمدہ کپڑے جو حلال ہیں ان میں ضرورت اور حاجت سے زیادہ خرچ کرنا اسراف اور ناجائز ہے اور خلاف شرع کام میں ایک پیسہ بھی صرف کرنا اسراف میں داخل ہے جیسے پتنگ بازی کبوتر بازی' آتش بازی' مرغ بازی اور بٹیر بازی وغیرہ میں۔

٤٣٨٢ - (٧٩) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاۤءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِىْ قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ۔ (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٥٦٨)

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ بہترین کپڑا جسے تم پہن کر اپنی مساجد اور اپنی قبروں ❶ میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کرو وہ سفید کپڑا ہے۔ (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ نماز بھی سفید کپڑوں میں بہتر ہے اور کفن کے لئے بھی سفید کپڑا بہتر ہے۔

بَابُ الْخَاتَمِ

انگوٹھی پہننے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٣٨٣- (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَجَعَلَهُ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا وَكَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهِ۔ **(متفق عليه)** (البخاری الحديث رقم ٥٨٧٩ ومسلم الحديث رقم ٥٣-٢٠٩١ و النسائی الحديث رقم ٥٢٧٦ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٣٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور ایک روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا پھر اس کو پھینک ❶ دیا پھر چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نقش ❷ کروایا اور فرمایا کہ میری انگوٹھی کی طرح کوئی شخص اپنی انگوٹھی میں نقش نہ کرائے۔ جب آپ انگوٹھی پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کرتے۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب سونا پہننے کی مرد کے لیے ممانعت نازل ہوئی۔ ❷ ہجرت کے چھٹے سال کھودا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ بادشاہوں کو خطوط لکھیں اور ان کو اسلام کے دین پر بلائیں، لوگوں نے عرض کیا کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تو آپ نے چاندی کی انگوٹھی پر نگینہ کی جگہ تین سطروں کی مہر بنوائی جس کی ایک سطر میں "محمد" دوسری میں "رسول" تیسری میں "اللہ" تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ انگوٹھی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی، ان کی وفات کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی اور ان کی وفات کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس رہی، پھر ان کے ہاتھ سے یہ انگوٹھی اریس کے کنوئیں میں گر پڑی اور نہ ملی اس روز سے خلافت میں تزلزل شروع ہو گیا، گویا وہ خاتم سلیمانی تاثیر رکھتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر میں محمد رسول اللہ "نہ کھدائے" تاکہ شبہ نہ پڑے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے یا کسی اور کی سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں اس تقریر کی طرف اشارہ ہے۔

٤٣٨٤- (٢) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ۔ **(رواه مسلم)** (مسلم الحديث رقم ٢٩٠-٢٠٧٨ وابو داؤد الحديث رقم ٤٠٤٤ والترمذی الحديث رقم ١٧٣٧ والنسائی الحديث رقم ٥٢٦٧ واحمد فی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی ❶ کے کپڑے پہننے، کسب رنگ، سونے کی انگوٹھی اور رکوع کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

المسند ۱/ ۱۱٤)

فوائد الحدیث: ❶ قسی ایک ریشمی کپڑا ہوتا ہے۔

٤٣٨٥ - (٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَاذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔(رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٥٢۔ ٢٠٩٠)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اس کے ہاتھ سے کھینچ کر اس کو پھینک دیا پھر فرمایا تم میں سے کوئی بھی جہنم کے انگارے کا ارادہ کرتا ہے اور دوزخ کے انگارہ کو اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے' تو اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی اٹھالے ❶ اور اس سے فائدہ اٹھالینا اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نہیں اٹھاؤں گا ❷ کیونکہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور فائدہ اٹھا یعنی اس کی قیمت سے۔ ❷ نہیں لوں گا' سبحان اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اگر وہ اٹھالیتا اور فروخت کر کے اس کی قیمت استعمال میں لاتا تو اس پر گناہ نہ ہوتا۔

٤٣٨٦ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةٍ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ۔

(البخاری الحدیث رقم ٥٨٧٥ ومسلم الحدیث رقم (٥٨۔ ٢٠٩٢) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٢١٤ والترمذی الحدیث رقم ١٧٤٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ' قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا' تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ بادشاہ خط کو بغیر مہر کے قبول نہیں کرتے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کے حلقہ کی انگوٹھی بنوائی اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقش کیا گیا۔ (مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش ❶ تین سطور میں تھا محمد ایک سطر میں' رسول ایک سطر میں اور اللہ ایک سطر میں۔

فوائد الحدیث: ❶ آج ہمارے دور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطوط ملے ہیں' ایک تو وہ جو آپ نے نقوش قبطی کو لکھا تھا اور حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ روانہ کیا تھا اور دوسرا وہ جو آپ نے منذر بن ساری کی طرف لکھا اور علاء بن حضرمی کے ہاتھ روانہ کیا تھا' ان دونوں پر آپ کی مہر بھی ثبت ہے اور وہ دونوں مبارک نامے میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھے' شیخ محی الدین مرحوم بھوپال سے لائے تھے اور وہ دونوں نامے اب تک ان کے گھر میں موجود ہیں اور ان کے فوٹو بنا کر فروخت ہو رہے ہیں۔

٤٣٨٧ - (٥) وَعَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ مِنْهُ۔(رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٨٧٠ وابوداؤد الحدیث رقم ٤٢١٧ والترمذی الحدیث رقم ١٧٤٠ والنسائی الحدیث رقم ٥١٩٨ واحمد فی المسند ٣/ ٢٦٦)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور انگوٹھی کا نگینہ ❶ بھی چاندی کا تھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اگلی حدیث میں ہے کہ اس کا نگ حبشی تھا تو ان دونوں میں تعارض نہیں ہے کیونکہ حبشی نگ سے یہ مراد نہیں کہ وہ کالا عقیق تھا بلکہ یہ مراد ہے کہ اس کا بنانے والا حبشی تھا یا حبش کی طرز پر اس کو بنایا گیا تھا۔

٤٣٨٨ - (٦) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ۔ (متفق علیه) (مسلم الحدیث رقم (٦٢ ـ ٢٠٩٤) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٢١٦ والترمذی الحدیث رقم ١٧٣٩ والنسائی الحدیث رقم ٥١٩٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٤١ واحمد فی المسند ٣/ ٢٠٩)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی، اس میں حبشی نگینہ تھا، آپ نگینہ کو ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس جانب کی متصل یعنی اندر کی جانب کیونکہ اوپر رکھنے سے اکثر کام کاج میں حرج ہوتا ہے اور دوسرے شخص کو اس سے چوٹ لگ جاتی ہے۔

٤٣٨٩ - (٧) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى۔(رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٦٣-٢٠٩٥)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس میں تھی اور انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

٤٣٩٠ - (٨) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ فَاَوْمَاَ اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا۔(رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٦٥ ـ ٢٠٧٨) والنسائی الحدیث رقم ٥٢١٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٤٨ واحمد فی المسند ١/ ١٢٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا، انہوں نے اپنی وسطی اور اس کے ساتھ والی انگلی ❶ کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی انگلی شہادت کی اوران میں انگوٹھی پہننا اس لئے منع ہے کہ یہ انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھے سے حرج ہوگا البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اس میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۴۳۹۱- (۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۷۴۴ والنسائی الحدیث رقم ۵۲۰۴ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۶۴۷)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی ❶ پہنتے۔ (ابن ماجۂ ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث کے مخالف نہیں ہے جن میں انگوٹھی کا بائیں ہاتھ میں پہننا مذکور ہے کیونکہ آپ نے دونوں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنی ہے جس نے جیسا دیکھا اس نے ویسا ہی بیان کیا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے دونوں ہاتھوں میں انگوٹھی پہننا جائز کہا ہے اور کسی میں کراہت نہیں۔

۴۳۹۲- (۱۰) وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيِّ عَنْ عَلِيٍّ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۲۲۶ والنسائی الحدیث رقم ۵۲۰۳)

ابوداؤد اور نسائی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۳۹۳- (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۴۲۲۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ شاذ ہے۔

۴۳۹۴- (۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ۔ (رواه احمد وابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۰۵۷ والنسائی الحدیث رقم ۵۱۴۴ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۵۹۵ واحمد فی المسند ۱/ ۹۶)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا لیا تو اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لیا تو اس کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا پھر فرمایا کہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ (احمدٗ ابوداؤدٗ نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۳۹۵- (۱۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے منع فرمایا اور سونے کے پہننے سے

الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا۔(رواہ ابو داؤد و النسائی)

(ابو داؤد الحدیث رقم ۴۲۳۹ والنسائی الحدیث رقم ۵۱۵۰ واحمد فی المسند ۴/ ۹۳)

مگر یہ کہ کٹا ہوا ہو۔ ❶ (ابوداؤد نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بعض نے اس حدیث کی رو سے کہا ہے کہ عورت کو بغیر کٹا سونا پہننا منع ہے جیسے ایک پورا ڈالا سونے کا اور بعض نے کہا اس حدیث کے ساتھ عورتیں مخاطب نہیں ہیں بلکہ مردوں کو حکم ہے کہ وہ سونا نہ پہنیں مگر مقطع جیسے ملمع کرانا آلات وغیرہ کا سونے کے پانی سے' پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور مردوں پر سونا بالکل حرام ہو گیا کٹا ہو یا بغیر کٹا اور بعض کے نزدیک محمول ہے اس پر کہ ملمع کرنا سونے کے ساتھ جائز ہے اور میرے نزدیک یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ اگر آدمی کا کوئی عضو کٹ جائے جیسے ناک یا کان تو سونے کا بنوا سکتا ہے اور عبدالرحمٰن بن طرفہ کی آئندہ حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

۴۳۹۶-(۱۴) وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَةٍ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَآءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرَقٍ وَّلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ۔ اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ۴۲۲۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۷۵۸ والنسائی الحدیث رقم ۵۱۹۵)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے جس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی کہا مجھے کیا ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پاتا ہوں ❶ تو اس نے اس کو پھینک دیا' پھر ایک اور آدمی آیا جو کہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تجھ پر دوزخ والوں کا زیور ❷ ہے' تو اس نے اس کو پھینک دیا پھر اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں' آپ نے فرمایا چاندی کی اور اس کا وزن ایک مثقال پورا نہ ہو۔ (ترمذی' ابوداود' نسائی) محی السنہ نے کہا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث جو انگوٹھی کے بارہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تلاش کر اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ اس سے ثابت ہو چکا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پاتا ہوں میں یہ اس لئے کہ اکثریت پیتل کے بناتے ہیں۔

❷ تجھ پر زیور یہ اس لئے کہ کفار کو دوزخ میں لوہے کی بیڑیاں اور طوق اور زنجیر پہنائے جائیں گے یہ حدیث ضعیف ہے حجت لینے کے لائق نہیں ہے اور امام محی السنہ نے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۴۳۹۷-(۱۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَ التَّخَتُّمَ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس چیزوں کو ناپسند فرماتے تھے' زردی یعنی خلوق کا استعمال' بڑھاپے کو بدلنا' تہبند لٹکانا' سونے کی انگوٹھی پہننا' بے محل عورت کا زینت

بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَآءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهٖ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ۔ (رواه ابوداؤد و النسائى) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٢٢٢ والنسائى الحديث رقم ٥٠٨٨ واحمد فى المسند ١/ ٣٨٠)

ظاہر کرنا' نرد کے ساتھ کھیلنا' معوذات کے بغیر دم کرنا' منکو اور کوڑیوں کا باندھنا' غیر محل میں منی ٹپکانا (زنا وغیرہ کرنا) اور بچے کے فساد ❶ یعنی حمل کی حالت میں صحبت کرنا' لیکن آپ نے اس کو حرام نہیں فرمایا۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں صحبت کرنے سے اشارۃً روکتے' اس لئے کہ اس میں بچہ کو نقصان پہنچتا ہے جیسے فرمایا مت قتل کرواپنی اولاد کو [illegible] قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا سوار کو اس کے گھوڑے سے گر [illegible] صریح طور پر منع نہ فرماتے کہ ایک ضعیف احتمال پر کیوں جوان مرد تکلیف اٹھائیں مبادا کہ حرام کاری میں گرفتار ہوں اسی طرح عزل [illegible] ہے باتفاق علماء جب آزاد عورت کی اجازت سے ہو اور جو اجازت نہ دے تو جائز نہیں اور یہی مطلب ہے اس حدیث کا اور خلوق [illegible] ہے جو زعفران سے بنتی ہے تو اس کا استعمال عورتوں کے لئے جائز ہے اور اس حدیث میں مردوں کو منع کرنا مقصود ہے اور بڑھاپے کے تغیر سے غرض یہ ہے کہ نہ سفید بال اکھاڑے اور نہ سیاہ خضاب کرے بخلاف خضاب مہندی کے یا مہندی اور وسمہ کے کہ وہ بالاتفاق جائز ہے، دافسون کرنا ساتھ قرآن اسماء الٰہی کے جائز ہے اور وہ بھی حکم معوذات کا رکھتا ہے اور تمائم سے وہ ہڈیاں اور منکے مراد ہیں جو لوگ نظر بد کے دور کرنے کے لئے بال بچوں کو گلوں میں ڈالتے ہیں۔

٤٣٩٨ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ [illegible] لَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ وَفِىْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٢٣٠)

سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کی آزاد کی ہوئی لونڈی سیدنا زبیر کی بیٹی کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئی اور لڑکی کے پاؤں میں گھنگرو تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٣٩٩ - (١٧) وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْدُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلَنَّهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تُقَطِّعَنَّ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم

سیدہ بنانہ رضی اللہ عنہا عبدالرحمٰن بن حیان انصاری رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت ہے کہ وہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ جب ان کے پاس ایک چھوٹی لڑکی لائی گئی اس نے آواز کرنے والے گھنگرو پہنے ہوئے تھے تو ام المؤمنین نے کہا کہ اس کو میرے پاس نہ لانا جب تک کہ اس کے گھنگرو نہ کاٹ دیئے جائیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

۴۲۳۱ واحمد فی المسند ۶/ ۲۴۲)

فرماتے تھے کہ اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں گھنٹی ❶ ہو۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عورت کو گھنٹی، جھانجر، گھنگرو، پازیب اور چھڑی پہننے سے منع فرمایا اس لئے کہ اس کی آواز سے مردوں کی نظر عورتوں پر پڑتی ہے۔

۴۴۰۰ - (۱۸) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ اَنَّ جَدَّهٗ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ قُطِعَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ وَّرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ۔ (رواه الترمذى وابوداؤد و النسائى) (ابو داؤد الحديث رقم ۴۲۳۲ والترمذى الحديث رقم ۱۷۷۰ والنسائى الحديث رقم ۵۱۶۱ واحمد فى المسند ۵/ ۲۳)

سیدنا عبدالرحمٰن بن طرفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے دادا عرفجہ بن اسعد کی کلاب کے دن ❶ (لڑائی میں) ناک کاٹی گئی تو اس نے چاندی کی ناک بنوائی تو وہ بدبودار ہوگئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم کیا کہ سونے کی ناک بنوالے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کلاب ایک مقام کا نام ہے وہاں پر لڑائی ہوئی تو عرفجہ کی ناک وہاں کٹ گئی تھی اور اس حدیث سے علماء نے استدلال کرتے ہوئے ناک کان سونے سے بنوانا اور دانتوں کا چاندی کی تاروں سے باندھنا جائز رکھا ہے لیکن امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک سونے کی تاروں سے بھی جائز ہے۔

۴۴۰۱ - (۱۹) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَوِّقَ حَبِيْبَهٗ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِّنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّسَوِّرَ حَبِيْبَهٗ سِوَارًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا۔ (رواه ابوداؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ۴۲۳۶ واحمد فى المسند ۲/ ۳۳۴)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے ❶ دوست کی گردن میں آگ ❷ کا طوق پہنائے تو اسے چاہیے کہ اس کے گلے میں سونے ❸ کا طوق پہنائے اور جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے دوست کی گردن میں آگ کا طوق پہنائے تو چاہیے کہ اس کے گلے میں سونے کا طوق پہنائے اور جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے دوست کو آگ کا کڑا پہنائے تو اسے چاہیے کہ سونے کا کڑا پہنائے لیکن تم پر چاندی کا استعمال لازم ہے تو اس میں تصرف کرو۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہنائے اپنے دوست کو یعنی اولاد وغیر ان کے کو۔ ❷ حلقہ آگ کا یعنی کان میں یا ناک میں۔
❸ حلقہ سونے کا یعنی سونے کے حلقہ کے پہنانے کی سزا یہ ہے کہ پہنایا جائے گا اس کو حلقہ آگ کا اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی تصریح سے معلوم

ہوتا ہے کہ حبیب سے مراد اس حدیث میں لڑکا ہے نہ کہ بیوی کیونکہ انہوں نے زاد المعاد کی جلد ثانی میں فضہ کے لفظ پر لکھا ہے ثابت ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا اور آپ کی تلوار کا دستہ بھی چاندی کا تھا اور آپ سے چاندی کے زیور اور اس کے استعمال میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے جیسے آپ سے چاندی کے برتن میں کھانے پینے میں نہی ثابت ہوئی ہے اور برتنوں کا باب لباس اور تحلی کے باب سے تنگ ہے اسی لئے عورتوں پر چاندی کا استعمال لباس اور زیور کے رو سے جائز ہے مگر اس کے برتنوں کے حرام ہونے کو لباس اور زیور کا حرام ہونا لازم نہیں ہے پھر اس حدیث کے آخری فقرہ و **علیکم الفضة فالعبوا بها** کو استدلال کے مقام میں بیان کیا ہے اور کہا کہ چاندی کا لباس اور زیور منع ہونے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے خواہ نص سے خواہ اجماع اور اگر ان دونوں میں اس کی حرمت کی دلیل موجود نہ ہو تو دل میں چاندی کے مردوں پر حرام ہونے میں تردد ہے الی آخر ما قال۔

٤٤٠٢ - (٢٠) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِّنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٦/٤٦٠ والنسائی الحدیث رقم ٥١٣٩ واحمد فی المسند ٦/٤٦٠)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت سونے کا ہار پہنے تو قیامت کے دن اس کی گردن میں اسی طرح کا ہار آگ سے پہنایا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالی پہنے تو قیامت کے دن اس کے کان میں اسی طرح کی آگ کی بالی پہنائی جائے گی۔ ❶ (ابوداؤد نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو لوگ عورت کے لئے بھی سونا پہننا ناجائز سمجھتے ہیں تو وہ انہیں احادیث سے دلیل لیتے ہیں لیکن جمہور علماء اور ائمہ اربعہ یہ کہتے ہیں کہ پہلی حدیث میں یہ مقصود ہے کہ تکبر اور غرور کی وجہ سے پہنے یا غیر مردوں کو دکھانے کے لئے اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے یا یہ تینوں احادیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے منسوخ ہیں جو کہ پہلے گذر چکی ہے اور ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سونے کے کنگن تھے جیسے دوسری روایت میں وارد ہے۔

٤٤٠٣ - (٢١) وَعَنْ اُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهٖ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُنَّ اِمْرَاَةٌ تُحَلِّيْ ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٢٣٧ والنسائی الحدیث رقم ٥١٣٧ واحمد فی المسند ٦/ ٣٥٧)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! تم چاندی کے زیورات کیوں نہیں بنواتیں خبردار! تحقیق تم میں سے کوئی عورت نہیں کہ جو سونے کا زیور بنائے تاکہ ظاہر ❶ کرے اس کو مگر وہ اس کی وجہ سے عذاب کی جائے۔'' (ابوداؤد نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ ظاہر کرے اس کو۔یعنی غیر مردوں کو دکھلائے یا کبر وغرور کے لئے پہنے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٤٠٤ - (٢٢) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَاتَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا۔ (رواه النسائى)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیور والوں اور حریر والوں کو منع کرتے ہوئے فرماتے کہ اگر تم جنت کے زیور اور جنت کی حریر کو پسند کرتے ہو تو ان کو دنیا میں نہ پہنو۔ ❶ (نسائی)

(النسائى الحديث رقم ٥١٣٦)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام بغوی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث (بھی) سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے منسوخ ہے جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال ہے آخر حدیث تک۔

٤٤٠٥ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهٗ قَالَ شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُالْيَوْمِ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ۔ (رواه النسائى) (النسائى الحديث رقم ٥٢٨٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی ❶ تو اس کو پہنا اور فرمایا کہ اس نے مجھے تم سے مشغول کر دیا ہے ایک دفعہ میں اس کو دیکھتا تھا اور ایک دفعہ تمہیں پھر آپ نے (اتار کر) پھینک دیا۔ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ وہی سونے کی انگوٹھی تھی جس کو آپ نے پہلے بنوایا تھا ورنہ چاندی کی انگوٹھی آپ کی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک رہی اور ان سے اریس کے کوئیں میں گر پڑی تھی۔

٤٤٠٦ - (٢٤) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يُّلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِّنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَاَنَا اَكْرَهُهٗ لِلرِّجَالِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ۔ (رواه فى المؤطا) (الموطا الحديث رقم ٤ من كتاب اللباس)

امام مالک سے روایت ہے کہ میں اس بات کو مکروہ جانتا ہوں کہ لڑکوں کو سونے سے کچھ بھی پہنایا جائے اس لیے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے مردوں کو منع فرمایا ہے خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ (مؤطا مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ النِّعَالِ

جوتوں کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٤٠٧ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِىْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ۔ (رواه البخارى) (البخارى الحديث رقم ٥٨٥١ ومسلم الحديث رقم (٢٥ ـ ١١٨٧) والموطا الحديث رقم ٣١ من كتاب الحج واحمد فى المسند ٢/ ٦٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایسا جوتا پہنتے تھے کہ جس میں بال نہیں ہوتے تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ معنی ہیں لفظ نعال کے جو جمع ہے نعل کی اور نعل اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ پاؤں کو زمین کی مباشرت سے بچاتے ہیں اور وہ ہر قوم کی عرف کے ساتھ مختلف ہے اور یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک کی صفات کا بیان کرنا مقصود ہے جو دیارِ عرب میں معروف ہے اور اس کی بھی اقسام ہیں' اس لیے جمع کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا۔

٤٤٠٨ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔ (رواه البخارى) (البخارى الحديث رقم ٥٨٥٧ وابوداؤد الحديث رقم ٤١٣٤ والترمذى الحديث رقم ١٧٧١ والنسائى الحديث رقم ٥٣٦٧ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦١٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کے دو تسمے تھے۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ آپ چپل پہنتے تھے اور تسموں سے مراد یہ ہے کہ ہر جوتی میں سامنے دو' دو چمڑے کے چھلے تھے ایک میں انگوٹھا اور شہادت کی انگلی ڈالتے اور دوسرے چھلے میں باقی انگلیاں۔

٤٤٠٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَايَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٦٦ ـ ٢٠٩٦) وابوداؤد الحديث رقم ٤١٣٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غزوہ میں سنا آپ فرماتے تھے کہ جوتے زیادہ لے لیا کرو' کیونکہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے تو وہ سوار کی طرح ہوتا ہے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ عرب میں دیہات کے لوگوں کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ تعلیم کی خصوصاً ان کو جہاد اور سفر اکثر رہتا تو اس وجہ سے زیادہ تر ضرورت تھی کہ جوتا پہن کر آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے میں مضبوط ہو جاتا ہے۔

٤٤١٠ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔ (متفق علیه)

(البخاری الحدیث رقم ٥٨٥٦ ومسلم الحدیث رقم (٦٧ - ٢٠٩٧) وابو داؤد الحدیث رقم ٤١٣٩ والترمذی الحدیث رقم ١٧٧٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦١٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٣٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو اسے چاہیے کہ وہ دائیں ❶ پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے اور دایاں پاؤں پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں آخر ہو۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اول دایاں پاؤں ڈالے جوتی میں دائیں پاؤں کو بزرگی ہے بہ نسبت بائیں کی پس اس کا احترام کرے اور اکرام اس کا یہ ہے کہ جوتا پہنے تو پہلے اس کو ڈالے۔

٤٤١١ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَمْشِیْ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِیُحْفِهِمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا۔ (متفق علیه)

(البخاری الحدیث رقم ٥٨٥٥ ومسلم الحدیث رقم (٦٨ - ٢٠٩٧) وابو داؤد الحدیث رقم ٤١٣٦ والترمذی الحدیث رقم ١٧٧٤ وابن ماجة الحدیث رقم ٣٦١٦ والموطا الحدیث رقم ١٤ من کتاب اللباس واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٥)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے ❶ اسے چاہیے کہ یا تو دونوں پاؤں ننگے کر لے یا دونوں میں جوتے پہن لے۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ چلے۔ یعنی اگر عذر ہو مثلاً ایک پاؤں پر پھوڑا ہو یا اس میں درد ہو تو ایسا نہ کرے کہ ایک پاؤں میں جوتا پہنے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو کہ اس میں تکلیف بھی ہے اور یہ بات معیوب بھی ہے۔

٤٤١٢ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا یَمْشِیْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰی یُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا یَمْشِیْ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّلَا یَاْکُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا یَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا یَلْتَحِفَ الصَّمَّآءَ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٧١ - ٢٠٩٩) وابو داؤد الحدیث رقم ٤١٣٧ واحمد فی المسند ٣/ ٣٢٧)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتے میں نہ چلے یہاں تک کہ دوسرے جوتے کا تسمہ درست نہ ہو جائے، نہ ایک پاؤں میں موزہ پہن کر چلے اور نہ بائیں ہاتھ سے کوئی چیز کھائے اور نہ کپڑا اس طرح اوڑھے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ❶ اور نہ اس طرح بیٹھے کہ اس کا ستر کھل جائے۔ ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ گوٹ مارے ساتھ ایک کپڑے کے یعنی اس لیے کہ بدن کھل جائے گا۔ ❷ تمام بدن پر اس طرح لپٹنے سے ہاتھ باہر نہیں نکلتے اور آدمی کو صدمہ پہنچ جاتا ہے یعنی ایک کپڑا لے کر سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لے کہ ہاتھ ہلانے کی گنجائش نہ رہے نہ پاؤں نکالنے کی اس میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور کبھی کپڑا چھوٹا ہوتا ہے تو سامنے سے ستر کھل جاتا ہے اس لیے منع ہوا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٤١٣- (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مَثْنٰى شِرَاكُهُمَا۔ (رواه الترمذی) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٦١٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں میں دو دو تسمے ہوتے تھے اور ہر تسمہ دوہرا تھا۔ (ترمذی)

٤٤١٤- (٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) (ابوداؤد الحديث رقم ٤١٣٥)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔" (ابوداؤد' ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع فرمایا۔ حدیث میں وہ جوتا مراد ہے جس میں تسمہ باندھا جاتا ہے ایسا جوتا بیٹھ کر پہنے اور کھڑے پہننے میں اس کو تکلیف ہوگی۔ (اور عام جوتوں کے بارہ میں یہ حکم نہیں واللہ اعلم بالصواب)

٤٤١٥- (٩) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ (الترمذی الحديث رقم ١٧٧٥ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦١٨)

ترمذی اور ابن ماجہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٤١٦- (١٠) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّمَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَّاحِدَةٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ)۔ (الترمذی الحديث رقم ١٧٧٧۔ ١٧٧٨)

سیدنا قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک جوتے میں بھی چلتے تھے' اور ایک روایت میں ہے کہ ام المومنین ایک جوتے میں ❶ چلیں۔ (ترمذی) اور کہا یہ صحیح تر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث گذشتہ مرفوع کا مقابلہ نہیں کر سکتی جس میں ایک جوتی پہن کر چلنے سے منع کیا ہے۔

٤٤١٧- (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهٖ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤١٣٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ سنت سے ہے کہ آدمی جس وقت بیٹھے تو جوتا اتار کر اپنے پہلو میں رکھ لے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٤١٨- (١٢) وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ

سیدنا ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ

النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنَ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۸۲۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۵۴۹ واحمد فی المسند ۵/ ۳۵۲)

نجاشی نے بطور تحفہ نبی ﷺ کو دو سیاہ، سادہ موزے بھیجے ❶ تو آپ نے ان کو پہنا ❷ (ابن ماجہ)
زیادہ کیا ترمذی نے ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے اس نے اپنے باپ سے کہ پھر وضو کیا آپ ﷺ نے اور ان پر مسح کیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیاہ سادے۔ یعنی غیر منقش۔ ❷ پہنا نبی ﷺ نے ان کو یعنی طہارت کی حالت میں۔

بَابُ التَّرَجُّلِ

کنگھی کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۴۴۱۹- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ۔ **(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم ۵۹۲۵ ومسلم الحدیث رقم (۹۔ ۲۹۷) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۴۶۹ وابن ماجة الحدیث رقم ۶۳۳ والدارمی الحدیث رقم ۱۰۵۸ والموطا الحدیث رقم ۱۰۲ من کتاب الطهارة واحمد فی المسند ۶/ ۱۰۰)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی اور میں ❶ حائضہ ہوتی۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائضہ کا بدن ناپاک نہیں ہوتا، اور یہ کہ اس (حائضہ) کے ساتھ مل کر اٹھنا بیٹھنا جائز ہے۔

۴۴۲۰- (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ۔ **(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم ۵۸۹۱ ومسلم الحدیث رقم (۵۰۔ ۲۵۷) وابوداؤد الحدیث

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیدائشی چیزیں ❶ پانچ ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال صاف کرنا، لبیں لینا (مونچھیں کاٹنا) اور ناخن کاٹنا اور بغل کے بالوں کو اکھیڑنا۔'' (بخاری، مسلم)

رقم ۴۱۹۸ والترمذی الحدیث رقم ۲۷۵۶ والنسائی الحدیث رقم ۵۲۲۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۹۲)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر ایک انسان جس میں آدمیت ہے وہ ان پانچوں چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہے گویا کہ یہ پیدائشی بات ہے اس میں تعلیم کی کچھ حاجت نہیں اس لیے کہ اول تو اس میں پاکی اور ستھرائی ہے اور دوسرا فائدہ بھی ہے' ختنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل نہیں جمتا پیشاب کا قطرہ نہیں رہتا اور جماع میں لذت زیادہ ہوتی ہے اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل دور ہوتا ہے اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہے اور مونچھوں کے کترانے میں یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہ ہو اور کھانے پینے میں کچھ اٹک نہ رہے اور مونچھوں کے بال منہ میں نہ جائیں اس سے اگلی حدیث میں یہ فائدہ صاف مذکور ہے اور ناخن کاٹنے میں یہ فائدہ ہے کہ ان میں میل اور نجاست نہ جمے اور بغل کے بال دور کرنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل نہ رہے اور وہاں کی گندگی دور ہوتی رہے ہر چند سنت یہ ہے کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن پاؤڈر لگانا بھی درست ہے اور جس کو بال اکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہے اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہے۔

۴۴۲۱ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَوْفِرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۸۹۳ ومسلم الحدیث رقم (۵۲ ـ ۲۵۹) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۱۹۹ والترمذی الحدیث رقم ۳۷۶۳ والنسائی الحدیث رقم ۵۲۲۶ واحمد فی المسند ۲/ ۵۲)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکوں کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور پست کرو لبیں اور ایک روایت میں ہے کہ لبیں خوب پست کرو اور ڈاڑھیاں چھوڑ دو۔'' (بخاری' مسلم)

۴۴۲۲ - (۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔(رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۵۱ ـ ۲۵۸) والترمذی الحدیث رقم ۲۷۵۹ والنسائی الحدیث رقم ۱۴ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۹۵ واحمد فی المسند ۳/ ۲۰۰۵)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے لیے لبوں کے کتروانے' ناخنوں کے ترشوانے' بغلوں کے بال دور کرنے اور زیر ناف بالوں کے کاٹنے میں معیاد مقرر کی گئی ہے ہم چالیس رات سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ چالیس دن آخری حد ہے اس سے پہلے بھی اگر صفائی وغیرہ کی جائے تو بہت ہی بہتر ہے' اس سے طبیعت بھی ہلکی پھلکی رہتی ہے اور خاص کر گرمی اور برسات کے موسم میں تو جتنا جلدی ہو سکے اتنا ہی بہتر ہے۔

۴۴۲۳ - (۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ یہود ونصاری خضاب نہیں کرتے ہیں تم ان کی

فَخَالِفُوْهُمْ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۸۹۹ ومسلم الحدیث رقم ۸۰-۲۱۰۳ وابوداؤد الحدیث رقم ۴۲۰۳ والنسائی الحدیث رقم ۵۰۷۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۶۲۱ واحمد فی المسند ۲/۲۴۰)

مخالفت کرو۔'' ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قولی سنت ہے' اور وسمہ بھی درست ہے' لیکن خضاب جو بال سیاہ کرے وہ درست نہیں اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے مگر یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ حنا اور وسمہ کو جب ملائیں تو سیاہ خضاب ہوتا ہے اور وہ منع ہے جیسے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں ہیں'' تو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں اس اعتراض کے دو جواب دیے ہیں ایک یہ کہ ممنوع خضاب وہ ہے جو ایک چیز کے ساتھ سیاہ کیا جائے اور جو مہندی کے ساتھ دوسرا خضاب جیسے کتم وغیرہ ملا لیں تو منع نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں بالوں کو بین بین کر دیتی ہیں بخلاف اکیلے وسمہ کے کہ وہ تو بالوں کو خالص سیاہ کر دیتا ہے اور یہ جواب بہت صحیح ہے دوسری بات یہ ہے کہ سیاہ خضاب اس شخص کے لیے منع ہے جو دھوکا کرے جیسے لونڈی اپنے بال سیاہ کرے مالک کو دھوکا دینے کے لئے اور بوڑھی عورت اپنے بال سیاہ کرے اپنے خاوند کو دھوکا دینے کے لئے اور جب دھوکا دینا مقصود نہ ہو تو سیاہ خضاب کرنا منع نہیں ہے اور سیدنا حسنین رضی اللہ عنہما سیاہ خضاب کیا کرتے تھے' پھر امام ابن قیم رحمہ اللہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی ایک جماعت کے نام لیے کہ وہ بھی سیاہ خضاب کرتے تھے۔

۴۴۲۴ - (۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْیَتُهٗ كَالثُّغَامَةِ بَیَاضًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوْا هٰذَا بِشَیْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۷۹-۲۱۰۲ وابوداؤد الحدیث رقم ۴۲۰۴ والنسائی الحدیث رقم ۵۲۴۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۶۲۴)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہ لائے گئے ان کا سر اور ڈاڑھی سفیدی میں ثغامہ ❶ کی طرح تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کی سفیدی کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کرو اور سیاہ رنگ سے بچو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مانند ثغامہ کی یہ ایک سفید گھاس ہے فتح مکہ میں ابوقحافہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد مسلمان ہوئے ان کے سر اور داڑھی کے بال نہایت سفید تھے' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے فقہاء کہتے ہیں کہ وسمہ کا خضاب درست ہے اس لیے کہ بعض اصحاب یہ کرتے تھے وسمہ کے علاوہ اور سیاہ خضاب درست نہیں۔

۴۴۲۵ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِیْمَالَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ یَسْدُلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَهٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۹۱۷ ومسلم الحدیث

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے اس چیز میں کہ جس کے متعلق آپ کو حکم نہیں دیا جاتا تھا اور اہل کتاب اپنے بالوں کو چھوڑتے تھے اور مشرک اپنے سر میں مانگ نکالتے تھے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی کے بال چھوڑے' پھر آپ مانگ نکالنے لگے۔ ❶ (بخاری' مسلم)

رقم ٩٠-٣٣٦ وابوداؤد الحدیث رقم ٤١٨٨ والنسائی الحدیث رقم ٥٢٣٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٣٢ واحمد فی المسند ١/ ٢٨٧)

فوائد الحدیث: ❶ پھر مانگ نکالنے لگے شاید حکم آیا ہو یا آپ ﷺ نے اپنی رائے سے اس کو اختیار کیا بہرحال مانگ نکالنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ وہ آپ ﷺ کی آخری سنت ہے۔

٤٤٢٦- (٨) وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ قِيْلَ لِنَافِعٍ مَاالْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَاَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيْرَ بِالْحَدِيْثِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٥٩٢٠ ومسلم الحدیث رقم ١١٣/ ١٢٠١ الحدیث رقم وابوداؤد الحدیث رقم ٤١٩٣ والنسائی الحدیث رقم ٥٢٢٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٣٧ واحمد فی المسند ٢/ ٤)

سیدنا نافع رضی اللہ عنہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو قزع سے منع فرماتے سنا' سیدنا نافع رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ قزع کیا ہے انہوں نے کہا کہ بچے کا کچھ سر مونڈ ❶ دیا جائے اور کچھ چھوڑ دیا جائے۔ (بخاری' مسلم)

اور بعض راویوں نے تفسیر کو حدیث کے ساتھ ملایا۔

فوائد الحدیث: ❶ ہمارے محاورہ میں اس کو پٹ کہتے ہیں۔

٤٤٢٧- (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اَحْلِقُوْا كُلَّهٗ اَوِاتْرُكُوْا كُلَّهٗ۔ (رواه مسلم) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤١٩٥ والنسائی فی ٨/ ١٣٠ الحدیث رقم ٥٠٤٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ اس کے سر کا بعض حصہ مونڈا گیا تھا اور بعض حصہ چھوڑ دیا گیا تھا' آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا اور فرمایا کہ پورا ❶ سر مونڈ دیا پورا چھوڑ دو۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ کے سوا سر نہ منڈائے' جیسے کہ نبی ﷺ کا اور اکثر صحابہ کرام کا معمول تھا۔

٤٤٢٨- (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٨٨٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٨٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٤٩ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مردوں میں سے مخنثوں ❶ کو اور ان عورتوں کو جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں' لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مخنثوں کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ عربی میں ہیجڑے کو مخنث کہتے ہیں یہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو خلقی جس کے بدن میں پیدائش سے نرمی اور اعضاء میں لوچ ہوتا ہے عورتوں کی طرح اس پر کچھ گناہ نہیں اور نہ ہی یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے، دوسری قسم وہ ہے جس کے خصیے نکال کر اس کو ہیجڑا بنایا جاتا ہے یہ بہت ہی برا اور لعنت والا کام ہے۔

٤٤٢٩ - (١١) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءَ بِالرِّجَالِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٨٨٥ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٨٤)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری)

٤٤٣٠ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ٥٩٣٧ ومسلم الحدیث رقم ١١٩ ـ ٢١٤ وابوداؤد الحدیث رقم ٤١٦٨ والترمذی الحدیث رقم ١٧٥٩ وابن ماجه الحدیث رقم ١٩٨٧ واحمد فی المسند ٢ / ٢١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورت کے بال ملوائے ❶ اس کا حکم لینے والی عورت اور گودنے اور گدوانے والی عورت پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بال میں بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہے اس لیے کہ اس میں تغییر خلقت الٰہی کو تبدیل کرنا ہے اور اس میں بناوٹ بھی ہے کہ آدمی دھوکا کھائے۔

٤٤٣١ - (١٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَآءَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُّ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ اَمَا قَرَاْتِ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ۔ (متفق علیہ) (البخاری

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے اور گدوانے والی عورتوں اور ان عورتوں کو جو اپنے چہرے سے بال چنوائیں لعنت کی ہے اور خوبصورتی کے لیے دانتوں میں فاصلہ کرانے والی عورتوں پر جو اللہ تعالیٰ کی پیدائش کو تبدیل کرنے والی ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ بے شک تم ایسی اور ایسی عورت پر لعنت کرتے ہو ❶ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کیا وجہ ہے کہ میں اس کو لعنت نہ کروں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور جو کتاب اللہ میں بھی ملعون ہو اس عورت نے کہا کہ میں نے اس چیز کو جو درمیان دو قبیتوں کے

الحدیث رقم ٤٨٨٦ ومسلم الحدیث رقم (١٢٠۔ ٢١٢٥) وابوداؤد الحدیث رقم ٤١٦٩ وابن ماجه الحدیث رقم ١٩٨٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٤٧ واحمد فی المسند ١/ ٤١٥)

ہے پڑھا ہے میں نے اس کو اس میں نہیں پایا جو تم کہتے ہو؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تو اس کو پڑھتی ❷ تو البتہ پاتی تو اس حکم کو' کیا نہیں پڑھی تو نے یہ آیت کہ جو دیں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس پر عمل کرو اور جس چیز سے کہ منع کریں تم کو باز رہو ❸ عورت نے کہا کہ ہاں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تم لعنت کرتے ہو۔ یعنی ایسی عورتوں پر۔ ❷ اگر پڑھتی تو۔ سمجھ سوچ کر جیسے پڑھنا چاہیے۔ ❸ پس باز رہو۔ جتنی باتیں حدیث سے ثابت ہیں گویا وہ سب قرآن سے ثابت ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث بیان کر چکے تو وہ عورت بولی میرا خیال ہے تمہاری بیوی بھی ایسا کرتی ہے تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جا اور دیکھ' وہ گئی اور اس نے دیکھا تو اس نے ایسی کوئی بات نہ پائی جیسا وہ سمجھی تھی پھر وہ کہنے لگی میں نے کوئی بات نہیں دیکھی۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اگر ایسا ہوتا جیسے تیرا خیال تھا تو وہ کبھی بھی ہمارے ساتھ نہ رہتی۔ سبحان اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم سنت کے کیسے سچے پیروکار تھے اور جو لوگ اہل توحید و سنت ہوتے ہیں ان کی عورتیں اکثر صالح ہی ہوتی ہیں ورنہ وہ ایسی بدعتی اور فاسقہ عورتوں کو طلاق دے کر اپنے یہاں سے باہر کر دیتے ہیں۔

٤٤٣٢ - (١٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَ نَهٰى عَنِ الْوَشْمِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٧٤٠ ومسلم الحدیث رقم (٤١۔ ٢١٨٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تاثیر نظر ❶ حق ہے اور آپ نے گودنے سے منع کیا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ تاثیر نظر حق ہے۔ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ہمارے دور میں تو نظر کی بڑی تحقیقات ہوئی ہے عجیب عجیب نظر کے آثار معلوم ہوئے ہیں جن سے پہلے والے لوگ واقف نہ تھے اور مسمریزم بھی اسی کی ایک شاخ ہے اور جو لوگ نظر کی تاثیر میں شبہ کرتے ہیں وہ بے علم ہیں۔

٤٤٣٣ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٩١٤ ومسلم الحدیث رقم (٢١۔ ١١٨٤) والنسائی الحدیث رقم ٢٦٨٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٢١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بالوں کو گوند سے چپکایا ہوا تھا' یہ حالت احرام کا بیان ہے۔

٤٤٣٤ - (١٦) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٨٤٦ ومسلم الحدیث رقم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفران ملنے سے منع فرمایا۔ ❶ (بخاری' مسلم)

۷۷-۲۱۰۱ وابوداؤد الحدیث رقم ۴۱۷۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۰۱۵ والنسائی الحدیث رقم ۵۲۵۶)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث ان احادیث کے مخالف ہے جن سے زعفران کے استعمال کی اجازت نکلتی ہے تو بعض نے اس نہی کو زیادہ استعمال کرنے پر محمول کیا ہے اور اجازت کو استعمال قلیل پر اور بعض نے اس طرح کہا کہ بدن میں زعفران ملنا جائز نہیں ہے اور بالوں اور کپڑوں میں درست ہے۔

۴۴۳۵- (۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتّٰى أَجِدُ وَبِيصَ الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۹۲۳ ومسلم الحدیث رقم ۳۸۔ ۱۱۸۹ وابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۴۵ والترمذی الحدیث رقم ۹۱۷ والنسائی الحدیث رقم ۲۶۹۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۹۲۶ والدارمی الحدیث رقم ۱۸۰۲ والموطا الحدیث رقم ۱۷ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۶/ ۱۸۶)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین خوشبو لگاتی تھی' یہاں تک کہ میں خوشبو کی چمک آپ کے سر اور ڈاڑھی میں پاتی۔ (بخاری' مسلم)

۴۴۳۶- (۱۸) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ بِالْأُلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَّ بِكَافُوْرٍ يَّطْرَحُهٗ مَعَ الْأُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۲۱۔ ۲۲۵۴) والنسائی فی ۸/ ۱۵۶)

سیدنا نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جس وقت کہ دھونی لیتے خوشبو کی' تو دھونی لیتے اگر کی بغیر ملونی مشک وغیرہ کے اور کافور کو بھی اگر کے ساتھ ملاتے تھے پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ❶ سے دھونی لیتے تھے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اسی طرح سے۔ یعنی کبھی صرف اگر کی اور کبھی کافور کے ساتھ ملا کر۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۴۴۳۷- (۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ (صَلَوٰتُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ) يَفْعَلُهٗ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۷۶۰ واحمد فی المسند ۱/ ۳۰۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاٹتے (یعنی کم کرتے) یا لیتے ❶ اپنی لبوں کو اور ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دوست ان کو کاٹتے (یعنی کم کرتے) (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ راوی کو شک ہے کاٹتے فرمایا یا لیتے۔

٤٤٣٨ - (٢٠) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔(رواه احمد والترمذی والنسائی)

(الترمذی الحدیث رقم ٢٧٦١ والنسائی الحدیث رقم ١٣ واحمد فی المسند ٤/ ٣٦٦)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ نہ لے ❶ لبیں اپنی پس نہیں ہم میں سے۔''(احمد' ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فصل اول میں بروایت شیخین سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً گذرا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور لبیں کتراؤ اور اس حدیث میں مشرکین کی موافقت کرنے والوں کو فرقہ اسلام سے خارج فرمایا' ان احادیث سے معلوم ہوا کہ روزہ مرہ کی عادت اور لباس اور وضع' قطع میں حتی المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہ نہایت ذلت کی بات ہے کہ اندھا دھند دوسری قوموں کی وضع اختیار کریں۔ آج کل اکثر نوجوان مسلمان ان احادیث کا خلاف کرتے ہیں اور اس بات سے نہیں ڈرتے کہ وہ اس کی مخالفت کی وجہ سے اسلام سے نکلے جا رہے ہیں۔

٤٤٣٩ - (٢١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا۔(رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٧٦٢)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض میں ❶ سے اور طول میں سے اپنی ڈاڑھی لیتے تھے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عرض اور طول میں سے یعنی تاکہ گول ہو جائے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی ڈاڑھیاں ایک مٹھی برابر رکھتے تھے اس سے زیادہ کتر ڈالتے تھے۔ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ اگر ڈاڑھی لمبی ہو جائے تو کیا کیا جائے؟ انہوں نے کہا کترنا (کاٹ دینی) چاہیے یعنی مٹھی سے زیادہ کو۔

٤٤٤٠ - (٢٢) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهِ خَلُوْقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔(رواه الترمذی و النسائی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٨١٦ والنسائی الحدیث رقم ٥١٢١ واحمد فی المسند ٤/ ١٧١)

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعلی پر خلوق دیکھی تو فرمایا کیا تیری ❶ بیوی ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو اس کو دھولے پھر اس کو دھولے' پھر اس کو دھولے' پھر اس کو استعمال نہ کر۔ (ترمذی' نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ بیوی کا سوال اس لیے کیا کہ اگر بیوی کے بدن یا کپڑے سے خلوق لگ گیا تو معذور ہے' اس حدیث سے بھی زعفران لگانے کی ممانعت نکلی۔

٤٤٤١ - (٢٣) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِیْ جَسَدِهٖ شَیْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ۔ (رواه ابو داؤد) (البخاری الحدیث رقم ٤١٧٨ واحمد فی المسند ٤/ ٤٠٣)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا کہ جس کے بدن میں خلوق ❶ میں سے کچھ بھی (لگا ہوا) ہو۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کچھ خلوق سے۔ یہ ایک خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے بنتی ہے۔

٤٤٤٢ - (٢٤) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ مِّنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ یَدَایَ فَخَلَّقُوْنِیْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ وَقَالَ اِذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٤١٧٦ واحمد فی المسند ٤/ ٣٢٠)

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سفر سے اپنے گھر کے لوگوں کے پاس آیا کہ میرے دونوں ہاتھ پھٹ گئے تھے تو میری بیوی نے میرے ہاتھوں پر زعفران سے ملی ہوئی خوشبو کا لیپ کیا، میں صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے سلام کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ❶ جواب نہ دیا اور فرمایا جا اور اس کو اپنے بدن سے دھو ڈال۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس نہ۔ ظاہراً۔ خفگی بسبب نہ معلوم ہونے عذر کے تھی۔

٤٤٤٣ - (٢٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِیْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِیْبُ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِیْحُهٗ۔ (روه الترمذی والنسائی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٧٨٧ والنسائی الحدیث رقم ٥١١٧ واحمد فی المسند ٢/ ٥٤١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرد کی خوشبو وہ ہے کہ جس کی بو ظاہر ہو اور اس کی رنگت پوشیدہ ہو ❶ اور عورت کی خوشبو وہ ہے کہ جس کی رنگت ظاہر ❷ ہو اور اس کی بو پوشیدہ ہو۔'' (ترمذی، نسائی)

حکم الحدیث: شواہد کی بنا پر حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور پوشیدہ ہو رنگ اس کا مانند عنبر اور عطر وغیرہ کی۔ ❷ ظاہر۔ یعنی مانند مہندی اور زعفران وغیرہ کے۔

٤٤٤٤ - (٢٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ یَتَطَیَّبُ مِنْهَا۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٤١٦٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکہ کی ❶ خوشبو لگاتے تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سکہ۔ یہ ایک مرکب خوشبو کا نام ہے۔

٤٤٤٥ - (٢٧) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔ (رواه في شرح السنة) (البغوي في شرح السنة الحديث رقم ٣١٦٤)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر تیل استعمال کرتے تھے اور اپنی ڈاڑھی کو بہت ❶ کنگھی کرتے اور سر پر کپڑا بہت رکھتے تھے گویا وہ کپڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیل کا تھا۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی آئندہ روایت میں آپ نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا تو یہ دونوں احادیث مخالف نہیں ہیں کیونکہ کثرت کبھی صادق آتی ہے اس چیز پر کہ بحسب حاجت کے کرے (یہ بھی ذہن میں رہے کہ یہ حدیث سخت ضعیف ہے لہٰذا اس کے ضعف کو مدنظر رکھتے ہوئے ان میں تطبیق نہیں دینی چاہیے اور اس پر عمل کرنے سے بچنا چاہیے ویسے اگر ضرورت پڑنے پر کنگھی کی جائے تو ممانعت نہیں لیکن ہر وقت کنگھی پکڑے رکھنا بھی درست نہیں واللہ اعلم عبدالجبیر)

٤٤٤٦ - (٢٨) وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهٗ أَرْبَعُ غَدَائِرَ۔ (رواه احمد و ابوداؤد والترمذي و ابن ماجه) (ابوداؤد الحديث رقم ٤١٩١ والترمذي الحديث رقم ١٧٨١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٣١ واحمد في المسند ٦/ ٣٤١)

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہمارے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار گیسو ❶ تھے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چار گیسو تھے۔ آپ نے شاید بالوں کو گوندکر چوٹیاں کرلی ہوں گی راستہ کی گرد سے بچنے کے لئے، اس حدیث سے مرد کے لیے بوقت ضرورت چوٹی بنانے کا جواز نکلا۔

٤٤٤٧ - (٢٩) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا فَرَقْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ صَدَعْتُ فَرْقَهٗ عَنْ يَافُوْخِهٖ وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤١٨٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٣٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں میں مانگ نکالتی تو میں مانگ کو آپ کے تالو پر سے چیرتی اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کے بال دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑتی۔ ❶ (ابوداود)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور چھوڑتی میں۔ یعنی کرتی میں مانگ کو اس طرف کو کہ جو جانب پیشانی کی ہے دونوں آنکھوں کے درمیان اس طرح کے ہوتے کہ آدھے بال پیشانی کے دائیں اور آدھے اس کے بائیں۔

٤٤٤٨ - (٣٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا. (رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی) (ابو داؤد الحدیث رقم ٤١٥٩ والترمذی الحدیث رقم ١٨٥٦ و النسائی الحدیث رقم ٥٠٥٥ واحمد فی المسند ٤/ ٨٦)

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: ''کنگھی کرنے سے مگر یہ کہ ایک دن چھوڑ کر۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ نہی محمول ہے تنزیہ پر نہ کہ تحریم پر اور مراد نہی ہے زیادہ کے لئے تکلف کرنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ روزمرہ کنگھی کرنے کی نہی عورتوں سے مخصوص ہے کیونکہ عورتوں کو بناؤ سنگھار کرنا مکروہ نہیں' بعض نے کہا نہی سب کو شامل ہے' اصل بات یہ ہے کہ عورتوں کے لیے مردوں کی نسبت تخفیف ہے' بہر حال یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی۔

٤٤٤٩ - (٣١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَالِىْ اَرَاكَ شَعِثًا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ مَالِىْ لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اَنْ نَّحْتَفِىَ اَحْيَانًا۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٤١٦٠ واحمد فی المسند ٦/ ٢٢)

سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے فضالہ بن عبید سے کہا کہ میں تمہارے بال پراگندہ دیکھتا ہوں' یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بہت چین اور عیش کی باتوں سے منع کرتے ❶ اس شخص نے فضالہ کو کہا کیا وجہ ہے کہ میں تمہارے پاؤں میں جوتے نہیں دیکھتا' فضالہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم فرماتے تھے کہ کبھی کبھی ہم ننگے پاؤں ❷ پھرا کریں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع کرتے ہم کو چین وعیش کی باتوں سے اور بہت کنگھی کرنا بھی اس میں داخل ہے۔

❷ یعنی تواضع اور کسر نفسی اور ریاضت کے لیے اور قادر ہونے کے اس پر وقت اضطرار کے۔

٤٤٥٠ - (٣٢) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤/ ٣٩٤ الحدیث رقم ٤١٦٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے بال ہوں تو اسے چاہیے کہ انہیں اچھی طرح ❶ رکھے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اچھی طرح رکھے ان کو۔ امام مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ صحابی کبھی ایک دن میں دو بار تیل لگاتے تھے اور وہ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بالوں کی عزت کر۔

٤٤٥١ - (٣٣) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَبِهِ الشَّيْبُ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین وہ چیز کہ جس سے بڑھاپے کو بدلا جائے وہ مہندی

اَلْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ۔(رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٢٠٥ والترمذی الحدیث رقم ١٧٥٣ والنسائی الحدیث رقم ٥٠٧٧ واحمد فی المسند ٥/ ١٤٧)

اور وسمہ ہے۔" (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٤٤٥٢- (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَّامِ لَا یَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔(رواہ ابو داؤدو النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٢١٢ والنسائی الحدیث رقم ٥٢٧٥ واحمد فی المسند ١/ ٢٧٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا: "کہ آخری دور میں ایک قوم ہوگی جو سفید بالوں کو ایسی سیاہی سے خضاب کریں گے ❶ جیسے کبوتروں کے پوٹے ہوتے ہیں' وہ جنت کی بو نہیں پائیں گے۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بعض نے اس حدیث کی رو سے خضاب کو حرام کہا ہے' لیکن محققین علماء اس کو جائز کہتے ہیں خصوصاً حالت جہاد میں اور ان کی دلیل سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خضاب سیاہ خضاب ہے تمہاری عورتیں اس طرف رغبت کرتی ہیں اور دشمن کے دلوں میں تمہاری ہیبت ہوتی ہے اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث کہ عمدہ خضاب جس سے تم بدلتے ہو بڑھاپہ کو وہ مہندی اور وسمہ ہے اور ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بال نکالا جس پر مہندی اور وسمہ کا خضاب تھا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ضعیف ہے' ہاں مسلم کی گذشتہ حدیث جس میں ہے کہ آپ نے سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا سر اور ڈاڑھی گھاس کی طرح سفید دیکھ کر فرمایا کہ اس کے بالوں کو خضاب کرو' لیکن سیاہ مت کرنا تو اس میں وسمہ کے سوا دوسرے سیاہ خضاب کی ممانعت ہے' جیسے کہ گذرا ہے۔

٤٤٥٣- (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّةَ وَیُصَفِّرُ لِحْیَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ۔ (رواہ النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٢١٠ والنسائی الحدیث رقم ٥٢٤٣ واحمد فی المسند ٢/ ١١٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رنگے ہوئے چمڑا کے جوتے پہنتے تھے اور اپنی ڈاڑھی کو ورس اور زعفران ❶ سے رنگتے تھے اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسا ہی کرتے تھے۔ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور زرد رنگنے اور وسمہ کا خضاب ثابت ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ آپ کی سفیدی خضاب کے لائق نہیں ہوئی اور اس میں تطبیق اس طرح ہے کہ حنا یا زعفران آپ خضاب کی نیت سے نہیں لگاتے تھے بلکہ خوشبو کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتے تھے لوگوں نے اس کو خضاب سمجھا اور بعض نے کہا کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تو جس نے جیسا دیکھا ویسا ہی نقل کیا' بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ڈاڑھی کے بالوں میں خضاب کرتے تھے اور سر کے بالوں میں نہیں کرتے تھے تو یہ ڈاڑھی کے بالوں میں اثبات ہے اور سر کے

بالوں میں نفی ہے۔

٤٤٥٤- (٣٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ۔(رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٢١١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٢٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گذرا' اس نے مہندی کے ساتھ خضاب کیا تھا' آپ نے فرمایا یہ کیسا بہترین ہے' راوی نے کہا ایک اور شخص گذرا اس نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ خضاب کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ پہلے سے بہت اچھا ہے پھر ایک اور شخص گذرا' اس نے زردی کے ساتھ خضاب کیا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا یہ ان تمام سے بہت ❶ خوب ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ بہت خوب ہے' اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تمام خضابوں میں افضل زرد خضاب ہے۔

٤٤٥٥- (٣٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی الحديث رقم ١٧٥٢ واحمد فی المسند ٢/ ٤٩٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑھاپہ کو بدلو اور یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔'' ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خضاب سے (بدل ڈالو)۔

٤٤٥٦- (٣٨) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔ (النسائی الحديث رقم ٥٠٧٣)

نسائی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٤٥٧- (٣٩) وَالزُّبَيْرِ۔ (النسائی الحديث رقم ٥٠٧٤ واحمد فی المسند ١/ ١٦٥)

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤٤٥٨- (٤٠) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً۔(رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٢٠٢ والترمذی الحديث رقم ٤٢٠٢

عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفید بالوں کو نہ چنو ❶ اس لیے کہ بڑھاپا مسلمان کے لیے نورانیت کا سبب ہے جس کا ایک بال مسلمانی میں سفید ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کی وجہ سے اس سے ایک خطا کو دور کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس

والنسائی الحدیث رقم ٥٠٦٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٧٢١ واحمد فی المسند ٤/ ٢١٦)

کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سفید بالوں کو کھڑا رہنے دو ان کو نکالو نہیں اور خضاب سے منع نہ کیا اس لیے کہ خضاب سے وہ بال قائم رہتا ہے لیکن اس کا رنگ بدل جاتا ہے بعض نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جب زینت اور تکلف کی نیت نہ ہو تو یہ جائز ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اگر زینت اور تکلف کی نیت نہ ہو گی تو اکھاڑنے سے کیا فائدہ ہو گا۔

٤٤٥٩- (٤١) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه الترمذی والنسائی) (الترمذی الحدیث رقم ١٦٣٤ والنسائی الحدیث رقم ٣١٤٢ واحمد فی المسند ٤/ ٢٣٦)

سیدنا کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا۔" (ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٤٤٦٠- (٤٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ۔ (رواه الترمذی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤١٨٧ والترمذی الحدیث رقم ١٧٥٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٣٥ واحمد فی المسند ٦/ ١١٨)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن ❶ سے غسل کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جمہ کے اوپر ❷ اور وفرہ کے نیچے بال تھے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک برتن سے جو میرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان رکھا ہوتا تھا۔ ❷ جمہ کے اوپر نیچے وفرہ کے' جمہ وہ بال جو کاندھوں تک ہوں اور وفرہ وہ جو کانوں کے لو تک ہوں اور جو دونوں کانوں اور کاندھوں تک رکھ سکتا ہے اور کاندھوں سے زیادہ لٹکانا مکروہ ہے اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

٤٤٦١- (٤٣) وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ نِ الْاَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ وَاِسْبَالُ اِزَارِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ جُمَّتَهُ اِلٰى اُذُنَيْهِ وَرَفَعَ اِزَارَهُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث

سیدنا ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی ہیں' انہوں نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خریم اسدی اچھا شخص ہے اگر اس کے بال اور اس کی چادر لمبے نہ ہوں ❶ خریم کو جب خبر پہنچی تو اس نے چھری لے کر اپنے بال کانوں تک اور اپنی چادر کو آدھی پنڈلی تک کاٹ دیا۔" (ابوداؤد)

رقم ٤٠٨٩ واحمد فی المسند ٤/ ١٨٠)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ زیادہ لمبے بال رکھنے سے ایک تو عورت کی مشابہت ہوتی ہے اور دوسرا ان کے دھونے اور کنگھی کرنے میں وقت ہوتی ہے اس لیے آپ نے لمبے بالوں کو مکروہ جانا۔

٤٤٦٢- (٤٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ ذَوَابَةٌ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ لَا اَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَاْخُذُهَا۔ (رواه ابو داؤد)

(ابو داؤد الحديث رقم ٤١٩٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے گیسو تھے تو میری والدہ نے کہا کہ میں تیرے بال نہیں کاٹوں گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھینچتے ❶ اور پکڑتے تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پیار سے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لمبے بالوں کو مکروہ جاننا معلوم نہ ہوگا اس لیے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بالوں کو نہ کٹواتیں۔

٤٤٦٣- (٤٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرَاخٌ فَقَالَ اُدْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوْسَنَا۔ (رواه ابو داؤد و النسائی) (ابو داؤد الحديث رقم ٤١٩٢ والنسائی الحديث رقم ٥٢٢٧ واحمد فی المسند ١/ ٢٠٤)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد جعفر طیار کو تین دن تک مہلت دی پھر آپ ان کے پاس آئے اور فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا' پھر فرمایا میرے پاس میرے بھتیجوں کو بلالاؤ تو ہم لائے گئے گویا کہ ہم چوزے تھے' پھر آپ نے فرمایا نائی کو بلاؤ تو آپ نے اس کو ہمارے سر مونڈھنے کا حکم دیا' تو اس نے ہمارے سر مونڈے۔ ❶ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سر منڈانا جائز ہے عذر کے ساتھ' دوسری حدیث میں ہے کہ ان کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے اور یہ جو فرمایا مہلت دے اولاد جعفر کو یعنی سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچنے کے بعد۔

٤٤٦٤- (٤٦) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُنْهِكِيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰى لِلْمَرْاَةِ وَاَحَبُّ اِلَى الْبَعْلِ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَرَاوِيْهِ مَجْهُوْلٌ۔ (ابو داؤد الحديث رقم ٥٢٧١)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت مدینہ میں ختنے کرتی تھی ❶ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو چمڑا کاٹنے میں مبالغہ نہ کرنا' یہ عورت کو بہت لذت دیتا ہے اور خاوند اس کو بہت پسند کرتا ہے۔'' (ابوداؤد) کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی مجہول ہیں۔

حکم الحدیث: شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ختنہ کے وجوب میں علماء کو اختلاف ہے تو امام یحییٰ رحمہ اللہ نے عترت اور شافعی رحمہ اللہ اور بہت سے علماء سے ختنہ کا وجوب مرد و عورت دونوں کے حق میں روایت کیا ہے اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور مرتضیٰ کے نزدیک دونوں کے حق میں سنت ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اور یہی قول ہے بہت سے علماء کا اور امام یحییٰ و ناصر نے کہا ختنہ واجب ہے مردوں کے حق میں نہ کہ عورتوں کے لیے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے نیل میں سنیت کے قول کو دونوں کے حق میں ترجیح دی ہے واللہ اعلم (یعنی عورت اور مرد دونوں کا ختنہ کرنا سنت ہے)

٤٤٦٥ - (٤٧) وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَاْسَ وَلٰكِنِّي اَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ رِيْحَهُ۔ (رواه ابو داؤد و النسائی) (ابو داؤد الحديث رقم ٤١٦٤ والنسائی الحديث رقم ٥٠٩٠ واحمد فی المسند ٦/ ٢١٠)

کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک عورت نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کا خضاب ❶ کرنے کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میں اس کو ناخوش رکھتی ہوں (کیونکہ) میرے دوست ❷ اس کی بو کو ناپسند کرتے ہیں۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سر میں' ظاہر یہ کہ مکرو رکھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہندی کو۔ ❷ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

٤٤٦٦ - (٤٨) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِي فَقَالَ لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤١٦٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے کہا اے اللہ کے نبی! میری بیعت لے لیں' آپ نے فرمایا میں تیری بیعت نہیں ❶ لوں گا یہاں تک کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کے رنگ کو بدل ڈالے' گویا کہ تیرے دونوں ہاتھ درندے کے ہاتھ ہیں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زبان کے ساتھ' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو ہاتھوں میں مہندی لگانا ضروری ہے' تا کہ مردوں کے ساتھ مشابہت لازم نہ آئے اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

٤٤٦٧ - (٤٩) وَعَنْهَا قَالَتْ اَوْمَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ۔ (رواه ابو داؤد والنسائی) (ابو داؤد الحديث رقم ٤١٦٦، النسائی الحديث رقم ٥٠٨٩ واحمد فی المسند ٦/٢٦٢)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں ایک خط تھا تو ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا' اس عورت نے کہا بلکہ عورت کا ہاتھ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو عورت ہوتی ❷ البتہ مہندی کے ساتھ اپنے ناخنوں کا رنگ بدل ڈالتی۔'' (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کے ہاتھ سے وہ خط نہ لیا۔ ❷ اگر ہوتی تو عورت۔ یعنی رعایت کرنے والی عورتوں کی علامات کی اُس حدیث سے عورتوں کو مہندی لگانے کی اور زیادہ تاکید ثابت ہوئی۔

٤٤٦٨ - (٥٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَآءٍ۔ (رواه ابو داؤد)

(ابوداؤد الحديث رقم ٤١٧٠ واحمد في المسند ١/ ٢٥١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا لعنت کی گئی بالوں کو ملانے والی اور ملوانے والی اور بال چننے والی اور چنوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی بغیر بیماری کے۔ (ابوداؤد)

٤٤٦٩ - (٥١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ۔ (رواه ابو داؤد)

(ابوداؤد الحديث رقم ٤١٧٠ واحمد في المسند ١/ ٢٥١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت ❶ کی جو عورت جیسا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد جیسا لباس پہنے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لعنت۔ یہ حدیث اور اس سے پہلی حدیث کا ایک ہی مضمون ہے اور اس پر بھی فائدہ گذر چکا ہے۔

٤٤٧٠ - (٥٢) وَعَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ اِنَّ امْرَاَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَآءِ۔ (رواه ابو داؤد)

(ابوداؤد الحديث رقم ٤٠٩٩)

سیدہ ابی ملیکہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ ایک عورت مردوں کے جیسی جوتی پہنتی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت ❶ کی کہ جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں عورت کو مرد کی مشابہت سے جو روکا ہے تو وہ لباس اور کلام وغیرہ میں مشابہت سے روکا ہے ورنہ علم اور عقل میں عورتوں کو مردوں کے ساتھ مشابہت مذموم نہیں ہے اور ثابت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عقل مردوں کی طرح تھی اور ام الدرداء تابعیہ رحمۃ اللہ علیہا جو اپنے دور میں فقیہ تھیں وہ تشہد میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں۔

٤٤٧١ - (٥٣) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِاِنْسَانٍ مِّنْ اَهْلِهٖ فَاطِمَةَ وَ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مَسْحًا اَوْ سِتْرًا

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے جاتے تو سب سے آخر میں ❶ اپنے گھر والوں سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے اور جب سفر سے واپس ❷ آتے تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے ایک سفر سے

عَلٰی بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ قُلْبَیْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ یَدْخُلْ فَظَنَّتْ اَنَّمَا مَنَعَهٗ اَنْ یَّدْخُلَ مَارَاٰی فَهَتَکَتِ السِّتْرَ وَفَکَّتِ الْقُلْبَیْنِ عَنِ الصَّبِیَّیْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْکِیَانِ فَاَخَذَهٗ مِنْهُمَا فَقَالَ یَاثَوْبَانُ اِذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰی اٰلِ فُلَانٍ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِیْ اَکْرَهُ اَنْ یَّاْکُلُوْا طَیِّبَاتِهِمْ فِیْ حَیَاتِهِمُ الدُّنْیَا یَاثَوْبَانُ اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِّنْ عَصْبٍ وَّسِوَارَیْنِ مِنْ عَاجٍ۔ (رواه احمد وابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۴۲۱۳ واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۵)

آپ واپس تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ پر پردہ یا ٹاٹ لٹکایا ہوا تھا ❸ اور سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے کنگن ❹ پہنائے ہوئے تھے' تو آپ ان کے گھر میں داخل نہ ہوئے ❺ سیدہ نے خیال کیا کہ آپ پردہ کی وجہ سے ان کے گھر میں ❻ داخل نہیں ہوئے تو انہوں نے پردہ پھاڑ ڈالا اور حسنین کے ہاتھوں سے کڑے اتار کر توڑ ڈالے تو وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے ہوئے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے کڑے لے لیے اور فرمایا اے ثوبان! اس زیور کو فلاں آل کے پاس لے جاؤ ❼ اس لیے کہ میرے اہل میں ہیں' میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ اپنی لذتیں دنیاوی زندگی میں کھالیں' اے ثوبان! فاطمہ کے لیے عصب ❽ کا ایک ہار اور ہاتھی کے دانت کے دو کڑے ❾ خرید کر لا۔ (احمد' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سب کو رخصت کر کے اور سب سے فارغ ہو کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور جو کچھ کہنا ہوتا ان سے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنا ہوتی ان کو کرتے اور رخصت ہو جاتے۔ ❷ یعنی جب سفر سے لوٹتے تو بھی سب سے پہلے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے۔ ❸ لٹکایا تھا۔ یعنی زینت کے لئے اس لیے کہ اگر پردے کے لئے لٹکایا گیا ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار نہ ہوتا۔
❹ دو کڑے چاندی کے یعنی ہر ایک صاحبزادے کو ایک ایک کڑا پہنایا تھا یا دو دو۔ ❺ اور نہ داخل ہوئے۔ یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں۔
❻ کہ دیکھا یعنی لٹکانا پردے کا اور پہنانا کڑوں کا سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو۔ ❼ یعنی اپنے قرابتوں کا نام لیا جو محتاج تھے۔
❽ ایک ہار عصب کا' عصب ایک دریائی جانور کا دانت ہوتا ہے اس کا ہار بناتے ہیں۔
❾ دو کڑے ہاتھی کے دانت کے یعنی دونوں صاحبزادوں کے لئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردوں پر چاندی کا پہننا حرام نہیں ہے اس لئے کہ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے حسنین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے کڑے پہنائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کی وجہ تو یہ تھی کہ میرے اہل بیت کو دنیا میں ان لذائذ میں پڑنا مناسب نہیں' ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا جب تک نص سے یا اجماع سے چاندی پہننے کی حرمت مردوں کے لئے ثابت نہ ہو اس وقت تک مردوں کے لئے اس کے حرام کہنے میں ہمارے دل میں کھٹکا ہے۔

۴۴۷۲ - (۵۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِکْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ یَجْلُوا الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَهٗ مُکْحَلَةٌ یَکْتَحِلُ بِهَا کُلَّ لَیْلَةٍ ثَلَاثَةً فِیْ هٰذِهٖ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(آنکھوں میں) اصفہانی سرمہ ڈالو کیونکہ وہ نظر کو تیز کرتا اور بالوں کو اگاتا ہے ❶ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ہر رات تین' تین

وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ۔ (رواه الترمذی) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٠٦١ والترمذی الحديث رقم ١٧٥٣ ٨/ ١٤٩ الحديث رقم ٥١١٣ واحمد في المسند ١/ ٢٣١)

(سلائیاں) مرتبہ دونوں آنکھوں میں سرمہ ڈالتے تھے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

٤٤٧٣- (٥٥) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الدُّوْدُ وَالسُّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَاِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشَرَةَ وَيَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی الحديث رقم ٢٠٤٨)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے اصفہانی سرمہ ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ ڈالتے تھے' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین چیز کہ تم اس کے ساتھ دوا حاصل کرو یہ چار چیزیں ہیں' لدود' ❶ سعوط' حجامت اور جلاب لینا ہے اور بہترین چیز کہ سرمہ لگاؤ تم اس کے ساتھ تو وہ اصفہانی سرمہ ہے وہ بینائی کو روشن کرتا ہے' بالوں کو اگاتا ہے اور بہترین وہ دن کہ جس میں تم سینگی لگواؤ سترہ ❷ انیس اور اکیس کے دن ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہیں گزرے وہ کسی جماعت پر فرشتوں سے مگر کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لازم ہے تم کو بھری ہوئی سینگی کھچوانی (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لدود اور سعود اور حجامت اور جلاب' یعنی جلاب لدود وہ دوا ٹپکائے جانے میں باچھ کی طرف سے اور سعوط وہ دوا جو ناک میں ڈالی جائے اور حجامت پچھنی لگا کر سینگی کھچوانا اور مشی دواء مسہل۔ ❷ سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں ان دنوں میں خون اداتمام رطوبتیں اعتدال پر ہوتی ہیں اس لئے ان دنوں میں خون نکلوانا ہے۔ طبرانی نے سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ جس نے پچھنے لگائے منگل کے دن سترتاریخ کو تو وہ اس کے لئے دوا ہوں گی سال بھر تک۔ ابوداؤد نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ جس نے پچھنی لگائی سترھویں یا انیسویں یا اکیسویں کو تو وہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفا ہوں گی۔

٤٤٧٤- (٥٦) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَآءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ۔ (رواه الترمذی و ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٠٠٩ والترمذی الحديث رقم ٢٨٠٢ وابن ماجه

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ❶ پھر مردوں کو تہ بند کے ساتھ داخل ہونے سے رخصت دیدی۔ (ترمذی' ابوداؤد)

الحدیث رقم ۳۷۴۹ واحمد فی المسند ۶/ ۱۳۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور مکروہ ہے مرد کو یہ کہ دے اجرت حمام کی' اس لئے کہ وہ مددگار اس کا مکروہ پر ہوگا اور نبی ﷺ کا حمام میں جانا بعض فقہ کی کتب میں لکھا ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور جو حدیث اس سلسلہ میں منسوب ہے وہ موضوع ہے اور صحیح یہ ہے کہ آپ ہرگز حمام میں نہیں گئے بلکہ آپ نے حمام کو دیکھا بھی نہیں اور مکہ معظمہ میں جو حمام النبی مشہور ہے شاید کہ جس جگہ نبی ﷺ نے ایک بار غسل کیا ہو اور وہاں حمام بنا دیا گیا ہو اور احتمال ہے کہ نام اس کا حمام النبی اس وجہ سے زبان زد ہوا ہو کہ آپ ﷺ کی پیدائش کی جگہ کی جانب اور نواحی اس جگہ کے واقعہ ہے' واللہ اعلم لیکن ذکر حمام کا احادیث میں واقع ہوا ہے جیسے کہ مذکور ہوا۔

۴۴۷۵ - (۵۷) وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰی عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ اَیْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِیْ تَدْخُلُ نِسَآئُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰی قَالَتْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِیَابَهَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ رَبِّهَا، وَفِیْ رِوَایَةٍ غَیْرِ بَیْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِیْهِمَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (رواه الترمذی وابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۰۱۰ والترمذی الحدیث رقم ۲۸۰۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۵۱ والدارمی الحدیث رقم ۲۶۵۱ واحمد فی المسند ۶/ ۲۱۷)

سیدنا ابو ملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اہل حمص ❶ سے کچھ عورتیں آئیں تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم کہاں کی ہو؟ ان عورتوں نے کہا کہ شام کی' ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ شاید تم اس بستی سے آئی ہو کہ جس کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں انہوں نے کہا ہاں' ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کوئی عورت اپنے کپڑے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں نہیں اتارتی' مگر یہ کہ وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان والے پردہ کو پھاڑ دیتی ہے ❷ ایک روایت میں ہے کہ خاوند کے گھر کے علاوہ مگر اس نے وہ پردہ پھاڑ ڈالا جو اس کے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے درمیان ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حمص نام ہے ایک شہر کا ملک شام میں ❷ مگر یہ کہ پھاڑا' اس لئے کہ عورت حکم کی گئی ہے ساتھ پردہ کرنے کے اور محافظت کے اس سے کہ دیکھے اس کو اجنبی یہاں تک کہ نہیں لائق اس کے لیے کہ کھولے ستر اپنا خلوت میں بھی مگر نزدیک خاوند اپنے کے اور جس وقت کہ کھولے اعضاء اپنے حمام میں بغیر ضرورت کے تو اس نے وہ پردہ پھاڑا جس کا اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم کیا تھا۔ طیبی رحمہ اللہ نے کہا یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے لباس تا کہ ڈھانپے اس کے ساتھ اپنا پردہ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے' پھر اگر نہ ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور کھول دیا پردہ اپنا تو گویا اس نے اس عہد کو اٹھا دیا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس لباس کو اتارا تھا۔

۴۴۷۶ - (۵۸) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِیْهَا بُیُوْتًا یُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے عجم کی فتح کی جائے گی اور تم اس میں کچھ گھر پاؤ گے' ان کو حمام کہا جائے گا ان میں مرد تہبند کے بغیر

فَلَايَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْهَا النِّسَآءَ اِلَّا مَرِيْضَةً اَوْنُفَسَآءَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٠١١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٤٨)

داخل نہ ہوں اور ان میں عورتوں کو داخل ہونے سے روکو مگر جو بیمار ❶ یا نفاس والی ہو۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر جو بیمار یا نفاس والی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے ساتھ عورت کو حمام میں جانا جائز ہے اور بلاعذر جائز نہیں۔

٤٤٧٧ - (٥٩) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔ (رواه الترمذى و النسائى) (الترمذى الحديث رقم ٢٨٠١ والنسائى الحديث رقم ٤٠١ واحمد فى المسند ٣/ ٣٣٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ حمام میں بغیر تہبند کے داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنی عورت کو حمام میں نہ بھیجے ❶ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اس دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پیش کی جاتی ہو۔'' (ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنی بیوی کو حمام میں جانے کی اجازت نہ دے اور اسی کے حکم میں ماں' بیٹی اور بہن وغیرہ ہیں جو اس کے زیر دست ہیں اور مکروہ ہے مرد کو یہ کہ دے ان کو اجرت حمام کی کیونکہ یہ گناہ کے کام پر اعانت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٤٧٨ - (٦٠) عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهِ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٨٩٥ ومسلم الحديث رقم (١٠ - ٢٣٤١) والنسائى الحديث رقم ٥٠٨٦ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٢٩)

سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور کہا کہ آپ نے خضاب نہیں لگایا۔ ❶ ایک روایت میں ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسمہ سے خضاب کیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صرف مہندی کے ساتھ خضاب کیا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان بن عبداللہ

بن موہب رضی اللہ عنہ کی آئندہ احادیث سے آپ کا خضاب کرنا ثابت ہوتا ہے سو ان کی تطبیق گزر چکی۔

٤٤٧٩ - (٦١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى يَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبَغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبَغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ۔(رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٠٦٤ والنسائي الحديث رقم ٥٠٨٥)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی داڑھی زردی کے ساتھ رنگتے تھے ❶ یہاں تک کہ کپڑے زردی سے بھر جاتے' تو ان سے کہا گیا کہ زردی کے ساتھ کیوں رنگتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کو اس سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی اور آپ اپنے کپڑے یہاں تک کہ پگڑی بھی اس سے رنگتے تھے۔(ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ڈاڑھی' اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام خضابوں میں افضل زرد خضاب ہے اس کے بعد حنا اور وسمہ دونوں کا اس کے بعد صرف حنا کا۔

٤٤٨٠ - (٦٢) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا۔(رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٥٨٩٧)

سیدنا عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے ایک بال نکالا (ہمیں دکھایا) جو رنگین تھا۔(بخاری)

٤٤٨١ - (٦٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَآءِ فَاَمَرَبِهٖ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَانَقْتُلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ۔(رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٢٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مخنث جس نے اپنے ہاتھ' پاؤں مہندی کے ساتھ رنگے ہوئے تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا کیا حال ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت ❶ کرتا ہے تو آپ نے اس کے نکال دینے کا حکم دیا تو وہ نقیع کی طرف نکالا گیا' کہا گیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس کو قتل ❷ نہ کر دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نمازیوں کے قتل کرنے سے منع کیا گیا ہوں۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنی ہر ایک بات میں ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگر نماز نہ پڑھے تو اس کو قتل کرنا واجب ہے۔

٤٤٨٢ - (٦٤) وَعَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّافَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ اَهْلُ

سیدنا ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو مکہ والوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

مَكَّةَ يَاْتُوْنَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُؤُوْسَهُمْ فَجِيْءَ بِيْ اِلَيْهِ وَاَنَا مَخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِيْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ۔(رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤١٨١ واحمد في المسند ٤/ ٣٢)

اپنے لڑکوں کو لانا شروع کیا تو آپ ان کے لیے برکت کی دعا مانگتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تو میں بھی آپ کے پاس لایا گیا اور میں خلوق ❶ کے ساتھ آلودہ تھا تو آپ نے مجھے خلوق کی آلودگی کی وجہ سے ہاتھ نہ لگایا۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ ایک خوشبو ہے جو زعفران وغیرہ سے مرکب ہوتی ہے۔

٤٤٨٣- (٦٥) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا قَالَ فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَّنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا (رواه مالك) (الموطا الحديث رقم ٦ من كتاب الشعر)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے بال کاندھوں تک ہیں، کیا میں ان میں کنگھی کرلوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ان کی تعظیم کر۔ راوی نے کہا کہ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بالوں کو اکثر تیل لگاتے تھے ایک دن میں دو بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اور تعظیم کر ❶ فرمانے کی وجہ سے۔(مالک)

حکم الحدیث: یہ مرسل روایت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور تعظیم کر ان کی یعنی ساتھ تیل لگانے وغیرہ کے نامحمود ہونا مبالغہ کا بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے کے بسبب انہماک تزین اور تکلف کے ہے لیکن بملاحظہ امر اور اہتمام کے ساتھ بجا آوری حکم کے محمود ہوا جیسے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا ان گیسوؤں کو لمبا کرنا، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پکڑ کر کھینچتے تھے۔

٤٤٨٤- (٦٦) وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِيْ اُخْتِي الْمُغِيْرَةِ قَالَتْ وَاَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَاْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ اَحْلِقُوْا هٰذَيْنِ اَوْ قُصُّوْهُمَا فَاِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُوْدِ۔(رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤١٩٧)

سیدنا حجاج بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو مجھے بہن مغیرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ تو اس دن لڑکا تھا اور تیرے دو گیسو گندھے ہوئے تھے یا کہا قصتان ❶ تھے سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور تیرے لیے برکت کی دعا کی اور فرمایا ان دونوں کو منڈوا ڈالو یا ان دونوں کو کتروا ڈالو اس لیے کہ بے شک یہ ہیئت (شکل) یہود کی ہے۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قصتان، قصہ کہتے ہیں ان بالوں کو جو سر کے آگے کی جانب ہوتے ہیں۔

٤٤٨٥- (٦٧) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا (رواه النسائي) (الترمذي الحديث رقم ٩١٤ والنسائي

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔ ❶ (نسائی)

الحدیث رقم ٥٠٤٩)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عورت کے سر کے بال بمنزلہ داڑھی کے ہیں مرد کے لیے پس مرد کو ڈاڑھی اور عورت کو سر منڈانا حرام ہے۔

٤٤٨٦ - (٦٨) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِإِصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلِحْيَتِهِ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِّنْ أَنْ يَّأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ۔(رواه مالك)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی پراگندہ سر اور ڈاڑھی کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ ❶ سے اس کو بالوں کے سنوارنے کا حکم دیا تو اس نے بالوں کو سنوارا پھر وہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی اس حال میں آئے کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہوں گویا کہ وہ شیطان ہے۔(مالک)

(الموطا الحدیث رقم ٧ من کتاب الشعر)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اس کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے ساتھ سنوارنے بالوں اس کے کے یعنی اشارہ کیا کہ مسجد سے باہر جا اور سر اور داڑھی کے بالوں کو درست کر کے آ یا یہ مطلب کہ دست مبارک اپنے سے داڑھی اور سر مبارک کی طرف اس طرح اشارہ کیا کہ اس سے سمجھا جاتا تھا کہ نبی ﷺ نے اس کو حکم دیا ساتھ سنوارنے بالوں اور داڑھی کے۔

٤٤٨٧ - (٦٩) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُّحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُّحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُّحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوْا أَفْنِيَتَكُمْ۔(رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٧٩٩)

ابن مسیب تابعی ؒ سے روایت ہے سنے گئے وہ کہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے وہ نظیف ہے نظافت (صاف ستھرا رہنے) کو پسند کرتا ہے کریم ہے کرم کو پسند کرتا ہے بخشش والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے (راوی کہتا ہے) میرا خیال ہے ❶ کہا کہ اپنے صحنوں کو صاف رکھو ❷ اور یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ راوی نے کہا کہ پھر میں نے یہ قول مہاجر بن مسمار تابعی سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے عامر بن سعد تابعی نے حدیث بیان کی اس نے اپنے باپ سے اس نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کیا۔ مہاجر نے کہا اپنے گھروں کے صحن صاف ستھرے رکھو۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گمان کرتا ہوں' یہ ابن مسیب کے شاگرد کا قول ہے۔ ❷ ستھرے رکھو صحن اپنے گھروں کے' ہمارے دور میں لوگوں کو صفائی کا بڑا خیال ہے اور حقیقت میں صفائی عمدہ بات ہے لیکن ہمارے آقا ہمارے سردار نے پہلے ہی سے فرما دیا ہوا ہے کہ صفائی کا زیادہ خیال رکھو اور یہ اس لئے فرمایا کہ آب و ہوا کی اصلاح ہوتی رہے۔

٤٤٨٨- (٧٠) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ كَانَ اِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَ اَوَّلَ النَّاسِ اِخْتَتَنَ وَ اَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَ اَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا۔(رواه مالك) (الموطا الحديث رقم ٤ من كتاب صفة النبى ﷺ)

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ اس نے سعید بن میّب سے سنا وہ کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام رحمٰن کے دوست پہلے ❶ آدمی ہیں کہ جنہوں نے مہمان کی مہمان نوازی کی اور پہلے آدمی ہیں جنہوں نے ختنہ کیا اور پہلے آدمی ہیں جنہوں نے اپنی لبیں (مونچھیں) کاٹیں اور آپ لوگوں میں سے پہلے وہ شخص ہیں کہ جنہوں نے بڑھاپا دیکھا تو کہا اے میرے پروردگار یہ کیا ہے؟ پروردگار بزرگ و برتر نے فرمایا کہ اے ابراہیم! یہ قار ❷ ہے' ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب! میرے وقار کو زیادہ کر۔ (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مہمانی کی رسم شروع کرنے والے ہیں۔ ❷ یہ وقار ہے یعنی یہ بڑھاپا باعث حلم و وقار کا ہے کہ لہو و لعب اور ارتکاب معاصی سے باز رکھتا ہے اور امام سیوطی رحمہ اللہ نے مؤطا کے حاشیہ میں ذکر کیا کہ اس کے علاوہ دوسری چیزیں جو پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوئیں' وہ یہ ہیں ناخن لینا' مانگ نکالنا' استرا لینا' پائجامہ پہننا' مہندی اور وسمہ کے ساتھ خضاب کرنا' خطبہ پڑھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' لڑائی میں لشکروں کا مرتب کرنا اور پھر لشکر کو پانچ ٹکڑوں پر تقسیم کرنا یعنی میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور ساقہ اور قلب پر اور معانقہ کرنا لوگوں سے اور ثرید تیار کرنا۔ (اھ مرقاۃ)

بَابُ التَّصَاوِيْرِ

تصاویر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٤٨٩- (١) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيْرُ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٩٤٩ ومسلم الحديث رقم (٨٣- ٢١٠٦) وابوداؤد الحديث رقم ٤١٥٣ والترمذى الحديث رقم ٢٨٠٤

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جس میں تصاویر ہوں۔ (بخاری' مسلم)

والنسائی الحدیث رقم ٥٣٤٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٤٩ واحمد فی المسند ٤/ ٢٩)

٤٤٩٠ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٨٢ـ ٢١٠٥) وابوداؤد الحدیث رقم ٤١٥٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن غمگین حالت میں صبح کی اور کہا جبرائیل علیہ السلام نے آج کی رات مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ مجھے ملے نہیں اللہ کی قسم! انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی' اچانک آپ کے دل میں کتے کے اس بچہ کا خیال آیا جو کہ خیمہ کے نیچے تھا' آپ نے اس کتے کے بچے کے نکالنے کا حکم دیا' وہ نکالا گیا' پھر آپ نے اپنے ہاتھ میں پانی لیا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ پر چھڑکا پھر جب شام ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ آپ نے گزشتہ رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا' انہوں نے کہا کہ ہاں (وعدہ کیا تھا) لیکن ہم اس گھر میں داخل ❶ نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو' تو اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کی تو کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا' یہاں تک کہ چھوٹے باغ کے کتے کو قتل کر دیا جاتا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا جاتا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں مراد وہ کتا ہے جو کھیت یا جانوروں کے ریوڑ کی حفاظت یا شکار کے لئے نہ ہو کیونکہ اس قسم کے کتے پالنے درست ہیں اور یہ فرشتوں کے آنے سے مانع نہیں ہیں اسی طرح وہ تصاویر بھی مانع نہ ہوں گی جن کی ذلت کی جائے جیسے بچھونے پر بنی جیون کہ لوگ اس کو روندیں یا تکیہ پر اور باب کے فصل اول کی پانچویں حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔ (لیکن ہمارے ہاں مروجہ تصویری کمبل' بیڈشیٹس اور پردے وغیرہ خوبصورتی کے لیے استعمال میں لائے جاتے ہیں لہٰذا یہ حرام ہیں)

٤٤٩١ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٩٥٢ وابوداؤد الحدیث رقم ٤١٥١ واحمد فی المسند ٦/ ٢٣٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کسی چیز کو جس میں تصاویر ❶ ہوں نہیں چھوڑتے تھے مگر یہ کہ اس کو توڑ ڈالتے تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ تصاویر یہ معنی ہیں تصالیب کے جو جمع ہے تصلیب کی بمعنی بنانے صورت صلیب کے یعنی سولی کے جس کو نصاریٰ

پوچھتے ہیں بگمان اس کے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نے سولی پر کھینچا تھا اور اس کی شکل مثلث ہوتی ہے اسی طرح اور بیان تصالیب سے مطلق تصاویر مراد ہیں۔

٤٤٩٢ - (٤) وَعَنْهَا اَنَّهَا اِشْتَرَتْ نَمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا بَالُ هٰذِهِ النَّمْرُقَهِ قَالَتْ قُلْتُ اِشْتَرَيْتُهَالَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوْرَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٩٦١ ومسلم الحديث رقم (٩٦۔ ٢١٠٧) واحمد فى المسند ٦/ ٢٤٦)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصاویر تھیں تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو دروازہ پر ہی ٹھہرے رہے اور گھر میں داخل نہ ہوئے تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے آپ کے چہرۂ مبارک پر ناخوشی کو محسوس کیا' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹتی ہوں' میں نے کونسا گناہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تکیہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے خریدا ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صورت (تصویر) بنانے والے قیامت کے دن عذاب کیے جائیں گے اور کہا جائے گا جو چیز تم نے بنائی تھی اس کو زندہ کرو (یعنی اس میں روح ڈالو) اور فرمایا کہ تحقیق جس گھر میں صورت (تصویر) ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ❶ ہوتے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ علماء نے کہا ہے کہ جاندار کی تصاویر بنانا اور اس کا گھر میں رکھنا سخت حرام ہے اگرچہ یہ تصاویر کپڑے میں ہوں یا دیوار پر یا روپیہ وغیرہ میں اور جو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں تو وہ انہیں احادیث سے منسوخ ہے جو تصویر کی ممانعت میں آئی ہیں اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ان میں سے بچوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں ان کی اجازت ہے۔

٤٤٩٣ - (٥) وَعَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَّهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نَمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِى الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهَا۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢٤٧٩ ومسلم الحديث رقم (٩٤۔ ٢١٠٧) والنسائى الحديث رقم ٥٣٥٥ واحمد فى المسند ٦/ ١٠٣)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے شہ نشین پر پردہ ڈالا جس میں تصاویر تھیں تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھاڑ ڈالا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے دو تکیے بنا لیے وہ دونوں گھر میں ان پر تکیہ لگا کر بیٹھے تھے۔ (بخاری' مسلم)

٤٤٩٤ - (٦) وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ غَزَاةً فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تشریف لے گئے' میں نے ایک کپڑا لے کر اس سے دروازہ کا پردہ بنا لیا تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور

لَمْ يَأْمُرْنَا اَنْ نَّكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٩٥٤ ومسلم الحديث رقم (٩٢۔ ٢١٠٧) وابوداؤد الحديث رقم ٤١٥٣)

انہوں نے دروازہ پر پردہ لٹکا ہوا دیکھا تو اس کو کھینچ کر پھاڑ ❶ ڈالا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پتھر اور مٹی کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں کیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا' باب کی احادیث سے نقشی تصویر کی بھی حرمت نکلتی ہے اور جنہوں نے نقشی تصویر کو جائز رکھا ہے انہوں نے کہا یہ فعل آپ کا حرمت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس وجہ سے کہ آپ نے نبوت کے خاندان میں زیب اور زینت اور آراستگی بری جانی تھی اور اسی لئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے لوٹ گئے اور فرمایا تم آل محمد ہو تم کو دنیا کی طمطراق زیبا نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر تصویر تکیہ پر یا بچھونے پر ہو تو قباحت نہیں (لیکن وہ بھی بصورتی یا کسی اور مقصد کے لیے نہ ہو)۔

٤٤٩٥ - (٧) وَعَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٤٩٥٤ ومسلم الحديث رقم (٩٢۔ ٢١٠٧) والنسائی الحديث رقم ٥٣٥٦ واحمد فی المسند ٦/ ٣٦)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا بہت سخت لوگوں میں قیامت کے دن وہ لوگ ہوں گے عذاب کے اعتبار سے جو اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

٤٤٩٦ - (٨) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِىْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِيْرَةً۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٩٥٣ ومسلم الحديث رقم ١٠١-٢١١١ واحمد فی المسند ٢/ ٢٣٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو انہیں چاہیے کہ وہ ایک چیونٹی یا ایک دانہ ❶ یا ایک جو پیدا کریں۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ❶ ایک دانہ یا ایک جو یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں حالانکہ یہ ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف' یہ تو ذرہ یا جو برابر بھی بے جان حقیر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے۔

٤٤٩٧ - (٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٩٥٠ ومسلم الحديث رقم (٩٨۔ ٢١٠٩) والنسائی الحديث رقم ٥٣٦٤ واحمد فی المسند ١/ ٤٢٦)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سخت تر لوگوں کے ازروئے عذاب کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مصور ہیں۔ (بخاری، مسلم)

٤٤٩٨ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یُجْعَلُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ صَوَّرَھَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُہٗ فِیْ جَھَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ کُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِیْہِ۔ (متفق علیہ)

(البخاری الحدیث رقم ۲۲۲۵ ومسلم الحدیث رقم (۹۹۔ ۲۱۱۰) واحمد فی المسند ۱/ ۳۰۸)

اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر تصویر بنانے (کھینچنے) والا دوزخ کی آگ میں ہے ہر اس تصویر کے بدلہ میں جو اس نے بنائی ہے ایک انسان بنا دیا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دیتا رہے گا' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ضرور ❶ ہی تو نے تصویر بنانی ہے' تو تو درختوں یا ان چیزوں کی تصویر بنا جن میں روح نہیں ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے۔

۴۴۹۹ - (۱۱) وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ یَرَہٗ کُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْہُ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً عُذِّبَ وَکُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ فِیْھَا وَلَیْسَ بِنَافِخٍ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۳۹۱۶ وابوداؤد الحدیث رقم ۴۰۲۴ والترمذی الحدیث رقم ۱۷۵۱ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۹۱۶ واحمد فی المسند ۱/ ۳۵۹)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اس خواب کا دعویٰ کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو وہ تکلیف دیا جائے گا کہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ہرگز یہ نہ کر سکے گا اور جو شخص لوگوں کی باتوں پر کان لگائے جبکہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کان میں سیسہ ڈالا جائے گا۔ اور جو شخص کوئی صورت بنائے تو وہ عذاب کیا جائے گا اور تکلیف دیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے ❶ گا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ افسوس کہ آج ہمارے دور میں مسلمانوں نے جہاں اور امور میں نصاریٰ کی تقلید شروع کی ہے وہاں تصویریں رکھنے میں بھی انہی کی پیروی کی ہے' پہلے پہل تو صرف عکسی اور نقشی تصویریں رکھتے تھے اب رفتہ رفتہ مجسم تصویریں بھی گھروں میں رکھنے لگے اور جب ان کو منع کرو تو یہ کہتے ہیں کہ سابقہ دور میں لوگ تصویر کو پوجتے تھے اس لئے نبی ﷺ نے تصویر رکھنے سے منع کر دیا تھا اب کوئی تصویر کو پوجتا نہیں بلکہ زیب وزینت اور دل لگی کے لئے رکھتے ہیں تو یہ جائز ہے تو ان کا یہ کہنا فاسد ہے کیونکہ تصویر پرستی اور بت پرستی اب بھی جاری ہے اور مشرکین اب تک باقی ہیں بلکہ مسلمانوں میں طرح طرح کے شرک پھیل رہے ہیں پس اگر مان لیا جائے کہ علت ممانعت کی یہی ہے تو وہ علت تو اب تک قائم ہے لہٰذا ممانعت بھی قائم رہے گی۔

۴۵۰۰ - (۱۲) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَدَمِہٖ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۰۔ ۲۲۶۰) وابوداؤد الحدیث رقم

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ نردشیر کے ساتھ کھیلے ❶ تو گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور اس کے خون کے ساتھ رنگا ہے۔ (مسلم)

۲۹۳۹ واحمد فی المسند ۵/ ۳۶۱)

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ نردشیر کے یہ جوسر کی طرح کا ایک کھیل ہے یہ حرام ہے خواہ کچھ بدلے یا نہ بدلے اور اس طرح کے تمام کھیل منع ہیں کہ ان میں بسا اوقات ناحق مال ضائع ہوتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۴۵۰۱ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتَیْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَکُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ عَلَی الْبَابِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ کَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ عَلٰی بَابِ الْبَیْتِ فَیُقْطَعَ فَیَصِیْرُ کَهَیْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ فَلْیُجْعَلْ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَانِ وَمُرْ بِالْکَلْبِ فَلْیُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواه الترمذی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۴۱۵۸ والترمذی واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ میں آپ کے پاس آیا تھا' لیکن گھر میں داخل ہونے سے مجھے اس بات نے روک دیا کہ دروازہ پر تصاویر تھیں اور گھر میں رنگین پردہ تھا جس پر تصاویر تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا' آپ پردہ پر جو تصاویر ہیں ان کے سر کاٹنے کا حکم دیں ❶ وہ درختوں کی تصویر بن جائیں گے اور پردہ کو کاٹنے کا حکم دیں' اس کے تکیے بنائے جائیں جو روندے جائیں اور کتے کو گھر سے نکالنے کا حکم دیں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بھی تصویر بنانے کی حرمت نکلی اور اختلاف ہے نقشی اور عکسی تصاویر میں کئی ایک احادیث سے اس کی بھی حرمت نکلتی ہے جب وہ جاندار کی تصویر ہو لیکن مجسم تصویر یعنی بت تو وہ بالاتفاق حرام ہے اور اس کا رکھنا گھر میں سخت گناہ ہے اور ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اگر اس کے بس میں ہو تو مجسم تصویر کو جہاں پائے توڑ ڈالے یا اس کا نمونہ بگاڑ دے اور بے جان کی تصویر جیسے باغ یا مکان یا جھاڑ یا پہاڑ کی بنانا درست ہے اور اس کا رکھنا بھی جائز ہے۔

۴۵۰۲ - (۱۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهَا عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ۔ (رواه الترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ۲۵۷۴ واحمد فی المسند ۲/ ۳۳۶)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک گردن دوزخ سے نکلے گی ❶ اور اس کی دو آنکھیں دیکھنے والی ہوں گی اور دو سننے والے کان ہوں گے اور بولنے والی زبان ہوگی وہ کہے گی کہ میں تین شخصوں کے لیے متعین ❷ کی گئی ہوں تکبر کرنے والے ❸ عناد کرنے والے اور ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک بناتا ہے اور تصویر کشی

کرنے والوں کے لیے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: یعنی ایک ٹکڑا آگ کا بصورت لمبی گردن کے نکلے گا۔ ❷ میں متعین کی گئی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر مقرر کیا ہے کہ میں ان کو دوزخ میں داخل کروں اور ان کو فضیحت کے ساتھ لوگوں کے سامنے عذاب کروں۔ ❸ یعنی حق کے قبول کرنے سے۔

٤٥٠٣ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيْلَ الْكُوْبَةُ الطِّبْلُ۔ (روه البيهقى فى شعب الايمان)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب' جوا ❶ اور کوبہ ❷ بجانا حرام کیا ہے اور فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے' کہا گیا کوبہ طبل ہے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں)

(ابوداؤد الحديث رقم ٣٦٩٦ واحمد فى المسند ١/ ٢٨٩ والبيهقى فى الشعب الحديث رقم ٥١١٦)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی۔ ❷ یعنی اس کا جیسے مصنف نے خود اسکی تفسیر نقل کی یا کوبہ بربط مراد ہے یا نرد۔

٤٥٠٤ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَالْغُبَيْرَاءُ شَرَابٌ تَعمَلُهُ الْحَبْشَةُ مِنَ الذُّرَةِ وَيُقَالُ لَهَا السُّكُرْكَةُ۔ (رواه ابو داؤد)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے اور جوئے سے منع فرمایا اور کوبہ کے بجانے سے اور غبیراء ❶ سے اور غبیراء ایک قسم کی شراب ہے جسے حبشی لوگ چینی سے بناتے ہیں اس کو شکر کہا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

(ابوداؤد الحديث رقم ٣٦٨٥ واحمد فى المسند ٢/ ١٥٨)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غبیراء یہ تفسیر ہے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یا کسی اور راوی کی۔

٤٥٠٥ - (١٧) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔ (رواه احمد و ابوداؤد)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ❶ نرد کے ساتھ کھیلے تو تحقیق اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔'' (احمد' ابوداؤد)

(ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٣٨ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٦٢ والموطا الحديث رقم ٦ من كتاب الرويا)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ وہ جوا ہے حقیقتاً یا صورتاً۔

٤٥٠٦ - (١٨) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو کبوتروں کے پیچھے پڑ رہا ہے تو آپ

شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً۔(رواه احمد و ابو داؤد و ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٩٤٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٦٥ واحمد في المسند ٢/ ٣٤٥)

نے فرمایا کہ یہ شیطان ❶ ہے شیطان کے پیچھے پڑ رہا ہے۔ (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ) اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہے اور امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ کبوتر کی نسل بڑھانے یا دل بہلانے کے لیے بلا کراہت جائز ہے اور ان کا شرط لگا کر یا بغیر شرط لگائے اڑانا حرام ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٥٠٧ - (١٩) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّيْ رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صُنْعَةِ يَدِيْ وَاِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يُنْفَخَ فِيْهِ الرُّوْحُ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ۔ (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم ٢٢٢٥ واحمد في المسند ١/ ٣٦٠)

سعید بن ابوالحسن تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس اچانک ایک آدمی آیا اس نے کہا اے ابن عباس! میں ایک شخص ہوں کہ اپنی زندگی گذارنے کے لیے میرے ہاتھ میں ہنر ہے کہ میں یہ تصاویر بناتا ہوں ❶ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھ سے نہیں بیان کرتا مگر وہ چیز جو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کہ تصویر بنائے' بیشک اللہ تعالیٰ اس کو عذاب کرنے والا ہے یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونکے اور جبکہ وہ اس میں ہرگز روح نہیں پھونک سکے گا تو اس شخص نے ایک لمبا سانس لیا اور اس شخص کا چہرہ زرد ❷ پڑ گیا' تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تیرے لیے افسوس ہے اگر تو تمام پیشوں سے انکار کرتا ہے اگر تو نے یہی پیشہ اختیار کرنا ہے تو' تو درختوں اور ایسی چیزوں کی تصاویر بنا کہ جن میں روح نہ ہو۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میں کیا کروں شارع نے اس پیشہ کو حرام فرمایا اور میں اس کے سوا اور کوئی پیشہ نہیں جانتا تو کیا بامر مجبوری میرے لیے یہ پیشہ جائز ہے یا نہیں' تو جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس کا اس کام کے ساتھ سخت تعلق ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ منع کرنے سے باز نہ آئے تو انہوں نے اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی۔ ❷ اور زرد ہوا یعنی بہ سبب سننے اس وعید کے اس حدیث سے بھی جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ثابت ہوتا ہے نقشی ہو یا عکسی یا کوئی دوسری۔

٤٥٠٨ - (٢٠) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَآئِهٖ كَنِيْسَةً يُّقَالُ لَهَا مَارِيَةٌ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبْشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۳۸۷۳ ومسلم الحدیث رقم (۱۶ ـ ۵۲۸) واحمد فی المسند ٦/ ٥١)

بیمار ہوئے تو آپ کی بعض بیویوں نے کنیسہ ❶ کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ اور ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حبشہ ❷ گئی تھیں ان دونوں نے کنیسہ کی خوبیاں اور جو وہاں کی تصاویر تھیں ان کی خوبیاں بیان کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا وہ لوگ جب کہ ان میں سے کوئی مرد نیک بخت مرتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بناتے ہیں پھر اس مسجد میں تصاویر بناتے ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بدترین ہیں۔ ❸ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کنیسہ کہتے ہیں یہود نصاریٰ کے گجاؤں کو۔ ❷ یعنی اور وہاں کے لوگ نصاریٰ کے دین پر تھے۔

❸ امہات المومنین کی غرض یہ تھی کہ اگر حکم ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر بھی ویسا ہی بنائیں، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر یہ فرمایا یعنی وہ برا کرتے ہیں تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے اوپر مسجد بنانا یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ سابقہ مشرکین اور یہود اور نصاریٰ ایسا ہی کرتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے، اگر کوئی قبر کو مسجد نہ بنائے لیکن مسجد کی طرح وہاں ہر وقت آیا جایا کرے یا قبر کے سامنے جھکے یا اس طرف منہ کر کے نماز پڑھے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا آپ نے اپنی قبر یا اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لئے ممانعت فرمائی کہ کہیں لوگ قبر کی تعظیم کو حد سے نہ بڑھائیں اور قبر پرستی میں پڑ جائیں اور کبھی یہ گناہ کفر تک پہنچتا ہے جیسے سابقہ امتوں کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں مسجد نبوی کو بڑھانے کی ضرورت سامنے آئی اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ جس میں قبریں تھیں وہاں تک مسجد آ پہنچی، تو ان لوگوں نے قبر کو چھپا دیا اور اس کے گرد اونچی اونچی دیواریں بنا دیں تا کہ آپ کی قبر دکھائی نہ دے اور عوام اس طرف نماز نہ پڑھیں اور آفت میں نہ پڑیں، پھر دونوں دیواریں شمالی جانب سے مزید اونچی کر دیں تا کہ کوئی شخص قبر کی طرف منہ نہ کر سکے، اسی لئے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کھلا رکھتے۔

٤٥٠٩ – (٢١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْقَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ عَالِمٌ لَّمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٧٨٨٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سخت ترین لوگوں کا از روئے عذاب کے قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ جو قتل کرے نبی کو یا قتل کرے اس کو نبی اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو قتل کرے اور مصور اور ایسا عالم جو اپنے علم سے نفع نہیں اٹھاتا۔

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

٤٥١٠ – (٢٢) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الشَّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٦٥١٧)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے تھے کہ شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

٤٥١١ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ۔

(البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٦٥١٨)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شطرنج کے ساتھ خطا کار کے علاوہ کوئی اور نہیں کھیلتا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٥١٢ - (٢٤) وَعَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

(البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٦٥١٨)

انہی (ابن شہاب) سے روایت ہے کہ ان سے شطرنج کھیلنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا یہ کھیل باطل میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ باطل کو دوست نہیں رکھتا۔ ❶ (بیہقی نے چاروں حدیثیں شعب الایمان میں بیان کی ہیں)

فوائد الحدیث: ❶ اسی شطرنج کے حکم میں ہے گنجفہ تاش اور چوسر وغیرہ یہ سب حرام ہیں کیونکہ ان میں وقت کی بربادی ہے اور جس کھیل میں شرط لگائی جائے تو وہ جوا ہوتا ہے اور ہم نے تو کوئی ایسا شطرنج باز نہیں دیکھا جو نماز کا خیال رکھتا ہو بلکہ جب بازی ہوتی ہے تو دنیا ومافیہا سے غافل ہو جاتے ہیں نماز کا تو کیا ذکر ہے پس ایسی کھیلوں کی حرمت میں کیسے شک ہے۔

٤٥١٣ - (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ دُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ۔ (رواه الدار قطنی) (الدار قطني الحديث رقم ٥ من كتاب الطهارة)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر میں آیا کرتے تھے اس گھر کے نزدیک ہی ایک اور گھر تھا ان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس انصاری کے گھر آنا گراں گذرا تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ فلاں کے گھر میں تشریف لاتے ہیں اور ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس لیے کہ تمہارے گھر میں کتا ہے' انہوں نے کہا کہ ان کے گھر میں بلی ❶ ہے'' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ بلی درندہ ہے۔'' (دارقطنی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بلی درندہ ہے۔ یعنی اگر چہ بلی سبعیت میں کتے کی مثل ہے لیکن نجاست اور خبیثیت میں ویسی نہیں کہ جو فرشتوں کو آنے سے روکے۔ بعض ملحدوں نے ایسی احادیث پر جن میں آیا ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا مورت ہو' یہ اعتراض کیا ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ جہاں کتا یا مورت ہو تو وہاں کوئی نہ مرے اور یہ نہ سمجھے کہ مراد رحمت کے فرشتے ہیں جو مسلمانوں اور سچے مومنوں کے پاس شوق اور محبت سے آتے ہیں' اس کا یہ مطلب نہیں کہ جہاں کتا ہو یا مورت ہو وہاں فرشتہ جاتا ہی نہیں اگر چہ اس کو حکم ہو وہاں جانے کا۔ ایک صاحب نے کیا خوب جواب دیا جب ایک ملحد نے یہ کہا کہ لو اب میں ایک کتا اپنے پاس رکھا کروں گا تا کہ روح قبض کرنے والا فرشتہ میرے پاس نہ آ سکے' ایک صاحب نے کہا کہ اگر آپ اپنے پاس کتا ہر وقت رکھا کریں گے تو آپ کی روح قبض کرنے کے لیے وہ فرشتہ نہ آئے گا جو مومنین اور صالحین کی روح قبض کرتا ہے بلکہ وہ فرشتہ آئے گا جو کتوں اور سوروں کی روح قبض کرتا ہے اور آپ کو بھی ایک کتا یا سور سمجھ کر آپ کی روح قبض کرے گا۔

کِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰی

دوائی اور جھاڑ پھونک کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٥١٤- (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً۔(رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٦٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤٣٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اس کے لیے شفا اتاری ہے۔'' (بخاری)

٤٥١٥- (٢) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَآءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّوَاءِ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٦٩۔ ٢٢٠٤ واحمد فی المسند ٣/ ٣٣٥)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بیماری کے لیے دوا ❶ ہے تو جس وقت دوا' بیماری کو پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔(مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہر بیماری کے لیے دوا ہے۔یعنی حقیقت میں ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی میں ٹھہر چکی ہے گو اطباء کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہے لیکن وہ دوا اپنی تاثیر میں مستقل نہیں بلکہ حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہے یہی وجہ ہے کہ سو بار آزمائی ہوئی دوا بعض جگہ مطلق اثر نہیں کرتی۔

٤٥١٦- (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَآءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَیَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِیْ عَنِ الْكَیِّ۔(رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٦٨٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤٣١ واحمد فی المسند ١/ ٢٤٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ شفاء تین ❶ چیزوں میں ہے سینگی لگوانے' یا شہد کے پینے یا آگ کے داغنے سے' اور میں اپنی امت کو آگ کے داغنے سے منع کرتا ہوں''۔(بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ شفاء تین چیزوں میں ہے' اس لیے کہ اگر خونی بیماری ہے تو اس کا علاج پچھنی لگانا ہے اور اگر مواد کی کثرت ہے تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہے تو داغنا اس کی تدبیر ہے' ہر چند اس حدیث میں داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے اور اگلی دونوں احادیث میں اس کا صاف بیان ہے' تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہو گی تو داغنے سے دور رہے ورنہ داغنا درست ہے۔

٤٥١٧- (٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کو احزاب

الْاَحْزَابِ عَلٰی اَكْحَلِهٖ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔(رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٧٤۔ ٢٢٠٧) واحمد فی المسند ٣/ ٣٠٣)

کے دن اکحل رگ پر تیر لگا' تو رسول اللہ ﷺ نے داغ دیا۔(مسلم)

٤٥١٨ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْ اَكْحَلِهٖ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ۔(رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٧٥۔ ٢٢٠٧) والترمذی الحديث رقم ١٥٨٢ والدارمی الحديث رقم ٢٥٠٩ واحمد فی المسند ٣/ ٣٨٦)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگ ہفت اندام میں تیر لگا' تو اس کو نبی ﷺ نے تیر کے پیکان کے ساتھ اپنے ہاتھ سے داغ دیا' پھر ان کے ہاتھ پر سوجن آ گئی' تو آپ نے دوبارہ اس کو داغا۔(مسلم)

٤٥١٩ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔(رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٧٣۔ ٢٢٠٧) وابوداؤد الحديث رقم ٣٨٦٤ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٩٣ واحمد فی المسند ٣/ ٣١٥)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب کو بھیجا' تو طبیب نے ان کی رگ کاٹی' پھر ان کی رگ پر داغ دیا۔(مسلم)

٤٥٢٠ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ السَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٦٨٨ ومسلم الحديث رقم ٨٨۔ ٢٢١٥ والترمذی الحديث رقم ٢٠٤١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٤٧ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سیاہ دانہ میں ہر بیماری سے شفاء ہے ❶ سوا سام کے' ابن شہاب نے کہا کہ سام موت ہے اور سیاہ دانہ کلونجی ہے۔(بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ طب کا قاعدہ یہ ہے کہ دوا بالضد چاہئے یعنی گرم بیماری کی سرد دواء اور سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہے اس لیے کہ یہ گرم اور خشک ہے یا کہ بالخاصیۃ گرم اور سرد دونوں قسم کی بیماریوں کو فائدہ کرتی ہے اس لیے کہ علم طب میں ثابت ہے کہ زیادہ گرم چیزیں گرم بیماریوں کو فائدہ کرتی ہیں اور سرد چیزیں سردی کو دور کرتی ہیں' چنانچہ کاسنی سرد ہے اور اسی طرح خوب کلال تپ کو مفید ہے گرمی سے ہو یا سردی سے' حالانکہ اس کا مزاج گرم ہے۔

٤٥٢١ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس

رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِيْ اِسْتَطْلَقَ بَطْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ سَقَيْتُهٗ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اِسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَآءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اِسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهٗ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اِسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٥٦٨٤)

ایک شخص آیا' اس نے کہا کہ میرے بھائی کو پیچش ❶ (پاخانوں) کی شکایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ' اس نے اس کو شہد پلایا' پھر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اسے شہد پلایا ہے لیکن اس سے پاخانے بڑھ گئے ہیں' آپ نے اسے تین ❷ مرتبہ کہا پھر چوتھی مرتبہ وہ شخص آیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ اس کو شہد پلا' اس نے کہا میں نے پلایا ہے لیکن اس کے پاخانے بڑھ گئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ ❸ فرمایا ہے اور تیسرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے چنانچہ اس نے اس کو پھر شہد پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دست پر دست آ رہے ہیں۔ ❷ تین بار یعنی تین بار یہی علاج بتلایا۔
❸ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو قرآن میں خبر دی ہے کہ شہد میں صحت اور شفاء ہے تو یہ سچ ہے یا اس شخص کی شفاء شہد سے نبی ﷺ کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا' اس لیے نبی ﷺ نے شہد تجویز کیا تا کہ مواد کو بالکل نکال دے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو اس کا بھائی نہ جانتا تھا' اور وہ دست آنے سے گھبراتا تھا۔

٤٥٢٢ - (٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْثَلَ مَاتَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةَ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٥٦٩٦ ومسلم الحدیث رقم (٦٣ - ١٥٧٧) واحمد فی المسند ٣/ ١٠٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین چیز جس کے ساتھ تم علاج کرتے ہو' وہ سینگی لگوانا اور کٹ کا استعمال ❶ کرنا ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ کٹ کا استعمال کرنا یہ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اس لیے اس کو کٹ ہندی بھی کہتے ہیں' چنانچہ سیدہ ام قیس رضی اللہ عنہا کی آئندہ حدیث میں اس کو عود ہندی فرمایا ہے' یہ ہندوستان سے عرب میں جہاز پر جاتا تھا اس لئے نبی ﷺ نے اس کو دریائی فرمایا' اس کا مزاج گرم خشک ہے' یہ معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سردی کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور پھنسوں سے خون فاسد نکل جاتا ہے اس لیے نبی ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی۔

٤٥٢٣ - (١٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْطِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٥٦٩٦ ومسلم الحدیث رقم (٦٣ - ١٥٧٧)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے بچوں کی حلق کی بیماری کو دبانے کے ساتھ تکلیف نہ دو اور تم قسط (کٹ) کے استعمال کا لازم پکڑو۔ (بخاری' مسلم)

واحمد فی المسند ٣/ ١٠٧)

٤٥٢٤ - (١١) وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَاتَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٧١٣ ومسلم الحديث رقم (٨٦۔ ٢٢١٤) واحمد فی المسند ٦/ ٣٥٥)

سیدہ ام قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنی اولاد کے حلق کیوں دباتے ہو' تم عودِ ہندی کے استعمال کو لازم کر لو اس لئے کہ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے' ایک ان سات میں سے ذات الجنب ہے کہ جو حلق کی بیماری سے ناک میں ❶ ڈالی جائے اور ذات الجنب سے حلق میں ڈالی جائے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ناک میں ڈالی جائے عرب کی عورتیں ورم حلق میں جو اپنے لڑکوں کو گانٹے دیتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ کٹ کی گانٹی دیا کرو' پھر فرمایا کہ کٹ میں سات بیماریوں کی شفا ہے' دو کو بیان کر دیا اور پانچ کا ذکر نہیں کیا' لیکن یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کٹ گرم خشک ہے حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہے اور زہر کو دفع کرتا ہے اور جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے جبکہ شہد کے ساتھ پیجئے اور جگر اور معدہ کے ضعف کو دفع کرتا ہے اور بخار والے بخار کو شفا دیتا ہے اور بچوں کو اکثر سردی کی شکایت ہو جاتی ہے اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دوا تجویز کی ہے۔

٤٥٢٥ - (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٣٢٦٣ ومسلم الحديث رقم (٨١۔ ٢٢١٠) والترمذی الحديث رقم ٢٠٧٤ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٧١ والدارمی الحديث رقم ٢٧٦٩ واحمد فی المسند ٦/ ٥٠)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بخار جہنم کی بھاپ سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔ ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ٹھنڈا کرو' یہ علاج اس بخار کے ساتھ خاص ہے جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے ہوا ہو اور یہ نہیں کہ ہر ایک بخار کا یہی علاج ہے' اس لیے کہ عرب کا ملک گرم ہے اور وہاں اکثر اسی قسم کے بخار ہوتے ہیں' طب میں اس کو حمی کہتے ہیں۔

٤٥٢٦ - (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث ٥٨-٢١٩٦ والترمذی الحديث رقم ٢٠٥٦ وابن ماجه الحديث رقم ٣٥١٦ واحمد فی المسند ٣/ ١١٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کے لگ جانے اور ڈنگ اور نملہ ❶ میں افسوس کرنے کی اجازت دی ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور نملہ میں یہ ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں۔

٤٥٢٧ - (١٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ١٠/ ١٩٩ الحدیث رقم ٥٧٣٨ ومسلم الحدیث رقم (٥٩۔ ٢١٩٥) وابن ماجه الحدیث رقم ٣٥١٢ واحمد فی المسند ٦/ ٦٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نظر لگ جانے میں دم کرا لیں۔ (بخاری، مسلم)

٤٥٢٨ - (١٥) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِيْ صُفْرَةً فَقَالَ اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٥٧٣٩ ومسلم الحدیث رقم (٥٩٠-٢١٩٧)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی، اس کے چہرہ میں سفعہ یعنی زردی تھی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اسے دم کراؤ، کیونکہ اس کو نظر ہے۔'' ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس کو نظر ہے، ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہے اور قرآن اور اسماء الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے لیکن جس میں شرکیہ کلام ہو یا اس کے معنی غیر معلوم ہوں تو وہ ہرگز درست نہیں۔

٤٥٢٩ - (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَآءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٦٣-٢١٩٩ واحمد فی المسند ٣/ ٣٠٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتروں سے منع فرمایا پس آئی اولاد عمرو بن حزم کی انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک منتر ہے، جسے ہم بچھو کے کاٹے پر پڑھتے ہیں اور آپ نے منتروں سے منع فرمادیا ہے پھر انہوں نے وہ منتر آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا میں نے اس منتر میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا جو شخص کر سکے تم میں سے کہ نفع پہنچائے اپنے بھائی کو تو اسے نفع پہچانا چاہیے۔'' (مسلم)

٤٥٣٠ - (١٧) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٦٤۔ ٢٢٠٠ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٨٨٦)

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جہالت کے دور میں منتر پڑھتے تھے، تو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا اس بارہ میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اپنا وہ منتر مجھے سناؤ، منتر پڑھنے میں کوئی ڈر نہیں جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو‘ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس منتر میں شرک اور کفر کا مطلب نہ ہو تو وہ منتر درست ہے‘ شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اس سے مدد مانگے اور ہندی منترا کثر حرام بلکہ صاف کفر ہیں کہ ان میں شرکیہ کلام ہوتا ہے جیسے کلوا برا اور لونا چماری اور باسکھ دیو اور ہنومان کی دُھائی ہوتی ہے اور اسی طرح وہ منتر بھی حرام ہیں جن کے معانی معلوم نہ ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان میں شرک ہو۔

٤٥٣١ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٢ ـ ٢١٨٨) والترمذى الحديث رقم ٢٠٦٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’نظر ❶ حق ہے تو اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھنے والی ہوتی تو نظر اس سے بڑھ جاتی‘ اور جب تم سے دھونے کے لیے کہا جائے تو دھولیا کرو۔ ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نظر حق ہے نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ہمارے دور میں تو نظر کی بڑی تحقیقات ہوئی ہے اور عجیب عجیب نظر کے آثار معلوم ہوئے ہیں اور جو لوگ نظر کی تاثیر میں شبہ کرتے ہیں وہ بے علم ہیں‘ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے بڑے زور سے اس کو ثابت کیا ہے۔

❷ کیونکہ اس میں اپنا نقصان نہیں اور ایک بھائی کا فائدہ ہے اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے اور اس غسل (دھونے) کی کیفیت کو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ سہل بن حنیف کے قصہ آئندہ میں بیان کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٥٣٢ - (١٩) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَاعِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَآءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَآءً غَيْرَ دَآءٍ وَاحِدٍ اَلْهَرَمُ۔ (رواه احمد والترمذى وابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٨٥٥ والترمذى الحديث رقم ٢٠٣٨ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٣٦ واحمد فى المسند ٤/ ٢٧٨)

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا‘ اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوا کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں‘ اے اللہ کے بندو! ❶ دوا کرو‘ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کے لئے شفا معین کی ہے سوائے ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہے۔ (احمد‘ ترمذی‘ ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہاں اے اللہ کے بندو! معلوم ہوا کہ علاج کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو درست ہے۔

٤٥٣٣ - (٢٠) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضٰكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذى الحديث رقم ٢٠٤٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٤٤)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بیماروں کو کھانا کھلانے پر زبردستی ❶ نہ کیا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھانا کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (ترمذی‘ ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ زبردستی نہ کرو کھانے پینے سے اس کا مقصد یہی ہے کہ بقائے روح اور تسلی ہو تو ان امور کا حافظ پروردگار ہی ہے وہ بیماریوں کی دوسری طرح خبرگیری کرتا ہے کہ ان کو غذا کی ضرورت نہیں پڑتی اور جو غذا زبردستی سے کھلائے جائے تو بعض اوقات فائدہ کی بجائے الٹا نقصان پیدا کرتی ہے۔

٤٥٣٤ - (٢١) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٠٥٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو سرخ بادہ کی بیماری کی وجہ سے داغ دیا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

٤٥٣٥ - (٢٢) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٠٧٩ واحمد فی المسند ٤/ ٣٦٩)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم کیا کہ ہم ذات الجنب میں کٹ اور زیتون کے تیل سے علاج کریں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٥٣٦ - (٢٣) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٠٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٤٦٧ واحمد فی المسند ٤/ ٣٧٢)

انہی (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات الجنب کے علاج کے لیے ❶ ورس اور زیتون کا تیل (تجویز فرماتے) (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بعض اطباء نے اس نسخہ پر بھی اعتراض کیا ہے کہ کٹ بہت گرم ہے اور ذات الجنب میں جو کہ مرض حار ہے اس کا دینا کیسے مناسب ہوگا؟ ہم کلونجی کی حدیث کے حاشیہ میں بیان کر چکے کہ بعض دوائیں بالخاصیۃ سفید ہیں جیسے کونین حار ہے اور بخار کے لئے اکسیر ہے اور پارہ گرم ہے اور آتشک کے لئے مفید ہے اور ہمارے دور میں جو طب مروج ہے اس میں تمام علاج خاصیت سے کئے جاتے ہیں حرارت اور برودت سے کوئی بحث نہیں علاج بالکیفیت جو قدیم یونانیوں کا طریقہ تھا تجربات وسیعہ سے اس کی بہت غلطیاں ثابت ہوئیں پس جو کچھ اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی تجربہ سے صحیح نکلا اور یونانیوں کی حماقت اب کھل گئی اور کھلتی جاتی ہے۔

٤٥٣٧ - (٢٤) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم کس چیز کا جلاب لیتے ہو انہوں نے کہا

بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اِسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَآءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۸۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۴۶۱ واحمد فی المسند ۶/ ۳۶۹)

شبرم ❶ کے ساتھ' آپ نے فرمایا کہ گرم ورم ہے انہوں نے کہا پھر میں نے سنا کے ساتھ جلاب لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر ایسی کوئی چیز ہوتی کہ جس میں موت سے شفا ہوتی' تو وہ سنا میں ہوتی۔ (ترمذی' ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ شبرم کے' یہ ایک دانہ ہے چنے کے برابر نہایت گرم اور سخت مسہل ہے۔

۴۵۳۸ - (۲۵) وَعَنْ اَبِي دَرْدَآءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّآءَ وَالدَّوَآءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَآءٍ فَتَدَاوَوْا لَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۸۷۴)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دواء اتاری ہے اور ہر بیماری کے لیے دواء مقرر کی ہے تو تم اس سے علاج کرو اور حرام چیزوں سے علاج نہ کرو ❶۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور اگلی حدیث میں ہے کہ آپ نے خبیث دواء سے منع کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حرام سے دواء مت کرو اور تمام کے تمام زہر حرام ہیں جس سے مرنے کا اندیشہ ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے کہا اگر یہ دونوں احادیث صحیح ہوں تو مراد خبیث اور حرام سے سکر ہے یعنی جس چیز میں نشہ ہو اور یہ اس حال میں ہے کہ جب بلاضرورت ایسا کیا جائے۔

۴۵۳۹ - (۲۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِيْثِ۔ (رواه احمد و ابو داؤد والترمذی وابن ماجه) (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۸۷۰ والترمذی الحدیث رقم ۲۰۴۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۴۵۹ واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوائی سے منع فرمایا۔ (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۴۵۴۰ - (۲۷) وَعَنْ سَلْمٰى خَادِمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ اَحَدٌ يَّشْكَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ

سیدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خادمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جو شخص بھی اپنے سر کی بیماری ❶ کی شکایت کرتا'

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِیْ رَاْسِہٖ اِلَّا قَالَ اِحْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِیْ رِجْلَیْہِ اِلَّا قَالَ اِخْتَضِبْھُمَا۔ (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۸۵۸ واحمد فی المسند ٦/٤٦٢)

آپ فرماتے کہ سینگی لگا لو اور پاؤں ❷ کے درد کی جو بھی شکایت کرتا تو آپ فرماتے پاؤں کو مہندی لگا لو۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن لغیرہ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے سر کی بیماری کا یعنی اس بیماری کا جو خون کی کثرت سے ہو کیونکہ پچھنی لگانا جب بدن میں خون کی کثرت ہو نہایت مفید پڑتا ہے اور بعض امراض میں فوراً اس سے تسکین ہوتی ہے' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا کہ اچھا ہے وہ بندہ جو پچھنی لگاتا ہے پچھنی لگانا خون نکال دیتا ہے اور کمر کو ہلکا کر دیتا ہے اور بینائی کو روشن کر دیتا ہے۔ ❷ یعنی اس درد کا جو بسبب حرارت کے ہوتا۔

۴۵۴۱ - (۲۸) وَعَنْھَا قَالَتْ مَا کَانَ یَکُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرْحَۃٌ وَلَا نَکْبَۃٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْھَا الْحِنَّاءَ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۵٤ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۵۰۲)

انہی (سیدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا خادمہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت ہے کہ نہ پہنچتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم اور نہ زخم پتھر کا مگر مجھے فرماتے کہ میں اس پر مہندی رکھوں۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مہندی سرد خشک ہے دفع کرتی ہے زخم کی حرارت اور درد کو اور خشک کرتی ہے اس کو اور اس کے بہت فائدے ہیں مہندی محلل ہے اور جو مقام آگ سے جل جائے اس پر لگانے سے آرام آ جاتا ہے اور اس میں قوت ہے جو پٹھوں کو تقویت دیتی ہے جب اس کا لیپ کیا جائے اور جب اس کو منہ میں ڈال کر چبائیں تو منہ کے زخموں اور سرخی کو جو اس میں عارض ہو دور کرتی ہے اور بچوں کے منہ میں جو گرمی کی وجہ سے زخم پڑ جاتے ہیں ان کو بھی دور کرتی ہے اور اس کا لیپ کرنا ان ورموں کو دور کرتا ہے جو بسبب گرمی کے عارض ہو جاتی ہیں اور زخموں میں حنا وہ فائدہ دیتی ہے جو خون سیاؤشان فائدہ دیتی ہے۔

۴۵۴۲ - (۲۹) وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَحْتَجِمُ عَلٰی ھَامَتِہٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ اَھْرَاقَ مِنْ ھٰذِہِ الدِّمَآءِ فَلَا یَضُرُّہٗ اَنْ لَّا یَتَدَاوٰی بِشَیْءٍ۔ (رواہ ابو داؤد وابن ماجہ) (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۸۵۹ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳٤۸٤)

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر بھری ہوئی سینگی کھچواتے تھے اور دونوں کاندھوں کے درمیان اور فرماتے جو شخص ان خونوں میں سے کچھ خون نکال دے تو اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا اگر وہ کسی بیماری کا کوئی علاج نہ کرے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۴۵۴۳ - (۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ عَلٰی وَرِکِہٖ مِنْ وَّثَاءٍ کَانَ بِہٖ۔ (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۸٦۳ والنسائی

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں پر موچ آنے کی وجہ سے ❶ اپنی کولی پر سینگی لگوائی تھی۔ (ابوداؤد)

الحدیث رقم ۲۸۴۸ و ابن ماجه الحدیث رقم ۳۴۸۵)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو پاؤں میں تھا ''وثی'' عربی میں اس درد کو کہتے ہیں جو کسی عضو میں اس کے ٹوٹنے کے بغیر پیدا ہو۔

٤٥٤٤ - (٣١) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۵۲)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے بارہ میں بتایا کہ میں فرشتوں کی جس جماعت پر سے گذرا تو انہوں نے مجھے کہا کہ اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم دو۔ ❶ (ترمذی' ابن ماجہ' اور کہا ترمذی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ علاج جب بدن میں خون کی کثرت ہو نہایت مفید پڑتا ہے اور بعض امراض میں فوراً اس سے تسکین ہوتی ہے۔

٤٥٤٥ - (٣٢) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِیْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۸۷۱ والنسائی الحدیث رقم ٤٣٥٥ واحمد فی المسند ۳/ ٤٥٣)

سیدنا عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوائی میں ڈالنے کے متعلق پوچھا تو ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مینڈک حرام ہے اور حرام چیز کے ساتھ آپ نے دوا کرنے سے منع فرمایا جیسے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے' اس لئے آپ نے اس کے قتل کرنے اور دوائی میں ڈالنے سے منع فرمایا۔

٤٥٤٦ - (٣٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) كَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشَرَةَ وَتِسْعَ عَشَرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۸٦۰ والترمذی الحدیث رقم ۲۰۵۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۳٤۸۳ واحمد فی المسند ۳/ ۱۱۹)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی ❶ دونوں رگوں اور کاندھوں کے درمیان ❷ سینگی لگواتے (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ) ترمذی نے زیادہ کیا کہ آپ (چاندکی) سترہ' انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگواتے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گردن کی دو رگوں، جو گردن کے دونوں طرف ہیں۔ ❷ اور درمیان کاندھوں کے یہ معنی ہیں کاہل کے لفظ کے اور کاہل وہ مقام ہے جو دونوں کاندھوں کے درمیان میں گدی کے نیچے ہے۔ ان احادیث میں حجامت سے مراد یہی پچھنی لگانا ہے لیکن جو حجامت بال وغیرہ مونڈانے کو کہتے ہیں تو وہ ہر دن درست ہے اور بعض مشائخ نے اس حجامت کو بھی اس حجامت پر قیاس کیا ہے اور جمعرات اور پیر اور منگل کو اصلاح بنانا بہتر رکھا ہے اور چار شنبہ کو مکروہ جانا ہے مگر اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

٤٥٤٧ - (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعِ عَشَرَةَ وَتِسْعِ عَشَرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحديث رقم ٣٢٢٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگوانا پسند کرتے تھے۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٥٤٨ - (٣٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعِ عَشَرَةَ وَتِسْعِ عَشَرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ. (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٨٦١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو سینگی لگوائے تو اس کے لیے ہر بیماری سے شفا ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٤٥٤٩ - (٣٦) وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهٗ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٨٦٢)

کبشہ بنت ابو بکرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے باپ اپنے گھر والوں کو منگل کے دن سینگی لگوانے سے منع کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے کہ منگل ❶ کا دن خون کا دن ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جس میں خون رکتا نہیں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منگل کا دن خون کا دن ہے جبکہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ نے روایت کیا کہ پیر اور منگل کے دن پچھنی لگاؤ اس میں تطبیق یہ ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو مہینہ کی سترہ تاریخ کو آ جائے، کیونکہ طبرانی نے سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جس نے منگل کے دن سترہ تاریخ کو سینگی لگوائی تو وہ اس کے لئے دواء ہوگی سال بھر تک اور کبشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو سترہ تاریخ کے سوا کسی اور تاریخ میں آئے۔

٤٥٥٠ - (٣٧) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهٗ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ

زہری تابعی رحمہ اللہ نے بطریق ارسال نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جو شخص بدھ یا ہفتہ کے دن سینگی لگوائے اس کو کوڑھ کی بیماری پہنچے تو وہ نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو۔ (احمد، ابوداؤد

اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ قَالَ وَقَدْ اُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ۔
(البغوی فی شرح السنة تعليقا ۱۲/ ۱۵۱)

اور کہا ابوداؤد نے کہ تحقیق ❶ اسناد کی گئی ہے یہ حدیث صحیح میں اور وہ صحیح نہیں)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اسناد کی گئی یعنی اس کے علاوہ کی اسناد سے متصل ہے۔

۴۵۵۱ - (۳۸) وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ اَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ اَوِ الْاَرْبِعَاءِ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ فِي الْوَضَحِ۔ (رواه في شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحديث رقم ۳۲۳۵)

انہی (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہفتہ یا بدھ کے دن سینگی لگوائے یا لیپ کرائے تو وہ کوڑھ کی بیماری کے لگ جانے میں اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔'' (بغوی شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

۴۵۵۲ - (۳۹) وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَاٰى فِيْ عُنُقِيْ خَيْطًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ فَاَخَذَهٗ فَقَطَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ اٰلَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغْنِيَآءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ هٰكَذَا لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَاِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهٖ فَاِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ اَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ۳۸۸۳ وابن ماجه الحديث رقم ۱/ ۳۸۱)

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی سے روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میری گردن میں ایک دھاگا دیکھا انہوں نے کہا یہ دھاگا کیسا ہے؟ میں نے کہا اس دھاگے پر میرے لیے منتر پڑھا گیا ہے' زینب نے کہا پس عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس دھاگے کو پکڑا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ❶ پھر کہا تم اے اہل عبداللہ کے البتہ بے پرواہ ہو شرک سے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ منتر اور منکے اور ٹوٹکے شرک ہیں' میں نے کہا تم یہ کس طرح کہتے ہو کیونکہ درد کی وجہ سے میری آنکھ میں سخت تکلیف تھی' میں فلاں یہودی کے پاس جاتی وہ دم کرتا اور میری آنکھ ٹھیک ہو جاتی عبداللہ نے کہا یہ شیطان کا کام تھا وہ آنکھ کو اپنے ہاتھ سے ٹھوکا دیتا تھا تو جب دم کیا جاتا تو وہ (اس کام سے) رک جاتا' تیرے لیے یہی کافی تھا کہ تو وہ پڑھتی جو رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے' آپ فرماتے بیماری کو لے جا اے لوگوں کے پروردگار' اور شفا دے' تو ہی شفا دینے والا ہے' نہیں شفا مگر شفا تیری' ایسی شفا کہ جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا' ہر چند تعویذ گنڈہ جب اسماء الٰہی یا آیات قرآنی کے ساتھ ہو تو وہ جائز ہے' اسی طرح وہ منتر جس میں شرک کا مضمون نہ ہو جیسے احادیث سے ثابت ہوتا ہے مگر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سرخ بادہ کے گنڈے کو اس وجہ سے توڑ ڈالا کہ وہ آیات قرآنی اور اسماء الٰہی سے نہیں تھا اس لئے کہ جس بڑھیا نے اس کو یہ گنڈا دیا تھا وہ یہودیہ تھی اور یہود اکثر جادو کیا کرتے تھے دوسرا یہ کہ اس وقت شرک کا زمانہ قریب گزرا تھا اور عورتیں اپنی قدیم رسوم کی طرف جلد مائل ہو جاتی ہیں اس لیے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ڈرے کہ کہیں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی شرک میں گرفتار نہ ہو جائے۔

٤٥٥٣ - (٤٠) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٨٦٨ واحمد في المسند ٣/ ٢٩٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نشرہ ❶ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''وہ شیطان کا عمل ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نشرہ کہتے ہیں آسیب کے عمل کو اور جس نشرہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کا عمل فرمایا اس سے وہ نشرہ مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اوروں کی دوہائیاں ہوں اور یہ بالاتفاق شیطان کا کام ہے۔

٤٥٥٤ - (٤١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٨٦٩ واحمد في المسند ٢/ ١٦٧)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں کسی عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتا' یہ کہ میں تریاق پیوں یا گلے میں منکہ لٹکاؤں ❶ یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بچوں کے گلوں میں اس خیال سے منکے لٹکانا کہ ٹوک نہ لگے صریح شرک ہے' مقصود یہ ہے کہ ایسے کام کرنا اس شخص کا کام ہے جو غیر شرعی چیزوں کے استعمال میں بے دھڑک و بے پرواہ ہو اور غیر شرعی تریاق میں سانپ کا گوشت اور شراب پڑتی ہے اس لئے حرام ہے اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اس میں حرام چیزیں نہ پڑیں تو پھر کوئی بات نہیں۔ ابن مالک رحمہ اللہ نے کہا مراد یہ ہے کہ شعر کہنا اپنی طرف سے اور تریاق پینا اور تعویذ لٹکانا مجھ پر تو حرام ہے اور امت کے حق میں یہ منع نہیں ہیں جب وہ شعر میں جھوٹ نہ کہے اور تریاق میں حرام چیزیں نہ ہوں اور تعویذ میں شرک نہ ہو۔

٤٥٥٥ - (٤٢) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ۔ (رواه احمد والترمذى وابن ماجة) (الترمذى الحديث رقم ٢٠٥٥ وابن ماجه الحديث رقم ٣٤٨٩ واحمد في المسند ٤/ ٢٤٩)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ داغ لے یا منتر پڑھائے تو وہ توکل سے بری ہوا۔'' ❶ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ توکل سے بری ہوا' جب یہ سمجھ کر داغ لگائے یا منتر کرے کہ ان چیزوں میں خود کوئی اثر ہے اور اگر یہ سمجھ کر لگائے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اثر ہوتا ہے تو پھر کوئی قباحت نہیں۔

٤٥٥٦- (٤٣) وَعَنْ عِيْسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً فَقَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ۔ (رواه ابو داؤد) (الترمذی الحدیث رقم ٢٠٧٢ واحمد فی المسند ٤/ ٣١٠)

سیدنا عیسیٰ بن حمزہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عکیم کے پاس گیا ان کے بدن پر سرخ بادہ تھی تو میں نے کہا تم تعویذ کیوں نہیں لٹکاتے' عبداللہ نے کہا میں اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جو شخص کسی چیز کو لٹکائے تو اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔'' ❶ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب یہ سمجھ کر لٹکائے کہ یہ بذاتہ موثر ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ شخص اسی چیز کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا اثر سمجھے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

٤٥٥٧- (٤٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ٣٨٨٤ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٥٧ واحمد فی المسند ٤/ ٤٣٦)

سیدنا عمران بن حصین ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منتر اثر نہیں کرتا مگر نظر سے یا زہریلے ڈسے سے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٤٥٥٨- (٤٥) وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ٣٥١٣)

اور ابن ماجہ نے سیدنا بریدہ ﷛ سے روایت کیا۔

٤٥٥٩- (٤٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٨٨٩)

سیدنا انس ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منتر اثر نہیں کرتا مگر نظر ❶ سے یا زہریلے ڈسے سے یا خون سے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر نظر سے' غرض یہ ہے کہ ان تین باتوں میں منتر کرنا بہ نسبت اور چیزوں کے زیادہ فائدہ بخش ہوتا ہے۔

٤٥٦٠- (٤٧) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ

سیدنا اسماء بنت عمیس ﷝ سے روایت ہے' اس نے کہا اے اللہ کے رسول! جعفر کی اولاد کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے کیا میں ان کو دم کر دیا کروں' آپ نے فرمایا ہاں' اس لیے کہ اگر

الْقَدْرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔ (رواه احمد والترمذى وابن ماجه) (الترمذى الحديث رقم ۲۰۵۹ وابن ماجه الحديث رقم ۳۵۱۰ واحمد فى المسند ٦/ ٤٣٨)

کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر بد اس سے سبقت ❶ لے جاتی۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو نظر بد' لیکن کوئی چیز یہاں تک کہ نظر بھی تقدیر سے پیش رو نہیں ہو سکتی' ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہوتا ہے اور تعویذ میں بھی کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ اس میں کوئی خلاف شرع کلام نہ ہو اور اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ صحیح ہے اور تقدیر سے آگے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بغیر ضرر پہنچا سکتی تو وہ نظر بد ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بغیر کوئی چیز نہ ضرر پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی نفع۔

٤٥٦١ - (٤٨) وَعَنِ الشَّفَآءِ بِنْتِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ اَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهٖ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِهَا الْكِتَابَةَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ۳۸۸۷ واحمد فى المسند ٦/ ٣٧٢)

سیدہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے اور میں ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تو آپ نے فرمایا کیا تو (یعنی ام المؤمنین) کو نملہ کا منتر ❶ جسے تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے عورتوں کے لئے کتابت کے سیکھنے کا ثبوت ملتا ہے اور ایک حدیث میں ممانعت وارد ہے تو اس کی تطبیق اس طرح ہوگی کہ یا تو یہ حکم منع سے پہلے تھا' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بعض احکام کے ساتھ مخصوص ہیں اور نہی دوسری عورتوں کے حق میں ہے کیونکہ فتنہ کا خوف دوسری عورتوں کے حق میں مقصود ہے۔

٤٥٦٢ - (٤٩) وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ فَقَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَاُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَّكَ فِىْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا فَقَالُوْا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَلَّا بَرَّكْتَ اِغْتَسِلْ لَهٗ فَغَسَلَ لَهٗ عَامِرٌ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمِرْ فَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ

سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو نہاتے ہوئے دیکھا تو کہا اللہ کی قسم! میں نے آج کے دن کی طرح کا کوئی دن نہیں دیکھا اور نہ کسی پردہ نشین کی جلد سہیل کی جلد کی طرح' ابوامامہ نے کہا سہل گرایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور کہا گیا اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو سہل بن حنیف کے علاج کی فکر ہے' اللہ کی قسم! وہ اپنا سر نہیں اٹھا سکتا تو آپ نے فرمایا کیا تم کسی کے بارہ میں گمان کرتے ہو کہ اس نے سہیل کو نظر لگائی ہے لوگوں نے کہا کہ ہم عامر بن ربیعہ پر گمان کرتے ہیں' راوی نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو بلایا

وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِیْ قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُ بَأْسٌ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ رَوَاهُ مَالِكٌ) وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّاْلَهُ فَتَوَضَّأَلَهُ۔ (الموطا الحدیث رقم ۲ من کتاب العین وابن ماجه الحدیث رقم ۳۵۱۱ واحمد فی المسند ۳/ ۴۸۶)

اور اس کو سخت کہا اور فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے تو نے سہیل کو برکت کی دعا کیوں نہ دی' سہیل کے لیے دھو (وضو کر)' تو عامر نے دھویا سہل ❶ کے لیے اپنا منہ اور اپنے ہاتھ اور اپنی کہنیاں اور اپنے گھٹنے اور سر سے اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے اور ازار کے اندر کے اعضاء ایک پیالہ میں' پھر ڈالا گیا پانی سہل پر تو سہل اٹھ کر لوگوں کے ساتھ اس طرح چل پڑا کہ گویا اس کو کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ شرح السنۃ' مالک' اور مالک کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا نظر بد حق ہے اس کے لیے وضو کر دے تو اس نے اس کے لیے وضو کیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ غسل نظر بد کے لئے متعدد احادیث سے ثابت ہے' زہری رحمہ اللہ نے کہا جس کی نظر لگی ہو تو اس کو لائیں اور اس کے سامنے پانی کا ایک پیالہ رکھیں' وہ اس میں ہاتھ ڈالے اور پانی لے کر اسی پیالہ میں کلی کرے' پھر اپنا منہ بھی اسی میں دھوئے' پھر بایاں ہاتھ اس میں ڈالے اور دائیں ہاتھ پر پانی بہائے یعنی پہنچے پر اسی پیالہ میں پھر دایاں ہاتھ ڈالے اور بایاں پہنچا اسی طرح دھوئے پھر بایاں ہاتھ ڈالے اور دائیں کہنی اسی میں دھوئے پھر بایاں ہاتھ ڈالے اور بایاں پاؤں دھوئے پھر بایاں ہاتھ ڈالے اور دایاں گھٹنا دھوئے پھر دایاں ہاتھ ڈالے اور بایاں گھٹنا دھوئے اور اپنے ازار کا بدن دھوئے اسی میں اور پیالہ زمین پر نہ رکھا جائے پھر جس کو نظر لگی ہو اس کے پیچھے سے جا کر یہ پیالہ یکبارگی اس پر الٹا دیا جائے' یہ غسل ہے نظر بد کا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث جو فصل اول میں گزری اس میں ہے کہ جب تم نظر بد کا غسل کرنے کے لئے کہا جائے تو غسل سے انکار نہ کرو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے کیونکہ اس میں اپنا نقصان نہیں اور ایک بھائی کا فائدہ ہے اللہ تعالیٰ نظر بد سے سب کو بچائے۔

۴۵۶۳- (۵۰) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَآنِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۵۸ والنسائی الحدیث رقم ۵۴۹۴ وابن ماجه فی ۲/ ۱۱۶۱ الحدیث رقم ۳۵۱۱)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئیں' جب یہ نازل ہوئیں تو آپ نے ان دونوں کو لے لیا ❶ اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی' ابن ماجہ' کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ دونوں سورتیں عمدہ منتر ہیں ہر بلا اور نظر بد سے بچنے کے لئے اور دفع سحر کے لئے بھی مجرب ہیں۔

٤٥٦٤- (٥١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥١٠٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھ کو کیا دکھلائی دیتے ہیں تمھارے اندر مغربون میں نے کہا کہ مغربون کون ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں کہ ان میں جن شریک ❶ ہوتے ہیں۔" (ابوداود)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جن شیطان آدمی کے ہر اس کام میں شریک ہو جاتا ہے جس کو وہ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع نہ کرے یہاں تک کہ صحبت میں بھی تو غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کو کسی وقت نہ بھولے کیونکہ جب بھولا تو شیطان ساتھی ہو گیا۔

٤٥٦٥- (٥٢) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ بْنُ عَبَّاسٍ خَيْرَ مَاتَدَاوَيْتُمْ فِيْ بَابِ التَّرَجُّلِ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٠٥٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث باب ترجل میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٥٦٦- (٥٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ إِلَيْهَا وَ رَادَةٌ فَإِذَا صَحَّتِ الْمَعْدَةُ صَدَرَ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَةِ وَإِذَا فَسَدَتِ الْمَعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ۔ (البیہقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٥٧٩٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کا معدہ بدن کے لیے حوض کی طرح ہے، رگیں معدہ کی طرف آنے والی ہیں اور جب معدہ تندرست ہوتا ہے تو رگیں تندرستی کے ساتھ پھرتی ہیں ❶ اور جب معدہ فاسد ہوتا ہے تو رگیں بیماری کے ساتھ پھرتی ❷ ہیں۔"

حکم الحدیث: یہ حدیث منکر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اعضاء میں جید رطوبتیں اور عمدہ غذائیں پہنچاتی ہیں۔

❷ بیماری کے یعنی اعضاء میں ردی رطوبتیں پہنچاتی ہیں۔

٤٥٦٧- (٥٤) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَا وَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهٖ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهٗ أَوْ نَبِيًّا وَ غَيْرَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهٗ فِيْ إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو آپ کی انگلی پر بچھو نے ڈس لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے سے اس کو مار دیا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے کہ وہ نمازی اور غیر نمازی کو نہیں چھوڑتا یا فرمایا نبی اور غیر نبی پھر آپ نے نمک اور پانی منگوایا اور اس کو

يَصُبُّهٗ عَلٰى اِصْبَعِهٖ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَ يُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

(البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٢٥٧٥)

ایک برتن میں ڈالا' پھر ڈسنے کی جگہ ❶ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور انگلی پر معوذتین پڑھ کر دم کرتے ہوئے نمک ملتے تھے۔ (یہ دونوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیں۔)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ دونوں سورتیں جن کو بچھو کے لئے آپ نے پڑھا ان سے سورۂ فلق اور سورۂ ناس مراد ہیں اور آپ نظر بد سے بچنے کے لئے بھی ان کو پڑھتے جیسے گذر چکا ہے اور یہ دونوں سورتیں عمدہ منتر ہیں ہر بلا اور بدنظر سے بچنے کے لئے اور مجرب ہیں دفع سحر کے لئے بھی' لبید بن اصم یہودی نے نبی ﷺ پر سحر کیا تھا اور بالوں میں گرہیں دی تھیں' جب یہ سورتیں اتریں تو جبرائیل علیہ السلام کے کہنے پر آپ نے وہ گرہ دار بال بھی ایک اندھے کنوئیں سے منگوائے اور ایک ایک آیت ان سورتوں کی آپ پڑھتے جاتے تھے اور ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور اس مردود کا سحر باطل ہوا اور نبی ﷺ کا مزاج مبارک جو بہت کسلمند رہتا تھا چاق اور درست ہو گیا۔

٤٥٦٨ - (٥٥) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَهْلِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْشَيْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَهٗ فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهٗ فِيْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَاَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا۔ (رواه البخاري)

(البخاري الحديث رقم ٥٨٩٦)

عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے گھر والوں نے مجھے پانی کا ایک پیالہ دے کر ام المؤمنین سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا اور (گھر والوں کا یہ طریقہ تھا کہ) جب کسی کو نظر لگتی یا کوئی اور تکلیف ہوتی تو وہ پیالہ ان کی طرف بھیجتے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے بال نکالتیں' ان کو انہوں نے چاندی کی ❶ نلی میں رکھا ہوا تھا ان بالوں کو پیالے میں ڈبو کر نکال لیتیں تو وہ (مریض) اس پانی کو پی لیتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس نلی میں جھانک کر دیکھا تو اس میں چند ایک سرخ بال تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ طیبی رحمہ اللہ نے کہا یہاں چاندی کا استعمال ایسا تھا جیسا کعبہ پر از راہ تعظیم کے ریشم کا غلاف ڈالتے ہیں اور نبی ﷺ کے بال بسبب کثرت استعمال خوشبو کے سرخی مائل معلوم ہوتے تھے۔

٤٥٦٩ - (٥٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَ مَآءُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ وَالْعُجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَآءٌ مِّنَ السَّمِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَخَذْتُ ثَلٰثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کئی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ کھنبی زمین کی چیچک ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کھنبی ❶ من کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے اور عجوہ جنت سے ہے اور زہر سے وہ شفاء ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے تین پانچ یا سات کھنبیاں لیں اور ان کا پانی نکال کر ایک شیشی میں بھر لیا' اور سرمہ کے

مَآءَ هُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ وَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِّيْ عَمْشَآءَ فَبَرَأَتْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۶۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۴۵۵ واحمد فی المسند ۲/ ۵۱۱)

طور پر اپنی ایک چندھیانے والی لونڈی کی آنکھ میں ڈالا تو وہ تندرست ہوگئی۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کھمبی قسم من سے ہے' یہ ایک سفید چیز ہے جو برسات کے موسم میں بارش کے بعد زمین سے اگتی ہے لوگوں نے اس کی ہجو کی جیسے باب میں مذکور کہ لوگوں نے اس کو زمین کی چیچک کہا' تب آپ نے فرمایا کہ وہ تو "مَنّ" میں سے ہے یعنی اس "مَنّ" کی طرح جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا بغیر محنت اور مشقت کے آسمان سے اترتا تھا یہ زمین سے اگتی ہے' نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ بعض نے صرف کھمبی کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء کہا ہے اور بعض نے کہا کسی دوا کے ساتھ ملا کر اور بعض نے کہا کہ اگر آنکھوں کی گرمی سے ٹھنڈک کے لیے ہو تو پھر صرف اس کا پانی شفا ہے اور اگر اس کے سوا کوئی اور بیماری ہو تو کسی دوسری دوا کے ساتھ ملا کر' مگر قول صواب یہی ہے کہ کھمبی کا صرف پانی ہی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔

۴۵۷۰ - (۵۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلٰثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَّمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِّنَ الْبَلَآءِ۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ۳۴۵۰ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۵۹۳۰)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ہر ماہ سے تین دن صبح شہد چاٹ لے اس کو کوئی بڑی مصیبت نہیں پہنچے گی۔"

۴۵۷۱ - (۵۸) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ (رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَقَالَ الصَّحِيْحُ اَنَّ الْاٰخِيْرَ مَوْقُوْفٌ عَلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ۳۴۵۲ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۲۵۸۱)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو شفاؤں (یعنی) شہد اور قرآن کو لازم ❶ پکڑو یہ دونوں احادیث ابن ماجہ نے اپنی کتاب میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں اور بیہقی نے کہا صحیح یہ ہے کہ دوسری حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لازم پکڑو۔ شہد شفا ہے امراض جسمانی کی اور قرآن شفاء ہے امراض روحانی کی اللہ تعالیٰ نے شہد کے بارہ میں فرمایا "فیه شفاء للناس" اور قرآن کے بارہ میں فرمایا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔

۴۵۷۲ - (۵۹) وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهٖ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ

ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہر آلودہ بکری کا گوشت کھانے کی وجہ سے اپنے سر پر سنگیاں لگوائیں' معمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بغیر زہر کے پہنچنے کے

اَنَامِنْ غَیْرِ سَمٍّ كَذٰلِكَ فِيْ يَا فُوْخِيْ فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ حَتّٰى كُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ۔ (رواه رزين)

اسی طرح سے اپنے سر پر سینگیاں لگوائی تھیں میرا حافظہ مجھ سے جاتا رہا ❶ یہاں تک کہ مجھے سورۃ فاتحہ میں لقمہ دیا جاتا۔ (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ بلاضرورت سر کا خون نکالنا باعث نقصان ہے۔

٤٥٧٣-(٦٠) وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ يَنْبَغُ بِيَ الدَّامُ فَأْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ وَ تَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اِسْمِ اللّٰهِ وَ اجْتَنِبُو الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ فَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلٰثَآءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهٗ يَوْمَ الَّذِيْ اُصِيْبَ بِهٖ اَيُّوْبُ فِي الْبَلَآءِ وَمَا يَبْدُوْا جُذَامٌ وَّلَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبِعَآءِ اَوْلَيْلَةِ الْاَرْبِعَآءِ۔ (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٤٨٧)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے نافع! جوش مار رہا ہے (بلڈ پریشر) تو سینگی لگانے والے کو میرے پاس بلا کر لا' جوان آدمی لانا' ❶ بوڑھا اور بچہ نہ لانا' نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نہار منہ سینگی لگوانا بہتر ہے' یہ عقل ❷ اور حفظ میں زیادہ کرتی ہے' اور حافظ کے حافظہ میں اضافہ کرتی ہے' تو جو شخص سینگی لگوانا چاہے تو وہ بسم اللہ پڑھ کر جمعرات کے دن لگوائے' جمعہ ❸ ' ہفتہ اور اتوار کے دن سینگی لگوانے سے بچو' سوموار اور منگل کو سینگی لگواؤ اور بدھ کے دن سینگی لگوانے سے بچو' کیونکہ اس دن ایوب علیہ السلام کو بیماری لگی تھی اور جذام یا برص بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو شروع ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہ اچھی طرح پچھنی لگائے گا۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں یہ حدیثیں جن میں پچھنی لگانے کے مقرر اوقات کا بیان ہے اسی کے موافق ہیں جس پر اطباء نے اتفاق کیا ہے کہ مہینے کے آخری نصف اور اس کے ارباع میں سے تیسرے ربع میں پچھنی لگانا مہینے کے اول اور آخر میں پچھنی لگانے سے بہتر ہو تو ہر وقت پچھنی لگانا فائدہ دیتا ہے مہینے کا ابتداء ہو یا انتہا اور امام احمد رحمہ اللہ جب خون زور کرتا پچھنی لگا لیتے جو بھی دن اور جو بھی وقت ہوتا۔ صاحب قانون نے کہا کہ دن کی دوسری یا تیسری ساعت میں پچھنی لگانا چاہئے اور حمام کے بعد پرہیز کرنا چاہئے مگر جب خون غلیظ ہو تو پہلے حمام کرے پھر ایک ساعت ٹھہرے پھر پچھنی لگوائے اور پیٹ کے بھرنے پر پچھنی لگانا برا ہے اس سے سدی اور ردی بیماریاں ہو جاتی ہیں خاص کر جب سر داور غلیظ غذا کھا چکا ہو ایک اثر میں ہے کہ نہار منہ پچھنی لگانا دوا ہے اور سیری پر بیماری اور سترھویں تاریخ کو شفاء مگر بیماریوں کے علاج میں جس وقت حجامت کی ضرورت ہو حجامت کا استعمال واجب ہے ضرورت میں اوقات کی پابندی ضروری نہیں ہے۔ ❷ اور زیادہ کرتی ہے حفظ میں جب سر کے بیچ میں لگائی جائیں لیکن اعتدال کے ساتھ خون نکلے اگر خون زیادہ نکل جائے یا بے موقع لگائے تو جس قدر حافظہ ہے وہ بھی جاتا رہے گا جیسا معمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا اور شاید یہ نسیان معمر رضی اللہ عنہ کو چند ہی روز کے لئے ہوا ہو پھر ان کا حافظہ اچھا ہو گیا ہو۔ ❸ دن جمعہ کے اور دن ہفتہ کے یعنی قصد کر کے ان دنوں میں پچھنی نہ لگاؤ اگر ضرورت سے ایسا

اتفاق ہوجائے تو خیر۔

٤٥٧٤- (٦١) وَعَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ لِسَبْعِ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَآءٌ لِدَآءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى۔

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سترہ تاریخ کو اگر منگل ❶ کا دن ہو تو سینگی لگوانا سال بھر کی بیماری کے لیے دوا ہے۔ روایت کیا حرب بن اسمٰعیل کرمانی نے جو صاحب ہے امام احمد بن حنبل کا اور اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اسی طرح منتقی میں ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منگل کے دن اور سیدنا کبشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو منگل کے دن حجامت سے منع فرمایا تو اس حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو سترہویں تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں پڑے جیسے گزرا۔

٤٥٧٥- (٦٢) وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

اور رزین نے اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْفَالِ وَ الطِّيَرَةِ

فال اور طیرہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٥٧٦- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ خَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٥٧٥٤ ومسلم الحديث رقم ١١٠-٢٢٢٣ واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے شگون بد نہیں ہے ❶ اور بہترین اس کا فال ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنے اس کو ایک تمہارا۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عرب کا دستور تھا چڑیاں اور جانوروں کی آواز پر شگون بد لیتے تھے سو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ یہ صرف وہم اور خیال ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اور فال اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے لفظ سن کے نیک گمان کرنا اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر جیسے بیمار سالم کے لفظ سنے تو ایسے گمان کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح اور سالم ہوں اور جو یہ فال نامے بے علموں میں مشہور ہیں ان میں فال دیکھنا ہرگز درست نہیں، ان میں تو کفر کا ڈر ہے غیب کی بات سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں اور علماء نے لکھا ہے کہ قرآن کریم میں فال دیکھنا بھی حرام ہے۔

٤٥٧٧- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا متعدی ہونا نہیں ہے، نہ برا شگون ہے، نہ

وَفِرَّ مِنَ الْمَجْزُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۷۰۷ واحمد فی المسند ۲/ ۴۴۳)

اُلو کا بولنا منحوس ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس اور تو جذام والے سے اس طرح بھاگ ❶ جیسا کہ تو شیر سے بھاگتا ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اور بھاگ تو جذام والے سے اس بیماری سے آدمی کو نفرت ہوتی ہے تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہے اس واسطے اس کی صحبت منع فرمائی۔

۴۵۷۸ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَآءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۷۷۰ ومسلم الحدیث رقم (۱۰۱ - ۲۲۲۰) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۹۱۱ واحمد فی المسند ۲/ ۲۶۷)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی ❶ نہیں ہے اور نہ ہی اُلو کا بولنا منحوس ہے اور صفر کا مہینہ منحوس ہے ایک اعرابی نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے کہ اونٹ جب ریگستان میں ہوتے ہیں تو وہ ہرن کی طرح محسوس ہوتے ہیں تو ان میں ایک خارش زدہ اونٹ آ ملتا ہے اور انہیں بھی خارش زدہ کر دیتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس پہلے کو کس نے خارشی کیا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بیماری کا لگ جانا' کفار عرب کا اعتقاد تھا اور اب تک لوگ قائل ہیں کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہے الو تو یہ اس لئے کہ عرب کے لوگ سمجھتے تھے کہ مقتول کی روح الو بن کر پکارتی پھرتی ہے جب اس کا بدلہ لے لیا جاتا ہے تو وہ اڑ جاتا ہے' سو فرمایا کہ یہ بھی غلط بات ہے اسی طرح صفر کے مہینہ کو منحوس کہتے تھے اور اب تک بھی لوگ صفر کے مہینہ کو منحوس کہتے ہیں عورتیں اس مہینہ میں کوئی بڑا کام جیسے شادی بیاہ وغیرہ کرنے نہیں دیتیں یہ بھی لغو ہے صفر کا مہینہ دوسرے مہینوں کی طرح ہے' ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۴۵۷۹ - (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۰۶ - ۲۲۲۰) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۹۱۲)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں ہے بیماری کا لگنا اور نہ اُلو کا بولنا منحوس ہے اور نہ نوء ہے ❶ اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نوء کہتے ہیں ستارے کے طلوع اور غروب کو عرب گمان کرتے تھے کہ بارش اسی سے برستی ہے جیسے ہند کے لوگ پچھم سے بارش سمجھتے ہیں' شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا' بارش برسنا اللہ تعالیٰ کی مرضی اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں کوئی دخل نہیں۔

۴۵۸۰ - (۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۰۷-۲۲۲۲ و

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نہیں لگنا بیماری کا اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے اور نہ غول ❶ ہے۔ (مسلم)

ابوداؤد الحدیث رقم ۳۹۲۳ واحمد فی المسند (۳۱۲/۳)

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ غول ہے یعنی دیو بھوت ضرر دینے کا مالک نہیں' انکا یہ گمان تھا اور اب تک لوگ یہی گمان کرتے ہیں کہ جنگل میں دیو بھوت رنگ برنگ شکلیں بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ سے بہکاتے ہیں اور نقصان پہنچانے کے مالک ہیں' سو فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اللہ تعالیٰ کی چاہت کے بغیر کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ تم تمام جہان کے مالک اللہ تعالیٰ کو کیوں بھولتے ہو اور ادھر ادھر بھٹکے پھر رہے ہو۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب جنگل میں تم کو دیو بھوت نظر آئیں تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہ ہوگا۔

۴۵۸۱ - (٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۲۶۔ ۲۲۳۱) والنسائی الحدیث رقم ۴۱۸۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۵۴۴ واحمد فی المسند ۴/ ۳۸۹)

عمرو بن شرید نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ثقیف کے وفد میں ایک جذام والا مریض تھا تو نبی ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ❶ ہم نے تیری بیعت قبول کر لی ہے تو واپس چلا جا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہم نے تیری' بیعت ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کے لیے نبی ﷺ کے پاس آئی' ان میں ایک کوڑھی تھا نبی ﷺ نے اس کو اپنے پاس نہ بلایا بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہے محمد ﷺ نے اس کو اس لئے نہ بلایا کہ کہیں اس کو لوگ حقیر نہ جانیں تو اس کو رنج نہ ہو اور یہ جو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اس طرح بیماری لگ جاتی ہے اس لیے آپ نے نہیں بلایا' سو یہ غلط ہے اس لیے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں آئے گا جس کو ابن ماجہ نے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا۔ اگر اس کی صحبت سے پرہیز کرے تو بھی درست ہے اس کا حکم ایک دوسری حدیث میں ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ شاید کوئی کوڑھی کے پاس رہے اور تقدیر سے بیمار ہو جائے تو ضعف ایمان کی وجہ سے یہ سمجھے کہ اس کی وجہ سے مجھے بیماری لگی ہے عدوی خیال کرنے لگے اور وہ مشرک ہو جائے اعاذنا اللہ من ذلك۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۴۵۸۲ - (۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ۔ (رواه فی شرح السنة) (احمد فی المسند ۱/ ۲۵۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فال لیتے ❶ تھے اور شگونی نہیں لیتے تھے اور آپ اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فال لیتے' شگون لینا شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے لیکن اب تک لوگوں کی عادت ہے کہ جانوروں کی آواز اور بلی کے سامنے آنے اور کسی کی چھینک دینے اور کسی کے پیچھے سے بلانے وغیرہ سے شگون لیتے ہیں' یہ سب شرک ہے۔

۴۵۸۳ - (۸) وَعَنْ قُطْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ

قطن بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِیَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّیَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ۔ (رواہ ابو داوٗد) (ابو داوٗد الحدیث رقم ۳۹۰۷ واحمد فی المسند ۳/ ۴۷۷)

نے فرمایا ❶ پرندہ کا اڑانا اور لکیریں ڈالنا اور شگون بد لینا جبت ❷ سے ہے۔ (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پرندہ کا اڑانا یعنی ان سے شگون لینے کے لئے عیافت اور طیرہ میں اتنا فرق ہے کہ عیافت میں شگون بد لینا پرندوں ہی سے خاص ہے اور طیرہ میں عام ہے خواہ کسی چیز سے شگون لے اور طرق ریت میں لکیریں کھینچنا جیسے کہ رمالوں کی عادت سے آیت والے کی خبر دینے کے۔ ❷ جبت سے ہے۔ جبت کے معنی ہیں شیطان کے یعنی یہ کام شیطانی کام ہیں۔

۴۵۸۴ - (۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ قَالَہٗ ثَلٰثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ کَانَ سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ یَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ ھٰذَا عِنْدِیْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔ (ابو داوٗد و الترمذی) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۹۱۰ والترمذی الحدیث رقم ۱۶۱۴ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۵۳۸ واحمد فی المسند ۱/ ۴۳۸)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا شگون بد لینا شرک ہے یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی اور نہیں ہم میں سے کوئی مگر لیکن اللہ تعالیٰ اس کو توکل کی وجہ سے لے جاتا ہے۔ ❶ (ابوداوٗد، ترمذی) ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا وہ کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب کہتا اس حدیث میں تھا کہ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ یہ کلام میرے نزدیک ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لے جاتا ہے اس کو بسبب توکل کے یعنی اللہ تعالیٰ کے اوپر بھروسہ کرنے سے یہ وہم جاتا رہتا ہے انسان کو چاہئے کہ اگر ایسا وہم کبھی دل میں آئے تو اس کو بیان نہ کرے اور منہ سے نہ نکالے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے، جو وہ چاہے گا وہ ہوگا۔

۴۵۸۵ - (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَھَا مَعَہٗ فِی الْقَصْعَةِ وَقَالَ کُلْ ثِقَةً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ۔ (رواہ ابن ماجہ) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۹۲۵ والترمذی الحدیث رقم ۱۸۱۷ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۵۴۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام والے کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے ساتھ پیالہ میں رکھا اور فرمایا کھا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعتماد اور توکل کرتا ہوں۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۴۵۸۶ - (۱۱) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَاِنْ تَکُنِ الطِّیَرَةُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۹۲۱ واحمد فی المسند ۱/ ۱۸۱)

نے فرمایا: ''اُلو کا بولنا منحوس نہیں اور نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہیں ہے شگون بد اور اگر ہوتا شگون ❶ بد کسی چیز میں تو گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں ہوتا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور اگر ہوتا شگون بد یہ حدیث بطریق فرض کے ہے اور عورت کی نامبارکی یہ ہے کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اس کا ہمسایہ بد ہو۔

۴۵۸۷- (۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعْجِبُهٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ یَّسْمَعَ یَا رَاشِدُ یَا نَجِیْحُ۔(رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۶۱۶)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت گھر سے کسی کام کے لیے نکلتے' آپ پسند فرماتے کہ اے راشد ❶ اور اے نجیح کے الفاظ سنیں۔ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ اے راشد یعنی راہ راست پانے والا اور نجیح یعنی مراد پانے والے۔

۴۵۸۸- (۱۳) وَعَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَتَطَیَّرُ مِنْ شَیْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُءِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ کَرِهَ اسْمُهٗ رُءِیَ کَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْیَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهٖ وَرُءِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ کَرِهَ اسْمُهَا رُءِیَ کَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۹۲۰ واحمد فی المسند ۵/ ۳۴۷)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شگون بد نہ لیتے تھے جس وقت کسی عامل کو بھیجتے تو اس سے اس کا نام پوچھتے' اگر نام اچھا ہوتا تو اس کا اثر آپ کے چہرہ پر دیکھا جاتا' اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو اس کی ناپسندیدگی آپ کے چہرہ سے نمایاں ہوتی اور جس وقت آپ کسی بستی میں داخل ہوتے' اس کا نام پوچھتے اگر اس کا نام اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپ کے چہرہ پر نظر آتے اور اگر اس کا نام ناپسند ❶ ہوتا تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرہ پر ظاہر ہوتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ بدشگونی نہیں ہے کیونکہ اس ناخوشی سے آپ جس کام کا ارادہ رکھتے اس کو نہ چھوڑتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اس کام کو سرانجام دیتے اور خوشی ناخوشی تو ایک طبعی بات ہے۔

۴۵۸۹- (۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا فِیْ دَارٍ کَثُرَ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰی دَارٍ قَلَّ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں رہتے تھے' اس میں ہمارے افراد کی تعداد بہت تھی اور ہمارے مال تھے تو ہم وہاں سے ایک

ذَرُوْهَا ذَمِيمَةً۔(رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٩٢٤)

دوسرے گھر میں منتقل ہو گئے اس میں ہماری اور ہمارے مال کی تعداد کم ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو ❶ جبکہ وہ بُرا ہے۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کو چھوڑ دو' اس لیے کہ ان کے دلوں میں یہ بات ٹھن گئی تھی کہ یہ نقصان ہم کو اس مکان میں رہنے کی وجہ سے پہنچا ہے' اس لئے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس مکان سے نکل آؤ تا کہ وہم کا مادہ دل سے دور ہو جائے اور شرک میں گرفتار ہونے سے بچ جاؤ۔

٤٥٩٠ - (١٥) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا اَبْيَنُ وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا وَاَنَّ وَبَآءَ هَا شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفُ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٩٢٣ واحمد في المسند ٣/ ٤٥٣)

یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر سے روایت ہے کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے فروہ بن مسیک سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہماری زمین ہے جس کو ابین کہا جاتا ہے' وہ ہماری کھیتی باڑی اور غلہ کی زمین ہے' اس کی وباء سخت ہے آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اس لیے کہ بیماری کے قریب ہونا ❶ تلف و ہلاکت ہے۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ کہنا آپ کا طب کا اصل اصول ہے کیونکہ تندرست اور موافق ہوا بدن کی صلاحیت میں تمام چیزوں سے بڑھ کر فائدہ بخش ہے اور گندی ہوا نا موافق تمام چیزوں سے بڑھ کر بدن کو بگاڑنے والی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٥٩١ - (١٦) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مُرْسَلًا۔ (ابوداؤد الحديث رقم ١٢١-٥٣٧ والنسائي الحديث رقم ١٢١٨ واحمد في المسند ٥/ ٤٤٧)

سیدنا عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس بدشگونی کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کہ ان میں سے فال بہترین ہے اور شگون بد کسی مسلمان کو نہ روکے ❶ تو جب تم میں سے کوئی شخص کسی ناپسندیدہ ❷ چیز کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے یا الٰہی نہیں لاتا نیکیوں کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیوں کو مگر تو اور نہیں ہے برائی سے بچنا اور نہیں قوت نیکی پر مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔ (ابوداؤد نے بطریق ارسال کے روایت)

فوائد الحدیث: ❶ نہ روکے شگون بد الخ اس کام سے جس کا ارادہ کیا ہے۔

❷ یعنی وہ چیز دیکھے جس سے لوگ شگون بد لیتے ہیں۔

بَابُ الْكُهَانَةِ

کہانت کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۴۵۹۲ - (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّانَاتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ خَطًّاقَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۲۱ - ۵۳۷) وابوداؤد الحديث رقم ۳۹۰۹ والنسائي الحديث رقم ۱۲۱۸ واحمد في المسند ۵/ ۴۴۷)

سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کئی ایسے کام تھے جو کہ ہم جاہلیت میں کرتے تھے' ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے' آپ نے فرمایا تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ ہم شگون بد لیتے تھے آپ نے فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتا ہے اس کو ایک تمہارا اپنے دل میں تو نہ باز رکھے تم کو یہ خیال آنا' معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم میں سے کئی لوگ خط کھینچتے ہیں' آپ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام خط کھینچتے تھے ❷ تو اب جس شخص کا خط ان کے موافق ہو تو وہ ٹھیک ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہانت آئندہ کی خبریں بتلانا۔ ❷ علماء حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خط کشی درست نہیں اس لیے کہ خط کشی اس نبی کا معجزہ تھا تو اس کے موافق اور لوگوں سے ہوا فال ہے بعض نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہیں' سو یہ غلط بات ہے اس لیے کہ اس نبی کی خط کشی بعینہٖ معلوم نہیں ہو سکتی تا کہ اس خط اور اس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو۔ بہت سی آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آئندہ کی بات بالیقین کوئی نہیں جان سکتا اور اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع میں ہرگز درست نہیں۔

۴۵۹۳ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِشَيْءٍ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ: ❶ ''وہ کچھ نہیں'' لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بعض اوقات وہ ایسی بات کرتے ہیں جو سچ ہوتی ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایک سچا کلمہ ہوتا ہے جس کو جن اچک لیتا ہے' پھر وہ اس کو اپنے دوست کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح ❷ ڈال دیتا

اَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ كَذِبَةٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٢١٣ ومسلم الحدیث رقم (١٢٣۔ ٢٢٢٨) واحمد فی المسند ٦/ ٨٧)

ہے' تو وہ کاہن اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملاتے ہیں۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وہ کچھ نہیں یعنی وہ ذرہ برابر بھی اعتبار کے لائق نہیں۔ ❷ یعنی جیسے ایک مرغ دوسرے کو دانے کے لئے بلاتا ہے اور دوسرا مرغ اس کی آواز سمجھ جاتا ہے تو اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے دوسرے لوگ نہیں سمجھتے۔

٤٥٩٤ - (٣) وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٣٢١٠)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فرشتے اترتے ہیں عنان میں اور عنان کہتے ہیں بادل کو اور وہ ان کاموں کا ذکر کرتے ہیں جن کا فیصلہ کیا جا چکا ہوتا ہے' تو چوری سے شیاطین سنتے ہیں اور وہ پہنچا دیتے ہیں اس کو کاہنوں کی طرف' تو وہ کاہن اپنی طرف سے ان میں سو ❶ جھوٹ ملا لیتے ہیں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اپنی طرف سے سو جھوٹ' عرب میں ایک قوم تھی جو جن اور شیطانوں سے راہ رکھتے تھے ان سے کچھ دریافت کر کے لوگوں سے کہتے تھے اور لوگ ان سے بہت اعتقاد رکھتے تھے' لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا حال پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی کچھ حقیقت نہیں' پھر لوگوں نے عرض کیا کہ ان کی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہے' تب آپ نے یہ حدیث فرمائیں یعنی وہی ایک بات سچ ہوتی ہے جس کو سن آتے ہیں اور باقی واہیات نادان اسی ایک بات کو دلیل بنا کر معتقد ہوتے ہیں اور ان کی اکثر جھوٹی باتوں کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہیں رکھتے۔

٤٥٩٥ - (٤) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٥۔ ٢٢٣٠) واحمد فی المسند ٤/ ٦٨)

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نجومی کے پاس آئے اور اس سے کچھ پوچھے تو چالیس دن رات اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قبول نہیں کی جاتی' غیب کی بات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا تو جس نے نجومی یا رمال یا شگونی یا فال والے سے کچھ پوچھا تو وہ سمجھ لے کہ اس کے ایمان میں کچھ خلل ہے۔

٤٥٩٦ - (٥) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی' رات کو بارش بری تھی' پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی

فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَالِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٨٤٦ ومسلم الحدیث رقم (١٢٥ - ٧١) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٩٠٦ والنسائی الحدیث رقم ١٥٢٥ والموطا الحدیث رقم ٤ من کتاب الاستسقاء واحمد فی المسند ٤/ ١١٧)

طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اس کو خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بعض بندوں نے ایمان لانے کے ساتھ صبح کی بعض نے کفر کیا' جس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش برستی ہے تو یہ شخص میرے ساتھ ایمان لایا اور کفر کیا ساتھ ستاروں کے اور جس شخص نے کہا کہ فلاں ستارہ کی وجہ سے ہم پر بارش برسی ہے' تو یہ شخص میرے ساتھ کافر ہوا اور ستاروں پر ایمان لایا۔ (بخاری' مسلم)

٤٥٩٧ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٢٦ - ٧٢) والنسائی الحدیث رقم ١٥٢٤) واحمد فی المسند ٢/ ٣٦٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آسمان سے کوئی برکت نازل نہیں کرتا مگر یہ کہ ہوتی ہے ایک جماعت آدمیوں میں سے ساتھ اس کے کفر کرنے والی' اللہ تعالیٰ بارش نازل فرماتا ہے' تو وہ کہتے ہیں کہ فلاں' فلاں ستارہ کی وجہ سے بارش ہوئی۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دونوں احادیث کا حاصل یہ ہے کہ بارش تو اللہ تعالیٰ برساتا ہے اور نادان لوگ اس کو ستارے اور حکمت کی تاثیر سے جان کر اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے' اب تک دنیا میں ایسے ضعیف الاعتقاد اور ناسمجھ لوگ موجود ہیں جو ہر شخص کی بھلائی برائی کو اس کے ستارے کی طرف منسوب ہیں اور قمر اور شمس اور سبعہ ستارہ کی حرکات خاص خاص انسان اور آدمیوں کے لئے مفید اور مضر سمجھتے ہیں' اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان بڑے بڑے جسموں کو بے کار پیدا نہیں کیا اور چاند' سورج کی وجہ سے منجملہ ہزاروں فائدوں کے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان سے نباتات اور حیوانات کی پرورش ہوتی ہے لیکن یہ تاثیر تمام نباتات اور حیوانات پر بطور عموم ہے جیسے انگارہ یا پانی کی تاثیر آفتاب یا چاند انسان کی طرح عقل نہیں رکھتے نہ جان۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٥٩٨ - (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اِقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔ (رواه احمد وابو داؤد وابن ماجه) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٩٠٥

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ علم نجوم سے ایک ٹکڑا سیکھتا ہے تو وہ جادو کی ایک شاخ حاصل ❶ کرتا ہے جس نے زیادہ کیا اس نے جادو کو زیادہ حاصل کیا۔ (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٢٦ واحمد في المسند (٣١١/١)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آپ نے نجوم کو سحر سے مشابہت دی اس خیال سے کہ سحر کی حرمت منصوص ہے قرآن مجید میں پس نجوم بھی اسی طرح حرام ہے اور حدیث میں نجوم ہے جس سے آئندہ کی بات یا غیب کی بات بتلانا سیکھے یہ حرام ہے لیکن اس قدر علم نجوم جس سے سمندر میں جہاز پر سکے یا نماز کے اوقات پہچان سکے جائز ہے۔

٤٥٩٩ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا وصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ اَوْ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْاَتٰى اِمْرَاَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ (رواه احمد وابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٩٠٤ والترمذى الحديث رقم ١٣٥ واحمد في المسند ٢/ ٤٠٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ کاہن کے پاس آئے اور جو کچھ وہ کہے اس کو سچا جانے یا کوئی شخص اپنی بیوی سے حالت حیض میں صحبت کرے یا اپنی بیوی سے اس کی مقعد میں جماع کرے تو وہ اس چیز سے بیزار ہوا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔'' (احمد ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٦٠٠ - (٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَفِی السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِيْرُ فَسَمِعَهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَّ وَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ ثُمَّ يُلْقِيْهَا الْاٰخَرُ اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِالْكَاهِنِ فَرُبَمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُّلْقِيَهَا وَ رُبَمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهٗ فَيُكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ فَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَ كَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِیْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کسی بات کا فیصلہ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بات کے خوف سے اپنے بازو مارتے ❶ ہیں گویا کہ اللہ تعالیٰ کی وہ بات زنجیر ❷ کی طرح ہے جس کو صاف پتھر پر کھینچا جائے تو جب فرشتوں کے دلوں سے خوف دور کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں ❸ کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم کیا تو فرشتے اس چیز کو جو کہا ہوتا ہے کہتے ہیں ❹ کہ وہ حق اور اللہ تعالیٰ بلند قدر اور اعلیٰ مرتبہ والا ہے پس ان باتوں کو چوری سے سننے والے سنتے ہیں اور چوری سے سننے والے اسی طرح اوپر نیچے ہیں اور سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کی شکل اپنے ہاتھ کے ساتھ ❺ بیان کی انہوں نے اپنے ہاتھ کو ٹیڑھا کیا اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھا وہ شیطان بات سن کر نیچے والے کو اور نیچے والا جادوگر یا کاہن کے کان میں ڈال دیتا

سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٤٨٠٠ والترمذی الحدیث رقم ٣٢٢٣ وابن ماجه الحدیث رقم ١٩٤)۔

ہے اور بعض اوقات تو سننے سے پہلے ہی ان کو شعلہ پکڑ لیتا ہے اور کبھی شعلہ لگنے سے پہلے وہ بات ساحر ❻ یا کاہن کے کان میں ڈال دیتا ہے' اور وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ کیا اس نے فلاں دن یہ بات نہیں کہی تھی اور جو آسمان سے سنی گئی ہوتی ہے تو اس بات کی وجہ سے اس کی تصدیق کی جاتی ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ مارتے ہیں یعنی ڈرتے اور کانپتے ہیں ہیبت اور عظمت حکم الٰہی سے بوجہ خوف قول اور کلام الٰہی کے۔ ❷ مانند زنجیر کی یعنی بیچ تعسر فہم اور استماع اس کے۔ ❸ یعنی کم رتبہ فرشتے مقرب فرشتوں سے۔ ❹ کہتے ہیں فرشتے مقرب یعنی ان فرشتوں پوچھنے والوں سے۔ ❺ ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی ساتھ انگلیوں ہاتھ کے۔ ❻ طرف ساحر یا کاہن کی' قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی اور وہ اس کو آئندہ کی باتیں اور آسمان کی خبریں اڑا کر بتا دیتا' اس قسم کی کہانت کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں بیان ہے اور یہ قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت سے موقوف ہو گئی۔ دوسرا یہ کہ زمین کی اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں اور پوشیدہ ہوتی ہیں' وہ بتائے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور اہل کلام نے ان دونوں اقسام کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے۔ تیسرا یہ کہ نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں اور ہمارے ہاں فٹ پاتھوں پر بیٹھے ہوئے نام نہاد عامل' کامل اور علم نجوم کے کہنہ مشق استاد وغیرہ بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں۔ اور اسی قسم کی ایک عرافت بھی ہے اس کو عراف کہتے ہیں عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے ان تمام اقسام کو کہانت کہتے ہیں اور شریعت نے ان تمام کو جھوٹا کہا اور ان تمام کے پاس جانے اور ان کی بات پر یقین کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٦٠١-(١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَیْنَاهُمْ جُلُوْسٌ لَیْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُمِیَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِذَا رُمِیَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّیْلَةَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا یُرْمٰی بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰی اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ التَّسْبِیْحُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار صحابہ میں سے مجھے کسی نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت روشن ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دور جہالت میں کیا کہتے تھے جب اس طرح کوئی ستارہ ٹوٹتا تھا صحابہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں' ہم کیا کرتے تھے کہ آج کی رات کوئی بڑا آدمی پیدا کیا گیا یا کوئی بڑا آدمی مر گیا ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسی کی پیدائش یا موت پر نہیں ٹوٹتا' لیکن ہمارا پروردگار بابرکت نام والا ہے' وہ جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح بیان کرتے ہیں' پھر ان کے نزدیک کے

اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيُقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآءِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْذِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ۔ **(رواه مسلم)** (مسلم الحديث رقم (١٢٤ ـ ٢٢٢٩) والترمذي الحديث رقم ٣٢٢٤ واحمد في المسند ١/ ٢١٨)

آسمان والے فرشتے تسبیح بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی آواز آسمان دنیا کے فرشتوں تک پہنچتی ہے پھر وہ فرشتے ان فرشتوں کو جو عرش اٹھانے والوں کے قریب ہیں کہتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا ہے تو وہ وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوتا ہے اور آسمان والے فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ آسمان دنیا تک وہ بات پہنچتی ہے وہاں سے جن اس کو اچک کر اپنے دوستوں کی طرف پہنچاتے ہیں ان کو ستارے مارے جاتے ہیں اور کاہن جو سچی بات کہے وہ حق ہوتی ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا لیتے ہیں اور اس میں اضافہ کرتے ہیں۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ زیادہ کرتے ہیں یعنی سنی ہوئی بات پر حاصل ان دونوں احادیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ غیب کوئی نہیں جانتا کاہن جھوٹے اور بے حقیقت ہیں' ان سے حال دریافت کرنا درست نہیں اور ان کی وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہے اور باقی واہیات' نادان لوگ اسی ایک سچی بات کو دلیل بنا کر ان کے معتقد ہو جاتے ہیں اور ان کی اکثر جھوٹی باتوں کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہیں رکھتے۔ معلوم ہوا کہ ہمارا پروردگار ہمارے اوپر آسمان سے اونچا اور مخلوقات سے علیحدہ ہے اور یہ مسئلہ کئی مرتبہ گذر چکا ہے۔

٤٦٠٢ - (١١) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْلَمُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ۔ (البخاري تعليقا ٦/ ٢٩٥ باب (٣) من كتاب بدء الخلق)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ستارے تین باتوں کے لیے پیدا کئے ایک بات یہ کہ پیدا کیا ان کو زینت آسمان کے لیے اور دوسرا شیطانوں کے مارنے کے لیے اور یہ نشانی ہے کہ ان کے ذریعہ راستہ کا پتہ چلتا ہے اور جس نے ان تین باتوں ❶ کے علاوہ کوئی اور بات کہی تو اس نے غلطی کی اور اپنا حصہ ضائع کیا تکلیف سے کام لی' اس نے ایسی بات میں تکلف کیا ہے جس کا اس کو کچھ فائدہ نہیں اور ایسا علم سیکھنے میں تکلیف سے کام لیا جس کے علم سے انبیاء علیہم السلام اور فرشتے بھی عاجز ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ علم نجوم سیکھنا حرام ہے اور جو علوم حرام ہیں ان میں صاحب درمختار نے علم فلسفہ اور نجوم اور شعبدہ اور رمل اور طبعی اور سحر اور کہانت کو لکھا ہے اور علم منطق کو بھی حرام لکھا ہے اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے وصیت نامہ میں منطق کی کتب پڑھنے کا مشورہ دیا ہے لیکن منطق پڑھنا اس قدر جائز ہے جو بقدر ضرورت ہو اور اس کے لئے دو تین مختصر کتب ہی کافی ہیں اس کے زیادہ اوقات علم منطق میں صرف کرنا فضول اور بے فائدہ ہے اور کیا عجب ہے کہ حرام بھی ہو۔

٤٦٠٣- (١٢) وَعَنِ الرَّبِيعِ مِثْلُهُ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَلَا رِزْقَهُ وَلَا مَوْتَهُ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ۔

ربیع رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے اس نے زیادہ کیا کہ اللہ کی قسم' اللہ تعالیٰ نے ستارہ میں کسی کا رزق نہیں رکھا اور نہ اس میں کسی کی زندگی اور موت کو رکھا ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ❶ بولتے ہیں اور ستاروں کے ساتھ (اپنے آپ کو بہلاتے ہیں)۔

فوائد الحدیث: ❶ ہم نے بارہا ایسے لوگوں کو آزمایا اور ان کو دروغ گو پایا افسوس ہے کہ اس زمانہ کے مسلمانوں نے نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے اور ڈھکوسلوں پر اعتقاد رکھ لیا اور قرآن و حدیث کو بھول گئے حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے ہم کو نجوم اور رمل وغیرہ کی کیا حاجت ہے۔

٤٦٠٤- (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِّنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ اَلْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَّالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَّالسَّاحِرُ كَافِرٌ۔(رواه رزين)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص علم نجوم کا باب اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر ❶ سیکھتا ہے تو وہ جادو کا ایک ٹکڑا سیکھتا ہے' نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔'' (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ واسطے غیر اس چیز کے کہ ذکر کی اللہ تعالیٰ نے اور وہ تین باتیں ہیں جن کو امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے تعلیقا بیان کیا اور وہ تعلیق پیچھے گذر چکی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ نجومی جو غیب جاننے کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔

٤٦٠٥- (١٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهٖ خَمْسَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ۔(رواه النسائى) (النسائى الحديث رقم ١٥٢٦)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے پانچ سال تک بارش روکے رکھے پھر برسائے تو لوگوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ کفر کرے' وہ جماعت والے کہیں کہ ہم مجدح ستارہ کے طلوع ہونے کی وجہ سے بارش دیئے گئے ہیں۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

❁❁❁

کِتَابُ الرُّؤْيَا

خواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٦٠٦ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) (البخاری الحدیث رقم ٦٩٩٠ وابوداؤد الحدیث رقم ٥٠١٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آثار نبوت سے کچھ باقی نہیں ❶ رہا مگر مبشرات' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اور مبشرات کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اچھا خواب ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال کے قریب چہرہ مبارک سے پردہ اٹھا کر فرمائی' یعنی جو بواسطہ نبوت کے تم کو حاصل ہوتا تھا سو اس کا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہے' میرے بعد کوئی نبی نہیں ہاں از جنس قبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہے قیامت تک خواہ مسلمان خود دیکھے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھے۔

٤٦٠٧ - (٢) وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ. (الترمذی الحدیث رقم ٢٢٧٣ والموطا الحدیث رقم ٣ من کتاب الرویا)

اور امام مالک رحمہ اللہ نے عطاء بن یسار کی روایت کے ساتھ اس عبارت کو زیادہ کیا کہ اس خواب کو مسلمان مرد دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔

٤٦٠٨ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ. (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٩٨٣ ومسلم الحدیث رقم (٧-٢٢٦٤) وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٩٣ والموطا الحدیث رقم ١ من کتاب الرویا واحمد فی المسند ١٢٦/٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا خواب ❶ نبوت کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خطابی رحمہ اللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئس برس وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینہ تک خواب میں وحی آئی تو خواب چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوا۔

٤٦٠٩ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے دیکھا'

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١١٠ ومسلم الحديث رقم ١٠ ـ ٢٢٦٦ وابوداؤد الحديث رقم ٥١٢٣ وابن ماجه الحديث رقم ٣٩٠١ واحمد فی المسند ٢/ ٤١١)

کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بنتا۔'' (بخاری، مسلم)

٤٦١٠ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٩٩٦ ومسلم الحديث رقم ٢٥٧ والدارمی الحديث رقم ٢١٤٠ واحمد فی المسند ٥/ ٣٠٦)

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھے دیکھا تو اس نے سچ دیکھا۔'' ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے حلیہ اور صورت پر دیکھے جیسا کہ کتب حدیث میں مرقوم ہے تو اس کا خواب سچ ہے کیونکہ شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ وہ آپ کی شکل بن سکے۔

٤٦١١ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٩٩٣ ومسلم الحديث رقم (١١ ـ ٢٢٦٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ مجھے بہت ❶ جلد حالت بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں بنتا۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دوسری روایت میں ہے یا اس نے مجھ کو جیسے جاگتے دیکھا اس حدیث کے راوی کو اس میں شک ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جاگتے میں دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اس نے مجھے جاگتے دیکھا، اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ قیامت میں دیکھے گا دوسرا یہ کہ یہ بات آپ کی زندگی تک تھی، اب نہیں ہے۔

٤٦١٢ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٣٢٩٢ ومسلم الحديث رقم ٤-٢٢٦١ وابوداؤد الحديث رقم ٥٠٢١، الترمذی الحديث رقم ٢٢٧٧ وابن ماجه الحديث رقم ٣٩٠٩

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے تو جس وقت تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان کرے اس کو مگر اس شخص کے سامنے جو کہ اس کو دوست رکھتا ہو اور جس وقت تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواہ دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر اور شیطان کے شر سے پناہ پکڑے اور چاہیے کہ تھتکارے تین بار اور اس خواب کو کسی کے سامنے بیان نہ کرے تو وہ ❶ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔''

والدارمی الحدیث رقم ۲۱٤۱ والموطا الحدیث رقم ٤ من کتاب الرویا واحمد فی المسند ٤/ ۳۰۹) (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وہ خواب کیونکہ برے خواب سے بچنے کا طریقہ معلوم ہو گیا اب دل میں خواہ مخواہ وسوسہ نہ رکھے اور اندیشہ نہ کرے اللہ جل جلالہ کی پناہ بڑی مضبوط اور قوی ہے۔

٤٦١٣ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْهِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٥- ۲۲٦۲) وابوداؤد الحدیث رقم ٥٠۲۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۹۰۸)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں جانب ❶ تین مرتبہ تھتکارے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پناہ پکڑے اور جس کروٹ پر لیٹا ہوا ہو اس کو بدل لے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہے اگر اس حدیث کے موافق عمل کرے گا تو اس کا ضرر اور وسوسہ دور ہو جائے گا۔

٤٦١٤ - (۹) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَ اَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلَا يَقُصَّهٗ عَلٰى اَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِى النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِى الدِّيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری الحدیث رقم ۷۰۱۷ ومسلم الحدیث رقم ۲-۲٦۹ وابوداؤد الحدیث رقم ٥٠۱۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۲۸۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۹۰٦ والدارمی الحدیث رقم ۲۱٤۳ واحمد فی المسند ۳/۲٦۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت ❶ زمانہ نزدیک ہوگا مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور جو نبوت سے ہو وہ جھوٹ نہیں ہو سکتا محمد بن سیرین نے کہا میں کہتا ہوں خواب ❷ تین طرح کا ہوتا ہے ایک تو نفس کا خیال اور دوسرا شیطان کا ڈرانا اور تیسرا اللہ کی طرف سے بشارت پس جو شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اس کو کسی سے بیان نہ کرے اور چاہیے کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے ابن سیرین خواب میں طوق دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے ان کو خواب میں بیڑی ❸ قید دیکھنا بہت پسند تھا اور کہا جاتا ❹ ہے کہ بیڑی قید کا مطلب دین میں ثابت قدم رہنا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جس وقت زمانہ نزدیک ہوگا مطلب یہ ہے کہ بہار کے موسم میں جب رات اور دن برابر ہوتے ہیں تو خواب سچا ہوتا ہے اس لیے کہ نہ ہوا گرم ہوتی ہے اور نہ سرد اور حواس صاف رہتے ہیں۔ ❷ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں یعنی خواب تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو نیک خواب جس سے دین کی قوت ہو اللہ تعالیٰ پر اعتماد بڑے گناہوں سے بچے۔ دوسری قسم خواب پریشان ہے جس سے

وہم اور رنج بڑھے یا اللہ تعالیٰ سے بدگمانی ہو۔ تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات خواب میں نظر آئیں۔
❸ طوق دیکھنا کیونکہ یہ دوزخیوں کی علامت ہے اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ اَلْاٰیَةَ۔
❹ کہا جاتا ہے قید یعنی خواب میں پاؤں میں بیڑیاں پڑی دیکھنے کی یہ تعبیر ہے کہ آدمی دین پر مضبوط اور ثابت قدم رہے گا۔

٤٦١٥- (١٠) قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهُشَيْمٌ وَاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُوْنُسُ لَا اَحْسِبُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِیْ هُوَ فِی الْحَدِيْثِ اَمْ قَالَهُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَفِیْ رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٧٠١٧ ومسلم الحدیث رقم (٤۔ ٢٢٦١)

بخاری نے کہا کہ روایت کیا اس کو ❶ قتادہ اور یونس نے اور ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے نقل کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور کہا یونس نے کہ نہیں ❷ گمان کرتا میں اس روایت کو مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ قید کے اور کہا مسلم نے میں نہیں جانتا کہ یہ قول حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں واقع ہوا ہے یا ابن سیرین نے کہا ہے اور ایک روایت مسلم کی مانند اسی کی ہے اور ادراج ❸ کیا حدیث میں اس قول اپنے کو کہ کہا اکرہ الغل آخر کلام تک۔

فوائد الحدیث: ❶ روایت کیا اس کو یعنی مضمون قید کو۔ ❷ نہیں گمان کرتا میں یعنی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مضمون قید کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔ ❸ ادراج کیا یعنی ابن سیرین رحمہ اللہ نے یا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

٤٦١٦- (١١) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِیْ قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطٰنُ بِاَحَدِكُمْ فِیْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ۔ **(رواہ مسلم)** (مسلم الحدیث رقم (١٦۔ ٢٢٦٨) وابن ماجه الحدیث رقم ٣٩١٢ واحمد فی المسند ٣/ ٣٥٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا ہے' راوی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا کہ جس وقت تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے تو ایسے خواب کو لوگوں سے بیان نہ کرے۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آدمی کو دق کرنے کے لیے شیطان کچھ واہی خواب دکھاتا ہے' سو ایسے خواب کا کسی سے کہنا کیا ضرور ہے؟

٤٦١٧- (١٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِیْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُّطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِی الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ۔ **(رواہ مسلم)** (مسلم الحدیث رقم (١٨۔ ٢٢٧٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک رات ان چیزوں کو دیکھا جو کہ دیکھتا سونے والا' گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں' تو میرے پاس ابن طاب کی تازہ کھجوریں لائی گئیں تو میں نے اس کی تاویل کی کہ دنیا میں ہمارے لیے بزرگی ہے اور آخرت میں اچھی جزاء ہے اور ہمارا دین اچھا ہے ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دین ہمارا اچھا ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے

معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف الفاظ سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔

٤٦١٨- (١٣) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اِنِّیْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰی اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِیْ اِلٰی اَنَّهَا الْیَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِیَ الْمَدِیْنَةُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ هٰذِهٖ اِنِّیْ هَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنُ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٣٦٢٢ ومسلم الحدیث رقم (٤٠- ١٧٧٩) وابن ماجه الحدیث رقم ٣٩٢١ والدارمی الحدیث رقم ٢١٥٨)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ تحقیق میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے ایسی زمین کی طرف کہ اس میں کھجوریں ہیں پس مجھے خیال ہوا کہ یہ شہر یمامہ ❶ ہے یا ہجر ہے جبکہ وہ مدینہ تھا جس کا پرانا نام یثرب تھا میں نے اس خواب میں دیکھا کہ میں اپنی تلوار ہلاتا ہوں اور وہ اوپر سے ٹوٹ گئی ہے' تو وہ شہادت تھی جو احد کے دن بعض مومنین کو پہنچی تھی پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو وہ اصلی حالت پر آ گئی بہتر اس چیز سے کہ جو وہ پہلے تھی تو اس سے مراد وہ فتح ❷ تھی جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کو عطا فرمائی اور ایمان داروں کا جمع ہونا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہ وہ شہر یمامہ ہے یا ہجر ہے یمامہ اور ہجر عرب میں دو شہر ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی فرق پڑ جاتا ہے اور ایام جاہلیت میں مدینہ کا نام یثرب تھا' پھر اس کا نام مدینہ' طیبہ اور طابہ رکھا گیا اور یثرب نام لینے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا اس لئے کہ یثرب مشتق ہے ثرب بالتحریک سے جس کے معنی بمعنی فساد ہے اور اس حدیث سے بعض احادیث میں جو آپ نے مدینہ کو یثرب فرمایا تو پہلے بطور نہی کے فرمایا یا بیان جواز کے لئے کہ ابتداء ہجرت میں لوگ اس نام کو جانتے نہ تھے چاہا کہ پہچان لیں اس لئے جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کے اور یہ احتمال ظاہر تر ہے اور کلام اللہ میں جو آیا ہے یَا اَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ الْاٰیَةَ تو زبانی منافقوں کو فرمایا ہے۔

❷ وہ فتح تھی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کا لشکر مزید مضبوط ہوا۔

٤٦١٩- (١٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ كَفِّیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَیَّ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اَنْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَ فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَیْنِ الَّذِیْنَ اَنَا بَیْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَآءَ وَصَاحِبُ الْیَمَامَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ یُقَالُ اَحَدُهُمَا مُسَیْلَمَةُ صَاحِبُ الْیَمَامَةِ وَالْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَآءَ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمَذِیِّ۔ (البخاری الحدیث رقم ٤٣٧٥ ومسلم الحدیث رقم ٢٢-٢٢٧٤ والترمذی الحدیث

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانے میرے پاس لائے گئے' میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کڑے رکھے گئے' وہ مجھ پر بوجھ بن گئے' تو میری طرف وحی کی گئی کہ ان کو پھونک مارو' میں نے پھونک ماری تو وہ (ختم ہو) گئے میں نے اس کی تعبیر کی کہ اس سے مراد دو جھوٹے آدمی ہیں' میں ان دونوں کے درمیان ہوں' ایک تو صاحب ❶ صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ ہوگا۔'' (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جاتا ہے ایک ان میں سے مسیلمہ ہے صاحب یمامہ ہے اور دوسرا عنسی صاحب صنعاء ہے مجھے یہ

رقم ۲۲۹۲ وابن ماجه الحديث رقم ۳۹۲۲ واحمد فی المسند ۲/ ۳۱۹)

روایت صحیحین میں نہیں ملی' اس کو صاحب جامع الاصول نے ذکر کیا ہے۔(ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ صنعاء یمن میں ایک شہر ہے نبی ﷺ کے وقت میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی اسود عنسی' وہ نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور آپ کی نبوت کا بھی منکر تھا سو آپ کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسیلمہ کذاب نبی ﷺ کی نبوت میں شراکت کا دعویٰ کرتا تھا سو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح اسلام دکھائی صرف ان دو جھوٹوں کا تردد ہوا تھا سو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی برباد کیا۔

٤٦٢٠- (١٥) وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ يُجْرٰى لَهٗ۔ (رواه البخاری)

(البخاری الحديث رقم ۷۰۱۸)

سیدہ ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عثمان بن مظعون کے لیے خواب میں ایک جاری چشمہ دیکھا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا' آپ نے فرمایا: ''یہ اس کے عمل کا ثواب ہے جو اس کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔'' ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ اس کے اعمال صالحہ کا ثواب ہے جو اس کے مرنے کے بعد قیامت تک اس کو پہنچتا رہے گا اس لئے کہ تھا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہے مرابط بڑھتے جاتے ہیں اس کے لئے عمل اس کے قیامت تک۔

٤٦٢١- (١٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَاٰى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ فَأَخَذَا بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَانِيْ إِلٰى أَرْضٍ مُّقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ فَيَشُقُّهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب ❶ نماز پڑھ لیتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے کہ آج کی رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے' سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ بیان کرتا اور آپ اس کی تعبیر بیان فرماتے جو اللہ تعالیٰ چاہتا' تو ایک دن آپ نے ہم سے پوچھا کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا لیکن میں نے آج کی رات دیکھا ہے کہ میرے پاس دو آدمی آئے' انہوں نے میرے ہاتھ پکڑ لیے اور مجھے پاک زمین ❷ کی طرف لے کر چل پڑے تو وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے اور ایک کھڑا ہوا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے وہ اس کو بیٹھے ہوئے آدمی کے جبڑے میں داخل کرتا ہے اور اس کے جبڑے کو چیرتا ہے یہاں تک کہ گدی تک پہنچ جاتا ہے' پھر اسی طرح ❸ دوسرے جبڑے میں داخل کرتا ہے تو پہلا جبڑا پہلے کی طرح ٹھیک ❹ ہو جاتا ہے' پھر وہ پہلے جبڑے کی طرف لوٹتا ہے اور پہلے کی طرح ❺ کرتا ہے' میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے چلئے ❻ تو ہم آگے چلے اور ایک شخص کے پاس

قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ يَّشْدَخُ بِهَا رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهُ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهٗ فَلَايَرْجِعُ اِلٰى هٰذِهٖ حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَ عَادَ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ فَعَادَ اِلَيْهِ فِضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى ثَقْبٍ مِّثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلَهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا فَاِذَا ارْتَفَعَتْ اِرْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيْهَا وَ فِيْهَا رِجَالٌ وَ نِسَآءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسْطِ النَّهْرِ وَعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِىْ فِى النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِىْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيُخْرِجَ رَمٰى فِىْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اِنْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِىْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُّوْقِدُهَا فَصَعِدَ اَبِىَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِىْ دَارًا هِىَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِى اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِىْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِىْ رَاَيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ

آئے جو چت لیٹا ہوا ہے اور ایک آدمی چھوٹا یا بڑا پتھر لیے اس کے سر پر کھڑا ہے اس کے ساتھ اس کے سر کو کچل رہا ہے جب وہ پتھر اس کو مارتا ہے تو وہ پتھر لڑھک جاتا ہے وہ اس کو لینے جاتا ہے ❼ اور جب وہ واپس لوٹتا ہے تو اس کا سر درست ہو چکا ہوتا ہے جس طرح کہ پہلے تھا تو وہ دوبارہ اس کی طرف پلٹتا ہے اور اس کو مارتا ہے میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ابھی آگے چلئے ہم ایک گڑھے کے پاس آئے جو تنور کی طرح ہے اس کا اوپر حصہ (منہ) تنگ ہے اور نیچے (اندر سے) فراغ ہے اس کے نیچے آگ جل رہی ہے اس میں بہت سارے مرد اور ننگی عورتیں ہیں جب آگ اوپر کو شعلہ مارتی ہے تو وہ بھی اوپر آ جاتے ہیں ❽ یہاں تک کہ وہ نکلنے کے قریب ہو جاتے ہیں کہ آگ کا شعلہ مدھم پڑ جاتا ہے اور وہ گر پڑتے ہیں میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ابھی آگے چلئے ہم چلے اور ایک خون کی نہر پر آئے اس کے درمیان میں ایک شخص کھڑا ہے اور ایک کنارہ پر اس کے پاس دو پتھر پڑے ہیں نہر کے درمیان والا آدمی جب نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو کنارہ والا اس کے چہرہ پر پتھر مارتا ہے اور وہ واپس اسی جگہ لوٹ جاتا ہے جہاں وہ پہلے تھا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے چلئے ہم ایک شاداب باغ کے پاس پہنچے اس میں ایک بڑا سا درخت ہے اس کے نیچے ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہوا ہے اور بہت سے بچے ہیں اس درخت کے پاس ایک اور شخص بھی ہے اس کے سامنے آگ ہے جسے وہ جلا رہا ہے دونوں ساتھی مجھے لے کر اس درخت پر چڑھے انہوں نے درخت کے درمیان ایک گھر میں مجھے داخل کر دیا اس سے اچھا گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا اس میں بہت سے بوڑھے مرد بچے اور عورتیں ہیں پھر انہوں نے مجھے وہاں نکالا اور درخت پر چڑھے ایک گھر میں داخل کیا جو پہلے گھر سے کئی درجہ بہتر اور خوبصورت تھا اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان ہیں میں نے ان دونوں سے کہا کہ آج کی رات تم نے مجھے (گھمایا) پھرایا ہے جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کے متعلق مجھے بتاؤ انہوں نے کہا ہاں (تو سنیئے) جس ❾ آدمی کو آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا کاٹا جا رہا تھا وہ کذاب ہے وہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹی باتیں اس سے

فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ مَا رَاَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّهْرِ اٰكِلُ الرِّبَا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَآءِ قَالَ ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَ اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِاسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ۔

(البخاری الحدیث رقم ١٣٨٦ واحمد فی المسند ٥/ ١٤)

نقل کی جاتی ہیں جو دور دراز تک پہنچ جاتی ہیں اس کی جو حالت آپ نے دیکھی ہے قیامت تک اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا جس آدمی کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جاتا ہے یہ وہ آدمی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا وہ رات کو سویا رہا ❿ اور دن میں اس پر عمل نہ کیا، قیامت کے دن تک اس کے ساتھ یہی کچھ ہوتا رہے گا جس طرح آپ نے دیکھا ہے، جن کو آپ نے تنور میں جلتے ہوئے دیکھا ہے تو وہ زانی مرد اور عورتیں ہیں، جس کو آپ نے خون کی نہر میں دیکھا ہے تو وہ سود خور ہے، جو بوڑھا درخت کی جڑ میں بیٹھا ہے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے سامنے جو بچے ہیں وہ مومنین کی اولاد ہیں، جو شخص آگ جلاتا ہے وہ دوزخ کا مالک داروغہ ہے، پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے تھے وہ عام مومنوں کا گھر ہے اور یہ گھر شہداء کا ہے، میں جبریل علیہ السلام ہوں اور یہ میکائیل علیہ السلام ہیں آپ اپنا سر اٹھایئے، میں نے اپنا سر اٹھایا تو میرے اوپر بادل کی طرح تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ سفید بادل کی طرح، انہوں نے کہا یہ آپ کا گھر ہے، میں نے کہا مجھے چھوڑو تاکہ میں اس میں داخل ہو جاؤں، انہوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے جس کو آپ نے ابھی تک پورا نہیں کیا، جب آپ اس کو پورا کر لیں گے تو پھر اس میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو نبی ﷺ کے مدینہ کے خواب کے متعلق ہے تو وہ باب حرم مدینہ میں بیان کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی صبح کی۔ ❷ یعنی شام کی زمین۔ ❸ یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہے۔ ❹ اور مل جاتا ہے یعنی جب تک دوسرے جبڑے کو چیرتا ہے تو پہلا جبڑا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں جھوٹ اور قرآن سے غفلت اور سود خوری کی سزا کا بیان ہے۔ حفظ قرآن کا یہ حق ہے کہ اس کو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصاً رات کو تہجد میں اور اس کے احکام پر عمل کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لڑکے بعد مرنے کے ابراہیم علیہ السلام کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں اور ثابت ہوا کہ نبی ﷺ کے علاوہ شہداء کا رتبہ دوسرے مسلمانوں سے نہایت افضل ہے۔ ❺ یعنی ہر بار جبڑے کو چیرتا ہے اور جب مل جاتے ہیں تو پھر چیرتا ہے، ہر بار یوں ہی کرتا ہے۔ ❻ یعنی ابھی آگے چلئے اور

مزید عجائب دیکھنے میں اس کی تعبیر معلوم ہو جائے گی۔ ❼ یعنی مارنے کے لئے۔ ❽ اوپر اٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں۔ ❾ یعنی خبر دیتے ہیں ہم اس حدیث میں سخت وعید اور زجر شدید ہے اخباریوں اور ایڈیٹروں کے لئے جو بلا تحقیق اور بے سوچے سمجھے جھوٹی خبریں اپنی اخباروں کا مضمون پورا کرنے کے لئے لکھ دیتے ہیں اور پھر وہ جھوٹ اطراف واکناف میں پھیل جاتا ہے اور اخباروں میں اکثر مضمون تو بالکل خلاف ہوتے ہیں اور کچھ درست ہوتے ہیں' لیکن ان کے درست ہونے کا یقینی علم ایڈیٹروں کو معلوم نہیں ہوتا' لہٰذا ایسے مضامین جن کی سچائی کا علم نہ ہو تو ان کو تحریر کرنا بھی بالکل شرع کے خلاف ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی بربادی کے لئے اتنا جھوٹ ہی کافی ہے کہ جو سنے اسے آگے لوگوں سے کہہ دے۔ اور افسوس ہے کہ اس بدپیشہ کو سب سے بڑھ کر مسلمانوں ہی نے اختیار کیا ہے اور دنیاوی مال ومتاع حاصل کرنے کے لئے آپ ﷺ کی حدیثوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور اس پیشۂ فاسد کو بدلیل کا سد اعلیٰ مقاصد قرار دیتے ہیں اور یہ بھی غربت اسلام کی ایک وجہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو راہ راست کی توفیق عطا فرمائے۔ ❿ یعنی رات کو قرآن حکیم کی تلاوت نہ کی اور قرآن حکیم پر رات دن عمل ضروری ہے اور اگر قرآن مجید کی رات کو تلاوت کرے تو یہ بھی قرآن مجید پر عمل تو ہے لیکن چونکہ قرآن مجید کی تلاوت کا رات ہی میں غالباً دستور ہے اس لیے اس کو رات ہی سے خاص کیا اور قرآن مجید کے اوامر اور نواہی کو باعتبار غالب دن سے متعلق رکھا' انتھی ما قال الشیخ۔ اور ملا علی قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اس کو قرآن مجید کا علم جو ایک بڑی نعمت ہے ملا تھا اس نے اس کی قدر نہ کی اور اس کی تلاوت سے غافل ہو کر سو رہا یہ تو سبب ہے اس کے بھول جانے کا جو کبیرہ گناہ ہے اور اس کے اوامر اور نواہی پر عمل نہ کیا باوجود اس کے کہ قرآن مجید کے اتارنے کا یہی عمل مقصود ہے چنانچہ مروی ہے کہ جس نے قرآن مجید پر عمل کیا وہ گویا قرآن کی ہمیشہ تلاوت کرتا ہے اگرچہ اس کی تلاوت نہ کرے اور جس نے ہمیشہ تلاوت کی مگر اس پر عمل نہ کیا تو گویا اس نے کبھی قرآن مجید کی تلاوت نہ کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٦٢٢ - (١٧) عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ نِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَّالَمْ یُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَا تُحَدِّثْ اِلَّا حَبِیْبًا اَوْلَبِیْبًا (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ الرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ تُعَبَّرْ فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا اِلَّا عَلٰی وَادٍّ اَوْذِیْ رَاْیٍ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٥٠٢٠ والترمذی الحدیث رقم ٢٢٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٩١٤ واحمد فی المسند ١٠/٤)

ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا سے ایک جز ہے اور خواب پرندہ کے پاؤں پر ہے جب تک کہ نہیں کہتا اس کو پس جس ❶ وقت کہتا ہے کسی کے روبرو تو وہ واقع ہو جاتا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کے مگر روبرو دوست کے یا دانا کے۔'' (ترمذی) ابوداؤد سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خواب کی جب تک تعبیر نہیں کی جاتی تو وہ پرندہ کے پاؤں پر ہے اور جب تعبیر کہی جائے تو وہ واقع ہو جاتی ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو ❷ دوست کے یا صاحب عقل کے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح لغیرہ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جیسے پرندے کے پاؤں کی چیز ذرا سی حرکت سے گر جاتی ہے ایسے خواب ہے۔ ❷ یعنی دانا دوست کے سامنے

خواب بیان کرے اور نادان دوست اور دشمن کے سامنے کبھی خواب بیان نہ کرے ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی نقصان دہ تعبیر بیان کرے اور ویسا ہی واقع ہو جائے' خواب کی تعبیر میں بڑی دانائی اور دانشمندی درکار ہے اور موسم اور فصل اور وقت اور عمر کا بھی لحاظ ہوتا ہے ایک ہی خواب کے جس کو دو آدمی دیکھیں جداگانہ تعبیر ہوتی ہے بلحاظ ہر ایک شخص کے حالات اور تاریخ کے' غرض یہ علم بڑا وسیع علم ہے۔

٤٦٢٣ - (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ قَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ اِنَّهٗ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ وَلٰكِنْ مَّاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهٗ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ۔ (رواه احمد والترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٢٨٨ واحمد فی المسند ٦/ ٦٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال ❶ ورقہ ❷ کے متعلق سوال کیا گیا تو ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس نے آپ کی تصدیق کی تھی لیکن وہ آپ کی نبوت کے ظہور سے پہلے ہی فوت ہو گیا' آپ نے فرمایا میں نے اسے خواب میں سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا' اگر وہ اہل جہنم سے ہوتا تو اس کا لباس اس کے علاوہ ہوتا۔ (احمد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ورقہ بن نوفل ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے ایام جاہلیت میں یہ نصرانی ہو گئے تھے' ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء بعثت میں ورقہ کے پاس لے گئیں کیونکہ یہ انجیل کے عالم تھے' انہوں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اترا تھا کاش! ان کی بعثت کے وقت میں زندہ ہوتا' ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا اپنے اس قول میں الحدیث اسی قصہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ آپ کی تصدیق کرتے۔ ❷ یعنی ورقہ مومن تھا یا نہیں۔

٤٦٢٤ - (١٩) وَعَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّهٗ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاضْطَجَعَ لَهٗ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ۔ رواه فی شرح السنة) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ بَكْرَةَ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ (احمد فی المسند ٥/ ٢١٥)

سیدنا ابن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے چچا ابوخزیمہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں' انہوں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ اس کے لیے لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنا خواب سچا کر لے تو انہوں نے آپ کی پیشانی ❶ پر سجدہ کیا۔ (شرح السنہ) اور حدیث ابوبکرہ رضی اللہ عنہ جس کے الفاظ میں کان میزانا نزل من السمآء' ہم باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما میں ذکر کریں گے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری میں جنس طاعت سے ہو جیسے کہ خواب میں دیکھے کہ روزہ رکھا ہے یا نماز ادا کی ہے یا تصدیق کیا ہے یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہے وغیرہ ذلک۔ (مرقات)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٦٢٥ - (٢٠) عَـنْ سَمُـرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ لِاَصْحَابِہٖ هَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُؤْیَا فَیَقُصُّ عَلَیْہِ مَنْ شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُصَّ وَاِنَّہٗ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ اِنَّہٗ اَتَانِی اللَّیْلَةَ اٰتِیَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِیْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِیْ انْطَلِقْ وَاِنِّیْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِیْثِ الْمَذْكُوْرِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ بِطُوْلِہٖ وَفِیْہِ زِیَادَةٌ لَیْسَتْ فِی الْحَدِیْثِ الْمَذْكُوْرِ وَهِیَ قَوْلُہٗ فَاَتَیْنَا عَلٰی رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ فِیْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِیْعِ وَاِذَا بَیْنَ ظَهْرَیِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ "طَوِیْلٌ" لَا اَكَادُ اَرٰی رَاْسَہٗ طُوْلًا فِی السَّمَاءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَیْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِیْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَیْنَا اِلٰی رَوْضَةٍ عَظِیْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِیْ ارْقَ فِیْهَا قَالَ فَارْتَقَیْنَا فِیْهَا فَانْتَهَیْنَا اِلٰی مَدِیْنَةٍ مَّبْنِیَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَیْنَا بَابَ الْمَدِیْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِیْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِّنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِیْ ذٰلِكَ النَّهْرِ قَالَ فَاِذَا نَهْرٌ مُّعْتَرِضٌ یَّجْرِیْ كَاَنَّ مَاءَہُ الْمَحْضُ فِی الْبَیَاضِ فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِیْہِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَیْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَذَكَرَ فِیْ تَفْسِیْرِ هٰذِہِ الزِّیَادَةِ وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِیْلُ الَّذِیْ فِی الرَّوْضَةِ فَاِنَّہٗ اِبْرَاهِیْمُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِیْنَ حَوْلَہٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِیْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ

صحابہ سے اکثر مرتبہ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے تو جس کے لیے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ آپ سے اپنا خواب بیان کرتا' ایک دن آپ نے فرمایا کہ میرے پاس خواب میں دو آدمی آئے' انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا چلو اور میں ان کے ساتھ چلا' اس کے بعد وہ طویل حدیث بیان کی جو پہلی فصل میں گذر چکی ہے۔ اور اس حدیث میں کچھ زیادتی ہے جو کہ مذکورہ حدیث میں نہیں ہے اور وہ زیادتی یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پس آئے ہم اوپر ایک باغ بہت سبز کے اس میں ہر طرح کے بہار کے پھول کھلے ہوئے تھے اور اس باغ کے درمیان ایک لمبا شخص ہے اس کے لمبا ہونے کی وجہ سے اس کا سر آسمان میں مجھے نظر نہیں آتا' اس آدمی کے اردگرد بہت سے بچے ہیں جو میں نے کبھی نہیں دیکھے میں نے ان سے کہا کہ یہ لمبا شخص کون ہے اور یہ لڑکے کون ہیں آپ نے فرمایا انہوں نے مجھے کہا چلو ❶ ہم چلتے ہوئے ایک بڑے باغ میں پہنچے اس سے بڑا اور بہتر باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا' آپ نے فرمایا انہوں نے کہا کہ اس میں چڑھو' تو ہم چڑھے اور ایک شہر میں پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا ہے پس ہم اس شہر کے دروازے پر آئے اور کھلوایا ہم نے' تو وہ ہمارے لیے کھولا گیا اور ہم اس میں داخل ہوئے تو ہمیں اس شہر میں ایسے آدمی ملے جن کا آدھا جسم بہت خوبصورت ہے جیسا تو نے کبھی نہیں دیکھا اور اس کا آدھا حصہ انتہائی بدصورت ہے جو تو دیکھنے والا ہے' انہوں نے ان سے کہا جاؤ اور نہر میں گر جاؤ' آپ نے فرمایا وہاں ایک نہر چل رہی ہے اس کا پانی سفیدی میں خالص دودھ کی طرح ہے وہ گئے اور اس میں گر پڑے' پھر وہ ہماری طرف آئے اور ان کی وہ بدصورتی جاتی رہی اور وہ بہت خوبصورت بن گئے اس زیادتی کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا وہ

حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدْ خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٧٠٤٧ واحمد فی المسند ٥/ ٩)

لمبا شخص جو ہمیں باغ میں ملا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے ارد گرد جو لڑکے تھے تو ان میں سے ہر ایک لڑکا وہ تھا جو فطرت پر مرتا ہے راوی نے کہا بعض مسلمانوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اور مشرکوں کے لڑکوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ❷ مشرکوں کے لڑکے بھی اور وہ لوگ جن کا آدھا بدن اچھا اور آدھا بدن بدصورت ہے تو یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ملے جلے عمل کیے کچھ نیک اور کچھ بد' اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث اور اس باب کی تمام احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواب بے اصل اور لغو نہیں ہوتے اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ کافر ہے کیونکہ وہ قرآن کا انکار کرتا ہے اور یہ ایک بڑا وسیع علم ہے اور یوسف علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے یہ علم عنایت فرمایا تھا' کئی خوابوں کی تعبیریں ان کی بتائی ہوئیں قرآن مجید میں مذکور ہیں جیسے شمس وقمر اور گیارہ تاروں کا ان کو سجدہ کرنا قیدیوں کی دو خوابوں کی تعبیر اور عزیز مصر کے خواب کی تعبیر وغیرہ۔ ❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ان بچوں کے بارہ میں فرمایا کہ جو بلوغت سے پہلے مر جائیں' علماء کا اختلاف ہے امام نووی رحمہ اللہ نے کہا مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں' اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے اور بعض نے توقف کیا ہے اور صحیح مذہب جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ وہ اس حدیث کی رو سے جنتی ہیں۔

٤٦٢٦ - (٢١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُّرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَالَمْ تَرَيَا۔ (البخاری الحدیث رقم ٧٩٤٣ واحمد فی المسند ٢/ ٩٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہتانوں میں سے بڑا بہتان ❶ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جس کو انہوں نے نہیں دیکھا۔'' (بخار)

فوائد الحدیث: ❶ بڑا بہتان یعنی اگرچہ بیداری میں جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر خواب میں جھوٹ بولنا اس سے کہیں زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ خواب نبوت کے مبشرات میں سے ہے پس خواب میں جھوٹ بولنا گویا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے۔

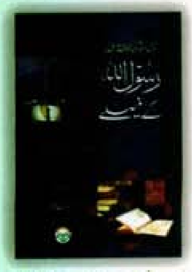
٤٦٢٧ - (٢٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ۔ (رواه الترمذی والدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٢٧٤ والدارمی الحدیث رقم ٢١٤٦ واحمد فی المسند ٣/ ٢٩)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ''بہت سچا خواب ❶ پچھلی رات کا ہے۔'' (ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ خواب پچھلی رات کا ہے' اس سے معلوم ہوا کہ خواب کی تعبیر میں بڑی دانشمندی درکار ہے اس میں موسم' فصل' وقت اور عمر کا لحاظ ہوتا ہے۔ ایک ہی خواب جسے دو آدمی دیکھیں تو بلحاظ ہر ایک آدمی کی حالت' موسم اور تاریخ کے اس کی تعبیر جداگانہ ہوتی ہے

......تمت بالخیر......



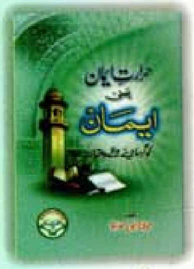
شرعی احکام کی خلاف ورزی پر

رسول اللہ ﷺ کے فیصلے

مرتب محمد بن فرج المالکی القرطبی

ترجمہ مولانا عبدالصمد ریالوی

اس کتاب میں نبی ﷺ کے وہ فیصلے ہیں جو آپ ﷺ نے خود فرمائے یا وہ فیصلے کرنے کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے، کیونکہ جس شخص کے ذمہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہو تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جبکہ اس نے اپنی کتاب یعنی قرآن کریم میں دیا ہے، یا نبی ﷺ سے ثابت شدہ حکم کہ جس کے مطابق آپ نے فیصلہ فرمایا یا اس کے مطابق فیصلہ کرے کہ جس پر علماء نے اتفاق کیا ہے یا ان تینوں کے دلائل کی روشنی میں فیصلہ کرے۔



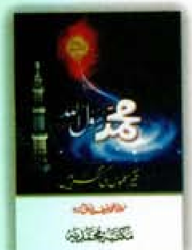
حرارتِ ایمان یعنی ایمان کو گرما دینے والے واقعات

تالیف مولانا ابویاسر

اگر آپ اپنے خطبات و دروس میں صحیح واقعات بیان کرنے کے خواہش مند ہوں تو پھر ہماری کتاب "ایمان کو گرما دینے والے واقعات" کا مطالعہ ضرور کریں کیونکہ یہ کتاب صحیح واقعات کا مجموعہ ہے۔

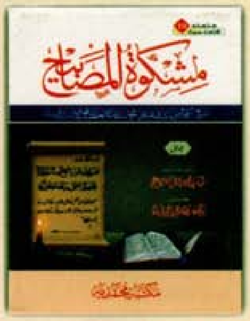
"ایمان کو گرما دینے والے واقعات" میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے واقعات پیش کیے گئے ہیں اور ان کا مکمل حوالہ بھی ساتھ دے دیا گیا ہے تاکہ اپنی تسلی اور حوالہ دریافت کرنے والوں کو مطمئن کیا جا سکے۔

اس کتاب میں ابتدائی عنوان اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہے اور وہ صحیح بخاری کے منتخب واقعات سے لیا گیا ہے۔ تاکہ کتاب کے ابتداء میں قاری اللہ تعالیٰ کے جاہ و جلال کا نقش ذہن میں رکھے جو کہ باعث برکت ثابت ہوگا۔



محمد رسول اللہ ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں

از مولانا محمد حنیف یزدانی



ترجمہ وفوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبد الاول الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ

حکم الحدیث

الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ!

”رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اسکو پکڑلو۔یعنی اپنالواور جس چیز سے تمھیں روک دیں اُس سے رُک جاؤ“۔(القرآن)

اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن کریم کے ساتھ انسان کا تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کریم کی تشریح وتفسیر رسول اکرم ﷺ کی سنت،یعنی آپ کے طریقہ کے مطابق نہ ہو،اور آپ کے طریقہ کے ساتھ وابستہ ہونا اس وقت تک ناممکن ہے جب تک اس علم پر عمل نہ کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ کے مشکوٰۃ نبوت سے ظاہر ہوا ہو۔

تقریباً سات صدی قبل عربی زبان میں ترتیب دیا جانے والا احادیثِ نبوی ﷺ کا ایک اہم نسخہ (مشکوٰۃ المصابیح) کے نام سے جانا جاتا ہے،جس میں دینِ اسلام کے تقریباً ہر قسم کے مسائل درج ہیں جن کو آجکل کے دور میں سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔جس کی وجہ سے یہ نسخہ ہر مسلمان گھرانے کی اہم ضرورت ہے۔اس اہمیت کے پیش نظر اس مجموعہ کو بیشتر مکاتبِ فکر کے دینی مدارس نے اپنے نصاب میں شامل کیا ہے۔اور مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتی رہی ہے۔

اُردو زبان میں مشکوٰۃ المصابیح کا پیشِ نظر اعلیٰ ایڈیشن مکتبہ محمدیہ نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں اپنا حصہ ڈالنے کی سعی کی ہے تاکہ رب کریم،رسول اکرم ﷺ کے فدائین میں ہمارا نام بھی شامل فرمادے۔

زیر نظر ایڈیشن درج ذیل امتیازی خصوصیات سے مزین ہے۔

- ترجمہ وحواشی کے جو الفاظ پرانی اُردو میں تھے ان کو جدید اُردو کے الفاظ میں تبدیل کر کے نہایت آسان اور عام فہم کر دیا گیا ہے۔
- تفہیم حدیث کے لیے ہر حدیث کے ساتھ فوائد الحدیث کے نام سے حواشی لگائے گئے ہیں۔
- احادیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی طرف سے حکم الحدیث کے عنوان سے صحت وضعف کا حکم لگا کر حدیث کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں امام ولی الدین ابی عبداللہ تبریزی رحمہ اللہ کی یہ گراں قدر تصنیف علمائے کرام اور طالب علموں کی سہولت کے ساتھ ساتھ عام پڑھے لکھے افراد کے لیے بھی مینارۂ نور ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مسلمانوں کے علم وعمل کے لئے نافع بنائے۔(آمین)

عبدالرحمٰن عابد

مدیر (مکتبہ محمدیہ) لاہور